1682

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम रामायण

फारसी भाषा में

लेखक अजोद्ध्या प्रशाद फार्गावादी

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 1682

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

1682

1682;U

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta

Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

1682

1682;U

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By S...

صفحہ	حال وتنہا
۱۰۸	سوگوال
〃	ملوکے
〃	
۱۰۹	
۱۱۳	
۱۱۴	
۱۱۵	
۱۱۷	
۱۱۷	
۱۳۱	
۱۲۳	
۱۲۴	

1682

HIS HIGHNESS THE MAHARAJAH OF

श्री जानकी वल्लभो जयति

اطلاع بعض امور ضروری کی خدمتمین پڑہنی والون اس پوتہی بہگت مال کی دیتی ہے

صاحب کہ بہگوت اوپاشک وآرادہک ہین اونکی خدمتمین عرض کرتاہے کسی امر کا واسطی مطالع اس پوتہی کی ضرور نہین
صرف اسقدر اطلاع دیجاتی ہی کہ یہہ پوتہی پرم آنند اور بہگوت بہگتی کا استقلال بخشنی والی ہی باقی صاحبان کی خدمتمین
ہی جن صاحبونکو کچہہ نیم بہگوت کے نام لینی یا پاٹہہ پوجا کا ہووی وی صاحب قبل از شروع مطالع کچہہ نیم اور عہد بہگوت
کا کرلیوین بعد ازان پڑہنا شروع کرین اور نیم اوسکو کہتی ہین کہ تک ہوش وحواس وطاقت نشست وبرخاست
ثابت ہو نیم وعہد چہوٹنی نہ پاوی اگرچہ بموجب قاعدہ واحکام شاستری امر لکہنا ضرور تہا کہ نیم بہگوت کے نام لینی
کا اسقدر ہو کہ جسکا ادا کرنا انجام ہر روزہ بہ محنت ومشکل تمام ہووی اور ہر وقت فکر ادای ام کا طبیعت کو ناگوار ہے
لکہنا پوتہی مناسب نہ جانا پس یہہ عرض ہے کہ حسب مرضی خود کسیقدر نام لینی کا تعین کرلینا از بس واجبات سی ہی ورنہ یہہ پوتہی شخصی
اور بالخاص سرکشن ... سیر راہو پاشک کو بخش دیوین اونکو جانسی زیادہ عزیز ہوگی - چنانچہ ترجمہ اس خاکساری ہو سکا
واسطی فایدہ خاص وعام کی مطبوع کی مشتہر کیا - مگر بعض بعض جا حروف سنسکرت اور بہاشا کی جو مندرج اس نسخہ کی ہوتی ہین
سریع الفہم اور گفتگو روزمرہ کی ہین کہ ہرگز پڑہنی اور سمجہ سی باہر نہین اگر کسی صاحب کو کچہہ شک پڑے تو اول سنگ الفاظ
ملاحظہ تمام کتاب نہایت ہی ملاحظہ فرماوین تاکہ کماحقہ صحت الفاظ ہوجاوے گو یہہ پوتہی اس مطبع مین بہ صحت تمام طبع ہوئی
ہی بعضی بعض حروف اور لفظ مین غلطی عاید ہوجاتی ہی اسلئی غلط نامہ آخر مین شامل ہی - علاوہ سہ قسم مندرجہ دیباچہ
تین قسم کی پڑہنی والی ہین اول وی کہ جو کتاب کو پڑہ کر صرف قصہ مندرجہ اوس کتاب سی واقف ہوجاتی
دوئم وی ہین کہ جنہونی نکات واشارات وطرز عبارات سی مافی الضمیر مصنف کو بخوبی سمجہا اور اعتراضات
جو عاید ہوئی اونکو اس کتاب سی بہ یاری تحقیق رفع کیا سیوم اعلی درجہ والی وی ہین کہ علاوہ از ملذ انگی اشخاص
درجہ دوئم کی انہی ... عقل سی ایسی باریک بات پریم اور محبت کی نکالی کہ جو مصنف کی خیال مین نہین
ہی تہی ... کا حظ اور پریم اوٹہایا اسطرح ہر سہ قسم کی پڑہنی والونسی امیدوار کرم کا
ہو کر مستدعی اس دعا کا ہون کہ کسیطرح یہہ میرا دل ... سر گنبند سوا این
ہے سو یہہ ... رام کی چرن کملون مین لگ جاوے سری جانکی ولبہا نمہ

از کلک ولی اللہ

H. Hari Das Babir ... Sabha (Smrt).

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

।श्रीज्ञान[illegible]नेजया[illegible]॥

[illegible]ی کی جرن کملون کو ڈنڈوت کر کی فہرست حالات و کتھا مندرجہ بھگت مال جی کے جو جس صفحہ پر وا[illegible]

حال و کتھا	صفحہ	
[illegible]ت اور نام کے مہما	۲	
[illegible]رو کے مہما	۳	
بھگوت بھگتی کے مہما	۴	
بھگوت بھگتی کا سروپ	۵	
بھگوت بھگتون کے مہما	۹	
سبب تالیف	۱۰	
ضمیمہ سبب تالیف بیان حال مصنف بھگت مال و مترجمان +	۱۱	
مہما و تعریف بھگت مال کے	۱۵	
[illegible]ن رس بھید	۱۷	
تمہید نشٹھا مذکور	۲۱	[illegible]
راجہ ہرشچندر	۲۵	
راجہ بلے	۲۷	
دویچ رگھیشر	۲۸	
دسرتھ مہاراج	۲۹	
بھشم پتامہ	۳۰	
سورتھ سود مہنوان	۳۳	
ہرداس	۳۴	
تمہید	۳۶	[illegible]
[illegible]رہا جیو	۴۱	
ستیو جیو	[illegible]	
[illegible] جیو	۴۳	

حال و کتھا	مقدمہ
[illegible]رانج سوامن	
[illegible]رانند جیو	
کرشنداس پی اہار[illegible]	
[illegible]گو سنداس	
[illegible]شن سوامین	
[illegible]بلبھ آچارج	
مادھو آچارج	
[illegible]نتیانند جیو	
کرشن چیتن مہا پربھو	
روپ سناتن	
[illegible]ران بھٹ	
[illegible]اس سوامین	
[illegible]یاس جیو	
[illegible]بہرام	
[illegible]	
[illegible]ج جیو	
[illegible] سوامین	
[illegible]	

वसु

CC-O. Gurukul Kangri Collection

مقدمہ	حال و کتھا	صفحہ
	تلوک	۹۰
	تلوچن دیو	۹۱
	جسّو سوامین	۹۲
	راںداس	//
	سنت بھگت	۹۳
	سین بھگت	//
	ساہوکار سدا برتے	۹۴
	کیوا کوا	۹۵
	گوال جیو	۹۶
	گپال جیو	۹۷
	گپال جیو و کشن داس	//
	گنیش دی رانے	۹۸
	لاکھا بھگت	//
	رنگ مرار	۱۰۰
	منکھہ داس	۱۰۲
	ہرپال شکنجن	۱۰۳
	ہرے رام جیو	۱۰۴
	رانے و راجہ	//
	دختر یک راجہ	۱۰۵
	نبوان	۱۰۶
	کرشن داس	//
	راجان بائے	//
	نند داس	۱۰۷
	ہر داس	//

1682

مقدمہ	حال و کتھا	صفحہ
	کانہر	۱۰۸
	مادہو گوال	//
	گوپالے	//
[illegible]	تمہید	۱۰۹
	نارد جیو	۱۱۳
	گرڑ جیو	۱۱۴
	پریچھت راجہ	۱۱۵
	لعل داس	۱۱۷
[illegible]	تمہید	۱۱۷
	بالمیک	۱۲۱
	شکدیو جیو	۱۲۳
	جیدیو جیو	۱۲۴
	گسائیں تلسی داس جیو	۱۲۸
	سور داس جیو	۱۳۳
	نند داس جیو	۱۳۴
	جتر بھج	//
	متھرا داس	//
	سکھانند	۱۳۵
	سری بھٹ	//
	بردہمان گنگل	۱۳۶
	کرشن داس	//
	نارائن	//
	کملاکر بھٹ	//
	پرمانند جیو	۱۳۷

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حال	صفحہ
تمہید	۱۳۷
سکہان	۱۴۲
بہگونداس	۱۴۳
چترربج	//
تک راجہ	۱۴۴
گردہرگوال	۱۴۵
لالاچاج	//
مدہکر	۱۴۶
ہنس رسنگ	۱۴۷
تمہید	۱۴۷
بادپدماچارج	۱۵۲
نتین پوری	//
پرتہی راج	۱۵۳
تتواجیوا	۱۵۴
کہوتے	//
گوروشٹہہ	۱۵۵
گہاٹم	۱۵۶
نرباہن	۱۵۷
گسجت	۱۵۹
چترداس	//
راگہوداس	۱۶۰
تمہید	۱۶۱
راجہ چندرہاس	۱۶۶
نامدیو	۱۶۸
...جیو	۱۷۳
پرتہے راج	//
دہنا بہگت	۱۷۴
دیوا	۱۷۶
دودختر	//
سنت داس	۱۷۸
ساکہی گوپال	//
سیوان	۱۸۰
سدن	۱۸۱
کرمانند	۱۸۲
کولہہ الہہ	//
جگناتہہ	۱۸۳
رامداس	۱۸۴
تمہید	۱۸۵
الی بہگوان	۱۸۶
بپل ٹہپل	۱۹۰
رام رائی	//
کہرگ سین	۱۹۱
بلہہ جیو	//
ناتہہ بہٹ	//
تمہید	۱۹۲
راجہ شوبی	۱۹۵
میورالدیج	//
بہون	۱۹۶

مقدمہ	حال کتھا	صفحہ
	رانکا	۱۹۸
	کیول رام	//
	ہریاس	۱۹۹
[illegible]	تمہید	۱۹۹
	راجہ انبرلیش	۲۰۵
	رکہ انگد	۲۰۸
نقشہ دوازدہم [illegible]	تمہید	۲۰۹
	انگد جیو	۲۱۳
	راجہ پرشوتم پورے	۲۱۰?
	سرشٹ نند	۲۱۶
	سویت دیپ نواسی	۲۱۷
نقشہ سیزدہم [illegible]	تمہید	۲۱۸
	کاگ بہشنڈ	۲۲۳
	بہگونت	۲۲۵
[illegible] بہگت	ہرداس	۲۲۷
	مدہو گشامن	//
	بہوگربہہ	۲۲۸
	کانسی ایشر	//
	پربودہانند	۲۲۹
	لعلمتی	//
نقشہ چہاردہم [illegible]	تمہید	۲۳۰
	اجاسل	۲۳۴
	ایک راجا	۲۳۵
	ایک براہمن	

مقدمہ	حال کتھا	صفحہ
	کبیر جیو	۲۳۶
	پدم ناہہ	۲۴۱
نقشہ پانزدہم گیان کے بیان کتھا دوازدہ بہگت	تمہید	۲۴۲
	بشسٹ جیو	۲۴۶
	بسوامتر	۲۴۷
	راجا بہرت	۲۴۸
	الرک و مندالسا و سوباہو	//
	سرت دیو و بہلاس	۲۴۹
	اودہو	۲۵۰
	بالمیک سوپچ	۲۵۱
	گیان دیو	۲۵۲
	لڈو سوآمین	//
	نارائن داس	۲۵۳
	کنہرداس	۲۵۴
	پورن داس	//
نقشہ شانزدہم [illegible] مشتمل بر کتھا چہاردہ بہگت	تمہید	۲۵۴
	نت دیو	۲۵۸
	پرسرام	۲۵۹
	رانکا بانکا	//
	رگہناتہ گسامن	۲۶۰
	سری دہرسوامین	۲۶۱
	[illegible]	۲۶۲?
	گدادہرداس	۲۶۳

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مقدمہ	حال وکتھا	صفحہ
	ناراینداس	۲۶
	جیوگسائین	
	سُرسری جیو	۷۱
	دوارکاداس	″
	راگہوداس	۲۷۲
	ہرنس	″
نقشہ مقدمہ ہفتم [illegible] بیان کتہا دہ بہگت	تمہید	۲۷۲
	پہچہے	۲۷۶
	سشیش جیو	″
	لسوک سین وغیرہ پارشد	۲۷۷
	منوہان جیو	۲۷۸
	گت سنگہ	۲۷۹
	کشورکشور	۲۸۱
	ٹرہریانند	″
	پریم ندہ	۲۸۲
	جیمل	۲۸۳
	آسکرن	۲۸۵
نقشہ مقدمہ [illegible] در بیان حال [illegible] بہگت	تمہید	۲۸۵
	راجاجنک	۲۸۹
	برکہیان وکیرنے	۲۹۰
	اوگرسین	۲۹۱
	کونتی	″
	جدہشٹر	۲۹۲
	زیرو یدہ سے	۲۹۳

مقدمہ	حال وکتھا	صفحہ
نقشہ مقدمہ [illegible] بہگت	تمہید	۲۹۹
	برج گوپکا	۳۰۳
	میران بائے	۳۰۶
	کرمیتے جیو	۳۰۹
	نرسی جیو	۳۱۱
	ہرداس جیو	۳۱۹
	رتناولے جیو	۳۲۰
	گہونکہاد	۳۲۳
	ملونسگل	۳۲۴
	سورداس مدنموہن	۳۲۷
	اگرداس جیو	۳۲۹
	سوامین کیلہہ جیو	″
	رپاپل بہٹ	۳۳۰
	کیشوبٹ	″
	سواری	۳۳۲
	جسونت	۳۳۳
	کلیان داس	″
	کرن ہردیو وغیرہ کنہرداس	″
	لوگناتہہ	″
	مانداس	۳۳۴
	کرشنداس	″
[illegible]	تمہید	۳۳۴
	کوشلیاجیو	۳۴۰
	نندبابا وجسودہا رانے	۳۴۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مقدمہ	حال وکتھا	صفحہ
	ٹہل ناتھہ جیو	۳۴۴
	کرپان بائے	۳۴۵
	کرشنداس	۳۴۶
	گوکل ناتھہ	۳۴۸
	گنجا مائے	۳۴۹
	گردہر	۳۵۰
	نیرداس	//
نقطہ نظر ٹھپا ہسپت وکرم دہواں ستھر لکھا ساتھی ذرہ بھگت	تمہید	۳۵۱
	پرہلاد جیو	۳۵۴
	انگد جیو	۳۵۷
	بیپیا جیو	۳۵۹
	پریاگ داس	۳۶۷
	بھگوانداس	//
	رام رائے	//
	سری رنگ	۳۶۸
	ہٹھی نارائن	//
	ریداس	۳۶۹
	گوپال بھٹ	۳۷۲
	کرم چند	//
	کھیم گسائین	//
	کلیان سنگھ	۳۷۳
	راجا کمہال खेमल	//
	کیشو	//
	سوتے	

مقدمہ	حال وکتھا	صفحہ
نقطہ نظر ٹھپا سمبت دوم سکھوا و خطوط گنیان پنج بھگت	تمہید	۳۷۴
	ارجن	۳۷۸
	سداماں	۳۸۰
	برج گوال بال	۳۸۲
	گوبند سوامین	۳۸۴
	گنگ گوال	۳۸۵
نقطہ نظر ٹھپا سمبت ہشتم سری مانگی محفوظی کرپا دہ بھگت	تمہید	۳۸۵
	اکرور	۳۹۰
	نند بہیاوے	۳۹۲
	بہیکن	//
	گرج	۳۹۵
	دہرو	//
	جٹایو	۳۹۶
	ماہو بہانجا	۳۹۸
	رگھوانند	۳۹۹
	جگناتھہ	//
	لچھمن بھٹ	//
نقطہ نظر ٹھپا سمبت چہارم بریم ودیان گنیان ذرہ بھگت	تمہید	۴۰۰
	راجہ امبریش	۴۰۷
	سوتیجین	۴۰۸
	شورے	۴۰۹
	بدراور اونکے استرے	۴۱۱
	بھگت داس	۴۱۲
	مہیل	۴۱۳

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مقدمہ	حال	صفحہ
	منتہل داس	۴۱۳
	کرسنداس	۴۱۵
	کاتیایانے	"
	مادہوداس	"
	نارائن داس	۴۱۶
	لیلانوکرن	۴۱۷
	مرارداس	"
	گدادہر بہٹ	۴۱۹
	تونتے	۴۲۱
	جسودہر	۴۲۲
	کرسنداس	"
خاتمہ در بیان بعض حالات ضروری	تمہید و مہما بہگوت بہجن کے	۴۲۳
	بیان اشخاص زمانہ و مہاراجان بہجن	۴۲۶
	حال و سروپ بہگتی	۴۳۰
	بیان اسباب کا کہ نرگن طریق و بہگتی مارگ مین ترجیح کسکو ہی	۴۳۲
	مختصر حال تفاوت ہر چہار سنپردا کا	۴۴۱
	بابہ جیلہ طریق سمارتکان کی شرائع غنبہ نفظ و دیگر امور ضروری کے	۴۴۲
	بہگوت کی اوتار لینی اور موافق خواہش بہگتون کی جو ترکرنی کے وجوہ	۴۴۳
	بیان نقصان کو سنگ و فایدہ ست سنگ	۴۴۶
	وجہ مقرر ہونے اشتہا کبیر کی اور ضمیمہ او سنگرہ جاتم نامہ کرنے کا	۴۴۸

مقدمہ	حال	صفحہ
	عرض مولف کی بہ خدمت بہگوت بہگتان و گذارش بنجاب سری بتیابہت چہپ داہم	۴۵۰ ×

سماپت رگہنندن

سوامین کی کرپا سے

श्रीसीतापतिअवध
विहारीछविसमुद्र
सोभाधामसच्चिदानं
दघनपूरणब्रह्मके
चरणकमलोंमेंप्री
तिकरानेवालाहो

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By

H. Sabir
21.9.18

بفضل رب اکال پرکھ

[illegible]

[illegible]

پوتھی گیتا مال

زبدۂ عارفان دوران منشی تلسی رام سررشتہ دار سابق انبالہ حال مقیم سری بندرابن

باہتمام [illegible]

[illegible]

H. Hari Dass Sabir,
[illegible] (Sind)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ॐस्वस्तिश्रीगणेशायनमः ॐश्रीजानकीवल्लभोजयति श्रीगणेशायनमः वैदे
हीसहितंसुरद्रुमतले हैमेमहामंडपे। मध्येपुष्पकमासनेमणिमयेवीरासनेसंस्थि
तं। अग्रेवाचयतिप्रभंजनसुतेतत्वंचमुनिभिःपरं। व्याख्यांतंभरतादिभिःपरि
वृतंरामंभजेश्यामलं॥१॥ रामंरत्नकिरीटकुंडलयुतंकेयूरहारान्वितं। सीता
लंकृतवामभागममलंसिंहासनस्थंविभुं। सुग्रीवादिहरीश्वरैः सुरगणैः
संसेव्यमानंसदा। विश्वामित्रपराशरादिमुनिभिः संस्तूयमानंप्रभुम्॥२॥ य
न्मायावशवर्तिविश्वमखिलंब्रह्मादिदेवासुराः यत्सत्वादमृषैवभातिसक
लंरज्जौयथाहेर्भ्रमः यत्पादप्लवमेकमेवहिभवांभोधेस्तितीर्षावतां वंदेहंतमशे
षकारणपरं रामाख्यमीशंहरिम्॥३॥ दोहा॥ भक्तिभक्तभगवंतगुरुचत
रनामवपुएक। जिनकेपदवंदनकियेनासतविघ्नअनेक॥१॥ मंगलआदि
विचाररहोवस्तुनऔरअनूप हरिजनकेगुनगावतेहरअमंगलरूप॥१॥

سری سیتاپت اودھ بہارے کی چرن کملون کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت ہین جنکے اپار مہما کو شیش اور سارد اور برہما اور
مہیش بید اور پوران اور سب سُر اُسکا بیان نہین کر سکتے اور سروپ جنکا من بُدھ وغیرہ اندریون کے وہم اور قیاس
سے باہر ہے باوجود ایسی پربہتا اور ایشرتا کی کرپا اور دیالتا اِس درجہ پر ہے کہ جب کبہی سنت اور سیوادک کو دکہہ ہوا تب طرح
طرح کے اوتار دہارن کرنے مین دیر یا شرم نہ کرے اور فوراً دکہہ دُور کئے اور ایسی پرم پوتر چرتر جگت مین پہیلائے
کہ جنکو کیرتن کرکے کیسا ہی ادہم اور پاتکی ہووے وہ بہی سنسار سمُدر سے اوتر جاتا ہے اور یہہ خصوصیت کچہہ اونکی ہے
واسطے نہین کہ جو قوم یا خاندان کے اچہی یا باعلم و ہنر ہون بلکہ وہ قوم نالائق و نیچ راچہس دیت وغیرہ کہ جو سب طرح قاعدہ لوک اور
بید سے باہر اور سب علم و ہنر وغیرہ سے خالی و عاری تہی اون چرترون لوگانی کر اوس درجہ کو پہونچے کہ جہان جوگیون کا من

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہ جاسکے وحشی وطیور مثل ریچھہ وبندر وگج وگراہ وجٹایو وغیرہ کو وہ درجہ عالی نصیب ہوا کہ جس درجہ کو رکہی ومنی انگیجیم
تک نہین پہونچتے نام مبارک واسطے دور کرنے دُوکہہ جنم اور مرن یعنے آواگون کے وہ پرم اوکہدی ہے کہ جسکے کہانے
ہے فی الفور اوس روگ کا ناس ہوجاتا ہے اور وہی نام کانسی مین مکتی دایک ہے کہ شیوجی انت سمی اودیس کرتے
ہین اور ہمیشہ معہ پاربتی ورد زبان رکہتے ہین جو کوئی جس درجہ کو پہونچا اسی نام کے پرتاب سے پہونچا گسائین تلسی دا
جیو فرماتے ہین کہ نہین کہا جاتا ہے کہ ایشر بڑا ہے یا ایشر کا نام لیکن خیال کرنا چاہئے کہ اگر کسی کا روپ ذہن مین
ہے اور نام یاد نہین کسطرح بلا نام کے نشان اوسکا نہین دے سکتا اور اگر کسی چیز کا روپ ذہن مین نہین
اور نام معلوم ہے تو نام سے نشان مل سکتا ہے علاوہ ازان کسی کو بلانا ہے گو نزدیک ہی ہے لیکن بلا نام
نہین بلا سکتے اور اگر نام معلوم ہے گو پس پردہ ہی ہے لیکن نام کے پکارنے سے فی الفور آسکتا ہے پس
غور کا مقام ہے کہ بزرگی کسکو ہے سوائے اوسکے برہم کے دو سروپ ہین ایک سگن دوم نرگن سو یہہ
نام دونو سے بڑا ہے کسواسطے کہ برہم ایک ادربیاپک اور ابنا سے اور ست چت آنند گہن ہے باوجودیکہ ایسا
ایشر نرگن نرنکار ہر یک کے قالب مین موجود ہے لیکن تمام جیو عاجز و رنجور ہین اور جب کہ اوسے جیو نے نام کو
جپا اور نام کا ہے خیال رکہا تو وہ نرگن برہم خود بخود ظاہر ہوجاتا ہے یعنے اپنے سروپ کو وہ جیو جان لیتا ہے پس
غور کرنا چاہئے کہ برہم بڑا ہے یا نام اور سگن برہم سے بدین سبب بڑا ہے کہ جب بہگتون کو دُکہہ ہوا تب ایشر
نے خود اپنے اوپر تکلیف گوارا کرکے طرح طرحکے اوتار دہارن کیئے اور بکمال محنت سے اون دُکہون کو دور کیا
اور نام کیا ہی کہ جب بہگتون نے جپا بلا تکلیف کشی کے اور بلا محنت دُکہہ دور ہوگئے غرض یہہ نام واسطے
دینے ہر چہار مطلب یعنے ارتہہ دہرم کام موکہہ کے خود مالک و مختار ہے کچھہ ضرورت اور کسی سادہن کے نہین اور اس
کلجگ مین تو سوائے رام نام کے اور کوئی وسیلہ باعث نجات نہین باون پوران مین لکہا ہے کہ جنے بہگوت نام جپا
اوسنے اسمید جگ وغیرہ سب کرلیے بہاگوت کا مقولہ ہے کہ جسکو بہت دُکہہ ہے یا اِس سنسار کے دُکہون سے ڈرتا ہے
اگر اوسنے دہوکہے سے بہی بہگوت کا نام لیا تو جلد سب دُکہون سے چہوٹ جاتا ہے اسکند پوران مین تحریر ہے
کہ گوبند نام ایسا ایک شخص زمین پر ہے کہ جسکا جپنا پاپون کے ہزار ٹکرے کر دیتا ہے نارد پوران مین ذکر ہے کہ
کہ جو نارائن نام کو ہمیشہ نیا جانکر کہتے ہین اور سنتے ہین اور امرت جان کر جپتی ہین وہی شخص جیون مکت ہین او

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

علی ہذالقیاس ہزارون سلوک اور بید شرتی (فقرہ بید ۱۲) نام مضامین ہین سو اوسی نام مبارک کو جپ کر اور ڈنڈوت کر کی ابتدا سے
یہ تحریر ترجمہ بھگت مال کے کرتا ہون *

سری گوروکے مہما

اول سرے گوروکے چرن کملون کو ڈنڈوت ہی کہ جنکے کرپا واسطے دور کرنے تاریکے دل کے آفتاب سے زیادہ روشنی
بخش ہی چنانچہ بید شرتی فرماتے ہی کہ اگیان (نادانی از شاستر و بھگوت ۱۲) تاریکے کے اندھی کو گورو بچن سلائے گیان (جاننا اصلیت ۱۲) انجن کے ہے وہ بھگو
کر جسکے مہما اور شیو نہے نہین کہہ سکتے گورو مہاراج کی باتون سے حاصل ہوتا ہے بید اور سب شاسترون مین
سوائے گوروکے اور کوئی تدبیر واسطے چھوٹنی عذاب جنم اور مرن سے کچھہ نہین لکھے *

بھگوت بھگتے کے مہما

اوسکے سرے بھگوت بھگتی کو کروڑن ڈنڈوت ہین اگرچہ بھگوت مین اور بھگتے مین کچھہ فرق نہین لیکن ایک لطیفہ خیال
مین آیا کہ اوس سے بھگوت بھگتی کو بزرگے حاصل ہوتی ہی یعنی بھگوت تو موافق اعمال ہر یک کی دکھہ اور سکھہ دونو دیتا ہے
اور بھگتی مہاراجنے دکھون کو دور کر کے سکھہ ہی دیتے ہے اور دکھہ کو کبھے نزدیک نہین آنی دیتی بھگتی کی مہمان بید اور سب
شاسترون مین اسقدر لکھے ہے کہ جسقدر بھگوت کی بلک بھگوت سی بھی زیادہ پدم پوران مین لکھا ہے کہ جسطرح بہت روشن آگ
سب طرحکی لکڑی کو جلادیتے ہے اسیطرح بھگوت بھگتی اس جنم کے اور جنم ہائے گذشتہ کی گناہون کو فی الفور خاک سیاہ
کر دیتی ہے اوسی پوران مین لکھا ہے کہ دیوتا بھگوت سی خواستگار ہین کہ جو ہمنے تپ جپ وغیرہ کیا ہے اوسکے
پھل سی ہمارا جنم بھرت کھنڈ (ہندوستان ۱۲) مین ہو کہ تمہارے بھگتی کرین نارد پوران کہتا ہے کہ بھگوت صرف بھگتی سی حاصل ہوتا ہی نہ دولت
وغیرہ سے جو بھگتی سی پوجن اوسکا کرتے ہین سب تمنا حاصل ہوتے ہین اور وصف یہہ کہ صرف پانی سے پوجا ہوا سب دکھہ
دور کر دیتا ہے باون پوران کا مقولہ ہے کہ جن شخصون کے سنکھہ چکر دہارے نارائن مین بلاشرکت بھگتے ہے وے
لوگ نیم کر کے نارائن کو پہونچتے ہین مہابھارتہ کا قول ہے کہ ہزارون جنمونمین جو تپ اور دھیان (تصور ۱۲) کر کے پاپ دور ہوئے
ہین ایسے شخصونکے بھگوت مین بھگتے ہوتی ہی بیساکھہ مہاتم مین لکھا ہے کہ اول تو بھارت کھنڈ مین پیدا ہے ہونا مشکل
پھر آدمے جسم پانا اور آدمیونمین سے اپنی کرم کا کرنے والا اور اونمین بھگت ہونا بہت مشکل ہے پدم پوران مین لکھا ہے
کہ جنکی دل مین پریم بھگتی کا نواس ہے اونکو جم راج خواب مین بھی نہین دیکھتا مقولہ ایضاً جو شخص بھگوت بھگت ہین اونکو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پریت اور پشاچ اور راچھس بلکہ دیوتا وغیرہ ہاتہہ نہین لگا سکتے یعنے کسیطرحکا نقصان نہین کر سکتے نارد پوران
مین لکھا ہے کہ دہرم ارتہہ کام موکچہہ ان چارون کے واسطے لوگ محنت کرتے ہین اور یہہ سب بھگوت بھگتے سے
بآسانی حاصل ہوجاتے ہین قول پدم پوران بھگوت بھگتون کو مکت کا دروازہ کہلا ہوا ہی اور یہہ یقیناً ثابت کیا گیا کہ
بھگتے سے سوای اور کچہہ سادہن نہین قول برہمانڈ پوران جو شِو کے بھکت نہین ہین اونکی واسطے کرورون کلپ تک
مکت خواہ گیان کا خیال کرنا نہین چاہئے قول بہاگوت نارائن کے بھگتے کی واسطی براہمن کل مین جنم کے
ضرورت نہین نہ دیوتا ہونیکے نہ رکہیشر کا جنم چاہئے نہ برت نہ دان جبکہ صرف بھگتے سے نارائن خوش ہوتے ہین
اور سب سوانگ ہین بہاگوت مین اودہوسی بھگوت کہتے ہین کہ جوگ اور سانکہہ اور بید کا پڑہنا اور براگ یعنے ترک
مجکو بس نہین کر سکتے ایک بھگتے بس کرتے ہے قول اسکند پوران اسکی سوای اور کوئی راستہ نہین کہ
بھگوت بھگتے کرے بہاگوت مین بھگوت نی فرمایا ہے کہ بھگتے کے ذریعہ سی گوپی اور گئو اور درخت اور بہایم اور سانپ
وغیرہ پاک ہوکر مجکو پہونچے قول بہاگوت جو کرمون سے اور تپ سے اور جوگ اور گیان اور براگ اور دان اور سب
دہرمون سے پہل ہوتا ہے وہ صرف ایک بھگتے سے ہوجاتا ہے برہنارد ی پوران مین لکھا ہے کہ اگر مکت
کا حاصل ہونا گیان سی کہتے ہین سو وہ گیان بھگتے سے بے تعلق ہے مقولہ ایضاً بلا نارائن بھگتی کی جو ہزار اسمند اور
اور بید کے موافق کرم کئی سب نسپہل ہین مقولہ اسکند پوران جہان نارائن کا بھگت رہتا ہے تہان برہما شِو
دیگر سب دیوتا اور سب سدہ موجود رہتے ہین بھگوت گیتا کا قول ہے صرف بھگتے سے جانا جاتا ہون کہ جیسا
مین ہون قول ایضاً اشرک بھگتی سے ہی حاصل ہوتا ہون قول ایضاً ارجن نی بھگوت سے پوچہا کہ گیان اور بھگتے مین
بہتر کیا ہے بھگوت نے فرمایا کہ میری بھگت جگت تم یعنی از ہمہ بہتر ہین اور اگرچہ گیان سی بہی میرا پانے ہی لیکن اوسمین تکلیف
یعنی رنج زیادہ ہے اور اسی قسم کے ہزارہا سلوک پورانون کے اور بید سُرتی مین بخوف طوالت قلم انداز کئے درحقیقت
جب کہ شاشترون کا اور بید کا صاف یہہ مطلب ہوکہ واسطی حصول بھگوت کی ونیز دیگر مطالب کے ایک بھگوت بھگتے
ہی کافی ہے تو کمال کم نصیبی ہی کہ اوس بھگتی کو چہوڑ کر اور کسی طرف دوڑ دہوپ کرے

بھگوت بھگتی کا سروپ کہ بھگتی کسکو کہتے ہین

اب یہہ بیان واجب ہوا کہ جس بھگتی کی یہہ مہما ہی وہ کیا چیز ہے اور کیا اوسکا حال ہے سو واضح ہو کہ موجب سند ہانت بید اور سمرتی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہہ بات ثابت اور قائم ہوئی ہے کہ بہگوت مین پرم انُراگ یعنی کامل محبت کا ہونا بہگتے ہی چنانچہ ساندِل رکہیشر نی اپنے سوتر مین یہہ بات لکہی ہے واضح ہو کہ سوتر اوسکو کہتے ہین کہ احکام متفرق بید کو رکہیشرون نے سلسلہ وار عبارت مختصر مین ایک جگہہ تالیف کیا فقط सापरानुरक्तिरीश्वरे یعنی ایشر مین محبت کا ہونا بہگتی ہے اور مفصل شرح اس سوتر کے بریم نشتہا مین ہوگی اس سوتر مین یہہ اعتراض پیدا ہوا کہ گیتا جیو مین بہگوت نی بہگتے اوسکو کہا کہ جو بلا شرکت بہجن اور دہیان کرتے ہین دوسری جگہہ بہگوت سیوا کو بہگتی بیان کیا اور تیسری جگہہ لکہا کہ دل اور پران جان۱۲ کا لگانا اور بہگوت کو ہے سمجہنا اور بہگوت کا ہی بیان کرنا اوسکا نام بہگتے ہی اور رامانُج اور مادہ اور نمارک اور بشن سوامین وغیرہ آچارجون تصور۱۲ نے یہہ تحقیق اور یقین کیا ہے کہ دنرات بلا تزلزل جسطرح گنگا کا پرواہ ہر وقت جاری رہتا ہے ہمیشہ بہگوت کا تصور قائم رہنا اسکا نام بہگتے ہے اور ایک جگہہ بہگوت کہتی ہین کہ جسطرح محکوسرن ہوتے ہین اوسیطرح اونکو ملتا ہون اور ایک جگہہ بہگوت رضامندی کو بہگتے لکہا ہے اور لنگ پوران مین لکہا ہے کہ من بچن کرم سے جو بہگوت سیوا ہی دل۱۲ قول۱۲ عمل۱۲ اوسکا ہے نام بہگتے ہے تنتر شاستر کا قول ہے کہ بہگتے کے تین حرف ہین حرف اول بہہ भ یہہ حرف بہو یعنے سنسار کے دُکہہ کو دور کرتا ہے حرف ثانی ک क کلیان کرتا ہے حرف ثالث تی ति تیر یعنے تیز گیان کو دیتا ہے اسواسطے بہگتے نام ہوا اور سنت کمار سنگہتا کا مقولہ ہے کہ جو سب دُکہہ دور کرے اوسکو بہگتے کہتے ہین اور ایک جگہہ لکہا ہے کہ بہگوت کو مالک اور آقا اور اپنے آپ کو غلام اور بندہ سمجہنا اسی کا نام بہگتی ہے بہاگوت کا مقولہ ہے کہ بسبب تخالف بہاؤ بہگتون کے بہگتے چند طرح کے ہین سو بہاو کو ہے بہگتے جاننا چاہئے بشن پوران مین لکہا ہے کہ موافق شاستر کے عمل کرنا اور جو کام لائق ترک ہین اونکو چہوڑ دینا اور بہگوت اجازت کا پابند رہنا اسکا ہے نام بہگتے ہے کہ اوسکے سبب سے بہگوت کی کرپا ہوگے ساہت شاستر مین کہ وہ شاستر عشق اور شاعری اور رس وغیرہ کو بیان کرتا ہے درج ہے کہ ساتوک بہاو ہی جو عقل درست ہووے اوسکو بہگتی کہتے ہین غرض ان سب قولون سے بہت اختلاف بہگتی کے سروپ مین پائی گئے اصل ایک بات کیا ہے سو واضح ہو کہ اصل اوسے انُراگ یعنی بہگوت مین عشق معنی کو بہگتے کہتی ہین یہہ سب اختلاف ظاہرے ہین اگر غور ہوتے ہے تو اون سب کا انجام بہگوت کی محبت ہے جس قاعدہ علیحدہ علیحدہ سے دلکا روکنا اور بہگوت مین لگانا شاسترون نے لکہا یا سالک جس قاعدہ علیحدہ علیحدہ سے بہگوت کو پراپت ہونے اوسکو بہگتے لکہا اسواسطے اختلاف معلوم ہونے لگی ورنہ حقیقت مین کچہہ اختلاف

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہین اور تشریح اوس اثراک یعنے محبت کی یہہ ہے کہ جس او پاشک یعنی سالک کی جملہ حواس ظاہرے و باطنے دوست و دشمن رنج و راحت سے علٰحدہ ہو کر موافق فرمودہ بید و سمرتے و پوران و نار د پنچراتر وغیرہ شاسترون کے سرون کیرتن پوجا وغیرہ مین بلا خواہش و آرزو کسی شے کے لگی ہوئے ہین ایسی او پاشک کی برتی یعنے توجہ دل سب برھمانڈون کے سوبہا اور خوبصورتے کا سار جو بہگوت کی مورتی اوسمین سوابہاوک یعنی خود بخود بلا خوف شاستر و دوزخ وغیرہ کے سب لذائذ بہر دو جہان سے ہٹے ہوئے اکہنڈ یعنے بلا تنزلزل ہر وقت لگی رہے اوسکا نام بہکتی ہے سو دو طرحکے ہے ایک بہت دوئیم ابہت بہت اوسکو کہتے ہین کہ جسطرح شاستر مین قواعد اور احکام مندرج ہوئے اوسکی موافق ہو سو وہ بہت چار قسم کی ایک سکام یعنی خواہش سے مثل گوپکا و دہرو وغیرہ دوئیم دویش یعنے دشمنے سے مثل راون سپال وغیرہ سیوم بہی یعنے خوف سے مثل کنس و ماریچ وغیرہ چہارم سنیہ یعنی محبت سے مثل نارد و سنکادک وغیرہ منجملہ اونکے دو قسم یکے دشمنے دوئیم خوف حسب قاعدہ او پاشناکی متروک ہین طرح دوئیم ابہت اوسکو کہتے ہین کہ جو سوابہاوک یعنی خود بخود عقل کی تمیز سے بلا شاستر کی اجازت بہگوت مین محبت ہو اور یہہ درجہ اخیر و انجام کا ہے اگرچہ یہہ درجہ اخیر محتاج کسی شرح و تفصیل کا نہین لیکن بعض اوسکے دو تفصیل بیان کرتے ہین ایک گیان آنگا یعنی گیان کو پیدا کر کے مُکت دیتی ہے دوئیم سوتنتر بمعنے مختار یعنے خود مُکت دیتی ہے گیان اوسکا جزو ہے چنانچہ بہگوت گیتا کا قول ہے کہ میرے بہگت میرے مایا کو ترتے ہین دوبارہ بیان کیا کہ میرے بہگت مجکو پراپت ہوتے ہین سہ بارہ کہا بہ اخیر گیتا جیو کہ جو سنسار سی چہوٹنا چاہے تو صرف میرا ہے سیون کرا و رعلی ہذا القیاس بید سرتی اور سب سمرتے و پوران وغیرہ اسباب مین متفق ہین پھر اوسے بہگتی کے تین قسم ہین اوتم مدہم پراکرت درجہ اعلیٰ کا نام اوتم ہے اوسکا سروپ یہہ ہے کہ جو بہگوت کو سب جگہہ بیاپک اور موجود دیکھتا ہے اور سب کو بہگوت مین جانتا ہے مثل پانے اور ترنگ کی سو اوتم ہے اور جس شخص کا بہگوت مین عشق ہے الا بہگوت بہگتون کو دوست اپنا سمجھتا ہے اور پراکرت بہگتون پر رحم اور عنایت ہے اور دشمنون سے علیحدگے وہ مدہم ہے اور جو شخص بہگوت اور بہگوت کی ارچا مورتے یعنے پرتما وغیرہ کو تو اپشیر جانتا ہے اور بہگوت بہگتون مین محبت نہین وہ پراکرت ہے پھر وہ ہے بہگتی ساتوک راجس تامس کے تفریق سے بموجب بہاگوت کی تین طرحکے ہی جو نسکام یعنی بلا خواہش کسیطرح کی ہے وہ ساتوک ہے مثل پرہلاد

विहित

अविहित

وغیرہ اور جو کسیطرحکی خواہش اور کامناکی واسطی ہے وہ راجس ہے مثل دہروا ورگیج وغیرہ اور جو واسطی فتح یابی دشمن
کی ہے وہ تامس ہے مثل اندر وغیرہ کہ بترا سُر کی قتل کرنے کو بھگوت آرادہنا کرے پھر اوسے نہ بھگتی کے
تین قسم اور بہاگوت مین لکھے ہین یکی مانس جو دل سی ہو دویم باچک جو گفتگو سی ہو سیوم کائک جو جسم سے ہو
پھر وہ ہے گیتا جیو مین چار قسم کے لکھے ہے یکی آرت بسبب کسی دکھہ کی بھگوت آرادہن ہو مثل دروپدی و گیج وغیرہ دویم
جگیاسو یعنے جو یاسے عاقبت مثل پریچھت وغیرہ سیوم ارتہارتہی یعنی خواستگار دنیا مثل دہرو وغیرہ چہارم گیانی
مثل پرہلاد نارد سنکادک وغیرہ پھر اوسے بھگتی کی تین قسم اور لکھے ہین ایک وہ جو خود کرے دویم وہ جو دیگر اشخاص سے
ترغیب دیکر کراوے سیوم وہ جو دیگر اشخاص کو بھگتی کرتا ہوا دیکھہ کر خوش ہو پھر اوسے بھگتی کی نوہ قسم بہاگوت مین
لکھی ہین سروَن کیرتن سمرن سیوا ارچا بندن داس سکہیہ آتم نویدن اور منجملہ ان نوہ قسم کے اکثر اس بھگت
مال مین بنام زد نشہا تحریر ہوئی پھر وہی بھگتی باعتبار ہوم کا یعنے وجون کے گیارہ قسم کی ہے درجہ اول ست سنگ
بھگتون کا دویم بھگتون کی رحم اور عنایت کی لائق ہو جانا درجہ سیوم اون بھگتون کی اعمال جیسے شانت رحم وغیرہ ہین
اونہین سردہا اور یقین کا کرنا چہارم بھگوت چرترون کو سننا پنجم اوس سنی ہوئے بھگوت کی روپ مین محبت کا پیدا ہونا
ششم بھگوت کی سروپ کو کہ وہ کیسا ہی اور کیا ہے اور اپنے سروپ کو کہ یہہ جیو یعنے روح کیا ہی جتا رہتا جان لینا
اور اس درجہ کو اودیت بادی گیان کہتے ہین ہفتم اوس بھگوت کے سروپ مین محبت کا زیادہ ہونا ہشتم اوس بھگوت کی روشنی
روز بروز دل کو ہونے نہم رحم اور ازہمہ سو صاف وغیرہ جو دہرم بھگوت مین ہین اونکا ناشروع جہنا دہم الیشرتا اور دیا
اور سربگتیا وغیرہ الیشر کی دہرم یعنی عادت بالکل اس شخص مین آجانی یازدہم اس شخص کو جسقدر محبت اپنی جسم مین ہے اوسیقدر
بھگوت مین بلا تزلزل کہ کسی وقت طبع اوس بھگوت روپ کے چنتون سی علیحدہ نہ ہو جاتی پھر وہی بھگتی ان وغیرہ کی
تفریق سی درجہ بدرجہ زیادہ ہوتی ہوئی تیس قسم کی ہی واضح ہو کہ یہہ سب قسم صرف ایک بھگتی مین اسواسطی ہین کہ جسم جسم
نوع سی منجملہ انواع بالا بھگتون کی طبیعت رجوع ہوئے ہو وہ ایک قسم ہوگئی جسطرح اودہو نی بھگوت سی پوچھا کہ مہاراج تتو یعنے
محسوسات کو کوئی چوبیس کوئی سترہ کوئی سولہ کوئی تین کوئی پانچ کوئی آٹھہ کوئی سات کہتا ہی وجہہ اختلاف کیا ہے
بھگوت نے فرمایا کہ حقیقت مین کچھہ اختلاف نہین اصل یہہ بات ہی کہ جس کسی نی ایک حواس کو شامل دوسرے حواس کے
سمجھہ لیا اوسکی حساب مین تو کم اور جس کسی نے جدا جدا سمجھا اوسکی حساب مین زیادہ ہین مثلاً جس کسے نے الیشر اور مایا اور جیو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو علیحدہ علیحدہ جانا اوسکے حساب مین تین ہین اور جس کسی نے مایا کو بھگوت کی خواہش جانی اوسکی حساب مین دو اور جس کسی نے
اُن ہر سہ پرتہہ تتوا وراہنکار اور ہر پنچ عنصر کو انیزا دکیا اوسکے حساب مین دش ہین اور علی ہذا القیاس تا چھتیس ۳۶ نوبت پہونچی ہے
اصل بنیاد ایک بھگوت ہی دوسرے تمثیل اور ہے کہ کسی نے برگد کی درخت کو دیکھہ کر کہا کہ دو شاخ والا ہے پھر کسی نے
اوسکے چار شاخ دیکھی تہی اوسنے اوسی درخت کو چار شاخ والا بیان کیا حقیقت مین وہ درخت برگد ایک ہی اسیطرح بہہ
بھگتے ایک ہی اوسیکے موافق رجوعات طبع بھگتان چند قسم معلوم ہوتی ہین اور خلاصہ سب کا یہہ ہی کہ کوئی شخص کسی طور سے
اور کسی فائدہ کی واسطی اور کسی قاعدہ سی بھگوت بھگتے کرے انراگ یعنے عشق کا ہونا ضرور ہے جب تک وہ عشق انتہا کے
درجہ کو نہین پہونچا تب تک سا دہن روپ ہی اور جب وہ عشق انتہا کو پہونچا او یعنے مستقل درجہ کو پہونچ گیا وہی پہل یعنے ثمر
ہی اور وہ مستقل ہوا کسی اور چیز کا سادہن نہین جیون مکت اوسی کو کہتی ہین اور مفصل حال مکتی کا اپنی موقع پر خاتمہ کتاب مین مندرج ہوگا

بھگوت بھگتون کے مہان

اب اون بھگوت بھگتون کو کہ اوس بھگتے مصرحہ بالا کی عمل کرنے والی ہوئے یا آئندہ ہون گی اور اب ہین بھگوت روپ
جان کر ڈنڈوت کرتا ہون اگرچہ سادہ سیوا نشٹہا مین کچھہ ذکر اونکا تحریر ہوگا لیکن یہان بہی واسطی منگلا چرن اس پوتہی
کے پرتاپ اونکا تہوڑا سا لکہتا ہون بہاگوت مین لکہا ہے کہ جنکے سمرن کرنی سی لوگ معہ خاندان پاک ہوجاتی ہین اور اونکے
درشن اور ملاقات اور خدمت کرنے کا کیا ہی کہنا ہے پہر بہاگوت کی ایکا دس اسکند مین درج ہے کہ ڈوبتی او چہلتی کو سنسار
سمدر مین بھگوت بھگت مثل کشتی کی ہین پھر بھگوت نی بہاگوت مین فرمایا ہے کہ مین بھگتون کے اختیار مین ہون اور بھگت
خود مختار ہین پدم پوران مین بھگوت کا قول ہے کہ جو میرے بھگتونکے بھگت ہین وہ میری ہی بھگت ہین گسائین
تلسی داس جیو نی جو یہہ چوپائے بدہ ہر ہرکب کوبد بانی کہت سادہ مہان سکچانی لکہے ہے اوسکے معنے
برہما شیو کبی شاعر پنڈت نو بانی ۱۲
چند ہین منجملہ اونکے ایک یہہ بہی ہین کہ آدمے کو بھگتون کی ست سنگ سے برہما شیو بہشت کا درجہ حاصل ہوتا ہے
اسواسطی اونکی بانی سکچانی ہے کہ ہم اور ہمارے مالک ساختہ پرداختہ بھگوت بھگتون کی ہین ہم کیا مہان بیان کرین جو بہ غور
سی نگاہ کیجاتی ہے تو جس کسی کو جو درجہ نصیب ہوا وہ بھگوت بھگتون کی ست سنگ سے ہوا ایک دفعہ ہمدگر بسوامتر
اور بسشٹ رکہیشر کی بحث ہوے کہ بسوامتر جیو تپ کو بڑا کہتے تہے اور بسشٹ رکہیشر ست سنگ کو بروقت فیصلہ شش جیو نے
فرمایا کہ برا ے لحظہ کوئی تم دونو مین سی زمین کو اپنے سر پر رکہہ لو بسوامتر جیو نی کئی لاکہہ برس بلکہ تمام عمر کی تپ کا پہل لگایا

سه
بھگوت تو یا کبھی اوتا کو یاد کرکی ابتدا کسی بات کی کی جاوی ۱۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زمین نہ ٹھہرے پربت رکہیشورونے ایک لحظہ ست سنگ کا پھل دیا کہ زمین ٹھہر گئے اور اسمین ہی انصاف ہو گیا + ۵
ست سنگت مدمنگل مُولا + سُوئی پہل سدہ سب سادہن پہولا + معنے اِسکی یہہ ہین کہ ست سنگ خوشی اور سکہہ کی بنیاد
ہے اور وہ ہے ثمرہ اور سب سادہن پہول ہین اب غور کرنا چاہئے کہ بہگوت بہگتون کو کسقدر بزرگی ہوگی کہ جنکے ست
سنگ کی یہہ مہمان ہے اور خیال کرنا چاہئے کہ بہگوت کو سب موجودات اپنا مالک تصور کرکے پرستش کرتے ہے اور
بہگت کیسی ہین کہ وہ ہے بہگوت اونکی قابو مین ہوکر خود خدمت اونکے کرتا ہے اور ذکر ہے کہ ایک شاعر نے چاہا
کہ جو سب سے بزرگ ہو اوسکی تعریف تصنیف کرون زمین کو سب سے بڑا جانا اور اوس سے بزرگ شیش جیو کو اور شیش
سے شیو جیو کو اور شیو سے برہما کو اور برہما سے بزرگ بہگوت کو پھر جو خوب سوچا تو بہگوت سے زیادہ بہگت
جانے کہ جنہون نے بہگوت کو نہے زبردستی سے اپنے قابو مین کرلیا ہے اور اپنے دل سے باہر نہین جانے
دیتے غرض بہگوت بہگتون کا جو کچھہ درجہ ہے اور جو اونکے بزرگے ہے وہ اندازہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے
اور اونمین اور بہگوت مین کُچھہ فرق نہین +

سبب تالیف

معمول ہے کہ دل آدمی کا کسی وقت خالی از تعلقات ظاہری یا باطنی نہین رہتا جو بہگوت بہکت ہین اونکا خیال بہگوت
چرترون مین اور نیک باتون مین رہتا ہے اور اورون کا حسب رغبت طبع سو اس خاکسار کا دل اکثر خیالات ناقصہ مین
رہتا تھا اوسکی واسطے جو سُوآمین مان گرجیو مہاراج سے کہ اِس زمانہ مین غنیمت اور آچارج ہین اور سب شاستر مین اونکو
مداخلت اچھی ہے بالخاص بیدانت اور اوپاشنا شاستر کو خوب سمجھا اور پڑہا اور دونو مذہب کی صاحب کمال لون سے
ست سنگ اور تحقیقات واقعی کرکے صفائی بہم پہونچائی جو علاج پوچھا تو فرمایا کہ پوتہیون کا ٹیکا یعنی شرح کرنی چاہئے
حسب ارشاد اونکے جو ارادہ شرح کا کیا تو وہ مادہ اپنے مین نہ دیکھا کہ شرح سنسکرت پوتہی کے لکہون کسواسطے کہ سب
علمون سے بی بہرہ ہون لیکن ترجمہ کرنا کسی پوتہی بہاشا کا مناسب سمجھا اور بعد غور واسطے ترجمہ پوتہی بہگت مال کے سرے
رکھنندن سُوآمین نے دلکو ہدایت فرمائی اِس پوتہی کی ترجمہ کی دو تین سبب ہین اول یہہ کہ چند ترجمہ فارسی کہ جسکا ذکر
آئندہ ہوگا موجود ہین اور اصل بہگت مال اور اوسکی شرح مصنفہ سُوآمین پریا داس جیو سریع الفہم ہے اونکی موافق اُردو
مین ترجمہ لکھہ دینا آسان سمجھا بقول گُسائین تُلسی داس جیو **دوہرہ** اَتِ اَپار جی سرت بر جو نرپ سیت کرانہہ
چڑہ پپیلکا

پرم لکھہ بن سے پرم پیار (محبت ۱۲) کرنی جانہہ + دوئم مدار مغفرت اور پربھگتے کی ہے اور اس بھگت مال مین بیان بھگتی کا مفصل ہی سوئم اس پوتھی مین بھگوت بھگتون کا بیان ہے کہ اونکی بدولت بھگوت اور بھگتے دونو حاصل ہوتے ہین بھاگوت مین لکھا ہے کہ بھگوت چرترون کا بیان کرنا واجب ہے ورنہ بھگوت بھگتون کی چرتر کا اور راماین مین لکھا ہے + موری سن کچھہ اس بسواسا + رام تین ادہک (زیادہ ۱۲) رام کی داسا (غلام ۱۲) + اسواسطی بھگوت بھگتون کا چرتر لکہنا سب سے بہتر جانا +

ضمیمہ سبب تالیف کتاب بیان حال مصنف اصل بھگت مال و مترجمان

نراین داس عرف نابھاجیو مصنف اصل بھگت مال کے ہوئی ہنومان بنس مین اونکا جنم ہوا ہنومان بنس کا یہہ حال ہے کہ تیلنگ دیس دکہن مین متصل گوداورے سمت شمال رام بھدراچل ایک پہاڑ ہے وہان سری رگھنندن سوامین نے وقت تشریف بری ڈنڈک بن کی چندی قیام فرمایا تہا اور وہ مقام اب بہی بڑا پرتاپی ہے وہان رام داس نامی براہمن مہاراشٹر ہنومان جیو کا انس اوتار ہوئی چنانچہ چھوٹی سی دم بہی تہے سری رگھنندن سوآمین کے پرم بھگت انہنے تہے پچاس ہزار شلوک آریا چھند مین رام چرتر بزبان مرہٹی تصنیف کیا کہ اوس ملک مین ازبس معروف اور مشہور ہے اور یہہ صنعت (نام ہلی) اوسمین رکھی کہ اول مین ہر یک شلوک کی ایک حرف گایترے کا لکھا جب چوبیس (۲۴) حرف گایترے کی چوبیس (۲۴) سلوک من ختم ہوئے تب اوسے ترتیب سے آیندہ تصنیف کرے گویا وہ سب تصنیف اونکے گایترے روپ ہی اور ہزارہا لکھہا آدمیون کو سریرام اوپاشنا مین رجوع کیا اور آخر مین بھگوت روپ کو پراپت ہوئی اونکی اور اونکی بھائیونکی اولاد بسبب ہنومان اوتار ہونے رام داس جیو کے ہنومان بنس مشہور رہے اون لوگونکو علم موسیقی مین ازبس مہارت ہی راجاؤن کی دربار مین گانی پر نوکر رہتے ہین ایام خورد سالی سے یہہ نابھاجیو نابینا تہی جب والد اونکا مر گیا اور قحط سال ہوا تو والدہ اونکی ایک جنگل مین ڈال کر خود کہین چلی گئے اتفاقاً اوسطرف کو گذر سوآمین کیل جیو اور اگرداس جیو کا ہوا اور رحم کر کے پانی اونکی آنکھون پر چھڑکا کہ بینا ہو گئے اور پوچہا کہ تو کون ہے نابھاجیو نے جواب دیا کہ ایک تو جسم پنج عناصر کا ہے اور دوسری آتما یعنی روح ہی تم اسکو پوچھتے ہو یہہ سنکر سوآمین اگرداس جیو اونکو اپنی ساتھہ گلتا جیو مین کہ بعلاقہ جی پور متصل آمیر واقع ہے لی آئی اور اپنا چیلا کر کے ناراین داس نام رکہا اور خدمت ٹھاکر دوارہ و پاشوی بشنوان تفویض کر کے واسطی کہانی سیت پرشاد یعنی اولش سادہان کی اجازت فرمائی ایکروز سوآمین اگرداس جیو مانسی پوجن مین مصروف تہی اوسوقت اونکی ایک سیوک (مرید ۱۲) کا جہاز سمندر مین ڈوبنی لگا اوسنے سوآمین اگرداس جیو کو یاد کیا سوآمین جی نے دل کو اوسطرف متوجہ کیا تہا کہ نابھاجیو نی جو خدمت مین حاضر تہی عرض کیا کہ مہاراج جہاز

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بچ گیا اور روانہ ہوا آپ پوجا مین مشغول ہوں سو آمین جیونی پوچھا کہ یہہ حال غایبانہ کسطرح تمکو معلوم ہوا عرض کیا کہ بدولت
سیت سنا بشنوان کی سو آمین جیونی فرمایا کہ جو درجہ تمکو ملنا چاہیئے تہا وہ حاصل ہوا اب ٹہاکر دوارہ اور بشنوان کی خدمت سے
معاف کیا مناسب ہے کہ جن بہگتوں کی بدولت یہہ صفائی دل تمکو حاصل ہوئی اونکا حال مفصل قلمبند کرو نابہاجیو نے
عرض کیا کہ مجکو کیا تاب و طاقت ہی جو بہگتوں کا حال لکہہ سکوں کسواسطی کہ بہگوت چرتروں سی بہگتوں کی چرترا پار ہین
سو آمین جیونی فرمایا کہ جس بہگوت اور بہگتوں کی کرپاسی یہہ درجہ نصیب ہوا اوسی کی بدولت سب بہگتوں کا حال ہے
خود بخود تمکو معلوم ہوجاویگا نابہاجیو نے اپنے گورو کے ارشاد کو تسلیم کرکے بہاشا مین کہ اکثر چہپہ چہند ہین بہگتوں کا نام اور
اونکے چرتر لکہہ کر نام اوسکا بہگت مال رکہا یعنے بہگوت بہگت جو جواہر ہین اونکے یہہ مالا ہے اور دیگر مالاؤں سے
فضیلت اس مالا کو اسواسطی ہے کہ مالا کا ہونا برای بہگوت بہجن ہے یا برای زیب تن سو دیگر مالاؤں سی یہہ دونو
مطلب بدیر حاصل ہوتے ہین اور یہہ مالا ایسے ہے کہ جسنے اسکو پہنا اوسکے دونو مطلب فی الفور برآمد ہوے یعنے
جس شخص نے ورد اسکے پڑہنے کا رکہا ممکن نہین کہ ایشر کو نہ جانے اور زیب تن اس وجہ سے ہی کہ وہ بزرگ و مقبول
ہر کہہ و مہ کا ہوجاتا ہے سو آمین پریاداس جیونی ٹیکا یعنے شرح اس بہگت مال کے بہاشا مین کبت بند تصنیف کی یہہ
سو آمین مادہ سنپردا کے بشنو تہی اور پریم اور بہجن مین مشہور و معروف سرے برندابن مین رہتے تہے اوسکے بعد
اول ترجمہ لالہ لعلجیداس صاحب نی سنہ [illegible] ہجری مین بعد تحقیق از بشنوداس نبیرہ سو آمین پریاداس شارح کے
کیا اور بہگت اوربسی اوس ترجمہ کا نام رکہا یہہ صاحب رہنے والے کاندلہ کی تہی اور لچہمن داس نام تہا بایام خدمت چکلہ دار
وغیرہ نواح متہرا اونکو ست سنگ ہوا اور آخرش سیوک گادی ہت ہربنس جیو کی اور پاشنا مین سرراد ہا بلبہہ جیو کی ہوے
اور گوروسی لعلجیداس نام پایا یہہ ترجمہ از بس صاف اور حسب قاعدہ اور پاشنا سریع الفہم ہے اور بہگتی اور محبت مصنف
کی عبادت ترجمہ سی مثل آفتاب روشن و ظاہر دوسرا ترجمہ اور ایک صاحب نے لکہا لیکن ورق اول اور آخر کتاب کے جانی سے
نام مصنف معلوم نہین ہوتا عبارت ترجمہ کے منشیانہ اور ایسی محبت بہگوت کے پیدا کرتی ہے کہ خواہ نخواہ طبیعت نرم ہوجاتی
ہی تیسرا ترجمہ لالہ گمانی لعل صاحب قوم کایتہ ساکن رہتک نے سنبت ۱۸۹۰ مین ختم کیا اور تحقیقات اور ترجمہ کرنی مین بہت محنت
کی کہ تادوا پر بہگت علیحدہ فصل مین انتخاب کئی اور عبارت منشیانہ و رنگین و مفصل ہی اور محبت بہی اس ترجمہ کے معلوم ہوتی ہی اب
یہہ غلامان غلام بارگاہ سری رگہنندن اودہ بہاری پورن برہہ سچدانند گہن کا تلسی رام ولد لالہ رام پرشاد اگروال ساکن سیران پور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوس اصل بھگت مال اور شرح اور ترجمہ کے موافق سمت ۱۹۱۱ مین بماہ پوکھ بدی دویج ترجمہ شروع کرتا ہے اور درباب انتخاب
بھگتان و شرح الفاظ سنسکرت وغیرہ برخورداران جانکی داس و سریرام داس پسران لالہ سالک رام برادر کلان سے
کچھہ مدد لے گا کوی نہے اس ثواب عظمی مین شامل ہون اگرچہ بموجب اصل پوتھے و شرح وغیرہ کی بزبان اردو ترجمہ
لکھہ دینے مین چندان محنت نہ تھے لیکن منظور یہہ ہوا کہ علاوہ از حال بھگتان مندرجہ پوتھے ہاے موصوفہ جو جو ضروری واقفیت
قواعد طریق بھگتی کے ہین وہ نہے مندرج اس نسخہ کے ہوجاوین ادر جو لوگ ناواقف ہین اونکو اپنی دہرم اور اصول سی
حاصل ہو اسواسطی اوسکی تحریر اور تلاش مین بہت فکر کرنا پڑا تاکہ کوئی امر خلاف شاستر اور قاعدہ کی تحریر نہ ہوجاوے اور جو
حال خاکسار کو معلوم نہ تہا اوسکو شاستر کی موافق حسب قول پنڈتان و اوپاشکان فراہم کیا لیکن بخوف طوالت سب مندرج
نکر سکا بلکہ جو قول بید سمرتی اور پورانون کے جمع کئے تہے اونکا کسی مقام پر ترجمہ اور کسی جگہہ مطلب مندرج کردیا اور چوبیس نشٹہا مقرر
کرکے اکثر وہ قاعدہ اون نشٹہاون مین اور نیز کتہای بھگتون مین تحریر کئے اور جو بھگت جس نشٹہا مین مندرج کرنا مناسب جانا
اوس نشٹہا مین درج کیا اور وقت اندراج و انتخاب مراتب ذیل پر نگاہ ہوے اول سنپردا بھگت پر دویم اعتقاد پر کہ جس نشٹہا کے
سبب کمالیت اوس بھگت کو ہوئی سیوم بعد کمالیت طبیعت بھگت کی جس نشٹہا کے طرف رجوع رہے چہارم بعض بھگت کا
حال اوس نشٹہا مین درج ہوا کہ جس نشٹہا کی متعلق کتہا اوس بھگت کے مندرج پوران اور بھگت مال کے ہے بی شک
بلا تکلف عبارت اس ترجمے کے سب طرح قاعدہ شاعرے و فصاحت و بلاغت وغیرہ سے خالے اور عارے ہے اور
ایسی نہین کہ لائق پسند دانایان علوم و واقفین محاورہ کے ہووے بلکہ صدہا جگہہ خود دیدہ و دانستہ محاورہ غلط کردیا لیکن
چونکہ بھگوت اور بھگوت بھگتون کا چرتر اور مہا بھگتے کے اسمین مندرج ہوئی علاوہ از آن اشخاص نیک بسبب اپنی نیکی کی بری کو
بہی بہلا سمجھہ لیتے ہین اسواسطی امید ہوتی ہی کہ مقبول اچھی لوگون کی ہووی اور ہرگز مجکو اپنی گناہون پر جسکا حساب جمالج اور
گپت بہی نہین کرسکتے نگاہ کرنے نہ چاہئے صرف یہہ اعتقاد او تسکین کافی ہی کہ اگر ست سنگ کے مہا بید اور شاسترنی بیچ
چرتر لکھی ہی تو اس کلام کو اور ترجمہ کو بھگوت نام اور چرتر اور بھگتون کے چرترون کا ست سنگ ہوا ہے پس کیا شک اوسکے
ایجاب مین بھگوت بھگتون کو ہوگا بھاگوت مین لکھا ہے کہ جو تصنیف نادان و نالایق شاعر کی خالی از قواعد شاعری ہووے
لیکن بھگوت نام اور چرتر کا اوسمین بیان ہو تو بھگوت بھگت کہ مثل ہنس ہین اوسکو مثل مانسرور جانکر اوسمین قیام فرماتے ہین اور
گسائین تلسی داس جیو نی فرمایاہی سب گن رہت کوکب کرت بانی رام نام جس انکت جانی سادر کہہ ہین سن ہین بدہ تاہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بدہکر سرس سنت گن گراہے + معنی اسکے حسب قول بہاگوت ہین کہ گو قاعدہ شاعری سے خالی اور ناقص شاعر کے تصنیف ہے لیکن رام نام اور رام چرتر اوسمین بیان کیا ہے تو اوسکو پنڈت لوگ بہ تعظیم پڑہتے اور سنتی ہین کسواسطے کہ بہگوت بہگت مثل بہنور کے گن یعنے ہنر قبول کر لیا کرتی ہین عیب سے کچہہ کام نہین سہو و خطا کا ذکر ضرور نہین کہ مجسم سہو و خطا ہون مجہہ سا گنہگار نہ کوئی آج تک ہوا نہ ہے نہ ہوگا دست بستہ بکمال منت و الحاج سے گذارش بہ خدمت ناظرین ہے کہ بصورت پسند واسطے اپنے فائدہ کے و بصورت ناپسند واسطے قہقہ اور ہنسی میری نادانستگی اور ناواقفیت کے پڑہنی سے نہ فرماوین جسقدر کسی شاعر کو تلاش مضمون تازہ اور باریک کے رہتے ہے اسیقدر تلاش اسبات کی خاکسار کو رہی ہے کہ سریع الفہم ہو نام اس ترجمہ کا بہگت مال پردیپن بہ صلاح دوستہ کس بہگتان اور پنڈتان کے تجویز ہوا پردیپن کی معنی جلا دہندہ یا روشن کنندہ ہین برخوردار سریرام داس اور بعض اصحاب نی جو تاریخ تصنیف کرے آخیر مین مندرج ہون گے چوبیس نشٹہا جو بہگوت نی دل کو ہدایت فرماکر مقرر کرا ئے یہہ وجہہ معلوم ہوتی ہی کہ جسطرح یہہ برہمانڈ چوبیس تتو سے بنا ہے یا بہگوت نے جسطرح واسطے اودہار جگت کی چوبیس اوتار دہارن کرے اسیطرح واسطے مغفرت اور مکتی کی یہہ چوبیس نشٹہا ہین

نشٹہای اول در تعریف دہرم نشٹہا اور بیان حالات ہفت اوپاسکان اس نشٹہا کی **نشٹہا دوم** بہاگوت دہرم پر چار ک نشٹہا یعنے رواج دہندگان بہگوت بہگتی کے مشتمل کتہا بست بہگت **نشٹہا سوم** سادہ سیوا وست سنگ مشتمل کتہا سی بہگت **چہارم** سروون نشٹہا مشتمل کتہا چار بہگت **پنجم** کیرتن نشٹہا مشتمل کتہا پانزدہ بہگت **ششم** بہگت مشتمل کتہا ہشت بہگت **ہفتم** گورو نشٹہا مشتمل کتہا یازدہ بہگت **ہشتم** پرتاوارجا نشٹہا مشتمل کتہا پانزدہ بہگت **نہم** لیلانوکرن یعنے راس و رام لیلا وغیرہ مشتمل کتہا شش بہگت **دہم** دیا و اہنسا مشتمل کتہا شش بہگت **یازدہم** برت نشٹہا مشتمل کتہا دو بہگت **دوازدہم** پرشاد نشٹہا مشتمل کتہا چار بہگت **سیزدہم** دہام نشٹہا مشتمل کتہا آٹہہ بہگت **چہاردہم** نام نشٹہا مشتمل کتہا پنج بہگت **پانزدہم** گیان نشٹہا مشتمل کتہا دوازدہ بہگت **شانزدہم** براگ و شانت نشٹہا مشتمل کتہا چاردہ بہگت **ہفدہم** سیوا نشٹہا مشتمل کتہا دہ بہگت **ہیجدہم** سنوہار د نشٹہا مشتمل کتہا شش بہگت **نوزدہم** سرنگار و مادہرج نشٹہا مشتمل کتہا بست بہگت **بستم** باتسل نشٹہا مشتمل کتہا نہہ بہگت **بست یکم** داس نشٹہا مشتمل کتہا شانزدہ بہگت **بست دوم** سکہیہ نشٹہا مشتمل کتہا پنج بہگت **بست سیوم** سرناگتی خواہ آتم نویدن نشٹہا مشتمل کتہا دہ بہگت **بست چہارم** پریم نشٹہا مشتمل کتہا شانزدہ بہگت +

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہما و تعریف بہگت مال کے

مہما و بزرگی سری بہگت مال کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے اس لوک اور پرلوک کی کامیابی کو مثل کلپ برکچہ و کام دہین ہے
جو شخص ہمیشہ اسکو پڑہتے ہین ممکن نہین کہ بہگوت بہگتے اونکو نہ ہو جاوی اور اگر واسطی کسی خواہش دنیا کے پڑہتے ہین تو وہ بہی بہت جلد
حاصل ہوتی ہی کہ اکثر اشخاص و نیز اس خاکسار کو بارہا تجربہ ہوا جسقدر تیرتہون کی اشنان اور دان وغیرہ سے ثواب حاصل ہوتا ہے او
دہ چند اس بہگت مال کی پڑہنی سے ملتا ہی دنیا مین تین قسم کے آدمی ہین یکی بکت دویم سادہک سیوم بشئی سو بکت
یعنی وارستگان اور سادہک یعنی سالکان کو تو یہہ پوتہی جان سی زیادہ تر عزیز ہے کہ اونکا مطلب بخوبی نکلتا ہے اور بشئی یعنی ہوسنان
لذائذ دنیا کو اسواسطی مفید ہی کہ مراد دنیاوی اسکے پڑہنے سے حاصل ہوتے ہین اور بالیقین کہ بہگوت کی طرف بہی طبیعت لگجاوی و
علاوہ ازان حکایات عجیب و غریب و مفصل مدارج عشق و ہجر و وصال درس و سر نگار کے درج ہوے ہین گو وہ متعلق بہگوت
عشق سی ہین لیکن قاعدہ عشق حقیقی و مجازی کی یکسان ہین اس واسطے وی لوگ اون مدارج کو متعلق بہ عشق مجازی کی سمجہہ کر قواعد
اور درجہ وغیرہ سی واقف ہون گے اور حظ اوٹہاوین گے غرض ہر سہ قسم کے لوگون کو مفید اور فرحت بخش ہی اور کیون نہو کہ
بہگوت کو مثل اپنی بہگتون کے عزیز اور دلچسپ ہے کہ خود سنتے ہین ایک بشنو گوردہن داس نامی سالکن کا مان سرزمین برج کے
شہر جیپور مین وارد ہوئی پوجاری مندر سری گوبند دیو جیو نے کہ نام اونکا رادہا رون تہا کتہا بہگت مال بشنو موصوف
سے سننے شروع کری ہنوز کتہا ختم نہین ہوئی تہی کہ طرف سانہر کے چلے گئے اور جب واپس آئے تو لوگون سے پوچہا
کہ کہان تک کتہا ہو چکی تہی کوئی نہ بتا سکا اور سری گوبند جیو نے نشان دیا کہ فلان بہگت تک کتہا ہو چکے تہے اسسے ثابت
ہو گیا کہ خود بہگوت اس بہگت مال کو سنتے ہین دوسرا ذکر ہے کہ سو آمین پریا داس شارح اصل بہگت مال کے قصبہ ہو
مین کہ برج سے بیس کوس ہے تشریف لیگئے اور لعل داس مہنت ٹہاکردوارہ کو کتہا سنائی اتفاقاً مندر مین چوری
ہو گئی اور اشخاص خالی الذہن نے نسبت کتہا کے اس چوری ہونے کو تعبیر کیا لیکن مہنت موصوف کو کچہہ
خیال نہوا اور سو آمین پریا داس جیو سے واسطے کتہا کہتنے کی کہا سو آمین جیو نے فرمایا کہ سروتا اس کتہا کے خود بہگوت
ہین جب تک سنگہاسن بہگوت کا واپس نہ آوے گا تب تک کتہا بند رہیگی غرض کتہا بند رہے اور سب لوگ ٹہاکر دوارہ
کے مع حضرت بہگوت سے اوس روز نے خور و خواب رہے جب رات ہوئے تو بہگوت نے اون
چورون کو ایسا خوف دیا کہ صبح ہی سنگہاسن بہگوت کا سر پر رکہہ کر مع اسباب مہنت جیو کے خدمت مین حاضر ہوے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سب کو سرے بہگت مال پر اعتقاد ہوا اور خایے الذہن لوگون کے موںہہ مین خاک پڑی اور کتہا شروع ہوئی یہہ بات بعید
از قیاس نہین کسواسطی کہ جس حالت مین خود بدولت واسطی سہاے بہگتون کی نج دہام کو چہوڑ کے چلے آتی ہین اور طرح طرح کے
اوتار دہارن کرتے ہین اگر کتہا اونکے سنے تو کیا بعید ہے اب دو ایک بات وہ تحریر ہوتے ہین کہ جنکے مقاصد صرف
پوتہی کے اعتقاد سے حاصل ہوئے سُمیر دیو براہمن ساکن کوڈتیہ لب دریاے نربدا نے گلتا جیو مین بہ شوق تمام کتہا بہگت مال
کے سنے اور پوتہے کے نقل لیکر گہر کو روانہ ہوا راستہ مین غارتگرون نی قتل کیا اور پوتہی معہ اسباب لے گئے چونکہ یہہ پوتہے
جہان رہتے ہے سیاہے دل کی دور کر دیتے ہے اسواسطے چورون کو افسوس اپنی حرکت کا ہوا اور سرے بہگت مال
نے بصورت خوفناک خواب مین ہدایت فرمائے کہ نعش سُمیر دیو کو اوسکے گہر پہونچا دو اور پوتہی کو اوسکی سر پر رکہو کہ زندہ
ہو جاے گا چورون نی اوسیکے موافق عمل کیا اور وارثان مقتول کے ہاتہہ سی پوتہی سر پر سُمیر دیو کے رکہوائے کہ فوراً زندہ
ہو گیا گویا خواب مین تہا اس حال کو دیکہہ کر سبکو تعجب ہوا اور بہگت مال کے معتقد ہو کر بہگوت سرن ہوئی اور چور بشنو ہو کر
کرتارتہہ ہو گئے اسیطرح ایک تاجر نی اس پوتہی کی کتہا سوآمین پریاداس جیو سی سنی اور اعتقاد کر کی پوتہی کی نقل لی گیا کچہہ
عرصہ بعد موت اوسکے آپہونچی اور بحالت نزاع بخوف جم دوتان کے اپنی وارثان کو کہا کہ میری سینہ پر پوتہی کو رکہدو
ہنوز پوتہی نہ آئی تہی کہ جان اوسکے نکل گئی اور وارثان نی بعد مرگ بہی پوتہے اوسکے سینہ پر رکہے اوسکے پرتاب سے
جم دوت تو فوراً بہاگ گئی اور تاجر زندہ ہو کر اوٹہہ بیٹہا اور کہنے لگا کہ جمدوت تو جم لوک کو لئے جاتے تہے بہگوت بہگتون نی چہوڑ ایا
اب مین بیکنٹہہ کو جاتا ہون اور وصیت کرتا ہون کہ جو میری اولاد مین ہو اس پوتہی کو پڑہتا اور سنتا رہی اور بروقت مرگ اپنے
چہاتی پر رکہی یہہ کہکر پرم دہام کو گیا اور اوسکے اولاد مین اب تک وہ دستور وصیت کردہ جاری ہے لالہ گمانی لعل صاحب
مترجم ثالث اپنا حال لکہتی ہین کہ ایک بیٹا اونکو کمال آرزو وتمنا سی نصیب ہوا بیماری ام الصبیان اوسکو رہتی تہی ایکروز
لالہ موصوف ترجمہ مین مصروف تہی کہ آواز گریہ وزاری کی گہر مین سے آئی اوٹہہ کر اندر گئے دیکہا کہ لڑکا بیہوش و حواس مین پڑا ہے
اور والدہ اوسکی روتی ہی اوس نی شدت غم سی کلمات غصہ آمیز کہی اور نسبت پوتہی کی بہی ایک لفظ ثقیل زبان پر آیا چونکہ لالہ موصوف کو
اعتقاد کامل اس پوتہی پر تہا اسواسطی کلمہ ثقیل کو برداشت نہ کر سکے اور کہا کہ پوتہی کو اس لڑکے کے سر پر رکہہ کر دیکہہ کہ بہگوت
بہگتون کا اور اس پوتہی کا کیا پرتاپ ہی اوسنی پوتہی جو لڑکے کے سینہ پر رکہی گویا جان بدن مین ڈال دی کہ فی الفور
لڑکا اوٹہہ بیٹہا اور پہر وہ بیمارے اوسکو نہ ہوے الغرض جو کچہہ مہما اور پرتاپ اور بزرگی اس پوتہی کے لکہے جاوے وہ کم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ازکم ہے اور ہر گز جاے تعجب نہین کسواسطی کہ جسحالت مین اس پوتہی کی کرپاسی سنساز یعنی آواگون کی دُکہہ دور ہوجاتی ہین تو دیگر صعوبات دنیاوی کی کیا حقیقت ہی *

بیان رس بھید

اگرچہ دیباچہ ختم ہوگیا لیکن جو چوبیس اشتہا تحریر ہون گی وہ متعلق رسون کی ہین اور اصل بہگت مال مین پانچ رس بہگوت بہگتی کی متعلق لکھی ہین لیکن کسی شرح یا اصل مین کچہہ صورت رسون کی اور اصلیت مندرج تہی سو بعد تحقیق مندرج کرتا ہون واضح ہو کہ بنیاد رسونکی بید سُرتی ہی रसो वै सः یعنی ایشر پرماتما رس روپ ہے صوت و معنی رس کی یہہ ہین کہ ایکاگرچیت برتی یعنی یکسو دل کی توجہ جس آنند سروپ کے مزہ کو چکھہ کر محو ہوجاوے یعنی سچدانندگہن پربرہم اپنے سوآمین کا جو تصور یہ سروپ اوسمین وہ توجہہ مستقل ہوجائی وہ رس ہے پھر اوسی کی دوسرے شرح ہی کہ جو سروپ بہگوت کا سرنگار خواہ باتسل یا سکہا وغیرہ رسون کی سامان سی کہ وہ سامان مفصل بموقع خود تحریر ہون گی سالک کی دلمین نمودار ہوا اوس روپ مین دل کی توجہہ مستقل ہوجای اوسکو رس کہتی ہین اور بعض شارحان رس بہید نی اوس روپ نمودار شدہ کا نام بہاو لکہا اور اوس بہاو مین توجہہ دل کا مستقل ہوجانا اوسکو رس قرار دیا سو وہ رس ایک اور بیاپک پورن برہم سچدانندگہن ہے سامان جو اوسکی نمودار ہونی کی علیحدہ علیحدہ ہین اسواسطی جدا جدا نام ہوگئے حقیقت مین وہ رس ایک اور بیاپک ہے جسطرح ایک مٹی سی بہت قسم کے کوزہ جدا جدا نام اور صوت کی ہوتی ہین لیکن مٹی سب مین ایک اور بیاپک ہے وعلی ہذا القیاس پانی مین جیسا رنگ ملایا جاوی ویساہی معلوم ہونی لگتاہی لیکن پانی چند رنگ اور چند قسم کا نہین اسیطرح وہ رس جسجگہہ حسن و آرایش و ناز و ادا وغیرہ کی سامان سی ظاہر ہوا اوسکو سرنگار کہتے ہین اور جہان شجاعت و طاقت و سلاح و امنگ وغیرہ کی سامان سی ظاہر ہوا اوسکو بیررس وعلی ہذا القیاس دیگر سامان باتسل اور سکہہ وغیرہ کی جدا جدا و مختلف باہمدگر ہین غرض رس ایک ہی سامان مختلف کی سبب سے علیحدہ علیحدہ نام ہوا اب ایک اعتراض یہہ لازم آیا کہ پہلے تو دل کی مستقل توجہہ کو رس لکہا اور پہر رس کو بیاپک سچدانند ایشر بیان کیا دونو مین درست کیاہی سو واضح ہو کہ رس بہگوت روپ بیاپک ہی دل کی مستقل توجہہ کو جو رس لکہا تو سبب یہہ ہے کہ جسطرح کہنی مین آتا ہے کہ غذا کیا ہے ایک زندگی ہے سو حقیقت مین وہ غذا زندگی نہین لیکن زندگی کا سامانِ قوی ہے اسیطرح وہ مستقل توجہہ سامانِ قوی رس کا ہے اور اوسکو ہی رس کہا جاتا ہے رسون کی تعداد مین باہمدگر ساشترون کی اختلاف ہی سرنگار او پاشک کہتی ہین کہ آنند سروپ صرف سرنگار ہی حاصل ہوتا ہے دیگر رس ناحق ہین جواب یہہ ہی کہ اگر اصول آنند کا سرنگار ہووے تو شیر اور درندہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور ہاتہے وغیرہ کی لڑائی دیکہنے و دیگر ایسی آمور سے کہ جنکا سرنگار رس سے تعلق نہین آنند ہونا نہ چاہئے کوس شاستر والے (شاستر لغت ۱۲)

اُ نہہ رس کہتے ہین شانت رس بیان نہین کرتے اوپنشد शास्त्र شاستر والے اصل شانت رس بیان کرتے ہین مابقے دیگر (اخیر حصہ بید ۱۲)

رس اوسکے فرع بتلاتے ہین ساہت ساستر والی کہ وہ شاستر عشق اور شاعری اور رس بہید وغیرہ کا ہے نو رس بدین تفصیل

साहित्य

سرنگار ہاسیہ کرنا رودر ویر بہیانک بیبہتس ادبہت شانت کہتے ہین بہگوت اوپاشک کسی کا نسخ نہین

शान्ति अद्भुत विभीत्स भयानक वीर रौद्र करुणा हास्य शृंगार

کرتے لیکن اوپاسنا کی کار آمد منجملہ نہہ رس مرقومہ بالا کے دو رس ہین یکی سرنگار دوئم شانت اور تین رس علاوہ ازان

یعنے سکہہ درسّ باتسل کُل پانچ رس قبول کرتے ہین اگرچہ سب رسون کے ذریعہ سے بہگوت کا چنتون ہو سکتا ہے

सख्य

کہ بہگوت سب رسون مین بیاپک ہی لیکن اوپاشنا والون نے جو صرف پانچ رس قبول کرے تو وجہ یہہ ہی کہ اون پانچون (موجود ۱۲)

رسون کو بہگوت کے جلد اور بالضرور حاصل ہو جانی مین خصوصیت ہی دیگر رسون سے اسقدر جلد بہگوت کا حصول نہین بلکہ

بعض منجملہ ہر نہہ رس مذکورہ بالا کے مثل بہیانک بیبہتس کے ایسی ہین کہ کوئی طالب اون رسون کے ذریعہ سے اوپاشنا نہین

کرتا ہرن کشب وراون وکنس وغیرہ کو جو اوس روپ سے بہگوت نی مغفرت اور مکتی عنایت فرمائے اسواسطے رسون مین شمار ہوئے

غرض اوپاشنا کے متعلق پانچ رس ہین اور اس ترجمہ مین وہ پانچون رس بنام رزنشٹہا لکہے جاوین گے مابقی نشٹہا اون

رسون کا ضمیمہ ہین اور کوئی شخص کسی بہاو اور کسیطرح اور کسی اعتقاد اور کسی قاعدہ اور نشٹہا سی بہگوت اراد

کری رس سے خالی نہین اب جو بات کہ شامل اور متعلق سب رسون کے ہین وہ تو یہان مندرج ہوتی ہین اور جو خاص رس

کے متعلق ہین وہ اپنی موقع پر تحریر ہون گے لیکن واسطے سریع الفہمی کے تمثیلات متعلق سرنگار رس کے یہان لکہی جاتی ہین

واضح ہو کہ وہ رس موصوفہ بالا چار سامان سے ظاہر ہوتا ہے یکی विभाव بہاو دوئم अनुभाव انوبہاو سیوم सात्त्विक

ساتوک چہارم विभचारी بہچاری بہاو اوسکو کہتی ہین کہ جو باعث اور موجب ظاہر ہونے اوس رس کا ہو اوسکی دو قسم ہین

یکی आलंबन آلنبن سو دو نوع کا ہے یکی आश्रयालंबन آشر آلنبن یعنی رس کے رہنے کا یا عود کا مقام سو وہ تصور کرنے والا

یعنے بہگوت بہگت اور عاشق ہی دوئم विषयालंबन بشیالنبن یعنے مجسم رس جو کہ جسکا تصور کیا جاوے یعنی بہگوت

و معشوق دوم نوع اودیپن उद्दीपन چار قسم کا ہی اول گن गुण یعنی حسن و خوبصورتی و نوجوانی و دلپذیر خواہ مالک

روپ و خوش گفتاری و اخلاق وغیرہ دوئم چیشٹا चेष्टा یعنی آب و تاب و ناز و ادا و تازگی وغیرہ سیوم النکار अलंकार

یعنے لباس و زیور و آرایش وغیرہ چہارم تٹستہ तटस्थ یعنی عطر پہول پان وغیرہ بہاو کی شرح ہو چکی دوسرا سامان انوبہاو کہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عاشق ومعشوق کے یکجا ہونے سے جوبات ظہور مین آوین اور اوس سبب سے وہ رس منو دہووہ انوبہاو ہے یعنی باہمدگر ملنا اور
گلا ہین بیٹہنا اور کہیلنا ایک بستر پر لیٹنا ہنسی قہقہہ بوس وکنار وغیرہ آب باقی رہے سامان ۳ سیوم وچہارم یعنے ساتوک و
بہچارے اونکا حال یہہ ہے کہ متقدمین نے اون دونو کو حالت متزلزل عاشق کے سمجہہ کر صرف بہچارے ایک نام لکہا
ساتوک کا مطلق کچہہ ذکر نہین ہے چنانچہ بہرت رگہیشر نے اپنی سوترون مین لکہا ہے لیکن متاخرین نے باریکی نکالی ہے
کہ جو ایک حالت سب رسون مین برابر عمل رکہتے ہو اوسکا نام ساتوک ہی اور جو حالت ایسی ہے کہ ایک رسمین تو عمل کرتی
ہے اور دوسرے رسمین عمل نہین کرتی وہ بہچارے ہے کہ دس روپک وغیرہ رس بہید کے شاشتر مین ساتوک و
بہچارے علیحدہ علیحدہ لکہے ہین سو ساتوک اوسکو کہتے ہین کہ معشوق کو یا معشوق کے جانب سے راحت ورنج کے پہونچنے
سے جو دل کی توجہہ کو ایک حالت عاید ہو اور وہ حالت آٹہہ ہین اور واضح رہے کہ جسطرح سامان اول ودوم یعنے بہاو و
انوبہاو سب رسون کے جدا جدا ہین اسطرح یہہ ساتوک یعنی سامان سیوم سب رسون کے جدا جدا نہین یکسان عمل سب رسون
مین ہے اول حالت کا نام स्तम्भ استبہہ ہے یعنی جیون کا تیون رہ جانا دوم प्रलय پرلی یعنی غش سیوم रोमांच رومانچ یعنی
جسم پر بال کڑے ہو جانے چہارم स्वेद سوید یعنے عرق آجانا پنجم विवर्णता ببرن یعنی رنگ چہرہ کا متغیر ہو جانا ششم کنپ कम्प
یعنی لرزہ ہفتم अश्रु اشرو یعنے آنسو ہشتم स्वरभंग سربہنگ یعنے آواز مین تغیر ہو جانا اور یہہ بہی واضح رہے
کہ یہہ آٹہون حالت ونیز ایک حالت مرن موت ۱۲ کہ منجملہ بہچاری کی لکہے جاوے گے بحالت نہایت خوشی ونہایت غم خواہ ہجر
یا وصال دونو صورت مین یکسان وبرابر ہوتے ہین اور چونکہ حالت موت سب رسون مین برابر عمل نہین کرتے اسواسطے
وہ حالت بہچارے کی متعلق رس جاننے والون نے شمار کی ہے سامان چہارم بہچاری اوسکو کہتے ہین کہ جو حالت
قبل از مستقل ہونے رس کے یا بعد مستقل ہونے کے ظاہر ہو کر جاتے رہے سو وہ حالت تینتس ۳۳ ہین اور سب رسون مین
برابر سب کا عمل نہین ۱ निर्वेद نربید یعنے محبوب کی جدائی یا رقیب کی ساتہہ محبت یا بات بالعکس سمجہہ لینے کا رنج ۲ ग्लानि
گلانی طاقت کم ہو جانے اور راو منگ کا نرہنا ۳ शंका شنکا محبوب کے ملنے مین کسی خلل کا خیال ہونا ۴ श्रम شرم
راہ چلنے سی یا بعد وصال تہک جانا ۵ धृति دہرتی تسلی دل ۶ जड़ता جڑتا ہجر وغیرہ کی شدت رنج سے بی حس وحرکت
ہو جانا ۷ हर्ष ہرکہہ محبوب کو دیکہہ کر یا ہمکلام ہو کر یا بسبب دیگر خوش ہونا ۸ दीनता دینتا بیقراری سے دل کا
گہٹنا اور جدائی کو نہ سہارنا ۹ उग्रता اوگرتا قصور جو محبوب سے ہوا اسواسطے غصہ کا آجانا ۱۰ चिंता چنتا محبوب کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ملنی کے واسطی فکر کرنا اور سوچنا ۱۱ त्रास تراس یکایک کسی خوف کا آجانا ۱۲ ईर्षा ایرکہا اپنی محبوب مین دوسری کے

شرکت نہ سہارنے * اول مین جو ذکر رقیب کا ہوا وہ بات اور ہے او یہہ اور ۱۳ अमर्ष آمر کہہ محبوب نے جو قصور کیا اوسکا

رنج ہونا اور نہ سہارنا اس حالت مین او نہم حالت مین فرق بہت ہے ۱۴ गर्व گرب اپنی سی دوسری کو زیادہ

نہ جاننا یعنے غرور ۱۵ स्मृति سمرتی اپنی محبوب کو یا اوسکے گنون کو یاد کرنا ۱۶ मरण مرن مرتے کے تدبیر کرنے

یا مرجانا ۱۷ मद مد خوشی اور غرور کے اکٹھے ہونے سے جو حالت ہوتی ہو یعنی یہہ خیال نہ کرنا کہ یہہ کام کرنا چاہیے یا نہین

۱۸ निद्रा نندرا ظاہرے امور سے اندر کی طرف رجوع ہونا مثل خواب ۱۹ सुप्ति سپت اٹھارہوین حالت کے یاد تے

۲۰ अवबोध اب بودہ ہوش کا آنا بعد بیحواسی ۲۱ व्रीडा بریڑا یعنے شرم ۲۲ अपस्मार اپسمار دکہہ اور غفلت سے

دلکو پش ہونی ۲۳ मोह موہ تزلزل دل اور رنج اور خوف سی جو غفلت ہو ۲۴ मति مت اصل چیز راہ ہی تحقیق

کر کے یقین کرلینا ۲۵ आलस्य آلس کامون مین تدبیر کے غفلت ۲۶ आवेग آویش دل کی خواستہ یا ناخواستہ کا

یکایک ظاہر ہوجانا اور اسواسطی دل کو تزلزل ہونا ۲۷ वितर्क بترک اشتباہ سی طرح طرح کے خیال ہونے ۲۸

अवहित्था اوہت تھا بسبب خوشی یا غم کے دانستہ اپنی کو چہپانا ۲۹ व्याधि بیادہ ہجر مین بیمار ہوجانا ۳۰

उन्माद انماد یا حس و غیر حس کو برابر جان لینا یعنے دیوانہ وار ۳۱ विषाद بکہاد جو بر خلاف طبع ہی اوسکی دفع

کے تدبیر نظر نہ آنے ۳۲ औत्सुक्य اوتسک محبوب کے ملنے مین دیر کا نہ سہارنا ۳۳ चपलता چپلتا دوست اور

دشمن کے سبب سے دل کا قیام نہونا فقط بیان ہر چہار سامان کا ہوچکا اب استہای بہاو کے شرح باقی رہے

स्थाई سو استہای بہاو اوسکو کہتے ہین کہ جو رس اپنی سجاتی یعنی ہمقوم و بجاتے یعنی دیگر قوم سی دور نہ ہوسکی اور برابر اپنی حالت

پر بنا رہے وہ استہای بہاو یعنی مستقل توجہہ ہی کہ ابتدای بیان سون مین جسکا ذکر ہوا ہم قوم یہہ کہ رس سے رس کا

موقوف ہوجانا مثلاً طفل ہنسی اور قہقہہ یعنی ہاسیہ رس مین مصروف ہین کہ کسی بزرگ نی غصہ یعنی رودر رس سے وہ ہنسی او کہیل

موقوف کردے اور دیگر قوم یہہ کہ مثلاً طفل ہاسیہ رس مین مصروف ہین پھر روٹی کہانی چلے گئے اور وہ رس موقوف ہوگیا

یعنی رس سی رس موقوف نہوا دوسرے چیز سے موقوف ہوا مطلب یہہ کہ کسی صدمہ اور کسی طرح چیز دل بہگوت سروپ

کی تصور اور چنتون سی نہ ہٹتی وہ درجہ اخیر او مستقل بہاو ہے فقط ہی رگہنندن سوآمین کرپاسندہ دین تبل ہے گناگار ہے

مالک ۱۲ عنایت کا دریا ۱۲ عارف نواز ۱۲

پتت پاون ہے ادہم اودہارن مہاراج مین کیسا ادہم اور مت مند ہون کہ خود تو ہر وقت اور ہر لحظہ حسد و بغض و غصہ و غیرہ و

گنہگار کو پاک کرنے والا ۱۲ ادنی کو رہنے والا ۱۲ گنہگار ۱۲ بے عقل ۱۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1682

درنیکگوئی و دل ازاری وغیرہ ہزار ہا گناہون مین مصروف رہتا ہون اور بہول کر بہی آپ کی طرف رجوع نہین ہوتا اور دیگر اشخاص
کی اعمال افعال پر طعن کر کے اونکی واسطی ہدایات لکہتا ہون میرا وہ ہی حال ہی (پد) آپ باپ کے نگ بہاوت سہہ
سکت پر کہیرو اگر یہہ عرض کرون کہ کچہہ میرے اوپر بہی رحم کے نگاہ ہو تو کیا مونہہ لیکر گذارش کرون کہ ایک بات بہی نیک
نہین ہی اور اگر نہ عرض کرون تو چارہ کار نہین دیکہتا سوا ب ایک بات نظر آئے کہ سب گنہ گارون مین
چونکہ راج دربار مین ہر ایک فن کا صاحب کمال مطلوب ہوتا ہے لہذا اگر یہہ گن اس خانہ زاد کا پسند بندگان بارگاہ والا
تو عرض مختصر قبول ہووی کہ کسی دیہہ مین میرا جنم ہوا اور دوزخ مین جاؤن یا بہشت مین یہہ سروپ آپ کا میرے دلمین
سرجو کی نکٹ اجودہا بجد ہام مین جو راج دوار ہے اور اوسمین خاص کچہرے کا مکان بنا ہوا ہے جسکے در و دیوار اور زمین
طرح طرح کے جواہرات سی جٹت ہین اور وہان ایک ایسا منڈپ زردوزے ہی کہ جسکی جہالرون مین منقش اور موتی
ٹکی ہوئے ہین اوسکے نیچے رتن سنگہاسن ہے کہ جسکے جڑاو جواہرات کو دیکہکر نظر کو چکچوندہ ہوتی ہے اوس
سنگہاسن کے اوپر خود بدولت اس سامان سی کہ کشور اوستہا ہے اور چہرہ کے سوبہا سے سوبہا ہی سوبہا پاتی
(شانزدہ سالہ۱۲ — خوبصورت۱۲)
ہے کریٹ مکٹ دہارن کئے ہوئے کانون مین کنڈل اور اونمین سری مہارانی جیونی پہولون کے گچہے گتہہ کر ڈالے
(نام تاج۱۲)
ہین بڑے آرائش کی ساتہہ لباس فاخرہ زرق برق کا پہنے ہوئے اور اوسپر مالا جواہرات اور پہولون کے پڑے موتی
موتیون کے کنٹہے گلے مین ہاتہو مین کڑے اور پہونچے انگلیون مین انگوٹہے اور چرن کملون مین گہونگہرو اور کڑے
براجمان اور سوبہت ہین اور ایسے ہی سوبہا کے ساتہہ سری جنک نندنی اکہل برہمانڈیشری بام انگ سوبہایمان
(سب برہمانڈون کی مالک۱۲ — جانب چپ۱۲)
ہین اور عکس چہرہ اور زیورات ہمدگر کا زیورات اور چہرہ ہمدگر پر جو پڑتا ہے تو ایسا ایک سما اور بہار ہے کہ موجودین خود
سی محو ہین بشسٹ جیو راج تلک کرتے ہین بہرت لچہمن سترگہن جیو چہتر چنور دہنش بان وغیرہ لئے ہوئے اور
(کمان۱۲ — تیر۱۲)
ہنوبان جیو سامنی دست بستہ کہڑی ہین اور شو برمہادک دیوتا اور راجہ ہائے دیس دیس کے بہیٹ لئے موجود ہین اور
دیگر سامان و آرائش راج تلک کا جو بہگتون کے ذہن اور دلمین سمایا ہے موجود ہے اور یہہ خانہ زاد بہی اپنے عہدہ
کفش برداری پر حاضر (دوہرہ) کامی ہی نار پیار جم لوبہی ہی پر یہ جم دام ۔ ایسے ہوئے کبہن لاگ ہو تلسی ہی من رام

(آغاز نشہای اول دہرم نشٹہا) سری رگہنندن سوآمین کے چرن کملون کی انکش ریکہا کو دہروت
ہے کہ جسکا دہیان کرنے سے من جو مثل ہاتہی مست کی ہے فی الفور قابو مین ہو جاتا ہے اور بہگوت کی مین اوتار لوذین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین کہ واسطے ہدایت جہان کے راجہ سُرت دیو کو دہرم اوپدیس کیا اور اپنے مایا اوسکو دکھلا کر چہا کرے بموجب بید اور سو[illegible]
کے جو عمل یعنی کرم نیک لکھی ہین وہ داخل دہرم ہین اور برعکس اوسکے ادہرم پس اختیار کرنا عمل نیک اور چھوڑنا اعمال قبیحہ کا [illegible]
اجازت بید کی ازبس واجب ہی اور جو کوئی خلاف حکم بید مرتکب ہوتا ہی جہنمی ہو کر انواع انواع کی عذاب سخت مین گرفتا ہوتا ہی علا[illegible]
از عذاب دوزخ چوراسی لاکہہ جسم مین پیدا ہونے کے ایسی سزای شدید ہی کہ اوسکا بیان نہین ہو سکتا کیا معنی کہ دوزخ کے عذا[illegible]
سی تو ایک میعاد معینہ پر رہائی بہی ہو جاتی ہی لیکن آواگون کے عذاب سے چھوٹنے کے کوئی میعاد معین نہین کسواسطے ا[illegible]
آواگون مثل دورہ کے ہی کہ جب ایکدفعہ ختم ہوا مثل دورہ ہرٹ کی شروع ہو گیا اتفاق سی جسم انسانی ملتا ہے اور واسطے
دریاے ناپیدا کنار آواگون کے مثل کشتی کے ہے اگر اِس جسم کو پا کر تدبیر واسطے اپنی رہائی کے کرے تو بیڑا پار ہی ور[illegible]
پھر اوسی عذاب مین گرفتار ہوتا ہے تعمیل حکم کرم شاشتر کی مثل سیڑہی کہی کہ جلد وبہ آسانے درجہ اعلی کو پہونچ جاتا ہے اور جو [illegible]
اسی محروم ہی وہ ہمیشہ کو مغفرت سی محروم ہی بعض آدمے ایسی دیکہے کہ کرم کرنے مین تو محبت نہین اور درجہ اعلی کے
باتین بناتے ہین ایسے شخص ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچین گے خیال کرنا چاہیئے کہ خود بھگوت تو واسطے اجراے
احکام بید و تعمیل کرم شاستر کے اوتار لیتا ہے جو شخص کہ بلا کرم کرنیکے مغفرت چاہے یہہ کب ممکن ہے اور جس حالت مین کہ خود
بھگوت نی اپنے آپ کو کرم کرنے سے بری نہ کیا یعنی گیتا جیو مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ مین خود کرم کرتا ہون اگر کرم نکرون
تو دیگر اشخاص بہی چھوڑ دیوین اور درینصورت مین ہی اس جگت (دنیا) کا برن شنکر اور ناس کرنے والا ہو جاؤن سری رگہنندن
سوآمین کو بعد قتل راون کے یہہ معلوم ہوا کہ راون کا جنم براہمن بنس مین تھا واسطے رفع گناہ کے چند اسمید جگ کی اور
تعمیل کرم شاشتر سے قدم باہر نہ رکہا پس اِس آدمی کے کہ انواع انواع کے عذابون مین گرفتار ہے کیا حقیقت ہے کہ بلا کرم
کرنے کے عذاب آواگون سے رہائی پاوے اگر یہہ اعتراض ہو کہ کرم خود غیر جس یعنی جڈ ہین اس آدمے چیتن یعنے
با حس کو کسطرح چھوڑا وین گے جواب یہہ ہی کہ جسطرح کشتی جڈ ہے بدستیاری ملاح ہزارون کو پار اوتار دیتی ہی یا سید ہے
جڈ ہے بلا اوسکے ہر گز بالاخانہ پر نہین جا سکتا اسی طرح کرم مین کہ واسطے پار اوتارنے کے سنسار ساگر سی سہای ہوتے
ہین اور درجہ اعلی کو پہونچا دیتے ہین اگر یہہ اعتراض ہو کہ جو نیک کرم کرین گے تو اونکی بھوگنے کی واسطے جسم ضرور ہوگا
اور جب کہ جسم ہوا تو اوسکو ایک روز موت آوے گی اور اسیطرح پیدا ہوتے اور مرنے مین رہین گے اعمال
نیک سے صورت رہائے کے کیا ہوگے حال یہہ ہے کہ کرم نیک دو قسم کے ہین ایک سکام یعنے جو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

واسطے کسی مطلب برآری کے کئی جاوین وہ توضرور باعث آواگون کے ہوتے ہین کسواسطے کہ جب اوس کرم
کا پہل ختم ہوگیا سُرگ وغیرہ سے زمین پر آکر جنم لیتا ہے دوسرے نسکام کہ وہ باعث مغفرت اور رہائے کے ہین
نسکام کے یہہ معنے کہ بلا کسی کامنا یعنے خواہش مطلب کی کرنے ہین آوین مطلب یہہ کہ جو کرم کرے تو پہل یعنے
ثمرہ اوسکا ہرگز نہ چاہئے بہگوت کی ارپن کردیوے چونکہ بہگوت اُچیُت یعنے کبہی نہ گرنے والا اور انت یعنی بی شمار
والا تعداد اور انتہا سے یعنی جسکا ناس نہ ہوے ہے اسواسطے وہ پہل بہگوت کو نذر کیا ہوا انت اور اچیُت اور انتہا سے
کو پہونچکر ویسا ہے ہوجاتا ہے اور اوسکی بدولت بہگوت اپنا روپ اوس شخص کے دل مین ظاہر کرتا ہے یعنے
بہگوت چرنون مین پریت ہوجاتے ہے جسطرح کوئے غریب آدمی کسی مہاراج ادہراج کے خدمت مین کوئے
تحفہ دو چار پیسے کا لیجاوے تو راجا اوسکو بنظر قیمت تحفہ یا حقیت اُوس آدمے کی انعام نہین دیتا بلکہ اپنی طرف نگاہ
کرکے دیتا ہے اور اوسکا افلاس مدّت العمر کا دور کردیتا ہے علاوہ ازآن لوگون کا قاعدہ ہے کہ اگر کسی نے کسے کو
کچہہ شئی مفت دی تو اوسکی احسان مند ہوکر کار برآرے کردیتے ہین اسیطرح وہ بہگوت ہی کہ سب احسان کے
قاعدہ جاننے والون کا مالک اور افسر ہی سب کام کردیتا ہے غرض جب اِس آدمے کے بہگوت چرنون مین محبت
ہوئے اور ہر روز کے کرم سپہل ناپاک ہوئے روز بروز بہگوت کی محبت زیادہ کرتے ہوئے ایسے انت ہوجاتے
ہین کہ دل صاف ہوکر بہگوت کے بہگتے مستقل ہوجاتے ہے اور اوس بہگتے کے بدولت کرتارتہہ ہوکر بہگوت پدکو
پہونچ جاتا ہے اور پہر جنم نہین ہوتا علاوہ ازان یہہ کرم شاشتر بہگوت کا حکم ہے اور قاعدہ ہے کہ جو کوئے
غلام اپنے آقا کی تعمیل حکم مین سرگرم رہتا ہے تو وہ آقا اوس غلام پر خوش ہوکر سب مطلب برآرے کردیتا ہے
پس وہ بہگوت کہ سب آقاؤن کا آقا ہے جو بندہ کہ اُوسکے تعمیل حُکم کرے گا اوسپر خوش ہوکر کیون نہ کار برآرے
کردیگا اور کیون نہ عذاب آواگون سے چہوڑ آدے گا اور وصف یہہ کہ نسکام کرمون کے سبب سے دنیاوے
مطلب بہی خود بہگوت کردیتے ہین کہ پر ہلاد ارجن جدشٹر دہرو وغیرہ بہگتون کے کہتا سے ظاہر ہے اب یہہ
اعتراض لازم آیا کہ بہلا نیک کرم تو اسواسطے نہ رہے کہ بہگوت مین جا ملے لیکن اکثر بد کرم جو تو اِس
شخص سے ہوجاتے ہین وہ کسطرح جاوین گے سو واضح ہو کہ وی کرم دو قسم کے ہین ایک نادانستہ دویم
دانستہ سونا دانستہ کرم تو ہر روزہ کے سندہیا اور بل بیس سرادہ اور اہیا گت پوجن وغیرہ سی دور ہوجاتے

H. Hari Dass Sabir, Nabha

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین اور پھر وہ ہے بھگت کو پہونچکر انت پہل کے دینے والی ہوتی ہین باقی رہے کرم دانستہ سوا ونکا حال یہہ ہے کہ جس
شخص کے نشٹہا نیک کرمون مین ہے اوس سی گناہ کبیرہ سرزد نہین ہوتی اور اگر کوئی شاذ و نادر ہو بہی گیا تو جو بھگوت
نیک کرم کا مالک ہوتا ہے وہ ہے بد کرمون کے گناہ کو رفع کر دیتا ہے چنانچہ بید سُرتی صاف لکھتی ہی اور انصاف
سی بہی قرین قیاس ہی کہ جس شخص نی نیک کرمون کا پہل تو بھگوت کی نذر کیا بد کرم اوسکے ذمہ کیون رہین گے اس معاملہ سکام
اور نسکام کرمون مین ایک تمثیل یاد آئے کہ جو کوئے نوکر یا اجورہ دار کسی کا ہوتا ہے اور اوس سی کچھہ نقصان کسی شئی مفوضہ
کا ہو جاوے تو اوسی نوکر کی ذمہ عاید ہوتا ہے اور اگر غُلام سی نقصان ہو جاوے تو بذمہ مالک ہے غلام سی کچھہ تعلق نہین
مطلب یہہ کہ سکام کرم کرنے والا مثل نوکر اجورہ دار کے ہے اور نسکام کرم کرنے والا مثل غلام کے
غرض نسکام کرمون کا کرنا موافق حکم بید کی از بس واجبات سی ہی جو گیانی اور بھگت زمانہ سابق مین گذری اور جو کہ اب ہین یا آیندہ
ہون گے صرف کرمون کے بدولت وی مدارج اونکو حاصل ہوئی اور ہون گی چنانچہ بھگوت گیتا مین لکھا ہی کہ کرمون ہی کے
بدولت جنک وغیرہ کو دل کا قرار نصیب ہوا پھر لکھا ہی کہ بلا کرم کرنے کے ہرگز نہین چھوٹتے سب شاستر اسباب مین متفق ہین
کہ بلا کرم مغفرت نہین اسواسطی ترجمہ بید سُرتی اور سلوک وغیرہ کا فضول سمجھا اگرچہ حُکم حاکم مین چون و چرا کا دخل نہین یعنے
یہہ بات عقل سی کہنی کہ ایسا حکم جو بید نی دیا فلان فائدہ کے واسطے ہو گا ممنوع ہے اور یہہ بات سمرتے مین بہی لکھے ہے
لیکن ضرورتاً لکھا جاتا ہے کہ وے احکام امر و نہے اگرچہ برائے عاقبت ہین لیکن دنیا کے فائدہ کو بہی اکثر ہین مثلاً
صبح کا اوٹہنا اور اشنان کرنا ماباپ گورو کے خدمت اور تعظیم راست گوئی خوش خلقی شیرین گفتارے صحبت اشخاص
نیک پڑہنا علوم کا کسی کو بُرا نہ کہنا آقا کی خدمت بہ دیانت داری بھگوت بھجن وعلی القیاس ہزارہا اسی قسم کے اعمال
نیک کا اختیار کرنا دروغ گوئی دزدی زناکارے جان آزاری قمار بازی مئیخوارے صحبت اشخاص بدفاد کج
خلقی جہالت وغیرہ کا ترک کرنا دریا مین نہاتے ہوئے اور بارش مین چلتے ہوئے حجامت کراتی ہوئے دوسرے
طرف متوجہ نہ ہونا شب گذشتہ یا ثقیل یا کسی کا جہوٹہا یا بہت تیز و ترش و شور کا نہ کہانا مرغن خوش ذائقہ شیرین
لطیف خوش رنگ غذا کا کہانا رات کو پہاڑ پر نہ چلنا وعلی ہذا القیاس صدہا ہزارہا احکام قابل خیال کرنی کے
ہین کہ اس دنیا مین کسقدر فائدہ بخش ہین فقط بعض کرم ایسی ہین کہ اگر ہر روز نہ کرے تو آدمے اپنی قوم سی پتت ہو جاتا ہے
کرنا ۱۲
مثل سندہیا وغیرہ اور بعض کرم ایسی ہین کہ اونکے کرنی سی ثواب تو عظیم ہی اور لحظہ لحظہ مین ہو جاتے ہین لیکن ایسی [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نے زور کر کر کہا ہے کہ ہرگز اوس طرف توجہ نہین ہوتے بلکہ اکثر لوگ یہہ فرماتی ہین کہ اجی صاحب شاستر کی موافق کس سے عمل ہوتا ہے قدم رکہنے کو ٹہکانا نہین گومگو کا معاملہ ہے سو معلوم ہوتا ہے کہ اون صاحبون کو قطع نظر از تعمیل اون احکام کے سُننے کے بہی نوبت نہین پہونچے کیا معنے کہ جو احکام امر و نہی ہین ایسی آسان ہین کہ ہر ایک اونپر عمل کر سکی اور جہان کوئی قاعدہ ایسا بہی ہی کہ وہ بمشکل انجام ہووے تو اوسکے پاس ہی دوسرا قاعدہ ایسا لکہہ دیا ہے کہ سب مشکلات رفع ہو جاوین مثلاً چراغ کو ہاتہہ لگ جاوی تو اسقدر مٹے لگا کر دہونے لگہے ہن کہ تعمیل اوسکے مشکل ہے وہان ہی یہہ بات لکہدی ہے کہ زمین سی ہاتہہ مل کر دہو ڈالے اکثر جگہہ واسطی کفارت کسی گناہ کے چاندراین برت لکہے ہین اور وہان ہی یہہ بہی لکہا ہے کہ اگر نہ ہوسکے تو کرچہہ ورنہ تین روز یا ایک روز کا برت کرے مطلب یہہ ہے کہ احکام سب ایسے آہین کہ بہ آسانی ہوسکین لیکن اول تو سمجہنا اور پہر تعمیل پر کمر باندہنے مشکل ہو رہے ہے اور یہہ بہی قابل غور واجب ہے کہ اگر تعمیل اون احکام کے غیر ممکن ہے تو شاستر مین مندرج ہی کیون ہوتی اکثر اقوام جو ناستک اور ملیچہہ کہئے جاتے ہین توجہہ یہہ ہی کہ وی بید کے احکام کو نہین مانتے اور اوس سی خلاف ہین پس جو بید اور شاستر کی فرمودہ پر عمل نہ کرے وہ ناستک اور ملیچہہ ہے اور جو شخص بید اور شاستر کو نہین مانتے اور خلاف کہتے ہین یا مثل دیگر علوم کے سمجہتے ہین اونکے جنمے ہونے ہین تو کچہہ شبہہ ہی نہین اور جو دوزخ اور بہشت کو خلاف کہتے ہین وہ بہی بی شک جہنمی ہوتی ہین یہہ قول سمرتے کے ترجمہ کئی گئی ہین اب کتہا اون صاحبان صاحب کمال کے کہ جو اس شاستر مین ثابت ہو کر اور بہگوت بہگتے کو پاکر بہگوت پیارا ہین ہوئے تحریر ہوتے ہے (دوہرہ) رام بام دہن جاگئے لکہن داہنے اور دہیان پرم کلیان یہہ تلسی سُر تر تور

कथा राजा हरिश्चन्द्र کتہای یہہ راجا ہرشچندر سورج بنس مین اجودہیا کے راجا عظیم الشان اور دہرم آتماؤن مین ایسی نامور ہوے کہ جنکے کتہا شاستر اور پورانون مین بڑے عظمت اور بزرگی کے ساتہہ لکہی ہے اور اب تک زبان زد خلایق ہے مختصر یہان بہی لکہتا ہون کہ راجا موصوف کی زبان سی بحد مت بسوامتر رکہیشر بعد اختتام جگ یہہ کلمہ سرزد ہوا کہ جو ارشاد ہو حاضر کرون بسوامتر جیو نی برای امتحان راجہ و نیز بسبب ایک عداوت کی کہ بشست جیو پروہت راجہ سی تہی بالکل راج و سہ بہار طلا کے درخواست کی راجہ نے راج تو فی الفور دی دیا اور جب سہ بہار طلا کی دینی لگا تو بسوامتر جیو نے منجملہ راج کی قرار دیا آخر یہہ ٹہرا کہ واسطی ادائے بہار کے راجا و رانی و کنور روتاس فروخت ہووین لیکن جس شہر مین واسطی فروخت ہوتی کی گئی وہ ہی شہر منجملہ راج کے بسوامتر جیو نی نشان دیا بشست جیو نی راجا کو اشارہ کیا کہ کانشی کے کسی راج مین شمار نہین وہان جاو اسواسطی کانشی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جیومین گئے   راجا کو ایک مہتر جاکر وہان وجلادان نے خرید کرلیا اور خدمت یعنی کفن اور محصول جلانے مردگان کے تفویض
کے رانے وکنور کو ایک براہمن نے خرید کرکے رانی کو خدمت چوکہ وظروف شوئی کے اور کنور کو خدمت لکڑی اور پہول
لانے کی سپرد کرے جب بسوامتر جیو نے دیکہا کہ راجا باوجود اس قدر مصایب کی بہی اپنے دہرم سے برگشتہ نہوا تب ایک
سانپ ہوکر کنور روتاس کو کاٹ کہایا رانے شدت غم سے بیتاب ہوکر واسطے جلانے کے اوسکے نعش لی گئے
راجانے جب محصول مانگا تو رانے نے بہ تعرف سابقہ بیان کیا کہ اے راجا یہہ مردہ تیرا فرزند دلبند ہے یہہ کیا سخت دلی ہے
کہ تو قطع نظر از غم والم محصول کا مطالبہ کرتا ہے اگرچہ رانے نے کلمات درد اور غمناک راست راست بہت کہی لیکن راجہ کہ دہرم
مین مستقل اور سماد ہان تہا اوس حالت مین بہی دہرم سے نہ گذرا یعنے رانے کو فرمایا کہ یہہ نہین ہوسکتا کہ بلا لینی محصول کے
اجازت جلانے نعش کے دون چونکہ رانے کے پاس کچہہ واسطے دینے کے نہ تہا نعش کو لیکر گنگا کنارہ رات کو بیٹہے
رہی بسوامتر نے جب استقلال راجا کا اس درجہ پر دیکہا تو ایک اور شعبدہ برپا کیا کہ رات کو پسر والی شہر کا مار کر متصل رانے
ممدوحہ کے ڈال دیا اور صبح اوس والی شہر کو ہدایت کردے کہ گنگا کنارہ پر ایک عورت رہتی ہی کہ طفلان کو کہایا کرتی ہے
شاید یہہ لڑکا بہی اوسنے مارا ہو راجہ شہر نے جو تلاش کرائے تو نعش اوس طفل کے جہان رانے ہرشچندر کے
بیٹہے تہی وہان پائی والی موصوف نی بلا تحقیقات واسطے قتل رانے ممدوحہ کے مہتر جلادان کو حکم دیا اوس مہتر نے راجہ ہرشچندر
کے پاس واسطے قتل کرنے کے بہیجدیا راجہ ممدوح بفور سننے حکم اپنے آقا کے بی تامل شمشیر بکف اوٹہا اور ارادہ تلوار
مارنے کا گردن رانے پر کیا تہا کہ زمین و زمان مثل بید کانپنے لگے اور آسمان سے آواز ہای ہای کی آئی اور سب دیوتا
بلکہ برہما بشن مہیش دوڑے اور راجا کے پاس آکر ہاتہہ راجا کا پکڑلیا اور بکمال مہربانی سے بہگوت نی فرمایا کہ ہم سب
دیوتا تیرے دہرم اور اعتقاد کامل سی از بس خوشنود و رضامند ہوئی جو کچہہ تمنا تمکو ہووے بیان کرو کہ سب پورن ہون
گے راجانے عرض کیا کہ بجز آپ کی بہگتی کے اور کسی چیز کی تمنا نہین چنانچہ بہگوت نے بہگتی کا بردان دیا اور پہر راجا کا
کنور و پسر والے بنارس کو زندہ کرکے راجا ہرشچندر کو ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے اجازت سی اجودہیا جیومین جاؤ او بدستور
اپنا راج کرو راجانے بعد مبالغہ قبول کیا اور تمام عمر انصاف اور بہگوت بہگتی مین صرف کی اور رعایا کا حال بہی مثل بہگتی راجا
کی ہوا جب راجا پرم دہام کو جانے لگا تو سب راج کا ج سپرد کنور روتاس کے فرماکر اجودہیا باسیون کو ہمراہ لی گیا اب غور کرنا
چاہیئے کہ دہرم کا استقلال اور بناہ کس کس مقاصد خارج از وہم و قیاس کو عنایت نہین کرتا اور کون مشکل کام ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ کرم کے بدولت حاصل نہین ہوتا جو بھگوت کہ نہ کسی نی دیکھا اور نہ کوئی اوسکے گُنہ کو پہونچا وہ کرم کے عنایت سے
معہ تمامی دیوتہ ہارا جا ممدوح کے بس بہوت [قابو ۱۲] ہوگیا ۔ کتھائی राजावली صحیح نام بلے ہے راجا
بل مشہور ہوگیا ہے یہہ راجا پسر بروچن و نبیرہ پرہلاد جیو پرم بھگت بھگوت کی ہوئے اگرچہ بعض جگہہ آتم نویدن
نشٹھا مین اونکو شمار کیا ہے لیکن چونکہ بہ ضمیمہ استقلال دان اور دہرم کے آتما کو نویدن کیا وبہ لاچارے اسواسطے
دہرم نشٹھا مین اونکو مندرج کیا جب اندر لوک اور روے زمین کا راج راجہ موصوف کو حاصل ہوگیا تب واسطے
رضامندی بھگوت کی ننوا سمید جگ کرے آخر کا جگ ختم ہونے کو تہا اندر گہبرایا کہ میرا راج ہمیشہ کو چلا اور درپی تحریب اوس
جگ کی ہوا اور ادت مادر اندر وغیرہ دیوتاؤن نے واسطے حق رسی اپنے بیٹون کے بھگوت کا آرادہن کیا بھگوت
باون اوتار دہارن کر کے بہ سروپ برہمہ چاری راجا بل کے پاس گئے راجا نے پرنام اور تعظیم کر کے کہا کہ مہاراج
جو خواہش ہووے بیان کرو کہ پورن کرونکا بھگوت نی فرمایا کہ تین قدم زمین کے تمنا ہے [سجدہ ۱۲] اِس اثنا مین شکر جیو
راجا کے گورو نے راجا سے کہا کہ یہہ برہمہ چارے بشن نارائن ہین تیرا راج چہین لیوین گے اور ذلیل کرین گے
راجا نے کمال خوشی سے جواب دیا کہ مہاراج یہہ راج اگما پائے ہے کب مناسب ہے کہ اپنے قول
سے پہر جاؤن علاوہ ازان سب جپ تپ جگ دان وغیرہ اسواسطے ہین کہ اوسکا پہل بھگوت ارپن کرکے
بھگوت کو پراپت ہون جسحالت مین کہ وہ خود مجسم میرے دروازہ پر پہکہارے ہوا [نذر ۱۲] تواِس سے بہتر کیا ہے کہ اوسکو
دان دیا جاوے اور جب کہ اوسکو دان دیا تو یہہ راج اور دولت وغیرہ کہ ابتک کسی بھگوت کام مین نہین آیا تہا
سب سپہل اور کام کا ہوگیا یہہ کہکر واسطے سنکلپ کے طیار ہوا شکر نے بہ خیال خیر خواہی کمنڈل کے
سوراخ مین گہس کر راہ آمد و شد پانے کا بند کر دیا بھگوت نے کشا منفذ کمنڈل مین ڈالے شکر جیو نے
اپنے آنکہہ نذر کر کے اور راہ آمد آب کمنڈل کا چہوڑ کر اپنے راہ لے اور راجا نے اوس کمنڈل سے جل
لیکر سنکلپ کر دیا جب سنکلپ ہوچکا تو بھگوت نے اپنا براٹ सरूप विराट سروپ ظاہر کرکی دو قدم سی تریہ لوک کو ہمود کر لیا
اور واسطے تیسرے قدم زمین کے راجا کو گرفتار کر کے فرمایا کہ زمین کا نشان دو راجا نے عرض کیا کہ بموجب
دہرم شاستر کے میرا جسم قیمت تمام راج سے دوچند قیمت کا ہے ایک قدم زمین کے عوض یہہ جسم
موجود ہے بھگوت اوسکے بسواس [یقین ۱۲] اور بہکتے سے کہ اپنے دہرم مین مستقل رہا کمال خوش ہوئے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور فرمایا کہ یہہ جگ ونیز اور سب دہرم کرم تیری پورن اور مقبول ہوئی اب تم پاتال لوک کا راج کرو منونتر ائیندہ مین مستقل اندر لوک
کا راج تمکو حاصل ہوگا راجابل نے گذارش کیا کہ ہی کرپا سندہ یہہ راج وغیرہ تو دنیا کا بکہیڑہ ناپائدار ہے تمنا میرے یہہ ہے
کہ زیر قدم مبارک رہکر ہمیشہ فیضیاب درشتون کا رہون بہگوت نی منظور کیا اور اتبک راجابل کے دروازہ پر برا جمان ہین
اس چرتر مین اگرچہ بہگوت نے بید مرجاد کو قایم رکہا یعنی حسب استغاثہ دیوتاؤن کی راج اندر لوک کا اونکو دلا دیا اور عوض فرلت اور رنج
کی خود راجہ بل کو گرفتار کر لیا لیکن بہگوت نے کرپالتا اور بہگت بتسلتا کو بہی ہاتہہ سی دیا کیونکہ اگر کسی اور تقریب سے انصاف
دیوتاؤن کا کرتے تو یہہ جاے گفت ہوتے کہ فلان بہگت کو فلانے کے ہاتہہ سی ذلت ہوئے اسواسطی خود اوتار دہارن کیا
اور تسپر بہی اپنی خواہش پوری ہونیکی واسطی اپنی ہی بہگت سی بہیکہ مانگے و باختیار خود کچہہ نہ کیا تاکہ ذلت نکلے بہگت کی بہبودی اور
پہر جب اس پر بہی دل کو صبر نہوا تو سب دہرم اور سب جگ منظور اور مقبول فرماکر مستقل راج اندر لوک کا بمنونتر ائیندہ بخش دیا
اور جب یہہ بہی کم جانا تو اور کوئی بات خیال مین نگذری سواے اس بات کے کہ میرے بہگتون کو میرا درشن جیون دہن ہے
اسواسطی خود راجا کے دربان ہوگئے اگر یہہ دل کمبخت ایسی کرپالتا اور دیالتا بہگوت پر غور کرکے چرن کملون مین نرم ہوکر
نہ لگے اور رت پر نہو تو بالضرور سنگ خارا سی بہی زیادہ تر سخت ہے اس چرتر سی چند ہدایت اور بہی ثابت ہوتی ہین اول یہہ کہ
جو کوئی دان وغیرہ سی ممانعت کرتا ہے اوسکے یہہ حالت ہوتی ہی کہ جو شکر جیو کے ہوئے بہ قول کسی شاعر کے × دیت کو
اور لیت کوئی × پی شکر نی آنکہہ ناحق کہوئی × دوسری اگر بہگوت سنمکہ ہونے کے واسطے گورو بہی منع کرے تو اوسکا کہنا مانا
نہ چاہیے جسطرح راجابل نے شکر کا کہنا نہ مانا تیسرے بہگوت آتم نویدن کے جہان ثابت کرتے ہین کہ دیکہو آتم نویدنکی بدولت
مین کسطرح راجابل کے بس ہوگیا چوتہے کرمون کے بزرگی دکہلاتے ہین کہ کرمون کا استقلال کیا کیا نعمت
غیر مترقبہ بخشتا ہے پانچوین بہگوت یہہ بات سمجہاتے ہین کہ اگرچہ مین نے راجابل کا کچہہ نقصان نہین کیا الا ظاہر ہے
اندر کے نقصان نظر آتا ہے سو باوجود اسکی کہ مین ایشر اور مالک ہون لیکن بہگت کی نقصان اور اوسکے ساتہہ کپٹ
کرنے سے اپنی واسطی بہی مین نے سزا تجویز کر لے یعنے ہمیشہ کو دربان راجہ موصوف کا ہوگیا اگر کوئی اور شخص بہگت
کا نقصان یا اوسکی ساتہہ کپٹ کریگا تو نہ معلوم اوسکو کسقدر سزا دونگا اور کس جہنم کو پہونچاؤن گا

کتہا ی

اگرچہ دودہیچ رکہیشر گیانی بہگت تہی لیکن چونکہ پراوپکار کے واسطی اور برای محافظت دہرم کہ مانگنی والے کو نہ دینا دہرم
شاستر مین ممنوع ہی جان سی بہی دریغ نہ کیا یعنی کرم شاشتر کو مقدم دکہایا اسواسطی اس اشٹہا مین اونکو لکہا جب باہم برترا سر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور زاہد اندر کے عداوت ہوگئے اور ربر تراسر غالب آیا تب اندر نے بھگوت آرادہن کیا وہانسی اجازت ہوئی کہ اگر دوہیچ رشیشر

کے استخوانون سی کوئی سلاح طیار ہووی تو بر تراسر بہ آسانی قتل ہوسکتا ہی راجہ اندر پاس گہیشر موصوف کی گیا اور منت

والحاج الیسی نرم بیان سی کہ رکہیشر ممدوح کو رحم آجاوی اپنا درد دل ظاہر کیا گہیشر نے پراوپکار مقدم تر سمجھہ کر خیال کیا کہ مانگنی والے

کو محروم رکہنا دہرم سی بعید ہے اسواسطی درخواست اندر کے منظور کر کے جوگ ابہیاس سے اپنی روح کو تو بھگوت دہام مین پہنچایا

اور جسم اپنا راجا اندر کو بخش دیا اندر نے استخوانون سی سلاح بجر بنوا کر اپنے کار برار کے اب غور کرنا چاہئے کہ جو لوگ

درجہ انتہا کو پہونچ گئے تہے اور کرم کرنے یا نہ کرنے سے اونکو کچھہ تعلق باقی نہ رہا تہا اونکو نے ہے کرم شاستر کے کسقدر

پیروی تہے اب ہمارا یہہ حال ہے کہ تعمیل حکم شاستر تو ایک طرف رہی یہہ بہی نہین جانتے کہ کرم شاستر کسکو کہتے ہین

صد آفرین کتہای दशरथ مہاراج ادہراج دسرتہہ جیو پرم بہاگوت ہوئے لیکن بعض کا قول یہہ ہے کہ

حقیقت دہرم یعنی عورت کے ساتہہ جو عہد کیا تہا اوسکے راست کرنے واسطی جو سب دہرمون کا خلاصہ اور سب شاستر

اور بیدون کا سار اور برہما و شیو وغیرہ پرم جوگیون کا دہیہ سر رگہنندن سوآمین کو چہوڑ دیا یعنی بن باس دیا اسواسطی راجا

دسرتہہ کرم شاستر کے عامل بہگت ہین سو یہہ تائید قول اونکی اس نشٹہا مین مند جکیا اور جو نظر بغور کے جانے ہے

تو کرم اور بہاگوت دہرم مین کچھہ فرق نہین ہے کہ حاصل اور مرجع دونو کا ایک ہی نسکام کرم جو بھگوت کو ارپن کئے جاوین وہ ہے

بہاگوت دہرم ہے ان مہاراج ادہراج کے بہاگ کی بڈائے شیش اور ساردا نے ہے بیان نہین کر سکتے اس پر گناہ

اور مت مند سی تو کیا بیان ہوسکتا ہے اور انصاف ہی شرط ہی کہ جس پورن برہہ سچدانند کہن کو کوئے نرگن اور کوئے

سگن روپ سے طرح طرح کے سمادہے لگا کر دہیان کرتے ہین وہ ان مہاراج کے بہگتے اور پریم کے بس ہو کر خود ظاہر ہووے

یکسو دل سی تصور ۱۲

اور انواع انواع کے بال چرترون سی پرمانند مین پورن کرے پہر کسکو تاب اور طاقت ہی کہ اونکے بہگتے اور بہاگ

بڈائے لکہہ سکے پہلے جنم مین یہہ مہاراج سوایمبہو منو تہی اونکے اور ست روپا اونکی رانی کی تپ سے برہما اور شیو جی خوش ہو کر

स्वायंभुमनु

آئے لیکن راجا موصوف نے کسی سی کچھہ درخواست نہ کرے اور یہہ تمنا رکہئے کہ جو سب کا مالک اور سوآمین ہے اوسکے

ہمکو درشن ہووین سو بسوباس بہگتا نکول دہنربان دہارے مہاراج معہ سیتا سکل گن کار نے اکہل برہمانڈ نشیری کے نظر آئے

تیر و کمان ۱۲ برہمن کی باعث ۱۲ سب برہمانڈ ونکے مالک ۱۲

راجا اور رانی نے پرم منوہر روپ دیکہہ کر نوبہایان ہوگئے اور یہہ ہی درخواست کی کہ مہاراج تم سمان ہمارا پتر ہووے اور اجلا

فریبندہ دل ۱۲

اسقدر زیادہ چاہا کہ میرے زیست آپ کی درشنون سی متعلق ہو بہگت سکہہ دائک مہاراج نے اونکے بہاو سی نند ہو کر حسب خواہش

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اونکے بردان دیا سو وہ ہے راجا جودہیا جیو مین دسرتہہ مہاراج ہوئے او وہ ہے سدہ سچدانند گہن پورن برہم حسب وعدہ
پتر روپ ہوکر ظاہر ہوا اور جو چرتر کے بالمیک رکہیشر نے سو کروڑ اشلوک مین لکہے اور پہر بہے پار نہ پایا بلک برہما جیو اور نارد
سنکادک و شیو جیو و شیش وغیرہ اور رکہیشر اب تک کیرتن کرتے ہین اور اختتام کو نہین پہونچتے جب مہاراج ادہراج نے یہہ
چاہا کہ سری رگہنندن سوآمین کو راج تلک اپنی حیات مین کردون تب کیکئی نے حب دو بردان سابقہ کے درخواست کرے
(قول دادہ ۱۲)
کہ ایک برسی تو رگہنندن سوآمین کو واسطے چودہ برس کے بن باس ہووے اور دوسرے سے بہرت میرے پتر کو راج ملے
چنانچہ سری رگہنندن سوآمین معہ جانکی مہارانی اور لچہمن جیو کے بن کو تشریف لی گئے اور مہاراج ادہراج نے چار روز
تک انتظاری واپسی کے دیکہے جب سومنت وزیر واپس آیا اور پیغام سری رگہنندن سوآمین کا سنایا اور وہ اہیبی کی مایوسی ہوئے
(نام وزیر ۱۲)
تب مہاراج ادہراج موصوف نے اپنے دیہہ کو فی الفور اسطرح چہوڑ دیا کہ جسطرح بیدریغ تنکا توڑ ڈالتے ہین اور سرگ لوک کو تشریف
لیگئے ایک اعتراض عظیم اس موقع پر اکثر لوگون نے بیان کیا اور کرتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ جسوقت مہاراجا موصوف نے
جسم کو چہوڑا تو زبان پر رام نام اور دلمین تصور بہگوت سروپ کا تہا اور بموجب قاعدہ شاستر کے یہہ بات ثابت ہی کہ اون
دونون مین سے کوئی ایک یعنی خواہ تصور بہگوت سروپ کا خواہ رام نام زبان پر ہووے وہ شخص مکت ہو جاتا ہے اور نام
مہان مین یہان تک لکہا ہے کہ اگر کوئی دہوکہہ سے بہی نام لیوے تو مکت مین شک نہین بہاگوت وغیرہ جملہ پوران و تنتر
شاستر و سمرتی و سوتر و بید اس بات پر متفق ہین اور راجا میل کے نظیر بہے بڑے کامل ہے کہ دہوکہہ مین نام لینے
سے مکت ہوا پس کیا سبب ہے کہ راجا دسرتہہ کے مکت نہوے اور سرگ کو گئے سو اسکا جواب بعض رامائنون
مین مندرج ہے اور شرح کرنے والون نے بہے دلائل کے ساتہہ خوب جواب لکہے ہین اور سب درست ہین لیکن یہان
صرف دو جواب لکہتا ہون ایک یہہ کہ راجا کے درخواست مکت کی نہ تہے بلک یہہ تمنا تہے کہ مجکو بہگوت بہکتی ہوتے
رہے اور بہگتی کا ہونا تعلق بجسم ہے اسواسطے سرگ لوک کو گئے اور مکت نہوئے دوسرا یہہ کہ بروقت مرگ راجا کو
خواہش اور باسنا بہگوت درشن کے تہی کہ نام کا لینا اور تصور سروپ اوس تمنائے درشن سے متعلق ہو رہا تہا
اسواسطے مکت نہ ہوئے اور بعد قتل راون حسب تمنا درشن نصیب ہوئے فی الحقیقت جنکو بہگوت سروپ کا
لطف حاصل ہوا ہے اونکے نظر مین مکت کی کیا حقیقت ہے جی نر ہین ہر بہگت سیانی مکت نراد بہگت
لوبہانے کتہای بہیشم جیو پرم بہگوت تہی اور بارہ مہا بہگت بہاگوتون مین اونکے شمار ہے

اس کرم نشٹہا مین جواونکو شامل کیا تو وجہ یہہ ہے کہ باوجود حاصل ہونے بہگتی اور گیان کے تعمیل حکم کرم شاستر کی مقدم سمجہتے تہے چنانچہ سراوہ کے وقت اونکے والدنے خود آکر ہاتہہ پسارا لیکن پنڈ کو اونکی ہاتہہ مین نہ دیا اور بیدی پر رکہا کہ حکم رکہنے پنڈ کا بیدی پر ہی ہر وقت شروع جنگ مہابہارتہہ باوجودی کہ بہگوت طرف جدہشٹر کی تہے اور بہیشم جیو کو جدہشٹر بہ نسبت درجودہن کے زیادہ عزیز تہا لیکن بہ تقدیم کرم شاستر کے کہ درجودہن کا نمک کہایا تہا درجودہن کیطرف رہے اور جدہشٹر کے طرف نہ ہوئے اور رضامندی بہگوت کے تعمیل حکم دہرم شاستر مین سمجہے ان وجوہ سی اس نشٹہا مین اونکو مندرج کیا بہیشم جیو موصوف درجودہن وغیرہ کوروان اور جدہشٹر وغیرہ پانڈوان کے دادا یعنی جد کے برادر کلان تہی اسواسطے پتامہ مشہور ہوے منجملہ آٹہہ بسوؤن کے ایک بسو کا اوتار ہین گنگا جیو کے بطن سے پیدا ہوئے راجا سنتن کا گنگا جیو سے یہہ اقرار تہا کہ میرے اعمال افعال کا متعرض نہ ہووے چنانچہ سات پسر گنگا جیو سے پیدا ہوے تو گنگا جیو نے اپنی جل مین اونکو چہوڑ دیا بروقت ولادت بہیشم جیو کے راجہ موصوف معترض ہو اگنگا جیو چلے گئین راجا کو از بس غم اونکے مہاجرت کا ہوا بہیشم جیو برائے خاطرداشت اپنے والد کے ستوتی کو کہ جوجن گندہا بہی اوسکو کہتے ہین اور جسکے بطن سے بیاس جیو تولد ہوئے لائے اور اقرار کرلیا کہ راج اسکے اولاد کو ملیگا چنانچہ بعد فوت راجہ سنتن یہان تک اوس اپنے اقرار کا نباہ کیا کہ اپنی شادی تک نہ کی بدین خوف کہ ایسا نہو جو اولاد ہووی دعوی راج کرنے لگے اور پسر کلان ستوتی کو راج پر بٹہایا اور خود مثل نوکران اوسکے اور اوسکے اولاد کے سامنے کام کرتے رہے راجہ بنارس کے دختر کے سبب کہ نام اوسکا انبا تہا نوبت جنگ کے پرسرام جیو سی پہونچی لیکن شادی اوس عورت کی ساتہہ نکی اور پرسرام جیو کے ساتہہ ایسا لڑی کہ اونکو بجز آشتی کر لینے کے اور کچہہ علاج نظر نہ آیا رحم اور پراوپکار یہان تک تہا کہ اپنے جان سی بہی دریغ نہ کیا یعنے ہراول فوج درجودہن کے بروقت جنگ مہابہارتہہ بہیشم جیو موصوف تہی راجہ جدہشٹر نے جب دیکہا کہ تاحیات بہیشم جیو ہرگز فتح ممکن نہین رات کے وقت بہیشم جیو کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنا درد دل ظاہر کیا بہیشم جیو کو رحم آگیا اور اپنے قتل کی تدبیر بیان کردے اور اگلی روز ارجن نے حسب فرمودہ اونکے سکہنڈے کو درمیان مین کہڑا کرکے ایسی تیر مارے کہ سر سجا یعنے تیرون کے بچہونہ پر آرام فرمایا بہگوت کو رضامندی بہیشم جیو کے اسقدر منظور تہے کہ اونکے بہکتے کے بس ہوکر اپنی عہد کو چہوڑ دیا اور اونکا عہد پورا کیا یعنے بروقت سامان جنگ باہم کوروان و پانڈوان کے بہگوت نی ایک اچھوہنی فوج بہ طرف درجودہن کے بہیجدے اور بہ عوض اوسکے خود تنہا طرف پانڈوان کی رہی لیکن درجودہن سی اقرار نہ لینے سلاح کا ۔۔۔

٥ دیوتاؤن مین ایک قسم کے افسر ہو نامزد ہین اور وے اٹہہ ہین ۱۲

٦ مقدار فوج کہ جسمین رتہہ سوار اور فیل سوار اور اسپ سوار و پیادہ ہون ۱۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہاتہہ مین کرلیا بہیشم جیو نے جو یہہ سنا تو رہنا بہگوت کا طرف پانڈوان کے صرف بباعث بہگت بتسلتا کے جان کر
بحالت پریم نے محابا یہہ بات زبان پر لائے کہ جو بہگوت کو چکر نہ پکڑوا دون تو گنگا اپنی ماتا کو شرمانے والا ہون اور
سلاح معروف ہے بہگوت کا ۱۲
راجہ سنتن کا بیٹا نہین جب لڑائی شروع ہوئے تو ایک روز بہیشم جیو نے پانڈوان کے فوج کو زیر و زبر کرکے ارجن کو
اپنے تیرون سی ایسا دبایا کہ قریب تہا تنگ اور عاجز ہو کر ہلاک ہو جاوے بہگوت جو رتہہ بان تہے یہہ حال متغیر
اور پریشان اپنی بہگت کا نہ دیکہہ سکی اور بمقتضای بردبہگت رچھکیا کے چکر ہاتہہ مین لیکر طرف بہیشم جیو کے دوڑے
محافظ ۱۲ پاتا ۱۲
بہیشم جیو بہگوت کو آتا دیکہہ کر اور بہگوت بہگت بتسلتا کا خیال کرکے پرم آنند مین مگن ہو گئے اور سور بیر روپ
بہگوت کا دیکہنے مین اسقدر مصروف ہوئے کہ کچہہ خبر اپنے اور تیر و کمان کے نہ رہے بہگوت جب نزدیک
پہونچے اور یہہ حال بہیشم جیو کا دیکہا تب اپنا اور اونکا عہد یاد آیا اور ہنسکر لوٹ آئی اس چرتر سے ہرگز یہہ خیال
نہین ہو سکتا کہ بہگوت ایک بہگت کے خاطر دوسرے بہگت کا قتل کر دیتے لیکن یہہ بات ثابت ہوتی ہے
کہ بہگوت اپنے بہگتون کے دلجمعی فرماتے ہین کہ مین اپنے بہگتون کے سہاے یا اونکا عہد پورا کرنے کے
واسطے اپنے عہد اور بید مرجاد پر نگاہ نہین کرتا ایک اعتراض خفیف یہہ پیدا ہوا کہ بہگوت بہگت مثل عورت
سرحد ۱۲
پتی برتا کے تابع مرضی مالک کی ہوتے ہین بہیشم جیو نے جو یہہ استبدا کیا کہ بہگوت کو سلاح پکڑوا دونگا
کسی کو اپنے شوہر سے سواے نہ جانے ۱۲
اسکی کیا وجہہ ہے سو واضح ہو کہ بہگتون کے چرترون مین مثل بہگوت چرتر کے چون و چرا کو دخل نہین نہ معلوم
اوسوقت کیا خیال تہا الا بہ ظاہر دو ایک سبب یہہ معلوم ہوتے ہین کہ بہیشم جیو کو شاسترون سی معلوم تہا کہ
جو بہگوت چکر سے قتل ہوتا ہے اوسکو آواگون نہین ہوتا اسواسطے بہیشم جیو کو یہہ خیال ہوا کہ آخر اس لڑائے
مین قتل فوج درجو دہن شدنی ہے لیکن جو بہگوت چکر سے مارا جاوے غنیمت ہی سو اسواسطے بہگوت کو
چکر پکڑوا دینے کا عہد کیا علاوہ ازان بہگوت بہگتون کا دستور ہے کہ کسے حالت مین ہون بہگوت دہیان
سے خالی نہین رہتے سو بہیشم جیو کو یہہ خیال ہوا کہ ایسا نہو بروقت لڑائے کے بہگوت کا دہیان
چہوٹ جاوے کسواسطے کہ بہگوت کے بیر رس روپ کو کبہی نہین دیکہا تہا مادہرج روپ کا دہیان کیا کرتے
تہی سو واسطی دیکہنی بیر رس روپ کی یہہ تدبیر کرے اور یہہ بات اون اشلوکون کے مطلب سے پیدا ہوتی ہے
کہ جو بروقت پرم دہام ہونے بہیشم جیو کے بہگوت دہیان مین لکہے ہین اور سور داس جیو کا ہے پد مو یداوس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مطلب کا ہے کہ مطلع اوسکا یہہ ہے   واپٹ ہیت کی پہران + گرکہہ چکر چرن کی دہاون نہین اسبرت وہ بان × عرصہ تک سبہا

پر رہنے کا سبب بموجب نوشتہ مہابہارتہہ یہہ ہے کہ اونکی والدنی دعا قادر رہنی کی ملک الموت پر اونکو دی تہی سو واسطے

مشہور ہونے بزرگی و سدہنا اپنے والد کے باون روز تک سر سبجیا پر رہے اور بہ اختیار خود سر ترتیاگ کیا اور اصل

سبب یہہ ہے کہ ہمیشہ جیو کو یہہ منظور رہا کہ بہگوت کا روپ انوپ دیکہتے دیہہ تیاگ کرون سو اگرچہ مابین اس عرصہ کے ایکدو دفعہ

بہگوت کے درشن ہوئی لیکن حسب دلخواہ فرصت نہ دیکہے اسواسطے باون روز تک سر سبجیا پر رہے حسن و خوب فرصت مین بہگوت

کی درشن ہوئے اوس و زاس طرح سی پرم دہام کو گئی کہ سامنی انکہون کے خود بہگوت سب سوبہا کے دہام موجود تہے اور

सुरथ ॥ सुधन्वा

دل بہگوت کے چرتر اور زبان پر نام مبارک کہتا ہی   سورتہہ و سودہنوان

ہر دو برادر حقیقے پسران راجہ نیل دہج ایسے پرم بہگت اور شاستر دان اور عامل ہوئے کہ بہگوت نی جنکو درشن دے

اور بہگوت روپ کو دیکہتے ہوئے پرم دہام کو پہونچے جب اسپ جگ راجہ جدہشٹر کا راجہ نیل دہج موصوف کے ملک مین

پہونچا تو راجا نے گہوڑے کو پکڑ لیا اور محافظان اسپ کی ساتہہ واسطی لڑائی کی طیار ہو کر حکم دیا کہ صبح جو رزم گاہ مین

حاضر ہو گا تو گرم تیل کے کڑاہ مین ڈالا جاوے گا سو سب فوج حسب الحکم حاضر ہوئے لیکن سودہنوان پسر خورد راجہ جب تیار

ہو کر چلا تو اوسکے استری نے کہ اوسی روز استری دہرم ماہیانہ سے فارغ ہوئے تہے درخواست رت دان کے

کری سودہنوان نے دہرم کو بچار کر بہ تعمیل حکم شاستر ادای فرض استری کا اول واجب جانا اور بعد فراغ رزم گاہ

مین حاضر ہوا سنکہہ اور لکہت وزیران راجہ کو سودہنوان کے ساتہہ چشمک تہے اسواسطی بحضور راجہ شاکے دیر رسی اور

عدول حکمی کے ہوئے اور عذرات سودہنوان پر فتوا عدم جواز کا لگایا آخر گرم تیل کے کڑاہ مین ڈال دیا بہگت جنک مہاراج

نے جسطرح پر ہلاد پر آتش سوزان کو سرد کر دیا تہا اسیطرح اوس تیل مجسم آتش کو بہی سرد کر دیا کہ سودہنوان اوسمین اشنان

کرنے لگا معاندین کو خیال ہوا کہ شاید تیل خوب گرم نہ ہو گا واسطی امتحان کی ایک ناریل اوسمین ڈالا کہ فی الفور جل کر پہٹ

گیا اور ایک ٹکڑہ اوسکا سنکہہ کے پیشانی پر اور دوسرا لکہت کی اس زور سی لگا کہ دونو مر گئے اور سزای

اپنے کردار کو پہونچی فی الحقیقت   بہگت دروہ کرکو او نہ بانچو   راکہت نہین بہگت کرو روہے   یہہ پرن کرپا سندہ

کو سانچو   بعد ازان سودہنوان ارجن کے مقابل ہوا اور ایسا لڑا کہ ارجن کو تنگ کر دیا خود بہگوت کہ اوسوقت

رتہہ بان ارجن کے تہے اوسکے ہر یک حملہ اور تیر کے زور کو دیکہہ کر واہ واہ اور آفرین کرتے تہے ارجن یہہ ستایش

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور تعریف نہ سہار سکا اور ایک تیر تیز و تند نکال کر بولا کہ اس تیر سے سودھنوان کو ہلاک کرونگا اور عہد کیا سودھنوان نے سنکر جواب
دیا کہ مجکو بہی قسم ہے کہ اس تیر کے راستہ ہے مین دو ٹکرہ کردونگا جب ارجن نے اوس تیر کو چھوڑا تو سودھنوان نے
ایسا تیر مارا کہ راہ مین ہے دو ٹکرہ ہوگیا لیکن چونکہ ارجن بہی پرم بھگت تہا اِسواسطے پرتگیا (عہد) اوسکے بہی اِسطرح پورے ہوے
کہ بعد کٹ جانے اوس تیر کے نصف تیر کہ جسمین پیکان تھے سیدہا سودھنوان کے سر پر پہونچا اور سر اوسکا تن سے جدا
کردیا پھر سورتھہ اوسکا بڑا بہائے مقابل ہوا اور وہ بہی سودھنوان سے بڑہ کر لڑا ارجن نے ایک تیر لیکر پرتگیا کرے کہ
کہ اس تیر سے قتل کرونگا اور سورتھہ نے عہد کیا کہ مین تجکو رتھہ سے اولت دونگا بعدہٗ ارجن نے اوس تیر کو چھوڑا کہ سر سورتھہ
کا علیحدہ ہوگیا لیکن بعد جدا ہونے کے اِس زور سے ارجن کے رتھہ مین آکر لگا کہ رتھہ ارجن کا اولت گیا اور ارجن اور
سری کرشن مہاراج زمین پر گر پڑے سر ان دونون بہائیون کے شیوجیو کے رُنڈمال مین پہونچے اور پران بھگوت
مین سماگئے مطلب شیوجیو کا اون سرون کو اپنی رُنڈمال مین رکہنے سے واسطے اس ہدایت کی ہی کہ بھگوت بھگتون کے درجہ
کو دیکہنا چاہیے کہ جنکا سر زیب تن الیشرون کی ہوتا ہے یا یہہ بات شیوجیو نے سمجہے ہو کہ یہہ دونو بہائے ایسی پرم بھگت
تہی کہ اونکا درشن ہروقت واجب ہے اسواسطے اپنے مالا مین اون سرون کو رکہا ہو یا یہہ خیال فرمایا ہو کہ بھگوت
کے حصہ مین تو اونکے پران آے ہمکو بہی تو کچہہ ملنا چاہیئے اسواسطے وے سر اپنے مالا مین رکہے غرض شاستر کے
احکام کے تعمیل اور بھگوت بھگتی کو سب کچہہ طاقت ہی جو کچہہ کہا جاوے کم ہے

हरी दास کتہای

راجا ہرداس پرم بھگت اور سادہ سیوے ہوئے لیکن پرم شاستر کے تعمیل ازبس واجب و لازم سمجہتے تہے اسواسطے
اس نشٹہا مین تحریر کئے گئے یہہ راجا پاٹن شہر کی قوم راجپوت تو ورنباہ دہی مین مثل راجا شہور کی اور دان دینے
مین مثل ترویچ کے اور استقلال و عدہ مین مثل راجا بل کے اور بھگوت بھگتی مین مثل پرہلاد کے تہی کہ ان سب کا ذکر اُس بھگت مال
مین مندرج ہی اور رچہوار نشٹہا مین مثل راجہ جگدیو کے ہوئے کہ حال اوسکا اِس جگہہ لکہا جاتا ہے راجہ جگدیو موصوف
شجاع اور عادل اور سنخی تہا اور رچہوار نشٹہا اسقدر تہے کہ ایک نٹنی نے تماشا راجا کی روبرو کیا اوسکی راگ اور ناچ
اور کلا وغیرہ سے محظوظ ہو کر فکر واسطے انعام کے کرنے لگا لیکن بمقابلہ اوسکے گن کے کچہہ خیال مین نہ آیا بجز اسکے کہ سر اپنا
اوسکو بخش دیوے نٹنی نے عرض کی کہ جب آپ کی سر کے ضرورت ہوگے لیجاؤنگے اور راجا سے عہد کرلیا کہ انعام کا
دینا تمہارے اوپر ختم ہوگیا میرا دست راست واسطے انعام کی کسی کی سامنے دراز نہ ہوگا بعد ازان دوسرے راجا کی سامنے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جو تماشا اوس نٹنی کا ہوا اور وہ انعام دینے لگا تو نٹنی نے دست چپ واسطے انعام کے پسارا راجہ ناراض ہوا اور سبب پوچہا نٹنی
نے بیان کیا کہ دست راست راجہ جگدیو کے نذر ہو چکا ہی اوس سے سوائے اور کون ایسا داتا ہی کہ جسکے روبرو ہاتہہ پہلاؤ
راجہ مذکور نے کہا کہ مین وہ چند راجہ جگدیو سے دی سکتا ہون بیان کر کہ اوسنے تجکو کیا دیا ہی بعد گفت و گو بسیار راجہ نے عہد کیا
کہ جو راجہ جگدیو نے دیا ہے بالضرور دہ چند دونگا تب نٹنی راجہ جگدیو کے پاس گئے اور اوسکا سر لیکر راجا کے پاس آئے
اور روبرو رکہہ کر بیان کیا کہ اس جگدیو نے سر اپنا مجکو بخشا تہا سو تو بہی ایفائے اپنی عہد کا کر راجہ مذکور شرمندہ ہو کر اوٹہہ گیا
اور پہر نٹنی کو اپنی صورت نہ دکہائے نٹنی مذکور نے سر راجہ جگدیو کا اوسکے نعش پر رکہہ کر وہ ہے راگ کہ جسپر راجہ موصوف
خوش ہوا تہا گایا کہ فی الفور زندہ ہو گیا اور یہہ رجہوار شتہا اوسکے تمام جہان مین مشہور ہوئے ایک اور ذکر راجہ جگدیو کا ہے
کہ کسی راجا کے لڑکے اوسپر عاشق ہو گئے اور پیغام شادے کا بہیجا راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا والد دختر مذکور نے کسی بہانے
سے راجہ جگدیو کو اپنے شہر مین بلوا کر معرفت وزیران کے فہمایش کرایا اور دختر نے بہی اپنے تعشق اور اضطراب کو ظاہر کیا
لیکن راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا آخر نوبت یہہ پہونچی کہ اوس دختر بد اختر نے سر راجہ جگدیو کا واسطے دیکہنے کے کٹوا منگایا لیکن
اوس حالت مین بہی بہگوت نی راجا جگدیو کا ایسا عہد پورا کیا کہ بیجان سر نے صورت اوس دختر کی نہ دیکہی حالانکہ چند دفعہ
وہ دختر مقابل چہرہ کے گئے لیکن جسوقت وہ سامنے آتے تہے اوسیوقت چہرہ بطرف دیگر پہر جاتا تہا مطلب یہہ نکلا کہ عورات
سے پرہیز ہو تو بقدر ہو اور نہ بے شک قرب عورات واسطے سالک کی ایسا دکہدائے ہے کہ کبہی بہگوت پراپتے کے پرم
آنند کو نزدیک نہین آنی دیتا بہاگوت وغیرہ پرانون مین ہزار ہا جگہہ اسباب مین ہدایت ہی قصہ کوتاہ یہہ راجا بیر داس بہی
رجہوار شتہا مین ایسے ہی تہے گویا تو ورکل مین مثل آفتاب ہوئے کلجگ مین بعد ارجن کے یہہ راجا دہرماتماؤن مین بڑے
جس والی گذرے اور تلک و مالا وغیرہ بہلوت بہیکہ سے جو کچہہ محبت تہی اوسکا تو بیان نہین ہو سکتا یکی از ہزار یہہ ہے کہ ایک
دفعہ نصف شب واسطے رفع حوائج ضروریہ کے بالا خانہ پر جانے کا اتفاق ہوا وہان اپنے دختر کو ایک فقیر کے بغل
مین برہنہ سوتا دیکہا چادر اپنے اون دونون کے اوپر ڈال کر چلے آئے صبح جو وہ دونو اوٹہے تو چادر کو بہچان کر خایف و
ہراسان ہوئے اور فقیر نا ہنجار نے ارادہ فرار کیا لیکن راجا نے بشنو دہرم کو بچار کر کچہہ نہ کہا بلکہ جب اوس فقیر کو نادم
اور پشیمان دیکہا تو اوسکے قدمون مین اپنا سر رکہا اور صرف اسقدر ہدایت کافی سمجہی کہ ایسی کرمون سے تمہارے فریق کی
مذمت ہوتے ہی اور مجکو سننا مذمت کا ناگوار ہے اسواسطے ایسے کام پردہ کے ساتہہ کرنے چاہئی چونکہ راجا بہگوت

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہگت تہا اسقدر ہدایت واسطے اوس فقیر کے مثل پرم منتر کے ہوگئے کہ بدکارے کو چہوڑ کر بہگوت بہجن مین مصروف ہوا غور کرنا چاہیئے کہ اسقدر تحمل اور رحم اور عیب پوشی واعتقاد سوائے ہر بہکتون کے اور کسمین ہے

نشٹہا دویم بہاگوت دہرم پرچارک یعنی رواج دہندگان بہگوت بہگتی مشتمل بر کتہا بنت بہگت

سرے رگہنندن سوآمین کے بیاس اوتار کو ڈنڈوت ہی کہ واسطی اودہار جگت کی بیدون کو ترتیب اور برہمہ سوتر اور مہابہارت اور اٹہارہ پوران وسمرتے کو تصنیف کرکے بہاگوت دہرم کا رواج دیا اور چرن کمل کے کلس ریکہا کو ڈنڈوت ہی کہ مہاموہ ہر تراسر اور پاپ کے پہاڑون کو نیست ونابود کنندہ ہی بہاگوت دہرم اوسکو کہتے ہین کہ بہگوت بہگتی کے متعلق جو کچہہ کیا جاوے یعنی سیوا پوجا بہجن سمرن کیرتن وغیرہ اور پرچارک کی معنے رواج دہندہ ہین اگرکسی کو یہہ شبہہ ہووے کہ دہرم نشٹہا جو اول تحریر ہوئے اوسمین اور بہاگوت دہرم مین کیا فرق ہی سو واضح ہو کہ دہرم نشٹہا تو مراد کرم سی ہے خواہ وہ کرم سکام ہون یا نسکام اور بہاگوت دہرم اوسکو کہتے ہین کہ جو نسکام کرم اس جنم خواہ جنم ہائے ماضیہ مین کئی ہین اور اونکو بہگوت ارپن کرکے بہگوت بہگتی حاصل ہوئے اوس بہگتی کے متعلق جو کچہہ کرنا واجب ہے وہ بہاگوت دہرم ہے جب کہ بہاگوت دہرم مین سالک کا دل لگا اور ہر وقت اوسیطرف ظاہر و باطن کی توجہہ ہوئے تو دیگر کرم کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اور اکثر آچارجون کا اتفاق اسبات پر ہے کہ کرمونکی بدولت بہگوت بہگتی حاصل ہوئی ہے جب تک کہ استغراق اور محو کے درجہ کو نہ پہونچے تب تک جو کرم مثل سندہیا وغیرہ کے فرض ہین اونکو کرتا رہے اور واضح ہو کہ اگرچہ بظاہر یہہ دو بات مختلف سی معلوم ہوتے ہین لیکن حقیقت مین کچہہ اختلاف نہین کسواسطی کہ جو شخص بہاگوت دہرم مین ہمہ تن متوجہ ہے وہ جو کرم کرتا ہے سب متعلق بہگوت بہگتی کے ہین اونکو کرم نہ سمجہنا چاہئے سو اوس بہاگوت دہرم کے کہ جسکا بیان ہوا پرچارک یعنی رواج دہندگان مثل کشتے ہین کہ خود بہی پار جادین اور دیگران کو اوتار دیوین ترن تارن جو لفظ مشہور ہے وہ سالکان موصوفین کے واسطے ہے اگرچہ رواج دہندگان بہاگوت دہرم کے خود بہگوت ہین کہ برہما جیو کو بید کا اوپدیش کیا اور بید کے موافق بہاگوت دہرم نے رواج پایا لیکن بمقتضاے کرپا اسقدر توجہہ اوس دہرم کے رواج مین فرمائے کہ بید اور برہما پر ہی حصر اوسکا نہ رکہا اور چند تدبیر دیگر پیدا کردے یعنے بہگتون اور رگہیشرون کے زبان سے سوتر اور منتر اور سمرتی اور بیدانت پاتنجل میمانسا وغیرہ چہہ شاستر و بالمیک رامائن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وہمابہارتہہ وغیرہ اتہاس و پوران تصنیف کرائے کہ اونکی بموجب رواج اوسکا ہوا اور لوگ اونکا سرون و کیرتن کرکی کرتارتہہ ہوگئے
اور ہوتے ہین بعد ازان جب بہگوت نی دیکہا کہ لوگون کی طبیعت طرف مضامین شاعرانہ کی راغب ہے تو بذریعہ ناٹک
و چمپو و کابیہ و ساہت شاسترون کی ہدایت کی اور جب اونکی فہمید سی بہی لوگون کے عقل کو قاصر دیکہا تو
تصنیف شرح کا رواج دیا اور جب اونکو بہی لوگ بسہولیت نہ سمجہہ سکے تو پہلے آچارجون کو بہ جسم گسائین تلسی داس و سور داس و
نابہا و اگرداس و نند داس و کرشن داس وغیرہ کے کلجگ مین پیدا کرکے بہاکہا مین چرتر اور بہاگوت دہرمون کی تصنیف کرایا اور
اوسکا رواج دیا علاوہ اوسکے دوسرے تدبیر واسطی رواج اوس بہاگوت دہرم کے یہہ کرے کہ خود زبان مبارک سی فہمایش
اون دہرمون کی فرمائے اور پہر بہمی جیو مہارانے اور اپنے پارشد و برہما و شیو و سنکادک و نارد و شکراچارج و برہسپت و
وبیاس وغیرہ ہزارہا در ہزارہا رکہیشرون کو گورو بناکر ہدایت اور افزایش اون بہاگوت دہرمون کی کی اور زمانہ کلجگ مین
شنکراچارج اور رامانج سوامین و نمبارک و مادہواچارج و وشن سوامین و ولبہہ آچارج و بہت ہرنبس جیو وغیرہ صدہا آچارج
اپنے ہوتے اور کلا اور انس اور آویش اوتار سی ظاہر کرے کہ ابتک جنکے کرپا سی کروڑون جیو جہا پاپ آتماؤن کا
اودہار ہوتا ہے پہر یہ تجویز یہہ کے کہ اپنے مندر و موُرتی اور عبادت خانہ مثل بدرکا شرم وغیرہ اور اپنی دہام مثل
اجودہیا و متہرا وغیرہ اور تیرتہہ مثل گنگا جمنا پشکر وغیرہ پیدا کئے کہ اونکی بدولت بہگتی کا رواج ہوا مطلب اس تحریر سی یہہ ہے
کہ بہگوت کو رواج دینا اپنے بہاگوت دہرم کا اور قایم رکہنا اوسکا اسقدر منظور ہے کہ جب کبہی اندک بہی اوسمین خلل آتا ہے
یا کوئی ہارج ہوتا ہے تو خود اوتار لیکر اون ہارجان کا قتل کردیتے ہین اور اپنے دہرم کو قائم رکہتے ہین چنانچہ گیتا مین بہگوت
نے فرمایا ہے کہ ای ارجن جب دہرم مین کمی آتے ہے اور ادہرم کے ترقی ہوجاتے ہے تو مین خود واسطی سہاے اپنے
بہگتون کے اور ناس کرنے دشٹون کے اور قائم کرنے اپنے دہرم کے اوتار لیتا ہون پس بہت ضرور اور لابد ہے
کہ جہان تک ہوسکے رواج بہگوت دہرم مین سعی اور کوشش کرے کہ اوسی رضامندی سے بہگوت کی جو سب مقدمات پر مقدم
تر ہی ہوتے ہی اور رواج دہندہ بہوتے اوتار بہگوت کا تصور کیا جاتا ہے ایک جگہہ شاستر مین لکہا ہے کہ جو کوئی ایک شخص
بہکہہ کو بہگوت سنمکہہ کردیتا ہے اوسکو دس ہزار اسمید جگ کا پہل ہوتا ہے بہگوت کہتا کرانے ٹہاکردوارہ عبادت خانہ
دہرمشالا باغ تالاب پاٹہہ شالا چاہ وغیرہ ایسی عمارت کہ جنکے سبب بہگوت بہجن کرنے والون اور خلقت کو آرام ہو طرح دینے
بہگوت چرترون کو تصنیف کرنا اور شرح پوتہے ہائے متقدمین کے بنانے ادہرم سے ٹہاکر بہگوت دہرم مین لگانا سواے

وغیرہ ہر جگہ اور بالخاص مثل بدر کاشرم واجودہیا وہردوار وغیرہ معبد کلان پر جارے کرنے بروز ایکادشی و دیگر بھگوت برت
حاگرن کرنا اور سماج بھگوت کیرتن کا ہونا اور جس روز کہ بھگوت کی اوتار ہوئے ہین اُوس روز اور دیگر تیوہار کو نہہ بھگوت کا
یوہار رجان کر کمال خوشی اور محبت اور دہوم دہام کے ساتہہ اوتساہ کرانا اور ودیا کے پڑہنے پڑہانے مین کوشش کرنے
وعلی ہذا القیاس ایسے ہی اور کام کہ جنکے سبب لوگون کو طرف بھگوت کی رجوعات اور رغبت ہو کرنے یہہ سب اسباب
افزایش بھاگوت دہرم کے ہین جو شخص کہ بھگوت بہگت ہین اور صرف واسطے اودہار اور اوپکار لوگون کے اونکی توجہہ ہے
اونکی تعریف توصیف تو کسی ہو سکتی ہی کہ کرتارتہہ روپ ہین لیکن جو شخص واسطے نیکنامی اور نمایش وغیرہ دنیا کے اس
بھگوت دہرم کا پرچار کرتا ہے وہ بہی بھگوت کو عزیز ہے کہ اوسکے بدولت ہزارون لاکہون کو فیض عام ہوا اور بالیقین کہ اوس
دہرم کے ثواب اور کسی بھگت کی دعا سے اوسکا دل بہی بھگوت مین رجوع ہو جانے گا جہان بھاگوت دہرم پرچارکون
کے شاستروں مین اس درجہ غایت سے لکہے ہے کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا اور ایک کتہا اننتا چارج کے جو پوتہے
پرپن آمرت مین مندرج ہے یاد آتے کہ اوسی جہا ایسے بھگتون کے ظاہر ہوتی ہے ما بین تہاکردوارہ اور شہر کے
راہ آمد و شد مین غار پڑگیا اور راہ خراب ہوگیا اننتا چارج موصوف خود ٹوکرے اور پہاوڑہ لیکر اوس غار کو بہرنے لگے
تاکہ لوگونکو تکلیف آمد و رفت کی نہووے اور استری کہ حاملہ تہے اوسکو بہی اس خدمت مین شامل کیا حسب ایام وضع
حمل قریب آئے اور استرے ممدوحہ کو بسبب ڈہونے ٹوکرے کے تکلیف ہونے لگے تو بھگوت نے مزدور کا
روپ بناکر استری موصوفہ کو فرمایا کہ تمہارے عوض مین ٹوکرے ڈہوتا ہون تم آرام کرو بعد تہوڑی دیر کے اننتا چارج
نے دیکہا کہ بجائے عورت کے کوئی مزدور ٹوکرے ڈہوتا ہے سونٹہ لیکر دوڑے اور فرمایا کہ تو کون ہے جو ہمارے
حصہ مین زبردستی شریک ہوتا ہے جب نزدیک پہونچے تو بھگوت کو بجز گریز کے اور کچہہ تدبیر نہ سوجہی اور مندر مین
جلکہے اننتا چارج کہ سونٹا لئے پیچہی تہی جو مندر مین پہونچے تو بھگوت کا جسم مبارک ہٹے اور گرد مین بھرا ہوا دیکہہ کر جان
گئے کہ خود بھگوت استرے پر رحم کرکے ٹوکرے ڈہوتے تہے اننتا چارج جیونے دست بستہ پریم مین مگن
ہوکر عرض کیا کہ مہاراج کار غلامے غلامون کو سزاوار ہے نہ آقا کو درینصورت ہا ہر یک کو بقدر اپنے اپنے
حوصلہ اور اعتقاد کے ازبس واجب اور لازم ہے کہ اس پرم دہرم کے رواج مین ہمہ تن دل و جان سے کوشش
اور محنت کری جنکو جس کسی زبان مین علم نصیب ہوا ہے اور شاعرے کیطرف توجہہ ہے تو بھگوت چرترون کو ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تصنیف کرے لیکن صد ہا شاعر دیکھنے مین آئے سواے واہیات بکواد کے مطلق اونکو اوسطرف توجہ نہین ہوتی
اور بعض سے جو گفتگو ہوئی کہ تم بھگوت چرتر بیان کرنے کسواسطے اپنے گویائے اور ظاہر باطن کو پاک نہین کرتے
تو بعض جواب دیتے ہین کہ صاحب ہم وحدانیت کا بیان کرتے ہین اور بعض فرماتے ہین کہ بندش مضمون اسی طرز
پر اچھے ہوتے نہین کہ جیا رواج ہے اور بعض کا یہہ قول ہے کہ شاعرون کا دل سواے فکر مضمون کے
دوسرے طرف نہین جاتا یہہ نہی ہے تو عبادت ہی اور علی ہذالقیاس ایسے ہی دیگر جوابات نامعقول اور واہی دیتے
ہین شرح اونکے جواب کے اور پھر اوسکا قدح کرنا داخل مزخرفات سمجھا خلاصہ کلام لکھتا ہون کہ جس شاعری اور تصنیف
مین بھگوت چرترون کا بیان نہین وہ تصنیف محض ناکارہ اور پوچ ہے گو سب قواعد شاعرے اوسمین ادا ہوئے ہون گسائین
تلسی داس جیو نے ایسی تصانیف کی واسطے راست فرمایاہی + بُدھ وِد نے سب بھانت سنوارے + سوہ نہ بسن بنا نارے
یعنی بلا بھگوت چرترون کے جو تصانیف سب قاعدہ سے درست بھی ہین لیکن ایسے ہین کہ جسطرح کوئے عورت
خوبصورت مثل ماہتاب کی ہو اور بلا پارچہ و برہنہ ہووے اکثر معاملات کا رواج حصر بر دولت ہی سو دولتمندون کو خوب
معلوم ہے کہ دولت کسی کے گھر نہ پہلے رہی نہ اب رہے گی ہاتھہ خالی آئے اور اسیطرح چلے جاوینگے اس دولت
کا نام مایا اور لچھمی یعنے بھگوت کی پتنی برتا استری ہی جہان اوسکا خاوند رہے گا وہین وہ رہی گی ورنہ فوراً چلے جائیگی
مطلب یہہ ہے کہ اگر دولت کو براے دوام قایم کرنا چاہے تو بھگوت کی راہ پر اوسکو خرچ کرکے ہمیشہ بھجن اور سیوا
مین مصروف رہے ہزار ہا ساہوکار اور امیر ہوگذرے کسی کا نام بھی کوئے نہین جانتا اور جن لوگون نی ٹھاکردوارہ
تالاب معابد وغیرہ بنوائے ابتک اونکا نام روشن ہے اور آئندہ رہیگا پس بڑے افسوس کی بات ہے کہ دولت کو
پاکر بھگوت دہرم کا پرچار نہ کرے البتہ اور جیو اور سنسار اور سرگ اور نرک اور بھگتی اور گیان اور بیراگ اور دیگر مدارج مذہب
کا جاننا حصر اوپر پڑہا کے ہے جب سے چارون برن یعنے براہمن چھتری بیش شودر مین سے شاستر کا پڑہنا موقوف
ہوا تب سے ہی سب دہرمون کا ناس ہوگیا ملک دکھن یعنے چیناپٹن و تیلنگ و دراوڑ و بانہ ہ ملہار مین دستور ہے کہ اگر کسی کا لڑکا
شاستر پڑہنی مین شرارت کرتا ہے تو والے اوسکے باطلاع حاکم پابجولان کرکے پاٹھ شالا مین بھیجدیتے ہین اور جب تک شاستر پڑھ
لیوے جولان نہین نکالتے اس سبب سے اوس ملک کے سب لوگ اپنی دہرمون مین قایم ہین بلکہ براہمن سے لیکر تا نیچ قوم کوئے
شخص اشٹ اوپاشنا سی خالی اور ناواقف نہین اور دام تزویر مخالفین مین کم آتے ہین اسواسطے جہانتک ممکن ہو خویش و بیگانہ کو

شاستر پڑہانے کے مدد دیوے اور اگر سنسکرت بہ سبب نہ پڑہ سکے تو بہاکہا کا پڑہ لینا مطلب کو پہونچا دیتا ہے گشائین
تلسی داس جیو کے رامائن اور سورساگر کو منجملہ دیگر بہاکہا گرنتہون کے بہگوت نی یہہ پرتاب بخشتا ہے کہ جو نیم کرکے پڑہتے ہین
ضرور بہگوت کے پریت ہوجاتے ہے وعلی ہذالقیاس نند داس و کرشنداس و اگرداس و چہیت سوآمین وغیرہ کے تصانیف کا حال
ہے اور بہگت مال کا ذکر ابتدا مین تحریر ہوا بہگوت کتہا کا کہلانا اور اوسکے سننے کے ترغیب دینے اپنے لواحقین و اولاد کو
جسطرح واسطے حصول دنیا کے علم مروجہ پڑہانے کا فکر ہوتا ہے اسیطرح بہگوت کیطرف رجوع کرنا اور وشن سہنسر نام و گیتا و استوراج وغیرہ
بہگوت استوتروں کا پڑہا دینا بہت ضروریات سی ہی جو شخص اپنے اولاد اور لواحقین کو بہاگوت دہرم مین رجوع نہین کردیتے
اور دہرم کے متعلق علم نہین پڑہاتے تو جو گناہ اونسے مدت العمر ہوتے ہین اونکے بزرگون کے ذمہ ہے کسواسطے کہ
دوزخ
بموجب شاستر کے پڑہا دینا اون علوم کا اونپر فرض تہا اور جن کے اولاد بہگوت بہگت ہوتے ہے تو اپنے بزرگون کو بہی
سی نکال کر مکت کردیتے ہے گوا ہے پرہلاد وغیرہ بہگتون کے کافی ہی ہے کرپا سندہ ہی ین بندہ ہے رگہنندن مہاراج
کچہہ اس خانہ زاد کیطرف بہی نگاہ ہے کہ سواے آپکے چرن کملون کے اور کوئی سرن اور پناہ مجکو نہین اگر میری اعمال پر نظر
کروگے تو بیشمار جنمون تک ٹہکانا لگنا غیر ممکن ہے اسواسطی صرف کرپا اور رحم کا امیدوار ہون اگرچہ یہہ بات جانتا ہون
کہ جسقدر ملکہ اور سنساری لوگون کے سامنی دست بستہ اپنی عاجزے اور غربت وغیرہ کا بیان کرکے چاپلوسی اور منت
دنیا دار
خوشامد کرتا ہون اور خوف سی بچواس ہو کر اونکے رضامندے سب مقدمات پر مقدم تر سمجہتا ہون اگر اوسے ہزارون حصہ
بہی آپ کا خوف کرکے بہجن سمرن مین مصروف ہون تو ایک لحظہ مین بیڑا پار ہوتا ہے لیکن یہہ دل کمبخت ایسا چہاپا ہے
اور زبردست ہے کہ بہول کر بہی اوسطرف متوجہ نہین ہوتا اگر اب بہی نالایق اور مت مند دل ایسا چنتون آپ کا کرتا رہے تو
جلد اپنی مراد کو پہونچ سکتا ہے جمنا جیو کے کنارہ ایک باغیچہ پرم منوہر ہے کہ جسمین نہرین جاری ہین اور روشین بندے
کمال خوب صورتے کے ساتہہ بنی ہوئی ہے سب قسم میوہ جات اور پہولون کے درختون پر بیل سرسبز چہائی ہین اور بیچ مین
پہلواری رنگارنگ پہولون کے بہار دیتے ہے مور اور طوطی اور مینا اور سارس اور ہنس اور کبوتر وغیرہ اپنی آواز
او رچہچہے سی خواہ نخواہ طبیعت کو کشش کرتے ہین اوس باغیچہ مین سری نند نندن سو بہاد ہام اپنے سکہاؤن کے ساتہہ
طرح طرح کے سیر اور بازے مین مصروف ہین چہرہ مبارک کی سوبہا کو تمثیل سورج و چندرمان و جواہرات یا کسی پہول کمل و
گلاب وغیرہ کی دیجاوے تو اوسمین ایک ایک قسم کی زیبائش ہی اور اس چہرہ دلربا مین اون سب کے خوبصورتی یکجا جمع ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مکت جڑاؤ مور پچھہ کا سر پر کانون مین کنڈل کہ پہولون کی گچھی اونمین گتے ہین براجمان گلی مین موتیون کے گنٹھے اور سبزہ وغیرہ جواہرات کے مالا اور اوسپر پہولون کے مالا ہے کڑہ اور پہونچیا تہونمین زر نوز ہے باگہی پیر دوپٹا کہ جیسا ہر وقت کہیلنے کے باندہنا چاہئے بندہا ہوا پیتامبر سے دہوتے پہنے ہوئے چرن کملون مین کڑے اور چہانجہن سوہے ہین بہت اور کہیل کی دوڑ دہوپ مین جو پسینا آگیا ہے تو اوسکے چہوٹے چہوٹے بوند چہرہ پر جہلکتے ہین اور زلفین کہونگہر والے کہ ہوا سے لگنے اور دوڑنے سے پریشان ہوکر رخسارون پر آئے ہوئے ہین ایسے بہار اور ایسا سماں پیدا کرتے ہین کہ دیکہنے والون کا دل زبردستی ہاتہہ سے جاتا ہے

کتھا برہما جی کی بَرہما جیو جگت کے پتا بہگوت بہگتون اور سب دہرم پر چار کون مین اول اور بہگوت روپ ہین جب نابہہ کمل سی اونکا جنم ہوا اور بعد تپ کرنے کے اپنے اور سنسار کے پیدا کرنے کے طاقت پائے تو بہگوت نی بید اونکو عنایت کئے اونکے موافق اول تو سنکادک اور مریچ وغیرہ رکہیشرون کو ہدایت فرمائے اور پہر اون بہاگوت دہرمون کا جگت مین رواج دیا بلکہ ابتک مہا جیو کا برابر اُپدیش چلا جاتا ہے یعنی برہمہ لوک مین نارد اور سنکادکون کو اوپدیش فرماتے ہین اور جو کوئے نیک کرم کرکے اونکے لوک مین جاتا ہے اوسکو اوپدیش بہگتے اور گیان کا کرتے ہین کہ اوسکے بدولت مکت ہوجاتا ہے چنانچہ یہہ بات سب پورانون سی ثابت ہی جب کبہی اوس بہاگوت دہرم مین خلل آتا ہے اور اس سبب سے دیوتا اور بہگوت بہگتون کو تکلیف ہوتی ہے تو برہما جیو تدبیر بہگوت کی اوتار ہونے کے کرتے ہین اور دشٹون کا ناس ہوکو بہگوت بہگتے کا رواج ہوتا ہے برہما جیو کے کتہا پورانون مین مفصل تحریر مین اسواسطی یہان اسیقدر لکہنا کافی سمجہا

کتھا شیو جی کی شیو جے مہاراج کا بہگوت بہگت اور بہاگوت دہرم پر چار کون مین اول درجہ ہے اگرچہ برہما جیو بہی درجہ اعلی مین شمار ہوتے ہین لیکن بہگت راج خطاب شیو جی ہے مہاراج کے واسطے شاشترون مین مندرج ہوا ہے یہان تک بہگوت بہگتی کی رواج مین کوشش اور فکر ہے کہ کیلاس سے آکر جابجا رکہیشرون کو اوپدیش کیا بلکہ خود اکثر آچارج اور گورو ہوئے چنانچہ وشن سوامین سنپردا کے آچارج شیو جی مہاراج ہین اور سمارت سنپردا جو بسبب فساد و زیادتی سر یوڑون کے کم ہو گئے تہے تو شنکر سوامین کا اوتار لیکر پہر جگ مین اوسکا رواج دیا جو سنپردا کہ مشہور اور معروف ہین اونکو شیو جی ہے مہاراج نی اول شاسترون مین بیان کیا ہے کہ اوسکے موافق رکہیشر اور آچارج پیرو و پابند ہوئے بہگوت نام مین اسقدر اعتقاد ہے کہ کانسی مین اوسکے ہی ذریعہ سی ہر ایک کو مکت دیتے ہین اور جسوقت سمندر مین سی زہر قاتل نکلا اور اوسکے حدت سی دیوتا جلنی لگی تو سب دیوتا

ے بہ عنایت یا بخشش ۱۲

ے برہما جیو کے رہنے کا محل نور ۱۲

ے ناریک یعنی امتیاز ... ۱۲

شیوجیو کے سرن مین گئے شیوجی مہاراج نے بمقتضای کرپا نادر حرم تشریف لاکر اور بہگوت کا رام نام لیکر اوس زہر کو پان
کرلیا اور دیوتاؤن کو اوس عذاب عظیم سی چہوڑایا ابتک جو شیوجی کی کنٹہہ مین علامت اوس زہر کے قایم اور موجود ہے تو
اِس ہدایت کے واسطے ہے کہ بہگوت نام کو یہہ پرتاپ اور طاقت ہے کہ زہر قاتل بہے آبحیات کا ثمرہ دیتا ہے یعنے
وہ زہر اپنے خاصیت کو چہوڑ کر کنٹہہ کا آبہوکہن ہوگیا ہے بہگوت بہگتے کے معتقد اور رسک اسقدر ہین کہ ایکدفعہ پرم
پریا ستی نجے سے اند کے قصور ہوگیا تہا فی الفور اونکا ترک کیا اور محبت اور اختلاط اونکے ساتہہ بعید از قاعدہ بہگتے اور
سوآمین دہرم سمجہا مختصر حال یہہ ہے کہ ایک دفعہ شیوجی مہاراج واسطے سیر کی بہومنڈل مین معہ دجہہ نندنے ستی جیو کے
تشریف لائے کہین تو رکہیشرون کو بہگوت بہکتے اور گیان کا اوبدیش کیا اور کہین رام چرتر اونسے سنا بعد سیر کی جب کیلاس
کو واپس چلے تب جانا کہ سری رگہنندن سوآمین نے جو اوتار لیا ہے تو اسیطرف حسب اجازت راجہ دسرتہہ کے جرای
بن باس تشریف لائے ہین از بس مشتاق درشنونکی ہوے اور اوسحالت مین درشن پائے کہ جسوقت سری رگہنندن سوآمین
تلاش مین سیتا جگت جننی کے جنگل اور پہاڑون مین مثل مہجورون کے پہرتے تہے واسطے قدمبوسی کے نزدیک جانا مناسب
نہ جانا دور سے پرنام کرکے اور جی سچد آنند جگ پاؤن کمال پریم سے کہکر روانہ ہوئے ستی جیو نے جو وہ حالت پریم شیوجیو کے
دیکہے تو متعجب ہوئے کہ شیوجیو خود الیشر ہین کیا سبب ہے کہ انہون نے راجا کی پتر کو پرنام کیا اور پورن برمہہ کہا اور اگر بشن اوتار
ہوتی تو کب مثل اگیانیونکی استری کے تلاشمین پہرتے غرض ایسا شبہہ اور سنشیہ ستی جی کو ہوا اگرچہ شیوجی نے
بہت سمجہایا کہ یہہ راج پتر نہین وہ ہے الیشر ہین کہ جیکے بہگتے رکہیشرون کو مین نے اوبدیش کری اور جسکو سب پنڈت اور منیشر اور
جوگی اور سنت صاف دل سے دہیان اور بید اور پوران اور آگم نیت نیت کہکر کیرتن کرتے ہین اور پورن برمہہ اور بیاپک
اور سب بہانڈ اور مایا کی سوآمین لیکن ستی جیو کو کچہہ گیان نہوا اور سیتا مہارانی کا روپ دہارن کرکے سری رگہنندن مہاراج کے
سامنی گئے رگہنندن سوآمین نے فی الفور ستی کا کپٹ جان لیا اور پرنام کرکے پوچہا کہ دہرم مرجاد شیوجی کہان ہین اور تم
جنگل مین اکیلی کسواسطے پہرتے ہو ستی جیو اِن الفاظ کے کنایات کو سمجہہ کر شرمندہ ہوئے اور شیوجی کی طرف چلی راہ مین
اور بہی پرپنا اور مایا رگہنندن سوآمین کے دیکہے شیوجی مہاراج نے دہیان کرکے سب حال ستی جیو کا جان لیا اور دل مین
کہا کہ ستی نی سیتا میرے ماتا کا روپ بنایا اب اوسکے جسم سے محبت واختلاط واجب نہین اوسی وقت ستی جیو کو تیاگ کیا
اور پہر اوس ستے تن سے ملاقات نہ کی جب اوس جسم کو چہوڑ کر ہماچل کے یہان جنم لیا اور پاربتی نام ہوا تب حسب الحکم سری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رگہنندن سوامین کے بعد تپ و محنت بسیار شیوجی کو ملے اور سرے رگہنندن سوامین کا چرتر شیوجی سی سنکر پرم بہگت ہوگئے بہگوت کے ہزار نام لیکر تب بہوجن کیا کرتے تہے ایک دفعہ شیوجی نے بلایا پاربتی جیو نے عذر کیا کہ بہگوت کی نام نہین لیئے شیوجی نی فرمایا کہ رام نام مثل ہزار نام کے پہل دیتا ہے سو رام نام لیکر چلے آؤ پاربتی جیو نی موافق فرمودہ شیوجی کے اعتقاد اور عمل کیا شیوجیو مہاراج اوس اعتقاد اور بسواس سے کمال خوش ہوئے اور اپنی نصف جسم مین پاربتی جیو کو جگہہ دے
یقین ۱۲
ایک دفعہ بہگوت نے شیوجیو کے واسطے اپنا مہا پرشاد بہیجا تہا شیوجی کمال خوش ہوئے اور بسبب غلبہ پریم پاربتی جیو کے یاد نہ رہے خود اوس پرشاد کو بہوجن کر لیا پاربتی جیو کو جب یہہ خبر ہوئے تو غصہ آیا اور فرمایا کہ جو کوئی تمہارا جہوٹہا کہاوے کا دوزخ ہوگا چنانچہ اوس روز سے شیو نرمائل کہانا موقوف ہے شیوجی مہاراج معہ پاربتی سیر کنان جاتے تہے راستہ
پس خوردہ ۱۲
مین دو کہیڑہ ویران دیکہے سواری سے اوتر کر دونو کو جدا جدا ساشٹانگ ڈنڈوت کرے پاربتی جیو متعجب ہوے اور پوچہا کہ

साष्टांग

کیا سبب ڈنڈوت کا ہر دو ویرانہ کو ہے فرمایا کہ دس ہزار برس ہوئے ایک ویرانہ مین ایک ہر بہگت ہو گذراہی اور دس ہزار برس بعد دوسرے ویرانہ مین ایک ہر بہگت ہوگا اسواسطے یہہ دو ویرانہ لایق ڈنڈوت و پرستش کے ہین اسقسم کے چرتر شیوجی مہاراج کے لاانتہا و بے شمار ہین کہ شیش اور سارداہی بیان نہین کر سکتے بعض کا یہہ مقولہ ہے کہ شیوجی مہاراج بال روپ رگہنندن سوامین کے او پاشک ہین سو اگرچہ درست ہی لیکن دیگر اوتاون مین بہی ویسی ہی محبت ہی چنانچہ سری کرشن اوتار مین بروقت راس بلاس سکہی روپ ہو کر شامل ہوے و علی ہذ القیاس بیر رس وغیرہ چرترون کو کمال شوق سے جا کر دیکہا در صورت شیوجی مہاراج گیانے بہگت بہگوت کے ہین

کتہا कथा अगस्त्य जी

اگست جیو رکہیشر پرم بہگت اور آچارج اکثر علوم علمی و عملی کی ہوئے اور بہگوت بہگتی کے رواج اور پرچار مین ایسی کوشش اور سعی کی تہی کہ اونکی بدولت قواعد اوپاشنا جو جہان مین جاری ہوے تو اب تک بے شمار مہا پاپی اور گنہ گارون کو اس سنسار سمدر سے اوتارتے ہین اور دکہن دیس مین جو بہگوت بہگتی کا زیادہ تر رواج ہے اونکی ہے چرنون کے کرپا ہے ورنہ اوس ملک کے رہنی والون کو جو کچہہ شاسترون مین لکہا
عنایت ۱۲
ہے وہ ہر ایک کو ظاہر ہے اگست سنگہتا جو مشہور اور معروف اور سب رکہیشرون اور آچارجون کے نزدیک معتبر و مقبول ہی اوسکے آچارج اگست جیو مہاراج ہوئے او پاشنا کی قواعد بالخاص رام منتر اور رام بہگتی کے بزرگی اوسمین مفصل مندرج ہے حال پیدایش اونکا اسطرح پر شاسترون مین مندرج ہی کہ ایک راجا نے پتر کام جگ کرایا اور کہیر برآمدہ جگ بسبب بیمار ہوجانے استری کے ایک سبوچہ مین رکہہ دیا اوس سبوچہ سی اگست جیو کا جنم ہوا اور جنگل مین جا کر بہگوت بہجن سیوا مین مصروف ہوئے
خواہش پسر ۱۲ — شیر برنج ۱۲

ف ۱ پس خوردہ یا باقیماندہ از بہگوت از بہوگ کی بخشش ۱۲

ف ۲ زمین مین مثل چوب پڑکر سجدہ کرنا دست و پا سر کہ سر اور سینہ بہی زمین سے لگ جاوے ۱۲

تہوڑے عرصہ مین رام منتر کے پرتاب سی سدہ اور رہمہ دان وجیون مکت ہو گئے اور اسقدر پرتاپ پرتانے ہوئے
کہ اندک گستاخی سی سمدر کو بہی تین آچمن کرکے خشک کردیا روایت جذب کرنے سمدر کے مختلف ہین ایک جگہہ یہہ لکہا ہے
کہ بسبب گستاخی کی خشک کردیا اور دوسرے جگہہ یہہ لکہا دیکہا کہ ایک پرند کے استغاثہ پر جذب کیا تیسرے جگہہ یہہ لکہا پایا
کہ بعد مارے جانے برتراسُر کی ہمراہیان اوسکے سمدر مین جا چہپی اگست جیو نے سمدر کو خشک کرکے اونکو قتل کیا
ایک جگہہ تحریر ہے کہ بسبب الول وباتاے راچہسون کے خشک کیا لیکن اصل وجہہ خشک کرنے اور پہر بدستور
بہر دینے سمدر کے بدانست ناقص یہہ ہے کہ اگست جیو پرم بہگت اور ترکال درسی تہی اوہنون نی اپنی دلمین یہہ خیال کیا

त्रिकालदर्शी

کہ بہگوت کو بروقت جانے لنکا کے براے قتل راون ضرورت سمدر سے اوترنے کے ہوگے سو ابہی سی کچہہ
خدمتگذاری کرنے چاہیے اسواسطی سمدر کو خشک کردیا تہا کہ بروقت اوترنے فوج مہاراج ادہراج کی دیر نہ ہووے
لیکن پہر جو یہہ خیال ہوا کہ وہ ایشر ایک لحظہ مین کوٹان کوٹ برہمانڈ کو پیدا کرکے پہر ناس کرسکتا ہے ایسا سمجہنا کہ واسطے
سہولیت عبور لشکر اوس پورن برہمہ کے تدبیر خشک کرنے سمدر کے کرنے چاہیے داخل گستاخی ہی اس خوف سی پہر بدستور
کردیا شیوجی مہاراج کا جب بواہ ہوا اور برات بنجانہ ہماچل آئے تو بہ سبب گرانے کے کہ تمام دیوتا اور رکہیشر ایک جگہہ
جمع ہو گئے تہے زمین جانب شمال سمدر مین ڈوبنے لگے اور جنوب کے زمین اونچی ہوگئی سب دیوتاؤن کو فکر ہوا اور ایسا پر تاپ
اگست جیو مین جانا کہ زمین کو برابر کردین گی چنانچہ اگست جیو حسب فرمودہ برہما اور شیوجی کے دکہن مین آے اور اپنے
قدم سی مین کو ایسا دبایا کہ شمالے زمین اونچے اور جنوبے زمین نیچی ہو گئے اور ابتک اوسیطرح ہی اگست جیو جو
ہمیشہ دکہن مین رہتے ہین اور جانب شمال نہین آتے تو وجہہ یہہ ہے کہ ایک دفعہ مندراچل نی دل مین خیال کیا
کہ آفتاب سمیر پربت کے پرکرمان کرتا ہے میرے کسواسطی نہین کرتا سو راہ آمد وشد آفتاب کا بند کردینا چاہیے اسواسطے
اپنا جسم بڑہانا شروع کیا سب دیوتاؤن کو فکر ہوا اور اگست جیو کے پناہ مین آئے اگست جیو مندراچل
کے پاس گئے اور مندراچل نے ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن اگست جیو
نے فرمایا کہ تا معاودت میرے جسطرح تو اب پڑا ہے اسیطرح رہنا چنانچہ اب تک اگست جیو جانب جنوب سے
بطرف شمال نہین آے اور مندراچل ویسا ہی افتادہ ہے کتہا रामानुजस्वामी ؁ راماننج سوآمین قبل
از تحریر کتہا سوآمین موصوف کی توضیحًا لکہنا واجب ہوا کہ جسطرح بہگوت فی واسطی اودہار سنسار کے چوبیس اوتار

اوتار دہارن کرے اسیطرح کلجگ مین چار اوتار دہارن کرکے بہاگوت دہرم کا رواج دیا اور چار سنپردا تجویز فرمائی ایک سری سنپردا کہ اوسکے آچارج و رواج دہندہ رامانج سوآمین ہوئے دوم شیو سنپردا اور اوسکے اچارج لبشن سوآمین ہین سوم برہم سنپردا اوسکی آچارج مادہو آچارج ہین چہارم سنکادک سنپردا اور اوسکے آچارج نمارک سوآمین ہین کہ مفصل حال ہر یک سنپردا کا تحریر ہوگا رامانند و بیاس وہت ہرنبس وغیرہ نے جو سنپردا نکالے تو ضمیمہ ہر چہار سنپردا مذکور کا ہے کہ اونمین سی قواعد استنباط کئے ہر چہار سنپردا مذکور واسطی قایم رکہنے زمین بہگتے کے مثل دگج کے ہین سو منجملہ ہر چہار سنپردا موصوف کی سری سنپردا کی آچارج حسب نوشتہ بالا یہہ رامانج سوآمین ہوئے کہ جن کی بدولت کوٹان کوٹ مہاپاپی اور پاتکی سنسار سمدر سی پار ہوئے اور ہوتے ہین بہگتے اور پرتاپ اور رہما سوآمین موصوف کے مثل آفتاب مشہور معروف ہے محتجب و پوشیدہ نہین اور پوتھی پرپن امرت مین مفصل حال سوآمین ممدوح کا روز تولد سے تاجانے پرم دہام کے مندرج ہے اونمین سی دوچار بات لکہی جاتی ہین جب بہاگوت دہرم جہان مین کم ہوگیا تب بہگوت نی شیش جیو کو واسطی رواج کی اجازت دے سو ہاریت رکہیشر کی خاندان مین بخانہ کیشو ججوا نامی براہمن بطن کانت متی سی بموضع بہوت نگری کہ وہ گانو دراوڑ دیس مین کانچی پور سے جانب گوشہ شرق و جنوب واقع ہے اوتار ہوا زیادہ آٹہہ سو برس سی گذرے جادو نام نے پنڈت سمارت کی پاس تعلیم علم کے پائے جب بید پڑہتے تہی ایک سرتی مین کپیاس لفظ آیا اور پنڈت موصوف نے یہہ معنی بیان کئی کہ بہگوت کی آنکہہ ایسی ہین جیسے کپ یعنے بوزنہ کا آسن اسکی مراد سرخی آنکھون سی سمجھہ لینے چاہیئے یا چنچلتا سے سوآمین رامانج نے یہہ معنے تسلیم نہ کئی اور بموجب قاعدہ بیاکرن کمل کے ارتہہ نکالے چونکہ بات معقول تہے پنڈت موصوف بہ ظاہر کچہہ نہ کہہ سکا لیکن دل مین ناراض ہوا اوسی عرصہ مین دختر راجہ شہر پر ایک برہمہ راچہس فریفتہ ہوگیا اور انواع انواع کے تکلیف دینے لگا اوسکی دفع کے واسطی ہزار ہا لوگ نستر جنتر جاننی والی گئی اور پنڈت موصوف بہی اپنی پنڈتائی خرچ کر ائی لیکن کچہہ فائدہ نہ ہوا بعد ازان راجہ مذکور بہ ہدایت کسی شخص کے رامانج سوآمین سی ملتجی ہوا اجنانچہ سوآمین موصوف گئی اور صرف اونکی قدمون کی برکت سی وہ جن چلا گیا اگرچہ سوآمین موصوف نی راجا سی پنڈت جیو کو نقد اور جنس کثیر دلایا اور خود کچہہ نہ لیا لیکن پنڈت جی راضی نہ ہوے بلکہ دشمن جانی ہوگئے اور صریحاً تلف کرنا اونکی جان کا مصلحت سمجہہ کر بہ ارادہ غرق کر دینے گنگا مین طرف پریاگ کی روانہ ہوئے گوبند نامی برادر خالہ زادہ سوآمین رامانج کو اسیطرح یہہ حال معلوم ہوگیا اور اونکو مطلع کر دیا سو سوآمین موصوف ایک جنگل لق و دق مین چہپ گئے اور رات کو اوسی جنگل مین رہے لچھمین جیو اور بہگوت بہ سروپ بہیل بہیلنی کے

[Devanagari glosses written above words: दिग्गज (over دگج), प्रपन्नामृत (over پرپن امرت), द्राव (over دراوڑ), कान्तमती (over کانت متی), केशवजज्वा (over کیشو ججوا), कप्यास (over کپیاس), श्रुति (over سرتی), व्याकरण (over بیاکرن)]

آئی کہ رات کو خوف جنگل و تنہائی سی تکلیف ہوا اور سوآمین موصوف سی پانی طلب کیا صبح کو سوآمین جیونی پانی پلایا اور کانچی پور
مین واپس آئے کانچی پورن نامی بشنو چیلہ یامن آچارج سی یہہ حال بیان کیا اونہون نے فرمایا کہ بھگوت کو پانے اوس
यामुना चार्य
چاہ کا کہ جسکا جل تمنے پلایا بہت مرغوب ہی اور جو کوئی اوس چاہ کے پانی سے بھگوت کا پوجن کرتا ہی ضرور مراد کو پہونچتا ہے
سو بھگوت نے تمکو ہدایت فرمائے ہے تم اوس چاہ کے پانی سے بھگوت سیوا کرو رامانج سوآمین نے مدت تک
سیوا بردراج مہاراج کے کہ کانچی پورے مین براجمان ہین کرے بعد ازان واسطے لینے منتر اوپدیس کے یامن آچارج
سے سری رنگ ناتہہ جیو کو روانہ ہوئے وہان پہونچی ہی تہے کہ یامن آچارج پرم دہام کو روانہ ہوئے اونکے ہاتہہ کے
مین انگلے بند ہی رامانج جیو نے کہا کہ اگر یہہ ہر سہ انگشت واسطے ہدایت سہ مطلب کی آنکہ کہ سری سپرداجہان مین مشہور
انگشت ۱۲
اور مروج کیجاوے دویم شاریرک سوترون پر بہاشیہ بنایا جاوے سویم الیشر اور جیو اور مایا اور منتر و دیگر مطالب ضروری
بہاشیہ ۱۲
کے تشریح ہووے بند ہین تو کہل جاوین چنانچہ کہل گئے پہر مہا پورن چیلہ یامن آچارج سے منتر کا اوپدیس ہوا
یامن آچارج کے پانچ چیلہ تہے پانچون سے ایک ایک بات کا اوپدیش پایا یعنے کانچی پورن سے تو اوپدیش
پو جابردراج جیو کا اور مہاپورن سی بھگوت منتر کا اور گوشٹی پورن سے منتر کے ارتہہ وغیرہ کا اور شیل پورن سے
गोष्ठीपूर्ण
رامائن کے ارتہہ کا اور مالادہر سے سہسر گیتی کے ارتہہ کا بعد ازان سوآمین موصوف نے ترک خانمان کیا اور سنیاسی
मालाधर
ہو کر رنگ ناتہہ پورے مین رہنے لگے اور ہر سہ امور بالا کے حسب منشاے دلی سوآمین یامن آچارج کے بخوبی
تعمیل کے جو اوپکار جگت کے واسطے سوآمین رامانج جیو نے کئے تحریر سے باہر ہین یہہ مرکوز خاطر رہتا تہا کہ کسطرح
آدمی بھگوت سنمکہ ہووے چنانچہ جب اونکے گورو نے سرنا کیتے منتر اوپدیش کیا اور یہہ ہدایت فرمائے کہ یہہ
منتر جو کوئی سنتا ہے پہر اوسکو جنم نہین ہوتا تم کسی سی اس منتر کو نہ کہنا تب سوآمین جیو نے یہہ سمجہا کہ اگر مجکو گناہ عدم
تعمیل حکم گورو کا ہووے تو تا عذاب دوزخ گوارا ہے لیکن کسیطرح اس جہان کا بہلا ہو اسواسطے منتر مذکور باواز بلند
لوگون کو سنایا اوس وقت جس جس نے وہ منتر سنا سب بھگوت کو پراپت ہوئے دگ بجی کے وقت ہزارہا
لکہہ ہا کو بھگوت سرن کیا اور ٹہاکردوارہ اور تیرتہہ پنہان شدہ جا بجا قایم او ر ظاہر کئے ایک راجا سر پوڑون کا معتقد
تہا اوسکو چرچا کرکے بہاگوت دہرم مین لائے اور دس ہزار سر پوڑہ اوس راجا کے پاس رہتے تہے اکثر بھگوت
سرن ہوے اور کچہہ بہاگ گئے اور باقی جہنم کو پہنچے ایک راجا چول دیس نے مذہب کے تکرار پر مہاپورن گورو اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گروریش چیلہ سوامین موصوف کی آنکھین نکلوا ڈالے سوبہا پورن تو دوتین روز بعد پرم دہام کو گئے اور گرو ریش جو بخدمت
سوامین ممدوح کے حاضر آئے تو چند روز بعد اونکے آنکہہ پہر روشن ہو گئے جابجا جو بہاگوت دہرم اور آچار کا رواج دیا تو
پرشوتم پوری مین بہی اوسی کے موافق رواج ہونا چاہا لیکن جگناتہہ راے سوامین کو یہہ منظور ہوا کہ دستو قدیمی جاری رہے
اسواسطے خود بہگوت نے معافی اوس رواج کے رامانج سوامین سے کرائے اور جگناتہہ پورے سے ایک رات مین کنگناتہہ
پوری مین پہونچا دیا جادو پنڈت مذکورہ بالا اور کروریش چیلہ سوامین رامانج جیو کے چرچا ہوئے اور پنڈت ممدوح مغلوب ہوکر
بہگوت سرن ہوا اکثر لوگ سوامین معزالیہ کے گفتگو اور اوپدیش سے براہ راست آگئے مثل کروریش و داسرتہی و بہسران مہاپورن و
سیل پورن و غیرہ اور اکثر لوگ چرچا اور مناظرہ مین مغلوب ہوکر سیوک ہوئے مثل راجہ سر بوڑہ و جادو پنڈت و بیدانتے
آچارے وغیرہ اور صدہا ایسے شخص بہگوت سرن ہوے کہ اونکی طبیعت کو سوامین موصوف نی بزور اپنے بہگتی و عبادت کے
کشش کرکے اور گمراہے و اعمال قبیحہ سے فی الفور چہوڑا کر بہگوت سنمکہ کیا مثل دہنرداس و کنکا نگا وغیرہ غرض منجملہ سیوکونکا
دیس دیس کے بارہ ہزار تو ایسی تہے کہ ہمیشہ ساتہہ رہتے تہے اور اوتمین ہفتاد و چار ایسے تہے کہ سرشٹا دیگر سیوکان
وخاص تہے اور ہر یک نے سلسلہ منتر او مدیش او ربہگوت دیکہا کا جار کیا اور اونمین سے بہی کروریش و داسرتہے
خاص الخاص تہے ایکسو بیس برس عمر سوامین ممدوح کے ہوئے سرنا گتے سرے سنپردا کے نشتہا ہے کہ مفصل قاعدہ
اوسکا سرناگتی نشتہا مین مندرج ہوگا اور تلک وغیرہ پنچ سنکار کا حال بہکتی نشتہا مین لکہا جاوے گا اس سنپردا او نکے صدہا
مقام اور گورو دوارہ وغیرہ مشہور و معروف ہین لیکن چند مقام زیادہ تر معزز ہین سیکے رنگناتہہ سوامین کہ جہان یامن آچارج
رہتے تہے دویم جادو اچل کہ وہ قدیمی تیرتہہ ہے لیکن پوشیدہ ہوگیا تہا رامانج سوامین نے اوسکو ظاہر کیا اور ایک
مورتی بعد جد و جہد و معرکہ راجہ دہلی سے لے گئے اور سنپت پتر موسوم کرکے براجمان کیا سیوم توتادور ہے کہ غلط العام
طوطادرے کہتے ہین چہارم بہوت نگرے کہ جہان رامانج سوامین کا جنم ہوا پنجم منیگٹ آدرے ششم
وہ مقام کہ سٹہہ کوپ سوامین نے تپ کیا و علی ہذالقیاس ہر چہار سمت مین ایسی ہین کہ جہان گورو چیلہ ہونے کا
سلسلہ جارے ہے مثل گلتا جیو وغیرہ سرے سنپردا اسواسطے مشہور ہی کہ اول نارائن نے اوپدیس سرے
یعنے لچہمی جیو کو کیا اور لچہمی سے بشوک سین مہاراج کو اور بشوک سین سے سٹہہ کوپ سوامین کو اور سٹہہ کوپ سوامین
سے جگت مین رواج پایا کہ شجرہ سے حال مفصل معلوم ہوگا رامانج سوامین کے چیلون کو اعتقاد اپنی گورو مین مثل

بہگوت کے تہا منجملہ چند ذکر مندرجہ پرپن امرت کے دو شخص کا ذکر یہان لکہتا ہون دہنر داس ایک شخص رند مشرب اور
عیاش تہا میلہ رنگ ناتہہ سوآمین کو معہ اپنے معشوقہ کنکا نگا کے آتا تہا راہ مین سوآمین نی اوسکو دیکہا کہ ہزار ہا آدمیون کے
انبوہ مین اوس عورت پر چہترے کا سایہ مثل غلامون کے کئے ہوئے آتا ہے اور سوائے اوس عورت کے
کسی طرف خیال نہین کرتا اور نہ کسی کے شرم و حیا ہے سوآمین معصوف کو اوسکے حال پراختلال پر رحم آیا اور اپنے
روبرو طلب کرکے کچہہ ایسے نظر سے دیکہا اور گفت گو کی کہ وہ اور اوسکی معشوقہ فوراً بہگوت سرن ہوئے اور اپنے
اصلی گہر کو چہوڑ کر رنگ ناتہہ پورے مین بخدمت گذارے اپنے گورو کے رہنے لگے اسقدر گورو اور بہگوت مین
اونکا پریم اور بہاو ہوا کہ سوآمین ممدوح خوش ہوکر اکثر دہنر داس کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ مین لیکر چہل قدمی فرمایا کرتے تہے
اور از بس عزیز رکہتے تہے دیگر سیوکان سوآمین معصوف کو یہہ رشک ہوا کہ یہہ شخص دس روز کا آیا ہوا تو ایسا
عزیز ہوگیا کہ سب طرح سے مورد مراحم ہے اور ہم لوگون کو کہ قدیم کے خدمت گذار ہین نوبت گفتگو کے نہین
پہونچتے یہہ حال سوآمین کے گوش زد ہوا اور واسطے رفع رشک اور اظہار پریم و اعتقاد دہنر داس کے
ایک روز کسی بشنو کو اشارت کردے کہ اونسے سب بشنیوون کے دہوتے اور انگہوچہہ کسی مکان مین مخفی
کردئے اور تہوڑا تہوڑا اونکو چاک کردیا صبح کو جب تلاش ہوئے تو بحال جست و جو اونکے ہاتہہ آئے اور
دریدہ و چاک شدہ دیکہہ باہمدیگر لڑنے لگے یہان تک نوبت درشت گوئے اور سخت کلامی کے پہونچے
کہ سوآمین ممدوح کو رفع فساد کرنا پڑا دس پانچ روز بعد سوآمین نے اون لوگون کو فرمایا کہ دہنر داس مالدار ہے
اوسکا مال معہ زیور وغیرہ سب چورالاؤ کہ تمہارے خرچ ضروریات مین آویگا وہ بشنو حسب اجازت گئے
اور سب مال نکال لیا لنکا نگا اوسکے جورو بے خبر کروٹ لئی سوتے تہے اوسکا زیور ہے اوتارا اوسکی آنکہہ کہل
گئے اور جانا کہ یہہ شخص سوآمین جیو کے سیوک ہین خوب ہوا جو زیور و اسباب اونکے کام مین آیا لیکن کروٹ کا
زیور بہی اگر اونکے ہاتہہ آجاوے تو بہتر ہے اسواسطی اوسنے دوسرے طرف کو کروٹ لی سب بشنو
بفور کروٹ لینے کے بہاگ آئے صبح کو یہہ حال اوس عورت نی دہنر داس سے بیان کیا دہنر داس کو از بس
غصہ آیا اور خوب زد و کوب کرکے گہر سے نکال دیا وہ عورت گریان و نالان سوآمین جیو کے خدمت مین گئے
اور حال کہا سوآمین نے دہنر داس سی پوچہا کہ اسکا اعتقاد و بہاو تو بہت درست تہا تو نے کسواسطی اوسکو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مابراہنہر داس نی عرض کیا کہ فی الحقیقت الا اسقدر عدول بہگتان اس عورت سی ہوا کہ خود اسنے خلاف خواہش بہگتون کے
کسواسطی کروٹ لی کہ وے بہاگ گئے مناسب یہہ تہا کہ بدستور پڑے رہتے تا کہ جو اونکی خواہش تہے پوری ہو جاتے
علاوہ ازآن جسقدر دیر تک بہگوت بہگت اوس گہر مین رہتے اوسیقدر خوش نصیبے گہر کے تہے سوآمین ممدوح نی اون اشخاص شک
کرنے والون سی فرمایا کہ تم لوگ توجتی وسنیاسی وبشنو کہلاتے ہو کہ ترک کرنا اور دکہہ اور سکہہ برابر جاننا تم لوگون کا زیور ہے
سو تمہارا تو واسطی پارچہ لنگوٹے کے وہ حال کہ نوبت بدکلامی و کشاکشی پہونچے اور یہہ شخص دینر داس دنیا دار کہ بلا مال دولت
اوسکو گریز نہین اوسکا یہہ حال کہ تم نے سنا پس غور کرو کہ واجب الرحم وعنایت یہہ شخص ہے یا تم ایکدفعہ سوآمن کو اتفاق جانے کا
ایک گانو مین ہوا وہان دو سیوک سوآمین ممدوح کی رہتی تہی ایک بقال ساہوکار سو اوس کے گہر تو بسبب دریافت غرور اور نالایقی
اوسکی تشریف نہ لی گئے دوسرا بردآچارج براہمن کہ مفلس تہا اوسکے گہر تشریف لائی اوسوقت بردآچارج موصوف واسطی گداگری کے
گیا تہا اور عورت اوسکی گہر پر موجود تہے سوآمین جیو کو آتا ہوا دیکہہ کر کمال خوش ہوئی لیکن چونکہ غایت مفلسی سی ایک پارچہ دریدہ
جسم پر تہا بسبب شرم گہر مین چہپ گئے جب سوآمین کو یہہ حال معلوم ہوا تو اپنا پارچہ اوسکے گہر مین پہینک دیا کہ اوسکو پہن کر باہر آئے
ڈنڈوت کرکے اسقدر خوش ہوئی کہ گویا دولت ہر دو جہان کے حاصل ہوئی ہی پہر اس فکر مین ہوئے کہ واسطے رسوئی کے
سامان کہان سی آوے اس عرصہ مین اوسکا شوہر آگیا اور سوآمین کو ڈنڈوت کرکے بعد لینے چرن آمرت کی فکر سامان سوئے
مین ہوا لیکن کچہہ تدبیر نظر نہ آے عورت نی بیان کیا کہ ایک بقال بدخصال مجکو بنظر خوش دیکہا کرتا ہے اور اوسنے زیور وغیرہ بہی
میرے پاس بہیجا تہا کہ مین نی واپس کر دیا اگر اجازت ہو تو اوسکی پاس سی کچہہ لی آؤن بردآچارج نے اجازت دی کہ جسطرح
ہوسکی جلد لاو برا ہمنے اوس بقال کی پاس گئے اور وعدہ رات کی آنی کا کرکے سامان ضروریہ لی آئے اور رسوئی وغیرہ سے
معہ تامے ہمراہیان خدمت کری جب بات ہوئی تو سوآمین کو کسیطرح سب حال معلوم ہو گیا اور براہمنے کو تہوڑا سا بہگوت پرشاد دیا
کہ اوس بقال کو دینا براہمنے جب اوس بقال کے پاس پہونچے اور بہگوت پرشاد اوسکو دیا تو وہ اپنی اعمال قبیحہ سی کانپا اور
اوس براہمنے کی چرنو مین بیتاب ہو کر پڑا اپنے والاقرار دیکر درخواست عفو تقصیرات اور بہگوت سرناگتی کی کری سو براہمنے
نی اوسکے حال پر رحم کرکے سوآمین سی سفارش کی کہ سوآمین نی اوسکو اپنا سیوک کرکے بہگوت بہگت کر دیا شجرہ از
ابتدای رامانج سوآمین یہان مندرج ہی اور آیندہ صرف ایک گادی کا رامانند جیو کے کتہا مین مندرج ہوگا اور سفتا چہا گادیکا
شجرہ ملنا غیر ممکن تہا *

؎ محسوسات کی ذائقہ قابو مین کرنیوالا یا سنیاسی ۱۲

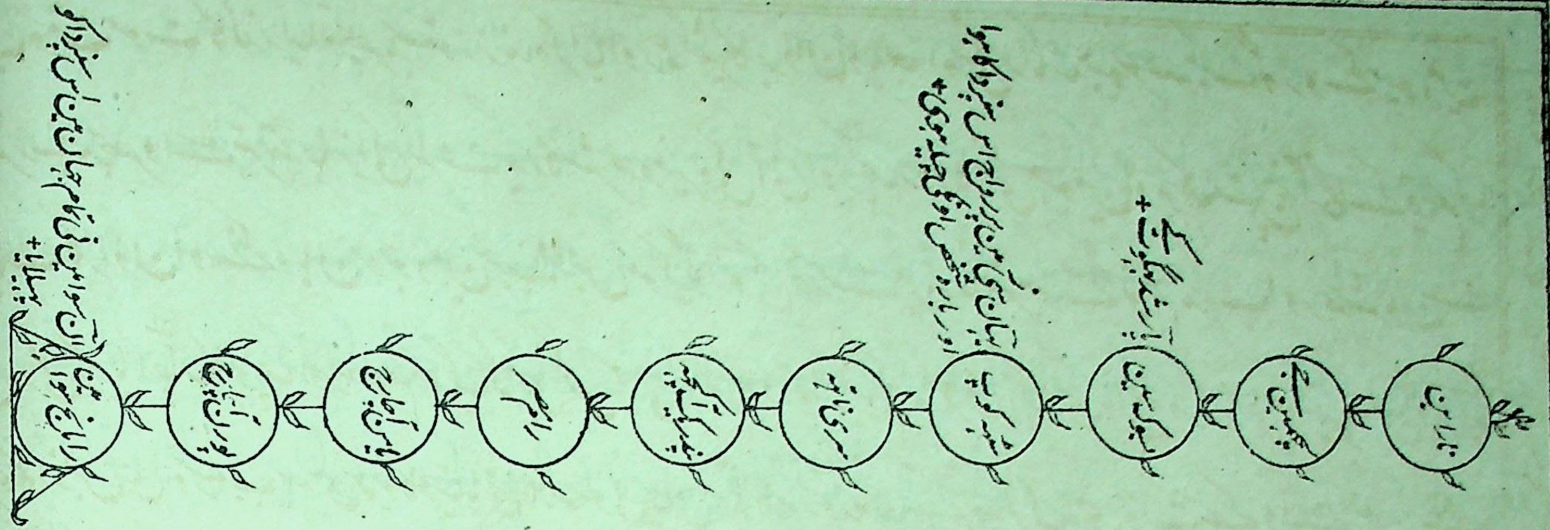

کتہای سوامین رامانند جیو

یہہ سوامین پرم بہگوت بہگت و سِدہ و آچارج و بہگتے کے رواج دہندہ ایسی گذری کہ رکہنندن سُوامین نے جسطرح واسطے عبور فوج ظفر موج کے سمُدر کا پل باندہا تہا اسیطرح رامانند جیو نے واسطے اوترنے سنسار سمُدر کے اپنی کرپا اور سپرزدا کا پُل باندہا اَننتانند و سُرسُرانند و سکہانند و بہاوانند و پیپا و سین و دہنا جٹ و ریداس و کبیر وغیرہ کو اونکا ہے فیض اور اوپدیش ہوا تہا کہ ہر ایک نے لکہہا و کروڑہا کا اودّہار کیا اور سب سِدہ نامی گرامے گذرے رامانندی سنپردا جو مشہور و معروف ہی اوسکی آچارج اور موجد سُوآمین موصوف ہوئی یہہ سوآمین دکہن دیس مین لبقاعدہ سمارت ایک سنیاسی کے اوپدیش سے بہگوت آرادہن کیا کرتے تہے ایک روز باغ مین واسطی لینی پہولون کے گئے وہان راگہوانند سوآمین کے کہ رامانج سنپردا مین تہے درشن ہوئی اونہون نے رامانند جیو کو فرمایا کہ تمکو کچہہ اپنا حال بہی معلوم ہے کہ عُمر تمہاری باقی نہین رہی اس اخیر وقت مین بہگوت سرن ہونا چاہئے رامانند جیو سنیاسی اپنے گورو کی پاس گئے اور حال کہا سنیاسے نے بہ کشف باطن جانا کہ حقیقت مین عمر رامانند جیو کے ختم کو پہونچے لیکن کچہہ تدبیر نکر سکا اور دونو راگہوانند جیو کے خدمت مین حاضر آکر واسطے کامیابی ہر دو جہان کے اونکی سرن ہوئے چونکہ بہگوت بہگت چارہ فرمائے بیچارگان مثل بہگوت کی ہوتے ہین اور غیر کے دکہہ سے مثل ماکہن کے نرم ہو جاتے ہین اسواسطے راگہوانند جیو نے اون پر رحم کرکے منتر اوپدیش کیا اور رامانند جیو کے روح جوگ بہیاس سے دسوین دروازہ یعنی تارک سر پر پہونچادیے

جب وقت موت کا گذر گیا تو پھر بدستور زندہ کرلیا اور عمر کثیر کا بردان دیا بعد اوسکی راماننجیو عرصہ تک گوروکے سیوامین
حاضر رہے پھر واسطے تیرتھہ جاترا کی طرف بدرکاشرم وغیرہ کی آئی اور کچھہ روز کانشی جیومین اوپر کھاٹ پنج گنگا کے قیام کیا
کہ اتبک کھڑاون اونکے وہان موجود ہین جب واپس ہوکر گوروکی خدمت مین حاضر ہوئے تو ہم مذہب اور ہم مشربان نے
حال اونکی کریا اچار کا پوچھا اور معلوم ہوگیا کہ کبھی کبھی اصلی دہرم و آچار مین کچھہ فرق آگیا ہی واضح ہو کہ راماننج سنپردا مین آچار رسوئے
وغیرہ کا ازبس ہی اور سبب یہہ ہی کہ جو کا دینا پانی لانا رسوئی بنانی دیگر کام روزمرہ کے یہہ لوک اپنی ذات کے واسطے نہین سمجھتے
بلکہ واسطے بھگوت کے سب کام کرتے ہین چنانچہ جب بھگوت بھوگ لگ جاتا ہے تو پردہ وغیرہ کچھہ نہین رکھتے
اور قبل بھوک لگنی کے کوئی شخص اگر رسوئے کو دیکھہ لیوے تو فوراً چھوڑ دیتے ہین اگرچہ اسبات مین سب سنپردا والے
متفق ہین لیکن بالخاص سری سنپردا والے کریا آچار کو منجملہ خصوصیات بھگوت سیوا کی جانتے ہین غرض جب راماننجیو کا
حال اونکے مذہب والون کو معلوم ہوگیا کہ کریا و آچار اونکا قایم نہین رہا تو اپنے شمول سی علیحدہ کر دیا راگھوانند اونکے گورو نے
اجازت دے کہ تم اپنا طریق علیحدہ جاری کرو سو راماوت سنپردا جاری کرے کہ عوام اوس سنپردا کو رامانندی بہی کہتے
ہین اس سنپردا مین سری رکھنندن سوآمین کے اوپاشنا مقدم ہے وبہ قاعدہ مادہرج و سرنکار جگل سروپ یعنی سری
رگھنندن سوآمین اور جانکی جگت جننی کا دہیان اور پوجن کرتے ہین آچار وغیرہ جسقدر سری سنپردا مین ہی اوسکی قید اوسقدر نہین
تلک وغیرہ کا بیان بھیکہہ نشٹہا مین ہوگا بعد اوسکی سوآمین موصوف نی ازروی شاشترون کے یہہ ثابت کیا کہ جو شخص بھگوت
سرن ہوا اور بھگوت بھگتی اختیار کے تو اوسکے نسبت پابندے برن اور آشرم کے فضول ہی اسواسطے یہہ طریق جاری کیا
کہ جو کوئی ہرچہار برن والا کسی سنپردا مین بھگوت سرن ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرے سب کا خورونوش شامل ہو کچھہ
خصوصیت برن یعنی قوم کی نہ رہے اگرچہ اسباب مین احکام کثیر پائے جاتے ہین لیکن دو ایک کا ترجمہ لکھا جاتا ہے
نارد پنچراتر مین لکھا ہے کہ جسطرح باپ و گوروکے گوت سے اس آدمی کا گوت مشہور ہوتا ہی اسیطرح بھگوت بھگتی اختیار
کرنی سی اچت یعنی بھگوت گوت ہو جاتا ہی سو سب بھگت باہم گربہائی ہین اگست سنگہتا مین لکھا ہی کہ جسطرح برہمچرج گرہستہ
بان پرستہ سنیاس چار آشرم ہین اسیطرح بھگوت بھگتی آشرم ہی یعنی سب بھگوت بھگت ایکقوم ہین بہاگوت مین لکھا
वाल्मीक्य
ہے کہ جو براہمن سب اپنی کرمون مین سماد ہان ہے لیکن بھگت نہین او سکی کوئی نیچ قوم جو بھگوت بھگت ہووی تو بہتر ہے
اور ایک تصدیق یہہ بہی ہی کہ بھگوت نے بعد ختم ہونی جگ راجہ جدہشتر کی بالمیک خاکروب کے لسبب بھگوت بھگتی کی سب برن

---

۱ عمل کرنا موافق فرمودہ شاستر کی لیکن نقل روزمرہ اور رسوئی وغیرہ کے پاکیزگی و بچ سی محاورہ مین مخصوص ہے ۱۲

۲ ناحصول علم جو دہرم کبھی ہیز اونکا عامل ہو وہ جاری ہی ۱۲

۳ خانہ داری مین جو کام اور دہرم واجب ہے اوسکا نام گرہستہ ہی ۱۲

۴ خانہ داری کو چھوڑ کر مع عورت جنگل مین جاکر تپ کری اوسکا نام بان پرستہ ہے ۱۲

۵ سب کو چھوڑ کر ایک بھگوت پرایان ہونا سنیاسی ہے ۱۲

اسرم والون سی زیادہ عزت کرے اور خاص سوئی راجہ جدہشتر مین ٹہلا کر دروپدے کی ہاتہہ سی بہوجن کرایا غرض اسی قسم کی
بہت گواہے مین سو یہہ طریق جارے کردہ رامانند جیو کا اون اقوام مین کہ جو دنیا دار ہین وج نہین الّا جو قوم کہ دنیا کو چہوڑ کر کسی
سنپردا مین بہگوت سرن ہوئی یعنی برکت ہو گئے او مین ابتک مستعمل ہی مشہور ہی کہ گنگا سنگم جہان ہوا ہے اور کپلدیو جیو
کا وہان استہان ہے وہ جگہہ مدت سی بی نشان ہو گئی تہی رامانند جیو نی اوس جگہہ کو ظاہر کیا کہ اب تک پرستش گاہ خاص
عام ہے اور رہبر لگے و سنیاسی وہان پوجارے ہین شجرہ از ابتداے رامانج سوآمین ناگو بنداس وراج دہندہ بہگت مال اور
دوگا دی یعنی گلتا و رام گڈہ کا تا حال تحریر ہوتا ہے

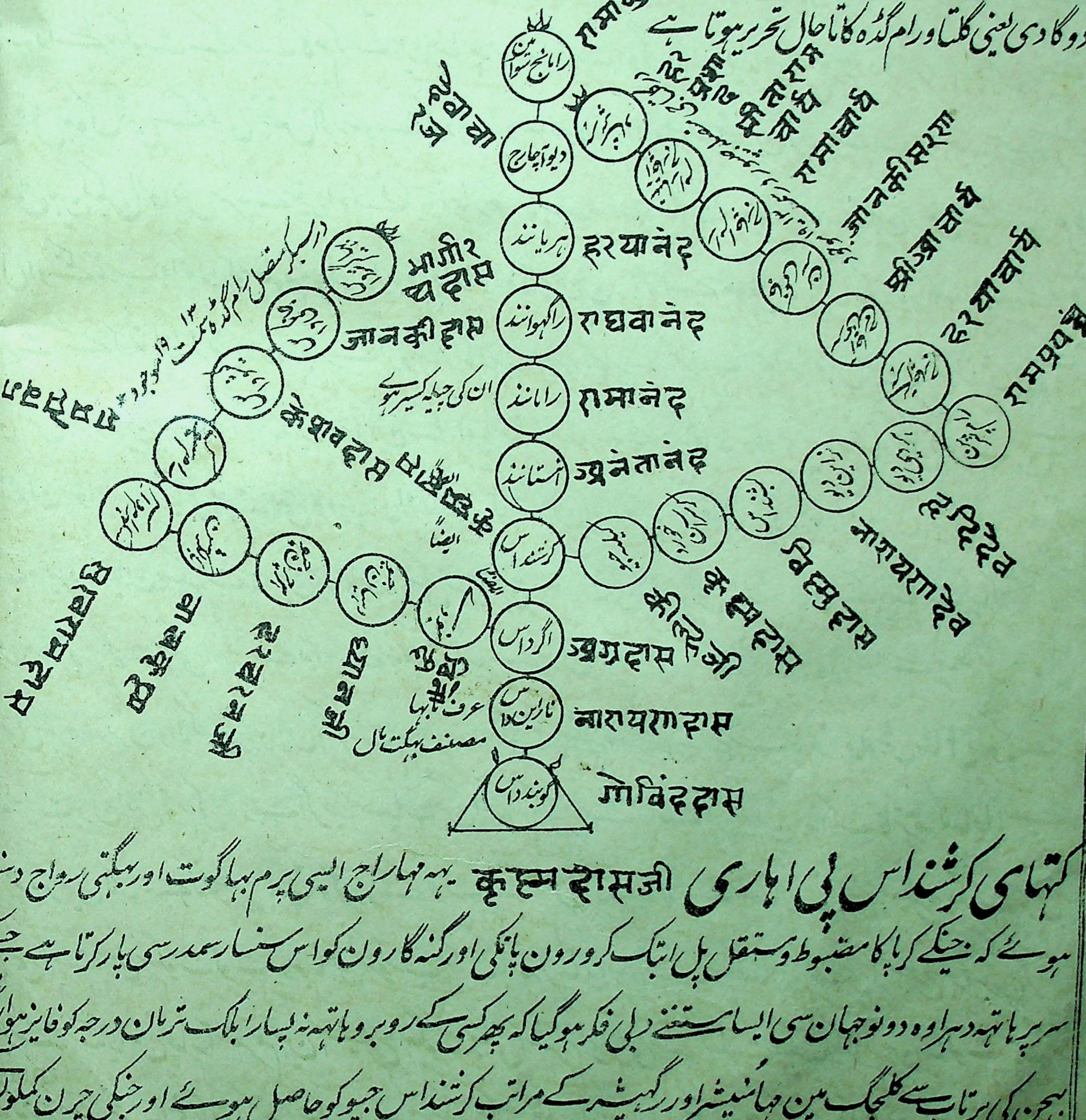

کتہای کرشنداس پی اہاری कृष्णदासजी

یہہ مہاراج ایسی پرم بہاگوت اور بہگتی سواج دہندہ
ہوئے کہ جنکے کرپا کا مضبوط و مستقل پل ابتک کروڑون پاپی اور گنہگارون کو اس سنسار سمدر سی پار کرتا ہے جنکے
سر پر ہاتہہ دہرا وہ دونو جہان سی ایسا مستغنی دلی فکر ہوگیا کہ پہر کسی کے روبرو ہاتہہ نہ پسارا بلکہ تربان درجہ کو فایز ہوا بہگو
بہجن کی پرتاب سے کلجگ مین جہانیشر اور رگہیشر کے مراتب کرشنداس جیو کو حاصل ہوئے اور جنکی چرن کملون کے
دیس دیس کی راجا و رانا پوجا سیوا کر کے مراد دلی کو پہونچی و اہمہ براہمن جو مشہور ہین اونکی نسبن مین مثل آفتاب کی ہوئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ بہگوت بہگتون کے دل مانند کمل کے کہلائے اور اگیان کا اندہیرا دور کیا کیونکہ اگر داس و کیول رام و تہی ناراین و پدم نابہہ گدادہ

و دیو اور کلیان و غیرہ صدہا چیلے انکے ہوہ و پرم بہگت ہوئے کہ ہر ایک نے لاکہون کا اودہار کیا یہہ مہاراج انندتانند چیلے راما نندجیو کے
نادانی ۱۲ — انجام یا نجات ۱۲

چیلے تہی گلتا کہ متصل آمیر گوروددوارہ مشہور و معروف ہی ظاہر و قایم گروہ اونکا ہے اور گوروددوارہ ہنڈورے جو متصل لاہور کے ہے

اور ادس گاوے کے ہزارہا سیوک ہین وہ بہی چیلے ہاے کرشنداس موصوف سی قائم ہوا پہلے گلتاجیو مین جوگے رہا کرتے

تہی وہان براے سیر اتفاق جانے کرشنداس موصوف کا ہوا منشہ جوگیان نی مکان پر ٹہرنی نہ دیا کرشنداس جیو دہانسے

علیحدہ جا بیٹہے اور جو آگ دہونے کی جلا رکہے تہے وہ بہی بہ سبب بیہودہ گوئی اوسکی اپنی پارچہ مین اوٹہا کر لی گئے جوگے

مذکور یہہ حال دیکہہ کر واسطی نمایش اپنی عظمت اور رسایتا کی شیر کی صورت بنا کر کرشنداس جیو کی دہکانی کو آیا کرشنداس جیو کو

نصیحت اوسکی ضرور ہوئے اور فرمایا کہ یہہ شخص کیسا گدہا ہے کہ ناحق تنگ کرتا ہے جوگے مذکور فی الفور گدہا ہوگیا اور

جسقدر اوسکی سیوک وہان ہتے تہے سب کے کان مین سی مُدرا کہ مدار اعظم اونکے فرقہ اور فقیرے کا ہے نکل کر کرشنداس جیو کے

پاس آگئے پر تہی راج والے امیر چیلا جوگے مذکور کا تہا واسطی اوسکی درشن کی آیا اوسکو نہ دیکہا اور دیگر جوگیون کے کانون مین

مُدرا نہ پاے در پے تفتیش حال ہوا اور بعد دریافت بخدمت کرشنداس جیو کے حاضر ہوکر قدمون مین پڑا سب جوگی حاضر

آئے اور دست بستہ کہڑے ہوکر بعد ڈنڈوت و قدمبوسی منت وار و ملتجی واسطی عفو تقصیرات کے ہوئے چونکہ بہگو

بہگت مجسم رحم اور کرپا کے ہوتے ہین اسواسطی کرشنداس جیو نی اونکی تقصیرات معاف کردے اور اونکے سر

بدستور آدمی بنا کر فرمایا کہ اسمکان مین بہگوت بہگت رہا کرین گے تم اپنی واسطی کچہہ اور تجویز کرلو اور بہگوت بہگتون کی خدمت

کرتے رہو سو جوگیون نے وہ مکان چہوڑ دیا اور گوروددوارہ بشنوان قرار پایا چنانچہ ابتک قایم ہے اور جوگی لوگ خدمت

اوس مکان کے کرتی ہین راجہ پرتہی راج نے جو پرتاب کرشنداس جیو کا دیکہا تو چیلا ہوگیا اور اسقدر کرپا کرشنداس جیو اور

بہگوت کی اوسپر ہوئے کہ بہگوت کی درشن ہوئے سو حال مفصل اوسکا گورنشہا مین مندرج ہوگا ٹکو دیس جو پہاڑ مین واقع ہے

وہان جانی کا اتفاق کرشنداس جیو کو ہوا ایک شخص مفلس کے طفل نی خدمت کری اور شیر مادگاو لا یا کرشنداس جیو کو اوسکی حال پر رحم آیا

اور فرمایا کہ بلندی پر چڑہ کر ہر چہار طرف نگاہ کر جہانتک نظر پہونچے گے وہان تک تیرا راج ہوگا چنانچہ دُرکا جہارانی کہ اونکا مندر

وہان تہا اوس طفل کو بلندی پر چڑہا کر دکہایا سو جہان تک اوسکی نظر گئے وہان تک کا راج اوسکو ہوگیا پہر کرشنداس جیو نے

کرپا کرکے اپنا چیلا کیا اور ایسا پرم بہگت کردیا کہ قلیل عرصہ مین پرم بہگت ہوگیا اور مختصر حال اوسکا یہہ ہے ایکدفعہ واسطی بہگوت

Gangotri Gyaan Kosha

بھوک کی جلیبی آئے ہنی ایک جلیبی زمین پر گر پڑے پسر اوسکا خورد سال تھا اوسنے وہ جلیبی اوٹھا کر اپنی زبان سی لگائی راجا
کو یہہ حال دیکھہ کر کمال غصہ آیا اور فرمایا کہ اس کمبخت کو بھگوت مین محبت نہین کہ بدون بھوک لگی جلیبی کہا گیا اسواسطے واجب القتل
ہی اور تلوار لیکر مستعد بہ قتل ہوا سادہو موجود تہی انہوننے اوس طفل کو اپنا بیان کر کے بچایا اور پھر راجا موصوف کو سمجھا کر بہ قیمت اوسکے
ہاتھہ فروخت کر دیا کہ بعد پرم دہام ہونے راجا موصوف کی وہ لڑکا راجا ہوا اور الیسی نشٹہا اوسکی بھگوت مین ہوئی کہ تمام اوس
دیس مین بھگوت بھگتی کا رواج ہو گیا اواب تک اولاد اوسکی اوس دیس مین راج بخشیدہ کرشنداس جیو پر موجود ہی کرشنداس
جیو نی ایک دفعہ بھنڈارہ کیا ایک سادہو کی استری حاملہ تہی دو بنواڑہ اوسکو دئی اور فرمایا کہ اسکی شکم سے میرا اشٹ دیو یعنے
بھگوت بھگت پیدا ہوگا اسی سے خدمت واجب ہے کوئی شخص بلباس لباسی سادہو کے پاپوش فروشی کیا کرتا تہا ایک دفعہ کرشنداس
جیو کی خدمت مین ملتجی بھگوت اوپدیش کا ہوا کرشنداس جیو نے وہ پیشہ اوسی چھوڑا دیا کہ لباس سادہان سی بعید ہے اور
بھگوت کے سرن کیا سادہو بند کو راگرچہ بھجن کیا کرتا لیکن اکثر یاد اوس پیشہ اور دولت و عیش و عشرت کی رہتی کرشنداس
جیو نے بہ کشف باطن حال اوسکے اندرونہ کا جانا اور اسقدر نعمت بی قیاس عنایت فرمائے کہ مستغنی ہو کر سب مزخرفات کا
تارک ہو گیا اور بھگوت کی بھجن و سیوا مین بہ تہہ دل مصروف ہو کر کرتارتہہ ہوا **کتہا** गोविंददास گوبند داس جیو جیلہ نرایندا
कृतार्थ
عرف نابہا مصنف بھگت مال کی پرم بھگت نیک طبع خوش اخلاق اور راحم اور سب کو یکسان دیکھنے مین مثل ابر باران کی کہ دوست
و دشمن اوسکی نزدیک برابر ہوتا ہے ہوئے پرم آنند کے دینی والے جو بھگوت چرتر اونکے کہان اور نودہا بھگتے اور پنج
اوپاسنا جو بھگت اونکے کہا اور چرتر کے فہیم اور چتر نہی بھگوت بھگت جو مثل جواہر نے بہا کے ہین اونکے مالا یعنے بھگت
उपासक
مال جب تیار ہوئے تو یہہ دولت لازوال کہ ہر ایک کو فیض عام ہے اور دنیا و دین دونو باسانی حاصل ہوتے ہین
اور جسقدر اوسکی پڑہنی اور سننے مین توجہہ ہو اوسیقدر سب مدارج کے روز بروز ترقی ہوتی ہے اولا گوبند موصوف کو نصیب
ہوئے یعنی نابہا جیو نی اونکو پڑہائے تب انہون نے تمام جہان مین مشہور کیا بر وقت پڑہنی اور سنانی کے زیر و زبر
یا حرف کا تجاوز اور سہو مطلق نہین ہوتا تہا اور لبوباس جو رگہنندن سوآمین ہین اونکے بھگتے کا اعتقاد اور داس بہاو تا کے
بزرگی اور بھگتون کی جہا اور اونکے معجزات الیسی بیان کرتے تہے کہ بالضرور سامعین بھگوت سرن ہو کر کرتارتہہ ہو جاتے
تہے لوگون کی اودہار مین دل و جان سی کوشش کی اور اب تک اونکی بدولت چشمہ فیض جہان مین جاری ہے چونکہ یہہ بھگت مال
پرم بہاگوت دہرم ہے اسواسطے گوبند موصوف کی کتہا بہاگوت دہرم پر جارکون مین مندرج کرے گئے *

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کتھا **विष्णुस्वामी** بشن سوامین مہاراج پرم بہاگوت اور رواج دہندہ بہگوت بہگتی کی براہمن بنس مین

بہ ملک دکہن ہوئے ہر چہار سنپردا مین جو رودر سنپردا مشہور ہے اوسکی آچارج سوامین موصوف ہین اگرچہ یہہ سنپردا قدیمی ہے لیکن زیادہ تر رواج اوسکا جو سوامین موصوف سی ہوا اسواسطے اونکے نام سے مشہور ہے اور وجہہ شہرت ازنام شیوجی مہاراج یہہ ہے کہ اصل موجد و آچارج اس سنپردا کی شیوجی مہاراج ہین یعنے اول اوپدیس اس او پاسنا کا شیوجی مہاراج نے پرمانند من کو کیا تہا پرمانند موصوف بشن کانچی مین ہوئے ٹہاگر دوارہ بردراج مہاراج مین بہگوت آراد کرتے تہے اونکی بہکتے بہاد سی بہگوت بردراج مہاراج خوش ہوئے اور شیوجی کو اجازت اوپدیش منتر کی فرمائے شیوجی نی درشن دیکر منتر اوپدیش کیا اور سب قواعد اوپاسنا کی ہدایت فرمائے اور چونکہ شیوجی مہاراج کو زیادہ تر بہگوت کی بال سے رغبت ہی اسواسطے سری کرشن مہاراج کے بال روپ کا دہیان اور سری کرشن سرناگت کا منتر اوپدیش کیا اس سنپردا مین ایشر کو سدہ ادویت مانتی ہین یعنے وہ ایشر سچدانند گہن پورن برہم سری کرشن ایک اور سب سے علیحدہ ہے بلکہ مایا کا بہی پریرک نہین اور مایا اوسکی قریب خودبخود سب کام یعنے برہمانڈون کے پیدائش وغیرہ کرتے ہے جسطرح سنگ مقناطیس کہ وہ آہن کو واسطے حرکت کے متحرک نہین ہوتا لیکن آہن جب سنگ مقناطیس کے نزدیک جاتا ہے خود بخود حرکت کرتا ہے اور وہ ایشر موصوفہ بالانند نندن برندا بن چند گولوک نواسی ہمیشہ مثل طفل ہفت سالہ اپنی سکہاؤن کے ساتہہ کہیل اور بہار کرتا ہے برج زمین اور گولوک مین کچہہ کم و بیشی نہین تلک اور سنیاس کا حال بہیکہ نشٹہا مین مندرج ہوگا جو قواعد خاص اس سنپردا والون کے ہین اوسکی بشنو اور بیرو گجرات مین اکثر ہین لیکن حسب قواعد مروجہ بلبہہ آچارج کے زیادہ تر رواج اس سنپردا کا ہے اور اگرچہ قواعد قدما اور بشن سوامن اور بلبہہ آچارج مین کچہہ فرق نہین کہ سب بال سروپ کی اوپاسک ہوئے لیکن بلبہہ اچارج جیو نے بعض بعض بہاو اور قاعدہ حسب جذبہ محبت دلی ایسے نکالے کہ زبردستے دل کو کشش کرتے ہین سو اونکا حال قدری قلیل بلبہہ آچارج کے کتہا مین اور رہانسل نشٹہا مین مندرج ہوگا اور بابالعل کہ جنکا معتقد داراشکوہ برادر عالمگیر تہا وہ بہی اسی نشٹہا اور سنپردا مین تہا اگرچہ بعض مادہ سنپردا مین کہتے ہین لیکن تحقیقاً اسی سنپردا کا پیرو ہوا اوسنے ایک دو قاعدہ مین کم و بیشی کرکے اپنے طور پر رواج اس سنپردا کا کیا واضح ہو کہ بشن سوامین مہاراج کی سنپردا ایسی پرم پوتر اور جلد بہگوت مین دل لگا دینے والی ہے کہ اوسکا بیان نہین ہوسکتا کروڑن بہگت اس اوپاسنا کی بدولت اپنی مراد کو پہونچی اب گورو دوارہ کلان اور مشہور

اور مشہور اس سپنرداکا گوکل مین ہے کہ جسکا ذکر بلبھہ آچارج کے کتھا مین ہوگا اور باقی گوردوارہ گجرات مین ہین مگر مثل گوکل کے اور کوے مشہور نہین اب شجرہ از ابتداے شیوجی تا بشن سوآمین یہان لکھا جاتاہی اور آیندہ کا بلبھہ آچارج کی کتھا مین مندرج ہوگا اور یہہ شجرہ گورچیایہ کی اعتبار سی ہی مثل شجرہ توالد تناسل

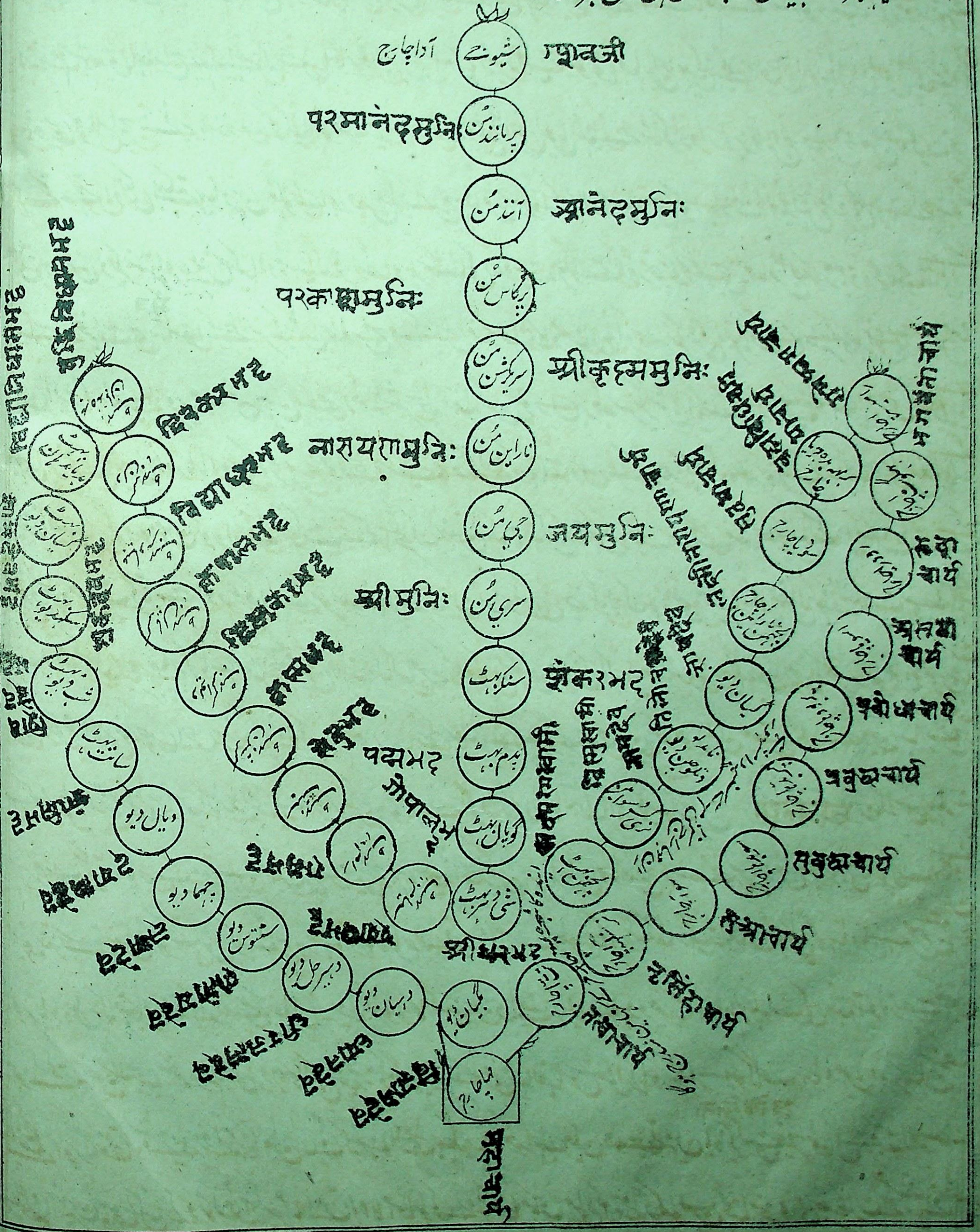

کتھا बल्लभाचार्य بلو آچارج کہ مشہو بلبھہ آچارج ہین پرم بھاگوت اور پریمی اور سنپردا کی آچارج اور سنسار
سمدر کے ڈوبنی والون کو مشکل کشتی کے ہوئے بشن سوآمین سنپردا مین اگرچہ آچارج اور بھگت بہت گذری لیکن یہہ مہا اگر
رکین ہوئے اپنے مقام قیام کو چہوڑکر اول گوکل مین اور پھر برندابن مین آئے اور بھگوت آرادہن مین مشغول ہوئے بخواہش
بھگوت یہہ متمنا ہوئے کہ بالتسل نشٹہا کا رواج اس سنسار مین خوب ہووے تاکہ پاپی اور گنہ گارون کا اودہار ہو اسو اسطی برندابن
سی پھر گوکل مین آئے اور بھگوت نی خواب مین واسطی رواج اس اوپاشنا کی ارشاد فرمایا اسواسطے بھگوت مورتے براجمان
کر کے لوگون کو ہدایت وتلقین فرمائی اور پھر بھگوت پوجا اور سیوا کا ایسا طریقہ جاری فرمایا کہ خواہ نخواہ طبیعت گرویدہ ہو چونکہ
بالتسل نشٹہا مین طیاری اشیائی راگ بھوگ وسرنگار بال روپ بھگوت کی وقت بوقت علیحدہ علیحدہ ضروری ہی اسواسطے
بھگوت نی واسطی شادی کر لینے کے اجازت فرمائے اور جو سوآمین ممدوح نی کچھہ انکار کیا تو بھگوت کے جانب سے مبالغہ
ظہور مین آیا سبب مبالغہ کا یہہ ہے کہ جو کوئی بھگت جس اعتقاد راسخ سے بھگوت آرادہن کرتا ہے تو بھگوت اوسی بھاو سے
اوسکی دلمین ونیز بروقت کمال کو پہونچ جانے بھگتے کے ساکہات ظہور فرماتی ہین بھگوت کو خیال ہوا کہ بجای نندبابا کے
خود بلبھہ آچارج جیو موجود ہین لیکن بجای جسودہا مہارانی کے والدہ کسکو کہونگا اسواسطی مبالغہ کیا بلکہ ایک براہمن کے
دل کو پریرنا کر کے لڑکے اوسکی بھینٹ کرادے پھر تو ایسا آرادہن اور رواج اس بالتسل بھاو کا ہوا کہ گویا بھگوت نے پھر
اوتار دہارن کیا ہے کچھہ عرصہ بعد بٹہل ناتہہ مہاراج پیدا ہوئی کہ اونکا ذکر بالتسل نشٹہا کی بھگتون مین تحریر ہوگا اونکی سات
صاحبزادی ہوئے اور ہر یک کے نام سی سات گادے اب تک گوکل مین موجود ہین بعض گادے مین سات دفعہ
اور بعض مین نو دفعہ بھگوت سیوا آرادہن ہوتا ہے اگرچہ رادہکا مہارانی کو سوکیا स्वकीया بھاو سی بھگوت
پریاجان کر آرادہن کرتے ہین لیکن پورن برہمہ سچدانند گہن سری کرشن مہاراج کو مانتے ہین اس سنپردا کی الوکک بھاو کے
کچھہ تعریف نہین ہوسکتی جو بابا نند اور جسودہا مہارانے لاڈ لڈاتے ہونگے وسیقدر گوسائیان گوکل کو بھاونا ہے صحن مکان
کو زیادہ اونچا نہین رکھتے بدین خیال کہ ایسا نہو لڑکا گھٹنیون چلتے گر پڑے بروقت آرام بھگوت کی بلند آواز سے نہین
بولتے بدین سبب کہ پرم سکمار لڑکا کچی نیند نہ جاگ پڑے علی ہذالقیاس ہزارہا در ہزار الوکک भाولوکک बھاو ہین اور یہان تک
پہنچگے اور اعتقاد اپنے نشٹہا مین ہے کہ جسوقت بھگوت خواب مین ہوتے ہین یا دیگر کسی غیر معمول وقت کوئے
شخص ہر دو جہان کے دولت چڑہاتے والا آجاوے تو کیا ممکن ہی کہ مندر کہولین چنانچہ والی جیپور نے ایک دفعہ

ف نجات کو پہونچی کسی مدکا یا نجات مغفرت ۱۲

ف پیغمبر سری بواہی ہوے

امتحان بہی اسباب مین کیا تہا اور اب تک وہی بہاو اور قاعدہ بدستور جاری ہین کسی گادے مین پچاس ہزار اور کسی مین

لیے گدی

تیس چالیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہی سب بہگوت آرادہن اور تیار آرایش و اسباب بال سروپ و راگ بہوگ وغیرہ مین خرچ کر دیتے

ہین بلکہ قرضدار رہتی ہین یہہ گوسائین بلفظ گوکلستہہ مشہور ہین جبکہ اونکا بہاو اور ان گوکلستیہ گوسائیون کا دیکہا اور سنا

نیک یا بزرگی ۱۲

تحریر مین نہین آسکتا اور اونکے چیلون کو جسقدر بہاو اور بہگتی اپنے گورو مین ہے وہ نہ ہے بیان نہین ہو سکتی بی شک اور کسے

سنپردا مین اسقدر اعتقاد اپنے گورو مین نہین مارواڑ اور گجرات مین سیوک اس سنپردا کے بکثرت ہین بلبہہ آچارج کے

خاندان مین اکثر بہگت کامل اور رسیدہ گذرے اور جو اونکے کرپا کے ذریعہ سے بہگوت پاراین ہوئے اونکی شمار تو کسی

بہ انتہا رسید ۱۲

ہو سکتی ہے بلبہہ آچارج سوآمین کے بہاو کو خیال کرنا چاہئے کہ اپنا نام بہی موافق اپنے بہاو کے مشہور کیا یعنی بلّو گوپ

वल्लभ

قوم کو کہتے ہین کہ جس قوم مین نند بابا تہے سو اپنے خاندان کو بلّو کل مشہور کیا یعنے گوپ کل ایک دفعہ ایک سادہو برج مین آیا

اور ٹہوہ سالگرام کا درخت چہو کر کے شاخ پر لٹکا کر واسطے ملاقات بلبہہ آچارج کے گیا جب واپس آیا تو ٹہوہ مذکور شاخ

درخت پر نہ پایا اور آچارج ممدوح کی خدمت مین حاضر ہو کر حال کہا اونہون نے فرمایا کہ تم کیسی سیوک ہو کہ سوآمین کو چہوڑ کر

جا بجا پہرتے ہو سادہو مذکور نے عذرات پیش کئے اور پہر آکر جو دیکہا تو صدہا ٹہوہ ایک قسم کے اوس درخت

پر پائے پہر آچارج ممدوح کے خدمت مین آیا اور جو حال دیکہا تہا بیان کیا آچارج نے فرمایا کہ تم اپنے سوآمین کو کس واسطے

نہین پہچان سکتی سادہو خاموش ہوا اور مطلب لے د بلبہہ آچارج جیو کا سمجہہ کر قدمون مین پڑا اور اپنا ٹہوہ سالگرام جیو کا لیکر بہگوت

آرادہن اور سیوا مین دل سے مصروف ہوا واضح ہو کہ اوپاسک کو بہگوت مین ایسی نشٹہا چاہئے کہ جیسی بی وقوف کو

اپنے جسم مین ہوتے ہے نہ یہہ کہ سوآمین برشاخ و خود در سیر و فراخ اب شجرہ خاندان بلبہہ آچارج کا لکہا جاتا ہے

تین

لیکن منجملہ سات گادے کے چند گادے بسبب نہونے اولاد پسری کے نواسون وغیرہ کی پاس ہین اور دو

لیے گدی

گادے پر اصل اولاد بٹہل ناتہہ جیو کے ہے سو اونمین سے ایک گادے کا شجرہ لکہنا کافی سمجہا *

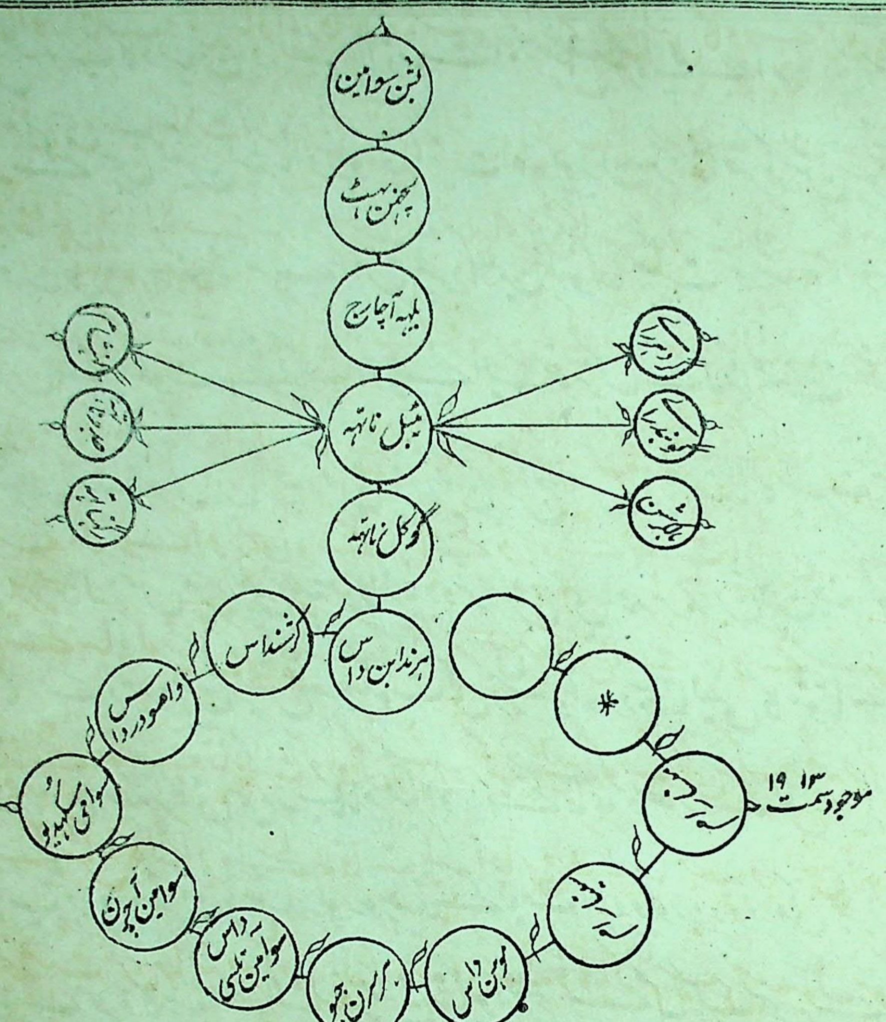

کہتا — माधवाचार्य

مادہو آچارج سوآمین برہمہ سنپردا مین پرم بہگت و آچارج و رواج دہندہ اس سنپردا کے ہوئے اگرچہ یہہ سنپردا قدیمی ہے لیکن مادہو آچارج سوآمین نے اس سنپردا کو تمام جہان مین ایسا پہیلایا کہ بخوبی ہر ایک دیس مین رواج ہوگیا اور اب یہہ سنپردا سوآمین موصوف کی نام سے مشہور و معروف ہے یعنی مادہ سنپردا اور برہمہ سنپردا اسواسطے کہتے हین کہ اول بہگوت نی اس سنپردا کے قواعد برہما جیو سی بیان کیے برہما جیو نے بہ سلسلہ گو رو چیلہ بہگتان مندرجہ شجرہ کو اوپدیش کر کے رواج دیا اور بعض جو کو ریہ اور بعض مہا پربہو سنپردا بیان کرتے ہین اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ سری کرشن چیتن مہا پربہو سا کن گوڑ دیس بنگالہ[۱۲] श्रीकृष्णचैतन्यमहाप्रभु گौड़िया
اسی سنپردا مین اچارج اور بہگت نامور بہگوت اوتار ہوئے اور تمام دیس گوڑ بنگالہ کو ہدایت کرکے بہگوت سنمکہہ کیا اسواسطی مہا پربہو وگوڑیہ نام سے بہی مشہور ہے مادہو آچارج موصوف براہمن بنس دراوڑ دیس مین بہ موضع اوڑپے کرشنا کانچی پوری उडुपीकृष्णा
سی گوشہ غرب وجنوب مین واقع ہے ہوئی شاریرک سوتر اور گیتا جیو پر بہاش تصنیف کیا اعتقاد اس اوپاشنا والون کا یہہ ہے کہ ایشر تٹستہ[قرب رہنے والہ ۱۲] तटस्थ ہے اوسکی پریرنا[رغبت یا تحریک ۱۲] प्रेरना سے مایا[قدرت ۱۲] माया جگت کو رچتی ہے اگرچہ بہ قاعدہ متقدمین اس نشٹہا مین بیان و آرادہن بشن نارائن کا پایا جاتا ہے لیکن اب بلکہ رو برو سے مادہو آچارج مہاراج سی اوپاشنا سری کرشن اوتار کے اس سنپردا مین مروج ہے اور ایشر پورن سچدانند گہن سری کرشن سوآمین کو لوک نو اسی کو مانتی ہین اور مادہرج نشٹہا سی کہ اوسکا ذکر نشٹہای نوزدہم مین ہوگا دہیان و تصور کرتے

۱۲ ایک آچارج کا نام ... مین مادہو نام مشہور ... لیکن ۱۲

ہین اگرچہ مادہرج تنہا مین جگل سروپ کا دہیان اور تصور لازمہ ہے اور جگل سروپ کا ہے آرادہن وسیوا اس سنپردا مین مروج
اور رادہکا جی مانی ہین پرکیا بہاو رکہتے ہین لیکن ایشرتا اور خدائیت اور پورن برہمتا سری کرشن سوآمی مین تصور کرتے
ہین کہ اونکے بہاش اور دیگر گرنتھون سی یہہ بات ظاہر ہے اس سنپردا مین لکہو کہا بہگت اور سدہ نامور گذرے اور ہوتے
ہین واسطے دور کرنے دکہہ آواگون کے بہگوت نے ایک اوپاے ایسا تجویز کیا ہے کہ بلا محنت و مشقت اس سنپردا کی ذریعہ
سی کروڑون مہا ادہم بہگوت کو پراپت ہوتی ہین اگرچہ دکہن دیش مین رواج اس اوپاسنا کا بکثرت ہی اور گوردوارہ عظیم الشان
وہان ہین لیکن درینولا برج مین اور بنگالہ دیش مین بہی یہہ سنپردا زیادہ تر مروج ہی اور برندابن مین چند گوردوارہ مشہور و معروف
مثل مندر گوبند دیو و مدن موہن و سرنگار بٹ وغیرہ ہین کہ فیض عام بہگوت کی درشنون اور روپچہا لینی کا ہوتا ہے معجزات یا دہوا جات
سو آمی کے لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین اسیقدر کافی ہی کہ جسکا نام لیکر اور اونکے قاعدہ مقررہ کے عمل سی کروڑہا مہاپاپی بہگوت
بہگت ہوکر اپنی مراد کو پہونچی اب شجرہ خاندان باعتبار گورو چیلہ کے بابت اکید و گوردوارہ کی تحریر ہوتا ہے اس سنپردا مین
ہزارہا در ہزار گوردوارہ ہین سب شجرہ کا ملنا اور لکہنا غیر ممکن تہا واضح رہے کہ ایک تحریر سے سری کرشن جی مہاپربہو کے
چیلہ سروپ دامودر اور اونکے چیلہ گدادہر بہٹ اور اونکے چیلہ کرشن برہمہ چاری معلوم ہوتی ہین یہہ اندر
اختلاف ہے سو کچہہ بات نہین   شجرہ مین موجب بہگت مال کے جو صحیح معلوم ہوا سو لکہا +

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

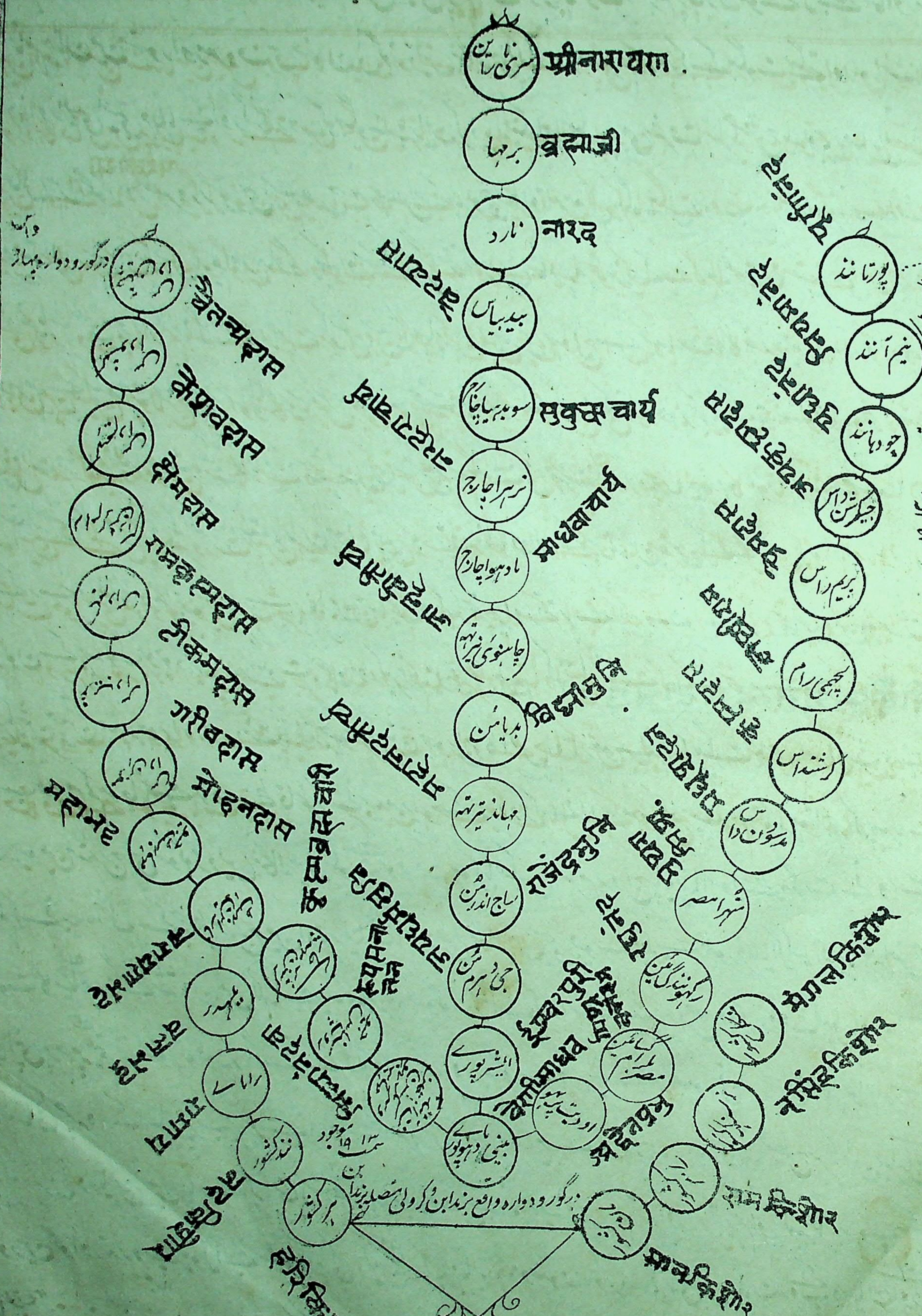
سری نراین
श्रीनारायण
برہما
ब्रह्माजी
نارد
नारद
بیدبیاس
टीकमदास
गरीबदास
मोहनदास

کتھا नित्यानंदजी

نت آنند جیو مہاراج ایسی پرم بھگت اور بھاگوت دہرم پرچارک ہوے کہ جنکے مہما اور پرتاپ تمام جہان مین مشہور اور معروف ہی جنہون نی گوڑ دیس بنگالہ سی پاکہنڈ اور ادہرم کو دور کرکے بھگوت بھگتے اور اوپاشنا کا رواج دیا اور ایسی ایسی مہاپاپے اور گنہگارون کو بھگوت پاراین کر دیا کہ جنکو اجامیل پر بھی شرف تہا جسطرح بلدیو جی مہاراج نشاء اپنی حال مین مخمور اور مسرور رہتی تہی اسیطرح یہہ مہاراج کہ بلدیو جی کا اوتار ہوئی بھگوت کی روپ مادہری اور پریم کے نشہ مین ہو وہ متوالی رہتی تہی کہ جس پریم اور بہاو کو دیکہہ اور سنکر دیگر اشخاص بی شمار پرم آنند کے رس مین غرق اور مگن ہوئی جنم مہاراج موصوف کو ندیا شانتی پور بنگالہ دیس مین ہوا سری کرشن چیتن مہاپربہو کی بڑی بہائی تہے جب دیکہا کہ گوڑ دیس کے لوگ بھاگوت دہرم سے بمکہہ ہین تو اونپر رحم آیا اور چند عرصہ تک سخت تپ کرکے بھگوت کو خوشنود کیا بھگوت نے حسب خواہش اونکے بردان دیا اور بعد بھگوت بھگتی کو تمام اوس دیس مین مہاراج موصوف نی مہنت اور گورو روپ ہوکر مروج فرمایا ابتک اوس دیس مین اسقدر بھگتی کا رواج ہی کہ اکثر بھگوت پاراین ہوتی ہین اور ترک خانمان کرکے برندابن باس کرتے ہین جو بہاو اور پریم اوس دیس کے رہنے والونکا برندابن اور سرے برندابن چند مین دیکہا تحریر اور تقریر سے باہر ہے اب بھی برندابن مین قریب نصف لوگون کے یہہ لوگ موجود ہین اور بھگوت بھجن اور کیرتن مین ہتی ہین

श्री कृष्ण चैतन्य महाप्रभु کتھا

سری کرشن چیتن مہاپربہو برادر خورد نت آنند جیو سری کرشن مہاراج کا انس اوتار ہوے چونکہ بھگوت کا عہد اور ارشاد ہے کہ جب دہرم کم ہوجاتا ہے تو واسطے قائم کرنے بید مرجاد کے اور دور کرنے ادہرم کے میرا اوتار ہوتا ہی کہ یہہ بات گیتا جیو مین مندرج ہی سو گوڑ دیس بنگالہ مین بھگوت بھگتی موقوف ہوکر بالعکس دہرم رواج پایا تہا اسواسطے بھگوت نے واسطے قائم کرنے بید مارگ کے جسطرح برج مین اوتار لیا تہا اسیطرح بنگالہ مین سچی جیو کے بطن سے ظہور فرمایا اگر کسی کو یہہ اعتراض ہو کہ بھگوت کا شیام رنگ شاشترون مین لکہا ہے یہہ مہاپربہو جیو گورہ رنگ کسواسطے تہے سو واضح ہو کہ بروقت کہیل اور بہار کے گوپکا اپنی پرم پریتم نند کشور کو طعنہ دیا کرتے تہے کہ تو کالا ہے اور ہم گورے ہین تیرے خوبصورتی اور حسن ہماری خوبصورتے اور صفائی چہرہ کے مقابلہ پر کب برابر ہے اسواسطے سری کرشن چیتن مہاراج نے گورہ رنگ دہارن کیا جسطرح سری کرشن مہاراج نے پریم اور رس کا دریا برج مین جارے کیا تہا اسیطرح مہاپربہو مہاراج نے بہ عنیہ اوس پرم آنند اور رس کا پریم اور سکہہ جگل سروپ کے تصور مین محو اور تدروپ ہوکر اپنے شیوکان کی دلمین ظاہر کیا مہاپربہو موصوف خوردسالی سی ہی بھگوت روپ کے دہیان اور مین مگن رہتے تہے ہفت سالہ عمر کا ذکر ہے کہ کیشو بہٹ نامی کاشمیرے براہمن تمام جہان کے براہمنون کو مناظرہ اور بحث مین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح کرتا ہوا سکن مہاپربہو موصوف مین پہونچا بہت پنڈت ہمراہ تھے مہاپربہو جیو نے ایک لحظہ مین وہ غرور اوسکا رفع کردیا اور بعد
ایسی کرپا کرے کہ وہ بھگوت بھگت ہوگیا مفصل یہہ حال کیشو موصوف کی کتھا سے معلوم ہوگا کہ مادہرج نشٹھا مین لکھی جاویگی
ایک دفعہ مہاپربہو جیو جگنّاتھ رای سوآمین کے روبرو کیرتن کرتے تھے بحالت کیرتن بھگوت چیترون کی ایسی پریم اور تصور روپ
कीर्तन
بھگوت مین مدہوش اور بیخبر ہوگئے کہ تدروپتا کے نوبت پہونچ گئے اور موجودین کو چیتن بہج روپ نظر آیا لوگون نے باہمدگر یہہ
گفتگو کرے کہ اس پرشوتم پورے مین ہمیک ہی روح چیتن بہج ہی اگر مہاپربہو جیو کا چیتن بہج روپ نظر آیا تو کیا تعجب اور کیا اونکی بزرگی
ہی شدہ شدہ یہہ خبر مہاپربہو جیو تک پہونچی اور دل مین خیال کیا کہ منجملہ ان اشخاص کے اکثر ہماری ہی شیوک ہین اور اونکے دلمین
اعتقاد کامل نہ ہوگا تو بھگوت بھگتی اونکو حاصل نہ ہوگی اسواسطے چھہ بہوجا دہارن کرکے درشن دئے اور سب کا اعتقاد درست کردیا چنانچہ
ابتک چھہ بہوجی مورتے مہاپربہو جی کے پرسوتم پورے مین ہے کہ درشن ہوتے ہین کتھا रूप ॥ सनातन ॥
روپ وسناتن جیو دونو بھائے حقیقی پرم بھگت اور بہاگوت دہرم پرچارک ہوئے اور ایسا اس جگت کا اوپکار کیا کہ سنسار
کا پار ہونا ازبس آسان ہوگیا یہہ ہر دو صاحب گوڑ دیس بنگالہ کے رہنے والے بادشاہی منصب دار ذوی الاقتدار تھی خزانہ کثیر
رکھتے تھے ایک رات شمار اور حساب خزانہ کا کرتے کرتے صبح ہوگئے بکمال مغموم و متردد ہوئے اور باہمدگر کہنے لگے کہ افسوس تمام
رات مزخرفات اور کار بیہودہ مین گذر گئے اگر بھگوت سماج اور کتھا مین بیٹھتے تو دم بدم خبر ملتا تے کہ کسقدر رات گذری آج کچھہ بہے
خیال ہوا یہہ عمر بلا بھگوت بھجن ناحق رایگان گئے اور جاتا ہے یہہ کہکر اوسی وقت تمام نعمت اور دولت کو مثل ریزہ خاک کی ترک کیا
اور خدمت مین نت آنند و مہاپربہو جیو اپنے گورو کے حاضر ہوکر ہدایت خواہ ہوئے اونہون نے اجازت فرمائی کہ برج
بھوم مین جاؤ اور وہان کے بن اور مقامات بہار سری کرشن سوآمین کے جو مدت سے پوشیدہ اور خفیہ ہوگئے ہین ظاہر کرکے گم
ہاے چتر ترولیلا و مادہرج درس بلاس کا رواج دو حسب الارشاد ہر دو صاحب موصوف روانہ ہوئے اور جسوقت برج بھوم
مین پہونچے تو خود بخود تاثیر اوس زمین اور ہوا سے خوشگوار اور سبزہ و دلکش سی روپ مادہری بھگوت مین محو اور مدہوش
ہوگئے اور ایسی بوی عشق پریا پریتم مہاراج کے دماغ جان کو پہونچے کہ نیک و بد دکھہ سکھہ سب کو فراموش ہوکر پرم آنند مین
مگن ہوئے جب کچھہ ہوش ہوئے تو مزارعان سی پوچھا کہ برج کہان ہے ایک نے جواب دیا کہ کیا تیرا تولد کنندہ اندھا ہوگیا ہے
یہہ برج نہین اور کیا ہی گسائین مہاراج اس گالی سی ایسا خوش ہوئے کہ جیسا کوئی سگن برہم اوپدیش سے خوش ہوتا ہے
اور شادان و فرحان نند تصور مین جھکی ہوئے اول متہرا جیو مین اور پھر برندابن مین پہونچی دیکھا کہ جمنا جیو جارے ہین اور راسلیا

بن گنجان سرسبز وشاداب ہی کہ آفتاب کا طلوع وغروب معلوم نہین ہوتا بعد تلاش دو چار گہرون کے آبادی پای اور دریافت
ہوا کہ باشندہ اوس آبادی کی واسطی پوجا برندا دیوی کے گئے ہین وہانسے برندا دیوے کی تلاش کرتے ہوئے روانہ ہوئے
دیکہا کہ وے لوگ ایکجگہہ زمین پر دودہ دہے چڑہا کر روانہ ہو گئے سو اوسے جگہہ قیام کیا رات کو برندا دیوے نی درشن
دے اور فرمایا کہ ہمارا سروپ اسی جگہہ ہی تم نکال کر استہاپت کرو سو گسائین روپ جیو نے حسب الارشاد عمل کیا اور تک
برندا دیوے موجود ہین اور جسکے گہر مادگا وبچہ دیتے ہے اول دودہ درگا جیو ممدوح کو چڑہایا جاتا ہے بعد ازآن سری گوبند دیو
جیوے گسائین روپ ممدوح کو خواب مین ہدایت فرمائے کہ فلان مقام پر ہمارا سروپ موجود ہی اور ایک مادگا وا پنا دودہ وہان
چڑہاتے ہے تم ظاہر کرو گسائین جیو موصوف نی اوس سروب کو نکال کر استہاپت کیا اور واسطی پوجا کے جیو گسائین اپنے
برادرزادہ کو کہ اوسی عرصہ مین بعد ترک خانمان آگئے تہے آجازت دی اور فرمایا کہ راجہ ہائے کلان بہوگ وغیرہ کا لوازمہ
جاری کہین گے راجہ مان سنگہہ والے آمیر بہ شوق درشن گسائین موصوف کی آیا اور بعد درشن وقت رخصت عرض کیا کہ کچہہ اجازت
کسی امر کی مجکو ہووی جیو گسائین جیو نے فرمایا کہ ہم کو کچہہ نہین چاہئے اگر چاہو تو مندر گوبند دیو جیو کا بنوا دو راجہ نے قبول کیا
اونہین ایام مین قلعہ اکبراباد طیار ہوتا تہا او سنگ سرخ اور کسی جگہہ نہین جا سکتا تہا راجہ موصوف نی بادشاہ سی حکم لیکر مندر سنگین
گوبند دیو جیو کا طیار کرادیا تیرہ لاکہہ روپیہ صرف اجرت اور مصالح مین خرچ ہوا اب تک وہ مندر برندابن مین مشہور اور موجود ہی کہ نظیر اسکے
نہین رکہتا لیکن واضح ہو کہ عہد محمد شاہ بادشاہ مین راجہ جی سنگہہ نے بارہ پوران مین یہہ بات سنی کہ جو کوئی گوبند دیو کے درشن
کرتا ہی پہر اوسکو آواگون نہین ہوتا کمال منت وآرزو سی وہ سروپ گوبند دیو جیو کا جی پور کو لی گیا کہ وہان براجمان ہین اور
برندابن مین دوسرے مورتی استہاپت ہوئے گسائین روپ موصوف کو بروقت رخصت اونکی گورو نی فرمایا تہا کہ گرنتہہ ہائے
رس ریکاش کی تصنیف کرنا اوسکی بجا آوری گسائین موصوف سی بدین خیال کہ دوات قلم وکاغذ وغیرہ کا سنگرہ کرنا پڑیگا اور
ترک وبیراگ مین خلل آویگا نہین ہوئے سے تہے شیوجی بہگت راج مہاراج نی خواب مین ارشاد فرمایا کہ فراموشی ہدایت گورو دیو کے
ممنوع ہی گسائین جیو نی بہ انقیاد حکم بہت گرنتہہ مثل رس سدہانت واوجل نیلمن وبہگت رس امرت وبہگوت امرت وغیرہ سیا لاکہہ
اشلوک مین تصنیف کئے کہ مشہور ومعروف ہین اور بہگتون کو پریم کی رس سی پورن کرتے ہین ایک اسلوک مین بہ وصف شری
یعنے جد سری لاڈلے جیو کی یہہ تمثیل لکہی کہ مثل ناگنی کے ہے گسائین سناتن جیو کو یہہ خیال ہوا کہ گسائین روپ جیو شاعر
اگرچہ دلپذیر ہی لیکن بہاو پریا پریتم کا خوب نہین سمجہا کہان تو لاڈلے جیو پرم سکمار کہ جنکی نازکی او رکو ملتائے کی مقابلہ مین کلیہ

H. Hari Dass Sahir, Nabha (St…)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کا بہول بہی سخت ہی ہور جنکے سو بہاگ کے اوپر سو بہاگ بہی تصدیق ہوتے ہے اور کہان ہوزی کی تمثیل کہ اگر وہ پرم سکماری تصویر
بہی سانپ کی دیکہتے ہے تو خوف کرتے ہے غرض اس خیال سے اکثر گسائین سناتن جیو کو اوس تمثیل کا قلق رہتا تہا ایک روز
سیر کنان جاتی تہی درخت کی نیچی ایک طفل کمال خوبصورت اور چند دختر برجباسیون کو دیکہا کہ جہولا ڈال کر جہول رہی ہین اور
بازی قہقہہ مین مصروف ہین اور اگرچہ سب دختر موصوفہ حسین اور خوبصورت ہین لیکن ایک لڑکی اسقدر حسین اور نازک ہی کہ
ایسی سندر تا مدت العمر نہین دیکہی تہی وہ لڑکی ایک چنبڑے باریک اوڑہی ہوئی ہی اور اوسمین نینی یعنی جعد مشکین مثل ناگن کے ایسی لہراتی ہے
کہ سر موہنی ناگن ہین اور اوسمین فرق نہین گسائین سناتن جیو بی محابا دیکہہ کر پوکاری کہ مار مار کوئی دوڑ کر ناگن کو اس پریم سندری کے سر پر سے
اوتارو اور یہہ کہکر بی ہوش ہوگئی جب ہوش آئی تو اسلوک روپ گسائین جیو کا یاد آیا اور جانا کہ سری لاڈلی جیو نی واسطی رفع شک
اوس اسلوک کی یہہ چرتر کیا ہی گسائین روپ جیو کے خدمت مین آئے اور پرکرمان کر کے سرگذشت بیان کری واضح ہو کہ
گسائین سناتن جیو بڑے بہائی روپ گسائین کی تہی لیکن بہگتی مین اونکو بڑا جانکر ڈنڈوت اور پرکرمان کرے گسائین روپ جیو
فربہی اور گسائین جیو سکمار اور ہر روزہ پرکرمان برج کے کیا کرتے تہے ایکروز بعد پرکرمان جو روپ گسائین کی پاس آئے
تو گسائین روپ موصوف کو خیال ہوا کہ سناتن جیو اپنی گہر پر غذای لطیف کہ ہر یک کو نہین مل سکتی کہایا کرتے تہی اب
نان خشک آرد گداگری سی کسطرح سیری ہوتی ہوگی یہہ خیال ہوا تہا کہ سری لاڈلی جیو شیر و برنج و دیگر لوازمہ لطیف بلباس
دختر برجباسی کی لائین اور بکمال کومل گفتاری سی فرمایا کہ ہماری گاؤ نی آج بچہ جنا ہی میری والدہ نی یہہ لوازمہ تمہاری واسطی بہیجا ہے
ہر دو گسائین موصوف نی اوس لوازمہ کا بہوجن طیار کر کے بہوگ لگایا وہ مزہ پایا کہ مدت العمر کسی غذا مین نصیب نہین ہوا تہا
سناتن جیو نی روپ گسائین سی سبب اسکا پوچہا اونہون نے سب حال اپنی خیالات کا بیان کیا سناتن جیو نی فرمایا کہ باوجود
ترک و علیحدہ گی از دولت و حشمت ابتک منہ زبان کا باقی ہی کہ جسکی سبب سے لاڈلی جیو کو تکلیف ہوئی آیندہ خیال رہی جب نتیانند
جیو و سری کرشن چیتن مہاپربہو جیو گور و روپ سناتن جیو کی اس جہان کا ترک کر کے پرم دہام کو گئے تو سماجیان گور و موصوفین کے ٹہاکر دوارہ
کو کمال غم ہوا بعد عرصہ خیال آیا کہ اب سوا روپ سناتن جیو کے اور کوئی قدر شناس بہگوت کیرتن اور بہجن کا نہین اسواسطے
برندابن مین آئی اور ایکروز سماج ہوا سب بہگوت بہگت اور رسادہو اوس سماج مین جمع ہوئی اور ایک بڑے سبہا ہوگئی اس
لطف اور پریم کی ساتہہ کیرتن اور بہجن ہوا کہ سب حاضرین پریا پریتم کے پریم مین بیہوش اور از خود رفتہ ہوگئی لیکن گسائین روپ جیو
اپنی طبیعت کو مستقل کر کے کہڑے رہے گسائین کرن پوری جیو نی دیکہا کہ روپ جیو مہاراج سب برہمنون کے سر دفتر مین انکو

جو بہگوت پریم کی بیخودی نہوے تو اورون کے واسطے بہتر نہین کشائین روپ جیو کے پاس گئے اور جب قریب پہونچے
تو اونکے سوانس کی ایسی ہوا گرم گشائین کرن پورے کے جسم کو لگی کہ آبلہ نمودار ہوا تب گشائین روپ جیو نی فرمایا کہ مہاراج جن
کو کچھہ تعلق جسم کا باقی ہے بیہوشی اونکو ہے اور جن لوگون کو کہ جسم سے تعلق نہین رہا تو اونکا دل دیکھنا چاہئے نہ جسم یہان تک
کہ تاروپ کشائین کے تحریر ہوئے سناتن جیو سوائے کمنڈل اور کوپین کے کچھہ اپنے پاس نہین رکھتے تہے سیر کنان ایک بادفروش
کی گہر پہونچے اوسکے گہر مین سروپ ہی مدنموہن جیو کا براجمان تہا سناتن جیو درشن کرکے عاشق ہوگئے اور ہر روزہ اوس بادفروش کے
گہر جایا کرتے اور پریم کا جل آنکہون سی جاری رہتا بادفروش نی کہ پہلے ساہوکار تہا اور اب مفلسی آگئی تہی جانا کہ جیسا اس مورتی نی مجکو خراب
پریشان کیا ہے شاید اس شخص کو بہی ایسا ہی خراب کیا ہو کہ اس مورتی کو دیکہہ کر رویا کرتا ہے بادفروش نی کشائین جیو سی پوچہا کہ
مہاراج کیا تمکو بہی دہن دولت گہربار سے اس مورتی نی بی آرام کر دیا ہے گشائین جیو نی بی اعتقادی بادفروش کی تصور فرماکر
جواب دیا کہ بہائی تیری ساتہہ اس مورتی نی کچھہ بہی نہین کیا کہ جو میری ساتہہ کیا ہی بادفروش نی کہا کیا علاج کرون کشائین جیو
نی فرمایا کہ اس بہاگوان کو جلد اپنے گہر سے نکال ورنہ معلوم کہ آئندہ کیا کرے اوسنی کہا کہ اگر یہہ ایسا بدخو ہے تو کون لیوے گا
گشائین جیو نے کہا کہ میرے ساتہہ جو کچھہ اسکو کرنا تہا سو کر چکا مین لیجاؤنگا چنانچہ لے آئے اور برندابن مین براجمان کرکے
پوجا سیوا شروع کے گدا گری کرکے بہگوت کو بہوگ لگایا کرتے اکروز بہگوت نے خواب مین فرمایا کہ تہوڑا سا نمک
بہی چاہئے اوس روز سی نمک کا لانا شروع کیا پہر اجازت ہوئی کہ اندکے روغن زرد بہی ضرور ہے لاچار اوسکے بہی
گدا گری شروع کے بعد ازان ارشاد ہوا کہ ترکاری خودرو کا جنگل مین سے لے آنا بہت آسان ہے وہ بہی لالا
کروتب سناتن جیو نی محبت دلی سی خیال کیا کہ مدنموہن جیو چٹورے (طامع طعام ۱۲) ہوگئے میرے براگ کو خاک مین ملاکر مجکو بہی چہوڑا کیا چاہتے ہین عرض
کیا کہ اگر ایسا ہی مزہ زبان کا ہے تو کوئے دولت والا غلام تلاش فرماوین اور یہہ کہکر باہر آبیٹہی اتفاقاً کسے ساہوکار کی کشتی
از مال اکبراباد کو جاتے تہے جس وقت برندابن مین متصل کالیادہ کے پہونچے تو چلنے سے رہ گئے ساہوکار نی مضطرب ہو
اپنی ملازمان کو ہر چہار طرف بہیجا کہ دیکہو اس جنگل مین کوئی فقیر سادہو ہے کہ جتنے چارہ جوئے کرے جاوے ملازمن نے
جاکر کہا کہ ایک سادہو بیٹہا ہے شاید اوسکے سبب سے کشتے نہین چلتے ساہوکار آیا اور قدمون مین پڑا گشائین جیو اوسکو بہگوت کے
روبرو لی گئے اور ساہوکار سے فرمایا کہ جو کچھہ کرتوت ہی اس بابا کے ہے عرض معروض کرلے ساہوکار کہ بدولت درشن و مکالمہ بہگوت
با گشائین جیو و درشن بہگوت کی سردہاوان اور با اعتقاد ہوگیا تہا دست بستہ با میداجازت کسی خدمت کے کہڑا ہوا بہگوت نی اجازت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ مندر ہمارا خوب سنگین تیار ہو جاوی اور راگ بہوگ کے واسطے بہی کچہہ مقرر ہو ساہوکار نے قبول کیا اور راو سیوقت کرتے
روانہ ہوگئے ساہوکار نے مندر نفیس اور کلان کمال بہگتے سے تیار کرایا اور راگ بہوگ کیواسطے ماہیانہ مقرر کیا جب خوب
سامان بہگوت سیوا کا مہیا ہوگیا تو گسائین جیو نے وہانکا ادہکار کرشنداس برہمچارے کو تفویض کیا اور خود واسطے
برکرما برج بہوم کے روانہ ہوئے ایک دفعہ متصل نندگانو برکنارہ مان سرور زیر درخت بنس بیٹہہ کر تین روز تک واسطے خوردونوش
کے نہ اوٹہے بہگوت نی خیال فرمایا کہ جو کوئی مسافر کسی غریب کے گھر جاتا ہے تو وہ دل و جان سی خبر گیری کرتا ہے یہہ شخص جو
بشویشر کا مہمان ہے افسوس ہے کہ بہوکہا رہے اسواسطے خود بدولت بلباس طفلان برجباسی دہوتی باریک ابریشمی دو پٹہ مالک تمام جہان ہے
زردوزی کسی ہوئے چیرہ سرخ سر پر بندہا ہوا اور ایک رنگین چہڑے بغل مین دبائے ہوئے تہالی شیر و برنج خاص بہوگ
کی لیکر آئی اور گسائین جیو کو دے کر فرمایا کسواسطے آبادے کی قریب جاکر نہین بیٹہا کہ لوگ تیری خورونوش کی خبر لیوین یہان
جنگل مین کون تیرے واسطے کہانا لایا کرے بہگوان نے ہاتہہ پانو دہئی ہین حرامخورے کی او پر کمر باندہے نہنے ابہی نہین
گسائین جیو ان کلمات کو سنکر پرم آنند مین مگن ہوئے اور عرض کیا کہ تمہارے ہاتہہ سے حرامخورے وغیرہ سب روا ہین
اسیطرح تا سہ روز سرے برج چند مہاراج کہانا پہونچاتے رہے بعد اوسکی گسائین جیو نے اپنے محبوب مرغوب کو
تکلیف کا دینا گوارا نہ کیا اور طفل ممدوح سے نشان مکان اور گانو کا پوچہا اگلے روز حسب نشان بیان کردہ کی جو تلاش
طفل موصوف کی کرے تو کہین سراغ نہ نکالے قرار او مضطرب ہو کر اپنے فہمید اور عقل پر افسوس و نفرین کرنے لگے
خواب مین بہگوت نے فرمایا کہ وہ طفل شیر و برنج والا مین ہون اگر ایسی ہی تمہارے خوشی ہے تو حاضر ہون گسائین جیو
نے عذاب کئے اور اوس پرم منوہر مورتے کا تصور اور دہیان کرتے ہوئے پرم آنند مین مگن ہوگئے

کتہا गुसाईंनारायणभट کشائن نارائن بہٹ پرم بہگت ہوئے کہ گیان و سمارت دہرم وغیرہ کے
اوپر بہگوت بہگتے کو تقدیم اور بزرگے ثابت اور مستقل کرکے بہاگوت دہرم کا رواج دیا بہگوت نے
واسطے اوپکار جگت کی نارائن بہٹ کے برابر نارائن بہٹ کو ہی پیدا کیا دوسرا نہ کوئے ہوا اور نہ ہوگا جنکا اوپکار گسائین
آواگون کے اندہیرے کو مثل آفتاب ہے اور واسطے حاصل ہونے بہگوت پریم اور بہگتے کے پرم سار یہہ
جیو کرشنداس برہمچارے چیلہ سناتن جیو پوجارے ٹہاکر دوارہ مدنموہن کے سیوک ہوئے گورو سے
کتہا دسم اسکندہ سرے مدبہاگوت کی سنے اور جو چرتر بہگوت نے اپنے بال لیلا کے بابا نند اور جسودہا ماتا کو دکہائے اور جو بہار

گوپیون کے ساتہہ اور جو کہیل اور سکہہ سیدامان وغیرہ اپنی سکہاؤن کے ساتہہ برندابن وغیرہ مین کرے سب گسائین جیو کے دل مین سما گئے اور یہہ تمنا ہوئے کہ وہ سب مکانات اور بن جہان جہان چرتر کئے ہین دیکہنے چاہیئے چونکہ اون سب کا نشان ملنا مشکل تہا کسواسطی کہ پانچ ہزار برس کے قریب بہگوت اوتار کو گذر گئے اور بسبب حادثات سخت سب مخفی اور پوشیدہ ہوگئے تہے اسواسطی بہگوت آرادہن اور دہیان مین مشغول ہوئی اور غایت شوق اور بیقراری سی کچہہ خیال خواب و خور کا نہ رہا بہگوت کہ پورن کرنی والی خواہش اپنی بہگتون کے ہین دلمین گسائین موصوف کی ظاہر ہوئے اور جہان جہان جو جو چرتر کئے تہے موافق بارہ سنگہتا کے سب دکہادے موافق اوسکی گسائین جیو نے بن اور اوپ بن و مکانات و کنج و بہار استہان ظاہر کئے تفصل و تعداد اونکے کس سے بیان ہوسکتی ہی بعض مشہور مکانات و مندر وغیرہ کا نام لکہا جاتا ہے کہ اونکی نام لینے سے خوانندگان فیض ثواب حاصل ہو اور اوس ذریعہ سے بالیقین کہ درشن اور جاترا بہی نصیب ہوجاوے

تفصیل مکانات گوکل جیو و مہابن

روپنی مندر و شام مندر کہ وہان جنم بہگوت کا ہوا قلعہ مہابن مین مشہور ہے श्याममंदर रोहनीमंदर	چوراسی کہنبہ و آٹہہ کہنبہ جہرات بلونی جسودہا مہارانی کی جگہہ अठखंभा चौरासीखंभा
برہم گہاٹ جہان نندنندن مہاراج نی مٹی کہائی اور اپنی بایا جسودہا جیو کو اپنے مکہہ مین دکہلائے قدرت ۱۲ کل ۱۲ ब्रह्मघाट	رون ریتی جہان جسودہا نندن مہاراج نی طرح طرح کی لیلا و چرتر اپنے مترون کی ساتہہ کئے रवनरेती
پوتنا کہال جہان نندکمار مہاراج نی پوتنا کی جان بہانہ دودہ پینی کہینچ لے पूतनारवाल	جملارجن بسیران کو بیر جہان جسودہا مائی اوکہل سی بہگوت کو باندہا اور بہگوت نی اون بسیران کو بیر کا کہ نارد جیو کی سراپ سے درخت ہوگئے تہی او دہار کیا जमलार्जन
گوپ کوپ کہ بروز سوموتی ماوس کنارہ تک پانی اگر دو ہوجاتا ہے सोमवतीमावश गोपकूप	درشن سات مندر گوکلستہ گوسائیان کی جنکا ذکر بلبہہ اچارج کی کتہا مین ہفت ۱۲
درشن نندبابا و جسودہا ماتا	ٹہکرانی گہاٹ و جسودہا گہاٹ و بلبہہ گہاٹ وغیرہ * ठकुरानी

تفصیل مکانات متہرا جیو

بسرانت جہان کنس کو مار کر بسرام کیا	مندر کیشو دیو جیو جہان چترنہیج روپ ہوکر ظاہر ہوے
رنگ بہوم جہان کنس کو مارا रंगभूम	کنس کہال جہان کنس کو مار کر ڈالا कंसरवाला
چاہ سات سمندر	درشن ٹہاکر بارہ جیو बाराह

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

درشن دوار کا دہیش جیو کہ اب پارکہہ نامی ساہوکار نی بنوایا | جہتر وغیرہ متفرق

द्वारकाधीश

متہرا دیوے मथुरा देवी	بہوت ایشر مہادیو भूतेश्वर	سپت رکہہ सप्तऋषि	بل ٹیلا बलटीला
دس اسمید दशाश्वमेध	چکر تیرتہہ चक्रतीर्थ	دہرو چہتر ध्रुवक्षेत्र	سرستی کنڈ सरस्वतीकुंड
جوگ مارگ योगमार्ग	راون کوٹے रावणकुटी	چہاک بہارے चक्रविहार	کرشن گنگا गाकृष्णगं
کہا بہرن कंकाभरण			

گہاٹ ہامی مثل براگ گہاٹ ورام گہاٹ واکرور گہاٹ وبیکہنٹہ گہاٹ وبنگالے گہاٹ وسورج گہاٹ وغیرہ *

تفصیل مکانات سری برندابن

مندر سری گوبند دیو جیو و گوپی ناتہہ جیو و مدنموہن جیو و راد ہا بلبہہ جیو و بانکی بہاری جیو و اٹل بہاری جیو و رنگ بہاری جیو و رادہارمن جیو و بہار گہاٹ وچیر گہاٹ وکیشی گہاٹ و سورج گہاٹ وغیرہ گہاٹ برکنارہ سرے جمناجے کالیادہ گہاٹ وبنش گہاٹ وکٹ لک سرنگار بٹ وچہیل چہکنیا مشہور ہین اور دو مندر جدید کلان ایک سیٹھ کشن کثیر مین مہاراج کا لالا بابو بنگالی نے دوسرا رنگناتہہ کا رادہا کرشن لسیر پارکہہ ساہو کار نی بنوایے علاوہ ازآن ہزار ہا دیگر ہین *

ندہ بن وسیوا کنج یہہ بہگوت کی لیلا اور بہار کی کنج ہین اور راجگان و امیران و ساہوکاران وغیرہ نی جو کنج و مندر بنائی وہی علیحدہ ہین * دہیر سمیر و بنسی بٹ و گیان گودڑی و مونی داس جیو کی ستی و دیگر مکان قیام سادہان وغیرہ مشہور و معروف ہین *

برہم کنڈ و گوبند کنڈ تالاب و ہین کوپ وغیرہ صدہا چاہ | رادہا باغ ومدہ بن وباغ دیبی سنگہہ والا و دیگر باغہاے بسا سرسبز و قابل درشن و سیر براجمان ہین *

تفصیل اون بن اور مکانات وغیرہ کی کہ بن جاترا کی وقت جنکی درشن ہوتی ہین واضح ہو کہ جاترا کرانی والی بہادون بدی چہٹہ متہرا جیو مین پہونچ جاتے ہین جس کسی کو جنم آشٹمی برنداین مین کرنی منظور ہوتی ہی وہ تو بعد اشنان گہاٹ ہا متہرا و درشن وغیرہ برنداین کو چلا جاتا ہے اور جسکو گوکل مین جنم آشٹمی کرنی منظور ہوتی ہی وہ گوکل کو اور بعض متہرا مین مقیم رہتے ہین وہی لوگ جنم اشٹمی کرکی بروز دسمی شام تک متہرا جیو مین آجاتے ہین اور ایکادشی سی جاترا شروع ہوتی ہی پندرہ روز مین بالکل جاترا اوپر کنارہ

برج منڈل چوراسی کوس کے کرکے بر نو بہادون سُدی دسمی یا ایکادشی متہراجیو مین آجاتے ہین اور دوادشی کی روز متہراجیو کی پرکرما ہوتے ہے دوسری جاترا بلبہہ آچارج کے کل والون کے گوکلیہ گوشائیونکے ہوتی ہے لیکن ہرسال معمولی نہین یہہ گشائین اسوج بدی دُوج کو واسطے جاترا کے اوٹہتے ہین اور دیپ مالکا یعنے دیوالے گوردہن جیو مین کرکے کاتک سُدی دُوج کو شامل میلہ متہراجیو کے ہوجاتے ہین یہہ جاترا بڑے فراغت اور دلجمعی کے ساتہہ ہوتے ہی اور اکثر لوگ اونکی فریق کی شامل ہوتے ہین اب تفصیل منزل او ر مقامات درشن جاترا پانزدہ روزہ لکہی جاتی ہی **روز اول** صبحی بسرانت کہاٹ پر اشنان کرکے واسطے جاترا کی پیادہ اور پابرہنہ اوٹہتے ہین اور بہگوت بہجن کا نیم و برت واجب ہے پہلے منزل مین درشن و جاترہ مدہ بن و تال بن و کومد بن کے ہوجاتی ہی کلیان وجسودہا نندن جیو و کپل مُن و گردہر رائے جیو کے درشن ہوتے ہین و سنانتن کُنڈ کے اشنان **روز دوم** بہلا بن مین مقام ہوتا ہی اور وہان درشن ٹہاکر دواڑہ موہن لال جیو کے ہین **روز سیوم** گوردہن جیو مین پہونچتی ہین اور **روز چہارم** وہان مقام ہوتا ہے گرراج یعنے گوردہن جیو کے پرکرمان ہوتے ہے ہردیو جیو اور ناتہہ جیو وہان براجمان ہین اور ایک مندر و گوردوارہ سری سنپردا والون کا بہی ہی مانسی گنگا و سنکرکہن کنڈ و السیر کنڈ و پونچہری کنڈ و راسوے گا ہوے و گلال کنڈ و سرجی کنڈ و رودر کنڈ و بجی ناتہہ و سنکرا و راداہا کنڈ و کرشن کنڈ و کسم سرو و رونار د کنڈ و ایراوت کنڈ و سربہی کند و دیگر تالاب ہای و مکانات بنا کردہ راجہ ہای بہرت پور کے درشن و اشنان ہوتی ہین دیپ مالکا کو گوردہن جیو مین ہجوم کثیر ہوتا ہی اور تمام گوردہن جیو کی اوپر روشنی ایسی ہوتی ہی کہ کہین نہین ہوتی و بروز کاتک سُدی پڑوا انکوٹ اور پوجا گرراج کا اوتساہ دہوم دہام سے ہوتا ہی **روز پنجم** درینولا ڈیک مین مقام ہوتا ہی وہان عمارت والی بہرت پور کی کثیر ہین پہلی یہان مقام نہین ہوتا تہا **روز ششم** کامان مین پہونچتی ہین اور وہان درشن ٹہاکر گوکل چند و بجی گوبند و گوپی ناتہہ جیو و برندا دیوے و راداہا بلبہہ و سیتا رام جیو کے ہوتے ہین و دیگر مندر بر شدہ براجمان ہین **روز ہفتم** کامان مین مقام ہوتا ہی اور پرکرمان کامان جیو دیگر استہانون کی اور بمل کنڈ و دہرم کنڈ کی اشنان ہوتی ہین و بہوجن تہالی کہیسنی سلا پرکرمان مین آتی ہین **روز ہشتم** برسانہ مین پہونچتی ہین کہ جنم بہوم سرے لاڈلی جیو برکہبان نندنی کے ہی سری لاڈلی جیو کا مندر بلند و عظیم الشان بالای کوہ ہے و بابر کہبان و کیرت جیو و سری دامان جیو کی درشن ہوتے ہین اور دانگڈہ کہ جہان دان لیلا ہوئے اور مان گڈہ جہان برکہبان کشوری نی نند کشور سی مان کیا و بلاس گڈہ کہ جہان پریا پریتم نے بہار اور بلاس کیا و مور کوتے کہ جہان بہ آواز مور لاڈلے جیو کو بلایا و سانکری کہور یعنے کوچہ تنگ کہ جہان تنہا دیکہہ کر نند کشور نے لاڈلی جیو کو پکڑلیا اور جو چاہا سو کیا اور کہیرن کہ وہ بہی بہار استہان ہی و دیگر استہان و مندرون کی درشن ہوتی ہین و بہانوکہر و سری پوکہر و پریم سرو در وغیرہ کنڈ اور لاڈلی جیو کی جہو لنے

वृन्दावन

डीग

अन्नकूट

कामा

बरसाना

اور کہیل کے مقامات ہین اور موضع اونچہ گانو وطن گسائین نارائن بہٹ جیو کا کہ جنکے کتہا مین یہہ سب حال لکہا جاتا ہی برسانہ کے
قریب ہے اور ایک مندر بلدیوجی کے بہی درشن ہوتے ہین اور دیہہ کنڈ وتربینی وہان ہے روز نہم نندگانو وطن بابا نند جیو مین
پہونچتی ہین وہان بابا نند جیو وجسودہا ماتا جیو وجسودہا نندن وبلدیوجی وبہاری بہارن کی مندر وہان سرور وللتا کنڈ وبساکہا کنڈ
وجسودہا کنڈ ومدسودن کنڈ رموتے کنڈ وکرشن کنڈ وکدم کہنڈے وغیرہ تیرتہہ ہین ومتہانی کہ جہان جسودہا مہارانی نی دودہ بلویا
وہاؤ کہ جہان نند نندن کو ہاؤ کہہ کر ڈرایا وہان ہین جاوت کہ جہان لاڈلی جیو کی چرنون مین جاوک لگایا وکوکلابن کہ جہان کوکلا کے
آواز سے لاڈلے جیو کو بلایا وراسولی کہ جہان راس کیا بیٹہن کہ جہان لاڈلے جیو کی بینی یعنی چوٹی گوندی ورنگ محل وسنکیت بہاگ
ٹہاکر وسنکیت دیوی کو براجمان روز دہم شیش سائی مین پہونچتے ہین اور چونکہ بہگوت شیش سائی مہاراج وہان براجمان ہین اسواسطے
اوس گانو کو بہی شیش سائی کہتی ہین پچہین نارائن کا بہی مندر وچہیر سمدر تیرتہہ ہے اثنا راہ مین کڈیلہ وکدم کہنڈے وچہیر بن کی درشن
ہوتی ہین یہان سی اکثر لوگ تو واسطے کرنے رادہا اشٹمی کی برسانہ کو چلی جاتے ہین اور وہان مثل جنم اشٹمی کے لاڈلی جیو
کے جنم کا اوتسو کہ بہادون سدی اشٹمی کو جنم ہوا ہوتا ہے اور بعض بندرابن کو چلے آتی ہین اور ما بقی واسطی پورا کرنی پرکرمان
برج منڈل کی جمنا پار عبور کرتے ہین روز یازدہم نند گہاٹ سی عبور کرکے شیر گڈہ مین پہونچتی ہین متصل گہاٹ ندکور چیر
دکا تیا بنی دیوے کی درشن ہوتی ہین اور بہگوت مندر شیر گڈہ مین دو مین بیل بن وبہانڈیر بن وکہدرین کے جاترا ہوتی ہے
روز دوازدہم مات بن مین مقام ہوتا ہے بہگوت مندر وہان ہین لیکن منجملہ مندر ہائے قدیم اور مشہور کے کوئی مندر
نہین روز سیزدہم لوہ بن مین مقام ہوتا ہی اور راستہ مین نندے دیوے اور بندے دیوے کی درشن ہوتے ہین
روز چہاردہم بلدیوجی مین پہونچتی ہین اور بلدیو جی مہاراج کے درشن ہوتی ہین یہہ مقام مشہور ہے ایک مندر
بہگوت کا اور دو تیرتہہ بہی وہان ہین روز پانزدہم متہرا مین پہونچتے ہین راستہ مین گوکل اور مہابن کے درشن
ہوتے ہین کہ تفصیل تیرتہہ اور مقامات وہان کی اول ہی تحریر ہوئے علاوہ از مقامات وبن ہای مصرحہ بالا بن مقام کسر ہین
کہ بروقت جاترا راستہ مین نہین آتے
جب استہان وبن ہائے مصرحہ بالا ظاہر ہوگی تب نارائن بہٹ کو کسرت شوق بہگوت چرترون سی یہہ تمنا ہوئی کہ حسب الحکم
سری برج چند مہاراج نے ان مقامات پر راس بلاس وچرتر کئے ہین وہ سب پر تجہہ وساکہجات ملاحظہ کرین سو بہگوت
نے اونکو ہدایت فرمائے کہ ٹکہہ نامی نرتک بادشاہی نوکری چہوڑکر بندرابن بابس کرتا ہی تم اور وہ براہمنون کی لڑکون کو

ہیرا اور گوبگاؤن کا روپ بنا کر لیلا نوکرن سی ہیری چرترون کا ملاخطہ کرو چنانچہ گشائین جیو نی بلہہ مذکور سی ارشاد فرمایا اور
اوسنے ایک براہمن بالک کو سرے برج چند کا روپ اور ایک کو لاڈلے جیو کا روپ اور اٹہہ لڑکون کو للتا بسا کہا وغیرہ
سکہیونکا روپ بنا کر سب بادہنا نرت و گان کے سکہاے اور جہان جہان جو چرترو راس ہلاس وغیرہ بہگوت نی کہی ہے
سب چرتر کئی گویا سریکرشن اوتار کو نوین کر دیا اور اب تک وہ سلسلہ اس لیلا کا جارے ہے جب یہہ سب اوپکار حکمت کی واسطی ظاہر
کر دیا تب قصد پرم دہام کا کیا اور اپنی سیوکان سی فرمایا کہ ہمارا جسم تبنی پر لیجانا اونہون نی پوچہا کہ تربنی کہان ہے نشان
دیا کہ اونچا گانو مین متصل برسانہ کی تربنی ہی چنانچہ یہہ تیرتہہ بہی ظاہر ہوا اور اب تک اولاد گوشائین جیو کی اوس گانو مین موجود ہے
जब اس یا سماج ہوتا ہی تو اول اونکی اولا کو سردار و کہیا وادگی ٹہلاتی ہین کتہا विम्मार्क स्वामी نمارک سوآمین پرم بہگت
رکہیشر بہاگوت دہرم پرچارک ہوے مہاراشٹر براہمن تہی مونگیر مین گوداورے کی قریب بطن جینتی دہرم تیتی آرن رکہیشر سے
जयती
جنم ہوا سنکا و سنپردا جو مشہور اور معروف ہی اوسکی رواج دہندہ و آچارج سوآمین موصوف ہین اگرچہ سلسلہ اس سنپردا کا بہگوت کے
ہنس اوتار سی ہی لیکن چونکہ اس جہان مین نمارک سوآمین سی جارے ہوا اسواسطی سوآمی ممدوح کی نام سی شہرت پای اور
چونکہ ہنس مہاراج نی اول اوپدیس سنکادکون کو کیا تہا اسواسطی سنکادسنپردا کہتی ہین شجرہ سی حال گورو چیلہ پشت در پشت
کا معلوم ہوگا اگرچہ سیوکان اس سنپردا کے شاریرک سوترون پر نمارک بہاش بیان کرتے ہین لیکن اس ملک مین نہین ملتا جو
استوتر خاص مصنفہ سوآمین موصوف کی ہین وہی البتہ ملتے ہین اون استوترون مین طریق اوپاشنا اور الیشر مایا جیو کا نردہار اور
स्तोत्र
قواعد اوپاشنا کی مندرج ہین و نیز شرح اونکی طوالت کی ساتہہ ہین کہ مفصل حال اوپاشنا کا اونسی معلوم ہوتا ہی منجملہ اون استوترون
کی مقدم تر دس اسلوکی استوتر ہی اون استوترون کی موافق خلاصہ اعتقاد اس سنپردا کا یہہ معلوم ہوا کہ الیشر و دنیا دویت ہے
یعنی جسطرح سانپ کا کنڈل سانپ سی علحدہ نہین اور پانی ترنگ سی جدا نہین اسیطرح یہہ جگت الیشر سی جدا نہین لیکن ہرایک نام علحدہ
سا معلوم ہوتا ہے وہ الیشر ایک اور پورن برہمہ سچدآنندگہن سریکرشن گولوک نواسی ہی قواعد بادہرج سی کہ فرع سرنگار کے
ہے اور مفصل اوسکا ذکر اشٹہای نوزدہم مین ہوگا دہیان اور تصور کرتے ہین اگرچہ اس اوپاشنا مین جگل سروپ یعنی سری
رادہا کرشن کی جوگل مورتی کا دہیان اور سیوا مروج ہی لیکن اصل آچارج کی تصنیفات سی پورن برہما سریکرشن سوآمین کو اور
اونکا ہی تصور کرنا پایا جاتا ہے چنانچہ ترجمہ سدہانت سوآمین نمارک کا یہہ ہی نہین نظر آتی کوئی گت یعنی پہونچنی کی جگہہ سوای کرشن
چرن آربند کی کیسی ہین وہ چرن کہ برہما اور شیو اونکو ڈنڈوت کرتی ہین اور سریکرشن مہاراج کیسی ہین کہ بہگتون کی خواہش

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آن واسطی طرح طرحکے اوتاردہارن کرتے ہین اور قیاس مین نہین آسکتے مورتی جسکے اور نہ قیاس مین آسکتا ہی نا فی الضمیر جسکا اور منتر مین بہی کہین ادہگا جیو کا ذکر نہین لیکن دہیان کی اشلوکون مین جو ہمراہ پدہتی کی دیکھنے مین آئے ایک جگہہ جگل مورتی کا دہیان لکہا ہی اور دوسری جگہہ صرف سرکرشن سوامین کا سو یہہ اختلاف مصرحہ بالا حقیقۃً کچہہ اصل نہین کہتا صرف اسقدر غور اور قیاس کر لینا کافی ہی کہ جب گولوک نواسی اوپاسنا قرار پائی تو جگل سروپ کا دہیان اور تصور خود بخود ضروری لازم ایا اب غیرہ کا حال بہیکہ نشٹہا مین مندرج ہوگا اگرچہ معجزات سوامین نمارک کی بہت ہین لیکن منجملہ اونکی اوس معجزہ کا ذکر مندرج ہوتا ہی کہ جس سبب نمارک نام مشہور ہوا ایک دفعہ ایک جتی یعنی سنیاسی اونکی مقام پر وارد ہوا اوسکی ضیافت سوامین ممدوح صوف نی کری لیکن رسوئی کی طیاری مین شام ہو گئی سنیاسی نے شام کیوقت کہانی سی انکار کیا سوامین ممدوح صوف کو رحم آیا اور درخت نیم پر کہ صحن خانہ مین تہا ارک یعنی آفتاب دکہا دیا کہ وہ سنی بہ جمعیت بہوجن کیا جب بہوجن کر کی اوٹہا تو چار گہڑی رات گذری معلوم ہوئی اوس روز سی نام سوامین ممدوح صوف کا نمارک مشہور ہی اور بعض اصلی نام ارک کہتی ہین نامی گرامی گوردوارہ ایک مقام ارنا ملک کہن و دوسری بمقام سلیم آباد ہی باقی ہزار ہا در ہزار +

[illegible]

H. Hari Dass Sabir,
Nabha (State).

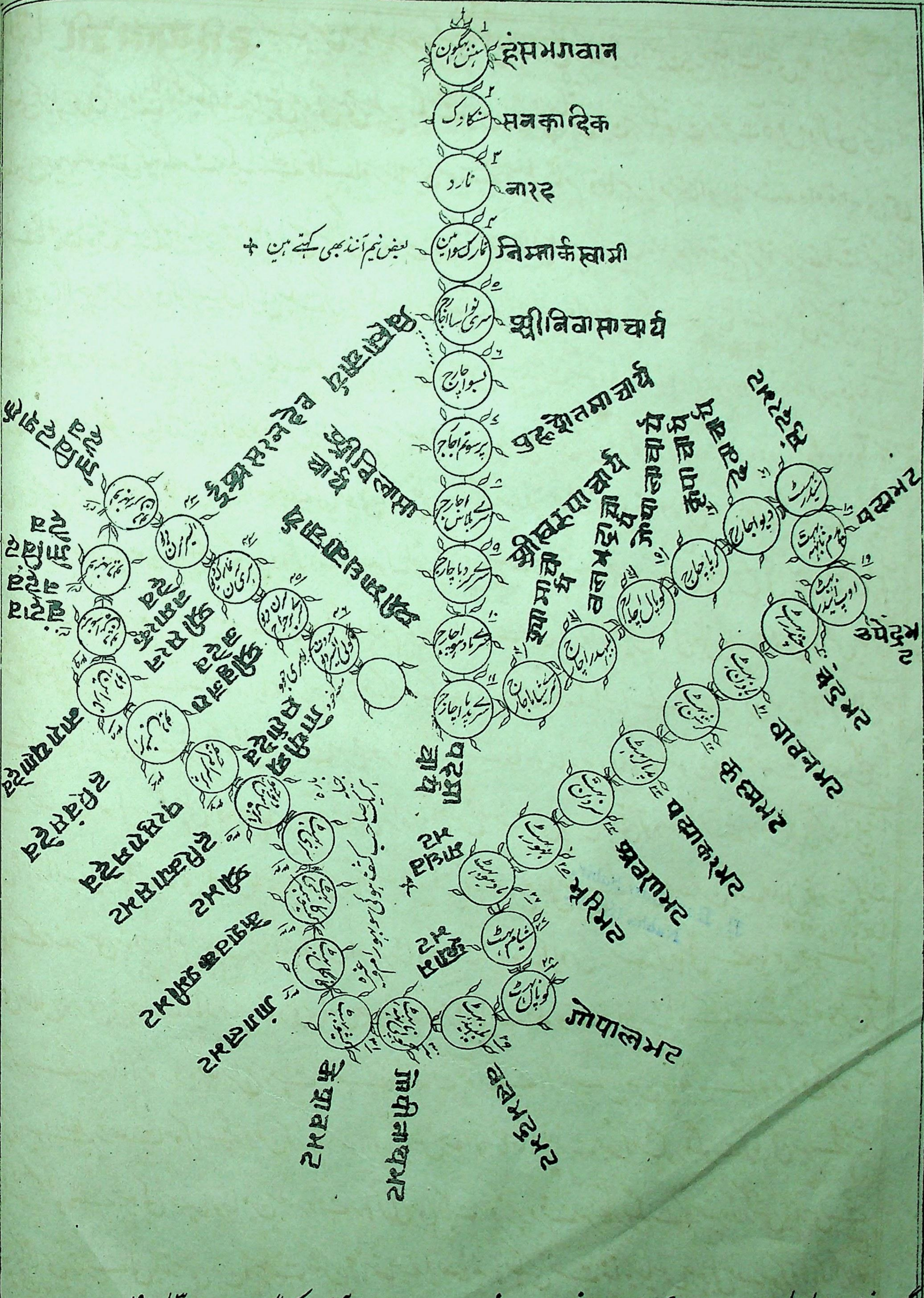

گوپیشتہ دیو مہاراج معروف سری جیو جو بہ نمبر ۴۸ مندرج ہوئے سلیم آباد کے گادی پر بہ سمت ۱۹۱۳ موجود

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کتہا **हरिव्यास जी** ہربیاس جیو پسر سوموکہن شکل براہمن نمارک سنپردا مین پرم بہگت ایسی ہوئی کہ اب تک
جنکی کرپا سی ہزارون لاکہون کو بہگوت پراپتی ہوتی ہی جسطرح بہگوت مین یا تو دہا بہگتی مین ہر بہگتون کو محبت کامل ہوا کرتی ہی اسیقدر
بیاس جیو موصوف کو بہگوت بہگیہ سے یعنے تلک اور مالا مین ہوئے اصلی نام اونکا ہریرام تہا اور باشندہ اوندچہہ کی تہی
سمت ۱۶۱۲ مین اپنی مسکن کو چہوڑکر بہ عمر چہل پنج سالگی برندابن مین تشریف لائی اور بہاگوت دہرم کو مقدم تر از جملہ مقدمات سمجہکر اوسکا
رواج دیا اگرچہ ہزارون کو سیوک کرکی بہگت کردیا لیکن بارہ سیوک تو ایسی شدہ اور پرم بہگت اور پرتاپی ہوئی کہ جنکی نام سی علیحدہ
प्रताप
علیحدہ گورودوارہ قرار پائے اور اب تک گورودوارون سی فیض عام بہگوت بہگتی کا ہر یک کو ہی گورودوارہ مذکور بہ قاعدہ اصلی
نمارک سنپردا کی مشہور ہین اور چند قاعدہ خاص بیاس جیو موصوف نی جدید جاری کئی وہ گورودوارہ علیحدہ دوازدہ گورودوارہ موصوف
سی ہی یعنی خاص اولاد جو بیاس جیو موصوف کی ہوئی اوس قاعدہ کے موافق اونکا گورودوارہ ہی اور بہ لقب گسائین برندابن مین
مشہور و معروف ہین اور اس گورودوارہ کے سیوک بلقب بیاسی مشہور ہوتی ہین جب بیاس جیو ممدوح نی برندابن مین باس کیا
تو اسقدر محبت اوس پرم دہام اور بہگوت مین ہوئی کہ ایکدم بہی برندابن سے علیحدگی گوارا نہین ہوتی تہی بلکہ جو کوئی واسطی جانی کے
کہتا تہا اوسی ناراض ہوتے تہے [illegible]ر نامی راجہ اوندچہہ کہ سیوک بیاس جیو کا تہا بہ تمنا لیجانے کے برندابن مین آیا اور بکمال عاجزی
و منت کرے بیاس جیو نے فرمایا کہ شاخ درخت و بن وغیرہ برندابن کے بناہ و سایہ مین آباد ہوا ہون اونسی رخصت ہوکر چلونگا چنانچہ
واسطے رخصت ہونی کے چلی اور راجا موصوف بہی ہمراہ ہوا جس درخت کی پاس جاتی تو دست بستہ عرض کرتی کہ مہاراج تمہارے
سرن آیا تہا اب کیا اجازت ہی راجا نی اپنی دلمین سمجہا کہ اسیطرح کہتی کہتی دیس کو چلی چلین گے اس عرصہ مین ایک حلال خوری گوبند دیو
فاکروبن ۱۲ پتل ۱۲ اوٹش ۱۲
جیو کے مندر سی پنواڑہ ہای سیت پرشاد بہگتان اور پرشاد بہگوت کی اوٹہا کر اوس راستہ کو جاتی تہے بیاس جیو نے پوچہا
کہ کیا ہی حلال خوری نی جواب دیا کہ مہا پرشاد ہی بیاس جیو نے دوڑکر ایک پہلو رے مہا پرشاد کے اوسسے لیکر بہوجن کرلی
راجا مذکور نے یہہ جانا کہ گوردیو مہاراج کو چیت بہرم یعنے خفقان ہوگیا ہے اگر دیس مین جاوین گے تو لوگون کو خراب
کرین گی اسواسطے رخصت ہوکر اپنے وطن کو روانہ ہوا اور بیاس جیو اوسکا جانا غنیمت سمجہ کر مشکور بہگوت کرپا کی ہوئے ہمیشہ
سری کشور کشورے جیو کی سیوا پوجا مین مصروف رہا کرتی تہی ایک روز بروقت سرنگار بہگوت کا چیرہ زرکشی باندہی تہے
دستار ۱۲
باعث چکنای زرے کی باندہنی مین درست نہین آتا تہا چند دفعہ باندہا لیکن است نہ آیا بیاس جیو نی غصہ ہوکر فرمایا کہ اگر اونکا
ذہنیت ۱۲
مین یہہ حال شوخی کا ہی تو معلوم پہر کیا ہوگا اگر میرا باندہنا خوش نہین آتا خود باندہ لو اور یہہ کر کنج سے باہر جا بیٹہے تہوڑے

دیر بعد جو لوگ درشن کر کے گئے تو بیاس جیو سی کہا کہ آج بھگوت کا چہرہ خوب بندہا ہے بیاس جیو بہ شوق تمام آئی اور دیکھکر
کہنے لگے کہ جہان ایسی کاریگری معلوم ہوتی تو دوسری کے بندش دستار کب پسند ہو سکتی ہے ایک روز ہر بھگتون کا سماج واسطے
بھوجن کرنے کے بیٹھا تھا اور استری بیاس جیو کی بھوجن پروستی تھی اتفاقاً دودہ کی ملائی بیاس جیو کی کٹورہ مین گر پڑی بیاس جیو کو
خیال گذرا کہ بباعث محبت شوہری کے یہہ ملائی بہ نسبت دیگر سادہان کے مجکو زیادہ دی اوسیوقت استری کو پنگت سی نکال دیا اور
سادہو سیوا سی موقوف کیا اور جو عذرات اونسی کئی تو کچھہ نہ سنے استری ممدوحہ نے بباعث رنج و ملال کی تین روز تک خورد
نوش نہ کیا اور سب ہر بھگتون نے بیاس جیو کو سمجھایا تب اوسکو پھر دخل دیا لیکن جرمانہ مین سب زیور اوسکا فروخت کر کے بھنڈارہ
کردیا بیاس جیو کے دختر کی شادی تھی اور پکوان چند قسم کا واسطی برات کی طیار ہوا تھا بیاس جیو نی وہ طعام لذیذ قابل بھگوت
بھگتون کے سمجھا اور لواحقین سی خفیہ بھگوت بھگتون کو بھوجن کرا دیا جب برات آئی اور کوٹھہ پکوان خالی پایا تو فی الفور لوگون
نی پکوان طیار کر کی برات کی ضیافت کی گھر کے لوگ بیاس جیو سی نہایت ناراض ہوئی اور شکایت کری بیاس جیو نی اوسیوقت ایک شبد
بھگوت بھیٹ کیا مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جن لوگون کو سمدہی عزیز ہی او روے لوگ بھگوت بھگتون کو خشک آرد دیتی ہین
اور سمدہی کو طعام لذیذ تو ایسی گمراہون کو جم کے دوت کھچی کھچی ہار جاتے ہین ایک دفعہ بیاس جیو بھگوت کے ہاتھہ مین بانسری
نقرئی وقت سرنگار دیتی تھی اوسمین کچھہ خراش بھگوت کے انگلے مین آگیا کہ خون نکل آیا بیاس جیو مغموم اور متردد ہوئے اور بھگوت
انگلی پر کپڑہ پانی مین تر کر کی باندہا کہ اتبک یہہ رسم بر وقت سرنگار کشور مہاراج کی جاری ہی اس چرتر سی بھگوت اپنی بھگت کے
بھاو کو پختہ اور مضبوط کر کے ہدایت فرماتی ہین کہ جس بہاو سی میرا آرادہن میری بھگت کرتے ہین اوسی بہاو سے
ظاہر ہوتا ہون ایک براہمن اونڈچہہ کا رہنیوالا بیاس جیو کی پاس آیا اور جہان واسطی ہر بھگتون کی رسوئی طیار ہوتی تھی وہان
شامل نہ ہوا بیاس جیو نی خشک جنس دی اور وہ براہمن چرمین چہاگل مین پانی لا کر رسوئی کرنی لگا بیاس جیو پاپوش ہین رو
واسطی اوس براہمن کی لی گئے اور اوسکی رسوئی مین کہہ دیا براہمن ناراض ہو کر اوٹھا اور کلمات ناراضی کہنے لگا بیاس جیو ہاتھہ
جوڑکر کہا کہ ناراضی کی کوئی بات نہین ہے جس دہات کا ظرف واسطی پانی کے آپ اپنے پاس رکھتے ہین اوسی دہات کے
کٹورہ مین روغن زرد لایا ہون وہ شخص شرمندہ ہو کر مطلب دلی بیاس جیو کو سمجھا اور بھگوت سرن ہو کر بھگت ہو گیا ایک زمانہ دراز
عرصہ تک مندر مین بیاس جیو کے خدمت مین رہا کشور کشوری جیو کے روبرو کیرتن خوب کیا کرتا تھا جب ارادہ روانگی کرتا تب
بیاس جیو اوسکو سمجھا کر ٹھہرایا کرتے کہ برندابن کو چھوڑ کر کہان جاتے ہو ایک روز استبداد کر کی رخصت ہوا اور ٹھوہا لکرام جیو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By

کہ مندر مین براجمان کر دیا تہا مانکا بیاس جیونی بجای سالگرام جیو کی ایک چڑیا یعنی گنجشک ڈبہ مین بند کر کے حوالہ کری سادہو سادہ لوح

لیکر روانہ ہوا جب جمنا جیو کی کنارہ پر واسطی سیوا پوجن کے ڈبہ کو کہولا تو چڑیا اوڑ گئی سادہو ندکور بیاس جیو کی پاس گیا

کہ مہاراج میری سالگرامین اسطرف کو آئے ہین تلاش کرادو بیاس جیو نے جواب دیا کہ فی الحقیقت تمہاری سالگرامین کی ملاقات

کشور جی مہاراج سی ہو گئی تہی شاید صحبت کر کی چلی آئے ہون سو تلاش کرین گی اور یہہ کہکر مندر مین گئی آکر سادہو سی بیان کیا

کہ تمہارے سالگرامین کشور جی کی پاس ہین جسحالت مین تمہارے سالگرامین بندابن سی جانا نہین چاہتے تو تم کسواسطی جاتی ہو

سادہو ندکور نی ارادہ سطرف کا موقوف کر کی بندابن مین باس کیا سر دیوتون کو بہگوت کا راس سماج بندابن مین ہوتا

تہا سب شنگ جن پریا پریتم کی چہب سے چہکے ہوئی پریم مین مگن تہی بحالت نرت پریا جیو کی چرن سے نوپر ٹوٹ گیا اور تال مین

فرق آنی لگا بیاس جیونی فی الفور اپنا جگیوپویت توڑکر نوپر کو درست کر دیا اور بیاکیا کہ مدت العمر اس جگیوپویت کو گردن کا بہار

سمجہتا رہا آج اوسکا رکہنا سہل ہوا جو بہگت مال مین جو بیاس جیو کی تعریف مین نابہا جیونی یہہ لفظ لکہی ہین بہگت اسٹ ات بیاس

کے سنکر ایک جہنت برای امتحان لاہور سے آیا جماعت کسیر ہمراہ تہی سادہان ہمراہی اوسکی گرسنگی ظاہر کرنی لگی بیاس جیو نے

فرمایا کہ اب سوئی تیار ہو کر بہگوت بہوگ لگایا جاتا ہی کچہہ دیر نہین لیکن سادہو ندکور اوس گفتگو سی باز نہ آئی بیاس جیونی جو بہگوت

پرشاد طیار تہا حاضر کیا اونہون نی دو چار لقمہ تناول کئی اور بہ بہانہ درد وغیرہ کی اوتہہ کہڑی ہوئی بیاس جیونی اوس طعام پس خوردہ

کو باحتیاط تمام رکہہ لیا اور دست بستہ گذارش کیا کہ آپنے کمال مہربانی فرمائی کہ پس خوردہ اپنا عنایت کیا اور چند روز کا توشہ ہو گیا

اب کرپا کرین کہ دیگر طعام طیار ہوتا ہے اوسکو منظور فرماوین جہنت ندکور معتقد ہوا اور جانا کہ اسقدر بیساہا اعتقاد بہگتون کا سوامی بیاس جیو

کی اور کس مین شئی نی ہی بیاس جیو نی ایک پد بہگوت کی ہیٹ کیا کہ اوسکی مہاسیت پرشاد بہگوت بہگتون کی ظاہر ہوتی ہی مضمون اوسکا

یہہ ہی کہ جو ہر بہگتون کا اولش نہین کہاتی اونکی دہن مثل دہن خوک اور سگ کے ہین کسواسطی کہ طفل خورد سالہ جسکے ناک بہتی

بہتا ہی اور رخسارون تک لگا ہوا ہے اوسکا موںہہ چومتی ہوئی اور کام یعنی شہوت کی قابو مین ہو کر عورت کے رال چاٹتی ہوئی تو دلکو

کراہیت نہین ہوتی اور بہگوت بہگتون کا سیت پرشاد یعنی اولش کہاتی ہوئی نفرت کرتی ہین تو کیون نہ جہنمی ہون گے اور کسواسطے

مثل سگ اور خوک کی نہین بیاس جیو کی تین صاحبزادے تہی واسطی رفع نزاع کی تقسیم کر دینا مال و منال کا مناسب سمجہا اور اسطرح

تین فرقہ بنائی کہ ایک فرقہ تو تمام روپیہ اور دولت کا اور دوسرا سری کشور کشوری جیو مہاراج کا اور تیسرا انکی کتاب اور تسلیم بندنی کا سو فرقہ اول

دویم تو راس داس و بلاس داس پسران اول و دویم نی لیا اور کشور داس جیو کی حصہ مین تلک وغیرہ آیا اونہون نی وہ تلک اور چہاپ

… Gangotri Gyaan Kosha

لیکر اور سوامین ہرداس جیوسی چہاپ دہارن کر اگر بہگوت بہجن شروع کیا اور چند عرصہ مین سدّہ وصاف دل ہوکر بہگت کامل ہوگئے
ایکروز کشور داس جیو موصوف بہمراہی بیاس جیو وسوآمین ہرداس جیو کے جمنا پر گئے تہی وہان ایک پشن پد بہگوت کی راس بلاس
کا مصنفہ خود کیرتن کیا اور چلی آئے بیاس جیو نے اوسی پشن پد کو بحالت اصل راس بہگوت پورن برجہہ کے للتا جیو کی زبان سے
سنا بیاس جیو اس سبب سے کشور داس جیو کے بہگتے کی معتقد ہوئی ہر بیاس جیو مہاراج جیو کی بارہ چیلہ سدّہ اور صاحب کمال
ہوئی منجملہ اونکی پرسرام جیو کا شجرہ کتہا نمارک سوآمین مین تحریر ہوا اور سوبہورام جیو کا اونکی کتہا مین تحریر ہوگا اور اگرچہ شجرہ خاندان
توالد تناسل ہر بیاس جیو کا بہی مفصل حاصل ہوا تہا مگر سنک واقع ہوگئی اسواسطی نہ لکہا ہر دو شجرہ مصرحہ بالا کافی سمجہی* کتہا
सोभूराम जी
سوبہورام جیو چیلہ ہر بیاس جیو کہ جنکے کتہا اوپر گذری قوم برہمن بہنی والی بوڑیہ کی پرم بہگت نمارک سنپردا مین ہوئے اتبک مندر اور باغیچہ
قیام اونکا بوڑیہ متصلہ جگادہری سی ایک کوس موجود ہی اور ایسا گورو دوارہ مشہور و نامی و پرتاپی ہی کہ جسکی بدولت لکہہا کو فیض عام
بہگوت بہگتے کا ہوا اور ہوتا ہے جب سوبہورام جیو مہاراج اپنے گورو سی رخصت ہوکر آئی تو لوگون کو سنسار دنیا۱۲ کی دکہہ مین پہنسا ہوا
دیکہہ کر ایسی کرپا اور کوشش کی کہ تہوڑی ہی عرصہ مین بہگوت بہگتے نی اوس ضلع مین رواج پایا بیشتر جمنا متصل بوڑیہ کی جاری
تہی ایک دفعہ جمنا جیو کے طغیانی ہوئی اور شہر مذکور ڈوبنی لگا لوگون نے سوبہورام جیو کے پناہ لی اور واسطی بچانی شہر کے
آفت مذکور سی ملتجی ہوئی سوبہورام جیو نی جمنا جیو سے عرض کیا کہ والدہ تو پسران کی پرورش کرتی ہی غرق اور اگر ایسی ہی مرضی ہے
تو مین بہی واسطی مدد کے موجود ہون چنانچہ پہاولہ لیکر راہ آنے پانے کا بنانے لگی جمنا جیو ہٹ گئیں اور پہر اتبک وہان
نہین آئین چند دفعہ آرتے مین سنکہ دہن آواز۱۲ ہوا کرتے تہے حاکم مخالف مذہب و متعصب کو ناگوار ہوئے اور دلمین
ارادہ کیا کہ سوبہورام جیو کا کالا مونہہ کرکے گدہی پر چڑہانا چاہئے سوبہورام جیو صبحی ویسا ہی سامان بناکر دروازہ حاکم پر موجود ہوئے
حاکم نے جو اونکی تشریف آوریکی خبر بلباس مذکور سنی تو معتقد ہوا اور نادم و پشیمان قدمون مین گر کر ملتجی معافی قصور کا ہوا اتمارام
جیو برادر اونکی اونکے کرپا اور دیچہا سی ایسی بہگت ہوے کہ گویا کرشن بہگتی کا ستون تہی اور براہمن کل کی روشن کرنیوالے
حلیم و سلیم اور سب گنون مین ماہر اور سادہو سیوا مین اسقدر محبت تہی کہ جو پاس ہوتا تہا سب اونکی خدمت مین
خرچ کردیتے تہی اور مخلوقات سی بہ عنایت و مہربانی پیش آتی تہی اور سنت داس و مادہو داس دو برادران دیگر کے بہی
بہگتی اور جہان ایسی ہی ہوئے کہ سنت داس جیو نی تو اپنی نیک عادت اور بیراگ یعنی ترک اور گیان سی اس جہان کی تمامی
لذائذ کو مثل خاک کی سمجہا اور بہگوت بہگتی کی مہمان کو بچار کر اعتقاد کامل کیا اور مادہو داس جیو نی اپنی بہگتی کی طاقت سی گبو جو گن کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو فتح کرکی معجزہ دکہایا یعنی اونکا گذر جو کیونکی مکان پر ہوا اور آگ روشن کرکی بیٹہہ رہی سرمنشہ جوگیان بہ خشونت و درشتی پیش آیا
مادہو داس جیو آتش افروختہ کو اپنی چادر مین اوٹہا کر علیحدہ جا بیٹہی جوگی ند کور معتقد ہو کر قدمون مین پڑا مصنف اصل بہگت مال لکہتا
ہی کہ یہہ دونو ایسی رواج دینی والے بہگوت بہگتی کی ہوئی کہ گویا اسیو اسطی اونہون نے اوتار لیا تہا اور ایک زمانہ کو جنکی قدوم مبارک سی فیض عام ہوا

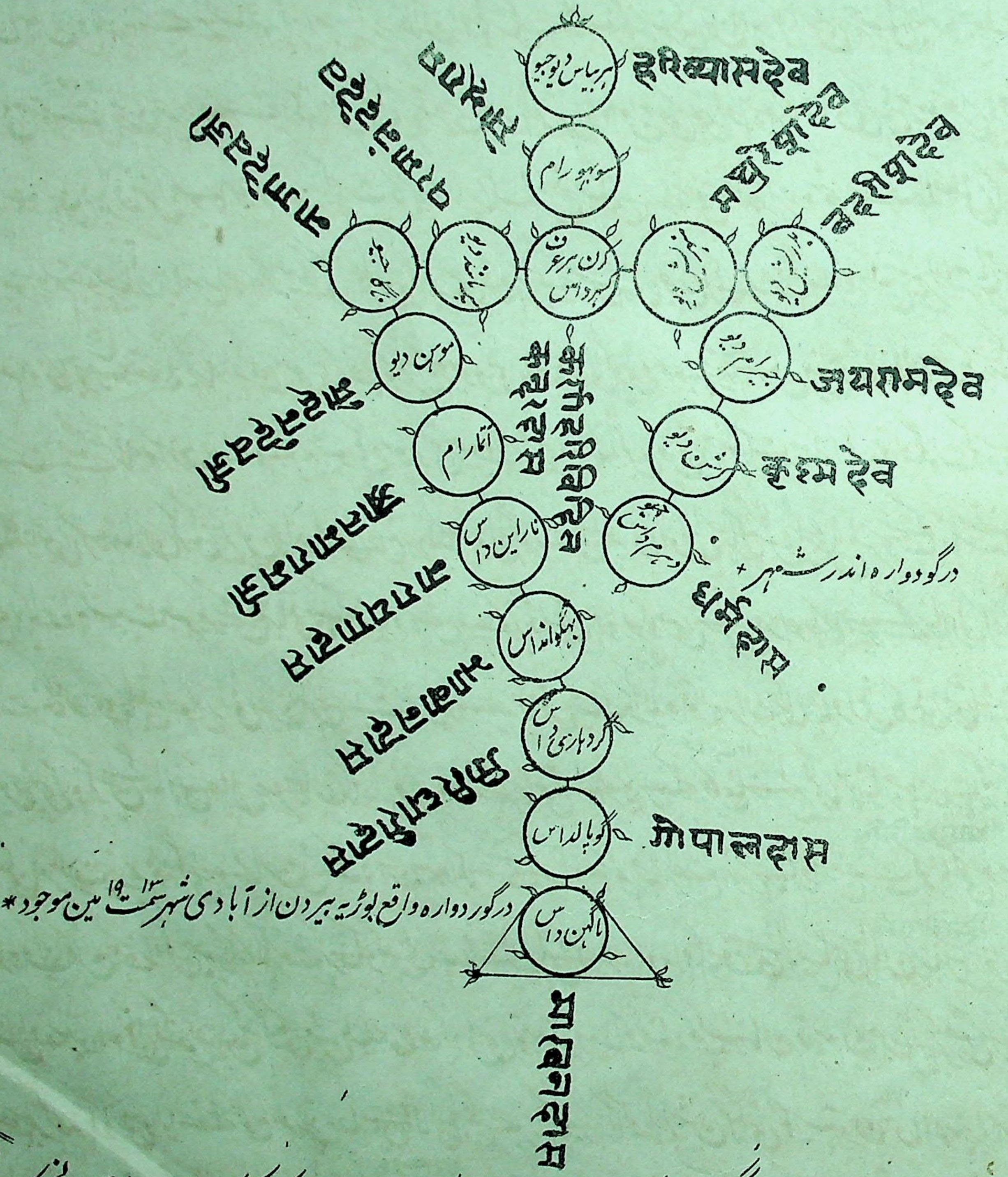

کہتا हित हरिवंसजी ہرت ہرنس گسائین کے بہجن اور بہاوکو ایسا کون ہی جو بیان کرسکی کہ جنہی رادہکا مہارانی کی پردہانتا
اور تقدیم کرکے دل کو مضبوط اعتقاد سی لگایا اور پریا پریتم کے نت بہار اور گنج محل مین بہ تصور دل شامل ہو کر سکہی بہاو سے خدمت اور
سیوا سنگار وغیرہ کی کرے بہگوت کی مہا پرشاد مین یہہ اعتقاد تہا کہ اپنا سرلبس جانتی تہی اور رام وہنی کی قواعد سی علیحدہ ہو کر
اُن بہگتی مستقل مین مگن رہتی تہی بیاس سون یعنی لپسر بیاس کے اعتقاد او رطریق پر جو شخص ہووی وہ ہی بخوبی اوس طریق کو

جان سکتا ہی مصنف نے جو لفظ پسر بیاس اصل بھگت مال مین لکھا تو اوسکی معنی نسبت سکھدیو جی کی بہی سمجھی جاتے ہین اور نسبت
موصوف کی یہی کہ اونکی والد کا نام بیاس تہا یہہ گسائین مہاراج رادہابلبھی سنپرداکے آچارج اور موجد ہوئے کہ جسکے بدولت ہزارہا
بھاگوت سنکھہ ہوکر سدگت کو پہونچی ہین بیاس اونکے والد گوڑ برہمن ساکن دیوبند علاقہ سرکار سہارنپور مین منصب دار بادشاہی
تہی لیکن اولاد نہ تہے نرسنگھہ آسرم برادر کلان اوپاشک نرسنگھہ جیو کی دعا اور کرپاسی ہربنس جیو موصوف از بطن تارا بیبیہ بیاس
ممدوح سمت ۱۵۵۹ مین پیدا ہوئے ابتداسی بھگتی سری رادہاکرشن مہاراج کی تہی رادہکا مہارانی نی پیپل کی درخت پر منتر کا نشان
خواب مین دیا و نیز ایک مورتی بھگوت کا چاہ مین گسائین جیو نے وہ منتر اور مورتے حاصل کرکی منتر کا توجپ شروع کیا
اور بھگوت مورتی اور رادہکا جیو کی گادی براجمان کرکے سیوا پوجن کرنے لگے بطن لکشمی نامی استری سی دو پسر اور ایک دختر
پیدا ہوئی جب شادی وغیرہ اونکی ہوگئی تو برندابن سیون کا ارادہ کرکی چلی قصبہ چرتہاول مین حسب اجازت بھگوت کے ایک برہمن
نی اپنی دو دختر اور سری رادہابلبھہ جیو کی مورتی بھیٹ کری برندابن مین پہونچکر مندر بنوایا اور بھگوت مورتی اور سری رادہکا جیو
کی گادی استھاپن کرکی طریق رادہابلبھے سنپرداکا رواج دیا اس سنپردا مین رادہاکرشن جگل سروپ کے اوپاشنا ہی لیکن رادہکا مہارانی
کے بہاونا بہ نسبت سری کرشن سوآمین کے زیادہ ہی اپنے آپکو سکہی اور داسی سری رادہکا جیو کے جان کر دہیان جگل سروپ
اور سرنگار رادہکا مہارانی مین مگن رہتے ہین اور یہہ قول ہے کہ پاؤ انگرہ رادہکا مہارانی کا ہونا چاہئے سری کرشن سوامین
خود بخود کرپا کرینگے ما بقی حال سرنگار و تلک وغیرہ کا نشٹھا ہی نگار اور بھگتی مین مندرج ہوگا رادہا سدہاندہ گرنتھہ سنسکرت مین کہ
اوسکی تعریف پریم و بھگتی و شاعری و فصاحت و بلاغت کے بیان سی باہر ہی اور بہاکہا مین ست چوراسی مصنفہ گسائین ممدوح مشہور و
معروف ہین گسائین جیو کو بھگوت پرشاد مین اسقدر نشٹھا تہی کہ بیڑہ پان بھگوت پرشادی کو کروڑ ایکادسی برت پر فایق سمجھتے تہے
بعض مادہ سنپرداوالی کہتی ہین کہ گسائین موصوف اول مادہ سنپرداکے سیوک اور خادم تہی ایکادشی برت کے روز جو بیڑہ پان کہالیا
تو اوسپر کچہہ تکرار ہوا اسواسطی طریق جدید نکالا لیکن اسمین کچہہ شک نہین کہ نمارک سنپردا اور مادہ سنپرداسی قاعدہ استنباط کئے
ہین رادہکا مہارانی مین اس سنپرداوالون کا پرکیا بہاو ہی اولاد گسائین موصوف کے دیوبند و برندابن مین دونو جگہہ موجود ہی اور سری رادہابلبھہ جیو کے اوپاشنا کا اوبدیش اور فیض عام جاری ہی

کبتہا چترہج جیو چیلہ ست ہربنس جیو بھگوت

بھگت ایسی ہوئی کہ بھگوت بھگتی اور بھجن کا پرتاب منقوش خاطر ہر یک کے کرکے بھگوت کیطرف رجوع کیا اور سری رادہابلبھہ
جیو کے ایسے چرتر پوتر شاعری دلپذیر مین تصنیف فرمائی کہ ہزارہا اونکو پڑہ اور سنکر سدگت کو فایز ہوے ہر بھگتون

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی ایسی سیوا کری کہ اونکی چرن رج کو اپنی سر کا زیور سمجہا اور ست سنگ کا یہہ اعتقاد تھا کہ اوسی مین مگن رہتی تہی جنہون نی گورو
چرن کی کرپا سی گوڑوانہ دیس کو بہگوت بہگت کر دیا یعنی اوس دیس مین مطلق بہگوت بہگتی کا رواج نہ تہا کالی جیو کی اوپاسنا تہی کہ آدمی
کو مار کر چڑہا دیا کرتی تہی چیتنہ جیو کا اتفاق اوس ملک مین جانی کا ہوا اور یہہ حال دیکہا تو اول کالی کو ہی بہگوت بہگت کرنا ضرور جانکر
بہگوت منتر سنایا کالی جب پر بہگت ہوے تو لوگون کو خواب مین ہدایت فرمائے کہ تم لوگ سوامین چیتنہ جیو کی جلد سیوک ہو کر بہگوت
بہگتی اختیار کرو ورنہ سب کا ناس ہو جائیگا سب لوگ دوڑتی آئی اور چیلہ ہوئی بالاتفاق دہارن کرکی بہگوت بہگت ہو گئے اور عذاب ہائے
گذشتہ سی بری ہوئی سوامین معصوف نی چندی اوس ملک مین قیام رکہہ کر بہگوت آرادہنا اور اوتساہ اور سادہ سیوا کا بخوبی رواج
دیا اور سری مدبہاگوت کی کتہا سنا کر بہگوت پریم مین پورن کر دیا ایک اوچکا کسی بقال کی تہیلی اوٹہا کر چلا مالک پیچہی ہوا اوچکہ نی جب
کوئی جگہ پوشیدہ ہونی کی نہ دیکہی تو سوامین جیو کی کتہا مین جا بیٹہا او سوقت یہہ کتہا تہی کہ جو کوئی حسب قاعدہ دیکہا لیتا ہی اوسکا جسم جدید ہو جاتا ہے
یہہ سنکر وہ اوچکہ بہی چیلہ سوامین جیو کا ہو گیا بعد ازان مالک تہیلی جا پہونچا اور سوامین جیو سی فریاد کرے سادہو نی کہا کہ اس جسم
مین کسی کا مال نہین چرایا چاہو قسم لے لو آخر یہہ تنازعہ روبرو راجا کے پہونچا اور گولہ آہنی گرم کرکے سادہو کی ہاتہہ پر رکہا بہگوت کیا
کچہہ اسیب سادہو کو نہ پہنچا اور راجا نی حکم دیا کہ اس بقال کو سولی پر چڑہا دو ناحق لوگون کو تہمت لگاتا ہی جب واسطے سولی دینی کی لی چلی تو
سادہو موصوف کو رحم آیا اور راجا سے کہا کہ حقیقت مین یہہ تہیلی مینی چورائی ہی راجا نی فرمایا کہ تیرا امتحان بخوبی ہو چکا کس واسطے
اقرار کرتا ہی سادہو نی سب حال اول سی آخر تک اور سوامین جیو کی مہمان کا اور بہگوت کرپا کا بیان کیا راجا معتقد سوامین جیو کا ہوا
اور سیوک ہو کر بہگوت بہگت ہو گیا ایکروز سادہو آتی تہی سوامین معصوف کا کہیت پختہ کہڑا تہا اوسمین گہس گئی اور خوشہ توڑ کر کہانے
لگے رکہوالی پوکاری کہ یہہ کہیت سوامین چیتنہ کا ہی چلی جاو سادہان نی جواب دیا کہ اگر یہہ کہیت سوامین چیتنہ جو کا ہی تو ہمارا ہی تم
کسواسطی شور و غل کرتی ہو یہہ خبر سوامین جیو کو پہونچی بباعث خوشی کی جسم مین نہ سمائی کہ آج ہر بہگتان نی میرا مال اپنا تصور کیا
اور دیگر سامان شکر وغیرہ لی کر آئے ڈنڈوت پرنام کرکے سنہ مکان پر لی گئے اور سب طرح سے خدمت مین حاضر رہے کہتا

शंकर स्वामी شنکر سوامین کلجگ مین دہرم کی پالک اور بہاگوت دہرم کی رواج دہندہ شیو جیو کا اوتار اور آچارج ہوئے گیان
(پرورش کنندہ ۱۲)
کا سلسلہ کہ کوئی شخص جگت کو مثل بہگوت جانتا تہا اور کوئی جین دہرمی اور پاکہنڈی اور کوئی بمکہہ اور کوئی ناقص العقل تہا یکقلم شکستہ
पाप राशी (سیوڑہ و سراوگی ۱۲)
کرکی شاستروں کے طریق پر سب کو چلایا مہاراج موصوف کا دکہن دیس مین عہد راجہ بکرماجیت اوتار ہوا بموجب قاعدہ سمارت دہرم زندگی کے بسنا
ہوئی اور اوسی دہرم کے قواعد سی بہاگوت دہرم کا رواج دیا اوس عہد مین بسبب کثرت سرپوڑہ وغیرہ اقوام مخالف از بسکہ اکثر دہرم ہونی

वेद

مخالف واقع ہوگیا تھا اونکو سوامی موصوف نی از سرنو درست و مروج کیا منڈن مصر کہ برہما کا اوتار اونکو کہتے ہین مہانسا شاستر کی

عامل نامی گرامی تہی اونکو بحث کرکی لاجواب کیا واضح ہو کہ میمانسا شاستر مین کرم کو ہی ایشر لکھا ہی مصر موصوف کی استری نی بحث

کی اور کام کلا یعنی عیاشی کی معاملات مین سوال کئی چونکہ سوامی موصوف جتی یعنی سنیاسی تہی اور اوس کوچہ سی مطلق واقفیت نہین

رکہتی تہی اسواسطی راجہ امروک کی جسم مین کہ اوسی روز مرگیا تھا جوگ کی طاقت سی اپنی روح کو ڈالکر چہہ مہینی تک اوس جسم مین رہے

اور ایک گرنتھہ امروک ستک کہ مضامین اوسکی ازبس دلچسپ ہین اوس جسم مین تصنیف کیا چندرانی جو امروک مذکور کی تہی اونہون نے

جانلیا کہ یہہ اصلی راجا امروک نہین کوئی جوگی ہی اور اصلی جسم اسکا کہین پوشیدہ ہوگا سو اوس جسم کو جلا دینا چاہئی تا کہ یہہ جسم اور راج

اور ہمارا سوہاگ بنا رہی اسواسطی اوس جسم کی تلاش کراکر جلانی کا حکم دیا آگ دی ہی تہی کہ روح سوامی نی جسم امروک کو چہوڑکر اصلی جسم مین

پرویش کیا اور واسطی حفاظت اپنی جسم کی آتش سوزان سی سری نرسنگہہ جیو مہاراج کا تصور اور آرادہن کیا بہگوت نی وہ آتش سرد

کردی اور سوامی نی چتا مین سے نکلکر استری منڈن مصر کو لاجواب کیا مصر موصوف چیلہ سوامی کے ہوئی بعد ازان چارواک مذہب والونکو

لاجواب کرکی دہرم مین رجوع کیا واضح ہو کہ اب چارواک مذہب کا پیرو برای تمثیل بہی نہین ملتا البتہ مسلمانون مین سُنّی جاتی ہین کہ اونکو دہریہ کہتے ہین

پہر سانکہہ شاستر اور رشٹہہ جوگ والونکو تلقین کیا بعد اوسکی سرپوڑون کی ساتھہ معرکہ عظیم پیش آیا یعنی اول تو بحث مین اونکو لاجواب

کرکی پہر اونکی دغابازی اور سحر کو دور کیا اور طلسم جو اونہون نی کیا تو وہ بہی اونکی ہی گردن پر پڑا یعنی بالاے بام سی گرکر مرگئی اور کچھہ دریا مین

غرق ہوئی اور باقی کو بادشاہ وقت نی کشتیون مین بہرواکر غرق کرو دیا اور جسقدر بہگوت سرن ہوئی سب آفات سی محفوظ رہی غرض جو کوئی

بہگوت سی بمکھہ تہا یا خلاف قاعدہ چلتا تہا اوسکو بزور علم و معجزات یا جسطرح اوسنی اطمینان چاہی بہاگوت دہرم پر مستقل کر دیا بعد ازان

جابجا بہگوت مندر و شوالہ وغیرہ بنوائی اور ہر ایک دیوتا کی تعریف مین استوتر تصنیف کئی اور قاعدہ پوجا وغیرہ کی ہدایت فرمائی گیتا جیو و شاریرک

سوتر و بشن سہسر نام پر بہاس کہ ایک قسم کی شرح ہی جدا جدا تصنیف کیا تلک وغیرہ کا قاعدہ بہیکہ نشٹہا مین تحریر ہوگا مفصل کتہا سوامی ممدوح کی

شنکر دگ بجی مین مندرج ہی یہان برای نام مختصر حال لکہا گیا نرگن اوپاشک تو یہہ بات کہتی ہین کہ یہہ سوامی صرف نرگن برہمہ کی اوپاشک تہے اور

شگن اوپاشکون کا یہہ قول ہی کہ بشنو تہی اور دلایل معقول اونکی بشنو ہونی کی پیش کرتی ہین ہمارے شگن اوپاشنا کا قاعدہ یہہ ہی کہ اپنی اشٹ کو

اور باقی دیوتاؤن کو انگ ہاستی ہین یعنی دیگر دیوتا تو مثل عضو کی ہین اور اون سب عضو کا مجسم اپنا اشٹ وحدانیت بہگوت کی جسطرح دیگر

سنپرداؤن مین مقدم ہی اسیطرح اس سنپردا مین ہی و علی ہذا القیاس پوجا و سمرن جپ وغیرہ کی قواعد نرگن برہمہ کا ذکر خاتمہ اس پوتہی

مین لکہا جاوے گا سوامی ممدوح کی اگرچہ چیلہ کثیر تعداد اور کامل ہوئی مثل ہستاملک و بسوپ اچارج وغیرہ مگر چار چیلہ ایسی ہوئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ اونسی اس سنپردا کا رواج بکثرت ہوا شجرہ سی نام اونکی معلوم ہون گی وعلی ہذا القیاس مٹھ یعنی گوردوارہ بھی بکثرت ہین لیکن چار مکان چار سیوک مذکور کی سب سے مقدم تر ہین کہ اون مٹھون کا نام بھی پاس نام ہر چہار چیلون کی شجرہ مین مندرج ہوتا ہی اور چونکہ ہزار ہا در ہزار گوردوارہ ہین اسواسطے شجرہ اونکا تا حال نہ لکھا صرف تا چیلہ ہای شنکر سواآمین کے لکھا *

نشٹھا سیوم سادہو سیوا وست سنگ مشتمل بر کتھاسی بھگت

سری رگھنند سوامین کے چرن کمل کے انبر ریکھا کو دنیز بارہ اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ بجد نام برہم پورے مین وہ اوتار دہارن کرکے زمین کو سمد رسی نکالا اور ہرن آگجہ کو قتل کرکی سدگت عنایت فرمائی سب شاستر و پوران متفق ہین کہ واسطی رہائی اس جیو کی قید آواگون سی سوای ست سنگ کے اور کچہ سادہن نہین اور نہ کوئی اور پناہ ہی بھگوت نی ست سنگ کو وہ مہان عنایت فرمائی ہی کہ فی الفور بھگوت

پرا بہتی ہوتے ہے اگرچہ اوسکی وصف اور صورت لکہنی مین قلم کی بہی زبان قلم ہی لیکن بے شمار اور لاانتہا سی ایک شمہ لکہا جاتا ہے
اور چونکہ حصول ست سنگ اوپر سادہ سیوا کی منحصر ہے اسواسطی سادہو سیوا کی حمان بہی اسی شٹہا مین مندرج ہوگی واضح
ہو کہ اگرچہ اصلی معنی لفظ ست سنگ کے یہہ ہین کہ ست یعنے رب بہگتون کا سنگ لیکن بعض اوس ست سنگ کے چند قسم بیان کرتی ہین اور
اون اقسام مین مقدم تر دو قسم ہین ایک ست سنگ شاستر و تیرتہون کا اور دوسرا بہگوت بہگتونکا شاستر ست سنگ سے یہہ مراد ہے

नाम शास्त्र

کہ اوسکا پڑہنا اور بچارنا اور رور در کہنا اور اوسکی موافق عمل کرنا تاکہ اوسکی بدولت سار اور اسار اور آتما انآتما یا جیو کا گیان ہو کر اور
راست و خلاصہ ۱۲ نا راست و ناپایدار ۱۲
دوزخ کی دکہون سی ڈر کر روپ انوپ مادہرے اور پرم سوبہا بہگوت مین کہ سب بید اور شاستر ونکا خلاصہ اور اصل مطلب ہے
ایسی طبیعت لگ جاوی گی کہ مستقل و بلا تزلزل ہو کر یہہ جیو کرتا رہتہ اور سب رنج و راحت نیک و بد سی علیحدہ ہو جائیگا سو پڑہنے
اور رور در کہنی کے لایق وہی شاستر ہین کہ جنمین بہگوت چرتر اور بہگوت سروپ اور دہیان وغیرہ کا بیان ہے مثل راماین و بہاگوت و
گیتا وغیرہ پوران سمرتی و بید یا دیگر تصانیف رکہیشران و ہر بہگتان کی اور اگر اونکی پڑہنی اور رور در سی بسبب ناواقفیت از سنسکرت
زبان مجبور ہو تو بہاکہا گرنتہہ مثل تلسی کرت راماین و بنی پتر کا و سور ساگر و دسم و برج بلاس و تصانیف کرشنداس و نند داس وغیرہ کا

विनयपत्रिका भाषा

شغل ہر وقت رکہی کہ اوسکی ذریعہ سی مثل سنسکرت کی کار برآری ہو جاوے گی اور جان لینا بہاکہا کا دو چار دہنی مین تہوڑی محنت
سی ممکن ہے دون ہمتی اور کم نصیبی امر دیگر ہے بعض اشخاص ترجمہ مصنفہ مخالفین کا اکثر شغل رکہتی ہین میری دانست مین متروک ہین
اسباب مین چند دفعہ لوگون سی گفتگو ہوئی اگرچہ سب صاحبان نی دلایل بیان کردہ خاکسار کو تسلیم کیا مگر اخیر مین یہہ فرمایا کہ حسب حالت
مین ہم لوگون کو استعداد علم سنسکرت و بہاکہا کی نہین تہی اون ترجمون کو پڑہ کر کسو اسطی واقفیت بہم پہونچاوین شاید مطلب برآرے
ہو جاوی اور اوس قول صاحبان ممدوحین کے ایک پنڈت شاستر دان نی بہی خاطراً خواہ حقیقۃً تائید کی لیکن باینہمہ نفرت اون ترجمون سے
بسبب گستاخی اور کلمات ناملایم کی اسقدر طبیعت کو ہوگئے ہے کہ ہرگز قلم کی زبان سی حرف جواز بہ نہی اون ترجمون کا نہین نکلتا اگر
وہ دلایل کہ جس سبب سے ترجمون مصنفہ مخالفین کا پڑہنا ناجایز ہے بہ شرح لکہی جاوین تو طویل ہین لیکن ایکدو بات لکہتا ہون اول
یہہ کہ مترجمین مذکورین سے اصل مطلب مصنف کا ادا نہین ہوسکا چنانچہ کوئی سا اشلوک بہاگوت و گیتا و مہابہارتہ کا ترجمہ
پڑہ کر بہر بموجب شرح مصنفہ اہل مذہب کے مقابلہ کرین کہ مطلب اصل گم و مفقود ہی و یم کوئی ترجمہ ایسا نہین کہ مترجمین نے بسبب تعصب مخالف
مذہب کے اوسمین صریحۃً خواہ حیلتاً یا کنایۃً ہجو ہندو مذہب کے نہ لکہی ہو چنانچہ خطبہ ابو الفضل ابتدا مہابہارت و دبستان مذاہب کہ قابل
جلادینی کی ہی اور اوسمین اکثر مضامین کا ترجمہ لکہا ہی و ترجمہ جوگ باشسٹ و بہاگوت سی ظاہر ہی اور اگر کسی نے بلا تعصب لفظ بہ لفظ ترجمہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لکہہ دیا ہے تو محاورہ تحریر ایسا ہی کہ نسبت بہگوت اور بزرگون کے مطلق رعایت ادب کے نہین ہوئے بلکہ الفاظ سخت و ثقیل

مثل تیر کے دل کو لگتی ہین سیوم جو اثر لفظ ہائے برآمدہ زبان رکہیشرون اور بہگتون مین ہے وہ لفظ ان ترجمون مین نہین گئے

موافق اوسکے اثر ہو کر کار برارے ہوئے بلکہ بالعکس اثر ہوتا ہے یعنی جیسا دل مخالفین کا تہا ویسا ہی وہی ترجمہ اثر بخشتے ہین

اور اسیواسطے کوئی مراد کو نہین پہونچتا بلکہ آجتک کوئی اون ترجمون کا پڑہنے والا بہگوت بہگت نہ دیکہا ہوگا بجز اسکے کہ برائی

سی بحث کرکے رنجیدہ کر دیا یا کہا دست سنگ سے بی اعتقادی ہوگئی چہارم جو منتر رکہیشر او ربہگوت بہگتون نی اصل گرنتہون

خفیہ وظاہر مندرج کئی ہین وی اون ترجمون مین نہین کہ جسکے بدولت دل بہگوت مین لگی درینصورت ہرگز اونکا پڑہنا جائز

نہین اور خوب غور فرماوین کہ جن لوگون نے سنسکرت اور بہاکہا تہوڑے سے بہی پڑہی ہے وی سب کم وبیش برابر

ہین اور جن لوگون نی صرف ترجمہ بہاگوت وراماین وجہابہارتہہ وجوگ باشسشت و دیگر صدہا ترجمہ مصنفہ مخالفین کے پڑہے

اور دہوئی کبہی کسیکو کچہہ بہی اثر ہوا قطع نظر از مراتب مصرحہ بالا اگر خواہ نخواہ یہہ استبداد ہے کہ بلا زبہ فارسی کی ہمارا مطلب

نہین نکلتا تو ترجمہ مصنفہ ہنود بہی تو موجود ہین اونکو کسواسطے نہین پڑہتے مثل ترجمہ رامائن مصنفہ ٹوڈرمل و ترجمہ بہاگوت مصنفہ

ایک کس کا تہہ صاحب و ترجمہ گیتا مصنفہ ایک کس کاشمیری وعلی ہذا القیاس دیگر اشخاص کی آمدم برمطلب تیرتہہ ست سنگ سی مراد

اشنان گنگا وجمنا وپشکر وغیرہ تیرتہون اور جاترا وغیرہ سی ہی اوسمین بعض کا یہہ قول ہی کہ جل تیرتہون کو بہگوت نی یہہ

जात्रा पुष्कर

پرتاپ بخشا ہے کہ اوسکی درشن اور اشنان اور پان کرنے سے دل صاف ہوجاتا ہے اور بعض یہہ کہتے ہین کہ بہگوت بہگت

نوش ۱۲

جو ایکوقت معہود پر ایک جگہہ جمع ہوتی ہین اسواسطے اوس موقع کا نام تیرتہہ کہا جاتا ہے اور اون بہگتون کے صحبت کے ثواب سے

اور جل کی اشنان وغیرہ کی بدولت کہ جسمین چرن اون بہگتون کے پڑے آدمی کو صفائی قلب حاصل ہوتی ہی اس قول

شاستر نی بہ نسبت تیرتہہ کی بزرگی بہگوت بہگتون کو ظاہر کری مگر بہر دو حالت اسمین کچہہ شک باقی نہ رہا کہ تیرتہون کے

ست سنگ و جاترا سی یہہ آدمی صاف ہوکر بہگوت مین لگ جاتا ہی اور قاعدہ تیرتہہ اشنان کا دہام نشتہا مین مندرج ہوگا تشریح

ست سنگ اول قسم تو ہوچکے اب ذکر ست سنگ قسم دویم یعنی درجہ اخیر کا ہوتا ہے اور جو جہان ست سنگ کے ابتدا رنشٹہا مین

مندرج ہوئی اور کچہہ ذکر دیباچہ مین گذرا اور سب شاسترون نی جو ست سنگ بیان کیا وہ مراد بہگوت بہگتون کی ست سنگ سی ہی نے شک جب

کسی نے بہگتون کا ست سنگ کیا اپنی مراد کو پہونچ گیا بہگتو نکا ملنا بہگوت کا ملنا ہے چنانچہ بہاگوت کا قول ہی ایک لحظہ ست سنگ کی بمقابلہ پرترک و اپبرگ

५५८ یعنی مکتی کا سکہہ برابر نہین ہوسکتا دہم اسکند کا قول ہی کہ اس سنسار سی چہوٹنی کو اور اپبرگ یعنی مکتی کی حاصل ہونیکو ست سنگ ہی اوتم

اوپای ہی ایکادش مین بھگوت فرماتی ہین کہ مین جوگ وغیرہ سی بس نہین ہوتا لیکن ست سنگ سی پدم پوران و اسکند پوران وبشن پوران
وغیرہ بہی موید مضمون بالاکے ہین اب یہہ اعتراض پیدا ہوا کہ سب سادہن و تیرتہہ وغیرہ سی جو بھگوت بھگتون کے ست سنگ کو بزرگ اور زیادہ
لکہا اسکی کیا وجہہ ہی سو واضح ہو کہ اول تو بھگوت و شیوجی مہاراج کا قول ہی کہ جہان بھگوت بھگت رہتی ہین وہان خود بھگوت موجود
رہتا ہے سو جب اس شخص کو بھگوت بھگتون کا ست سنگ ہوگا بلی شک بھگوت کہ وہان موجود ہی ملجایگا کہ یہہ حال پرچیتا اور نارد
جیو کی کتہا مندرجہ بہاگوت سی مفصل معلوم ہوسکتا ہی دویم دیگر سادہن یعنی تیرتہہ وبرت وجپ تپ ونیم و سنجم وغیرہ سب ایسی ہین کہ ہروقت
سالک کی طبیعت اونمین نہین لگتی بلکہ دوسری طرف رجوع ہوکر لذائذ دنیا مین جالگتی ہے اور بھگوت بھگتون کے ست سنگ سے
ہر وقت بھگوت مین رہتی ہے کسواسطی کہ وہان سوای بھگوت چرتر اور بھگوت کتہا و سیوا و بھجن وغیرہ کی اور کچھ کام نہین ہوتا اگر کسے
وقت طبیعت اس شخص کے دوسرے طرف متوجہہ ہوئے تو پھر بھگوت کیطرف رجوع ہو جاتی ہی سیوم دیگر سادہن یعنی تیرتہہ شاستر
وغیرہ سب کا یہہ حال ہی کہ کہین تو قاعدہ عمل اور بھگوت بھگتی کا موجود ہی لیکن وہان عامل نہین اور بعض جگہہ سالک واسطی عمل کی مستعد
وموجود ہی لیکن اوسکو قاعدہ نہین ملتا اور بعض جگہہ ایسا اتفاق ہی کہ قاعدہ اور عمل کا طریق معلوم ہی لیکن شکوک کا رفع کرنیوالا کوئی
نہین یا کوئی غارت گر اوس راہ کا مثل شہوت و غصہ وطمع وحسد وبغض وغیرہ آگیا کہ اوسنے وہ سب متاع اندوختہ ایک لحظ مین غارت کیا
سو دیگر سادہن تو اسواسطی کمتر ہین کہ وہ جامع سب امور کی نہین اور بھگوت بھگتون کی ست سنگ کو اسواسطی بزرگی ہی کہ جس امر کی
تلاش ہو وہ سب سامان ایک جگہہ مہیا و موجود ہین اور واسطی پہونچانی منزل مقصود تک بھگتی گیان بیراگ کی براق لیکر ہمراہ حاضر ہو
جس کسی کو خواہش بھگوت بھگتی کی ہی اور اس سنسار سمدر کو اوترنا چاہتا ہی تو ست سنگ کری اور واضح ہو کہ ست سنگ سب جگہہ
حاضر و موجود ہی لیکن یہہ اپنی بدگمانی و بدنیتی ہی کہ نظر نہین آتا کیا معنی کہ یہ سب خود گنہگار اور معیوب ہونی کی دوسری کو بہی مثل اپنی ہے
جانتی ہین اور اوسکے عادات نیک اور بھجن وغیرہ پر نظر نہوکر عیوب کو ترجیح دیتی ہین اگر برعکس اوسکی عمل ہو یعنی عیوب پر تو نگاہ نہو اور
ہنر و نیک عادات پر ایجاب کے نظر ہو تو ست سنگ کے ہر جگہہ موجود ہونی مین کیا شک رہا اگر ایسی ہی بدگمانی اور عیب جوئی ہی تو کوئی ذی روح
وغیرہ روح عیب سے خالی نہین علاوہ وہ قاعدہ مذکور سی بمقام تیرتہہ ہا مثل برندابن وچترکوٹ وپریاگ واجودہیا وکانسی وجگناتہہ رای و اوجین
وکانچی وہردوار وپشکر وغیرہ صدہا مقام پر ست سنگ حسب دلخواہ ملتا ہی لیکن سالک کو واضح ہو کہ ست سنگ کے یہہ معنی نہین کہ چلو صاحب
فلانی ساد ہو آئی ہین درشن کر آوین ست سنگ اوسکا نام ہی کہ بھگتون کو بھگوت روپ جان کر اونکی قول پر اسقدر اعتقاد کامل ہو
کہ ہرگز بی اعتقادی نزدیک تک نہ آنی پاوی اور وہ ست سنگ ہر وقت و ہر لحظہ اوسوقت تک ضروری ہی کہ جب تک خوب استقلال بھگوت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چرنون مین نہ ہو جاوے اب زیادہ طوالت ضرور نہین نارد اور بیاس بالمیک واجامیل و شوری و بارکہی و گست و پرچیتا و غیرہ

پر ہلادو غیرہ ہزارہا بہگتون کے کتہا مندرجہ پوران ہا و بعض اس بہگتمال کے پڑہ سن لیوے کہ ست سنگ کی بدولت

کیسی کیسی گہنہ گارون کو کیا کیا درجہ نصیب ہوا ہی سو ست سنگ موصوفہ بالا اوسوقت اِس آدمی کو بلا محنت ملتا ہی کہ بہگوت

بہگتون کی خدمت اور سیوا مین جان و دل سی کمر ہمت کی باندہی جسطرح بہگوت کی سیوا مین نشٹہا و اعتقاد بہگوت بہگتون کو

ہوتا ہی اوسیقدر سادہو سیوہی کو سادہان مین ہو بہاگوت مین بہگوت کا قول ہی کہ رکیشر میرے بہگت میرا جسم ہین اور وہی

پوجنی کے لایق ہین دیگر تدبیرات کو چہوڑکر اونکے خدمت کر پدم پوران مین بہگوت کا قول ہی کہ میرے بہگتون کو کہانا

کہلانا اور خدمت کرنے مجکو کہلانا اور میرے خدمت ہی اور جسطرح میری بہگت بدون میری کہلائی کچہہ نہین کہاتی اسطرح مین

بدون اونکی کہلائی کچہہ نہین کہاتا آدپوران مین بہگوت نی کہاہی کہ جو میرے بہگتون کی بہگت ہین وہی میری بہگت ہین

بہگوت بچن ہی کہ گنگا تو پاپ اور چندرمان تاپ یعنی تپش اور کلپ برکچہہ در در یعنی افلاس دور کرتی ہین اور میرے بہگتونکا

درشن کیا پوتر ہی کہ وہی ہرسہ دکہہ لحظہ مین دور ہو جاتے ہین پہر رکہیشون کا قول ہی کہ تیرتہہ وغیرہ نہین پاک کرسکتے کہ جو سادہو

بلا توقف پاک اور ہردو جہان کی فکر سی بی باک کر دیتے ہین اس قسم کی ہزار ہا قول ہین پس جس کسی کو تمنا بہگوت کی نت آنند

اور سنسار سی چہوٹنی کے ہے اوسکو خدمت ہر بہگتان کی جان و دل سی واجب ہے اور کچہہ خیال قوم وغیرہ کا مطلق نہین چاہیے

جو کوئی جس قوم کا بہگوت بہگت ہووے وہ بہگوت روپ ہے مہابہارتہہ مین بہگوت نی فرمایا ہی کہ جو ہر بہگتون مین قوم وغیرہ کی تفریق

کرکے اونکی خدمت نہین کرتے وہی دوزخی ہین سادہو سیوا طریق کے پانچ رہ زن ہین ایک غرور قوم کہ سادہو کو کم قوم جانکر خدمت نکرے

دویم غرور علم کہ بے علم سادہو کو کمتر جانے سیوم غرور دولت کہ اوسکی نشہ مین کچہہ برا بہلا معلوم نہو چہارم حسن کہ سادہو کو بدصورت تصور

کرکے خدمت سی باز رہے یا غرور حسن کے سبب سے کچہہ خیال مین نہ لاوے پنجم طاقت کہ اوسکی غرور سی بہی اکثر خیال نیک و بد

نہین رہتا سو ان پنج غرور کو تو طاق بلند پر رکہدیوے اور وہی چرتر بہگوت کی ہر وقت یاد رکہے کہ بہگوت نے خود بالمبالغہ

خاکروب کو جابہشتر کے خاص سوئی خانہ مین بٹہلاکر درو پدے کی ہاتہہ سی خدمت گذاری کرائے اور خود بدولت سر رگہنندن

سوامین نی پہیلنے کے جہوٹہی پہل کہائے ایک سادہو سیوی کا ذکر ہے کہ بیمار تہا عورت کو واسطی خدمت سادہو کے

تاکید کرے اوسنی عذر درد سر کیا اتفاقاً اوسیوقت داماد آگیا وہ عورت فوراً اوٹہی اور حلوا وغیرہ طیار کرنے لگے سادہو سیوی

نے اوسیوقت اوس عورت کو گہر سے نکال دیا اور کہا کہ جب میرا داماد آیا تہا اوسوقت تو درد سر ہو گیا اور جب تیرا

داماد آیا وہ دردسر فوراً دور ہوا مطلب یہہ ہی کہ جسطرح فاسق فاجر کو عورت حسین اور طامع کو زر عزیز ہی اسیطرح بہگوت بہگتون
کو عزیز اور محب صادق سمجہہ کر سیوا کرے تن من دہن سب سیوا مین لگادی جن اشخاص کو بہگوت بہگتون مین محبت نہین ہرگز
کسی مطلب دنیا و دین کو نہین پہونچتے اور آجتک ایسا اتفاق مطلق نہین ہوا کہ خدمت گذار بہگوت بہگتون کا مقاصد ہر دو جہان سے
محروم رہا ہو جو شخص کہ بہگتون سی بہکہہ ہین اور ہجو کرتے ہین رانده درگاہ ہین اور جو اونکی ساتہہ خصومت کرتی ہین یا تکلیف پہونچاتی ہین
اونکا ناس ہو جاتا ہی اور بی شک تحت السرا کو جاتی ہین راون اور درجودہن وغیرہ کیروان اور کنس نے بہگوت بہگتون کی ساتہہ
عناد کرکے اپنی بنس کے دروازہ کو قفل لگادیا بہگوت کو ہرن کشب پر ہرگز غصہ نہ آیا باوجودیکہ سب دیوتاؤن نے گریہ و زاری کیا
لیکن جب پرہلاد بہگت کو دُکہہ دیا ایک لحظہ کی توقف کی برداشت نہ ہو سکی اور دیگر اشخاص کا تو کیا ذکر ہی خود بہگوت نے اپنی
کا ناس کردیا یعنی جب دوارکا مین جادوان سی بخدمت بہگوت بہگت کی گستاخی ہوئی تو سب جادون پر بہاس چہتر پر باہم لڑا کر
قتل کرادئی اور دوارکا سمدر مین غرق کردی پدم پوران مین لکہا ہے کہ بہگوت بہگتون کی درروہی تینون لوک مین دُکہہ کو پرات
ہوتی ہین جسطرح دُرباسا کہ جہان گیا کسی نی اوسکا دکہہ دور نہ کیا اور نہ پناہ دی اب اس خاکسار کی عرض بخدمت بہگوت بہگتون
یہہ ہی کہ کچہہ نظر رحم کی اس گنہگار پر بہی ہووے اگر میرے گناہون پر نگاہ کروگی تو توس قول پر اعتراض آویگا کہ سادہو مثل ابر
باران کی ہین دوست و دشمن نیک و بد پر یکسان رحم فرمایا کرتے ہین درینصورت اپنی او پر نگاہ واجب ہے نہ میرے گناہون پر علاوہ
ازآن ایک استحقاق بہی کہتا ہون کہ تمہارا بہاٹ ہون اگر یہہ فرماؤگے کہ یہہ باد فروشی تیرے دل سی نہین ظاہری ہی تو عرض
یہہ ہی کہ سب بہاٹ ظاہری ہی تعریف کیا کرتے ہین لیکن حجمان اونکو محروم نہین کرتا سوائے اس حق کے ایک رشتہ بہی تمہارے
جناب مین ہی کہ سرے رگہنندن سو آپ ہین کا خانہ زاد ہون اگر یہہ ارشاد کروگے کہ اسیسے پورن برہمہ سچد آنندگہن کا غلام ہوکر ہم سے
کیا درخواست کرتا ہی اور کسکا خوف ہی سو عرض یہہ ہی کہ نالائق خانہ زاد ہون سو آپ ہین کے فرمودہ پر عمل نہین اور نہ بہول کر کبہی
روبرو جاتا ہون مطلب میرا سب بات بنانی سی یہہ ہی کہ کسیطرح بہگوت چرنون مین یہہ کمبخت دل لگی اور اوس سماج کا چنتون
کرتا رہی اجودہیا بخدہام مین کلپ برکچہہ کے نیچے جہان منڈپ ہے وہان ایک سنگہاسن ہی کہ جسکا پرکاس کرورون سورج کے برابر ہے
خود بدولت لباس شاہانہ پہنی ہووے بیر آسن سی براجمان ہین اور بام بہاگ سری جانکی جی نے سوبہت ہین آپسا منوہر روپ
اپار ہے کہ کمال شرم سی لچہمی اور شبہ بہی چہیر سمدر مین جا چہپی بہرت لچہمن ستر گہن خدمتگذاری مین حاضر ہین چارون بید
و سنکادک و برہما وغیرہ استت کرتی ہین اور ایک طرف سگریو بہبہکین وغیرہ اور دوسرے طرف سب وزیر اور سامہنی دست بستہ ہین

جیو کھڑے ہین کتہا विदुरजी بدرجیو ساکن موضع جہیڑا علاقہ جودہپور بہگوت بہگت سادہو سیوی ہوئی جو کچھہ کاشت
زراعت سی پیدا ہوتا سب سادہو سیوا مین خرچ کردیتے ایک دفعہ خشک سال ہوا اور زراعت خشک ہوگئی یہہ ارادہ کیا کہ ملک
کو چہوڑکر کسی اور ملک مین چلی جاوین کسواسطی کہ اگر سادہان کو بہوجن نملا تو دہرم سی بعید ہی بہگوت کہ خواہش برآرا اپنی بہگتون کے
اور محافظ اونکی دہرم کی ہین خواب مین تشریف لائی اور فرمایا کہ تم مگدرست ہو زراعت خشک شدہ کو درو کرکی صاف کرو اوسمین سے
دوہزار من غلہ ملیگا بدرجیو حسب الارشاد جب زراعت درو کرنی لگی تو دیگر مزارعان نے خندہ کرکی کہا کہ تو کیسا نادان ہی ایسی زراعت مین سے
غلہ ہوتا ہی بدرجیو نی اونکی کہنی پر کچھہ عمل نہ کیا اور موافق حکم بہگوت کے زراعت کو کاٹ کر جمع کیا دوہزار من غلہ اوسمین سے حاصل ہوا اور
بجمیع تمام سیوا بہگوت بہگتون کے کرہی سب کو بہگوت بہگتی اور سادہو سیوا کا اعتقاد ہوا اور بہگوت سرن سادہو سیوی ہوگئے
بی شک سادہو سیوا درخت خشک دنیا و آخرت کو پہل پہول لگادیتی ہی کتہا भगवानदास ٹہاکر بہگوانداس ولد بہیم سنگہہ قوم راجپوت
دہرپرم بہگت اور بہگوت بہگتون کے سیوا مین سادہان اور بکمال معتقد ہوئے ہر سال متہراجیو مین جاکر اور ایک مہینا رہ کر کمال خوشی
و فیاضی و کشادہ پیشانی سی بشنو اور سادہو اور براہمن وغیرہ کی خدمت و سیوا نقد و جنس سے حسب دلخواہ کیا کرتی اور راس بلاس و
بہگوت اوتساہ و کتہا وغیرہ مین زر کثیر خرچ کرتے غرض جو کچھہ پاس ہوتا سب خرچ کر کے اپنی گہر آتے سبب انقلاب زمانہ کچھہ افلاس
آگیا اور موافق ہر سال کی روپیہ موجود نہ ہوا تاہم کچھہ سامان قرض کشتی وغیرہ سی بہم پہونچا کر متہراجیو مین آئی اور بہ نسبت سالہای
ماضیہ کی کچھہ کمی سی ارادہ تقسیم کا کیا چوبی ہاے متہرانی کہا کہ حسب دستور جو ہمکو ملتا رہا ہے وہی لیوینگے ٹہاکر موصوف نی استطاعت
اپنی مین نہ دیکہے اور جو کچھہ روپیہ موجود تہا سب اونکے روبرو رکہہ کر کہا کہ بالکل یہہ سرمایہ ہی جسطرح چاہو خرچ کرو آخر یہہ تجویز قرار پایا کہ اس
سال مین خشک جنس براہمن و سادہان کو تقسیم کرنی چاہئی سو حسب صلاح جنس منگا کر معہ نقد موجودہ ایک کوٹہہ مین رکہہ دی اور خرچ شروع
ہوا بدذاتان نکوہیدہ کار کہ ہمیشہ دشمن بہگوت بہگتون کی رہی ہین اس تدبیر مین ہوئے کہ کسیطرح بی حرمتی اونکے ہو ٹہاکر موصوف کے
ہووے اسواسطی بجای ایک سیدہ کے دس سیدہ دینی شروع کئی چونکہ بہگت تبل کرپا سندہ بہگتون کے تہے اور حفاظت مین اسطرح رہتی ہین
کہ جسطرح والدہ اپنی طفل شیرخوارہ کی اسواسطی تشریف لائے اور نقد و جنس کو مثل پارچہ دروپدی کی بڑہا دیا یعنی اوسمین سے جسقدر
لا انتہا و بی شمار نکالا گیا اصل مین کمی نہ آئی اور چاندی اور سونی کی لوٹ ہوگئے غرض وے لوگ خرچ کرتے کرتے ہار گئے اور
کوٹہہ نقد و جنس سے بدستور بہرا رہا سب نالائق خجل و شرمندہ ہوئے اور بہگوت بہگتی و سادہو سیوا پر اعتقاد لائے کتہا वारमुखी
ایک شہر بلاد دکہن مین بار مکہی یعنی طوائف بہت مالدار رہتی تہی مکان اقامت اوسکا ازبس پاکیزہ و صاف اور دروازہ پر بلند درخت

وشاداب تہا کہ ہر چہار طرف اوس درخت کی چبوترہ صفائی اور خوبصورتی کے ساتہہ بنا ہوا تہا ایکروز گذر سادہان بشنوکا اوس
کو ہوا اور مکان مرغوب و دلکش جانکر مقیم ہوئی درخت پر جا بجا سالگرام جیو کی بٹوہ لٹکا دے اور اشنان دہیان کرکے بہگوت کے
سیوا پوجن مین مصروف ہوئے شام کیوقت وہ طوالیف سرنگار کرکے جو دروازہ پر آئے تو ہجوم بہگوت بہگتونکا دیکہا کہ بہجن او
کیرتن کر رہی ہین شرمندہ ہوئے اور دل مین خیال کیا کہ اگر میرے حال سے اونکو خبر ہو جاویگی تو دلمین افسوس کرینگی کہ ایسی مقام
کیون ٹہرے اسواسطے اپنی مکان مین جاکر پوشیدہ ہوگئے اور رات کیوقت ایک رکابی مین اشرفی رکہہ کر بخدمت سر بہگو
کی حاضر ہوئے بشنوان نی اوسکی ذات وصفات پوچہی اوسنی کچہہ جواب نہ دیا آخر جب مبالغہ ہوا اور سمجہایا گیا کہ کسیطرحکا خوف مت
اوسنی اپنی قوم اور پیشہ کو ظاہر کیا سادہان نے ہدایت فرمائی کہ تو اپنی مال اندوختہ کا مکٹ تیار کرکے سری رنگناتہہ سوامین کے بہیج
اوسوقت ہر ایک کو تیرا مال مقبول ہوگا طوالف ممدوحہ نی عرض کیا کہ جسحالت مین براہمن اور بہگتون کو میرے مال سے اسقدر پر
کہ نزدیک نہین آتے تو بہگوت میرے مال کو کسطرح قبول کرینگی جواب دیا کہ اوس جناب مین محبت اور اعتقاد چاہئے ذات
کا استفسار نہین غرض اوس طوایف نی تمام مال اندوختہ اپنا خرچ کرکی ایک مکٹ جڑاو بصرف تین لاکہہ روپیہ کی باعتقاد و سر دہا تمام طیار
کرایا اور کمال محبت واوتساہ سی شادیانہ بجاتے گاتی ناچتی بہگوت پریم کے نشہ مین مست اور چہکی ہوئی ازخود رفتہ اوس مکٹ کو لیکر
چلی جب نزدیک مندر سری رنگناتہہ سوامین کے پہونچے استری دہرم ماہیانہ ہوگیا اور اسواسطی مندر مین نہ جاسکی کمال مضطرب بیقرار
ہوئی اور اپنی کم نصیبے اور واژگونی طالع پر افسوس کرتے ہوئے بیہوش وحواس گر پڑے انترجامی دین سبل مہاراج نی اوسکا پریم دے
دیکہہ کر پوجاریان کو ارشاد فرمایا کہ باعزاز واکرام تمام دست بدست روبرو لاؤ چنانچہ پوجارے دوڑے اور باوجود انکار اوس
پریم پوترشدہ انگاکو زبردستی لیجاکر روبرو کہڑا کردیا اوسنے جو یہہ پریم انگرہ اور کرپا بہگوت کی دیکہی تو مکٹ موصوف بہگوت کی سر پر رکہنے
کو ہاتہہ اوٹہائے لیکن سنگہاسن بہگوت کا اونچا تہا ہاتہہ نہ پہونچ سکا پہر کچہہ ایک ملال اور دلگیری ہوئی کو تہی کہ بہگوت نے او
اعتقاد اور پریم سی نرم اور محظوظ ہوکر اپنے گردن نیچے کو جہکادی اور اوس بڈہہاگے نے بدلجمعی تمام مکٹ بہگوت کے
سر پر پہنا دیا اور پرم بہگتون اور مہابڈہہاگیون مین مشہور ومعروف ہوئے واہ واہ ایک لحظہ کے ست سنگ و بہگوت کی کرپا
اور واہ میری سخت دلی وبی حیائی کہ باوجود لکہنے اور پڑہنے اس کتہا کی اوسطرف کو متوجہ نہین ہوتا*

ति लोकजी کتہا

تلوک جی قوم زرگر پرم بہگت ایک شہر پورب دیس مین ہوے بہگوت بہگتون کی سیوا مین اسقدر نشٹہا اور محبت تہے کہ ہمیشہ اوسے
مین مصروف رہتے تہے اور جو کچہہ اپنے پیشہ سے پیدا کرتے تہے سادہو سیوا مین خرچ کر دیتی تہی اوس دیس کے راجا نے بضرورت شادی

H. Hari Dass Sabir, Nabha (State)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنی دختر کے زر کثیر واسطی بنلانے زیور کے اونکو دیا اونہون نے وہ سب روپیہ سادہو سیوا مین خرچ کر دیا اور ملازمان راجا جو برائے تقاضا آتی رہتی تو اونسی وعدہ امروز فردا کا موافق دستور زرگران کے کرتی رہی جب دو چار روز شادی دختر مین رہ گئی تب تاکید شدید ہوئی اور صبح کے وعدہ پر راجا سے رخصت ہو کر چلے آئے اوسوقت چند سادہو آگے اور اونکی سیوا وست سنگ کے خوشی مین وعدہ اور زیور کچھ یاد نہ رہا صبح کو جب تاکید راجہ یاد آئے تو بہاگ گئے اور ایک جنگل مین پوشیدہ ہو کر بہگوت بہجن مین مصروف ہوئی بہگوت کہ اپنی بہگتون کی نگہبان اور اونکی وعدہ کی پورا کرنیوالے ہین بلباس تلوک جیو زیور مطلوبہ راجا تیار کر کے لے گئے اور راجا کو کہ ایسا زیور خوشنما اوسنی مدت العمر نہین دیکہا تہا کمال خوش کیا راجہ مذکور نے انعام کثیر دیا بہگوت نی اوس زر انعامی سی جہوتساہ کہ جسکو مہوچہہ کہتے ہین کر دیا اور بصورت شنبو پرشاد لیکر تلوک موصوف کی پاس گئے فرمایا کہ تلوک کی گہر مہوتساہ تہا اوسکا یہہ پرشاد ہی تلوک نے پوچہا کہ کون تلوک بہگوت نی جواب دیا کہ جسکے برابر تلوک یعنی ہر ستہ جہان مین کوئی نہین تلوک جیو نی قرینہ سی جانا کہ یہہ سب چرتر بہگوت کی ہین اپنی مکان پر آئی اور بدستور سادہو سیوا بہجن سمرن مین مشغول ہوئے کہتا تلوچن دیو چیلہ گیان دیو بشن برہمن त्रिलोचनदेव بہگوت بہگت مشہور معروف مثل چندرمان کی ہوے جو سنپردا بشن سوامی کے ہے وہی اونکے ہے سادہ سیوا مین کمال اعتقاد اور پریم تہا لیکن چونکہ آمدو شد بہگتان بکثرت تہی اور سیوا کرنے والے صرف تلوچن موصوف اور اونکی استری تہی اسواسطی بہہ خیال ہوا کرتا تہا کہ حسب دلخواہ سادہ سیوا نہین ہوتے اگر کوئی ایسا خدمتگار ملے کہ سادہان کے دل کی بات جانکر خدمت کرتا رہے تو نوکر رکہہ لین ایسی ٹہلوہ کی تلاش مین رہتی تہی اور بسبب نہونی خدمت حسب دلخواہ سادہان کی کبہی کبہی پژمردہ دل ہو جاتی تہے بہگوت نی اپنی بہگت کی پژمردگی دل گوارا نہ کرے اور ایک ٹہلوہ مفلس کی روپ سی ٹوٹی جوتے اور پہٹے کملے پہنے ہوئے لنگر لائی تلوچن جیو نی پوچہا کہ تم کون ہو اور کہان سی آئی ماباپ گہر بار تمہارا ہے یا نہین جواب دیا کہ ماباپ گہر در کچہہ نہین رکہتا ٹہلوہ ہون پانچ سات سیر کہاتا ہون ہر چہار قوم کا قاعدہ میرے ہاتہہ مین ہی بہگوت بہگتون کی خدمت بلاشرکت دیگرے خوب کرسکتا ہون میرے عمر ہر بہگتون ہی کی خدمت مین گذری ہی انترجامی میرا نام ہی تلوچن جیو از بس خوش ہوئے اور کہا کہ جسقدر تمہارے دل مین آوے خوب کہایا کرو اور اشنان کرا کر نئی کپڑے بنا دے پھر استری پر تاکید کری کہ تو انترجامے کی مثل کنیز رہنا اور جو کہاوے خوش ہو کر کہلانا اوسکے عادت اور زیادہ خورے سے کبہی کدورت نہ کرنا اور رضاجوئی اوسکے مقدم سمجہنا بہگوت انترجامی نی خدمت سادہان کی رسوئی و آبکشی و پاشوے اور پانو دبانے اور اشنان کرانے وغیرہ کے ایسی کرے کہ تلوچن جیو سادہ سیوا مین مشہور ہو گئے اور ہجوم سادہان دست سنگ حسب دلخواہ رہنی لگا تیرہ ۱۳ مہینی اسی طرح گذرے

ایک روز استری تلوچن جیو کے اپنے ہمسایہ کے گہر گئے تہی اونسے جو سبب ملین رہنے اور لاغری کا پوچہا تو جواب دیا کہ میری
سوآمین نے ایک ٹہلوہ نوکر رکہہ لیا ہے اور وہ اسقدر کہاتا ہی کہ تمام دن آردسائے اور روٹی بناتی مین گذرتا ہی یہہ بات
استری معصوفہ کی زبان سے برآمد ہوئی تہی کہ انترجامی دہیان ہوگئی بدین سبب کہ اول روز تلوچن جیو سی شرط ہوگئی تہی کہ جب میری شکایت
زیادہ خوری کی زبان پر آویگی تب ہی چلا جاؤنگا بعد ازآن بروقت خدمت سادہان کے جو تلاش انترجامی کی ہوئی
تو نملا تلوچن جیو از بس غمگین ہوئی اور اپنی استری کو لعنت ملامت کرکے کہنے لگے کہ تیری ہی خباثت سی وہ ٹہلوہ چلا گیا جب
تین روز تک اوس غم مین بے خور و نوش پڑی ہی تب آکاش بانی ہوئی کہ تلوچن جیو وہ ٹہلوہ مین تہا تمہاری یہہ تمنا تہی کہ دل کی بات
جاننے والا ٹہلوہ ملی اسواسطی ٹہلوہ ہوگیا تہا اگر تمہارے مرضی اب بہی ہی تو مجہکو دریغ نہین تلوچن جیو وہ غم تو بہول گئی اور اس غم
مین مبتلا ہوگئی کہ ہای مین اپنی سوآمین کو نہ پہچانا اور خلاف اسکی کہ مین خدمت کرون اونسی خدمت کرائی بہگوت بہگتون نی سمجہا
کہ بہگوت نی اپنی بہگتون کی واسطی کیا کیا ناکردنی کام نہین کیا یہان تک کہ بارہ اور مچہہ کا روپ بنالیا اگر ٹہلوہ ہوکر آگئی تو کیا
عجب ہے تلوچن جیو کو تسکین ہوئی اور بہگوت کے بہجن اور دہیان مین مصروف ہوئے کہتا जस्सस्वामी جسو سوامین سنی والے
دوابہ گنگا وجمنا کی بہگوت بہگت ہوئے پیشہ زراعت کا تہا جو کچہہ پیدا ہوتا سادہو سیوا مین خرچ کردیتی ایکدفعہ چور اونکی بیل چراکر
لی گئی بہگوت نی دیکہا کہ اب ایسا بہگت سادہو سیوا کسطرح کریگا اسواسطی دیگر زرگاو کہ جسطرح بروقت چوری جانی گوال بال اور بچہڑون کے
واسطی رفع کرنی غرور برہما جیو کی پیدا کرلئی تہی پیدا کردئے اور جسو سوآمین کو مطلق یہہ حال معلوم نہ ہوا ایکدفعہ وہی چور پہر آئے
اور دیکہا کہ وہی بیل جسو سوآمین کے گہر مین ہین تو ہم ہوکر اپنی گہر گئی وہان بہی ویسی ہی بیل دیکہے دو چار دفعہ آئی گئی اور دونو جگہہ یکسان
بیل دیکہہ کر زیادہ تر متعجب ہوئے اور جسو سوآمین سے اپنی وہم کا حال کہا سوآمین نی جواب دیا کہ یہہ سب چرتر بہگوت کی ہین تم اپنا کام
کرو اور ہم اپنا کام کرتے ہین چور معتقد ہوئے اور اون بیلون کو لاکر حوالہ اونکے کردیا جسوقت اصلی بیل آگئی تو بیل بہگوت
مایا کی غایب ہوگئی اور چورون نی بہگوت بہگتی پر اعتقاد کرکے پیشہ اپنا چہوڑ دیا سوآمین جیو کے چیلہ ہوکر بہگوت سرن ہوئے
اور بقیہ عمر سادہو سیوا اور بہگوت بہجن مین گذرانی کہتا रामदासजी رامداس جیو رہنے والے برج کی پریم بہاگ
اور سادہو سیوا مین ایسی ہوئی کہ جسطرح کمل سورج کو دیکہہ کر شگفتہ ہوتا ہی اسیطرح ہر بہگت کو دیکہہ کر خوش ہوا کرتے تہے
ایک دفعہ کوئی سادہو تعریف اونکی بہگتی اور سادہ سیوا کے سنکر آیا اور پوچہا کہ رامداس کہان ہین رامداس جیو اوسے
اور اوس سادہو کے چرن دہوئے اور چرن امرت لیکر عرض کیا کہ رامداس یہی آیا جاتا ہی آپ بہوجن پرشاد کرین سادہو موصوف

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نی کہاکہ ہمکو رامداس سی ملناہی رامداس جیو نی عرض کیا کہ رامداس یہی سیوک ہی سادہو خوش ہوا اور قدمون کو پکڑ کر ملاقات کی رامداس
جیو کی دختر کا بیاہ تہا پکوان طرح طرح کا طیار ہوا پسر و نبیرگان رامداس جیو کی خوف سی کوٹھہ پکوانکی مقفل رکہتی تہی ایکروز جماعت بہگوت
بہگتون کی آگئی اور رامداس جیو کو خبر ہوئے دوسرے تالی سی قفل کہولکر سب پکوان بہگوت بہگتون کو اوٹہادیا اور کچہہ خیال
نہ کیا کہ جب برات آوی گی تب کیا ہوگا اسیطرح سادہو سیوا اور سرے بہاری لعل جیو کی دہیان اور بہجن مین عمر بسر کرے

کتھا

سنت موصوف ساکن جودہ پور بہگوت بہگت سادہ سیوی مشہور و معروف ہوئی دیہات مین گداگری
کرکی سیوا سادہان کی کیا کرتی تہی ایکروز اونکے گہر سادہو آئی کہ اوسوقت سنت جیو واسطی گداگری کے گئی تہی سادہان نی او
استری سی پوچہا کہ سنت جیو کہان ہین استری نی کہ اوسوقت بسبب کثرت کار کچہہ ملول تہی جواب دیا کہ چولہہ مین ہین سادہان
نی یہہ کلمہ ناموزون سنکر اپنی راہ لی راستہ مین سنت جیو ملی اور سادہان نی اونسی بہی پوچہا کہ مہاراج کہان گئی تہی سنت جیو کہ صفائے
قلب اور غیب دان تہی اسی حال جواب سخت اپنی استری کا جان گئی تہی وہی لفظ زبان پر لائے کہ چولہہ مین گیا تہا سادہو متعجب ہوئے
کہنے لگی کہ یہہ کیسی سادہو سیوا ہی ایسی کلمات زبان پر آتی ہین سنت جیو نی عرض کیا کہ مراد چولہی مین جانی سی یہہ ہی کہ صبح سے
مجکو یہہ فکر ہوا کہ بہگوت کی رسوئی پاک کرکی ہر بہگتون کو بہگوت پرشاد بہیٹ کرون اور اونکا سیت پرشاد مجکو حاصل ہو پس فکر
رسوئی کا ہونا مراد چولہہ مین جانی سی ہی سو وہ مطلب میرا حاصل ہوگیا کہ آپ کی درشن ہوئی اور تمہارا سیت پرشاد مجکو ملیگا
سادہو اس گفتگو سنت جیو سی خوش اور اونکی مکان پر جاکر ست سنگ اور بہگوت بہجن و سمرن کے آنند مین مگن رہے

کتھا

سین بہگت قوم حجام چیلہ سوآمی رامانند رہنے والی باندہون گڈہ کے ایسی پرم بہگت ہوئی کہ بہگوت نی جسطرح گوانی بچہڑے
کی پالنا کرتی ہی اسیطرح اونکی پالنا اور سہای کری حال یہہ ہی کہ بہگت موصوف سادہو سیوی تہی اور سیوا بہگتون کے مثل سیوا
بہگوت کی کیا کرتی تہی ایکروز حسب دستور ہر روزہ کے برای مالش تیل وغیرہ راجا کی خدمت مین جاتی تہی راستہ مین سادہو مل گئے
بہگت جیو نی سادہان کی خدمت کو مقدم تر سمجہا اور اونکو اپنی مکان پر لاکر سیوا مین مصروف ہوئی آپ دلجمعی تمام رسوئی اور بہگوت
پرشاد اونکو جمایا اور مطلق خوف راجا نہ کیا جب راجا کے خدمت کا وقت آیا تو خود بہگوت سین بہگت کا روپ بناکر گئی اور مالش
وغیرہ سی راجا کو راضی و خوشنود کرکی چلی آئی بعد ازآن سین بہگت راجا کی پاس پہونچی اور عذرات اپنی دیر سی کی کرنی لگی
راجا نی کہا کہ اسیوقت تم خدمت کر کے گئے تہے عذرات کی کیا وجہہ ہی سین بہگت نی کہا کہ مین نہین آیا شاید میری عدم
کی سبب سے آپ ایسا ارشاد فرماتی ہین راجا کہ دل اوسکا بسبب سپرس ہونی بہگوت ہاتہہ کی صاف ہوگیا تہا واقف ہوگیا کہ واسطے

بہای سین بہگت کی بہگوت نی خود روپ بہگت موصوف کا بنایا معتقد ہوا اور سین بہگت کی قدمون مین پڑا کمال اعتقاد و پریم سی چیلہ
سین بہگت کا ہو کر بہگوت سرن ہوگیا اور ابتک اوس راجا کی اولاد مین یہہ دستور جاری ہی کہ سین بہگت موصوف کی اولاد کے
چیلہ ہوتی ہین* کتہا ساہوکار سدابرتی بیش برن یعنی قوم بنیہ پریم بہگوت بہگت بچار وان ہو کے سادہو سیوا از
بس محبت و اعتقاد کے ساتہہ کیا کرتے تہے ایک سادہو آرام و آسایش دیکہہ کر اونکی گہر مقیم رہا اور طفل خورد سالہ سدابرتی کو اوسکے ساتہہ
محبت ہوگئے یعنی اوس سادہو کی پاس کہیلتا اور تماشہ کرتا ایک روز سادہو مذکور نے طفل موصوفہ کو جنگل مین لیجا کر مار ڈالا اور زمین مین دفن
کر دیا لیکن جب شہر مین آیا تو اپنی اس گناہ عظیمہ سی از بس نادم و پشیمان ہوا والدہ اوس طفل کی منتظر رہے جب شام تک نہ آیا تو شور غل
کیا جا بجا تلاش شروع ہوئی اور شہر مین منادی کرائی گئے ایک سنیاسی نی اوس ساہوکار سی کہا کہ طفل کو اوس سادہو نی مارا ہی کہ جو تمہارے
گہر مین رہتا ہی چنانچہ جہان دفن کیا تہا وہ جگہہ دکہا دی ساہوکار نی وقوع اس حال کا اپنی اعمال سی جانکر دلشکنے سادہو مذکور کے
بعد از سادہو سیوا اپنی اور واسطے اخفاے اس حال کی یہہ تدبیر کری کہ اوس سنیاسی کو گرفتار کرلیا اور کہا کہ تو نے یہہ کام کیا ہے
سنیاسی گہبرایا اور بولا کہ میرا کیا قصور ہے مین نی نفس الامر حال کی اطلاع کردی تہی اب واسطے بہگوان کی مخلصی رہائی دو ساہوکار نے
فرمایا کہ اگر اس حال کو کسی سی بیان نہ کری اور اس شہر سی چلا جاوی تو البتہ چہوڑ سکتا ہون اوسنی قبول کیا اور رہائی پائی جب ساہوکار
اپنی گہر آیا تو دیکہا کہ سادہو مذکور شرمندہ خجل ہی واسطی رفع اوسکے شرم و ندامت کی اپنی استری سی صلاح پوچہی استری نی کہا
کہ او کسیطرح پر اس سادہو کا قیام معلوم نہین ہوتا اگر شادی دختر نا کتخدا کے اوسکے ساتہہ کردی جاوے تو توقع قیام ہی ساہوکار
اپنی استری پر کمال خوش ہوا اور اوسکے اعتقاد اور بہگتے کو اپنی سی زیادہ دیکہہ کر ہزار تحسین و آفرین فرمائی اور سادہو مذکور کو
بلا کر اولا گردش فلکی اور اعمال گذشتہ کے حکایات بیان کی اور پہر بہگوت خواہش کو تقدیم دیگر مافی الضمیر بیان کیا سادہو کہ اپنے
حرکت مذموم سی از بس خجل اور محجوب تہا بولا کہ مہاراج کیا مین ہتیارا اسقدر رحم اور دلجوئی کے لائق ہون بلکہ رحم نسبت میرے
وہ ہی کہ طرح طرح کی عقوبت و عذاب سی میرا قتل کیا جاوی ساہوکار نی پہر سمجہایا اور آخر کار ندامت اوسکی رفع کرکے شادی
اپنی دختر کی اوسکے ساتہہ کردے یہہ نیکنامی اور بلند ہمتی ساہوکار ممدوح کے جب عالمگیر ہوئے تو ساہوکار کا گورو بہی حسب ایما
بہگوت کی اوسکے گہر آیا اور اپنے قدوم مبارک سی اوسکے گہر کو رشک افزای تیرتہون کا کیا ساہوکار بکمال خوشی سی اپنے
جسم مین نہ سمایا اور سیوا خدمت پوجا وغیرہ حسب قاعدہ شاستر بجا لایا گورو نی پوچہا کہ تمہارا طفل کہان ہی ساہوکار نی جواب دیا
کہ تہوڑا عرصہ ہوا کہ مر گیا پہر پوچہا کہ کیا سبب ہوا جو مر گیا عرض کیا کہ جناب کو معلوم ہی کہ سنسار اس دنیا کا نام ہی موت کا کیا سبب

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عرض کیا جادی گورو نے جب خوب اوسکی استقلال اور سادہو سیوا کا امتحان کرلیا تب فرمایا کہ ہمکو سب حال کی خبر ہے جو کچھہ ہوا سو واسطی تیرے امتحان کے ہوا اب نشان دے کہ وہ لڑکا کہان دفن ہی ساہوکار گورو ممدوح کو مدفن پر لی گیا اور نعش طفل کی نکالی بھگوت کی خواہش اور گورو کی پاسی لڑکا فوراً زندہ ہوگیا اور سب لوگون کو اعتقاد بھگتی اور سادہو سیوا کا ہوا *

کیولکمہا केवलकूबा

کیول کوبا قوم کمہار ایسی بھگوت بھگت ہوئے کہ اپنی تمام کل کو پوتر کرکے بھگوت کو پرایت کیا سادہو سیوی ایسی ہوے کہ تن من دہن اسی کام مین لگا ہوا تہا ایک دفعہ اونکی گہر سادہو آے گہر مین کچھہ سامان موجود نہ تہا اور قرض وام بہی کہین سی کچھہ ہاتہہ نہ آیا آخر بعد تدبیرات بسیار ایک دوکاندار نی بہ شرط کہو دو بنی چاہ کے کچھہ دینا منظور کیا کیول جی نی وہ شرط قبول کی اور جنس وغیرہ لاکر خدمت سادہان کی کرے حسب وعدہ جب چاہ کہودنی لگی تو دس ہیس گز پر ریت نکلا اور گر گر سب کیول جیو کی اوپر پڑا لوگ دوڑے گئے اور زندہ رہنا اوس بی شمار مٹی کے نیچے محال سمجھہ کر اپنی اپنی گہر چلے آئے ایک مہینے کے بعد کسی شخص کا گذر اوسطرف ہوا اور آواز سری رام نام کی سنکر گانو مین دوڑا آیا اور لوگون کو اس حال کی خبر کرے سب لوگون نے خیال کیا کہ کیول ممدوح بھگوت بھگت تہا بی شک وہ زندہ ہی تمام گانو آیا اور دست بدست وہ مٹی علیحدہ کرکے دیکہا کہ کیول جی آسن لگائی بیٹھی ہین اور رام نام کہہ رہی ہین سامنی ایک لوٹہ مین پانی رکھا ہی اور ایک طرف پنوارہ جو ایک مہینی تک کہانا کہا کر ڈال دیتے تہے پڑے ہین سب کیول جیو کی بھگتی اور سادہ سیوا کی معتقد ہوے اور شادیانہ بجاتے ہوے گہر پر لائے چونکہ ہزارہا من مٹی کے بوجہہ سی کیول جیو کبڑے ہوگئی تہی اسواسطی اوس روز سی بلقب کیول کوبا مشہور ہوے ایکدفعہ سادہو بھگوت کی مورتی واسطی استہاپن کرنے کے لئے جاتی تہے کیول جیو کی گہر ٹہری کیول جیو نی بھگوت کا موہنی روپ دیکہہ کر دلمین تمنا کری کہ اگر یہہ بھگوت مورتی کرپا کرکے میری گہر رہی تو خوب ہے صبح کو وی سادہو مورتی کو اوٹہانی لگی تو اسقدر گران بار ہوگئے کہ ہر گز جگہہ سی نہ اوٹہی لاچار ہوکر چہوڑ گئی اور کیول جیو نے استہاپن کرکی سیوا شروع کری کہ ابتک وہ مورتی موضع چہتیرا مسکن کیول جیو مین موجود ہی اور درشن دیتے ہین چونکہ بھگوت اپنی بھگت کی محبت دیکہہ لیے جا کر مقیم ہوے اسواسطی اجان رائے اوس مورتی کا نام مشہور ہی کیول جی کی یہہ آرزو ہوے کہ سنکہہ چکر کی چہاپ دوارکا مین لینی چاہئے بدین ارادہ گہر سی چلی بھگوت کی اجازت ہوئی کہ تم اپنی مقام پر رہو اور یہ اعتقاد و محبت سیوا بھجن کرتی رہو سمجھہ سب مطلب لیے دوارکا تمہاری حاصل ہو جاوینگے چنانچہ واپس آئے اور اپنی جسم کو جو دیکہا تو سنکہہ چکر کی نشان موجود پائی اس قسم کی معجزات کثیر کیول جیو موصوف کے ہین گومتی سمدر سی قریب ہے اور درمیان گومتی و سمدر کی ریت حایل ہے جب لہرین سمدر کی اوٹہہ کر گومتی تک آتی ہین تو گومتی و سمدر ایک ہو جاتا اور جب وہ لہر اوتر جاتی ہین پہر وہ ریت حایل ہوکر گومتی و سمدر علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتی ہین ایکدفعہ گومتی و سمدر کا ملنا موقوف ہوگیا اور آب ہوا مین تجانف پیدا ہوکر تکلیف ملک کو ہونے لگی

١ آسن اگرچہ عموماً بیٹھنے کو یا جسپر بیٹھین او کہتے ہین لیکن بیانام اون سنکہاسن سے ہی کہ پوجا وغیرہ کے وقت بیٹھتے مروج ہے ١٢

٢ ندی کا نام ہے اور بعد ندی متصل دوارکا کے ہے ١٢

سب لوگ کیول جیوسی ملتجی ہوئی اور اونکی بالا موقع پر لی گئے کہ اوسکی پرتاب سی ملنا گومتی وسمدر کا شروع ہوگیا جب یہہ پرتاپ
کیول جیو کا لوگون نی دیکہا تو ہزارون آدمی اونکی چیلہ ہوگئے اور بہگوت بہگتی وسادہ سیوا کا رواج اوس ملک مین کثرت ہوا
ایک روز کیول جیو کے گہر سادہو آئے تہی اونکی واسطی استری نی خشک روٹی بنائی اتفاقاً اوس عورت کا بہائی بہی آگیا اوسکی واسطے
اوسنی بکمال خوشی سی کہیر لطیف طیار کری کیول جیو کو کمال افسوس ہوا کہ حیف بہگوت بہگت تو خشک روٹی کہاوین اور یہہ مکہہ کہیر کہاسے
اسواسطی بہ بہانہ پاشوئی سادہان تمام پانے خرچ کرکے استری کو واسطی لانی پانی کے بہیجدیا اور کہیر سادہان کو کہلادی استری نے
جو اکر یہہ حال دیکہا تو کمال ناراض ہوئی اور کلمات سخت کہنی لگی کیول جیو نے اوسکو مکہہ جانکر گہر سے نکال دیا اور اوس
کم نصیب نے دوسرا خصم کرکے بیٹا بیٹی پیدا کئے اتفاقاً قحط سال ہوا اور وہ عورت فاقہ کشی اور بہوکہہ سی مرنی لگی لاچار ہوکر کیول
جیو کے سرن آئی اور دیکہا کہ بہنڈارہ جارے ہے اور انواع انواع کے بہوجن بہگوت بہگتون کو تقسیم ہوتی ہین کیول جیو نے
جو اوس عورت کا حال دیکہا تو کمال دیا آئے اور فرمایا کہ ای بی وقوف اگر تجکو خصم کرنا تہا تو ایسا کیون نہ کیا جیسا میرا خاوند ہے
اور اسقدر کارخانہ عظیم جسکا جارے ہے کہ تیرا خصم بہی جسکا بہکہارے ہوا اور ہزارہا کو جسکے بہنڈارہ سی بہوجن ملتاہی عورت
شرمندہ ہوئے اور کیول جیو نی اوسکو جاروب کشی راہ سادہان پر مقرر کردیا جب تک قحط سال رہا بخوبی اوسکی پرورش
کرے اور جب وہ ایام گذر گئے تو رخصت کیا وہ اپنی بی وقوفی اور حماقت پر افسوس کرتے ہوئے اپنی قسمت بد اور نصیب
وازگون سی اڑتے ہوئے روانہ ہوئے اور کیول جی بہگوت دہیان او ربہجن مین مصروف ہوئے کہتا
گوال جیو ایسے بہگوت بہگت سادہو سیوی ہوئے کہ جو کچہہ اونکی ہاتہہ آتا اور جو اپنی پیشہ سی پیدا کرتے اور جو کچہہ اونکے والدہ واسطے
کہانے دیتے سب سادہو سیوا مین خرچ کردیتے اور شب و روز اوسی کام مین مصروف رہتے ایک روز اونکو کچہہ پکوان
ملا واسطی کہلانے سادہان کے جنگل مین لے گئے چورون نی اونکی بہینس کو بلا حفاظت دیکہا اور لی گئے گوال جیو
نی جب بہینس نہ دیکہی تو بخوف والدہ کے یہہ بات بنائے کہ بہینس [illegible] برہمن کو سپرد کردی ہی اور اوسنی یہہ اقرار کیا ہے
کہ بعد گذر جانے قحط سال کے بہینس معہ قیمت روغن زرد واپس دونگا والدہ اونکے جان گئی کہ چوری گئی لیکن بسبب الفت
پسر خاموش ہو رہی دیوالی کی روز چورون نی اوس بہینس کو واسطی پوجا کی ہنسلا نقرئی پہنایا اور خود کسی کام کو چلی گئے بہگتون
کی قول راست کرنی والی اور برہمنان کی برہمن بہگوت نی رسن توڑکر بہینس کو گوال جیو کی گہر پہونچایا گوال جیو نی بہینس کو دیکہا
اپنے والدہ سی کہا کہ اری ماں دیکہہ وہ برہمن کیسا راست گو ہی کہ بہینس کو معہ قیمت روغن زرد پہنچا گیا اور بہگوت کی کرپا لیتا اور بہگت بتلاتا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

معتقد ہوکر زیادہ تر سادہو سیوا اور بہگتی مین مصروف ہوئے کتہا गोपाल گوپال جیو بہگوت بہگت کرشن اوپاسک

جو نبر گانو علاقہ جی پور مین ہوئے اور سادہ سیوا مین اسقدر پریم و اعتقاد تہا کہ بہگوت مین اور بہگتون مین سر مو تفاوت نہین جانتے

विरक्त

تہی جب اونکی شہرت سادہو سیوا اور بہگتی مین بہت ہوئے تو کوئے بزرگ اونکی خاندان کا کہ ترک خانمان کرکے برکت ہو گیا

تہا واسطی امتحان گوپال جیو موصوف کی آیا گوپال جیو نی کمال محبت اور سر دہا سی اونکی خدمت کرے اور جب سو طیار ہوئے علیحدہ۱۲ تو عذر

کیا کہ حویلی مین واسطی بہوجن کرنے کے تشریف لی چلین اوسنے بیان کیا کہ مین عورت اعتقاد۱۲ کی صورت بہی نہین دیکہتا اسو اسطی حویلی مین

جانے سے عذر ہے گوپال جیو نے عرض کیا کہ عورت سب علحدہ ہو جاوین گے جب حویلی مین گئے تو استری گوپال جیو کے

ہرین سب کہ بہگوت بہگتون کے درشن مثل بہگوت درشن کے ہین جہروکہہ سی دیکہنے لگے سادہو موصوف نی غصہ ہوکر ایک

طماچہ گوپال جیو موصوف کی موںہہ پر مارا اور فرمایا کہ دیکہہ وہ جہروکہہ سی کون دیکہتا ہی روشندان۱۲ گوپال بہگت سادہو موصوف کی چرنون مین پڑے

کمال منت سی عرض کیا کہ مہاراج آپنے بڑے کرپا کرے کہ ایک طرف کا رخسارہ تو پوتر کر دیا لیکن امیدوار ہون کہ دوسرا رخسارہ

بہی پوتر ہو جاوے سادہو ممدوح کہ صرف برای امتحان آیا تہا از بس خوش ہوا کمال شوق اور تپاک سی ملا اور ستایش و آفرین کی کہا کہ

गोपाल॥विष्णुदास ایسی ہی اولاد پرم پوتر سی کل پوتر ہوتی ہین پہر اپنا قصور گستاخی کا معاف کرا کر رخصت ہوا کتہا

گوپال جیو ساکن بابولی متصلہ کانتی پوری سب گنون کی جاننی والی اور بشنداس جیو کا شیر اضلاع دکہن مین بہگوت بہگت

اور دونو گورو بہائے ہوئے بہگوت بہگتون کے سیوا مثل گورو اور پرماتما کے کرتے تہے جسکو تلک اور کنٹہے دہارن کئے

دیکہتی بہگوت روپ جانتے جو کچہہ بہگوت کا حکم واسطی اعتقاد اچت کل کے ہے اوسکی تعمیل اس کلجگ مین ہر دو برادران

अच्युतकुल

ممدوحین سی ایسی ہوئی کہ اونکی پرم پوتر بہاو کا بیان نہین ہوسکتا بہنڈارہ خواہ مہوتسا مین جو کوی اونکو طلب کرتا تو اپنے

گہر سے جنس سب قسم کے گاڈے پر لاد کر لیجاتے بدین خیال کہ اگر کمی کسی جنس کے ہو جاوے تو بہنڈارہ کرنے والے کی

بدنامی نہ ہو گورو اونکے سندہ اور تمام جہان مین مشہور تہی دونو بہائیون نے اونکے خدمت مین عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے

تو مہوتساہ کرین گورو نے اجازت دے اور برای طلب بہگوت بہگتون کے جل اپنے ہر چہار طرف ڈال کر فرمایا کہ تم سامان

مہوتساہ کا طیار کرو بروز مہود سب سادہو آوین گے دونو بہائیون نی گورو کے قول پر اعتقاد اب۱۲ کرکے کچہہ ضرورت کسی کی سمجہن

کی واسطی اطلاع کے نہ سمجہے اور سامان طیار کیا جو یوم کہ مقرر کیا تہا تمام جہان کے سادہو آئے اور بڑی ہوم دہام سے

بہنڈارہ ہوا سب کے تعظیم و تکریم کمال اعتقاد سی کری اور پانچ روز تک قسم قسم کے بہوجن جمائے اور بر وقت رخصت نقد

اور پوشش ہر ایک کے بہیٹ کری اونکی گورونی فرمایا کہ اس میلہ مین نامدیو اور کبیر بہی تشریف لائی ہین اور نامدیو جی سفید پارچہ پہنی ہو
بر سر راہ براجمان ہین تم جاو اور اونکے درشن کرو چنانچہ جاے قیام و علامت کا نشان دیا اور یہہ بہی فرمایا کہ نامدیو جیو کبیر جیو کے
بہی درشن کراوین گے دونو بہائی دوڑے اور نامدیو جیو کی کمال محبت و اعتقاد سی قدم پکڑ لئے اسقدر پریم مین بیخبر ہو گئے
کہ تا دیر قدم نچہوڑے نامدیو جی نی نوازش و عنایت فرماکر کہا کہ جہان بہگوت بہکتون کے پیت پر اور محبت نہین وہان ہم نہین جاتے
اور جہان اونکے خدمت بہ تعظیم و تکریم ہوتی ہی وہان ہم ضرور آتی ہین سو تمہارے سادہ سیوا اور بہگتے اور اعتقاد کو دیکہہ
کر ہم بہت خوش ہوئی اب تم کبیر جیو کے نہے درشن کرو جب یہہ دونو بہائی رخصت ہو کر چلے تو راہ مین کبیر جیو کی درشن ہولے
اور اونہون نے مثل نامدیو جیو کے عنایت اور رحمت بی پایان فرماکر رخصت کیا پہر یہہ دونو بہائی اپنی گورو کی خدمت مین
آئی اور سادہو سیوا کو ہی توسل کامل و اسطی ملنی بہگوت کی تصور کر کی سادہو سیوا اور سمرن بہجن مین مشغول ہوئی **کتہا**
अहो पादे रानी رانی گنیش دی مدہکر شاہ راجہ ملک اوندچہہ کے دہرم پتنی بہگوت بہگتی مین یکتا اور سادہ سیوا مین
بی ہمتا ہوئی جو آمدنی خراج ملک کے ہوتے سب سادہ سیوا مین خرچ کر دیتے ایک سادہو مدت تک اونکی گہر مین مقیم رہا اور
رانی ممدوحہ کو تنہا پاکر کہا کہ جو خزانہ و دفینہ ہی مجکو نشان دے ورنہ ہلاک کرونگا اُسنے عرض کیا کہ سادہو سیوی کے گہر
خزانہ اور دولت کا کیا واسطہ جو کچہہ آتا ہے خرچ ہو جاتا ہی اوس بی رحم اور اسادہو نے یہہ گفتگو رانی کے مثل اپنی لباس
لباسی کی سمجہے اور ایک چاکو رانے کے ران مین مارا کہ بی ہوش ہو گئے وہ شخص بخوف جان بہاگ گیا اور شب کو جب راجا
محلمین گیا تو رانی نی بدین خوف کہ راجا سب سادہان سی بی اعتقاد ہو جاے گا مطلق ذکر اپنی سرگذشت کا نہ کیا ہم خوابی
کے واسطے عذر استری دہرم ماہیانہ کا کر دیا اور بعد گذرنے تین روز کی عذر بیماری پیش کیا راجا کو یہہ ظاہر بیماری کچہہ معلوم
ہوئی اور اسواسطی بمبالغہ استفسار اصل حال مین کیا رانی نی مجبوراً بعد کر لینے شرط سادہ سیوا کی اصل حال بیان کر دیا راجا
اس اعتقاد اور استقلال سادہو سیوا رانی سی کمال خوش ہوا اور ایسی رانی کی ہونی سی اپنی خوش نصیبی اور بزرگی تصور کر کے
اوسکی بر گرمان کرے اور بہت معزز و محترم رکہا * **کتہا** **लाखा** لاکہا جیو ہومان نسب مین مار واڑ دیس کی رہنی والے
مثل ہنس کے ہوئی سر یرام نام مین از بس اعتقاد رکہتے تہی اور سادہو سیوا اور بہگوت بہگتے مین اسقدر شہرت اونکی تہی کہ
راجا اوس دیس کی بجا آورے اونکی ارشاد کے باعث اپنی تفاخر اور خوش نصیبی کا جانتی تہے اتفاقاً قحط سال ہوا اور
سادہان کے آمد بکثرت ہونے لگے عہدہ برائی دشوار سمجہہ کر ارادہ کیا کہ کسی اور گانو مین جاکر قیام کرین چونکہ بہگت کی بدنامی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سی بھگوت کی بدنامی ہی اسواسطی بھگت متبسل مہاراج نی رات کو خواب مین فرمایا کہ تم بدستور اسی گانو مین قیام رکھو صبح کو ایک
گاڑی پچاس من غلہ گندم کے اور ایک گاومیش تمھاری پاس آوی گے تم گندم مذکور کو ٹھے مین پڑکر کے بقدر ضرورت
خرچ کرتے رہنا کہ اوسمین کبھی کمی نہوگی اور دوغ و روغن زر دبقدر ضرورت روزمرہ کے ہوتا رہے گا بعد اس خواب کے
لاکھا جیو کی آنکھہ کہل گئی اور یہہ حال اپنی استری سی کہا جب صبح ہوئی تو گندم اور گاومیش ایک شخص پہونچا گیا اور لاکھا جیو بہ دلجمعی
تمام سادہو سیوا کرتے رہے اوس گاومیش اور غلہ کے پہونچانے کے واسطے ایک چرتر بھگوت نی خوب کیا کہ ایک گانو مین
کوئی مزارعہ مفلس اور کم سامان ہوگیا تھا سب برادری نی جمع ہوکر کچھہ کچھہ غلہ اوسکو دیا اور اس دستگیری کی ہر روزہ چوپال مین بیٹھہ کر
تعریف کیا کرتے ایک شخص برادری نی کہا کہ تھوڑا تھوڑا غلہ دیکر کیا لاف زنی اور خودستائی کرتے ہو سخاوت امر دیگر ہی ایک شخص نے
اوسکو جواب دیا کہ ہان بھائی اس زمانہ مین آج کل کچھہ تیرے ہے او پر سخاوت کا بھرم ہے دیکھین گے کہ بہت سا غلہ اور گاو میش
لاکھا بھگت کو دے آوے گا وہ شخص یہہ طعنہ برداشت نکر سکا اور گاومیش و غلہ مذکور لاکھا جیو کے گھر پہونچا گیا جب
اکال گذر گیا تو لاکھا جیو نے ارادہ کیا کہ جگناتھہ راے جیو کی درشن کرنی چاہیئے مارواڑ دیس سی ساشٹانگ ڈنڈوت کنان
روانہ ہوے جب قریب پہونچی تو بھگونت نے پوجاریان کو اجازت فرمایے کہ ایک میرا بھگت دور سی آتا ہی اور میرے
واسطی ایک سمرن لایا ہے تم اوسکو پالکی مین بٹھا کر جلد لاؤ کہ اوس سمرن کے پہرنی کا مشتاق ہون پوجاری پالکی لیکر
جلد آئے اور لاکھا جیو کو واسطی سوار ہونے کے کہا لاکھا جیو نے عذر کیا کہ میرا عہد ساشٹانگ کنان بھگوت کی روبرو
پہونچنی کا ہی پوجاریان نے فرمایا کہ اجازت بھگوت کی سب مقدمات اور عہد پر مقدم تر ہے لاچار بعد مبالغہ سوار ہوکر بھگوت
کے دربار مین پہونچی اور درشن کر کے وہ سمرن بھیٹ کرے روپ انوپ بھگوت کا دیکھہ کر تن مین نہ سمائے اور چندے
زیر قدم بھگوت کے پرشوتم پور مین رہے لاکھا موصوف کے ایک دختر نا کتخدا تھی اور چونکہ مال موجودہ خانہ کو مال بھگوت
بھگتون کا جانتے تھے اور اوس دختر کے شادے مین خرچ نہین کرتے تھے اسواسطے دختر مذکور بالغ ہوگئے تھے جگناتھہ
راے جیو نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے خزانہ سے روپیہ لیکر شادے کر دو لاکھا بھگت چشم پرنم ہوئے مدین سبب
کہ واسطے راگ بھوگ کے کچھہ نذر کرنا چاہیئے نہ کہ بھگوت سے لینا واجب ہے اور بلا رخصت پرشوتم پوری سی روانہ ہوئے
خواب مین ایک راجا کو بھگوت نی ارشاد فرمایا کہ واسطے خرچ شادی کے کچھہ روپیہ لاکھا جیو کے بھیٹ کرے اوسنے ایک ہزار
روپیہ کے ہنڈوے بھیٹ کرے اگرچہ لاکھا جیو کو اوسی ہی انکار تھا لیکن اجازت بھگوت کو تسلیم کرکی قبول کیا

اور گہر پر آکر پچاس سو روپیہ مین تو اوس لڑکی کے شادی کر دے اور باقی روپیہ سادہ سیوا اور بہوتساہ مین خرچ کیا بلکہ بہانہ شادی دختر کے جو کچہہ جہانسی ملا سادہان کو کہلا دیا اور بہگوت بہجن اور سادہو سیوا مین تا العمر مصروف رہے کہتا رسک مرار چیلہ سیاما نند جیو پرم بہگت بہگوت کے ہوئے اور جسم اور دل سب بہگوت بہگتون کا سمجہتے تہی بہگوت سیوا پوجا اس عقاد اور اوتساہ کے ساتہہ کرتے تہے کہ بیان نہین ہو سکتا پر یا پریتم کے رنگ مین رنگی ہوئے اور جگل سروپ پادہرے کی پرم آنند مین مگن رہتے تہے بہگوت اور گورو کو اپنے خدمت اور سیوا سی اصنی کرکی ہزار ہا کا سنسار سمدرسی اودہار کیا یہہ عہد اور قاعدہ تہا کہ سوای چرن امرت بہگوت بہگتون کے اور کسیطرح کا جل نہین پیتی تہی چرن آمرت ظروف برنجی مین جمع رہتا تہا اور اوسکو مثل گنگا جل کے سمجہتے تہے ایک دفعہ دیس دیس کی سادہو جمع ہوے اور بارہ روز تک بڑی دہوم دہام سے اوتساہ رہا سب قسم کے شیرنی اور غذا بہگوت بہگتون کو بہوجن کرائے اور ست سنگ حسب دلخواہ ہوا ایک سادہو کو واسطی لانی چرن آمرت سادہان کے بہیجا جب وہ لایا اور گسائین جیو نے آچمن کیا تو فرمایا کہ جو لطف چرن امرت مین ہر روزہ ہوتا تہا وہ آج نہین آرندہ حیران آمرت سے سبب پوچہا اوسنے عرض کیا کہ سب سادہان کا چرن آمرت لایا ہون لیکن ایک سادہو مجزوم کا بسبب کراہیت ریزش خون و پیپ کے نہین لایا گسائین جیو کمال ناراض ہوئی اور فرمایا کہ فی الفور اوسکا بہی چرن آمرت لاؤ چنانچہ لایا اور اوسوقت لطف اور سواد چرن آمرت کا ظاہر کیا ایک سادہو بروقت جانے بہگوت پرشاد کے تقسیم کنندگان سی کہنی لگا کہ ایک پارس میرے سو ٹہہ کا ہے لاؤ اونہون نی عذر کیا کہ کہین سونٹا بہی کچہہ کہتا ہے سادہو ناراض ہوا اور اوٹہہ کر نیم خوردہ پتواڑہ رسک مرار جیو کے سر پر مارا اوسوقت بارہ راجا عظیم الشان کہ سیوک رسک مرار جیو کے تہے بارادہ فہمایش سادہو ندکور کے اوٹہی لیکن رسک مرار جیو نی سب کو بٹہا دیا اور خود اوٹہہ کر دست بستہ اوس سادہو سی عرض کیا کہ آپ کے کرپا اور عنایت کا کیا شکر ادا کرون کہ چرن آمرت سادہان تو مجکو نصیب تہا لیکن سیت پرشاد یعنے اولش سادہان نصیب نہین ہوتا تہا سو آپنے خود قدم رنجہ فرما کر عنایت کیا یہہ کہکر چند پارس اوس سادہو کو دلادئے اور سب توابعین کو تاکید کر دے کہ آیندہ کسی سادہو کو ناراض نہ کرین چند سادہو باغ مین آکر ٹہرے اور گسائین جیو واسطی درشنون کے گئے ایک سادہو حقہ نوشی کر رہا تہا پاس ادب گسائین جیو کے حقہ پوشیدہ کر دیا گسائین جیو نے خیال کیا کہ میرے سبب سے سادہو ندکور کے حقہ نوشی مین خلل واقع ہوا اور شرمایا اسواسطے اپنی توابعین کو فرمایا کہ اگر کسے کے پاس حقہ اور تماکو ہووے تو لاؤ کہ درد شکم ہے وہ لوگ فی الفور طیار کرکے لائے گسائین جیو نی دو چار دم کہینچ کر اوس سادہو کو دے دیا اس چترسی اوس سادہو کے شرم بہی جاتی رہی اور کشادہ

پیشانی روبرو گشائین جیو کے حقہ نوشی مین مصروف ہوا دور چار گانو گشائین جیو کے جاگیر مین تہی ایک راجا دشت نی دیے
گانو ضبط کر لیئے شیامانند گشائین جیو کے گورو دیو نے خط بہیجا کہ جسحالت مین ہو فی الفور حاضر آؤ گشائین جیو رسوئی کہاتے
تہی اوسیوقت بلا دہونے ہاتہہ اور موہنہ کے روانہ ہوئے گورو موصوف نی جو سبب اضطراب سے آنے کا پوچہا تو عرض
کیا کہ بموجب حکم جسحالت مین تہا اوسی حالت سے حاضر ہوا ہون شیامانند جیو از بس خوشنود ہوئے اور گشائین جیو کو اپنی چہاتی سی
لگا کر پریم مین مگن ہو گئے بعد ازان حال ضبطی دیہات کا بیان کر کے حکم دیا کہ راجا کے پاس جاؤ چنانچہ راجا کے شہر مین پہونچے
متصدیان راجہ سیوک گشائین جیو کے تہے اونہون نے عرض کیا کہ یہہ راجہ ہادشت ہی آپ قدم رنجہ نفرماوین ہم عرض
معروض کر کے جاگیر بحال کرادینگی تین روز تک گشائین جیو وہان رہے اور اوس راجا کو بہی اونکے تشریف آوری کی خبر پہونچے
لوگون سی کہا کہ گشائین جیو کو ہمارے پاس لاؤ ہم بہی تو دیکہین کہ کیسے بہکت ہو کر آتے ہین گشائین جیو پالکی پر سوار ہو کر حشم اور
جاہ کے ساتہہ واسطی اوسکے ملاقات کی روانہ ہوئے اوس پاپے نے ایک فیل مست واسطی مارنی گشائین جیو کے روانہ
کیا اور فیلبان اوس فیل کو راست گشائین جیو کے سامنے لایا کہاران تو پالکی چہوڑ کر بہاگ گئی اور گشائین جیو نے ہاتہے
کیطرف دیکہہ کر فرمایا کہ ارے یہہ کیا حماقت و نادانی و شور و غل ہی ہری کرشن ہری ہر کرشن کسواسطی نہین کہتا ہاتہی مذکور
بمجرد سننے اوس بہگوت نام پرم منتر کے سب شور و شر و کجروی کو چہوڑ کر گشائین جیو کے نزدیک آیا اور آنکہون سے پریم کا
جل جاری کر کے سر اپنا گشائین جیو کے قدمون پر رکہا گشائین جیو نے رحم کر کے اوسکے کان مین بہگوت نام منتر
اوپدیس کیا اور گوپال داس اوسکا نام رکہہ کر مالا گلی مین پہنا دے راجا نے جب یہہ حال سنا تو شرمندہ ہوا اور اپنے
عادت نالایق کو چہوڑ کر گشائین جیو کے خدمت مین حاضر آیا قدمون مین گر کر خطا معاف کرائے اور چیلہ گشائین جیو کا ہو کر
بہگوت سرن ہوا جو گانو ضبط کئی تہی معاف کر دے اور چند گانو اپنی طرف سی بہیٹ کئی ہاتہی مذکور جب بہگوت بہکت ہوا تو سادہو
سیوا اختیار کرے جہان کہین بہگتون کا سماج دیکہتا تو پرنام کرتا اور بنجارون کے جنس وغیرہ لا کر سادہان کو بہوجن کراتا بہنڈارا
و مہوتساہ مین سب سے پہلے جاتا اور سیت پرشاد بہگوت بہگتون کا بہوگ لگایا کرتا جن لوگونکا نقصان ہوا تہا اونہون نے گشائین
جیو سے فریاد کرے گشائین جیو نے سمجہا دیا کہ کسیکا نقصان اچہا نہین اوس روز سے وہ طریق تو چہوڑ دیا اور
بطور مہنتون کے رہنے لگا یعنے پانچ سات سو سادہو کے جماعت ہو گئے اوس جماعت کو لیکر جس گانو مین جاتا اور بانکے
لوگ سب سامان رسوئے کا لاتی اور نذر بہیت چڑہاتے اس حال کے شہرت زمانہ مین ہو گئے اور عامل ملک نے بہی سنا

واسطے گرفتاری کے حکم دیا لیکن کسی کے ہاتھہ نہ آیا آخر ایک شخص سادہو کا روپ بناکر بسہولیت لی آیا اور فیلخانہ مین بند کیا
چونکہ گوپال داس موصوف سواے بھگوت پرشاد یا ست پرشاد کے اور کچھہ نہین کہاتا تہا تین و رتک بی آب و خور مفارقت سادہن
سی ملول و مغموم کہڑا رہا صوبہ دار نے کہا کہ گنگاجی مین لیجاؤ گنگاجل توپان کریگا جب گنگاجیو مین گیا تو جسم کو چھوڑ کر پرم دہام کو دا
ہوا یہان ایک بات نازک اور باریک بہی ہی یہ سببی شرح نہین کرسکتا ہر ایک اپنی حوصلہ اور اعتقاد کے موافق سمجھہ لیوے گا واہ
واہ ہر بھگتنے اور ہر بھگتون کے کرپا کتہا मनसुखदास منکہہ داس جیو قوم کا بیہہ ایسے بھگوت بھگت ہوے کہ
جنکے اوپر بھگوت نے کرپا کرکے ساکچھات درشن دیے ہر بھگتون کے چرنون مین اسقدر محبت تہی کہ جسقدر طامع کو زر مین
اتفاقاً افلاس آگیا اور نوبت بفاقہ کشی پہنچی اوسحالت مین بہ ورغلانیدن حاسدان کہ ہمیشہ دُشٹ لوگ ہر بھگتون کی دشمن رہے
ہین ایک سادہو سایل شیرینی کا ہوا منکہہ داس جیو نے سادہو کو ڈنڈوت کرکے ٹہرایا اور اپنی استری کی پاس گئی کہ سادہو
کے واسطے کہان سے تجویز شیرینی کے کرے جاوے استری نے کہ منکہہ داس جیو سی زیادہ بھگت تہی حلقہ نتھہ
اپنا اوتار کر حوالہ کیا اوسکو گرو رکھہ کر سادہو سیوا کرے بھگوت دونو کے بھگتے سے کمال خوش ہوئی اور بصورت منکہہ داس جیو
زر رہن بقال کو ادا کرکے حلقہ نتھہ لی آئے اوسوقت استری منکہہ داس جیو کی بھگوت رسوئے کا چوکا دیتے تہے اوسے
بھگوت کو منکہہ داس جیو جانا اور کہا کہ یہہ نتھہ طاقچہ مین رکھہ دو یا تم پہنا دو بھگوت نے کرپا کرکے خود وہ نتھہ پہنا دی اور انتردہیان ہو گئے
بھگوت نی جو استری کو درشن دئے اور ہاتھہ مبارک سی اوسکے جسم کو سپرس کیا او منکہہ داس جیو کو درشن نہوے تو
وجہہ یہہ ہی کہ استری مذکور کے بھگتے بہ نسبت منکہہ داس جیو کے بھگوت نی غالب تصور کرے کسواسطے کہ عورات کو
زیور از بس عزیز ہوتا ہے اور جب کہ حالت افلاس ہو تو اوسوقت کی عزیز ہونی کی کچھہ انتہا ہی نہین اور اوس حالت مین بہی صرف
ایک ہی زیور ہو اور وہ بہی ایسا کہ جسکو عورات مدار اپنے سوہاگ کا سمجھتی ہون پس جب کہ ایسی زیور کو بہ کشادہ پیشانی واسطے
سادہو سیوا کے اوتار دیا تو بھگوت کیون نہ ایسی بڈہباگے پر خوش ہون اس چرتر مین ایک ہدایت بہی بھگوت نی فرمائے
یعنی ایسی سہاگن آجتک کوئی نہین ہوئی کہ جسکو مینی اپنی ہاتھہ سی نتھہ پہنائے ہو یہہ میرے بھگتے اور سادہو سیوا کا پرتاب
ہی کہ دونو جہان کا سہاگ مین نے اپنے ہاتھہ سے نتھہ پہنا کر عنایت فرمایا بعد ازان منکہہ داس جیو آئے اور استری کو نتھہ
پہنی دیکہا تو پوچہا کہ یہہ نتھہ کہانسے آئے ہے استری نی جواب دیا کہ اسقدر رسہو اور نواہو شے کہ اسیوقت اپنی ہاتھہ سے
پہنا گئے ہو اور پھر ایک لحظہ مین پوچھنے لگے منکہہ داس جیو نی بھگوت کا چرتر سمجہا اور بکمال شادمانی سی تن مین نہ سمائے

اوس استری کے بہاگ کی بڑائی کرتے ہوئے سوچنی لگے کہ مجہہ سے کیا قصور ہوا ہے جو درشن نہ ہوئے مشتاق بہگوت
درشنون کی ہوکر زیادہ تر بہگوت بہجن مین مصروف ہوئے اور خورونوش کا ترک کیا بہگوت نی خواب مین فرمایا کہ کانسی جیو مین
جاؤ وہان درشن ہون گے چنانچہ کانسی جیو مین آئے اور روزرات ایسی بہجن اور دہیان مین مصروف ہوئے کہ تن کی خبر نہ رہے
جب نوبت تصور کے بدرجہ استقلال اور انتہا کے پہونچے تو بہگوت نی ایسی چتربہج روپ سے درشن دیے کہ منکہہ داس جیو
برہماند مین سما گئے بہگوت نی فرمایا کہ مجکو پرم پرسن جانکر جو خواہش ہو بر مانگو کہ وہ تمنا پورن ہو گے منکہہ داس جیو نی عرض
کیا کہ یہہ روپ انوپ آپکا ہر وقت میرے دلمین بسا رہی اسئی سوای اور کچہہ تمنا نہین چنانچہ حسب خواہش بر دان پایا اور اوس
روپ مادہری کے تصور مین جگت کے کارخانجات کو بہول کر باخر عمر اوسی پرم متوہر موتی کو پراپت ہوئے **کتھا**
हरिपालनिस्कंचन ہریپال براہمن بہگوت بہگت اور ایسی سادہو سیوی ہوئے کہ اول تو جسقدر اونکی پاس ہزار روپیہ
کا مال و متاع تہا سب سادہو سیوا مین خرچ کر دیا پہر جسقدر جہانسی قرض و غیرہ ملا وہ ہر بہگتون کو کہلا دیا بلکہ بلفظ نشکنچن مشہور ہوئے
جب اوسکے ہاتہہ بند ہوا تب چوری اور رہزنی شروع کرے لیکن جس کسی کی پیشانی پر تلک اور گلے مین مالا دیکہتے یا بہگو
بہگت جانتی تو اوسکے مال سے کچہہ واسطہ اور تعلق نہ رکہتے جسکو بہگوت سے بمکہہ جانتے اوسکا مال چوراتے ایکروز جماعت سادہان
کی آئی اونکو بہت اعزاز اور اعتقاد سی ٹہراکر خود برای تلاش جنس اور نقد کے نکلے لیکن کہین سے کچہہ ہاتہہ نہ آیا مضطرب
اور بیقرار ہوئے چونکہ بہگوت اضطراب اپنی بہگتون سی خود مضطرب ہو جاتے ہین واسطے سہارے اپنی بہگت کی دوارکا سے
چلے رکمنی جیو نی پوچہا کہ مہاراج مضطربانہ کسو اسطی اوٹہی فرمایا کہ میرا بہگت بیقرار ہے رکمنی جیو بہی ہمراہ ہوئین اور بہگوت بصورت ساہوکار
اور رکمنی جیو ساہوکارنی ہوکر آئے نشکنچن جیو سی کہا کہ اگر ہمکو بحفاظت فلان گانو تک پہونچا دیوے تو روپیہ دیوین چنانچہ
ایکروپیہ حوالہ کیا نشکنچن جیو تیر و کمان و غیرہ لیکر ہمراہ ہوئے اور راہ مین خوب خیال کر لیا کہ یہہ ساہوکار خوب چکنا چاندنا موٹا تازہ
ہی اور بہگوت سی بمکہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ تلک اور مالا نہین رکہتا اسکا مال لینا چاہئی جب جنگل مین پہونچی تو تلوار سی اوس
لالا کو ڈراکر کہا کہ سب زیور اور اسباب حوالہ کرو ورنہ مارتا ہون ساہوکار موصوف ہالتا کانپتا بولا کہ لیجیئے یہہ مال تمہارا ہی ہی تو لیلو
برہم کو مار و مت اور سب زیور و اسباب اپنا اور بالکل زیور ساہوکارنی کا اوتار دیا ایک چہلا ساہوکارنی کی انگلی مین رہ گیا نشکنچن جیو
اوسکو بہی بہ زور اوتارنے لگے ساہوکارنے نے کہا کہ ارے نگوڑے تو بڑا نے رحم اور کٹہور ہی کہ سارا زیور اکہنا لی لیا اور
ایک چہلہ کے واسطے میرے انگلی مڑورتا ہی نشکنچن جیو نے کہا کہ چل باولے کہان کے کٹہورتا اور نرمی لائی ہی تیرا خصم تو تجکو سو چہلہ

گھٹرادیگا مین بدون اس حیلہ کے دس ہر بھگتون کے سیوا کہانے کرونکا بھگوت بھجر دسنے اوس لفظ استقلال سادہ سیوا کے
کریاتا اور بھگت بتلنا اور بھگتے کے بس ہو کر ساکچھات پرم منوہر سو بھایمان روپ سے معہ رکمنی جگت جننی کے ظاہر ہوئے
اور سکنجن کو اپنے چھاتے سے لگا کر زبان مبارک سی بھگتون مین راجا کا خطاب فرمایا اور بعد نوازش و مراحم انتردھیان ہو گئے
غور کرنا چاہئے سادھو سیوا کی مہمان کو کہ جسکے بدولت گناہ تو ثواب ہو جاتے ہین اور جو بھگوت کال کا بھی کال اور خوف کا بھی خوف
ہے وہ بسی بھوت ہو کر بھگت کے خواہش پورن کرنے کو بجز ہام چھوڑ کر آتا ہے کہتا [illegible] ہر رام جیو ایسے پرم بھگت
ہوئے کہ بھگوت بھجن مین سے استبداد رکہتے تہے یعنے بھگوت بھجن کو سب سادھن اور نیم برت وغیرہ پر مقدم سمجھ کر اور
اوسکے سوا اور کوئی ذریعہ واسطے حصول بھگوت کے نہ جانکر بھگوت بھجن مین مصروف رہتے تہے پرنتا پے داتا عقیل
ہوشیار بھگوت پریم کے مجسم تہی اور پریا پریتم کے تصور مین دن رات اونکا گذرتا تہا سادھو سیوا کے اعتقاد کا تو بیان ضرور نہین
کہ لازمہ بھگتے کا سادہ سیوا ہے ایک سادھو کے زمین کسی سنیاسی نے بزعم ہم نشینے و دوستے رانا والی ملک کے چھین لی اوسنے
جو استغاثہ بحضور رانا موصوف پیش کیا تو قطع نظر از حق رسی معتوب و مغضوب ہوا سادھو بیچارہ فی ہر رام جیو سی حال
اوس ظلم کا ظاہر کیا ہر رام جیو اوسکو اپنی ہمراہ راناجیو کے دربار مین لے گئے اور اولا بہ سہولیت سعی کری جب کاربرار نہ دیکھے
تو نے باکانہ گرم اور سخت ہو کر کہا کہ اے رانا کیا تجکو معلوم نہین کہ جو بھگتون کا ایذا کرتا ہے تحت الثرا کو جاتا ہی ہرن کشپ نے
پرہلاد کو دکھہ دیا تہا اوسکا کیا حال ہوا اب وہ بھگوت کیا کہین دور ہے کہ ظالم کو سزا ندیگا رانا خوفناک ہوا اور اوسیوقت زمین سادھو
کو دلادی فی الحقیقت بھگوت بھگتون کو بھجن کا وہ پرتاب اور زور ہی کہ جنکے آنکھون مین کال او رجم مثل پشہ اور مور ہی رانا وغیرہ راجکا کیا
تو کیا حقیقت ہے (کتہا رانی و راجہ) ایک راجا پرم بھاگوت اور سادہ سیوی ایسا ہوا کہ ہر روز بھگوت بھگتون کا ہجوم اوسکے
گہر رہتا تہا اور خود اپنی ہاتھہ سے اونکی خدمت سب طرحسے کیا کرتا تہا ایک دفعہ جماعت سادہان کی آگئی مہنت اوس جماعت کا
پرم بھگت اور گیان وان تہا اوسکو راجا نے منت وارزو سے ٹہرایا اور ایسے محبت اوس مہنت کی ساتھہ ہو گئے کہ جب مہنت
موصوف جانے کا ارادہ کرتا راجا بر داشت مہاجرت کے نہ کر کے بیقرار ہو جاتا مہنت مذکور ایکسال تک مقیم رہا ایکروز ارادہ بالجزم ہوا
کہ صبح کو ضرور جاوینگے اور راجا کو بہی مایوسی قیام کے ہو گئے گریان اور بیتاب گھر آیا اور رات کو رانی سی گفتگو ہوئے اوسکو
بہی کمال غم ہوا اور یقین ہو گیا کہ اگر مہنت جیو چلے گئے تو ضرور راجا مر جاوے کا یہہ تجویز کرے کہ فرزند دلبند کو زہر دی دینا چاہئے
کہ اس بہانہ سے اور چند روز قیام رہیگا چنانچہ ایسا ہی کیا اور جزع فزع کا شور و غل محلسرای راجہ مین پڑ گیا یہہ خبر مہنت موصوف

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو پہونچی اور جانا ملتوی کرکے محلسرای اندر جا مین آیا اوسکے رنگ نیلگون دیکھکر جان لیا کہ کسی نی اوسکو زہر دیا ہی اور رانی راجا
سی حال پوچھا اونہون نے اول تو چھپایا اور جب مبالغہ ہوا تو حال مفصل کہہ دیا مہنت پریت اور محبت رانی اور راجا کی دیکھکر
اونکے پریم مین مگن ہوگیا اور واسطی زندہ ہوجانے اوس طفل کی یہہ تدبیر کرے کہ سنت بیشنوون (वैष्णव) کو جمع کرکی بہجن شروع کیا
تہوڑی دیر گذری تہی کہ وہ لڑکا اوٹہہ بیٹہا اور کہیلنے لگا پہر مہنت موصوف نی سب کو وہان سے رخصت کردیا اور راجا رانی کی محبت
مین پابند ہوکر وہین مقیم ہوا فی الحقیقت جو شخص کہ بہگوت بہگتون کے مہما اور ست سنگ کی سکہہ سی واقف ہین اونکو مہاجرت
بہگوت بہگتون کے کروڑ دوزخ کے دکہہ سی بہی زیادہ دکہہ کی دینی والی ہے

کتہا دختر ایک راجہ

دختر ایک راجہ ہر بہگت سادہ سیوی کے ایسے شخص منکر اور ملکہہ کی ساتہہ کتخدا ہوئے کہ وہ شخص قطع نظر بہگوت
بہگتی و سادہو سیوا یہہ بہی نہین جانتا تہا کہ بہگوت اور سادہو کسکو کہتی ہین دختر موصوفہ نی کہ اپنے باپ کے گہر ست سنگ اور
بہگوت بہگتون کے درشن کا سکہہ اور تار اپن چہتر اور اوتسو وغیرہ کا پرم آنند دیکہا تہا جو اپنی سسرال کا حال دیکہا تو اندوہ ناک
اور غمگین رہنی لگے اور اپنی کنیز کو سمجہا دیا کہ جس روز بہگوت بہگت اس شہر مین آوین تب خبر کرنا چنانچہ ایک روز جماعت سادہان
باغ مین آکر مقیم ہوئے اور کنیز مذکورہ نی دختر ممدوحہ کو اطلاع کری اوسنے واسطی درشن بہگتون کے تدبیرات سوچی لیکن
کوئی تدبیر نظر نہ آئے آخر اپنے فرزند دلبند کو کہ دو چار سالہ تہا زہر قاتل دی دیا کہ فی الفور جان بحق ہوا والد طفل غم فرزند بنجت
جگر سی بیہوش حواس ہوکر خاک سر پر ڈالنی لگا اور اسحالت کو پہونچا کہ قریب المرگ ہوگیا دختر نے اپنے شوہر سی کہا کہ ایک علاج
مجکو معلوم ہے اگر ہوسکے تو بالضرور یہہ لڑکا زندہ ہوجاوے اور مجکو یاد ہے کہ میرے والد کے گہر بہی ایسا ہی اتفاق
ہوا تہا دستیاری سادہو سیوا کی مطلب بر آر ہوا شوہر نے پوچہا کہ سادہو کسکو کہتی ہین اور کیسی ہوتی ہین جواب دیا کہ یہہ کنیز
واقف ہی شوہر اوسکا اوس کنیز کو ہمراہ لیکر واسطی تلاش کے روانہ ہوا کنیز نے راہ مین سب قواعد بجا آوری آداب
و تعظیم کے بخوبی سمجہا دئے حسب ہدایت کنیز اوس باغ مین پہنچا اور ڈنڈوت تعظیم کرکے دست بستہ بہ تضرع و زاری
واسطی قدم رنجہ فرمانے اپنے گہر کے عرض کیا ہر بہگتون کا دل کہ غیر کے دکہہ سی فی الفور نرم ہوجاتا ہی اوسکی حالت تباہ دیکہکر
نرم ہوگیا اور اوسکی گہر آئے دختر موصوفہ کہ بامید درشن کے سب غم وغیرہ کو بہول کر نہایت شوق سی منتظر اور چشم براہ
تہی غایت شادمانی سے تن مین نہ سمائے اور قدم سادہان کے پکڑ لئے کہ تا دیر نہ چہوڑے سادہان نی جو اس اعتقاد بہگوت
اور یقین اوس دختر کو دیکہا تو زیادہ تر گرویدہ محبت کی ہوگئے اور واسطی علاج اونکی دکہہ کے زندہ ہوجانا طفل کا ضرور جانا

چرنون کا تصور کر کے بہجن شروع کیا اور چرن آمرت اوس طفل کے مونہہ مین ڈالا بہگوت اور بہگوت بہگتون کی کرپا سے
اوسیوقت وہ لڑکا جسطرح خواب سی اوٹہتا ہی اوٹہہ بیٹہا اور کہیلنے لگا شوہر دختر منکرو بکہہ نے جو پرتاپ بہگوت بہگتے اور
بہگتون کا دیکہا با عتقاد دوسرہ ہا تمام بہگوت سرن ہوکر بہکتے اختیار کے اور دیگر باشندگان شہر بہی معتقد ہوکر بہگوت بہگت اور
سادہو سیوی ہوگئے دیکہنا چاہئے ست سنگ کی مہما کو کہ ایک دختر خوش اختر بڈ بہاگا کے پرتاپ سے کسقدر لوگون کا اودہار ہوا
اور چونکہ بہگوت بہگت جنم اور مرن کا دکہہ دور کرکے لاکہون کرورون کو زندہ جاوید کردیتے ہین ایک لڑکا زندہ کردیا تو کیا بڑے
بات ہی کتہا नीवा نیوان جیو موصوف قوم راجپوت ایسے بہگوت بہگت سادہ سیوی ہوئے کہ جو بہگوت بہگت
اونکی گہر آتے تو نہایت محبت اور پریم سی اونکی تعظیم کرتے اور اونکی چرنون کو دہوکر اور ڈنڈوت کرکے اپنی گہر ٹہراتے جا بجا
بہگوت کتہا بتلاکر بہگوت بہگتون کے شیرین گفتار ہے اور خدمت سے ہر طرح دلجوئے رکہتے اور دل سی ایسی خدمت کرتے
کہ کوئی دقیقہ از دقائق سیوا باقی نہ چہوڑتے تمام عمر بہگوت مین اور بہگوت بہگتون مین ایسی کمال محبت رہی اور بہگوت نی اس
کلجگ مین اونکی سیوا ایسے بنا ہے کہ بیان نہین ہو سکتا کتہا कृष्णदास کرشنداس جیو گلتا علاقہ جیپور بن بہگوت
بہگت ہوئے دنرات سری رگہنندن سوآمین کے چرن کملون مین مثل بہنور کے دل لگائی رہتی تہے دوست ودشمن
भंवर
دکہہ سکہہ برابر تہا عورت کبہی خواب مین بہی نہین دیکہی تہی اہہیاگت سیوا کا جو پرم دہرم ہے کلجگ مین موافق اونکے اور
کسی ہو سکتا ہے بلکہ جو کچہہ ودہج رکہیشر نی ست جگ مین کیا تہا وہ کرشنداس جیو نے اس زمانہ مین کیا گویا کلجگ
کو جیت لیا حال یہہ ہے کہ گوپہا مین بیٹہے بہجن کر رہے تہے دروازہ پر ایک شیر آیا خیال کیا کہ آج اہہیاگت یعنی مہمان
آیا ہے بہوجن دینا چاہئے اور اپنی ران کاٹ کر شیر کے روبرو رکہہ دے شیر نے بہ سبب پرتاپ بہگت
کے کہانے مین جب تامل کیا تب فرمانے لگے کہ مہاراج بہوجن کرو یہہ اپ کا طعمہ ہے بہگوت نے جو یہہ اعتقاد
وراستی وصفائی قلب دیکہی تو ساکچہات ظاہر ہوکر درشن دئے اور پرم دہرم کے قایم رکہنے سے خوش ہوکر اپنے بہگت
کی خود تعریف کرے ران بعد بہگتے کا بردان دے کر نتردہیان ہوگئے اور ران بدستور ہوگئے کہ ذرا بہی دکہہ نہ معلوم
ہوا غور کرنا چاہئے اس چرتر پر کہ اب ہم لوگ تہوڑا سا پانی اور جگتی آٹا دیتے روتی ہین کتہا रजाबाई
راجا بائی دہرم پتنی رام راجا پسر کہیمال بہگوت اور گورو اور بہگتون کی ایسی بہگت اور سیوا کرنے والے ہوئے کہ سب نے
مکہ پاکر کے سرخرو دو نوجہان کا کر دیا جس نے اپنی سوآمین یعنی شوہر کے ہدایت بخوبی سن سمجہہ کر اوسی کی موافق عمل کیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور نوڈ ہا بہگتے بہگوت کو مقدم تر سمجھہ کر دل لگایا دیگر سب دہرم چہوڑ دیئے اور اوس بہگتی حاصل ہونیکے واسطے سوای محبت
بہگوت بہگتون کے اور کوئے تدبیر نہ کرے حقیقت او رغیر حقیقت کی اصل مطلب کو بخوبی پہنچکر لاشریک غلامی بہگوت
مین مستقل ہوئے اور جسکا پریم او ربہاو راجا موصوف نی خود ہر بہگتون سے بیان کیا سخاوت اسقدر تہی کہ یکدفعہ رام
راجا اپنی شوہر کے برائے درشن سرے متہرا جیو مین تشریف لائے او رجو کچہہ پاس تہا سب برہمنان اور ہر بہگتون کو دیدیا
ایک دام تک اپنی پاس نہ رکہا اور نہ یہہ کچہہ خیال کیا کہ واسطے واپس جانی کی کہان سی خرچ آویگا اتفاقاً ایک کڑہ طلائے
قیمتی ایکسو پانچروپیہ کا ہاتہہ مین رہ گیا تہا جب گہر کو چلنے کا قصد ہوا تو اوسکے فروخت کرنے کا ارادہ کیا اسی عرصہ مین نابہا مصنف
بہگت مال آگئے رانی ممدوحہ نی وہ کڑہ نابہا جیو کے بہیٹ کیا او رراجا کو بولا کر کہا کہ آج تک کڑہ مذکور جسم پر مثل
بارگران تہا آج کام آیا کہ بہگوت بہگتون کی بہیٹ ہوا راجا بہت خوش ہوا العبدہ قرض وام لیکر دونوا سنے راجدہانے
کو رونق بخش ہوئے فی الحقیقت اگر بروقت سادہو سیوا فکر امروز و فردا کا کیا تو وہ سادہو سیوا کیا کریگا *

کتہا नंददास نند داس براہمن ساکن بریلی پرم بہگوت بہگت سادہ سیوی ہوئے پیشہ زراعت تہا اور
جو کچہہ اوسمین پیدا ہوتا تہا سب سادہو سیوا اور بہگوت اوتساہ مین خرچ کرتے تہے ایک منگر اور دشت نی بمقتضائے
اپنی جبلّی اور بدخوئے کی بسبب عداوت کہیت مین بچہیا مُردہ ڈال دے اور گانو مین آکر نند داس جیو اور سب بہگتون
کو دشنام دینی لگا اور مشہور کیا کہ نند داس اپنی آپکو بہگت کہا کرتا تہا اوسنے گؤ ہتیا کری ہے نند داس جیو و دیگر اشخاص یہہ
حال سنکر کہیت پر گئے بچہیا مُردہ کو دیکہہ کر نند داس جیو کو تعجب ہوا اور جسطرح नामदेवजी نامدیو جی سے نے مُردہ گئو کو زندہ کردیا تہا
اسی طرح اوس بچہیا کو زندہ کردیا سب بمکہہ اور دشت معتقد ہوکر قدمون مین پڑے اور بہگوت بہگتے اختیار کے
بہگوت اسلی چرتر سے سادہو سیوا کرنے والون کو ہدایت فرماتے ہین کہ جسطرح مجکو اختیار وقدرت پیدا کرنی او
مارنی اور زندہ کرنی کی ہی اسیطرح میرے بہگتون کو بہی حاصل ہی اسواسطے میرے سروپ اور میرے بہگتون
کے سروپ مین کچہہ فرق نہین کتہا हरिदासजी ہرداس جیو جو گا نند مہاراج کے منس مین پرم بہگت
ہوئے اونکے بہلاے اور بہکتے کو جلد کسطرح ترقے ہوئے کہ جسطرح باون جیو کا جسم تہوڑے دیر
مین بڑہا تہا اچیت کل یعنے سادہو بہکیہ دہارے کی بی اعتقادے اور خطا بہول کر بہی کبہے ذہن مین نہ گذرے
بہگوت بہگتون کو اپنے گورو کے برابر جانتے تہے او رتلک مالا سی ازبس محبت تہی باوجود خانہ دارے کے براگ

اسقدر تہا کہ راجا جنک کے برابر جاننا چاہئے اور سری رگہنندن سوآمین کے چرن کملون مین اسقدر بہگتے اور محبت بہی کہ
تصور اور دہیان مین مست رہتی تہی اندرے یعنے محسوسات کے قابو کرنے مین یکتا ہوئے اور سیتاپت مہاراج کے
چرتر اور گنون کے کیرتن مین بی ہمتا کتھا

कान्हड़ दास कانہڑ لسیر بہل داس قوم چوبہ ساکن متہرا بہگوت کا مہوتساہ اور
پریم اور بہگتے سے کیا کرتے تہے کہ اور کسی سی کب بن سکتاہی جو چارون آسرم اور مفلس اور راجا وغیرہ
اوس مہوتساہ مین جمع ہوتے تہے سب کے واسطی بہنڈارہ عام جاری رہتا تہا کوئی شخص خالی نہین جاتا تہا بہگوت
بہگتون کے اسقدر تعظیم اور سیوا ہوتے تہے کہ بیان سے باہر ہے چندن اور پان اور پارچہ پوشیدنی وغیرہ سبکو ملتا تہا
اور بہگوت بہجن اور کیرتن کا ایسا سماج ہوتا تہا گویا امرت برستا ہی جسوقت بہگوت بہگتون کو زیور اور پوشش تقسیم کیا کرتے
تو اسقدر خوشنود ہوا کرتے کہ شدت پریم سی بی ہوش ہوجاتے اوس پریم کا ہونا بہ دو سبب خیال مین آتا ہے اول یہہ کہ
بعد تقسیم ہوجانے زیور اور پوشش کے ہر ایک رخصت ہوا کرتا تہا تو مہا حسرت کے غم سی بی ہوش ہوجاتی ہون یا کمال خوشی
یہہ ہوتے ہوکہ مین بڑا خوش قسمت ہون جو بہگوت بہگتون کی چرن سیوا کرکی اونکا خدمتی کہلاتا ہون واضح ہوکہ نابہا
مصنف بہگت مال کو جو خطاب گسائین پدوی کا ملا تو کانہڑ موصوف کی مہوتساہ مین سب نے جمع ہوکر عنایت فرمایا تہا

माधोग्वाल کتہا مادہو گوال ایسے[12] داجہ مادہو سیوے بہگوت بہگت ہوئے کہ بہگوت نی گویا اونکو واسطی سادہو سیوا
کے ہے پیدا کیا تہا شب و روز یہہ ہے تدبیر اور خیال رہتا تہا کہ جس سی ہر بہگتون کو سکہہ اور آنند ہو
تلک اور مالا سے اسقدر محبت تہی کہ جسکو دہارن کئی ہوئے دیکہتے تہے اوسی کمال خوش ہوتے تہی جس مین پر لوگ
درست ہو اور ہر کسی کا بہلا ہووے وہی کام خوش آتا تہا اور دس طرح کے جو بہگوت بہگتے مثل ہان سرود رکی ہی اوکے
مرال یعنے ہنس تہی دنرات بہگوت چرترون کے کیرتن مین مصرف رہتے تہے لوگون کے دکہہ دور کرنے
والے حلیم سب سے یکسان سب کی دوست صاف دل اور بہگوت پریم مین یکتا ہوئے کتہا

गोपाली گوپالی والدہ گردہر گوال کہ جنکا ذکر بہکہہ نشٹہا مین ہوگا اس جہان مین واسطی پرورش بہگوت بہگتون کے جسودا کا
اوتار ہوئے مطلب یہہ کہ جسطرح جسودہا جیو نے نندنندن مہاراج کو لاڈ لڈائی تہی اسیطرح گوپالی جیو نے بہگوت بہگت
نندنندن سروپ کو لاڈ لڈائے یا یہہ کہ جسودہا جیو نے نندنندن مہاراج کا سیوا اور پالن کیا تہا لیکن بہگوت بہگتون
کے سیوا باقی تہے اسواسطے گوپالی کا اوتار لیکر وہ تمنا دلے اپنے پورن کرے سنمو ہن مہاراج مین اسقدر

[illegible] ۱۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پریم تہا کہ دنرات بہگوت سیوا مین ہتی تہی کلجگ کے پاپ کبہی نزدیک آئی اور بہگوت بہگتون سی کسطرح فرق او تکلف کیا گفتگو صاف اور نرم سبکو سکہہ کے دینے والی تہی دنرات سری گوبند سری گوبند یہہ ہی رٹن لگی رہتی تہی دل صاف اور سیدہ مین برج چند مہاراج کا مادہرج رس اور بہگتی کا رنگ بہرا ہوا تہا اور اوس رس و رنگ کے پریم اور سنتون کی چرنون مین پریت کا استقلال بلا انتہا تہا

نشٹہا چہارم در مہاتم سرن مشتمل کتہا چار بہگت

سری گہنندن سوامین کے چرن کمل سے کمل ریکہا کو اور کپل دیو اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ واسطی اودہار حکمت کی شاستر کا ایجاد او رتتو بچار کرکے رواج دیا بہگوت چرترون کا سننا یہہ ہی باعث نجات و رستگاری ہی اور ظاہر ہی کہ جب تک اون چرترون کو نہ سنیگا تو بہگوت مین دل کسطرح لگیگا دہیان کا کرنا اور منتر کا جپ اور پوجا و تصور و برت و نیم وغیرہ سب دہرم صرف متعلق بہ سماعت ہین کہ جب گرو اور شاسترون سی سنا تب اوسکی موافق عمل کیا اور خوب غور کرکے جو خیال کیا جاتا ہے تو تمامی کارخانہ نجات دنیا و دین بدولت سماعت جاری ہوئی اور اب تک ہوتے ہین برہما جیو کو بہگوت نی واسطی پیدائش خلق کی اجازت دی تو کچہہ نہ ہوسکا جب آواز تپ کرنے کے سنے اور اوسکے موافق عمل کیا تب اس جہان کو پیدا کیا بعض طریق والی نادبرہمہ کا ہی سننا مکتی مانتی ہین کہ بہاگوت مین اسکا حال مندرج ہی اور یہان اوسکا ذکر اسواسطی ضرور نہ سمجہا کہ یہہ طریق علحدہ ہے اور وہ اس طریق سی علحدہ غرض بلا سماعت کچہہ نہین ہوسکتا اور بہگوت کی ملنی کو تو سوا سرون بہگوت چرتر کے اور کوئی طریق سہل نہین مہاست سنگ کے جو جابجا شاستر اور پورانون مین لکہے ہے اوسکی یہہ ہی مقصود ہے کہ بہگوت چرتر سنئے اور جلد کامیاب مقاصد آخرت کا ہو بہگوت نی مہا سرون نشٹہا کے خود زبان مبارک سے فرمائے اور پورانون مین جابجا مندرج ہے چنانچہ ہرنبس پوران مین لکہا ہے کہ جہان بہگوت کتہا کو سنتے ہین وہان بید اور سب شاستر موجود ہوتے ہین جنکو مکتی کے خواہش ہو تو بہگوت کتہا سنے بہاگوت کا قول ہی کہ جو بہگوت کتہا آبحیات کو کانون کے کٹورون سی نوش کرتے ہین وی سب گناہ اپنی دور کرکے بہگوت کی پرم پد کو جاتے ہین پہر بہاگوت مین لکہا ہے کہ جو شخص کم قسمت بہگوت کی کتہا کو چہوڑکر واہیات کتہا سنتے ہین وہ لوگ ایسے ہین کہ جسطرح خوک کو چرکین عزیز ہوتا ہے اور خوب غور کرنا چاہئے کہ جو کوئی بہگت گذرا یا اب ہے یا آیندہ ہوگا وہ سب پرتاپ سرون کا ہے اگرچہ سننا بہگوت چرترون کا سب طرح بہتر و نیک ہے لیکن جو حسب قاعدہ

باعتقاد دل سنی تو اوسکا کیا ہی گناہی یعنی کہنی والی کو مثل بیاس اور بہگوت کے جانے اور بہگوت چرتر دن مین اور اوس شاستر مین محبت دہوے پھر اون چرترون کو سمجھہ کر بخوبی مطلب پر غور کرے اور موافق فرمودہ اوس ساشتر کی عمل ہو اور شوق سننے بہگوت چرتر اور کتہاؤن کا اسقدر ہو کہ کبھی طبیعت سیر نہووی بلکہ ہر دفعہ بہگوت چرتر کو نیا سمجھے نہ یہہ کہ فلان پوران ایک دفعہ سن لیا ہے پھر دوبارہ سننا کیا ضرور ہے پرتہو مہاراج نے بہگوت سی درخواست کرے کہ میری دس ہزار کان واسطے سننے ہر چرترون کے ہو جاوین اور کبھی میرا دل آپ کے چرتر سننے سے نہ ہٹے ہمیشہ نت نیا آپ کی چرترون کو چاہنا رہون نودہا بھگتے مین جو اول درجہ سرون کا لکھا ہے یہہ ہے مطلب ہی کہ بلا سرون بہگوت چرترون کی بہگتے حاصل نہین ہوتے اگرچہ باہم گس کے گفتگو مین بہگوت چرترون کا سننا اور راگ و لشن پد وغیرہ کا سرون سب داخل سرون نشٹہا کے ہین لیکن عمدہ ترین سرون وہ ہے کہ بہگوت بہگتون کے ست سنگ مین چرتر سننے جاوین کسواسطے کہ اوس سرون کا عمل بہی وہان موجود ہوتا ہے اور جو کچھہ شک اور شبہہ عاید ہوتا ہے وہ فوراً رفع ہو جاتا ہے یا پوران وغیرہ کی کتہا کرانا یہہ بہی عمدہ قسم سرون کی ہے کسواسطے کہ خود بخود ست سنگ حاصل ہو جاتا ہے سو کتہا کرانے کا رواج بعض بعض جگہہ البتہ ہے لیکن جو شخص متمول اور سردار اور ملازم سرکار ہین اونکی کتہا کرانے کا عجب حال ہے کہ اندکے حال لکہتا ہون اول تو بہگوت چرترون مین کسی کو محبت ہے نہین بلکہ بعض کم بخت کم نصیبون کا یہہ قول ہی کہ صاحب کتہا سننی سی کیا ہوتا ہے کرنے ہے پروان ہے اور اون مردود اور مرتدون کو اسبات پر غور نہین کہ لکہنا پڑہنا دنیا کے کام کرنے ہوشیار رہے تمام کارخانہ داد و ستد و کار سرکاری وغیرہ سب بذریعہ سماعت اونکے ذہن مین آیا ہے پس جب تک بہگوت کتہا سماعت مین نہ گذرے گے تب تک بہگوت کا روپ کسطرح ذہن مین آویگا اور بعض خاندان مین یہہ حال بچشم خود دیکہا کہ کبھی اونکی خاندان مین کتہا نہین ہوئے بلکہ نحس اور باعث آجانے کسی آفت کا اور مرجانے کسی عزیز کا سمجھتے ہین سو اس قسم کی گفتگو اور فہید اونکے اسواسطی ہی کہ بہگوت کو بہت جلد اونکے دولت اور حشمت و مراتب اور اونکی خاندان کا ناس کر دینا اور دنیا سی اونکا نام و نشان اوٹہا دینا منظور ہے اگر کسی نے جبراً قہراً مروتاً کتہا کہلائے تو ایسے شخص کے کہ وطن وار دے رویت یا پادہا یا پردہت یا لڑکا پن خواہ جوانے کا یار یا بسبب حاضر باشی وغیرہ کے مستحق ہووے کسی پت سے وہ بہگوت بہگت کے تلاش کر کے کہلانے کا تو ذکر کیا ہے خیر جب وہ کتہا شروع ہوئی تو کوئے سننے کو نہین آتا کسے کو عذر عدیم الفرصتی کا ہے اور کسیکو محنت کام کا اور کوئی کہتا ہے کہ میان ہم نے کیا گناہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا ہی جو کتہا سُننے اور کوئی فرماتا ہے کہ بروز اختتام حاضر ہونگے اور کوئی اپنے اپ کو بڈا آدمی یا بڈا عہدہ والا سمجھہ کر
یا کم عہدہ والے کے کتہا مین نہین جاتا حالانکہ اون صاحبان کو بجز شطرنج و گنجفہ بازی و شعر خوانے و لہو لعب و تماشہ بینی
و دیگر اسی قسم کی مزخرفات کی اور کچھہ کام نہین اور اگر بتقدیر کوئی شخص اتفاقیہ چلا ہی گیا تو مطلق دل نہ لگا اور جاتے
ہی سو رہا اور بعد واپسی جو کسی نے کچھہ پوچھا تو کتہا اور پنڈت دونو کے ہجو کرنے شروع کے کہ نہ کچھہ پنڈت جانتا ہی اور
نہ کتہا سمجھہ مین آتی ہے غرض وہ کتہا کہلانے والا اکیلا سنتا رہا اور جب خاتمہ کتہا کا دن آیا اور اون اشخاص کو بولایا تو
دس بیس دفعہ کے طلب کرنے سے اوسوقت آئے کہ جسوقت عین روپیہ چڑہانے کا وقت ہو بدین سبب کہ کوئی حرف
کان مین نہ پڑ جاوے اور اگر کچھہ دیر پورے ہونی کتہا مین ہوئی تو آدمی بولانے والی پر غصہ ہوئے کہ اسقدر پہلے
کسواسطے بولالایا اور کوئی پنڈت جیوسی کہتا ہی کہ مہاراج جلدی کرو شام نزدیک آئی اور کوئی گردن اوٹہا کر صفحہ
ورق کو دیکہتا ہے کہ سُرخ سطر خاتمہ کے قریب آئی یا نہین اور کوئی صاحب خانہ کو کہتا ہے کہ ارتی وغیرہ کا سامان تیار
رکہو کہ دیر نہو اور کوئی دل ہی دل مین کہتا ہے کہ کس آفت مین آ پہسے اور کسی نے روپیہ ہی بہجدیا اور قدم رنجہ
نفرمایا غرض اسحال سے کتہا پورے ہوئے لیکن اسقدر را ورنہ ہے لطف ہی کہ اگر قابو پایا تو کہوٹا روپیہ چڑہا گئے واہ کیا تعریف
کی جاوے کہ اگر ناچ مین جاوین تو خواب مین بہی خواب نہ آوے اور اوسکے شوقمین خور و نوش سب بہول جاوین اور
سب سے پہلے جا کے موجود ہون اور بہگوت چرترون کے سننے کا اور کتہا مین جانے کا یہہ حال کہ گویا کسی نے توپ
کے منہہ پر کہڑا کر دیا ہو دست بستہ گذارش خاکسار کی یہہ ہے کہ اس گنہہ گار نے اپنا حال لکہا ہے کسی کو رنج نہو
اور یہہ حال میرا منجملہ کڑور حصون کے ایک حصہ ہی ہے رگہنندن سوآمین ہی دین تبل ہی پر نسارت بھجن ہے
دین بندہ کوئی روز ایسا بہی آویگا کہ آپ کی چرتر پوتر تو مثل چند رمان کے ہون گے اور میرا دل مثل چکور کے
اور کوئی وہ ساعت بہی ہوگی کہ آپکے روپ انوپ کا چنتون اور تصور مثل دولت اور دہن کے ہوگا اور میرا دل
مثل شخص طامع کے ہے کرنا کر مہاراج جو اپنے کم نصیبی اور گناہون کو خیال کرتا ہون تو کروڑون جنم تک کچھہ ٹہکانا اپنا
نہین دیکہتا اور جو صفت پاون دین مثل ادہم اودہارن کرناندہان وغیرہ ناموں پر نگاہ ہوتی ہے تو کوئی فکر اور خوف

अधमउधारन दीनबंधु पतितपावन

کا مقام نہین لیکن اسمین بہی ایک لطیفہ یہہ ہے کہ یہہ تحریر میری صرف برائے نام ہے نہ دل سی اگر اس اپنے
تحریر پر مستقل ہو کر مستغنی رہون تو بہی بیڑا پار ہے کہان تک گذارش کرون جو عادات میرے مین ایسے اونمین ایک

ہین کہ جسکی سبب پسند خاطر بندگان والاکی ہون بس اب اسیقدر عرض کافی ہے کہ جیسا ہون آپ کا ہون یہہ منوہر سوا
آپ کے چرتر کا سب بہکتون کے جیت کو پرم آنند کا دینے والا ہو جب برکہبان نندنے برج چندنے جیو کو یہہ خبر ہو
کہ نندنندن برج ناگر مہاراج ساز و سامان ہوری کہیلنے کا لیکر معہ ہزارون لاکہون اپنی سکہا اور مترون کے قریب آ پہو
تو فی الفور معہ کروڑون سکہیون اور رنگ گلال وغیرہ کے پرم آنند اور اومنگ مین بھری ہوئی گالی بجاتے روانہ ہو
جب ہان سرودر کے قریب پہونچی تو نندنندن مہاراج کا غول آپہونچا اور طرفین سی بارش رنگ کے کہ گلاب وکیو
ومشک و زعفران وچندن وغیرہ کے عطریات سے معطر تہا شروع ہوئے بعد ازان قمقمہ کہ عبیرا ور گلال سرخ وسفید
وسبز وعباسی وگلابی سی بھرے ہوئے تہے چلائے یہہ حال تو دور سے گذرا جب طرفین مل گئی تو اوس دہوم
رنگ پاشی اور گلال ملنے اور ہمدگر پر ڈالنے کی کثرت ہوئے کہ زمین وزمان رنگین ہو کر آنندروپ ہو گیا چونکہ سامان
قسم کا جانب لاڈلے جیو کے بکثرت تہا اور فوج ظفر موج بہی از بس آراستہ اور سجے ہوئے کہ اوسمین للتا
وبساکہا وشناملا وسری متی ودہنا وپدما وبہدرا وچندراولی معہ ہزارہا لاکہوکہا سکہی سہیلیون کی سرمنشہ تہ
اسواسطی برج کشوری جیو کا فریق غالب آیا اور اگرچہ نٹ ناگر مہاراج کے جانب نہے سرے داماں ومدہ ومنگل
سوبل وسوباہ وارجن وبہوج ومنڈل سرمنشہ معہ بسیارے از بسیار سکہا اور بال گوپال تہی لیکن بسبب سستی
اور تیز دستی فریق ثانی کے سب مغلوب ہوے اور جانب برج کشوری جیو کے کمک نہے پہونچے کہ برہما نے
اور پاربتے واندرانے وغیرہ جو بوانون پر سوار ہو کر واسطی دیکہنے اس پرم آنند کے آئے تہے واسطی رضامندی
سری برج ناگری جیو کے رنگ وگلال اور کلپ برچہہ کے پہولون کے بارش کرنے لگے یہہ حال گذرا کہ ایک
ایک نندنندن جیو کے سکہا کو دس دس برج ناگریون نے گہیر لیا اور مالش گلال ورنگ پاشی سی
بندکرکے اپنے چالاکے وتیز دستی وحسن بے مثال اور مندمسکان اور دیکہنے ترچہی نگاہ کے دام مین سب کو گرفتا
کیا نندکشور مہاراج کو برکہبان نندنے جیو نے پکڑا اور گلی مین ہاتہہ ڈال کر اپنے طرف کہیچ لیا اور للتا وبساکہا ودہنا
وغیرہ جو قریب موجود تہے اونکی امداد سے برج چند چہوٹنے نہ پائے سب نے مل کر رنگ وگلال سی خوب
چندراولی کہ لاڈلے جیو سے مخالف تہی یہہ حالت دیکہہ کر تشریف لائین او برج کشور مہاراج سی فرمایا کہ خبردار رہو
مدد کو معہ سامان موجود ہین چنانچہ بہ عنایت چندراولی جیو کے برج ناگر مہاراج نی برج ناگری جیو کو پکڑ کر حسب دلخواہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنا عوض لیا اور اس دہوم دہام سی رنگپاشی وغیرہ ہنسی وقہقہہ وگفتگوے موقع اوس سماج کے ہوئے کہ بہگتون کے دلون مین
وہ سامان موجود ہے یا برہما دک دیکہنی والون کے اوسوقت کی زیبایش سری برج کشورے کی کیا بیان ہو سکتی ہے
کہ گویا سوبہا مجسم زمین پر آ گرا کروڑون چندرمان کے سوبہا کو شرمندہ کرتے ہے گوری مکہہ اور تابندہ چہرہ پر زلفین چہوٹی ہے
چندر کا اور سیس پہول سر پر مستاب پر تلک کستوری اور زعفران کا ٹیکا جڑاو بہت سو کانون مین جہومکہ اور کرن پہول تہہ اور بیسر ناک
مین باریک زری کا دوپٹہ سبز اور دیگر پوشش لہنگیہ وغیرہ کے کمال زرق و برق کے ساتہہ اور زیورات مناسب ہر ایک عضو
پر سجی ہوئی ایک ہاتہہ برج ناگر مہاراج کے گلے مین اور دوسرے ہاتہہ مین گلال اور اسیطرح نند نندن مہاراج بڑی سج دہج
کے ساتہہ سیام سندر چہرہ پر زلفون کے بال بکہرے ہوئے سر پر مکٹ کانون مین کُنڈل اور جہومکہ دو دیگر زیورات ہر ایک عضو
پر اجان دوپٹہ باریک سے کمر کسی ہوئی ایک ہاتہہ تو برج ناگری کی گلیمین گلبا ہین ہوئے کرتا سینہ اونکی آیا ہوا اور دوسرے ہاتہہ مین گلال اس
چہب پر یا پریتم کو دیکہہ کر برہما اور شیو وغیرہ دیوتاؤن کی توکیا تاب و طاقت ہی کہ اپنی خودی اور ہوش مین رہین بلکہ خود پریا پریتم
ہمدگر کے روپ کو دیکہہ کر محو اور مگن ہو گئے کہتا نارد جیو مہاراج جملہ نشٹہاؤن بہگوت بہگتی مین سرشٹہ اور اول नारद जी
ہین اور بالتخصیص مہا گوت دہرم پرچارک مین کہ بالمیک اور بیاس وغیرہ رکہیشران کو اونکاہی اوپدیش ہوا اور علی ہذا القیاس
کیرتن مین کہ ہر وقت بینائی بہگوت چرترون کا گان کرتے ہین شاسترون مین جہان تہان اونکی چرتر جو لکہی ہین تو بہاگوت
دہرم پرچارک اور کیرتن مین زیادہ تر ہین اون ہر دو نشٹہا مذکورہ مین جو اونکو مندرج نہ کیا اور سرون نشٹہا مین لکہا تو وجہ یہہ ہے वीराग
کہ نارد جیو کو جو درجہ نصیب ہوا صرف بذریعہ سرون نشٹہا کے ہوا اور بہگوت چرترون کو سرون کرکے جیسا عمل چاہئے وہ جتنبہار نہ
اونکی ہی جانب سی ظہور مین آیا علاوہ ازان اب بہی جہان بہگوت کتہا اور چرتر بیان ہوتے ہین تو نارد جیو بالضرور واسطے
سرون کے آتی ہین اسواسطی اس نشٹہا مین مندرج کیا نارد جیو بہگوت کا انس اوتار ہین اور بہگوت کا من بہی اونکو لکہا ہے
پہر برہما جیو کے فرزند ارجمند اور سب پترون مین عزیز ہین اور سب دیوتاؤن کے ہادے اور گورو کہ دیوتاؤن کے گنتیر ہین
ہین اونکو ہے گیتا جیو مین بہگوت نے فرمایا ہے جگت کے اوپکار مین اِسقدر محبت و کوشش ہے کہ دو گہڑی سی زیادہ
ایک مقام پر نہین رہتے اور جابجا خود جا کر ہدایت فرماتے ہین سری راماین بالمیکی اور سرے مد بہاگوت دو جہاز کلان
جو واسطی اوتارنے غرق شدگان سنسار سمدر کے طیار ہوئے نارد جیو نی ہی اوپدیش فرمایا جن اشخاص پر نظر مہربانی کے
ہوئے اور اونکو جو درجہ نصیب ہوا اوسکا بیان تو کسی ہو سکتا ہے کہ سب بہگوت روپ ہو گئے مثل پرہلاد دہرو و شفت ستر وغیرہ

بیانفظ کے معنے اگرچہ سُرے کہ ہین لیکن بعض کا یہہ قول ہے کہ وہ سانی کی ہی اور یہی ۱۲ سکہ

کوشش نہ ابرا فائدہ دیگرے ۱۲

پسر جیہہ پرجاپت و پرجیتا وغیرہ ہزارہا لکھہ ہا لیکن جن کے اوپر نگاہ قہر کے ہوے انجام کو وہ بہی بہگوت کو پراپت ہوے
اور وہ قہر ہی مثل ہزارہا در ہزار عنایت و مہربانی کے ہوگیا لیلا اور چرتر نارد جیو کے بیشمار ہین اس جگہہ صرف ابتدا کا چرتر واسطے प्रवेश
ظاہر ہونے مہاسرون بہگوت چرترون کے اور ست سنگ و سیت پرشاد بہگوت بہگتون کے تحریر ہوتا ہی بہاگوت مین
لکہا ہے کہ نارد جیو پہلے کلپ مین اسی پہر یعنے کنیز زادہ تہے والدہ اونکے بہ سبب پڑنے مصیبت کے رکہیشرون
کے استہل مین لی گئے اور خدمت رکہیشرون کی کرکے سیت پرشاد یعنی اولش رکہیشرون سی شکم سیری اپنی اور
نارد جیو کے کرتے رہے جب والدہ نارد جیو کے کسی کام کیواسطی جاتی تو اونکو رکہیشرون کی پاس ٹہلا جاتے اور وے مقام
جو گفتگو باہم رکہیشران کے ہوا کرتے سنا کرتے شدہ شدہ برکت سرون بہگوت چرترا و رسیت پرشاد اور ست سنگ بہگتو
بہگتون کے دل نارد جیو کا تنزل اور خیالات باطلہ کو چہوڑتا ہوا ایکسو ہونے لگا اور بہگوت مین اور رکہیشرون کی قول مین روز بروز
اعتقاد اور یقین کے ترقی ہوئے جسقدر اعتقاد اور دل کو قرار ہوتا گیا اوسیقدر رکہیشرون نے نظر عنایت اور رحم کے
زیادہ فرمائے یہانتک کہ جو جو راز بہگوت بہگتے اور گیان کے لائق پوشیدہ رکہنے کے تہے سب اوپدیس کر دئیے اور
پہر بہگوت دہیان کے ہدایت فرمائے اوسپر نارد جیو نے ایسا عمل کیا کہ عرصہ قلیل مین صفائی قلب کے بہم پہونچے اور گیان
بیراگ نصیب ہوئے جب والدہ نارد جیو کے مرگئے تب جنگل مین چلے گئے اور بہگوت دہیان مین مصروف ہوئے ہو ایک دفعہ
بہگوت کی روپ انوپ کا جلوہ اونکے دلمین نمودار ہوکر پہر انتر دہیان ہوگیا نارد جیو اوسی روپ کے شوق مین مضطرب و بیقرار ہوکر بہگو
بہجن مین مصروف ہوئے اور انجام کار اس کلپ مین یہہ درجہ اونکو ملا کہ برہما جیو کے خلف الرشید اور ترن تارن ہوئے
کہ برہما جیو بہی مہما اونکے بیان نہین کرسکتے کہنا **गुरु जी** گرو جیو بہگوت پارشدون مین ہین اور اگرچہ اونکا لکہنا سوا
نشٹہا مین واجب تہا کہ ہر وقت بہگوت کے سامنے حاضر رہتے ہین اور ظاہر و باطن بلکہ ہر یک عضو اور جان کو
بہگوت سیوا مین لگا رکہا ہے لیکن سرون نشٹہا مین اونکے لکہے جانیکے یہہ وجہہ ہوئے کہ ایک دفعہ اونکو بہگوت
مایا کی پرتاب سی کچہہ شبہ اور بہرم ہوا اور وہ شبہ بہگوت چرترون کے سننے سے رفع ہوا اسواسطے سرون نشٹہا مین
مندرج کیا جب سری رگہنندن سوامین واسطی فتح لنکا کے تشریف لیگئے اور اندرجیت پسر راون واسطے لڑائی کے آیا تو اندرجیت
نے تمامی فوج اور اوس رگہنندن سوامین کو کہ جسکے مایا کے پہانسی مین تلے شمار برہمانڈون کے برہما دک اور دیوتا پہنسے ہوے
مین اور وہ ست و سچہ آنند گہن پورن برہمہ کہ جسکا ایک دفعہ نام لینا لا انتہا مہا مہا پاپ اور گنہگارون کو ایک لحظہ مین آواگون

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کی سخت و مضبوط زنجیر سی چہوڑا دیتا ہے ناگ[۵] پہانس مین باندہ لیا تو نارد جیو نے گرڑ جیو کو بہیجا کہ اونہون نی سب سانپ کہا لئے
اور اندرجیت کے مایا دور ہوے لئے تب گرڑ جیو کو یہہ بہرم ہوا کہ اگر سری رگہنندن سوامین ایشر اور بہگوت اوتار ہوتے تو کب ممکن
تہا کہ ایک ناچیز راچہس اپنی مایا کے ناگ پہانس مین باندہ لیتا یہہ خیال گرڑ جیو کو ہوا ہے تہا کہ بہگوت کی مایا نی اونکی عقل کو
اگیان سی آلودہ کر کے ایسی بیقراری اور پیچ و تاب مین ڈالا کہ ہرچند دل کو فہمائیش کیے لیکن گیا ن نہوا آخر برہما جیو کے پاس گئے
اور اپنا حال بیان کیا برہما جیو نے شیوجی کے پاس بہیجدیا شیوجی نے جانا کہ بہگوت نے برای رفع غرور کے گرڑ جیو کا
گیان اپنے مایا سے دور کر دیا ہے سو وہ اگیان کاگ بہنڈ کی ذریعہ سے دور ہونا مناسب ہے کہ پرند کی گفت کو پرند خوب سمجہتا
ہی چنانچہ کاگ بہنڈ کے پاس بہیجدیا جب گرڑ جیو متصل مکان قیام کاگ بہنڈ کے پہونچے تو وہ مایا اوسیوقت دور
ہو گئے کسواسطے کہ مایا اونکے مکان کے قریب حسب دعا لومش رکہیشر اور خواہش سری رگہنندن کی نہین آتے بعد ازان
कौमश
کاگ بہنڈ جیو کے خدمت مین حاضر ہوے اور سری رام چرتر ابتدا سی انتہا تک سنا اوس پرم آمرت سے اونکی گیان کو ایسے
زندگی جاوید حاصل ہوئی کہ مایا کے موت اب تک نزدیک نہین آتی اور نہ اگیان کا مرض ستاتا ہی فی الحقیقت بہگوت چرترون
کا سننا اگیان کے اندہیرے کو مثل آفتاب روشن کے ہے کہ فی الفور اوس تاریکی کا ناس ہو جاتا ہے اور واسطے
دینے مطالب دنیا اور عاقبت کے مثل کام دہین اور کلپ برکچہہ کے **کہتا** परीक्षत راجہ پریچہت پسر ابہمن ہیرو
ماده گاو بہشت ۱۲ درخت بہشت ۱۲
ارجن سرون نشٹہا مین سردار اور سردفتر ہوے اونکی ہی سبب سے سری مدبہاگوت نی اس دنیا مین رواج پایا ہے
کہ جسکی بدولت کوٹان کوٹ مہاپاپے اور گنہگار اس سنسار سمدر سی پار ہوئے اور ہوتے ہین پریچہت نام ہونے کے
لفظے معنے امتحان کنندہ
یہہ وجہہ ہے کہ جب وے حمل مین تہی تب اسوتہامان پسر درونا چارج نے برای قطع نسل پانڈوان برہماستر کیا بہگوت نے
چکر سو درس لیکر اور شکم مین اوترا کے اپنی قدرت کاملہ سی جا کر اوس برہماستر سی پریچہت کی رچہیا کرے اوسوقت جو بہگو
نام بہگوت چکر ۱۲ نام والدہ پریچہت ۱۲
کو پریچہت نی دیکہا تو بہ امید دیکہنے روپ انوپ کے آنکہین بند نہ کے جب بعد ولادت بہگوت کو دیکہہ لیا تب آنکہون کو کہولن اور
بند کرنا شروع کیا اسواسطے پریچہت نام ہوا بعدہ جب وے چار سالہ ہوئے تو زردپوش کو دیکہہ کر اوسکے پاس جاتی اور بہ اشتباہ
بہگوت کے اوسکو دیکہتے اسواسطے بہی پریچہت نام ہے بعد انتردہیان ہونے سری کرشن سوامین کے پانڈوان نے
پریچہت کو راج دیکر ترک دنیا فرمایا تو پریچہت نی اوس عدل اور دہرم سی راج کیا کہ رعایا راجہ جدہشتر کو بہی بہول گئے
ایک دفعہ راجہ پریچہت موصوف کو خیال ہوا کہ اگرچہ کلجگ نے ہنوز کچہہ دخل میری راج مین نہین کیا لیکن تاہم

[۵] جس منتر کے پڑہنے سے سانپ نمودار ہون ۱۲

خبر کرے واجب ہے اسواسطی دگ بجے کو سوار ہوے اور ہر ایک کو اپنے اپنے دہرم مین سما دہان پایا لیکن کورچہیتر مین
یہہ حال دیکہا کہ ایک شودر راجا کا لباس پہنی ہوئے (فتح مملکت ۱۲) بیل کو کہ حقیقت مین وہ دہرم تہا اور ایک چرن اوسکا باقی رہ گیا تہا
تنبیہ کر رہا ہے اور زمین گوروپ اوسکے پاس کہڑے روتی ہی راجا نی تلوار کہیچ کر اوس (انوبہ ۱۲) شودر کو کہ کلجگ تہا فرمایا کہ
اگر اپنی زندگے چاہتا ہے تو میرے راج سے باہر ہو کلجگ نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج (نازگاہ ۱۲) آپکے عملدار
وحکومت تمام روے زمین پر ہے جہان آپ ارشاد فرماوین وہان ہون راجانے پانچ جگہہ واسطے اوسکے رہنے
کے تجویز کر دے یکے میخانہ دویم قمارخانہ سیوم مسلخ جانوران چہارم مکان زن فاحشہ پنجم طلا کہ جو کام خیرات اور بہگوت
بہجن مین آوے کلجگ نے بخوف جان وہ ہر پنج مقام قبول کر لئے اور راجانے دہرم اور زمین کے تسلے و دلاسا کرکے
ہر پنج امور بالا کا ایسا انتظام کیا کہ کلجگ کو کہین ٹہکانا رہنے کا نملا ایک دفعہ راجہ موصوف طلا کا کریٹ مکت سر پر پہن کر
واسطی سیر کے گیا تہا چونکہ طلا مکٹ مذکور کا بہگوت بہجن و خیرات دونوبات سے خالے تہا اوسوقت کلجگ کو وہ جگہہ
واسطی قیام کے ملے اور اوسکے تاثیر سے راجا کو خیال شکار کرنے کا ہو گیا بحالت تلاش شکار تشنگی غالب ہوئے
اور سمیک رکہیشر کے آسرم مین جا کر پانی مانگا رکہیشر موصوف سمادہے مین تہے جب جواب حاصل نہوا
تو غضب ناک ہو کر ایک سانپ مردہ اونکے گلے مین ڈال دیا اور پہر آکر جب مکٹ کو سر سے اوتارا تب اوس اپنے
حرکت نالائق کا کمال افسوس کیا سرنگی پسر رکہیشر موصوف نی باستماع اس خبر کے پرغضب ہو کر ساپ دیا کہ تو ین (ساتوین) روز
تچہک ناگ راجا کا کام تمام کرے بعد اوسکے رکہیشر موصوف کو خبر ہوئے اور کمال افسوس کیا کہ ایسے (مد دعا ۱۲) راجا دہرماتما
اور بہگوت بہگت کب پیدا ہوتے ہین لیکن خواہش بہگوت کو لاعلاج سمجہہ کر راجا کو مطلع کر دیا کہ اپنے کچہہ تدبیر کرے
راجا موصوف نے فی الفور سب تعلقات کا ترک کر کے جنمیجہ پسر کلان کو راج گادی پر بٹہلا دیا اور گنگاجی کی کنارہ
پر آکر بامید چارہ جوے اپنے مغفرت اور سدگت (سندہ ۱۲) رکہیشر اور برہمنان کو جمع کیا اتفاقاً سری سکہدیو جیو اوس
مجمع مین تشریف لائے اور سرے مہا بہاگوت راجا کو سنائی راجانے اس توجہہ دل سی بہگوت کتہا امرت کو
پان کیا کہ اوسے میعاد ہفت روزہ مین بہگوت پرائن ہو گیا اور قریب تہا کہ مابین بہگوت کتہا کے سمادہے لگ جاوے
لیکن چونکہ بہگوت کے چرترون کا سرون کرنا بہگوت تصور کے سمادہے سی زیادہ ہے اسواسطی راجا کا دل (تصور اور دہیو دل ۱۲)
بہگوت چرترون مین لگا رہا جسوقت سرے سکہدیو جیو کتہا کے بیان سے خاموش ہوے تو راجا فی الفور بہگوت (دہیان)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

مین ایسا محو ہوگیا کہ دل بہگوت چرنون مین سما گیا اوسحالت مین تچہک ناگ نی ہی اکر براہمن کا بچن پورا کر دیا اور پران راجا کے دیہہ کو چہوڑ کر اوس پرم دہام کو کہ جہان سی پہیر نہین پہرتا ہوپنچے فی الحقیقت جو اپنا دل بہگوت چرترون کے سرون مین لگاتا ہے اوسکو سب پدارتہہ یعنے ارتہہ دہرم کام موکچہ اسی دیہہ مین موجود ہین کہتا लालदास जी لعلداس جیو ایسے پرم بہگت ہوئے کہ دل اونکا بہگوت کے روپ اور چرترون کا مقام ہوگیا تہا اور جسقدر نشٹہا اور پریت بہگوت مین تہے اسیقدر گورو کے چرنون مین رکہتے تہے بہگتون کے ست سنگ سے اسقدر محبت تہی کہ دنرات ست سنگ ہی مین رہتی تہی جسطرح برگ کمل ہروقت پانی مین رہتا ہے لیکن پانی اوسمین نہین ٹہرتا اسیطرح اس دنیا مین طمع لعلداس جیو کے نزدیک نہ آئے بہگوت چرترون کے سرون مین وہ حال تہا کہ جو راجا پریچہت کا چنانچہ اوسیطرح پرم دہام کو گئے کیا معنے کہ موضع کہیرہ مین کہنا سرے مدبہاگوت کے ہوئے تہے جسوقت وہ کتہا پورن ہوئے اوسیوقت بہگوت تصور کے سماد ہے لگا کر جسم کو ترک کیا اور اوسی پرم پد کو پہونچے کہ جہان راجا پریچہت گئے تہے سب بہگوت بہگت تو مثل براتے کے تہے اور لعلداس جیو مثل دولہہ کے بی شک وہ نو جہان لعلداس جیو کو آسانی حاصل ہوئی کہ اس لوک مین زندگانی کا جس پایا اور پرلوک مین بہگوت کے پرم پد کو پہونچے

H. Hari Dass Sabir,
Nabha (State).

نشٹہا پنجم در تعریف کیرتن مشتمل بر کتہا پانزدہ بہگت

कीर्तन

سری رگہنندن سوامین کے جو ریکہا چرن کملون کو اور دت اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ اترے رگہیشر کی گہرحیت گربہاڑ پر دہ चित्रगिरि अत्रि दत्त اوتار دہارن کر کے الرک اور پرہلاد وغیرہ کو بہگوت کا گیان اوپدیش کیا اگرچہ لفظی معنے کیرتن लफ़्ज़ کے یہہ ہین کہ جو کہنے مین آوے لیکن حسب منشا شاستر اور پرانون کے یہہ लफ़्ज़ لفظ خاص واسطی بہگوت چرترون کے مخص ہوگیا ہے اور کسی گفت گو کے واسطی نہین رہا یعنی صرف بہگوت چرتر جو کہنے مین آوین وہ کیرتن ہی سو وہ کیرتن بہی چند قسم کا ہے باہمد گر گفتگو بہگوت کے یا گانا یا بہگوت چرترون کو بذریعہ شاعری تصنیف کرنا یا کتہا کہنی یا منتر اور نام کا زبان سی کہنا یا استوتر وغیرہ کا پاٹہہ पाठ یا پڑہانا سرود[12] اسیواسطی جسقدر بہگت اقسام مذکور بالا کے ذریعہ سے پار این ہوئے اونکو اس نشٹہا مین مندرج کیا لیکن یہہ بہی واضح رہے کہ سب بہگت جسقدر پہلے گذرے یا اب ہین اور آیندہ ہون گے کیرتن نشٹہا مین سب کو اعتقاد کامل ہوا اور سب اسی نشٹہا کے ذریعہ سے بہگت ہوے سو سب کا اندراج اس نشٹہا مین غیر ممکن تہا

اسواسطی چند بھگتون کے کتھا اس شٹھا مین لکھی گئی اور چونکہ نام شٹھا علیحدہ قرار پائے ہے اسواسطی نام کی او پاشکان کا ذکر اوس شٹھا مین ہوگا اِس کیرتن شٹھا کے مہما اور تعریف کتنی بیان ہو سکتے ہے ترن تارن لفظ جو جہان مین مشہور اور معروف ہے وہ واسطے اوپاشکان اسی شٹھا کے راسخ اور درست ہی مدار بھگتے اور مکتے کا سب اس شٹھا یعنی بھگوت چرترون کے کیرتن پر ہے جو کوئی جس درجہ کو پہونچا صرف بذریعہ کیرتن کے پہونچا نہ اور کسیطرح سرون شٹھا مین جو یہہ بیان ہوا کہ سرون کے بدولت بھگوت حاصل ہوتا ہے تو مطلب یہہ ہے کہ جب بھگوت کے مہما اور بھگوت چرترون کو سرون کرے گا تب بھگوت چرترون کا کیرتن کرے گا اور اگر کسی نے بھگوت چرترون کو صرف سن لیا اور پھر کیرتن نہین کیا تو کسطرح بھگوت حاصل ہوگا خلاصہ یہہ ہوا کہ بھگوت کیرتن کے واسطے سرون ایک سادھن ہے اور ثمرہ اوسکا کیرتن اور اسیواسطے بعد سرون شٹھا کے کیرتن شٹھا شاسترون مین مندرج ہوئے ہے اور یہہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ ہزارون آدمے بھگوت کتھا وغیرہ سنتے ہین لیکن بعد سرون جو بھگوت کیرتن نہین کرتے تو اسواسطے کسی مُراد کو نہین پہونچتے اور قیاس بہی مقتضے ہے کہ جب تک دیکھے یا سنے ہوئے حسن یا کسی اور امر کا ذکر ہے نہ ہوگا تو کسطرح دل مین رہے گا بھگوت کا قول آدپوران مین ہے کہ مین نہ بیکنٹھ مین رہتا ہون اور نہ جوگیون کے دلمین صرف وہان رہتا ہون کہ جہان میری بھگت میرا کیرتن کرتے ہین بھاگوت کی ایکادس مین لکھا ہے کہ ست جگ مین دھیان سی اور ترتیا مین جگ سی اور دواپر مین بھگوت پوجا سی مُکت ہوتے تہے اور کلجگ مین بھگوت کیرتن بربان ہی بشن دہرم اوتر مین لکھا ہے کہ بھگوت کا کیرتن سب سکھون کا دینی والا اور پاپون کا ناس کرنیوالا اور دل کو صفائے بخشنے والا اور دہرم کا بڑہانے والا اور بھگت مکت کا دینے والا اور پرم سار ہے مخالفین بہی اسباب مین متفق ہین س نہ تنہا عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد * غرض بلا بھگوت کیرتن کوئی صورت مخلصے کے سلسلہ جنم مرن سے نظر نہین آتے پانی کے بلونے سے اگر روغن زرد اور ریت مین سے تیل حاصل ہو جاوے تو ہو جاو لیکن بلا بھگوت بھجن سنسار ساگر کو اوتر جاوے یہہ ہرگز ممکن نہین اگرچہ قواعد بھگوت کیرتن مین یہہ لکھا ہے کہ وہ کیرتن ایسا ہووے کہ توجہ دل کی اوسمین مگن ہو کر محو ہو جاوے چنانچہ ایک ذکر یاد آیا کہ دو شخصون نے بھگوت کتھا ایک گوشہ مین کہے سُنے دونو محو ہو کر وہین مر گئے لوگون نی دونو کو یکجا کر کے جلا دیا اونکی عورات نی آکر استخوان اپنی اپنی شوہر کے علیحدہ علیحدہ انتخاب کر لئے کسی نی پوچھا کہ تمکو امتیاز اپنی اپنی شوہر کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

استخوانون کے کسطرح ہووے کیرتن کرنی والے کی استری نے جواب دیا کہ میرا شوہر بھگوت چرنونکی رس مین ایسا غرق
ہوگیا تھا کہ استخوان تک گل گئے تہے اس علامت سے مین نی اپنی شوہر کے استخوان انتخاب کر لیئے دوسرے
نے بیان کیا کہ بھگوت چرترون کے تیر جو کیرتن کرنے والے کے زبان کمان سے چھوٹے تو میرے شوہر کے دلمین
ایسی لگی تہی کہ استخوانون مین سوراخ ہوگئے تہے اس علامت سی مین نے اپنے شوہر کے استخوانون کو شناخت کر لیا
سو اسقدر توجہ کیرتن اور سرون مین ہووے لیکن بہ قول اکثر مقامات شاستر کے کیرتن بھگوت کا خواہ بدل خواہ بظاہر
خواہ برائے نمایش خواہ برائے مطلب وغیرہ کی کسیطرح ہووے بالضرور بھگوت بھگتی حاصل ہوجاویگی اور اوسے
کے ظاہر کیرتن سی دل متوجہ ہوجائیگا کہ اسباب کا ذکر کچھ نام نشٹھا مین ہوگا منجملہ اقسام کیرتن کے ایکقسم بھگوت کتھا کیرتن
کے جو مشہور ہے تو اس زمانہ مین اوسکا عجب حال ہے کہ کیرتن کرنے والے تو بلا سبب صرف برائے بھگوت بھجن
کیرتن نہین کرتے بلکہ پڑھنا پورانون کا صرف برای حصول معاش سمجھتے ہین اور سرون کرنے والون کا حال تھوڑا اسا
سرون نشٹھا مین مندرج ہوا اکثر براہمن جو بہاگوت وغیرہ بغل مین دبائے امیدوار کتھا پھرتے ہین اور اونکے
کتھا نہین ہوتے تو سبب یہہ ہے کہ جس روز سے اونہون نے اوس کتھا کو پڑھا ممکن نہین کہ پھر کبھی اوسکو
بچارا یا دیکھا ہوا گر ہر روزہ اوسکا کیرتن کرتے رہین تو بلا تلاش خود بخود ہزارون شخص واسطی کتھا کرنے کے اونکو بلاویا
کرین مدہ مین و جہہ کہ راماین و بہاگوت وغیرہ پوران بھگوت روپ ہین جو کوئی بھگوت کیرتن اور آرادہن کرے گا
بی شک مطلب اوسکا حاصل ہوگا بعضے سننے والے جو یہہ بات کہتے ہین کہ آج کل کوئی کتھا کہنے والا پریمی اور بھگوت
بھگت نہین ملتا یہہ قول اونکا محض غلط ہی ہزارون لاکھون پنڈت پریمی ملتے ہین مگر ہم لوگون کو اونکی تلاش نہین اور بسبب
اپنی عیوب کی اونکے ہنرون کو بتمثل بہ عیوب کر لیتے ہین پریم اور بھگتی پر نگاہ نہین ہوتی جسطرح دو شخص ایک سرامین رات کو
مقیم ہوکر تمام رات اپنی اپنی شوقمین شب بیدار رہے صبح کو جو دونونی ہمدگر کو دیکھا تو فاسق فاجر میخوار نے بھگوت بھگت کو یہہ
سمجھا کہ اسنے تمام رات مجھسے زیادہ تر عیش سے کئے ہونگے اور جو شخص بھگوت بھجن مین تمام شب بیدار رہا تھا اوسنے
اوس فاسق فاجر کو اپنے سے زیادہ بھجن آنند جانا علاوہ ازآن اگر ہم لوگ بھگوت بھجن کرنے والے اور پریمی ہوون
تو کتھا کرنے والے بلا تلاش ملجاوین بلکہ وہ لوگ خود ہمارے تلاش کر لین جسطرح سکہدیو جیو نے راجہ پریچھت کو اور سوت
सूत
جیو نے سونگ وغیرہ کو خود تلاش کر لیا دستور مستمرہ ہے کہ جیسا یہہ آدمی ہوتا ہے اوسکو ویسا ہی آملتا ہے

सोनक

قطع نظر اسکے اگر یہ اور بہگت نہین ملتی تو جیسے ملتی ہین اونپر ہے اعتقاد واجب ہے کہ ہمسے بہرصورت واقف ہین اول تو
شاستر کو خوب جانتے ہین دویم براہمن ہین اور براہمنون کے مہاسب بید اور شاسترون مین لکھی ہے کہ بہگوت روپ ہین چنانچہ
بہگوت نے فرمایا ہے کہ براہمن باعلم ہووے یا بے علم میرا انگ ہے بعض شخص دو چار ترجمہ پوتہیون کے پڑہکر اور اپنے آپ کو
گیان وان اور ہمہ دان سمجہکر یا بڑا عہدہ اور دولت پاکر کہتے ہین کہ ہم مین اور براہمنون مین کیا فرق ہے براہمن وہ ہے جو برہم کو جانے
جیسے وہ آدمے ہین ویسے ہے ہم ہین سو واضح ہو کہ براہمن آدمی نہین دیوتا ہین بہوسر اور بہودیوا اونکا نام ہے اور
بالغرض اگر آدمے ہے بمقتضاے بے اعتقادے تصور کیے جاوین تو دیگر آدمیون سے اسقدر فرق ہے کہ جسقدر ستارون
سے آفتاب کو اور دیگر بہایم سے گئو کو ایک ذکر یاد آیا کہ کوئی شخص زیر درخت پیپل بول کیا کرتا تہا برہمنان نے منع کیا
باز نہ آیا پہر بتاکید جو منع کیا تو غضب ہوکر کہنے لگا کہ پیپل اور دیگر درختان مین کیا فرق ہے کہ سب درخت برابر
ہین ایک براہمن لطیفہ گو نے جواب دیا کہ تمہاری جورو اور والدہ مین کیا فرق ہے کہ دونو عورت برابر ہین مطلب یہہ کہ براہمنان
کو سب طرح بزرگی حاصل ہے علاوہ ازان سب قواعد دنیا و دین کے برہمنان نے جاری کیے اور سلف مین خواہ اب جسکو
بزرگی حاصل ہوئی اور بہگوت بہگتی کا رتبہ نصیب ہوا تو سب کو بہ عنایت وغلامی وشیو کائی برہمنان کی ملا اور اب ہے
جہان کہین گورو ہین تو براہمن ہین پس کمال کم نصیبے ہے کہ براہمنون مین اعتقاد نہ ہووے اگر کسی کے اعمال اطوار بسبب زمانہ
کلجگ کے ناقص ہے دیکہنے مین آوین تو بہی بے اعتقادی ہرگز واجب نہین بلکہ یہہ سمجہنا چاہیے کہ اگر آتش روشن کو راکہہ
پوشیدہ کر لیتے ہے تو آتش کے بزرگے رفع نہین ہوتے جسقدر رہا پرس وساد ہو وغیرہ کہلاتی ہین سب براہمنونکے
بدولت ہوئے کہ اونکو خواہ اونکے گورو یا پرم گورو کو براہمنون سے فیض اور اوپدیش ہوا جس شخص کو کہ براہمنون مین اعتقاد
نہین راندہ درگاہ ہے اور ہر دو جہان سے کم نصیب جس کسی نے اونکے ساتہہ عداوت کی بے شک اوسکا ناس ہوگیا
اور جسنے خدمت کی وہ اس جہان مین نیکنام ہوکر بہگوت بہگتون مین شمار ہوا غرض واسطے کہا کرنے کی جیسے براہمن
ملتے ہین ویسے آچارج اور بہگوت روپ ہین اعتقاد شرط ہے مطلب اس سب تحریر کا یہہ ہے کہ بہگوت کیرتن سب
مقدمات پر مقدم تر ہے کہ بلا محنت دنیا و دین دونو حاصل ہوتی ہین ہے گہنندن ہے ین بند ہی کرنا گر افسوس کہ مجہہ
نالائق و مت مند نے آجتک کبہی آپکے کیرتن اور چرترون مین دل نہ لگایا لڑکاپن تو کہیلنے کہانی مین کہویا اور جوانی طرح طرح
گناہ اور لذائذ دنیا مین اب قریب ضعیفے کے پہونچا مگر ہرگز آپکے چرن کملون کیطرف توجہہ نہین کرتا حالانکہ خوب معلوم ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridw...

کہ بلا آپ کی سرن ہوئے برہما ہی اس سنسار سی چھوٹا چاہی تو ممکن نہین لیکن مایا کی جال مین ایسا گرفتار ہون کہ مطلق اپنے
نفع نقصان پر نظر نہین کرتا چونکہ سوائے قدوم مبارک کی اور کچھ پناہ اوٹھکانا نہین رکھتا اسواسطی امیدوار رحم اور کرنا کا ہوکر
عرض پرداز ہون کہ یہہ سماج آپ کا میری دلمین بسا رہی سرجو کی کنارے پر اکہاڑہ پر سوبہا میان کہ دیوارین اوسکے چھوٹے چھوٹے
اور اونپر تصویرات اور نقش زرنگار مین بنا ہوا ہے صبح شام خود بدولت معہ برادران او رہم عمرون کی تشریف لیجا کر طرح طرح کے
بازی اور کہیل مین مصروف ہوتی ہین کبھی تو شارک اور طوطی اور کبوتر اور لعل اور ہنس اور سارس و طاوس وغیرہ پرندگان کے
بازی اور ناچ اور لڑائی کا شغل ہے اور کبھی پتنگ بازیکا اور کبھی گھوڑون کے پھیرنی اور دوڑانی اور بحالت سواری کثرت کرنیکا
شوق فرماتی ہین اور کبھی گرز و پٹہ و نیزہ بازی و تیر اندازی کا کبھی چوگان وغیرہ کا اپنی دوستون کے ساتھہ کہیل ہے اور کبھی کشتی کا
اور کبھی تماشا ہاتھی و مینڈھہ وغیرہ کے لڑائی کا دیکھتے ہین اور کبھی ذوق اپنی ہم عمرون کے ساتھہ ہنسی و قہقہہ دونگہ سُتتیے کا کبھی پر سوار
ہوکر واسطی سیر دریا کے جاتے ہین اور کبھی ناچ راگ وغیرہ دیکھہ سنکر حسب دلخواہ زر و زیور انعام فرماتی ہین کبھی فیلخانہ و اصطبل
کے سیر ہے اور کبھی سلح خانہ اور توشکخانہ کے کبھی برہمنان اور بھگتون کے اوپر نظر رحم اور عنایت کی ہے اور کبھی غلام و خانہ زادون پر
پرورش کریمانہ کے برہما و شیو و سنکادک و نارد وغیرہ واسطی درشن کی آتی ہین اور دل کو نثار قدوم مبارک کے کی کرکے غم
بادیدہ گریان و سینہ بریان چلی جاتی ہین چہرہ مبارک پر کہ کروڑون کام دیو اور چندرمان تصدق ہوتی ہین لٹین گھونگروالے
چھوٹی ہوئے کانون مین کنڈل اور سر پر چترا و کریت مکٹ چھوٹا سا بولاق ناک مین بازو بند کڑے پہونچی ہاتھون مین انگلیون مین
انگوٹھی اور چھلا پیتامبر کا کہا کہ اوسپر پٹکا اور منقش جا بجا لگا ہوا ہے مزین دوزے دوپٹہ سے کمر کسی ہوئی بن مالا
کے اوپر جواہرات اور موتیون کے مالا پڑے ہوئے ہیکل پہنی ہوئی دہوتی پیتامبر براجمان چرن کملون مین گھونگرو اور
سو بہت عمر مبارک بارہ برسکی اور ایسی ہی ساز و سامان کی ساتھہ بھرت لچھمن سترگہن اور دیگر راج کمار و سکھا ہمراہ مین چھوٹے
چھوٹے کمان و تیر ہاتھون مین گویا حسن اور سر نگار مجسم ہوکر زمین پر آیا ہی اور سوبہا و آرائش سب برہانڈون کے جمع ہوکر اجودہیا
پورے مین دیکھنے والون کے طبیعت کو اپنی زبردستی سی لوٹتی ہی کتہا بالمیک जी वालमीकजी برہمن بنس مین پیدا
ہوئے اور کسی اتفاق سی خود سالے مین بہیل کے ہاتھہ آ گئے کہ اونے بجائے فرزند پرورش کرے اور ایک بہیلنی کی ساتھہ بیاہ
کردے ابتداسی پیشہ قطاع الطریقی او رصید افگنی کا کرتے رہے ایک دفعہ کشب اتر بھردواج بشست گوتم بسوامتر جمدگن
कश्यप अत्रि भारद्वाज वशिष्ठ गौतम विश्वामित्र
ست رکہی کا گذر اوسطرف کو ہوا بالمیک جیو نی ارادہ اونکی لوٹنے کا کیا رکہیشرون نے پوچھا کہ کسواسطی ایسا دشٹ کرم کرتا ہے

جواب دیا کہ واسطے پرورش اپنی عیال و اطفال کے پھر رکہیشرون نے پوچھا کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تو وے تیرے شریک مصیبت
ہون گے یا نہین جواب دیا کہ مجکو معلوم نہین چنانچہ حسب ارشاد رکہیشران واسطے دریافت کی گیا کسی نے اقبال نہ کیا کہ ہم تیری
اور گناہون کے شامل ہین واپس آ کر سب حال بخدمت رکہیشرونکی عرض کیا اونہون نے فرمایا کہ اگر وے تیرے شریک نہین
تو واسطے اونکی تو کیون اپنی دنیا و آخرت خراب کرتا ہے بالمیک جیو کو بہ سبب پرتاب درشن اور قلیل ست سنگ رکہیشران کے
بیراگ اور خوف پیدا ہو گیا اور بکمال منت و زاری سے دست بستہ رکہیشرون سے عجز و الحاج کیا کہ میری بہتری کی کچھہ تدبیر کرو رکہیشران
نے ازراہ دیا اور کرپا کے سرے رام نام کہ سب منترون کا خلاصہ اور بیج ہے اوپدیش کرکے رخصت کیا لیکن بالمیک جیو کو
بجاے رام رام کی مرا مرا یاد رہا اور سب طرف سے دلکو یکسو کرکے اوس نام کو جپنے لگے بعد عرصہ جو بہت رکہی پھر اوس طرف کو آئے
اور تلاش بالمیک جیو کے کرے تو ایک جگہہ یہہ تماشہ دیکھا کہ ایک بالمیک یعنی بنبی کے قریب جو چرندہ یا پرندہ آتا ہے رام نام
کہنی لگتا ہے اس علامت سے جانا کہ بالمیک جیو اسی جگہہ پر ہین چنانچہ وہانسے اونکو نکالا اور دیکھا کہ سب طرح سے سدھہ ہو گئے اور
بید یا شاستر اور دہرم کرم سکہاتی اور پڑہانے کے ضرورت نہین رہی کہ خود بخود رام نام کے پرتاب سے معلوم ہو گئے ہین اسواسطے
رخصت ہوئے اور چونکہ بالمیک جیو کے جسم پر مٹی جم کر سر پر گھاس گذر گئے تہے اور سانپ وغیرہ نے بالمیک یعنی بنبی اوپر انے
گھر بنائے ہے اسواسطے بالمیک نام رکہا جب بالمیک جیو ہمہ دان اور ترکالگیہ ہو گئے تو ایک دفعہ خیال ہوا کہ جسکے نام کی
بدولت یہہ مرتبہ پہونچا ہے اوسکے چرترون کا کیرتن کرنا چاہیئے بمجرد اس خیال کے بہگوت نے الہام سے صریحا بہیل روپ ہو کر
اجازت دی اور نارد جیو نے آکر اوپدیش کیا اور نیز جو چرتر رام اوتار مین بہگوت کو کرنے منظور تہے سب دہیان مین بالمیک جیو کو
دکہلا دیئے اوسکے موافق دس ہزار برس پہلے اوتار موصوف سے سو کروڑ اشلوک مین رام چرتر برعایت اپنی باتسل او باشنا کے
تصنیف کیا باتسل اوشنا کی رعایت کا مطلب یہہ ہے کہ بالمیک جیو نے ظاہر مین راج پُتر اور راجا کر کے بیان کیا کہ باتسل او پاشنک
پُتر بہاو بہگوت مین رکہتے ہین اور حقیقت مین ہر یک اشلوک اوس راماین کا بہگوت کی ایشرتا اور وحدانیت کو ظاہر کرتا ہے بعد ازان
اوس رامائن کو شیو جیو نے ہر سہ لوک مین تقسیم کیا کہ باشندگان اون لوگون کے سرون اور کیرتن کر کے کرتارتہہ ہوتے ہین
اور واسطے بہگتے و مکتے اور مغفرت و نجات کی ذریعہ کامل و مستقل ہے غور کرنا چاہیئے کہ بالمیک جیو اول تو وہ تہی کہ جن کے
سایہ سے رکہیشرون نے پرہیز کیا تہا اور پہر بدولت رام نام اور کیرتن رام چرتر کے وہ ہے بالمیک اوس درجہ کو پہونچے کہ جنکی
کہتا اور کہن آوا گون کے دہوپ دور کرنے کو چہتر چہایا ہو گئے ایک اور چرتر لائق تحریر ہے کہ بالمیک جیو کو ایک دفعہ یہہ خیال ہوا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کہ افسوس بھگوت کی بال چرتر نہ دیکھے سری رگھنندن سوآمین نی خواہش اپنی بھگت کی پورن کرنے از بس ضرور سمجھی اور سری جانکی مہارانی کو اونکے آسرم مین بھیجدیا وہان صاحبزادگان بلند اقبال بھگوت روپ کش اور لو مہاراج پیدا ہوئی اور اپنے

लव कुश

بال چرترون سی بالمیک جیو کو پرم آنند مین مگن کیا بعد ازآن بالمیک جیو نی رامائن موصوف ہردو صاحبزادگان ممدوحین کو پڑہائے اونکو اوسکے بھجن اور کیرتن نے یہہ پرتاب اور اقبال بخشا کہ خود رگھنندن سوامین کو فتح کرلیا یعنی جب گھوڑا اسومیدہ جگ سری رگھنندن سوآمین کا بالمیک جیو کے آسرم مین پہونچا تو صاحبزادہ خورد کنور لو نی اوس گھوڑی کو پکڑ لیا شترگہن اور بھیمز اور بہرت مہاراج سی لڑائی ہوئی ہردو برادر با اقبال نی سب کو شکست دی اور ہنومان و انگد و جاموونت و نل نیل وغیرہ کو گرفتار کرکے قید کرلیا آخرکار خود بدولت و اقبال سری رگھنندن سوآمین رزمگاہ مین تشریف لائی اور شکست پائی اسی عرصہ مین بالمیک جیو کہ واسطی جگ کرانی برن دیوتا کے پاتال لوگ مین گئی تہی آگئی اور حال مذکور دیکھہ کر رام منتر کا جل پاشیدہ کیا کہ تمام فوج زندہ ہو گئے بیہوش اپنی ہوش مین آئی اور اسیر قید سی رہا ہوئی پھر صاحبزادگان ممدوح جگ مین تشریف لی گئے اور جگ پورن ہوا بھگوت اس چرتر سی اپنی بھگتون کو ہدایت فرماتی ہین کہ دیکھو میرے نام اور چرترون کی مہما کہ جسکا جپ اور کیرتن کرکی میری بھگت میری سہائی کرتے ہین اور مجکو جیت کر اپنی قابو مین کرلینا تو امر قلیل ہے فی التحقیق جو کوئی جو کچھہ ہمارا نام اور کیرتن بھگوت چرترون کے بیان کرے اور جو پڑہتا ظہور مین آوی وہ کم از کم ہے کہتا शुकदेवजी ایسا جگت مین کون ہے کہ شکدیو جیو کے مہمان بیان کرسکے جن کے چشمہ زبان سی سری مدبہاگوت امرت اس سنسار مین ایسا جاری ہوا کہ آواگون کی موت کو دور کرکے زندہ جاوید کردیتا ہے اور سب کو سب جگہہ بآسانی حاصل شکدیو جیو مہاراج بھگوت چرترون کے رس مین ایسے مگن اور محو رہتی تہی کہ ہرگز خبر اپنی اور دوسرے کی نہ تہی چنانچہ ایک دفعہ کسی تیرتہہ کے کنارہ پر گذر ہوا وہان دیوتاؤن کی استری اشنان کرتے تہے کچھہ پردہ شکدیو جیو سی نہ کیا بعد ازان بیاس جیو آگئی اونکو دیکھہ کر سب نے اپنی لباس پہن لیئے اور ہنسی کھیل کو چھوڑ کر خاموش بیٹھہ رہین بیاس جیو نے پوچھا کہ شکدیو جوان تہا اوس سے تم نے پردہ نہ کیا اور مجھہ پیر ضعیف کو دیکھہ کر پردہ کرلیا اسکا کیا سبب ہے جواب دیا کہ شکدیو جیو بھگوت روپ کی تصور مین ایسے مستغرق اور محو رہتے ہین کہ اونکو کچھہ امتیاز عورت مرد وغیرہ کے نہین سب جگہہ وہ ہے بھگوت کا روپ دیکھتی ہین اسواسطے اوس سے پردہ کی کیا ضرورت تہی اور تم کو امتیاز سب قسم کی ہی اسواسطی تم سے پردہ کیا اور ڈنڈوت کرے شکدیو جیو مادر زاد بھگوت بھگت اور گیان وان ہوئے اور سبب یہہ ہے کہ پاربتی جیو نے شیوجی سے تتو گیان

तत्त्वज्ञान

کے مہاتم سنکر استبداد واسطی اوپدیش اوس گیان کے کیا شیوجی اپنے آسرم سی سب کے روح کو علیحدہ کرکے اوپدیش
کرنے لگے اتفاقاً پاربتی جیو کو غنودگے آگئے ایک بچہ طوطے کہ بخواہش بھگوت اوس آسرم مین رہ گیا تھا بجای پاربتی جیو
کے ہون ہون کرتا رہا اور وہ گیان سنکر زندہ جاوید ہوگیا بعد ازان جب شیوجی کو یہہ حال معلوم ہوا تو مستعد ہلاک اوس بچہ
طوطی کے ہوئے وہ بخوف جان وہانسی پرواز کرکے سیتا دہرم پتنی بیاس جیو کے شکم مین جا گہسا بارہ برس بعد بالنجا
دیوتا اور رکہیشرون کے سنگ دیو مہاراج پیدا ہوئے اور اوسیوقت جنگل کے راہ لی بیاس جیو بسبب الفت پدری
شکدیو شکدیو گویان پیچھی ہوئے جب دور تک گئے تو ہر سمت و جنگل و درخت وغیرہ نے جانب شکدیو جیو سی جواب دیا
کہ جو مین اور تو دکہہ سکہہ وغیرہ ہی سب بھرم ہی اس جگت مین معلوم تم کتنی دفعہ میرے والد ہوئے اور مین تمہارا جو نظر آتا ہی سب
بھگوت روپ ہے علوم کا جاننا واسطی جاننی بھگوت کے ہے اگر دوئے رفع نہ ہوئے تو سب علم لاحاصل ہین بیاس جیو یہہ جواب
پاکر واپس آئے لیکن اس تدبیر مین رہے کہ کسیطرح شکدیو جیو آوین اور رہین اسواسطی چند اشلوک اون کو سری مدبہاگوت
کے اشلوک سکہا کر جس جنگل مین شکدیو جی رہا کرتے تہے وہان بہیجدیا ایک روز شکدیو جی نے کسی طفل کی زبان سے
یہہ اشلوک سنا تعجب کہ یہہ پاپ آتما پوتنا زہر لگاکر واسطی مارنے کے گئے لیکن اوسکو وہ گت حاصل ہوے کہ دوسرے
کو نہ مل سکے سوا ایسا دیالو اور کون ہے کہ جسکے سرن جاوین شکدیو جیو سنکر گرویدہ ہو گئے اور طفلان سی آکر پوچھا کہ یہہ
اشلوک تمکو کسنے سکہائے اونہون نی بیاس جیو کا نشان دیا شکدیو جی آئے اور کمال شوق سی سری مدبہاگوت کو پڑہا بعد ازان
یہہ تمنا ہوئے کہ کسے پرمے کو سنانی چاہئے لیکن کوئی اوہکارے نظر نہ آیا آخر راجہ پریچہت کو لایق سمجہا اور گنگا کنارہ
اوسکو سناکر سات روز مین بھگوت پراپن اور مکت کر دیا اور جس جس نے اوس جلسہ مین سنے سب بھگوت پراپن ہوئے
بلکہ اب بہی جو کوئے سنتا ہے پرم پد کا ادہکارے ہوتا ہے کتہا

جیدیوجی

سب شاعر جو مثل راجہا ہے منڈلیک کے ہین اونکے راجہ چکرورتی سوامین جید یو جیو ہوئے گیت گوبند ہرسہ لوگ مین ایسا ظاہر کیا کہ
کوک اور شاعرے اور نہہ رس اور سرنگار کا سمندر ہے جسکے اشٹ پدی کو جو کوئی پڑہتا ہے بالضرور عاقل اور دانا
کا ہو جاتا ہے بھگوت جسکو سننے کیواسطی جہان جو کوئی کیرتن کرتا ہے بالضرور خوش ہوکر آتے ہین اور بہگوت بہگت
جو مثل کمل ہین اونکے شگفتگے اور آنند کے واسطی مثل آفتاب کے ہے و نیز بھگوت کا آنند دینے والا واضح ہو کہ کوک
اور سرنگار لفظ سے خیال کوک و سرنگار مروجہ مزاج و عقل لشٹی لوگون کا نہووے بلکہ سرنگار لفظ سے مصنف اصل

विषई

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بہگت مال کا یہہ مطلب ہے کہ دوسرا نگار جسکا ذکر کچہہ دیباچہ مین گذرا اور کچہہ نشتہای نوزدہم مین ہوگا اور رس راج جسکا نام ہی اور
جسکے تعریف مین یہہ بیدسرتی ہے کہ رس وہ ہی کہ جسکو حاصل کرکے ضرور پرم آنند بہگوت کا ملتا ہی وہ رس جید یو جیو نی اسن گیت گوبند
مین بیان کیا ہی اور کوک اوسکے فرع ہی سوآمین جید یو جی کندل مین کب راج ہوئے رس راج جو سرنگار ہے اوسکے مجسم اور مخزن ہی لیکن اوس
رسکا اپنی ہی دل مین لطف اوٹہاتے تہی بدین سبب کہ بیراگ یعنی ترک اسقدر رہتا کہ ایک درخت کی نیچی دو شب نہین رہتی اور بجز گدڑے اور
کمنڈل کے کچہہ اپنے پاس نہین رکہتے تہے دوات قلم کاغذ وغیرہ کے سنگرہ کا تو کیا ذکر تہا بہگوت کو واسطی اوداہار جگت کی یہہ منظور ہوا
کہ اوس رس راج کا پرکاش جگت مین ہووے اسواسطے یہہ تدبیر کرے کہ ایک براہمن کا عہد واسطی بہیٹ کرنی اپنی دختر کے جگناتہہ
سوآمین کو تہا جب وہ براہمن دختر مذکور کو واسطی بہیٹ کی لایا تو حکم ہوا کہ جید یو جیو میرا روپ ہین اونکی بہیٹ کرو اور ہماری اجازت
بیان کرو براہمن جید یو جیو کے پاس لے گیا اور حال بیان کیا سوآمین ممدوح نی فرمایا کہ اوکی کا دنیا اشخاص لایق اور دولت مند کو وا جب
ہے نہ فقیرون کو براہمن نے عرض کیا کہ حکم بہگوت سے چارہ نہین سوآمین جیو نی فرمایا کہ بہگوت مالک رسم تہہ ہین اونکو ہزاروں
اور لاکہون عورت زیبا ہین اور ہمکو ایک مثل پہاڑ ہے غرض جب چند بار گفتگو ہوے اور براہمن سمجہاتی سمجہاتی ہار گیا تب اپنے
دختر کو چہوڑ گیا اور سمجہا گیا کہ بہگوت اجازت کی خلاف نہین ہوسکتا مناسب ہے کہ تو جید یو جیو کی خدمت مین حاضر رہکر استری دہرم کا پرتپال
کر دختر ممدوحہ مثل سایہ کے خدمت مین رہنے لگی جید یو جیو نی اوسکماری سی کہا کہ تم گیان وان ہو سوچ سمجہہ کر اپنی واسطی کچہہ تدبیر کرو مجہہ سے
تمہاری سنبہال اور پرتپال نہین ہوتی اوسنی دست بستہ عرض کیا کہ عاجزہ کا کیا زور ہے آپکو اختیار ہی جو چاہین سو کرین لیکن آپکی تصدق ہون
ہرگز قدم نچہوڑون گی جید یو نی جانا کہ بہگوت نے میری اوپر زبردستی کری لاچار ایک جہونپڑی بنا کر اور بہگوت مورتی براجمان کرکی بہگوت
سیوا مین مصروف ہوے اور گیت گوبند کی تصنیف شروع کی ایک اشٹپدی مین رادہکا جیو کی مان کا بیان کرتی تہی یہہ مضمون خیال مین آیا
کہ سری کرشن سوآمین وقت مناوی اور معاف کروانی اپنی قصور کے اس عاجزی کی ساتہہ رادہکا جیو سی عرض کرتی ہین کہ کام دیو کا زہر دور کرنے والے
جو تمہارا چرن کمل ہے تو اوسکو میری سر پر سوبہایمان کرو لیکن یہ پاس ادب نہ لکہہ سکی کہ وہ سوآمین یعنی کرشن مہاراج مان اور اپمان سے علیحدہ اور سب مان یعنی
بزرگی کا دینی والا اور مان یعنی غرور و غصہ کا دور کرنی والا ہی اوسکی واسطی ایسا لکہنا کب شایان ہے اور بہ فکر مضمون دیگر واسطی اشنان کے چلی گئی بہگوت جید یو
جیو کا روپ بنا کر تشریف لائے اور جو مضمون جید یو کی خیال مین گذرا تہا موافق اوسکی لکہہ گئی کہ ترجمہ اوسکا اوپر لکہا گیا جب جید یو جی اشنان کرکی آئی اور مضمون
اندیشیدہ خود بہ عبارت مناسب لکہا دیکہا تو پدما وتی جیو اپنی استری سی پوچہا جواب دیا کہ مہاراج آپ اب آئی تہی اور خود لکہہ کر چلی گئی پہر کیا پوچہتے ہو
موجب یو جیو یہہ خبر سنکر بہگوت کا آنا اور اوسکی ذریعہ سی تمام گیت گوبند کو پرم پوتر سمجہا اس گیت گوبند کی شہرت چند روز مین جا بجا ہوگئے اور سکو مقبول ہوا کہ اجا جگناتہہ

اور اوسنے بہی ایک پوتہی تصنیف کرکے گیت گوبند نام کہا تہا بلکہ واسطی رواج کی برہمنان کو اجازت دی تہی کہ جا بجا نقل اوسکی
بہیجدین برہمنان نی گیت گوبند جید یوجیو کا راجا کو دیکہایا اور مطلب برہمنان یہہ تہا کہ روبروی گیت گوبند جید یوجی کی تمہاری
تصنیف کی کچہہ حقیقت نہین کہ جسطرح آفتاب کے روبرو چراغ کی لیکن راجا بمقتضائے نفسانیت نہ سمجہا اور دونو گیت گوبند سری جگناتہہ رای جیو کے
مندر مین رکہہ دیئے کہ جو مقبول ہووی ہی رواج پاوی سو بہگوت نے گیت گوبند راجا تو ڈال دیا اور جید یوجیو کا اپنی چہاتی سی لگا لیا
راجہ نادم ہوکر شدت حماقت اور رشک سے سمندر مین غرق ہونی کو روانہ ہوا کہ بہگوت نے میرا بڑا اپمان کیا بہگوت نے راجا سے بہی کہا
کے اور فرمایا کہ غرق ہونا عبث اور ناحق ہی انصاف شرط ہی کہ جید یوجی کے شاعری اور بہگتی کو تمہاری شاعری اور بہگتی نہین
پہونچتی لیکن فی سرگ ایک اشلوک تمہارا بہی ہمراہ گیت گوبند جید یوجیو کی مشہور ہوگا چنانچہ جملہ دوازدہ سرگ یعنی فصل گیت
گوبند مین ایک ایک سلوک راجہ موصوف کا بہی ہی ایک لڑکی کی لڑکی یہہ اشٹ پدی پانچوین سرگ گیت گوبند کے
دہیر سمیری جمنا تیری بستی بہنی بن مالی دہی شوق سے धीरसमीरे यमुनातीरे वसति वने वनमाली
گاتی ہوئی بادانجان توڑتی پہرتی تہی جگناتہہ سوامین اوسکی پیچہی جسطرف وہ جاتی تہی سنتی ہوئی پہرنی لگی جسم مبارک مین جہنگاڑ کانٹا
خارستان بادانجان وغیرہ سی پارہ پارہ ہوگیا راجا جو واسطی درشن کی گیا تو حال پوشش بہگوت کا دیکہہ کر متعجب ہوا اور پنڈون سی پوچہا
راست کہو کیا سبب ہے جگناتہہ رای جیو نی سب حال راجا کی دل پر ظاہر کر دیا اور راجا نی معتقد ہوکر تمام شہر مین منادی کرا دی کہ جو کوئی
گیت گوبند کو پڑہی تو صاف اور پاکیزہ جگہہ مین پڑہی کہ خود بہگوت واسطی سننی کی جایا کرتی ہین ایک مغل یہہ حال سنکر کمال شوقینی تہی موصوف
گوبند گاتا تہا ایکروز گہوڑی پر سوار اور شوق ذوق مین محو ہوکر اشٹ پدی کو گاتا تہا اوسکو درشن ہوئی کہ واسطی سننی کی ہمراہ ہین اسگیت گوبند کے
مہما اور پرتاپ کا بیان کسی ہو سکتا ہی کہ سرگ لوک مین دیوکنیا گان کرتے ہین جید یوجیو کو راستہ مین ٹہگ ملی اوسوقت کچہہ نقد
اونکی پاس تہا ٹہگان سی پوچہا کہ کہان جاتی ہو جواب دیا کہ جہان تم جاتی ہو جید یوجیو نی اونکو ٹہگ جانکر جو کچہہ پاس تہا حوالہ کر دیا مدین
نظر کہ پاپ کے بنیاد دولت ہی اور بیماری کی اصل زیادہ خوری اور دکہہ کی مول محبت سوان ہر سہ کا ترک واجب ہے ٹہگون نی سمجہا کہ
یہہ شخص بڑا فریبی ہی اب تو ہمکو اپنا نقد و اسباب دیتا ہی پہر شہر مین گرفتار کرادیگا بہتر یہہ ہی کہ قتل کردین دوسری ٹہگ نے کہا کہ قتل کیا
ضرور ہی دولت سی مطلب تہا سو مل گئی آخر کو یہہ صلاح ٹہری کہ ہاتہہ پانو کاٹ کر چاہ تنگ و تاریک مین ڈالدو سو ایسا ہی کیا جید یوجیو
پرارابدہ بہوگ سمجہہ کر اوس چاہ مین بہگوت کی بہجن اور دہیان مین خوش ہی اتفاقاً اوس چاہ پر ایک راجا آگیا بخواہش بہگوت اوسنے جید یو کو
چاہ سی نکالا اور حال بی دست و پائی کا پوچہا جید یوجیو نی جواب دیا کہ مادرزاد ایسا ہی ہون پہر گفتگو سی راجا نی جانا کہ یہہ شخص کوئی بہگوت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, D

بھگت اور پرتاپی ہی اور میری خوش نصیبی ہی کہ درشن ہوئی پالکی مین سوار کرکے اپنی راجدہانی کولی گیا اور اعزاز و اکرام تمام سے
ایک مکان پر مقیم کراکر سامان آرام و خورد و نوش کا حاضر کیا اور دست بستہ ملتمس ہوا کہ کچھہ اجازت کسی خدمت کی ہووے جیدیو
نی واسطی سادہو سیوا کی ارشاد فرمایا راجانی کمال خوش اعتقادی اور کشادہ دلی سے سادہو سیوا اختیار کری کہ چند روز مین شہرت ہو گئے
ٹہگان مذکورین نے حال سادہو سیوا کا سُنا سادہان کا روپ بنا کر آئی اور اول جیدیو جیو سے ملاقات ہوئے جیدیو جیو نی اونکو پہچان لیا اور راجا کو بولا کر
اجازت دی کہ یہہ ہمارے بہائی اور بڑی بہاپُرش ہین تمہاری قسمت نیک ہے کہ درشن ہوئے خوب سیوا اور خدمت کرو راجا اونکو باعزاز اپنی محل مین لے گیا
و تواضع و مدارات و خدمت گذاری سی پیش آیا لیکن چونکہ اون ٹہگون نے بہی جیدیو جی کو شناخت کر لیا تہا اسواسطے خائف و ہراسان ہو کر ملتجی انہی رخصت
کی ہوتی تہی آخر ایکروز جیدیو جی نے زر کسیر دلا کر رخصت کرایا اور چند سپاہ واسطی نگہبانی کی ہمراہ دئے کہ گہر تک پہونچا آوین راہ مین سپاہیان کورین
نی ٹہگون سے پوچہا کہ سوآمین جیو نی جسقدر خاطر اور خدمتگذاری راجا سے تمہاری کرائی آجتک ایسے کسیکے نہین ہوئے تمہارا اور سوآمین جیو کا کیا
رشتہ ہے ٹہگون نے کہا کہ ہم کیا بیان کرین کہنے کے لایق نہین سپاہیان نے اونسی اقرار لیا کہ ہم کسی سے نہ کہین گے تم راست بیان کرو ٹہگ بولے کہ تمہارے
سوآمین اور ہم ایک راجا کی پاس نوکر تہی راجانی بطور قصور حکم قتل تمہارے سوآمین کا دیا ہم نی صرف ہاتہہ پانو کاٹ لئے اور جان امان دی
اوس احسان کے سبب سے یہہ خدمت کرائی ہی بہگوت یہہ تہمت اپنے نسبت بہگت کے برداشت نکر سکے اسواسطے زمین شق ہوگئی اور ٹہگ تحت الثرٰی
کو چلی گئی سپاہیان اچہ متعجب ہولناک سوامین جیدیو کی پاس آئی اور یہہ حال کہا سوآمین جیو باعث شدت رحم کانپ اوٹہی اور غایت
افسوس سے ہاتہہ ملنی لگی اوسحالت مین ہاتہہ پانو سوآمین جیو کی پیدا ہو آئی اور بدستور جیسی اول تہی ویسی ہو گئی یہہ دونو تعجب سپاہیان نے
راجاسی بیان کئے راجا آیا اور ڈنڈوت کر کی مستفسر اصل حال کا ہوا سوامین جیو نی کچہہ نہ کہا جب مبالغہ جانب راجا سے از حد ہوا تب بالکل سرگذشت
بیان کی راجا از بس معتقد ہوا اور جانا کہ یہہ شخص سادہو کی لباس مین کسی دیوتا کا اوتار ہی فی الحقیقت بہگوت بہگتون کا یہہ قاعدہ مستمرہ ہے
کہ جو کوئی اونکی ساتہہ بدی کری وہی ہرگز اپنی نیکی اور سادہتا سے دریغ عنایت نہین کرتے کہ جسطرح بد بدی سی سوامین جیو کا ارادہ
روانگی سمت اپنی مسکن کے ہوا راجا مذکور نے قدمون پر سر رکہہ کر عرض کیا کہ یہہ دیس بہ برکت قدوم میمنت لزوم آپ کے کچہہ ایک بہگوت کیطرف
رجوع ہوا ہی اگر آپ چلی جاوینگے تو پہر سب لوگ بہک ہو جاوین گے چندی اور کرپا کرین اور بعد ازان خود جا کر پدماوتی جیو کو لے آیا
اور راج محل مین مقیم کرا کر رانی کو واسطی خدمت کی تاکید بلیغ کری اوس رانی کا بہائی مرگیا تہا اور عورت اوسکے ساتہہ ستی ہوئے
تہی رانی مذکورہ نے ایک روز روبرو سے پدماوتی جیو کی فخریہ اور تعجبات کے ساتہہ ذکر اپنی بہائی اور بہاوج کا کیا پدماوتی جیو سنکر
ہنسے اور رانی نی جو سبب خندہ پوچہا تو جواب دیا کہ جسم کا جلا دینا شوہر کی ہمراہ قاعدہ محبت سے از بس بعید ہے اصل محبت اور عشق یہ ہے وہ کہ بفور خبر مرگ

اپنی شوہر کے اوسیوقت جان نثار کرے یعنی اپنی پران چھوڑ دیوے رانی نی کہا کہ اس زمانہ مین تو ایسی ستی آپ ہے ہین اور دری
امتحان ہوکر راجا سی درخواست کری کہ سوامین جیو کو ایک روز باغچہ مین لیجاؤ اور شہر مین مشہور کر دو کہ سوامین جیو مر گئے راجا نی اوس رانی کو سمجھایا
کہ ایسا خیال ناقص جسمین سیری صاحبان گلوتراشی ہی ہیول کہہی کرنا نہ چاہئے لیکن جب عورت کی جانب سی چند بار استبداد ہوا اور زاری
ہونی لگی تو مجبور ہوکر حسب درخواست اوسکی عمل کیا رانی مذکور باستماع خبر فوت سوامین جیو کی پدماوتی جیو کی پاس آئی اور ملول ہوکر
گریہ وزاری کرنی لگی پدماوتی جیو نی کہا کہ کسواسطی گریہ وزاری کرتی ہو سوامین جیو خوش وخرم ہین رانی مذکور شرمندہ ہوئی اور دس
بیس روز کے بعد پھر اوسیطرح شہرت کرائی پدماوتی جیو نی سمجھا کہ رانی درپی امتحان ہی رانی کی زبان سی وہ خبر سنکر فی الفور پران
چھوڑ دے یہہ حال دیکھکر رانی اور راجا کا رنگ سفید ہوگیا اور راجا کو اسقدر غم اور رنج ہوا کہ زندگی تلخ ہوگئی اور واسطی اپنی جلنے
کی چتا تیار کرائے سوامین جیو کو یہہ خبر پہونچی اور اوسیوقت آئی دیکھا کہ راجا مثل مردہ شدت غم ورنج سی واسطی جلنی کی تیار ہی بہت
سمجھایا لیکن راجا کو اسقدر خجالت وندامت عاید ہوئی کہ کچھہ نہ سمجھا اور دست بستہ گذارش کیا کہ مہاراج میرا جلنا اور مرنا ہی واجب ہے ایسا مہا
پاپی ہون کہ جو اوپدیش آپ نے کئی تہی اوسپر تو خاک ڈالی اور کام اور استری کی قابو مین ہو کر بانی مبانی مرگ پدماوتی جیو اپنی والدہ کا ہوا
میری عقل جاتی رہی اور بہگوت اور سوامین سے بلکہ ہوگیا ایسی شخص کی زندگی بدتر از ہزار موت ہے سوامین جیو نی دیکھا کہ بلا زندہ
ہونی پدماوتی جیو کی زندگی راجا کی امر محال ہے اشٹ پدی گیت گوبند کی گائی کہ پدماوتی جیو اوٹھہ بیٹھی اور آلاپ مین شامل ہوئی اگرچہ پدماوتی
جیو زندہ ہوگئی لیکن راجا کی ندامت رفع نہوئی ہر چند لوگون نے سمجھایا مگر درپی اپ گھات رہا القصہ سوامین جیو اوسکو بہ خوبی فہمائش کر کے
اپنی وطن یعنی موضع کندبل مین چلی آئی اوس گانو سی گنگا جیو اٹھارہ کوس تہی ہر روزہ واسطی اشنان کے جایا کرتے تہی جب ضعیف ہوئی تب
گنگاجی نی سمجھایا کہ اب ہر روزہ تکلیف کرنی ضرور نہین جیدیو جیو نی وہ نیم نہ چھوڑا لاچار گنگا جیو نی فرمایا کہ اگر تم آنا نہین چھوڑتی تو ہم ہی
تمہاری آسرم مین آتی ہین جیدیو جی نی پوچھا کہ کسطرح اور کب پتا آنا معلوم ہوگا گنگاجی نی جواب دیا کہ ہمارے پرواہ مین جس روز کنول شگفتہ دیکہو اوس
روز یقین کرنا سو حسب وعدہ گنگا جیو کا پرواہ اونکی آسرم کی نیچی جاری ہوا اور اب تک جاری ہی اور بنام جیدیو ی گنگا مشہور کہتا ہے
گسائین تلسی داس جیو کو مصنف بھگت مال نی بالمیک رکہیشر کا اوتار لکھہ کر لکھا ہی کہ جسطرح بالمیک رکہیشر نی ترتیا جگ مین سو کروڑ
رامائن تصنیف کرکی خلقت کا اودھار کیا اور ایک ایک حرف اوس رامائن کا برہمہ ہتیا وغیرہ مہا پاتک اور پاپون کا دور کرنی والا ہی اسیطرح بالمیک
موصوف نی کلجگ مین اوتار لیکر بہاکہا مین رام چرتر پرم امرت کا سمدر بہایا کہ جسکی بدولت سنسار سمدر واسطی اونکی اور جملہ
سی ہی کمتر ہوگیا ایسی پرم پوتر گنگا ہی کہ ہر ایک شخص کو ہر ایک قوم کو ہر جگہہ ہر وقت حاصل ہی علاوہ ازیان مصنف بھگت مال نی

CC-O. Gurukul K... Collection, Haridwar. D...

تحریر ہے دیگر اشخاص ہی بالمیک اوتار ہونے گشائین موصوف مین کوئی مقام شک نہین اور قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ جو اثر
رکہیشرون کے کلام کو ہے وہ ہے بلک اوسے ہی زیادہ گشائین موصوف کی کلام اور تصانیف کو ہی اگر رکہیشر کا اوتار
نہوتی تو اسقدر اثر نہوتا اور بہاگوت دہرم بچار کنشٹہا مین ذکر ہوا کہ جب دہرم مین کمی آتے ہے تو بہگوت اور بہلی آچارج یعنی رکہیشر
واسطی رواج دہرم کے اوتار لیتے ہین تو اوس قاعدہ کی روسی بہی بالمیک اوتار ہونا ثابت ہی اگرچہ تصانیف گشائین ممدوح کے بکثرت
ہین بلک تمام عمر اونکے بہگوت چرتر ونکے کیرتن مین گذرے لیکن چودہ رامائن یعنی چوپائی بند کہ جو ہر ملک ہر کہہ وہہ مین مشہور
معروف ہی ونے پترکا وکبتاولی وگیتاولی ودوہاولی ورآم شلاکا وہنومان باہک وجانکی منگل وپاربتی منگل وکرکا چہند
وبروا چہند ورڈا چہند وجہولنا چہند ویک دیگر شایق واو پاٹنک کو ہر یک جگہہ ملتی ہین بہگوت بہگتون کی زبانی تحقیق ہوا
اور تجربہ بخوبی ہوگیا ہی کہ جو کوئی نیم کرکے ہرروزہ کسی رامائن کا پاٹ کرتا ہے بیشک سری رگہنندن سوامین سکے چرنون مین محبت
ہوجاتی ہی اور امتحان ہولیا ہے کہ رامائن کی باکانڈ کے اخیر مین جو کچہہ پہل ہوتا اوسکی بابت سے گشائین جیونی لکہہ دیا ہے
اوس مطلب کیواسطی چندروز کانڈ کا پاٹ کرنے سے وہ مطلب بے شک بی شبہ حاصل ہوتا ہے رام شلاکا کا پرتاپ دیکہی ہین
آیا کہ حسب قاعدہ مندرجہ اوسکی جو کوئی فال اوسمین دیکہتا ہے جو امر کہ شدنی ہے مطابق اوسکے دوہرہ ایسا حکم قاطع کا نکلتا ہے
کہ کبہی خلاف نہین ہوتا اگرچہ سنسکرت مین تصنیف کرسکتے تہے کہ اکثر چوپائے بندرامائن وبینے پترکا وغیرہ مین اشلوک خود
سنسکرت لکہی ہین مگر اس زمانہ مین لوگون کو بی بہرہ دیکہا اور اودہار اونکا مدنظر ہوا اسواسطی بہاکہا مین تصنیف کرے کہ فیض عام
ہووی اور اسی سبب سے سب پنڈتان شہر کانشی اور خود شیوجی مہاراج اور بہگوت نے منظور اور مقبول کرکے مثل بہاگوت وغیرہ
کے ادہکار بیاس گادی کا عنایت فرمایا یعنی جب چوپائے بندرامائن گشائین جیو تصنیف کرچکے تو سب پنڈتان کانشی کی سبہا
اور اول سی آخر تک بہ غور سب نے پڑہا سب مطالب اوسکی موافق بید اور سوترون کے اور گیتا وغیرہ شاسترون کی پائی سب نے دستخط
اپنی کردیے بعض پنڈتان نے بسبب کسیے تعصب کے جو تکرار کیا تو یہہ قرار پایا کہ اگر بسویسر ناتہہ جیو چوبالک تمام کانشی پوری کے
ہین منظور کرلیوین تو ہمکو منظور ہے چنانچہ مندر بسویسر ناتہہ جیو مین ایک سنگہاسن پر سب پوران وغیرہ رکہہ کر سب سے نیچے رامائن
کو رکہہ دیا بعدہ روبرو سب پنڈتون کے جو مندر کہولا تو یہہ رامائن سب پستکون سی اوپر پائے اور دستخط منظوری کے ثبت
سو یہہ رام چرتر امرت ہر ایک کو بلا محنت وخرچ حاصل ہوسکتا ہی جس سکو عذاب جنم مرن سی چہوٹنا اور زندگی بلا وبدی کی
نوش کاری گشائین جیو موصوف براہمن قنوجیہ تہی باتمام خانہ داری اپنی استری سی محبت زیادہ رکہتی ہی یہان تک کہ لحظ کو

चौपाईबंद १ विनयपत्रिका २ कवितावली ३ गीतावली ४ दोहावली ५ रामशलाका ६ हनोमानबाहक ७ जानकीमंगल ८ पार्वतीमंगल ९ कड़काछंद १० बरवाछंद ११ रोलाछंद १२ झूलनाछंद १३ एकका नाम मालूम हुआ १४

اوسکی علیحدگی گوارا نہتی ایکروز وہ واسطی ملنی اپنی والدین کی چلی گئی گسائین جیو تاب مفارقت نہ لاسکے اور اپنی خسرال مین پہونچے
استری نی باعث شرم کے گسائین جیوسی غصہ ہو کر کہا کہ یہہ جسم استخوان و گوشت پوست وغیرہ کا ناپایدار ہی سری رگھنندن سُوآمین
نے زیچاریون پر جہہ مین کسواسطی محبت نہین کرتے کہ دنیا اور دین دونو حاصل ہون گسائین جیو کو کہ پنڈت اور گیان وان تہی اور
کسی سنبکار سی وہ گیان جسطرح آگ کے انگاری پر راکہہ آجاتی ہی پوشیدہ ہو رہا تہا گیان اور بیراگ اوسیوقت پیدا ہو گیا اور کا
جیو مین آکر سری رگھنندن سُوآمین کی بہجن کیرتن مین مصروف ہوئی اور ایسا نیم و برت سری رگھنندن کے تصور کا ہوا کہ دن رات
اوسی رسمین مگن رہتی تہی واسطی سیوا پوجا کے بہگوت مورتی کا استہاپن کر لیا لیکن ہر وقت تمنا یہہ رہتی تہی کہ بہگوت کی ساکچہات درشن
ہون واسطی رفع حاجت کی جو جنگل کو جایا کرتے تہی تو پانی باقیماندہ طہارت کا ایک جگہہ ڈال دیا کرتی تہی وہان ایک بہوت رہتا تہا
اور اوس پانی سی اوسکی تشنگی دور ہوتی تہی اوسنے ایکروز گسائین جیوسی خوش ہو کر کہا کہ جو کچہہ تمکو خواہش ہو بیان کرو گسائین جیو
نی فرمایا کہ اول خود تو اس ناپاک جسم سی رہا ہو اوسنے کہا کہ یہہ طاقت مجکو حاصل نہین الا تمہاری کاربراری کر سکتا ہون گسائین جیو نے
فرمایا کہ رگھنندن سُوآمین کی درشن کرا دی بہوت نی کہا کہ یہہ بہی طاقت نہین لیکن ہنومان جیو کی درشن کی تدبیر بیان کر سکتا ہون
اور وہ یہہ ہی کہ فلان جگہہ کتہا رامائن کے ہوتے ہے اور ہنومان جیو سب سے پہلے بصورت کریہہ و متنفر کہ سبکو اوسے خوف و
نفرت ہو کتہا مین آتے ہین اور سب سے پیچہے جاتی ہین گسائین جیو جب اوس نشان کی کتہا مین گئی اور ہنومان جیو کو شناخت
کر لیا جب کتہا اوٹہی تو پیچہی ہوئی اور جنگل مین پہنچکر چرنون مین لپٹ گئی ہنومان جیو نی بہت چہپایا لیکن گسائین جیو نی چرن
نچہوڑی اور عرض کیا کہ اب تم سی کر پال کو پاکر کب چہوڑ سکتا ہون ہنومان جیو خوش ہوئے اور ساکچہات درشن دیکر ارشاد فرمایا
کہ کیا تمنا ہی بیان کرو عرض کیا کہ سری رگھنندن سُوآمین انوپ روپ سرومنی کے درشن چاہتا ہون ہنومان جیو نے
چترکوٹ مین درشن ہونی کا وعدہ کیا گسائین جیو بہزار جان و تمنا چترکوٹ مین آئی اور حسب وعدہ منتظر رہے ایکروز اسی
سروپ سے درشن ہوئے کہ سری رگھنندن سوامین شیام سندر راج کمار کی سروپ سے لباس مکلف پہنی ہوئی اور ترکش بان
کسی ہوئی زرق برق کی ساتہہ گہوڑی پر سوار اور لچہمن جیو گور مورتی ویسی ہی آرایش کی ساتہہ ہمراہ ایک ہرن کی پیچہی گہوڑا دوڑا
جاتی ہین اگرچہ سوامین کی مورتی دل اور آنکہون مین سما گئی لیکن یہہ نہ جانا کہ یہہ سُوآمین ہی ہین از ان بعد ہنومان جیو آئی اور گسائین جیو سے
پوچہا کہ درشن کئی گسائین جیو نی عرض کیا کہ دو راج کمار سوبہایمان البتہ دیکہے ہین ہنومان جیو نی کہا کہ وہی رام اور لچہمن تہے
گسائین جیو اوسی روپ کا تصور کرتے ہوئے اصلی مراد کو فایز ہوئی ایک ہتیارہ اول رام نام لیکر کہا کہ ہتیارہ کو بہچہا دو

CC-O. Gurukul K... Collection, Haridwar. D...

گسائین جیو کو تعجب ہوا کہ یہہ کیسا شخص ہے اول رام نام لیتا ہی اور پھر اپنی آپکو ہتیارہ قرار دیتا ہی اوسکو لایا اور پریم سیدہ جان کر اوسکو
ساتھہ بھگوت پرشاد جمایا پنڈتان شہر کاشی نی بہت اکری اور گسائین جیو کو بولاکر پوچھا کہ بلا پراشچت یعنی کفارہ کسطرح اسکا پاپ دور ہوا
گسائین جیو نی جواب دیا کہ شاسترون کو دیکھو کہ ایک دفعہ نام لینے کا کیا مہاتم ہی سو اس شخص کی زبان سی تو صد ہا مرتبہ وہ نام بر آمد
ہوا ہی پھر حال قول شاستر پر اعتقاد واجب ہے اور اگر اعتقاد نہین تو اگیان کا اندھیرا دور نہین ہوسکتا پنڈت مذکور اگرچہ لاجواب ہو گئے
نام مہاتم اور شاسترون کو تسلیم کیا لیکن بسبب بے اعتقادی کی کہنی لگی کہ اگر شیوجی کا ناندیا اس ہتیارہ کے ہاتھہ سی بھوجن
کرلیوی تب ہمکو یقین ہو گسائین جیو نی قبول کیا اور بھگوت پرشاد کا تہال ناندیہ کے روبرو رکھہ کر کہا کہ اگر رام نام کے کہنے سے گناہ اس
شخص کے رفع ہو گئے ہین تو اس پرشاد کا بھوگ لگا ناندیہ نے اوس مہا پرشاد کو بھوگ لگایا اور سب پنڈت خجل اور شرمندہ
ہو کر رام نام مہا اور گسائین جیو کے بھگتے کے معتقد ہوئی ایک رات گسائین جیو کے مکان پر چور واسطی چوری کی آئے کہ ان
سوامین نی دیکھا کہ صبح کو میرا بھگت سیوا کس چیز سی کریگا اور بھوگ وغیرہ کہان سی لگاویگا اسواسطی خود دہنش بان لیکر واسطے
حفاظت کی موجود ہوے جسطرف کو چور واسطی اندر جانی مکان کے ارادہ کرتی اوسیطرف خود بدولت تیر وکمان سے اونکو ڈرا دیتے
تمام رات گذر گئے اور چور چوری نہ کر سکی صبحکو وی چور گسائین جیو کی خدمت مین حاضر ہوئی اور پوچھا کہ مہاراج وہ شیام سندر کشور
مورتی پرم سوبہایمان منوہر کون ہی کہ رات کو آپ کی مکان کی حفاظت کرتا ہی گسائین جیو سب حال سنکر بہگت بتسلتا
اور کرپالتا کی پریم مین مگن ہو گئے اور پھر بہ خیال اسبات کی کہ بھگوت کو رات بہر بسبب دولت و اسباب کے تکلیف شب بیداری کی
ہوئی مضطرب اور بیقرار ہو کر زار زار رونی لگی اوسیوقت سب اسباب خیرات کر دیا اور کچھہ اپنی پاس نہ رکھا چور یہہ حال دیکھہ کر
بعد ترک خانمان بھگوت سرن ہوئی اور اتارتھہ ہو گئے ایک براہمن کی استری واسطی ستی ہونی کی ہمراہ جنازہ شوہر جاتی تھے
اوسنے گسائین جیو کو پرنام کرے گسائین جیو کے زبان سی نکلا کہ سوہاگ وتی عورت نے کہا کہ مہاراج میرا خاوند مر گیا اور
یہہ کنیز واسطی ستی ہونی کی جاتی ہی سوہاگ کہان ہے گسائین جیو نی بعد تامل فرمایا کہ اگر بھگوت بھگتے مع قبائل قبول
کری تو بھگوت کو سب کچھہ طاقت ہی چنانچہ سب نی بھگوت بھگتی اختیار کے اور وہ براہمن زندہ ہو گیا جب یہہ معجزہ و دیگر
حالات اسی قسم کی مشہور عالم ہوئی تو بادشاہ وقت کو خبر پہونچی ایک معزز بھیجکر اعزاز و اکرام سی بولایا اور تعظیم و تواضع کی ساتھ
پیش آیا اونچی سنگھاسن پر بٹھلا کر بہ شیرین کلامی بولا کہ آپکے معجزات مشہور ہین کچھہ دکھلاو گسائین جیو نی فرمایا کہ سواے
سری رگھنندن سوامین کے معجزات و کرامات وغیرہ کچھہ نہین جانتا اور نہ کچھہ ایسی مزخرفات سے کام ہی بادشاہ نی کہا کہ اپنی سوامین

کی ہی درشن کرادو اور یہہ کہکر قید کر دیا گشائین جیونی ہنومانجی کو یاد کیا او سیوقت ہنومان جیو کے فوج موجود ہوئے اسقدر
کہ ہر یک کنگورہ قلعہ پر اور سب مکانات مین سوای بندرون کے اور کچہہ نظر نہین آتا تہا سپاہیان و توابعین بادشاہ سبب خوف
زد و ضرب کے ہای ہای کرتے بہاگے اور بیگمات کا یہہ حال ہوا کہ کوئی تو مکانون کی اندر جا گہسے اور کیواڑ بند کر لئے کوئی خوف
سی بیہوش ہوگئے کسی نے آنکہہ بند کر لے کسی کی جو پارچہ بندرون نی پہاڑ ڈالی تو بسبب برہنگی کی روتی تہی غرض
کسیکو کوئی جگہہ پناہ کے نظر نہین اتی تہی بادشاہ مسطور جب چارپای سی اولٹا گیا تب ہوش مین آیا اور اوس ہنگامہ حشر کو
دیکہہ کر انکہین روشن ہوئے بی حواس اور مضطرب گشائین جیو کے سرن ہوا اور قدمون مین سر رکہکر التجا کرے کہ اب یہہ
تمام خلقت آپ کے رکہنے سے رہتے ہے رحم کر کے امان بخشو گشائین جیو نے از راہ کرم یاد دیا لتا ہنومان جیو سی بنتی کری کہ اوسیوقت
ہنومان جیو کے فوج انتردہیان ہو گئے اور بادشاہ کو اجازت دی کہ اب یہہ مکان رکہنا تہہ جیو کا ہوا اپنی واسطی کوئی اور
مکان تجویز کر لیوی چنانچہ بادشاہ نی اوسیوقت اوس مکان کو چہوڑ دیا اور اب تک کوئی وہان نہین رہتا گشائین جیو کاشی کو تشریف
لی گئے اور ایک شخص مخالف بہگتان نی کوئی منتر واسطی مارنی گشائین جیو کے جپا گشائین جیو نے بجواب اوسکی ایک بند مین
کچہہ ذکر نجدبت شیو جیو مہاراج کے لکہا کہ اوسکا منتر جب کچہہ نکر سکا بلکہ وہ شخص نادم و پشیمان ہوا پہر گشائین جیو برندا بن
مین ائی اور نابہا مصنف بہگت مال سی ملاقات کر کے اور اونکی تصانیف کو سنکر بہت خوش ہوئے یہہ بات جو مشہور ہے
کہ گشائین جیو نے مدن گوپال جیو کے درشن کر کے یہہ کہا تہا کہ جب دہنش بان دہارن کروگے تب ڈنڈوت کرونگا یہہ شہرت
محض غلط اور بی سروپا ہے کسواسطی کہ گشائین جیو نی راماین و بنیے پترکا وغیرہ اپنے گرنتہون مین قطع نظر سب
دیوتاؤن سے پاپی اور دشت لوگون تک کو ڈنڈوت کرے ہے بلکہ تمام جہان کو رام روپ جان کر پرنام کیا + سیارام
سب جگ جانے + کرون پرنام سپریم سوبانے + پس کب خیال مین آتا ہے کہ بہگوت کی سامہنے گشائین جیو نی وہ استبداد
کیا ہو اصلیت اوس شہرت کی یہہ ہی کہ بموجب قاعدہ شاستر کے معمول ہے کہ اوپاشک جس دیوتا کے مندر مین جاتا ہے
اپنی اشٹ کا تصور کیا کرتا ہے سو گشائین جیو جب مدن گوپال جیو کے سامنے گئے اور پرم منوہر مورتے کو دیکہا تو سری
رگہنندن دہنش بان دہاری تصور کر کے ڈنڈوت کرے چونکہ گشائین جیو بہگت صادق اور رسیدہ تہی اسواسطی مدن گوپال
جیو نے بہی حسب تصور اونکے اپنا روپ اونکو دکہایا اور جب تک گشائین جیو سامنی ہی رہے درشن کرنی والون کو بہی دہنش
بان دہاری نظر آئی اور لوگون نے بجائے مرلی کے دہنش بان کا ہو جانا حسب خواہش گشائین جیو کے جانا اسواسطی یہہ شہرت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

ہو گئے اور کسے نے ایک دوہرہ بہی تصنیف کر لیا ایک شخص نے برندابن مین گسائین جیو سے یہہ سوال کیا کہ سری کرشن مہاراج پورن برہمہ اور اوتارے ہین اور نرسنگہہ باون پرسرام رگہنندن سوآمین وغیرہ سب اوتار اوس اوتارے کی انس کلا ہین تم سری کرشن مہاراج کی کسواسطی اوپاسنا نہین کرتے گسائین جیو اگرچہ اس سوال کا جواب بموجب بید سرتی ورام تاپنی واگست سنگہتا ورام اوپ نشد وغیرہ شاسترون کی ایسا دیسکتی تہی کہ اوسکا قول منسوخ ہو جاتا لیکن چونکہ آچارج ہمہ دان تہی اور دستور ہی کہ آچارج کسی کا اعتقاد کسی دیوتا سی کم نہین کرتے بلکہ جس دیوتا مین جسکا اعتقاد ہوتا ہے بموجب گواہی شاسترون کی زیادہ کر دیا کرتے ہین اور اوتار آچارجون کا برای اودہار لوگون کی ہے نہ برای فصل اسواسطی گسائین جیو نی اعتقاد اوسکا سری کرشن مہاراج سی ضعیف کرنا مناسب نہ سمجہہ کر موجب اصول بہگتی مارگ کے ایسا معقول جواب دیا کہ اوسکا اعتقاد بنا رہا اور لاجواب بہی ہو گیا اور وہ یہہ ہی کہ ہماری طبیعت سری رام چندر دسرتہہ نندن کی خوبصورت نازک بدن منوہر موتی پرم سوبہا یہان دیکہہ کر اٹک گئی ہی کہ نہین چہوٹتے اگر بقول تمہارے اونمین کچہہ الیشرتا ہی ہی تو فہو المراد و مزید برآن کہا

سورداس جیو کی تصانیف کو سنکر ایسا کون ہی کہ جسکا دل پریم سی اوگی اور سر نہ ہلجای جسمین مضمون اور لطف اور حروف کی نشست اور انیپراس یعنی الکحرف کا چند دفعہ آنا اور محبت یعنی بہگوت عشق کا نباہ اور معنی صاف و سنجیدہ اور قافیہ تنگ اور شگفتہ از بس ہین اور بہگوت نی جو چریتر کئی ایسی مفصل بیان کئی کہ غیب دانی تصور کرنا چاہئے یا بہگوت نی خود عکس اور پرتوہ اون چریترون کا دل مین ڈال دیا بہگوت کی سنم اور کرم اور گن اور روپ ایسی ظاہر کئے کہ جو اونکو پڑہتا ہے یا سنتا ہی بالضرور بدہ نرمل اور دل صاف ہو کر بہگوت پراین ہو جاتا ہی اودہو جی جو بہگوت سری کرشن مہاراج کے رشتہ دار قریب و مشیر تدبیر و مصاحب دوست تہی اونکا اوتار ہین اگرچہ سورداس جیو کی دلی رغبت بہگوت کی بال چریترون مین تہی کسواسطی کہ بشن سوامین سنپردا مین تہی لیکن سرنکار نشٹہا اور سکہا بہاو کا پریم بہی از بس تہا کہ سورساگر سی ظاہر ہی جہا سورداس جیو کی لو رسورساگر کی کسی بیان ہو سکتی ہی کہ جنکے کرا ہاسے ہزارون گنہ گار ستدہ اور بہگوت بہگت ہو گئی اونکا ارادہ یہہ تہا کہ سوا لاکہہ بشن پد مین بہگوت چریترون کا کیرتن کرین لیکن جب بعداد پنجہزار تصنیف کر چکے تو پرم دہام کو چلی گئی بہگوت نی کہ ہمیشہ مشکل اور عہد (خواہش یا عہد) اپنی بہگتون کا پورن کیا ہی باقی بشن پد خود تصنیف کر دی بطور ہوگی از نام سورشیام مندرج کیا خانخانان وزیر اکبر بادشاہ نی کہ اوسکو علم سنسکرت اور بہاکہا مین دستگاہ تہی اور خود بہی شاعر تہا بشن پد سورداس جیو کے جابجا سی تلاش کر کی جمع کئی اور ایک اشرفی فی پد مقرر کر دی اکثر لوگ بطمع زر خود تصنیف کر کی اور مقطع مین نام سورداس جیو کا لکہہ کر لی گئے جب کثرت آمد بشن پدون کی ہوئے تو یہہ تجویز کی کہ ایک پد سورداس جیو کا بجائے وزن رکہہ لیا اور پد آمد جدید کا سکے

ساتھہ ہم وزن کرنا شروع کیا جو پد تصنیف سورداس جیو کا ہوتا تہا باوجود سبک ہونے کا غذ اور کمی اشعار کی ہم وزن ہوجاتا تہا اور جو
کسی غیر شخص کا تصنیف کیا ہوتا تہا تو باوجود گرانی کا غذ او طوالت اشعار کی سبک ہوتا تہا اسطرح امتحان کر کی سورساگر تیار کیا
بعض کی یہہ روایت ہے کہ بادشاہ مذکور نے سورساگر جمع کرایا اور دولاکہہ بشن پد کی نوبت پہونچی امتحان یہہ کیا کہ آگ مین سب بشن پد
ڈال دیئے جو بشن پد کہ مصنفہ سورداس جیو کا تہا وہ نہ جلا اور باقی جل گئی غرض دونو روایت سے جو راست ہو خالی از معجزہ سورساگر
کے نہین اگر روایت مذکورہ نہ مشہور ہوتی تب کیا آفتاب پوشیدہ رہتا ہے سورساگر کو بھگوت نی وہ معجزہ اور پرتاب بخشا ہی کہ ایک
ایک حرف اوسکا مثل منتر کے ہے کہتا ہے **नंददास** نند داس جیو والد چند رہاس قوم براہمن ساکن رامپور بھگوت
بھگت بڑی مشہور اور معروف ہین کہ ہر وقت سوای بہجن اور کیرتن بھگوت کی اور کچھہ کام نہ تہا تصانیف اونکی مثل پنچ ادہیائی
ورکمنی منگل و دسم اسکندہ و نام مالا وانیک ار تہہ و دان لیلا و مان لیلا وغیرہ و ہزار ہا در ہزار بشن پد مثل اونکے بھگتی کے تمام
अनेक काव्य
زمانہ مین مشہور شاعران کا دربار صف اونکی شاعری کے یہہ مقولہ ہے کہ اور سب گہڑیا اور نند داس جڑیا یعنے مرصع کار
مضامین باریک صاف و شستہ اس لطف اور خوبی کی ساتھہ ہین کہ خواہ نخواہ بھگوت پریم سے دل اوگتا ہے منجملہ بھگتان
اشٹ چھاپ کے ان کی بہی شمار ہے واضح ہو کہ آٹھہ بھگت جنہون نے سری کرشن سوامین کے چرتر کیرتن کئے اور اونکے
بشن پد برج مین روبروی بھگوت کی کیرتن کئے جاتے ہین اونکی شمار اشٹ چھاپ مین ہی اور نام مبارک اونکے
یہہ ہین سورداس کرشنداس چہت سوامین نند داس پرم آنند چترہج کہمن داس دگوبنداس کہتا ہے **चतुर्भुज** چترہوج جیو بھگوت بھگت پرم رشک ہو بندابن باس کر کے بہجن اور کیرتن مین مصروف
رہتی تہی ہر روز بہاری جیو کے مندر مین ایسے پریم اور بہاوسی نرت کیا کرتے کہ اونکی حالت کو دیکھہ کر اور لوگ بہی محو
ہوجاتے ایک روز بحالت نرت لنگوٹے کہل گئے اوسوقت یہہ خیال ہوا کہ اگر جہانجہہ کا بجاو نا بند کر کے لنگوٹی درست
کرتا ہون تو بسبب بند ہونے تال کے نازک مزاجی پرم رچہوار اپنے سوامین کا خوف ہی اور اگر نہین درست کرتا تو لوگ
قہقہ کرین گی یہہ خیال ہوا ہی تہا کہ بھگوت نرت اور کیرتن کے رشیک نی دو ہاتھہ چترہوج کے جسم مین اور پیدا کر دیے
کہ اون ہاتھون سی چترہوج جیو نے لنگوٹی اپنی درست کرلی اور تال جہانجہہ کا بدستور بنا رہا یہہ حالت دیکہہ کر چترہوج جیو کے
بھگتی پر اور خود بدولت کی کرامات اور رشکتا پر سب کو اعتقاد ہوا * کہتا ہے **मथुरादास** متہرا داس جیو چیلہ بردہمان
جیو بھگوت بھگت دہرم مین سماوہان صابر نیک باطن متحمل ہوئی بھگوت نند نندن مہاراج کا اعتقاد کامل اور بھگوت کا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

زور اور طاقت رکہتی ہے بہگوت سیوا مین یہہ محبت تہی کہ اپنے سر پر کلس پانی کا رکہکر لاتی اور اس پریم اور بہگتی سی راس
چترتر کا سرنکار کیا کرتے کہ گویا اونکا ہاتہہ واسطی روشن کرنے بہگوت چرتر اور مادہرج بہاو کی مثل آفتاب کی تہا راس
چرتر یا کیرتن کرنے مین کبہی طمع نزدیک نہ آے ایک دفعہ کوئی شخص بلباس لباسی سادہو کی وارد ہوا سالگرام جیو کے
مورتی اوسکے پاس تہی کہ خود بخود سنگہاسن سے حرکت اور جنبش کرتے تہے جب شہر مین یہہ کرامات اوسکی مشہور ہوئے
تو ایک چیلا سوآمین موصوف کا یہہ حال دیکہہ آیا اور سوآمین جیو سے درخواست قدم رنجہ فرمانے کی کرے سوآمین جیو کہ
ہمہ دان تہی اوسکی سحر اور حال سی واقف ہوگئے اور دہان جانے سے انکار کیا بدین وجہہ کہ شاید مورتی حرکت سی بند رہے
اور اوس شخص کو رنج ہو لیکن اوس چیلہ نی قدم پکڑ کر استبداد کیا لاچار تشریف لیگئے اور بفور اونکے پہونچنے کے وہ مورتے
حرکت سی باز رہے ہرچند اوس ساحر نے تدبیرات کرے لیکن کچہہ پیش رفت نہوا اور سوآمین جیو کے سبب سے
اپنی کرامات کا موقوف ہونا جان کر موٹہہ منتر واسطے مارنے سوآمین جیو کے چلایا لیکن وہ منتر کچہہ نہ کرسکا اور واپس ہوکر
اوسی ساحر کو لپٹ گیا جب وہ مثل مردہ ہوگیا تو سوآمین جیو کو رحم آیا اور زندہ کردیا ساحر ندکورنی یہہ ہرتاب بہگوت کا جو دیکہا
تو معتقد ہوا اور سوآمین جیو کا چیلا ہوکو بہجن اور سیوا مین مصروف ہوگیا کہتا ۹ सुखानंद سکہانند جیو سنسار یعنی
آواگون کا خوف دور کرنے کو اور بہگتی دان دینے کو یکتا اپنی عصر کے ہوئے تصانیف اونکی مثل گورو منتر یا فنر شاستر کے
مشہور اور معروف ہین مقطع مین جہان اپنا نام مندرج کیا وہان بہگوت کا نام سکہہ ساگر لکہا جسطرح چند سکہی نی ہر ایک پد مین بعد
اپنے نام کے بالکرشن نام اور میران بائی جیو نے گردہر ناگر نام لکہا ہے بہگوت گن اور چرتر اور کتہا کی بہجن کیرتن
مین محبت کمال تہی اور پریمی اسقدر تہے کہ ہر وقت بہگوت پریم کا جل آنکہون سے جاری رہتا تہا بہگوت بہگت جو مثل
کمل کے ہین اونکی خدمت اور پالن کرنے کے واسطے مثل نرمل سرو ور کے تہے کتہا ۱۱۱ श्रीभट سرے
بہٹ جیو نے آنند کند برج چند مہاراج اور بر کبہان کشور ہے کی بہجن سمرن کا ایسا سامان قوی اس جہان مین کردیا
کہ سنسار سمدر کے اوترنے کو مثل کشتے کے ہے یعنے مادہرج او پاسنا کے جو سو بہایمان چرتر پر یا پریتم مہاراج کے
ہین وی اپنی تصانیف مین اس فصاحت اور خوش کلامی اور خوبصورتے کے ساتہہ بیان کیے کہ بالضرور دل نرم
ہوکر نول کشور اور نول کشوری مہاراج کے چرتر اور پریم مین مگن ہوتا ہی جن کا سو جس واسطی دور کرنے تاریکی دل
اور شبہہ اور تکلیف کی مثل چندرمان کے ہی واضح ہو کہ نارسیکے سے مراد گیان کی ہی یعنی یہہ نہ جانا کہ ایشر کسکو

کہتے ہین اور جیو کیا ہے شبہ اسبات کا کہ جیو اور جسم علیحدہ علیحدہ ہین یا جیو کو ہی جسم اور جسم کو ہی جیو کہتی ہین سنسار کیا چیز
اور مایا کیا ہے تکلیفات کا مطلب جنم لینی اور مرنی سی ہی سوتار کیے وغیرہ مذکورہ بالا سرے بہٹ جیو کے سو جسن اور چرترون سے
دور ہو جاتی ہی کہتہا" بردہمان وگنگل ہر دو برادر بسران بہیشم بہٹ پرم بہگت اور بہگتی کی مستقل کرنیوالے वर्द्धमान गंगल
ہوئی بہگوت چرتر اور سری مدبہاگوت کی کیرتن کا دریا جارے کرکی اس جہان کو نرمل اور گناہون سی پاک کردیا بہگوت بہگتون
سی اسقدر محبت تہی کہ ہر وقت اونکی ہجوم اور ست سنگ مین رہتی تہی سری جسودہانندن مہاراج کے بہجن سمرن سی عشق تہا
اور عاجزو محتاجون پر رحم کہتہا" کرشنداس جیو معروف چالک کے تصنیفات چرچرے چہند وبشن پد وغیرہ کی ایسے कृष्णदास
جہا مین مشہور و عالمگیر ہوے کہ سمندر کے کنارہ تک پہونچی جدا جدا گرنتہہ ہر یک چرتر مثل گوردہن چرتر وپنچ ادہیاے در منگلا کمنے
وبہگوت بہوجن پد وغیرہ کی تصنیف کئی مقطع مین بعد اپنے نام کی گبرراج دہرن نام بہگوت کا مندرج کیا کرتی تہی اور بہگوت
بہگت جو مثل طاؤس کی ہین اونکی سکہہ دینی والی مثل ابر کی ہوئی بی شک لوگون کو بہگوت سمکہہ کرنی کی واسطی اونکا اوتار ہوا
کہتہا" ناراین مصر نولانبس مین پرم بہگت ہوئی بہاگوت کی کیرتن مین تو ما در زمانہ نی ایک اونکو ہی پیدا کیا नारायण
مطلب اسکا یہہ ہی کہ بدر کا سرم کیطرف خود سکہدیو جیو نی بہاگوت اونکو پڑہایے بس یکتا ہونا ثابت ہوگیا کہ خاص سکدیو جیو سے
بہاگوت کا پڑہنی والا سوایے اونکی دوسرا کوئی اور نہین ہوا جنکے پاس بہگوت بہگتون کا سماج ہمیشہ رہتا تہا اور دس طرح کی
جو بہگتی ہے اوسکی عامل اور مخزن تہی تنتر شاستر اور بید اور پوران وغیرہ کو بخوبی سمجہہ اور بیچار کر اوسکا مطلب اور خلاصہ وہ تحقیق
اور انتخاب کیا کہ جو برہسپت اور سکدیو اور سنکادک اور بیاس اور نارد وغیرہ کے مقبول اور مضمر ہی سدہا بو ندیعنی امرت کے
برابر جنکی دانستگی اور واقفیت تہی اور گنگا کے برابر جنکا درشن تہا ابتک جنکی پرم پوتر جسکا سایبان واسطی دور کرنی دہوپ آوا
گون کی جہان پر چہایا ہوا ہے سدہا بو ند لفظ لکہنی سی مطلب اصل مصنف کا یہہ ہے کہ خود تو نارایں مصر کی زندہ جاوید
ہونے مین کچہہ شک ہے نہین لیکن بہگوت چرترون کا آبحیات جس شخص نی اونسی نوش کیا یعنی بہاگوت کو اونکے زبان سے
سنا یا کچہہ اوپدیش پایا تو وہ بہی بالضرور زندہ جاوید ہوگیا کہتہا" کملاکر بہٹ جیو پرم بہگت कमलाकर
اور پنڈت سب شاسترون کی جاننے والی ہوئے اوپاسنا شاستر کی تودہجا ہے کہ مخالفین کو بحث مین فتح کرکے بہگوت
بہگتی پر قایم کیا اور رادہ سدہ پردامین ایسی تہی کہ گویا مادہو آچارج کا اوتار ہین مادہو اچارج موصوف نی جو بہاگوت کی دگ بیجے
شرح تصنیف کری ہی اوسکی موافق بہاگوت کا کیرتن اور بیان کیا کرتی تہی سب سمرتی اور پوران کی موافق بہگوت کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

سنکہہ جکر کے بزرگے اور مہابیان کرکے خود علامت اونکی دہارن کرے اور بہگوت کی جو اوتار ہوی سب کو پورن اوتار سمجہا کسی مین کچہہ فرق نہ کیا کتہا ہ پرمانند परमानन्द جیو گوبکاؤن کے موافق بہگوت کی عشق اور پریم مین محو اور مستغرق رہتے تہی سرے برج کشور سوآمین کے چرتر بہ تصور عمر دوازدہ سالہ و شانزدہ سالہ ایسی کیرتن کئے کہ مشہور و معروف ہین اور جو انہون نے سوبہا اور خوبصورتے اور حسن اور لیلانت ناگر مہاراج کے نہایت پریم سی بیان کئے تو کچہہ تعجب نہین کہ وہ سوبہا اور چرتر اونکی چشمہای ظاہر و باطن کے روبرو تہی بہگوت کی پریم اور تصور مین ایسی مگن رہتے تہے کہ ہر وقت آنکہون سی پریم کا جل جاری رہتا تہا اور آواز مین تغیر اور استادگی موئے جسم کے ہر لحظہ موجود سوبہا دہام مہاراج کے سوبہا مین پگی ہوئی اور اوس رنگ مین رنگی ہوے تہے اور اپنی تصانیف مین بعد اپنی نام کے سارنگ لقب بہگوت کا اکثر تحریر فرماتی تہی وے تصانیف بہگوت کو ایسی برہم نند کی دانی والی ہین کہ ممکن نہین بہگوت کے تصور مین اور دہیان مین طبیعت نہ لگی

نشٹہای ششم در بیان بہیکہہ مشتمل کتہا ہشت بہگت

नारद

वैवस्वत

سری رگہنندن سوآمین کے چرن کملون کے دہجار یکہا کو ڈنڈوت کرکے جگت اوتار کو پرنام کرتا ہون جن سی بیوسوت وغیرہ راجگان جگت اور دہرم کا اوپدیش پاکر سنسار سمدر سی پار ہوے واضح ہو کہ واسطی حصول بہگوت کی دو قسم کے لباس ہین ایک انتر یعنی اندرونہ کے بچار یعنے سوچنا اور سمجہنا سار اور اسار کا بیراگ वैराग्य यعنی ترک کرنا بر جہا کے لوک تک کی لذائذ اور نعمات کا سم यعنے دلکا روکنا विचार دم یعنی سنجم اور نیم کے ذریعہ سی محسوسات کو قابو مین کرنا اوپرتی उपरति یعنی دکہو شम پہر اون لذائذ کیطرف نہ جانی دینا تتیچہا یعنی برداشت دکہہ سکہہ نیک و بد وغیرہ के ستردہا श्रद्धा یعنی اعتقاد گورو کی قول اور بہگوت مین سمادہان یعنی بہگوت تصور کے سمادہے तितीक्षा دوئم لباس باجہہ یعنی ظاہرے ہین کہ جنکو پنج سنسکار کہتی ہین اول اورد ہ پنڈ یعنے تلک دوئم مدرا یعنے سنکہہ جکر بہگوت शस्त्रون کی علامت جسم پر لگانی سئیوم مالا چہارم منتر پنجم نام اور समाधान संस्कार मुद्रा माला मंत्र نام تعضے بجائے نام کے بچار ہی بیان کرتے ہین اور یہہ پانچون سنسکار گرہستہی یعنے دنیادار ہو یا تارک دنیا سب کو واجب ہین کہ پدم پوران اور بہارت سمرتے اور پراسر سمرتی وغیرہ سب پوران و سمرتے کے قول اسبات مین متفق ہین اور بید سرتی کے خاص حکم ملتی ہین اسقدر فرق ہے کہ جو دنیادار ہین اونکا نام اگرچہ بروقت سنسکار تجویز ہوجاتا ہے لیکن مشہور وہ رہتا ہے کہ جو بروقت پیدائش کہا گیا تہا اور جو گرہستہ یعنی خانہ داری سی علحدہ ہوجاتی ہین اونکا نام وہ مشہور رہتا ہی کہ جو بروقت سنسکار گورو

نی عنایت فرمایا ظاہرے لباس ممدوحہ کے کیا مہما اور بزرگی لکہی جاے کہ واسطے حصول بہگوت کی ذریعکا اول سب سے اول
ہی پدم پوران مین لکہا ہی کہ جنکی گلی مین تلسے لگی ہوئی یعنی کنٹہی خواہ مالا اور کمل کے پہلون کے مالا پہنی ہوئے بہگوت
شسترون کا نشان ہاتہون پر تلک مستک پر ہی ایسی بشنو جلد سے جہان کو پوتر کردیتے ہین اگم سار تنتر کا حکم ہے کہ جو من
مالا دہارے بشنو ہی یعنی لباس لباسی بشنو کا رکہتا ہے وہ شخص برہما وغیرہ کو بہی پرستش کی لایق ہے اور آدمیون کی تو
کیا حقیقت ہی پہر تنتر شاستر کا قول ہی کہ مالا اور تلک اور بہگوت ششترون کی نشان جس شخص کی جسم پر موجود ہین اگر وہ
چانڈال بہی ہے تو بہی لایق پرستش ہے مہابہارت کے ہیشم پرب مین لکہا ہی کہ براہمن ہو خواہ چہتری خواہ بیش خواہ شودر جس کسی نی لباس
مذکور بالا دہارن کیا ہی وہ پوجا کرنے کی لایق ہی اور ڈنڈوت کرنی کے اور وہ ہی کرمون مین جگت ہی اگر شودر بہی ہی تو بہی
ایسا ہی کہ براہمنون کو زمین پر ملنا مشکل ہے اور علی ہذا القیاس صدہا ہزارہا اشلوک ہین اور کیون نہ اسقدر مہما اور بزرگی اس لباس کے
ہووے کہ بلا اسکے کوئی راہ واسطی مغفرت اور نجات کے نظر نہین آتا فرض کیا کہ کسی نی بلا کسی سنپردا کی بہجن کیرتن کا ارادہ کیا
تو وہ بہجن کیرتن کس قاعدہ اور راہ سی کرے گا یا تو یہہ بات ہوگئے کہ بسبب نہ ملنی کسی طریق اور قاعدہ کی سب بہجن وغیرہ کا ارادہ
چہوڑدے گا اور اگر ارادہ مستقل اور مضبوط ہی تو ہار جہکہہ مار کسی نہ کسی سنپردا کو قبول کرے گا کسواسطے کہ جس قاعدہ اور طریق
ذہن سے بہجن شروع کریگا وہ کسی نہ کسی سنپردا کے متعلق ہوگا اور جب کہ کسی سنپردا کا تعلق ہوا تو بالضرور قواعد اوس
سنپردا کے قبول کرنے پڑینگے اور جب کہ قواعد قبول کئے تو سب سے اول قاعدہ سنسکار مذکور کا ہی اور سب
بشنو اور شیو و سمارت و شاکت وغیرہ اسباب مین متفق ہین چنانچہ جسقدر رکہیشر اور بہگت تا برہما گذرے ہین کو اول
शाक्त स्मार्त शैव वैष्णव
سنسکار اور گورو منتر اوپدیش ہوا ہی بلا منتر وغیرہ کسی کے مغفرت آج تک نہ ہوئے نہ ہوگئے اور شاشترون کا
حکم عام ہر ایک جگہہ پر ہے کہ اگر براہمن بالک کا سنسکار آٹہہ برس کے عمر مین اور چہتری کا گیارہ بارہ برس کے اور بیش کا سولہ
برس کی عمر مین ہو جاوے تو وہ اپنی قوم یعنے برن سی پتت ہو جاتا ہے یعنی گرجاتا ہی پس بہر حال سنسکارون مذکور
کا ہونا مقدم اور واجب تر ہے اگر کسی کو یہہ گفت وگو ہو کہ ظاہرے لباس بنانی سی کیا فائدہ ہوگا دل کا لباس درست
کرنا چاہئے تو واضح ہو کہ اولاً اسباب مین گفت وگو اور دلیل کے گنجائش ہے نہین کسواسطے کہ شاشتر کی احکام مین کسکو
طاقت چون وچرا کے ہے اوسکی موافق عمل واجب ہے قطع نظر ازان غور کرلینا ضروری ہی کہ کسی شخص کو احباب ازروی دنیا پیدا
دنیا کا یک بلا ظاہرے لباس بہجن کے باطن کے صفائی نصیب ہوئے ہے جو مستحسن کہو ہوگے جب ظاہری بہجن برت

CC-0. Gurukul K... Collection, Haridwar. D...

نیم جب تپ وغیرہ کرتے ہین تب بہ صدہا جنم مین باطن کا درجہ نصیب ہوتا ہی علاوہ ازان ظاہر ہے کہ سنگ پارس آہن کو طلا کردیتا ہے
سو یہہ لباس ظاہری مثل پارس ہی بی شک انمی رونہ کی نقص کو دور کردیگا پھر تلسی اور بہگوت کی سنکہہ چکر وغیرہ کا ست سنگ ہے
اور ست سنگ کا مہاتم پہلے تحریر ہوچکا ہی پھر مثل تیر تہہ ہی کہ دل کو صاف کردینا خاصہ تیرتہون کا ہی سپاہی اوسوقت کہلاتا ہے
کہ جب تلوار باندہتا ہی بلا دیہجا علیحدہ علیحدہ قسم کے ٹہاکردوارہ وشوالہ وغیرہ کے امتیاز نہین ہوتی بیل پر ترسول کا داغ لگادیتی ہیت
سیو جیو کا نادیہ مشہور رہوتا ہی کا لو کہار گوروکہاران کا ذکر ہے کہ کسی راجا دہرماتما کی عملداری مین مچہلی پکڑتا تہا راجا کو آتا دیکہہ کر بخوف
جان جال تالاب مین چہوڑ دیا اور کل تالاب کا تلک کرکے اور دانہ ہای جال کے مالا لیکر بطور ساد ہان بیٹہہ گیا راجانی اوسکو ساد ہو
جانا ڈنڈوت کرے اور کچہہ نذر کرکے روانہ ہوا کالو ند کورا اوسیوقت بہگوت سرن ہوا اور یہہ دوہرہ پڑہا دوہرہ باندا دیال کا
تلک چہاپ اور مال جم ڈرتے کالو کہی ہانی بہو پال در نصورت بہت واجب و ضروری ہی کہ اول لباس شنوی سے گورو
حاصل کری سو منجملہ ہر پنج سنسکار مذکورہ اول اوردہ پنڈ یعنی تلک ہی اوسکی واسطی حکم اتہرن بید کے اوپ نشد مین یہہ ہے
کہ بہگوت چرن کی علامت یعنی تلک اتما کے فائدہ کو جو کہ دہارن کرتا ہی اور وہ تلک درمیان سی خالی ہووی اور اونچا یعنی کہڑا ہو وہ شخص
بہگوت کو عزیز ہی اور صاحب ثواب و مکتی والا دیگر پورانون کی قول بسبب ترجمہ کردینے بید سرتی کی لکہتی ضرور نہ سمجہی سو یہ
بہ تعمیل حکم بید و پوران ہاے ہر چہار سنپردا مین رواج تلک مذکور کا ہے لیکن صورت تلک کی بنانے مین باہم کچہ اختلاف ہے
سری سنپردا مین ہر دو طرف مابین پیشانی کے بہگوت چرنون کی علامت بنا کر سنگہاسن مابین ہر دو ابرو کے لگاتی ہین
اور درمیان مین رولی زرد یا سرخ کا خط مثل شعلہ چراغ کے کہینچتے ہین کہ اوسکا نام سری ہی اور وجہ ایزاد کرنے سری کے واسطے
یاد و تصور اسباب کے ہی کہ یہہ علامت اون چرن کملون کی ہی جنکا سیون سری یعنی لچہمی ہر وقت کرتی ہی مادہ سنپردا مین دو خط باریک
اونچی لگا کر سنگہاسن زیر ہر دو ابرو لگاتے ہین اور سنگہاسن کے نیچی ایک علامت مثل پیکان تیر جانب ناک کی نمودار کرتی ہین نمارک
سنپردا مین دو خط باریک کے بیچ مین ایک بندے خورد شیام بندنی یا سفید لگانے کا دستور ہی اور سنگہاسن باریک خط کا
مثل خط تلک کے بشن سوآمین سنپردا مین دو خط باریک اور نیچی اوسکے سنگہاسن لگا کر بیچ مین خالی چہوڑ دیتے ہین بیاس
جیو نی جو اختراع اپنی سنپردا کا کیا تو نمارک سنپردا سی اونکی تلک مین فرق قلیل یہہ ہی کہ نمارک سنپردا مین تلک کا سنگہاسن زیر ہر دو ابرو
لگایا جاتا ہی اور بیاس جیو کے سنپردا مین سنگہاسن بیچ ہ بینی پر لگا کر وہین سی تلک شروع کرتے ہین تہ ہر بس جیو کی سنپردا کا
تلک موافق نمارک سنپردا کی ہی اور رامانند جیو کی سنپردا کا موافق سری سنپردا کی ہر چہار سنپردا مین بارہ عضو پر تلک کرنا

لکھاہی اور جملہ تلک کے منتر علیحدہ علیحدہ ہین تمارک سنپردا مین ہر دو خط کی بیچ مین جو بندی یعنی نقطہ کا لگانا اور رادہ او شن بر
سنپردا مین نہ لگانا رایج ہی تو وجہہ یہہ ہے کہ ایک سلوک مین حکم واسطی لگانی تلک کی یہہ لکھا ہے کہ درمیان سونیہ رکھے سو سونیہ لفظ
کے دو معنی ہین یکی خالی دویم نقطہ سو تمارک سنپردا مین تو نقطہ کے معنے تصور کئی گئی اور رادہ اور بشن سوآمین سنپردا مین خالی کی
سری سنپردا مین سوای گوپی چندن کی دیگر تیرتہون مثل چترکوٹ و تودادری وغیرہ کی مرتکا یعنی گل کا تلک لگانا جایز ہی علی ہذا القیاس
رامانند سنپردا مین اور رابقی ہر سہ سنپردا مین گوپی چندن کا و بہ لاچاری دیگر تیرتہون کی مرتکا کا لیکن بشن سوآمین سنپردا مین زعفران وغیرہ
کا بہی لگا لیتے ہین

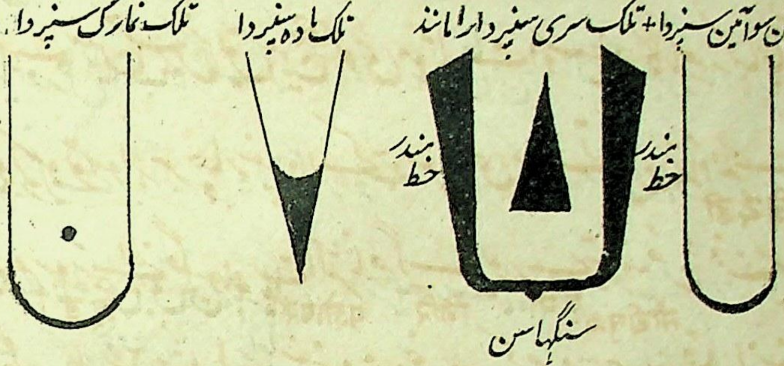

لہ اپنی علامت ... بازو ... سینہ ... ۱۲ [illegible]

دویم سنسکار مُدرا ہی اور اتہرین بید کے سُرتی حکم دیتی ہے کہ جو کوئی شخص بہگوت کے سنکہہ چکر آیدہ کی تپت مُدرا دونو بازو
پر دہارن کرتا ہے سو بشن مہاراج کے پرم پد کو جاتا ہے اور اسیطرح دوسرے سُرتی مطابق مضمون بالا بہ کم و بیشی چند الفاظ
کی ہی پدم پوران اور اسکند پوران وغیرہ مین بہی ایسا ہی حکم ہی اگرچہ چارون سنپردا والی تسلیم احکام مذکورہ مین متفق ہین
لیکن سری سنپردا مین تو یہہ دستور ہی کہ بروقت دیچھا فی الفور تپت مدرا دہارن کرا دیتی ہین اور دنیادار ہووی خواہ تارک دنیا
اور رابقی ہر سہ سنپردا مین بہ شہادت سلوک ایک پوران کے ستیل مدرا کا دستور ہے یعنی گوپی چندن سی علامت سنکہہ چکر کے
بازو اور سینہ پر کرلیتی ہین اگرچہ متقدمین یعنی آچارجون نے بہ شہادت پورانون کی تپت مُدرا دہارن کرنی خاص الخاص
دوار کا مین تحریر کی ہی لیکن دنیاداروں مین رایج نہین بعد ترک خانہ داری ضروری ہی اور فرض ہی سیوم سنسکار مالا ہے
تلسی کی خواہ کمل کی پہل کے جایز ہی تلسی جیو کا مہاتم جابجا ہر ایک پوران مین مندرج ہی اسواسطی حرف بحرف ترجمہ ضرور نہ سمجہا
خلاصہ یہہ ہی کہ تلسی کے دہارن کرنی والی کو بالضرور بہگوت پراپتی ہوتی ہی اور بروقت مرگ تلسی کی مالا یا کنٹھی خواہ تلسی فول اس
شخص کے جسم پر ہووے تو جمراج کا خوف نہین ہوتا سدگت کو جاتا ہے پدم پوران مین جو مالا چوب کدنب وغیرہ اشجار بریندابن سے ہوی
اوسکا مہاتم مثل مالا تلسی کے دیکہنے مین آیا چہارم سنسکار منتر ہے سو اوسکے مہاتم ہر ایک کو معلوم ہی کہ بنیاد سب سنپرداؤن کے اور سب بیدوں
شاستروں کا خلاصہ اور بہگوت کو جلد پہنچا دینی والا اور برآرندہ حاجات دنیا و آخرت ہی سر مو فرق بہگوت مین اور منتر مین نہین

لہ منتر وغیرہ سنسکاروں کا اوپر لکھ چکے ہیں [illegible] ۱۲

بهگوت منتر کی قابو مین ہے سبب اور پوران اوس منتر کے مہما کو بیان کرتے ہین اسواسطی کسی سُمرتی وغیرہ کا ترجمہ ضرور نہ سمجہا
ہے
سو منتر چارون سنپرداون نیز دیگر سب سنپرداون کا علیحدہ علیحدہ ہے اگر یہہ اعتراض ہو کہ ایک ایشر کا منتر جدا جدا کسواسطی
سو یہہ تمثیل بخوبی اوس اعتراض کو رفع کرتے ہے کہ ایک شخص کو کوئی باپ اور کوئی دادا اور کوئی بیٹا کوئی بہائے کوئے
چچا کوئی تایا وغیرہ صدہا نام ولقب سی پکارتے ہین اور وہ شخص ہر ایک نام اور لقب سے مخاطب ہوتا ہے اسیطرح
وہ بهگوت جس نام اور منتر سے اوسکو یاد کیا جاوے مخاطب ہوتا ہے پنجم سنسکار نام کا تبدیل کرنا ہی اوسکے واسطے
کسی تحریر اور دلیل کے حاجت نہین جس فریق مین جو کوئی ہوتا ہے اوسیطرح کا نام رکہا جاتا ہے ملٹن مین نوکر ہو تو سپاہی
کہتی ہین اور سوارون مین نوکر ہو تو سوار ہر چہار سنپردا کے جو سنیاسی ہوتے ہین ترڈنڈے کہلاتی ہین ایک ڈنڈ چوب ڈہاک
त्रिदंडी
کا دوم سکہا یعنی چوٹے سیوم سوتر یعنے جگیوپویت اکثر نام گرے پورے تیرتہہ مُنْ وقت سنیاس دہارن کرنی کی کہی جاتے
तीर्थवन पुरी गिरि पर्वतसागर भरत सरस्वती
ہین پوشش پارچہ سفید یا رنگ گل کانی مثل گیرو وشنجرف وغیرہ کے مروج ہی اور قبل از سنیاس سب سنپردا مین سب رنگ کے
سکے
پوشش جو مثل نیل وغیرہ کی خلاف شاستر نہ ہووے جایز ہے سمارت سنپردا جو علاوہ ہر چہار سنپردا مذکورہ بالا سی ہی اور راو
تلک
آچارج شنکر سوامی ہے اوسکے کا دستور ترپنڈ خواہ بٹ آکار یعنی علامت مثل برگ برگد چندن خواہ بہسم خواہ گوپی چندن
भस्म वटाकार त्रिपुंड
چندن یا تیرتہہ کے مرتکا سے ہے

بٹ آکار از چندن خواہ گوپی چندن वटाकार

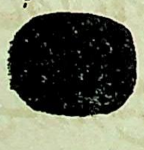

ترپنڈ از چندن خواہ بہسم خواہ گوپی چندن त्रिपुंड

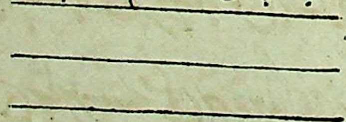

اور مالا تلسی وکنول وجیاپوتہ وردراکہہ وغیرہ کی وگایتری وغیرہ سب قسم کے منتر مین مُراتکانی کا دستور نہین متروک جاتے
ہین نام وہ ہے رہتا ہے جو بوقت تولد رکہا گیا اول جگیوپویت کے وقت جو سنسکار ہوا اوسیکو کافی سمجہتے ہین بہر گرو نہین
کرتی سنیاس کا اس سنپردا مین یہہ دستور ہے کہ سکہا سوتر دور کردیتے ہین صرف ایک ڈنڈ چوب کا رکہتے اور نام بہی اوسیوقت
بدلا جاتا ہے اور اس سنپردا مین سنیاسون کے دس نام مقرر ہین کہ کہاے شنکر سوامی مین مندرج ہوئے پوشش پارچہ
اور رنگت گل کانی مثل گیرو وشنجرف وغیرہ تلک ترپنڈ بہسم کا براہمن سے سوا ای اور کسی کی ہاتہہ کا نہ کہانا کرمون کا کرنا کرانا

مساوی سمجہنا وعلی ہذا القیاس دیگر دہرم سب سنیاسیون کے برابر ہین اصل سنیاسی وہ ہین کہ جو دنڈ دہارن کرتے ہین اور سب پر ادا
ہین بہ لقب دنڈی سوا مین ملقب ہین اکثر ان اضلاع اور کانشی وغیرہ مین آتی ہین ہے رگنندن سو آمین ہی دین تبسل ہے
وینداپال ہی کرنا کبہے کرپا کر کے اس اپنے خانہ زاد کیطرف بہی نگاہ توجہ کی فرماؤ گے ہی ناتہہ بہلا ہون خواہ برا جیسا ہون
آپ کا ہون جسطرح لاکہون کروڑون جنم تک اس میرے دل نے مجکو اپنی قابو مین رکہا ہی اسیطرح کبہی مجکو بہی توایسا کر دو کہ مین
دلکو اپنے قابو مین کرون اور فی الحقیقت اگرچہ ہمیشہ کا گنہگار ہون لیکن میرے طرف خیال کیا ضرور ہے آپ اپنے برد
پتت پاونتا پر خیال فرماوین کہ کوٹان کوٹ مہا پاپے اور پاتکی آپکے نام کے ذریعہ سی پاک اور صاف ہوئے اور ہوتے ہین اور
یہہ درخواست میری ایسی نہین کہ جسکا ایجاب مشکل ہو تہوڑی سی بات یہہ چاہتا ہون کہ وہ سماج آپکا جو اختتام دیباچہ مین
مندرج ہوا ہی ہر وقت میرے دلمین بسا رہی کہین ہون دوزخ مین خواہ بہشت مین بسی ہی ہی سیام چہب جیون من چکور ان کے
ال بہت سالٹی سونیمین لسبنی رہی بسی ہی گنج من بدا کی روچر ربچ ان کی برج گہنا گہن مین لسبی رہے بسی ہی کرت من کملا جو
جین من چہد پا جیون جو داجون ہن لسبی رہے بسی ہی مین تیرے جیہ کی لگن رام مورت تہاری مور منمین لسبی ہی کتہا
سکیان جیو پرم بہگت بہگوت کی ہوئی پہلی مسلمان تہی بعزم طواف کعبہ جو برندابن مین پہونچی تو پہلے جمنون کے تو او
نی ظہور پکڑا یعنی سری برج چند مہاراج کے اس سروپ سے بہایمان پرم سندرسی کہ مور مکت سر پر پیتا لابہنی ہوئی زیورات ہر یک
جسم وعضو مین براجمان پہول جابجا گہتے ہوئے لباس زرق وبرق کا سوہبت ایک ہاتہہ مین مرلی اور دوسرے مین چہڑی
گئو چراتے ہین درشن ہوے بمجرد دیکہنے اوس روپ دہرے اور دل ربا کے کچہہ حالت اور ہی ہوگئی اور اوس
روپ مین محو ہوکر بے ہوش زمین پر گر پڑے مرشد ہمراہ تہا غش سمجہہ کر درپی علاج ہوا اور پکارا کہ انکہین کہولو سکہان جیو
نی انکو اوسیوقت سب علوم اور مطالب ظاہر وباطن شاعرے سی بہرہ ہو گیا تہا کبت مین اوس منوہر مورتی کا جو دیکہے تہے بیان
بیان کر کے اخیر مین کہا کہ انکہین کیا کہولون وہ مورتی دلمین بس گئی ہی یہہ سنکر مرشد نی کہا کہ کعبہ کو چلو سکہان جیو نے
جواب دیا کہ کیسا کعبہ اور کیسا قبلہ جو ہے سو سب یہان موجود ہے اور اب مین کہان جاتا ہون حج کا ہوچکا اور ایک کبت
مین کہا کہ اگر آدمی جسم مجکو ملیگا تو برج کے گوال اور لوگون مین رہونگا اور اگر بہایم ہوا تو نند بابا کی گئو بچہڑون مین اگر سنگ
ہونگا تو گرراج کا اور اگر پرند ہوا تو برج کے درختون کا مرشد کو ان کلمات سی تعجب آیا اور چاہا کہ زتہہ پر ڈال کر زبردستی لیجاون
رسکہان جیو بہاگ کر بن مین جا چہپی اور برنداین باس کر کے ہزار ہا کبت برندابن کے وصف کے اور بہادو سو بہاپریاد پریتم کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

تصنیف کرکے بہبٹ کئی اور لباس بشنوی دہارن کیا مالا کثیر کہا کرتے تہی کسی نی پوچہا کہ ایک دو مالا ہی کافی ہین اسقدر
کثرت کی کیا ضرورت ہی جواب دیا کہ مالا سنسار سمندر سی پار اوتار دیتی ہے سو جو شخص مثل چہوٹی تہر کے ہے اوسکو تو ایک
دو کافی ہی اور مین کہ مثل سنگ کلان کے ہون مجکو بہت سی مالا رکہنی واجب ہین کتہا भगवानदास بہگوانداس جیو
ساکن متہرا بہگوت کی بہجن اور بہاو مین مستقل اور مشکل جو سنر ہین اونکو بہ آسانی جاننی والے اور سری بہاگوت کی پرتہے سروتا اور
اوسکی پوشیدہ رموز اور رسکی واقف بہگوت بہگتون کی معتقد اور خوبصورت کہ جن کی دیکہنی سی طبیعت کو فرحت ہو اور
بہگوت کی جو دہام ہین اونکی خادم متحمل نیک باطن نیک خصلت حلیم و نیک صاف ہوئے ایک دفعہ بادشاہ کا گذر متہرا
جیو مین ہوا تلک مالا وغیرہ کا رواج بکثرت دیکہہ کر امتحاناً حکم مشتہر کرایا کہ جو کوئی تلک اور مالا دہارن کریگا گردن مارا جاویگا ایسے
اکثرون نی ترک کیا لیکن بہگوانداس جیو نی کچہہ خوف نہ کیا بلکہ معمول احقان بہ نسبت سابق کے بہت روشن تلک دہارن کرکے
اور بجای ایک مالا کی دو مالا پہن کر بادشاہ کی روبرو ارادتاً آئی بادشاہ نی چین جبین ہوکر باعث عدول حکمی کا پوچہا بہگوانداس جیو نے
بلا خوف و اندیشہ جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین اگر بحالت موجودگی تلک و مالا کی جان جاوے تو مغفرت ہوتی ہے اب کہ بہگوان نے
موت معلوم ہو گئی تو تلک اور مالا اچہی طرح دہارن کئے کہ بلاتکلف مغفرت ہو بادشاہ یہہ اعتقاد کامل بہگوانداس جیو کا دیکہہ کر
کمال خوش ہوا اور فرمایا کہ جو کچہہ مطلوب ہو درخواست کرو بہگوانداس جیو نی کہا کہ متہرا جیو سی باہر جانا نہین چاہتا بادشاہ نی متہرا جیو
اونکو انعام مین لکہہ دی اور پہر کسی سی کچہہ تعرض تلک اور مالا کا نہ کیا بعد ازان بہگوانداس جیو نی مدت تک عامل متہرا جیو کی کرہی دیو
کا مندر اور مانسی گنگا تالاب گوردہن جیو مین اونکا بنوایا ہے کتہا चतुर्भुज چتربہوج راجہ کروالی ایسی بہگوت بہگت
سادہ سیوی بہکہہ نشٹہ ہوئے کہ اونکی تمثیل کو کوئی راجا نہین ملتا بہگتون کے آمد کا حال سنکر اسطرح واسطی استقبال کے
جاتی تہی کہ جسطرح کوئی خادم اور نوکر اپنی آقا کے خدمت مین جاتا ہے گہر پر لاکر بہگوت کی موافق اوسکی پوجا اور بڑائی کیا کرتے
اور راجا رانی اپنے ہاتہہ سے اونکے چرن دہوتی اور دہوپ دیپ وغیرہ آرپن کرکے اونکی آگے نرت اور کیرتن کرتے شہر کے
ہر چہار طرف چار چار کوس پر چوکے متعین تہے کہ جو کوئی شخص مالا دہارے آوے اوسکی اطلاع کرین ایک راجا نے
یہہ حال بہکہہ سیوا اور بہگتی کا سنا کہنی لگا کہ اگر لایق و نالایق کی امتیاز نہین تو تعریف بہگتی کے کیا ہی اوسکی پنڈت نی جواب دیا
کہ کیا معلوم ہی دلمین سمجہہ لیتے ہون اور ظاہر نہ کرتے ہون راجا ندکور نے بادفروش بہکہہ کو واسطی امتحان کی بہیجا اور سمجہا دیا
کہ تلک مالا دہارن کرکے ہرنام سواتین ہرداس جیو راجا چترہبوج کی پاس جانا بادفروش آیا اور فہمایش دینے آقا کو بہول گیا

حسب دستور بادفروشان بادفروشی کرنے لگا جب گذر بخدمت راجہ چتربہوج مشکل دیکہا تو فہمایش آقا کے یاد آئی اور اوسی
اور نام سی گیا چوبدار نے کچہہ تعرض کیا اور بہیکہ دیکہہ کر اندر جانے دیا جب روبرو پہنچا تو راجا نی موافق اپنے دستور کے
تعظیم اور تکریم کرے اور بہگوت پرشاد جہایا بعد ازان بہگوت چرچا شروع ہوئے بادفروش کہ اسکو جیسی واقف
تہان ہون کر تار ہا راجا نے جانا کہ کسی نے برای امتحان بہیجا ہی لیکن تواضع اور مدارات مین قصور نہ کیا اور وقت رخصت
خزانہ کہول کر اوس بادفروش کو کہا کہ جو مطلوب ہو سو لیجاؤ پہر ایک ڈبا مین ٹہوٹے کوڑے یعنے خرمہرہ رکہہ کر اور زری ور
کمخاب سے لپیٹ کر سر مہر اوسکو حوالہ کے بادفروش جب اپنی آقا کے پاس ایا تو سب حال بہگتی اور بہاو راجہ چتربہوج کا بیان
کیا اور جو نقد اور اسباب لایا تہا معہ اوس ڈبیا کے روبرو رکہہ دیا راجا معترض نی ڈبا کو کہلوا کر جو دیکہا تو مطلب نہ سمجہا اور اوسے
بدت سی کہ راجا کو بہاگوت سنایا کرتا تہا استفسار اس معما کا ہوا پنڈت نی ہنسکر کہا کہ صاف بات ہی راجا چتربہوج فرماتا ہے
اس بادفروش کو بہگوت بہگتی نہین اسواسطی اندرونہ اوسکا مثل ٹہوٹے کوڑے کے ہی اور اوسنے جو لباس بہگوت بہگتون
کا بنایا اسواسطی ظاہر اوسکا زرق برق کے ساتہہ اور قیمتی ہے راجا معترض نادم ہوا اور پنڈت سی کہنے لگا کہ تم خود جاؤ
اور بہگتی بہاو راجا چتربہوج کے خبر لاؤ پنڈت موصوف ست سنگ کو غنیمت جان کر روانہ ہوا راجا چتربہوج نی جب خبر آنی
پنڈت موصوف کے پائی تو فوراً آیا اور تعظیم و اعزاز سی ڈنڈوت کرکے لے گیا اور چند روز تک بہگوت چرچا اور ست سنگ کا
سکہہ رہا اس عرصہ مین پنڈت نے بارہا درخواست رخصت کی کری لیکن راجا نی جانے نہ دیا آخر جب ارادہ مصمم ہوا تو خزانہ کہولکر
کہا کہ یہہ سب مال آپ کا ہے پنڈت نی کچہہ نہ لیا لیکن ایک جوڑا مینا طوطی کا تہا اوسمین سے مینا کے درخواست کرے
اگرچہ راجہ کو افسوس اوسکی جدائی کا ہوا لیکن سادہ سیوا سی انکار کرنا بعید سمجہہ کر حوالہ کیا جب پنڈت معہ مینا اپنے راجا کے
پاس پہنچا تو مینا سبہا کو بہگوت مجلس دیکہہ کر کہنے لگے کہ کرشن کرشن کہو جو تمہارا اودہار ہو یہہ سنسار بے ثبات اور آگمانا
پایا ہے بدون بہگوت نام کے کسیطرح اودہار نہین ہوگا راجا نے پنڈت سے حال راجہ چتربہوج کا
پوچہا پنڈت نے جواب دیا کہ پوچہنے کی کیا ضرورت ایک مینا راجہ موصوف کے دیکہہ لو کہ بہگوت مین کسقدر
محبت ہے اور پہر کہا کہ اگر کروڑ زبان ہووین تو بہی راجہ چتربہوج کے پریم اور بہگتی کا بیان نہین ہو سکتا راجہ معترض کو کمال اعتقاد
ہوا اور بہگوت بہگتے و سادہ سیوا اختیار کے جب اس راجہ کو کچہہ بہاو اور بہگتی بہگوت مین ہو گئے تب شاہ کا مذکور
رخصت ہو کر راجا چتربہوج کے پاس پہونچے اور رنج مہاجرت رفع ہوا کتہا یک راجہ   ایک راجا بہگوت بہگت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ایسا ہوا کہ لذت طعام اور عیش دنیا کے اور راج اور دولت وغیرہ کو بی حقیقت و ناپائدار سمجھہ کر ہروقت بہگوت کے بھجن میں

رہتا تھا جسکے چرتر بہگوت میں محبت پیدا کرنے والے ہین جس سیکو ملک اور کنٹھی دہارن کئی دیکہتا بہگوت روپ

جانکر ڈنڈوت کرتا جو کچھہ مال خزانہ مین تہاسب واسطی بہگوت اوتساہ اور بہگوت بہگتون کے تہا جو کوئی بہانڈ وغیرہ بہگوت بکہہ آتا

تو اوسکو کچھہ نہ ملتا بہانڈون نی صلاح کی کہ کچھہ روپیہ راجاسی اوڑانا چاہئیے بہگوت بہگتون کا لباس بنا کر آئی راجانی موافق آئی

دستور کے اونکا پوجن کیا اور اعزاز سی بٹھلایا بہانڈون نی اپنا ساز وسامان ناچ راگ کا شروع کیا اور نقل بنانی لگے

راجا کو مطلق خیال اونکی حرکات کا نہ ہوا اور نہ کچھہ ندامت ہوئی بلک خوش ہو کر فرمانے لگا کہ دھن ہی بہگوت بہگتون کو اور

اونکی مہما کسی بیان ہوسکتی ہے کہ اپنی سیوکون کو ڈہول بجا کر اور ناچ گائی کر کر تارتہہ کرتے ہین بہت تعظیم اور ادب کے ساتہہ

بہگوت پرشاد جمایا اور بروقت رخصت ایک تہال مین اشرفی رکھہ کر پیش کے بہانڈون نے جو یہہ اعتقاد راجا کا دیکہا

اور ست سنگ ہوا تو سب کو براگ اور گیان پیدا ہو گیا بہگوت سرن ہو کر بہگت ہو گئے کہتا गिरधरग्वालजी گردہر

گوال جیو سکہا بہا و بہگوت مین کہتی تہی اور اسقدر رہا اوس نشہ مین مستقل ہو گیا تہا کہ ہروقت بہگوت کی قریب اور سنسی کہیل

مین شامل رہتی تہی بہگت چرترون کو کیرتن کرتے ہوئے گدگدہ ہو جاتی حالانکہ اپنی اندرونی کے محبت اور پریم کو کمال پوشیدہ

کیا کرتے لیکن عشق کب پوشیدہ رہ سکتا ہی جب چند روز مین مشہور و معروف ہو گئے تب جنگل مین جا کر کیرتن اور نرت

مین مصروف ہوئے ایک دفعہ موضع مال پورہ مین بہگوت کا راس چرتر کرایا اور پریم مین بیطاقت ہو کر سب مال متاع

بہگوت بہیٹ کر دیا بہگوت بہگتون مین اور اونکے سیوا مین اسقدر اعتقاد کامل تہا کہ جس کسیکو سادہو لباس مین دیکہتی بہگوت

روپ جانتے ایک دفعہ کوئی سادہو مردہ نظر آیا اپنی دستور کے موافق اوسکا بہی چرنامرت لیا دیگر برہمنان نی یہہ عادت

ناپسند کی سبہا کی اور گردہر جیو کو منع کیا لیکن اونکا کہنا نہ مانا اور جواب دیا کہ بہگوت بہگت کو کبہی موت نہین یہہ تمہارے

بی اعتقادے ہی جو مردہ بیان کرتے ہو سب لاجواب ہوئے واضح ہو گہ گوال لقب اسواسطی مشہور ہوا کہ بہگوت کی سکہا بہی

کہتا، لالاچارج واماد راناسنج سوائین کے ایسے بہگوت بہگت ہوے کہ جنکی کہتا سنکر ضرور लालाचार्य

بہگوت چرنون مین محبت ہوتی ہے بروقت منتر اوپدیش کے گورو نے ہدایت فرمائی کہ بہگوت بہگتون مین جسقدر محبت

اور اعتقاد ہوا زیہہ اولے تر ہے لیکن اقل درجہ بہائی سی کم اونکو نہ جاننا سو موافق اوس حکم کی عمل کرتے رہے ایک دفعہ

کوئی سادہو مالا دہارے اور تلک والا دریا مین بہا جاتا تہا اوسکو نکالکر اپنے گھر لائے اور بمان بنا کر بہگوت کیرتن विमान

کرتے ہوئے ندی کی کنارہ پر لی گئی اور دواہ کیا پھر مہوتساہ مین برہمنان ہنود کو نوتا دیا اون برہمنان نی نوتا تو قبول کر لیا لیکن باہم کر
کہنے لگے کہ شخص متوفی لالاچارج کا رشتہ دار نہ تہا معلوم کون قوم تہا اسواسطی اونکی گھر بھوجن نکرنا چاہئیے لالاچارج نی جو یہہ حال
سُنا تو متفکر ہوئے اور اپنے گورو کی پاس گئی وہ سوامی ابانج کی خدمت مین لی گیا اور ڈنڈوت کر کے حال کہا سوامی جی موصوف
نی ارشاد فرمایا کہ وے لوگ بھگوت پرشاد کے مہماسی واقف نہین اگر واقف ہوتی تو بسر وچشم حاضر ہوتے تم بیفکر رہو اور
طیاری بھوجن کی کرو بھگوت پارشد بیکنٹھ لوگ سی تشریف لاکر بھوجن کرینگے سو روز معہود جب آیا تو گروہ بھگوت پارشدون کا
اوسی روپ اور لباس سی کہ کسی نی خواب مین بہی نہ دیکہا ہو آیا اور وہ پرشاد جو تیار ہوا تہا نہایت پریم سی بہوگ لگایا برہمنان مذکورین
کو اول تو تعجب ہوا کہ ایسی براہمن کہان سی آئی ہین اور پھر بمقتضاے تعصب و تیرہ درونی سب نے صلاح کی کہ جب بھوجن کر کے
آوین تو ایسی ہنسی کرو کہ نادم ہون بھگوت پارشد اونکی ارادہ ناقص سی واقف ہوگئی اور بعد بھوجن پرشاد کی براہ آسمان روانہ
ہوئے برہمنان مذکورین نی جو یہہ حال اور پرتاب دیکہا تو از بس خجل ہوئی اور غرور کو چہوڑ کر آچارج موصوف کی خدمت مین
آئے نہایت شرم اور ندامت سی آنکہین مقابل نہ کر سکے اور پتوارہ دلیس خوردہ پارشدون کی پڑی تہی اونمین سی سب پرشاد
لیکر کہانی لگی پھر لالاچارج کے چرنون مین ڈنڈوت کر کے ملتجی ہوئے کہ اب ہماری اوپر کرپا کرو اور اپنا سیوک کر کے کامیاب
ہر دو جہان کا فرماؤ لالاچارج نے فرمایا کہ تمہاری اوپر خود بھگوت کی کرپا ہوئی کہ جن پارشدون کی مہما شاستر اور پران اونکی
لکہے ہے اونکی تمکو درشن ہوئی اسکی سوا اور کیا کرپا چاہتے ہو برہمنان نی عرض کیا کہ بھگوت منتر ہ کرنا کیا ضرور ہے
عنایت فرمانی ضرور ہے چنانچہ سب بھگوت سرن ہوئے اور بھگوت بھگتی اور دیکہہ نشٹھا کا پرتاب تمام ملک مین روشن
اور ظاہر ہوا

کتھا مدہکر شاہ मधुकर

راجہ اوندچہ بھگوت بھگتی مین بہی راجا ہوئے اور سادہو بھیکہ
مین اسقدر پریم اور اعتقاد تہا کہ مثل اپنی گورو کے خدمت اور سیوا کرتے تہے فی الحقیقت اسم بامسمی تہی یعنی مدہکر [بہنورا ۱۲] جسطرح
گل کا قبول کرلیتا ہی اور خار وغیرہ سی کچہہ کام نہین اسیطرح جو سار [خلاصہ ۱۲] ہوتا تہا اوسکو قبول کرلیتی تہی اور اسار سی کچہہ واسطہ
نہ تہا دستور تہا کہ جو کوئی تلک و کنٹھی دہارن کر کے آتا اوسکا چرن آمرت لیتی اور پرنام کرتے برادران راجہ موصوف کو
ناگوار ہوا اور ایک خر کو بہت سی مالا پہنا کر اور تلک کر کی محلمین بہیجدیا راجا اوٹہا اور اوسکی چرن دہوئے اور پرنام کر کے
کہا کہ آج نہال کر دیا بعدہ بھگوت پرشاد جمایا اور ڈنڈوت کر کی رخصت کیا دشمن اور نالایقون کو ندامت ہوئی اور اعتقاد
راجا جو لفظ نہال کرنے کا کہا تو مطلب یہہ ہی کہ میرے بڑی خوش قسمتی ہی جو میری راج مین گدہی مالا تلک دہارن

CC-O. Gurukul K... Collection, Haridwar.

हंससंग

کرتے ہین جو شخص کہ مالا ملک دہارن نہین کرتا وہ بی شک خر بی دم ہی بلکہ خر سی بہی بدتر **کہتا ہنس پر سنگ**

ایک راجا کو مرض جذام تہا بہت علاج کیا آرام نہو طبیب نے کہا کہ ہنس جانوروں کی گوشت سی شفا ممکن ہے راجانی صیاد بلوائے اور واسطی لانی ہنسون کی تاکید کی صیادون نی عرض کیا کہ ہنس مان سرو ور پر رہتے ہین اور غیر جنس کو دیکہہ کر اوڑجاتی ہین ہم کسطرح لاوین راجانی حکم دیا کہ اگر نہ لاؤگے سزا ہوگی لاچار چلے اور باہم کر مشورہ کیا کہ ہنس بہگوت بہگتون سی خوف نہین کرتے سو سادہو روپ بنا کر گئے اگرچہ ہنسون نی فریب صیاد و نکا جان لیا لیکن بہیکہ کو نہ مانا بہاگوت دہرم سی بعید جان کر دانستہ گرفتار ہو گئے صیاد پکڑ کر راجا کے پاس لائے ہنوز بند مین تہے کہ بہگت تبل مہاراج جو ہر وقت واسطے سہاے اپنے بہگتون کے ساتہہ ساتہہ پہرتے ہین بلباس طبیب اوس شہر مین موجود ہوئے اور وہان کے بازار مین بازار طبابت کا گرم کیا اور پہر راجا کے پاس پہونچے راجانے حال اپنے بیماری اور گرفتار کرا کر منگانے ہنسون کا بیان کیا خود بدولت نی تسلی تشفی فرما کر کہا کہ تمکو بہت جلد شفا ہو جاویگی ان جانورون کی گرفتار رکہنے کی کچھہ ضرورت نہین چہوڑ دو راجا کو جو بہت تلاش سی منگائے تہے کے تامل ہوا تو کچھہ دوا منگا کر راجا کے بدن پر ملواے کہ شفا کامل ہوگئے راجا کمال خوش ہوا اور ہنسون کو اوسی وقت چہوڑ دیا طبیب کی خدمت مین عرض کیا کہ یہہ مال و منال راج وغیرہ سب آپ کا ہی جو کچھہ مطلوب ہووی ارشاد ہو کہ پیش کرون طبیب نے فرمایا کہ فی الحقیقت سب ہمارا ہی ہو گیا کہ تمنی دل سی کہا اب تم بہگوت بہگتے اور سادہ سیوا اختیار کرکے جسم آدمی کہ کمال مشکل سی نصیب ہوتا ہے اوسکو سپہل کرو راجانے قبول کیا اور چونکہ بہگوت بہگتون کے اور بہگوت کی درشنون سی دل کو صفائے ہو گئے تہے ایسا بہگت ہوا کہ تمام راج مین بہگوت بہگتی کا رواج ہو گیا یہہ ہنس پر سنگ لایق سمجہنے کے ہے کہ جانوران کو تو یہہ بہگتے ہوا اور آدمی کہ صاحب تمیز اور عقل ہوتا ہے وہ بکہہ ہووے تو وہ آدمی ہی یا جانورون سے بہی سی بدتر ہے اور جہنمی ہوگا یا نہین *

نشٹہا ہفتم دربیان گورو مہاتم کہتا یازدہ بہگت

गुरुमहिमा

سری رگہنندن سوآمین کے چرن کملون کے گو بدریکہا کو ڈنڈوت کرکے پرتہہ اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ اجودہیا جیو مین ظاہر ہو کر سب دہرم از سر نو ایجاد کئے اور زمین کو برابر کرکے سب اوشدہی وغیرہ نکالے شاستر کا قول ہے کہ گورو تین ہین اول گورو پتا یعنے والد دوم سنسکار کرنا کہ جنے جگیوپویت وغیرہ دیا ہو سیوم بہگوت منتر اور بہگوت طریق کا اوپدیس

کرنے والا اور ایک قول سی عورت کا گورو شوہر ہے سو اگرچہ درجہ اور ہمامین سب برابر ہین لیکن اسشٹ ہما مین اوس گورو کا
ذکر ہوتا ہے کہ جو گورو واسطی حاصل ہونی بھگوت کی کیا جاوے واضح ہو کہ بید اور شاستر اسبات پر متفق ہین کہ گورو اور بھگوت
مین کچھہ فرق نہین بھاگوت کی ایکادش ہین بھگوت نی فرمایا ہے کہ گورو کو میرا روپ جان مصنف بھگت مال کا قول اول
ہے مندرج ہوا کہ بھگت اور بھگتے اور گورو اور بھگوت برای نام چار ہین اور حقیقت مین ایک ہین گورو کیسا ہی کامی کرودھی
لونبھی ہووے بی عقل کوروپ ہووے اوسکو بھگوت روپ جاننا چاہئے کسی پوران مین ذکر ہے کہ اگر گورو کامی ہے
تو سریکرشن سروپ ہے اور اگر کرودھی ہے تو نرسنگھہ اور اگر لوبھی ہے تو باون اور اگر دھرماتما ہے تو رام روپ بھاگوت
مین لکھا ہے کہ جو شخص گورو بھگوت کی گیان دینے والے کو مثل دیگر آدمیون کے جانتا ہے اوسکے عقل مثل ہاتھی کے
ہے کہ غسل کرکے پھر خاک سر پر ڈال لیتا ہے آجتک نہ کوئے دیکھا نہ سُنا کہ بلا گورو کے ایشر کو پراپت ہوا ہو اور غور کا
مقام ہے کہ جسحالت مین ظاہرے علوم بلا گورو کے حاصل نہین ہوتے تو بھگوت بلا گورو کسطرح حاصل ہوگا مہابھارتھہ میں
لکہا ہے کہ جب تک گورو نہین کرتے تب تک کچھہ حاصل نہین ہوتا اسواسطی گورو کرنا ضرور ہے اور حکم ہے کہ بید پوران شاستر
جب تپ وغیرہ بلا گورو کسی کام کے نہین اور بید کے اجازت ہی کہ بلا گورو اوپدیش کے جو پوجا وغیرہ کرتے ہین سب لاحاصل
ہے پس بوجوہ حکم مصرحہ بالا کمال واجب آیا کہ اگر بھگوت اور بھگتی کے حصول کے تمنا ہے تو گورو کے سرن ہو بعض قومون مین
رایج ہے کہ بعد سنسکار کے گورو نہین کرتے اور بعض قوم مین یہہ رواج ہے کہ بعد سنسکار واسطی حصول بھاگوت طریقے کے
گورو علیحدہ کرتے ہین سو واسطی دریافت ہو جانے ضرورت و عدم ضرورت گورو ثانی و نفع نقصان کے ایک تمثیل یاد آئے
کہ اندھیرے کوٹھڑے مین ایک سوئی باریک ہی اوسکو ایک تو اسقدر جانتا ہے کہ ضرور سوئی اس کوٹھڑی مین ہے
اور دوسرے شخص کو یہہ معلوم ہے کہ فلان طرف اور فلان گوشہ مین زمین سی اسقدر اونچی دیوار مین گڈھی ہوئی ہی دونون کے
شاگرد واسطی تلاش اوس سوئی کی گئی شخص اول کا شاگرد تو تلاش کرتا پھرنے لگا اگر مل گئے تو بہتر ورنہ سرگردان اور
پریشان ہو کر چلا آیا اور اگر تلاش کرتا رہا تو معلوم ملے یا نہ ملے اور ملے تو کب تک اور دوسرے شخص کا شاگرد
موافق نشان تبلائی ہوئے اپنے گورو کے سیدھا موقع پر چلا گیا اور بلا تکلف وہ سوئے مل گئی اور یہہ نہین ہو سکتا
کہ نہ ملے مطلب اس تحریر سے یہہ ہے کہ بعد ہو جانے جگیوپویت وغیرہ سنسکار کی جب کچھہ تمیز اور فہید ہو تو بھگوت کے
کے جاننی والی کو گو ضرور کرے بلا گورو کچھہ نہین ہو سکتا اور اگر اوس گورو سی کچھہ شبہ باقی رہ جاوی اور اپنی مراد حاصل نہ ہو تو

CC-0. Gurukul K... Collection, Haridwar

تو دوسرے گورو کرنے مین کچھہ ہرج نہین شاستر کے اجازت ہی چنانچہ دتاتریہ جیو نی چوبیس گورو کئی اگرچہ دہرم گورو اور چیلہ کے
شاسترون مین کثرت سے پائی جاتے ہین لیکن گورو کے چار دہرم مقدم تر ہین ایک تو شاسترون کو جاننے والا ہو دوم
بھگوت بھگت سیوم سمدرسی یعنی سبکو برابر دیکہنے والا چہارم موافق بید کے عمل کرنے والا علاوہ ازان ایک دہرم
سب جگہہ مطابق تحریر ہے کہ گورو واسطی دور کرنے اگیان کی ہے تو جسطرح ہوسکے چیلہ کو بھگوت سنمکہہ کر دیوے
اور اسحکم کو خود یعنی لفظ گورو کے تصدیق کرتے ہین گو جو اگیان کا اندہیرا وسکو رو یعنی دور کری وہ گورو بہی ایسا ہے
چیلہ کی واسطی چار دہرم مقدم ہین اول خدمت گورو کی از جان و دل دوم بروقت خدمت ترک لذائذ سیوم ترک غرور چہارم
اعتقاد کامل قول گورو مین منجملہ دہرم ہای مذکورہ بدانست ناقص دو دہرم مقدم تر ہین یکی خدمت دوم اعتقاد کسواسطی کہ
کہ اگر یہہ دونو دہرم مستقل موجود ہوئے تو باقی جملہ دہرم خود بخود موجود ہو جاوین گی چنانچہ بید سرتی فرماتی ہی کہ جسکے بھگوت
مین بھگتی ہی اور اسیقدر گورو مین ہی تو اوس مہاتما کو سب مقاصد اور مطالب خود بخود حاصل ہو جاتی ہین سو وہ اعتقاد اسقدر
ہو کہ جسقدر بھگوت بھگتون کو بھگوت مین ہوتا ہی اور خدمت ایسی ہو کہ جسطرح اگیانی اپنی جسم کی کرتی مین مہابہارتہ کی آدپرب مین
لکہا ہے کہ دہوم رکہیشر کی چار شاگرد تہی چارون بسبب اعتقاد اور خدمت گورو کی صرف دعا گورو سی سب علوم کی دانندہ
اور یابندہ مقاصد دینی و دنیوی کی ہو گئے اگر یہہ اعتراض ہو کہ بلا محنت صرف اعتقاد کی ذریعہ سی کسطرح سب علوم وغیرہ
حاصل ہوئے تو واضح ہو کہ گورو مین جو اعتقاد کیا تو بھگوت روپ جان کر کیا سو بھگوت نے گورو دوارہ (دروازہ) سی مراد دلی حاصل کردے
قطع نظر ازان جا بجا ذکر آیا ہے کہ فلان رکہیشر کی استہان کو یہہ پرتاب تہا کہ شیر بکرے کو نہین کہاتا تہا
سو کہین شیر مین بہی ایسی عادت ہوتی ہی کہ رحم کری لیکن وہ تصرف اور رحم اوس رکہیشر کا ہے کہ شیر کی دلمین بہی اوسکا اثر ہوا سو ایسا ہی
گورو بہی اپنا تصرف کر کے لحظہ مین منزل مقصود کو پہنچا دیتا ہے چنانچہ اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہے اور بعید نہین کسواسطی کہ صاف
بانی کبیرہ کا فی الفور میل دور کر دیتا ہے نیک دعا اور بد دعا فوراً اثر کرتے ہے اس تحریر و تقریر سی پایا جاتا ہی کہ گورو صاحب
کمال چاہئی اور ایسی گورو اس زمانہ مین نہین ملتی بلکہ ایسی ہین کہ اونکو صرف اپنی زرکشی سے کام ہے چیلا چاہو دوزخ مین جاوے یا بہشت
مین ششماہی یا سالمین تشریف لاوی اور ظاہر داری کی دوکاندار سے پہیلا کر جو ہاتہہ آیا سو لیگئے اور اگر کسی چیلہ نی کوئی بات
واسطی رفع اپنی شبہہ کے پوچہی تو اوسکے جواب کا تو کیا ذکر تہا وہ بیچارہ اس عذاب مین آگیا کہ گورو جیو جا بجا مذمت
و ناہنجارے کرنے لگے اور چیلون کا یہہ حال ہے کہ گورو جیو کے نصیحت پر عمل کرنا اور منتر کو جپنا تو کیا ذکر تہا لیکن

ار سال دو سال مین گوروجیو بطور رامت تشریف لائی تو گویا جم دوت نظر آئے بدین وجہہ کہ پانچ چار روز رہین گے اور خوراک حسب
دلخواہ لیوین گی اور پہر کچھہ نقد بہی دینا پڑیگا درینصورت جب کہ اس زمانہ کی گورو چیلونکا یہہ حال ہو تو جو بات تصرف گورو اور بہاگ
رنی دل چیلہ کی لکھہ آئے فضول معلوم ہوتے ہین سو واضح ہو کہ گورو بہت ملتی ہین الا چیلون کی آنکھہ بند ہین کہ اونکو دیکھین الا
ہو رہا سا عاقبت کا خوف کرکے متلاشی بہگوت اور گورو کے ہون تو ممکن نہین کہ نہ ملین بہ قول معروف جوئندہ یابندہ اور جب
کہ قدم تو کہ ہی سی نہین نکالا جاتا اور عاقبت کا خوف نہین اور نہ بہگوت کی تلاش ہی تو کہان سی گورو ملی کہ کسی کو چہپر پہاڑ کر دولت
نہین ملتی تحریر بالاسی کوئی صاحب یہہ مطلب نہ سمجھہ لیوے کہ جب گورو صاحب کمال ملیگا تب ہی گورو کرین گے بلکہ بہ نظر
حال زمانہ خاص مقصود اور اصل مطلب اس تحریر کا یہہ ہی کہ گورو کرنا چاہئے جبالی صرف اسقدر دیکھہ لینا کافی ہے کہ
او پاشنا کا جاننے والا ہو اور اوسکو منتر کا اوپدیس گورو دیچہا سی ہوا ہووے نہ یہہ کہ کوئی پوتھی دیکھہ کر منتر اوپدیس کر دیا
اور چیلا بنا لیا اور اوس گورو کے قول اوپدیس کردہ منتر پر اعتقاد کامل و مستقل ایسا ہووے کہ ہرگز تزلزل و بی اعتقادی کو
دخل نہو پس وہ گورو ہے اس شخص کو دست بدست اس سنسار سمدر سی اوتار دیگا اعمال افعال اوس گورو کی بد ہووین
یا نیک اس شخص کے واسطی سب اعمال اوسکی مثل اعمال صاحب کمال اور بہگوت کے کارگر ہون گی کسواسطی کہ وہ اعتقاد کامل
جو اس شخص مین موجود ہے رہبر ہو کر سب مقاصد دینی و دنیوی موجود کر دیگا اور اگر اعتقاد نہو گا تو کیسا ہی صاحب کمال
گورو ملی تب کچھہ حاصل نہ ہوگا غرض گورو کے قول اور گورو مین اعتقاد موجب نستگاری ہی اور بلا اوسکی بی شک جہنمی ہے
اور غور کرنا چاہئے کہ اگر آدمی ایشر سی بمکہہ ہووے تو گورو کے ذریعہ سی ایشر مل سکتا ہے اور جب کہ گورو نہ کیا یا اوسکے
قول پر اعتبار نکیا تو پہر کیا ٹہکانا ہے اکثر ایسا ہوا ہے کہ چیلون کی اعتقاد کی بدولت گورو بہی ترگئی ہین کہتا بعض گرنتہون
سی جو اس نشتہا مین تحریر ہون گے واضح ہوگا اونسے سواے ایک اور ذکر ہے کہ کسی کہتری کی لڑکی نی اپنی گورو سی سناکہ
کہ سری نندنندن مہاراج برجمین نت رہتے ہین کہین نہین جاتے اور جو دل سی تلاش کرے تو اوسکو ملجاتی ہین یہہ لڑکا کمال مشتاق
درشنونکا ہو کر برجمین گیا اور تلاش کری کچھہ پتا نہ لگا لوگونسے پوچہا کسی نی کہا کہ گوکل مین ہین اور کسی نے بکنہٹہ مین بتایا اور کسی نے
کہا کہ اگر برج مین ہین تو نظر نہین آتے اور کسی نے کہا کہ پرم دہام کو گئے اس لڑکے کو کسیکے قول پر اعتبار نہ ہوا اور کہنے لگا کہ میرے
گورو کا قول ہرگز جہوٹہ نہین لیکن میری ہی تلاش کا قصور ہے غرض خواب و خور چھوڑ کر مضطرب و بیقرار مصروف بہ تلاش ہوا
جب چند روز گذر گئے نہ کہایا نہ سویا نہ بیٹہا جا بجا بہراہی کرا تو آنا کر دین تب ایک پر گہبٹ ہوا اور کہا کہ جسکے تلاش مین تو پہرتا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

وہ مین ہون یہہ شخص روپ مادہرے اور چھب انوپ دیکھہ کر قدمون مین گر پڑا اور عرض کیا کہ بیشک آپ وہی ہین کہ جسکے
مجھکو تلاش تہی لیکن مین نی سناہی کہ آپ چور اور چہلیا ہی ہین جب تک میری گورو تمکو پہچان کر تصدیق نہ کردین کے تب تک
مجھکو یقین نہین ہنگت تبسل مہاراج بسبب اوسکے پریم اور اعتقاد کے کچھہ عذر نہ کر سکے اور ساتھہ ہو لئے اور اس شخص نے
بخوف دغابازی اور چھل کے ہاتھہ پکڑ لیا غرض فی الفور جہان اوسکے گورو تہی آپہونچی نصف شب تہی اور گورو جیو بالاخانہ پر
آرام مین تہی اس لڑکی نی پکارا کہ مہاراج برج سندر منموہن مہاراج کو لایا ہون آپ شناخت کرلین گورو جیو کو دو چار دفعہ کی پکارنے
سے خبر ہوئی اوسکی قول کو واہی سمجہی لیکن روشنے چہرہ وا آہو کہن سنو ہاد بام کی براہ روشندان اندر بالاخانہ کے دیکہنے تو
گہبرا کر اوٹہی اور دریچہ مین جہانکا تو کیا دیکہتے ہین کہ فی الحقیقت نٹ ناگر چھب سمندر ہین کہ چہرہ کی آب و تاب سے ہر چہار طرف اوسکے
ہو رہی ہی اور زلفین گہونگہر والی چہوٹے ہوئے البیلے آنکہون مین سرمہ مور مکٹ جڑاو جواہرات کا سر پر ہے کانون مین کنڈل کرا او
موتیون سے کہ جہلک کپولون پر اور کپولون کی جہلک موتیو پر پڑتی ہے ناک مین چہوٹا سا بلاق کہ اوسمین سبز اڑا ہوا ہے
گلہا بیجرنگے مالا جواہرات اور موتیون اور خوشبودار پہولون کی گلے مین نازنین جسم مین باگا ذرے کا اوسپر منقش مین
موتی پرو کر گوپیون نی بطور جہالر لگا دئے ہین اوسکے اوپر سیکل جڑاو جہلکتے ہے دہانی دوپٹہ زردوزی سی کمر کسی ہوئی ہاتہو نمین
کنگن اور پہونچی اور بازوبند جڑاو انگلیون مین انگوٹہی گہٹنا گلناری گلبدن کا کہ گوشہ وہیچہ کے گلکارے اوسپر ہو رہی ہے
مزیب چرن کملون مین مہاور لگا ہوا اوسپر گہونگہرو اور کڑے ہین اور کسی گوپکا کی ساتہہ جو کچھہ چہیڑ چہاڑ کری تہے اور اوسنے
کیسر کی چہنٹی دیدئے تہے وہ چہرہ پر نمایان ہین اور اوس گوپکا کی چہیڑنے کی اور اوسکے جواب پانے کے ہنسی اب تک نہین
جاتے پہول جا بجا گہتے ہوئی ہین اور مرلی پہیٹ مین غرض یہہ دیکہہ کر گورو جیو بیتاب ہو کر پکارے کہ ارے تو کس
گستاخی سی ہاتہہ پکڑ رہا ہے یہہ نندنندن مہاراج پورن برہم سچدآنند گہن ہین اور مین بہی آتا ہون یہہ کہہ کر گورو جیو تو
آتی ہی رہی کہ خود بدولت مہاراج معہ اوس لڑکی کے انتردہیان ہوگئی گورو جیو جو آئی تو کچھہ نہ دیکہا کبہی اپنے چیلہ کی اعتقاد پر
نگاہ کرکے اپنے اوپر لعنت اور کبہی بسبب درشن پانی کے اپنی خوش نصیبی پر آفرین کہہ کر تارک ہو گئے اور بدولت اعتقاد
اپنی چیلہ کی بہگوت کو پراپت ہوئی سو گورو مین اعتقاد کرنا یہہ ہے باعث نجات ہے ای دل نادان و نالایق کبہی اوس سروپ
کیطرف تو رجوع ہو کہ جو لکہہ آیا اور غور کر کہ بلا بہگوت چرن کملون کی کسی کو بہی کچھہ حاصل ہوا ہی مہادک دیوتا تو جسکے چرن
کملون کی رج کو اپنی خوش نصیبی سمجہتی ہون اور تو ایسا غافل ہو کہ کبہی اوسطرف کو توجہہ بہی نکرے تو بجز تیری کم نصیبی کے

اور کیا تصور کیا جاوے بس اب ہی سمجہہ اور مہربانی کرکے اوس روپ انوپ کا چتون کیا کرکہ سب سے پہلے تیری ہی کشتی
کنارہ پر پہنچے کتہا۔ पद्मपादाचार्य پادمپاد آچارج جیو پرم بہگت بہگوت کی اور گورنشٹہہ ہوے گنگا جیو کے کنارہ پر
گوروسیوا مین رہا کرتے تہے ایک دفعہ گوروو اسطی تیرتہہ جاترا کے جانی لگے اور پدم آچارج موصوف کو واسطی خبر گیری سیوا
دیگر سادہان کے ارشاد فرمایا پدماچارج جیو مہاجرت گوروسی ملول ہونی لگی تب گورونی ارشاد فرمایا کہ گنگا جیو کو بجای ہمارے
تصور کرنا پدم آچارج جیو جب ارشاد گوروکے گنگا جیو کے پوجا پرستش کیا کرتے اور بہ پاس ادب قدم اندر نہ رکہتے
اشنان وغیرہ کرایکوپ یعنی چاہ کے جل سے کرلیتے دیگر سادہو جو وہان رہتی تہی اونہون نے ناپسند کیا بلکہ جب
گوروآئی تو شکایت کی گورو موصوف بمقتضائی صفائے قلب اصل ما فی الضمیر پدم آچارج جیو کو جان گئے لیکن واسطی رفع بی اعتقادی
لوگون کے ایکروز بروقت جانی گنگا اشنان کی پدماچارج جیو کو ہمراہ لیا اور گنگا جیو کے اندر جاکر انگوچہہ مانگا پدماچارج جیو کو فکر ہوا
کہ اگر انگوچہہ لیکر جاتا ہون تو گستاخی گنگا جیو کے ہوتی ہے کہ گوروروپ ہین اور اگر نہین جاتا تو تعمیل حکم گورو مین عدول
ہوتا ہی یہہ تردد دامنگیر تہا کہ گنگا جیو مین کمل نمود ہوآئے اور پدم آچارج جیو اون کملون پر قدم رکہتی ہوے انگوچہہ گورو کے
خدمت مین پہنچا آئے اور اسیطرح کنارہ گنگا پر واپس آئے گوروں نے جو یہہ پرتاب بہگتی پدماچارج جیو کا دیکہا تو کمال خوش
ہوئی اور اپنی چہاتی سی لگایا بلک قدم پکڑلئی اور پادپداچارج نام سمی سوم کیا کتہا۔ विष्णुपुरी بشن پوری بہگوت
بہگتی اور بہاگوت دہرم مین ایسی یکتا ہوے کہ جسطرح طلاکی روبرو تمثیل دیگر فلزات کی بی حقیقت ہوتی ہے اسیطرح او نکے
بہاگوت دہرم کے روبرو دیگر دہرم ناچیز ہوگئے اور ست سنگ مین ایسی ہوئی کہ استقلال بہگتی پر ہی شرف لیگئی سرے مد
بہاگوت جو مثل سمدر کے ہے اوسمین سی جواہر بی بہا یعنی اسلوک ایسی انتخاب کرکی نکالے کہ کلجگ کی جیو جو بہاگوت
دہرم دولت کی مفلس ہین اونکو نہال کردیا یہہ بشن پوری جیو بادہ سنپردا مین چیلہ سری کرشن چیتن مہاپربہو جیو کے ہوئے
جگناتہہ رائے جیو مین برسبیل تذکرہ دیگر سادہان نی اعتراض کیا کہ بشن پوری کاشی پوری مین بدین خیال مقیم ہے
کہ کاشی مین مکت ہو جاتی ہی مہاپربہو جیو نے جواب دیا کہ یہہ بات ہرگز نہین بشن پورے کو نہ مکت سے کام ہے
نہ کسی دیوتا سے نہ کاشی سے سری کرشن سوآمین کے چرن کملون سے سوا ے اور کسیطرف بہول کر نہ ہے
اوسکے طبیعت نہین اور کاشی مین صرف برائے ست سنگ مقیم ہے یہہ سنکر لوگون کو یقین نہ آیا مہاپربہو
جیو نے ایک چٹہی بنام بشن پورے جیو بہیجی کہ ہمکو جواہرات کے مالا درکار ہے بشن پورے جیو نی اپنی گورو کی دل کے

CC-O. Gurukul K... Collection, Haridwar

باتین خوب سمجھہ لے اور بھاگوت سُمدر سے پانچ سو جواہر یعنے اسلوک منتخب کرکے اور بھگت رتناولی نام رکھہ کر اپنی گورو کی خدمت مین
روانہ کئے سادہان نے جو اوسکو پڑہا اور سنا اور بھگوت دہیان اور بھگتے کی رس مین مگن ہوئی تو اعتقاد ہوا کہ شری پورن جیو
سب آنند بھگتون مین اول درجہ کے بھگت ہین اور علی ہذا القیاس گورُشٹہامین واضح ہو کہ بھگت رتناولی کے تیرہ ادہیاے یعنی فصل
ہین ہر ایک فصل مین جدا جدا انداز سی بھگوت بھگتی اور دہیان اور بیراگ وغیرہ کا بیان ہے کتہا [illegible] پرتہی راج کچھواہہ
والی آمیر ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ دوارکاناتہہ مہاراج کی درشن پائی اور کرشنداس جیو کے کرپا سی سب دہرمون کے جاننے
والی اور اونکی خلاصہ کے مجسّم ہو گئی نرگن و سگن کہ بھگوت کے اوپاشنا ہین اونکی عدم واقفیت کا اگیان دل سی دور کیا بی گناہ شانتن
بہیشم پتامہ کے اور دہرماتما مثل راجہ جدہشتر کی اور بھگوت کے پوجا کرنے والے مثل پرہلاد جیو کی ہوئے سنکہہ چکر کا نشان
بحالت موجودگی خانہ خود بخود جسم پر عیان ہوا غرض دہرم کے دہجا ہوئی جسطرح کرشنداس جیو کے چیلہ ہوئی وہ حال کرشنداس
جیو کے کتہا مین بیان ہو چکا کرشنداس جیو موصوف جب دوارکا کو جانی لگی تو راجا نے ہمراہ چلنے کی درخواست کے اور بعد حصول
اجازت کی سامان روانگی تیار کرنا شروع کیا کارپردازان راج نے جو راجا کے جانے سے خلل دیکہا تو کرشنداس جیو کی خدمت
مین عرض کیا کہ راجا سے بھگوت بھگتی اور سادہو سیوا کی رواج پایا ہے اگر راجا دوارکا کو چلا جاوی گا تو بھگتی رواج مین
خلل پڑ جاویگا کرشنداس جیو نے راجا کو فرمایا کہ تم اپنی دیس مین ہو راجانی ملول ہو کر عرض کیا کہ مہاراج مجکو دوارکاناتہہ مہاراج
کی درشن کا اور گومتی اشنان کا اور بھگوت شاسترون کے چہاپ حاصل ہونی کا فایدہ تہا اور قدمبوسی آپکے علاوہ رہے
اب مین اون فواید عظمی سی محروم ہوتا ہون کرشنداس جیونی فرمایا کہ فکر ضرور نہین اون سب کا حصول اسی مقام پر ہو جاویگا اور
فرماکر روانہ ہوئے راجا کو محرومی ہمراہی اپنی گورو کا اسقدر غم اور الم ہوا کہ زار زار رونی لگا تین روز گذری تہی آدہی رات
کرشنداس موصوف کی آواز راجانی پہچانی اور دوڑ کر گیا دیکہا کہ خود بدولت دوارکاناتہہ جیو مہاراج ہین پریم مین بی طاقت ہو کر
ڈنڈوت اور پرکرما کرے اور پہر حسب اجازت گومتی مین اشنان کئی بعد ازان جو اپنی جسم کو دیکہا تو سنکہہ چکر کی نشان موجود پائے
اوسوقت رانی بہی آگئی کہ راجا کی اجازت سی اشنان گومتی مین کرکے کرتارتہہ ہوئے راجا اور رانی اپنی قسمت کی بڑائی
کرتے ہوئے بھگوت اور گورو کرپا کے پریم سے جسم مین نہ سمائی صبح کو اس معجزہ اور بھگوت کرپا کی شہرت تمام شہر اور
ملک مین ہوے اور باشندگان شہر اور جابجا کے سنت و مہنت نامی گرامی واسطے درشنون کی آئی بہیٹ سب قسم
کی پیش ہوے اور گورو بھگتے اور بھگوت بہاو کا اعتقاد ہوا بعد ازان راجانی بھگوت مندر بنوایا اور بھگوت مورتے

براجمان کر کے سیوا پوجا مین شب و روز مصروف رہنی لگا ایک براہمن نابینا بیجناتہہ مین مدت تک پڑا رہا اگرچہ چند دفعہ اوسکو
جواب ہوگیا کہ اب بینائی ملنے مشکل ہی لیکن اوسنی دروازہ کو نہ چہوڑا شیوجیو مہاراج آسوتوس نے رحم کر کے فرمایا پر ہے
جلد خوش ہونے والے ۱۲
راج کا انگوچہہ آنکہون پر ملنی سی بدستور بینائی ہوجاویگی براہمن مذکور نی آکر راجاسی درخواست کی راجا نی اول تو یہہ خیال کیا
کہ براہمن کو اپنی انگ جسم ۱۲ کا انگوچہہ کسطرح دون لیکن بہ نظر رحم و پراوپکار کے نینیا کپڑا منگا کر اور اپنی جسم کو لگا کر براہمن موصوف کو دیا
کہ فی الفور آنکہین کہل گئی اور بہگوت بہگتی کا معتقد ہو کر بہگوت سرن ہوا* کتہا نवजीवा تو اوجیوا ہر دو براد قوم
برہمن بم نابہہ دیس کو مثل کنول کی ہی شگفتہ یعنی بہگت کرنیکے واسطی مثل آفتاب کے ہوے یا بہگوت بہگتی جو امرت کا
سمندر ہی اوسکی دو کنارہ جن کی بدولت بہگتون کی بہاو اور بہگتی کا پرم آنند روز بروز ترقی و تزاید کو پہونچا اور لاکہون کو فیض
ہوا رگہہ کل والی کہ خوش خلق و شجاع و راحم و مستقل مزاج و سخی و عاقل و نیک طینت و اننیہ بہگت بہگوت کی مشہور و معروف
ہین اور اپنا عدیل و نظیر نہین رکہتے ویسی ہی یہہ دونو بہائی ہوئے اور سادہو سیوا انتہائی تو تعریف نہین ہوسکتی عہد کیا تہا
کہ جس سادہو کی چرن امرت سی چوب خشک جو در وازہ پر ایستادہ کر رکہے تہے سبز ہو جاوے اوسکو گورو کرین گے چنانچہ کبیر
جیو کی چرن آمرت سی سبز ہو گئے کبیر جیو نے اول چیلا کرنے سی انکار کیا اور جب عشق اور استعداد دونو بہائیو نکا
زیادہ دیکہا تو نام منتر اوپدیش کیا اور بروقت روانگی ارشاد فرمایا کہ بروقت ضرورت ہمکو یاد کرنا بعد اوسکے برہمنان ہم قوم ان نے
بسبب اسکے کہ جولاہہ کے چیلے ہوئے دونو بہائیون کو ذات سی علیحدہ کر دیا اور رشتہ اونکے دختر کا نہ لیا متفکر ہوئے اور
ایک شخص کا نسی کو جاتا تہا یہہ حال اپنی گورو سی کہلا بہیجا کبیر جیو نی جواب دیا کہ یہہ لوگ بہگوت سی بمکہہ ہین تمہارے رشتہ داری
کے لایق نہین تم دونو بہائی بہد گر مین اپنی اولاد کا رشتہ کرو چنانچہ موافق حکم گورو دیو کے ارادہ کیا ہم قوم گہبرائے
اور فراہم ہو کر دونون بہائیون سی کہا کہ ایسا رواج مناسب نہین ہی جواب دیا کہ ہمکو خلاف حکم اپنی گورو کے اور کچہہ عمل کرنا
ہرگز منظور نہین ہے جو حکم گورو کا ہوگا سو کرین گے وہ لوگ اس اعتقاد کے معتقد ہوے اور پہر واسطے موقوفی اس رواج کے
التجا کی لاچار ہر دو برادر کبیر جیو کی خدمت مین آئے اور حال کہا کبیر جیو نے فرمایا کہ اگر وے لوگ بہگوت بہگتی اختیار کرین
تو مضائقہ نہین اونکی درخواست قبول کرو سو اون لوگون نے بہگوت بہگتی قبول کی اور پہر رشتہ دارے
برادرے مین شروع ہوے بعد ازان بہگوت بہگتون کا سماج اور پرتاپ بہگتی و اعتقاد ہر دو برادر موصوف کا
دیگر اشخاص نی دیکہا تو سب بہگوت سرن ہو کر کرتارتہہ ہو گئے کتہا
खोजी کہو نجے پرم بہگوت

بہگت ہوئے اور گورو مین مثل بہگوت کی اعتقاد رکہتے تہے اونکے گورو نے ایک گہنٹا اپنی مکان پر آویزان کرکی چیلونکو فہمائش
کے تہے کہ جب ہم بہگوت کی پرم دہام کو جاوینگے تو یہہ گہنٹا آواز دے گا جب گورو ممدوح نے دیہہ تیاگ کیا تو گہنٹہ نی آواز دے
سب چیلون کو فکر ہوا اوسوقت کہوجے موصوف موجود نہ تہے جب آئے اور یہہ حال سُنا تو سمجہگہ گورو نے دیہہ تیاگ کیا تہا
وہان لیٹ گئی اور دیکہا کہ مقابل چہرہ کے ایک آنب بنچہ لگا ہے فوراً اوٹہے اور آنب کو توڑا اور تراش کر دیکہا تو ایک
کرم موجود پایا اوسیوقت وہ کرم مرگیا اور گہنٹہ نے خوب آواز دی سب کو تصدیق معجزہ گورو موصوف اور پرم دہام کو جانی کی ہوگئی
اس حال سی اگرچہ کہوجی موصوف کی بزرگی تو بخوبی ظاہر ہوئے لیکن گورو کے معجزہ مین اندک کمی آتی ہی سو واضح ہووے
کہ گورو کے معجزہ مین کیا مقام شک ہے کہ قبل از مرگ بہگوت دہام کا جانا بیان کردیا تہا اور اوسکے تصدیق حسب دلخواہ ہوگئے
دویم کسی سبب سے گورو موصوف کو اس امر کا ثبوت کردینا اپنے چیلون کو ضرور ہوا تہا کہ بروقت مرگ جس کسیکی طبیعت جسطرف ہوتی
ہی وہ اوسی بہاو کو پہونچ جاتا ہے کہ بہگوت گیتا مین بہگوت نی فرمایا ہے سو اوسکا ثبوت بخوبی کردیا بلکہ یہہ چیتر گورو موصوف نے
قصداً کیا تہا سیوم بہگتی بہاون ہے گورو کا ثبوت ہوتا ہے کہ بروقت نزع لوگونکو آنب لائق بہگوت ارپن نظر آیا سو دیہہ تیاگ
کرکے اور اوس آنب مین جاکر بہگوت ارپن کیا गुरुनिष्ठ کتہا ۔ ایک گورونشٹہہ بہگوت بہگت ایسی
ہوی کہ گورو کو ایشر روپ جان کر خدمت پوجا کرتے تہے اور سوائے گورو سیوا کی کسی دہو سنت کے سیوا کا اعتقاد نہ تہا
بلکہ یہہ سمجہہ لیا تہا کہ گورو کے خدمت سی سب کے خدمت ہوجاتے ہے گورو کو یہہ خیال ہوا کہ یہہ شخص جیسی ہماری خدمت کرتا ہے
اگر ساد ہو سیوا بہی کرے تو خوب ہی لیکن مبین خیال کہ شاید قبول کرے یا نہ کرے کبہی واسطی ساد ہو سیوا کے نہ کہا
اور اول امتحان اس امر کا ضرور جانا کہ ہماری قول مین کسقدر اعتقاد اس شخص کو ہی ایک دفعہ گورونشٹہہ موصوف واسطے
تیرتہہ جاترا کی طیار ہوا گورو نے فرمایا کہ جب تم واپس آؤگی کچہہ ہدایت کرینگے بعد تیرتہہ جاترا جس روز واپس آنے کا
دن ہوا تو گورو نی اپنے پران چہوڑ دئے اور لوگ اونکی نعش واسطی جلانی کی لی چلی گورونشٹہہ موصوف بہی اوسیوقت
آپہونچی اور حال لیجانے نعش گورو کا سنکر بیتاب و بیقرار ہوئے دوڑکر لوگونسے کہا کہ میرے گورو کا وعدہ تہا
کہ بعد واپسی کچہہ ہدایت کرونگا اور قول میرے گورو کا ہرگز خلاف نہین سو جب تک گورو وہ ہدایت نفرمالین گے نعش کو جلانے
نہ دونگا غرض بعد گریہ وزاری ومنت سماجت اور قسم دہرم کی نعش واپس لائی اور بدستور سنگہاسن پر بٹہلا کر عرض کیا
کہ جب وعدہ ہدایت کا امیدوار ہون گورو موصوف اوسکے اعتقاد سی خوش ہوئے اور زندہ ہوکر ہدایت ساد ہو سیوا کے

کی فرمائے گوروشنہ نے عرض کیا کہ آپ تو پرم دہام کو جاتے ہین میرے سادہو سیوا کو کون دیکہیگا اور جناب کو کسطرح حکم ہوگا کہ مجہے تعمیل حکم ہوئے یا نہین گورو موصوف اس گفتگو اعتقاد و عقلمندی سے زیادہ تر مہربان ہوئے اور ایکسال اور زندہ رہے کہتا۔ धारम گہاتم قوم مینہ ساکن موضع گہوڑے علاقہ جیپور گورو بہگتی اور قول کی اعتقادسی اوس درجہ اولی کو پہنچے کہ کرتارتہ ہوگئے اور بہگوت بہگتون مین اونکے شمار ہوئے ہمیشہ چوری اور رہزنی کا تہا ایک دفعہ خیال آیا کہ اگر اسیطرح عمر گذرے اور بہگوت بہجن نہ کیا تو آدمی اور بہایم مین کیا فرق ہی کسی پر بہگت کی پاس گئے اوسنے ہدایت فرمائی کہ چوری چہوڑ دی گہاتم نے عرض کیا کہ میرے معاش چوری ہے کسطرح چہوٹ سکتی ہی بہگت موصوف نے کہا کہ بعوض اوسکے یہہ چار باتیں اختیار کر اول رہت گفتار دویم سادہو سیوا سیوم خورونوش بعد بہگوت بہوگ وارپن کے چہارم شامل ہونا بہگوت آرتی مین بغور سننے آواز کے گہاتم نے چارون امر قبول کئے تب پر بہگت موصوف نی چیلا کر کے منتر اپدیش کیا گہاتم ممدوح موافق اجازت گورو کے عمل کرتے رہے جو کچہہ چوری سی ہاتہہ آتا سادہو سیوا مین خرچ کر دیتے ایک روز چند بہگت آگئے اور کچہہ گہر مین موجود نہ تہا خرمن جو تیار تہے وہان واسطی چوری غلہ کے پہونچے اور بہگوت خواہش سے محافظ بیخبر ہوگئے غلہ گندم چورا لائے اور سادہو سیوا مین مصروف ہوئے لیکن خدمت کرتی وقت اسقدر خیال ہوجاتا تہا کہ ایسا نہو کہ کان غلہ سراغ نکال کر گرفتار کرلین اور سیوا سادہان مین فرق آجاوے انترجامی بہگوت نی یہہ چہتر کیا کہ کمال زور شور کے آندہی آئے اور مینہ برسا سب سراغ جاتا رہا اور گہاتم نے بدلجمعی تمام خدمت کرے ایک دفعہ گہاتم کے گورو نے بہگوت اوتساہ مین اونکو بولایا اوسوقت بسبب خرچ سادہو سیوا کی کچہہ پاس موجود نہ تہا فکر مین ہوئی اور دولت سرائے راجہ پر آئے دربانان نے جو استفسار کیا تو جواب دیا کہ چور ہون اور گہاتم میرا نام ہے انہون نی لباس امیرانہ دیکہہ کر جانا کہ ہنسی سے اپنے آپ کو چور کہتا ہے کچہہ تعرض نہ کیا اندر گئے اور اصطبل مین سے ایک گہوڑا عمدہ مشکی انتخاب کرکی اور سوار ہوکر چلے دروازہ پر جو محافظان قلعہ نے روکا تو جسطرح گفتگو راست اول ہوئے تہی اوسیطرح کر کے چلے آئے اور طرف اپنے گورو کی روانہ ہوئی شام کیوقت ایک شہر مین بہگوت آرتی ہوتی تہی سنکہہ اور جہانجہہ کے آواز سنکر وہان گئی اور بہگوت کے درشن اور بہجن مین مصروف ہوئے راجا نی جو خبر چوری جانے اسپ کے سنے تو کوتوال کو تاکید شدید کر کے تعینات کیا اور وہ بہ جمعیت سپاہیان سراغ نقش پای اسپ کو دیکہتا ہوا اوسے دروازہ بہگوت مندر پر جہان آرتے ہوتی تہی جا پہونچا اور یقین کر لیا کہ آج مندر مین چور اور گہوڑا دونو ضرور ہین بہگوت بہگت بتسل مہاراج نے خیال فرمایا کہ یہہ کوتوال اسپ کو شناخت کرکی میری بہگت کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دیکہہ دیوے گا اسواسطی گہوڑا مذکور برنگ نقرہ کردیا جسوقت گہاٹم جیو سوار ہوکر دروازہ پر آے اور کوتوال نی دیکہا
تو معہ ہمراہیان مثل رنگ اسپ مذکور سفید ہوگیا اور دل مین کہنے لگا کہ سب علامت اسپ وقہ کی اس اسپ مین موجود
ہین لیکن رنگ وہ نہین حیف کہ محنت رائگان گئے اور نہ معلوم کہ راجا کیا سزا دیوےگا گہاٹم جیو نی حال متغیر اون لوگون کا دیکہہ کر
پوچہا کہ تم کون ہو اور کسواسطی ہمکو دیکہہ کر ملول اور مغموم ہوگئے اونہون نے سب حال بیان کیا اور یہہ بہی کہا کہ اگر گہوڑا نہ ملا
تو راجا ہم سب کو زندہ نہ چہوڑیگا چونکہ بہگوت بہگتون کو دوسر کے دُکہہ سے اپنے جان اور تن کے کچہہ خبر نہین رہتی اسواسطے
گہاٹم جیو نی فرمایا کہ وہ چور ہمین ہین اور یہہ گہوڑا نہ ہے وہی ہے لیکن بہگوت نے اُسکو واسطے میری حفاظت کی نقرہ
رنگ کر دیا ہے اب تم خاطر جمع رکہو کہ مین تمہاری راجا کے پاس معہ اسپ چلتا ہون اور تمکو نیچہ موت سے چہوڑاتا ہون
چنانچہ واپس آے اور کوتوال نی سب حال مفصلہ گذشتہ بیان کیا راجا کہ بہگوت بہگتے اور بہگتون کے مہاسی واقف
تہا بسر و چشم آیا اور گہاٹم جیو کے قدم پکڑ لئے پہر عذر تقصیرات کا کر کے ملتمس ہوا کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن گہاٹم جیو نے
اوسکے عزت اور امتیاز کر کے فرمایا کہ سواے اس اسپ کے اور کچہہ مطلوب نہین راجا نے وہ اسپ معہ دیگر نقد و جنس کنیز نذر
کیا اور گہاٹم جیو نے وہ سب گورو کے خدمت مین لیجا کر بہیٹ کر دیا بی شک بہگوت بہگتے اور بہجن کچ ایسا ہی آپ ہے
چنانچہ خود گیتا جیو مین بہگوت نی فرمایا ہے کہ جسکے اعمال ناقص اور بد بہی ہین لیکن میرا بہجن ایسا کرتا ہے کہ دوسرے
کو ہرگز نہین جانتا اوسکو بی شک سادہو جاننا چاہیئے کسواسطی کہ جو اصل مطلب اور شاستروں کا خلاصہ ہے اوسکو وہ
پہونچ گیا ہے اور بالضرور عمل بد بہی جلد چہوٹ جاوینگے اور مجکو پراپت ہوگا ای ارجن سچ جان کہ میری بہگت کا نام
کبہی نہین ہوتا کتہا नरवाहन نرباہن جیو رادہابلبہی ساکن بہونگام چیلہ ہت ہرنبس جیو بہگوت بہگت
سادہو سیوی ہوے اور گورو کے چرن کملون مین من بچن کرم سی محبت اور بہگتی بلا تکلف تہی ایک شخص تجار کے
کشتے لوٹ لے اور لوٹے خواستگار دیگر مال و منال کی ہوئے جب اوسنے انکار کیا تب قید کر لیا کنیز نرباہن جیو کے
بسبب رحم اوسکو کہانا پہونچایا کرتے تہے ایک روز کنیز مذکورہ نے یہہ تدبیر اوسکو تبلادے کہ آدہی رات کیوقت رادہا
بلبہہ ہت ہرنبس رادہابلبہہ ہت ہرنبس پکار پکار کہنا آواز نرباہن جیو تک پہونچے اور اگر کچہہ استفسار کرین تو ہت ہرنبس
جیو کا چیلہ اپنے آپ کو بیان کر دینا تجار نے حسب فرمودہ کنیز عمل کیا نرباہن جیو بفور سننے نام رادہابلبہہ اور ہت ہرنبس جیو
کے بی محابا دوڑے اور ساہوکار کو ڈنڈوت کر کے پرسان حال ہوئے اوسنے بیان کیا کہ ہت ہرنبس جیو کا چیلہ ہون

اور راداہابہہ لعل جیو کا درم ناخریدہ غلام نرباہن جیو نادم اور پشیمان ہوئی اور بالکل مال اوسکا واپس کرکی تقصیرات کی معافی
چاہے بلک قدمون مین پڑکر عرض کیا کہ تم برادر کلان ہو مجکو چہوٹا بہائی اور غلام جان کر یہہ پرورش کرو کہ اس حال کا افشار
سُوامین جیو پر نہووی تجار ندکو ریہہ حال بہگتی اور اعتقاد نرباہن جیو کا دیکہہ کر اوسیوقت بہگوت سرن ہوا اور گشائین ہرجیو
کی خدمت مین آیا چیلہ ہو کر بہگوت بہگت ہوگیا اور گشائین جیو بہی اعتقاد نرباہن جیو سی کمال رضامند ہوئی یہان ایک غرض
دامنگیر ہوا اور یہہ ہی کہ ایک کہتا تو کہا تم کے لکہہ آئے کہ وہ چور سے کیا کرتا تہا دوسری کہتا یہہ نرباہن جیو کی لکہی کہ قزاق اور
رہزن تہے کیا بہگوت بہگت چور اور قزاقی کو گناہ نہین سمجہتی جواب یہہ ہی کہ بہگوت بہگت بالضرور رہزنی اور چوری وغیرہ کو
اعمال بد سمجہتے ہین اور اوسکے نزدیک نہین جاتی اور بہگوت بہگتون کی برابر جہان مین تایب اور پرہیزگار کوئی نہین
نہ دیانتدار اور یہہ جو تحریر کہا تم و نرباہن جیو سی ہوئی تو چوری مین شمار نہین ہوتے چوری وہ ہے کہ اپنے ذات کے
واسطے ہووے اور اوسسے حاجت روائی خرچ عیال و اطفال کی ہو اب اور اعتراض پیدا ہوا کہ اس تحریر سی چوری
کا ثابت ہوگیا کہ خوب لوگون کا مال لوٹا کرے اور سادہو سیوا کیا کرے جواب یہہ ہی کہ ہرگز چوری کرکے سادہو سیوا واجب
نہین مال طیب اور پاک سے سادہو سیوا واجب ہے اور مطلب میرا یہہ نہ تہا کہ جو کچہہ سمجہہ کر اعتراض پیدا کردیا مطلب یہہ تہا
کہ جسوقت صفائی قلب حاصل ہوئی اور یہہ جہان فانی و ناپایدار معلوم ہونی لگا اور دوئی کا پردہ اوٹہہ گیا اوسوقت جو اعمال
از جانب بہگت سرزد ہوتے ہین وہ سب نیک ہین اگر چوری یا اور قزاقی کرے تو اوسکے گناہ مین وہ بہگت ماخوذ نہین ہوتا
کہ تصدیق اس تحریر کی ادہیائے پنجم اور اسلوک ہفدہم مندرجہ ادہیائے ہجدہم گیتا جیو سی بخوبی ہوتی ہی اور کہا تم کے
کہنا بہی موید ہے کہ بہگوت نی واسطی دور کرنی سُراغ کی آندہے اور مینہہ برسا دیا اور سپ کا رنگ مشکی سی سفید کردیا اور
اور انہی بہگت کی اعمال کو ثواب سمجہہ کر جانبدار اوسکے ہوئے علاوہ ازان سب دہرم کرم واسطی حصول بہگوت بہگتی کی ہین
جسکام سی کہ بہگوت بہگتی ہو وہ داخل چوری نہین بلکہ مثل دیگر سادہن کی ہی چنانچہ کہا تم و نرباہن دونوسی رضامند ہے
بہگوت اور گورو کی ہوئے اگر وے چور اور قزاق ہوتی تو بہگوت کیون رضامند ہوتے سوائے ازین سمرتہہ کو کچہہ گناہ
نہین ہوتا جسطرح گنگا جیو مین سب قسم کی پانی پہنچکر گنگا جل ہوجاتی ہین اور آتش سوزان مین ہر ایک شی تابہ چیزکین آتش
واضح ہو کہ سادہو سیوا دہ پرم دہرم ہی کہ اوسکے واسطے بہگوت بہگتون نے خاص بہگوت کا زیور اوتار کر فروخت کردیا ہی دیگر
اعمال کی تو کیا حقیقت ہے بلک خود بدولت ساہوکار ہو کر اپنے بہگتون کی ہاتہہ سی ہنڈی کراتی ہین اور اوس جگہ تر سی خوش و محظوظ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہوتے ہین کہ تصدیق اسکی اہرپال شکنچن کے کتہا سی ہوتی ہی محبت صادق و اعتقاد راسخ واجب ہے کہ تمام کی اعتقاد کو نگاہ
کرنی چاہئی کہ کسقدر گورو کی قول پر راست اور ثابت قدم تہا کہ جان تک سی دریغ نہ کیا اور نرباہن جیو کی اعتقاد کو دیکہنا چاہئیے
کہ اپنی گورو اور اشٹ کا صرف نام سنکر سہ لکہہ وسی ہزار روپیہ کا مال واپس کر دیا اور اپنی آپ کو بہگت کی ایذا رسانی کا گنہگار سمجہا
غرض بہگوت بہگتی مین اعتقاد ہونا از جملہ مقدمات مقدم تر ہے اور ایک وجہہ اسباب مین اخیر کتہا کہ تمام مین مندرج ہوی سوائے
اوسکے ایک یہہ ہی کہ جس قصور سی بالی اور راون رانده درگاه ہوکر قتل کو پہونچے وہ ہے قصور سگریو اور بہبہیکہن سے بہی
سرزد ہوا لیکن وی بہگتے کے پرتاب سی زمرہ مہا بہاگوتا و بہگوت سکہاؤن کے شمار ہوئے تو بہگوت بہگتی کو یہہ پرتاب
ہی کہ سب گناہ مبدل بہ ثواب ہو جاتے ہین کتہا ۹ * गजपति گجپت راجہ نیلاچل یعنی پرشوتم پورے مین بہگوت
بہگت ہوئے گسائین سری کرشن چیتن اپنے گورو مین اعتقاد کامل رکہتے تہے جب اونکی درشن کر لیتے تب راج کاج کیا کرتے
ایکروز گورو موصوف نی حاضرے سے منع کر دیا راجا صاحب کو اسقدر غم اور فکر ہوا کہ راج کاج چہوڑ دیا اور سنیاسی روپ
ہوکر آوارہ و سرگشتہ با امید قدمبوسی پہرا کرتے لیکن چونکہ گسائین جیو جگناتہہ پوری سی باہر نہین جاتے تہے اسواسطے درشن
نہوتے بروز رتہہ جاترا گسائین موصوف کو رتہہ کے آگے نرت اور کیرتن کرتے دیکہا راجہ نے دوڑ کر قدم پکڑ لئے اور عاجز
اور دین ہوکر قدمون کو نچہوڑا گسائین جیو نی جو حال راجا کا دیکہا اور والے محبت پر لحاظ کیا تو اوٹہا کر چہاتے سے لگایا اور
پریم کے سمدر مین غوطہ دیکر حسب دلخواہ آنند مین پورن کیا * کتہا ۱۰ चतुरदास سوآمین چترداس جیو پرم بہگت
بیراگوان ہوئے سوائے بہگوت بہجن کے اور کسیطرف محبت نہ تہی اوسی پرم آنند مین مگن رہکر ہمیشہ بہگوت روپ کے
رنگ مین رنگین رہتی تہی جنہون نی متہرا اور برج منڈل مین گشت کر کے سبکو آنند دیا اور بہاگوت دہرم مین مستقل اور مضبوط
ہوکر اپنی شیرین کلامی سے جابجا بہگوت بہگتون کی ست سنگ کا لطف اوٹہایا جنکے مہاکو سنت اور مہنت اور
بی شمار بہگوت بہگتون نے جہان مین مشہور کیا اور گورو بہگتے مین ایسے ہوے کہ سب سے گوی سبقت کی لی گئی گورو کہ ہمیشہ
مکان پر تشریف لایا کرتے بہگوت روپ جان کر بہاو اور بہگتے سے اونکے سیوا پوجا کیا کرتے استری سوآمین جیو کے
حسین اور نوجوان تہی اوسکو گورو کے خدمت مین تعینات کر دیا کہ جو ارشاد کرین اوسکی تعمیل بسر و چشم کرنا اور خود اپنی دہرم پر
ایسی مستقل رہی کہ کبہی راسخ الاعتقادے مین تجاوز نہ آیا بلکہ روز بروز اعتقاد اور محبت کی گورو چرن مین ترقی ہوتی
رہی آخرش سب اسباب و دولت اور استری گورو کی بہینٹ کر کی بعد ڈنڈوت و اجازت برج منڈل مین تشریف لائے صبح سے

منگل آرتی سے گوبند دیو مہاراج کی درشن کیا کرتے اور سرنگار آرتے کیشو دیو جیو کے اور راج بہوگ نندگانوکا دیکہا
گوردہن جیو مین رادہاکنڈ پر ہوتے ہوئے برندابن مین آتی اور اس گشت اور بہگوت چنتون کے پرم آنند مین تمام دن رات رہتے
ایک دفعہ نندگانو مین مان سرودر پر بی خورو نوش رہی چونکہ نندگانو کے رئیس اعظم نند بابا ہین اور خبر گیری مسافران کہ جو اونکی مکان پر
مہمان ہووین اونپر واجب ہے اسواسطی نند جیو کے صاحبزادہ بلند اقبال یعنی بہگوت بہگت تسبل کرپاسندہ مہاراج اپنے
مہمان کو بی خورو نوش نہ دیکہہ سکے و بلباس طفل دوازدہ سالہ دودہ ایک کٹورہ مین لائے اور سوامین چتر داس جیو کو دیا سوامین
چتر داس جیو نے جو روپ انوپ دیکہا تو بامید دوبارہ دیکہنے کے پانی کی درخواست کی جب تا دیر وہ طفل چنچل اور شوخ پانی
نہ لایا تو مضطرب اور بیقرار ہو گئے بہگوت نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ پانی کے کچہہ ضرورت نہین تمکو دودہ ہر ایک برجباسی سے
ملتا رہے گا سوامین جیو نی عرض کیا کہ برجباسیون کو دودہ ازبس عزیز ہی کہ ماتا جسودہا نی دودہ کیواسطی آپ کو چہوڑ دیا تہا
پہر وہ لوگ مجکو دودہ کسطرح دین گے بہگوت نی فرمایا کہ ضرور ملیگا چنانچہ حسب الارشاد ہر یک دہام مین سوامین جیو گئی اور وہان
کی باشندہ دودہ لیکر حاضر ہوئی جو کوئی نہ لایا تو خود سوامین جیو اوسکی گہر مین جا کر لے آئے بر تقدیر کسی نی انکار کیا تو وہ دودہ
خراب ہو گیا اور اگر کسی نی ناراضی دینی دودہ سی ظاہر کری تو پہر اوسکے گہر دودہ نہ ہوا بلکہ اب تک دستور ہی کہ جو کوئی سوامین
چتر داس جیو کی خاندان کا چیلہ ہی اوسکو دودہ بلا طلب ملتا ہی فی الحقیقت گورو سیوا اور اعتقاد سی کونسی نعمت غیر مترقبہ نہین ملتی
کہتا" रायबदन راگہو داس جیو پرم بہگت بہگوت کے ہوئے اپنی تصنیفات مین دوہرا بمعنے لاغر خواہ حقیر تخلص کیا کرتے تہے
اسواسطی اگرچہ لوگ دُبلا کہتی تہی لیکن بہگتی بہاو مین فربہ اور موتی جہنت تہی بہگوت دہرم کی متعلق جو آچار ہین اونپر حسب
فرمودہ شاستر کی بخوبی عمل کیا اور گورو چیلہ کے جو قاعدہ شاستروں مین لکہا ہے اوسکو ایسا ظاہر اور روشن کر دیا کہ اور کسی سے
نہین ہو سکتا یعنی بایو پوران مین جو یہہ لکہا ہے کہ جو منتر ہے وہ ہی گورو ہی اور جو گورو ہی وہ ہی بہگوت ہے جب گورو خوش ہو جایگا
वायुपुराण
تو بہگوت خود بخود رضامند اور لسبی بہوت ہو جاوے گا سو راگہو داس جیو نی اپنی گورو کو بہگوت روپ جانکر ایسی سیوا کری
کہ گورو اور بہگوت کو رضامند کر لیا اور جسکو اپنا چیلا کیا تو اوسکو فی الفور بہگوت سنمکہہ کرکے آواگون کے دکہہ سے
چہوڑا دیا ظاہر اور باطن سی ایسی سرل اور صاف ہوئی کہ کلجگ کے کائی کبہی نزدیک نہ آنی پائی زبان سی کلمہ بیہودہ کبہی سرزد
نہوا دنرات سوای بہگوت چرتر کیرتن کی اور کچہہ کام نہ تہا مصنف نی جو تمثیل الماس کے اونکی واسطی لکہی تو مطلب یہہ ہی کہ جسطرح
الماس کو اہرن پر رکہہ کر گہن مارتے ہین اور شکستہ نہین ہوتا بلکہ اوس اہرن مین گہس جاتا ہے اور جب اوسکا سمجہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

لاکر مقابل کرتے ہین تو اہرن سی نکل آتا ہے اسیطرح راگہوداس جیو تہے کہ ہواے گرم و سرد رنج راحت زمانہ اونکی مستقل مزاجی اور مضبوط بہاو بہگتے مین خلل انداز نہین ہو سکتے تہے اور ست سنگ کو دیکہہ کر اسطرح آملی تہی کہ جسطرح الماس اپنے ہمجنس کو دیکہہ کر آملتا ہے

نشٹہا ہشتم دربیان پرتما وارچا مشتمل کتہا پانزدہ بہگت

سرے رگہنندن سوآمین کے چرن کملون کی سنکہہ ریکہا کو ڈنڈوت کرکے پہر ہنس (हंस) اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ برہمہ لوک مین ظاہر ہوکر برہما کو اوپدیش کیا شاستر ونکا سدہانت ہی کہ بہگوت کی پراپتے کے واسطے بہگوت کے ہے پوجا ارچا جب منتر وغیرہ سادہن ہے اور پوجا ارچا بدون موجود ہونے اوسکے کہ جسکا پوجن کرنا چاہیے ہو نہین سکتے اور بلا پوجا ارچا بہگوت کے پراپتے مشکل ہے اسواسطے کرنا کردین قبل مہاراج کو یہہ خیال ہوا کہ جس حالت مین حصر سری پراپتے کا اوپہ پوجا کے ہوا اور وہ بلا موجود گے ممکن نہین تو اودہار لوگونکا کسطرح ہوگا اسواسطی خود بہگوت کہ جسطرح واسطی بہگتونکے اوتار دہارن کرتے تہے اور کرتا ہے اوسیطرح پرتما روپ ہوکر اس جہان مین ظاہر ہوا چنانچہ بارہ پرتما مثل بدرینارائن رنگناتہہ سوآمین و گوبند دیوجیو وغیرہ سوم بہگت یعنی خود ظاہر شدہ ہین و جگناتہہ رای جیو و بردراج وغیرہ چند پرتما ایسی ہین (स्वयंव्यक्ति) کہ برہما و شیو وغیرہ دیوتاؤن نی استہاپن کرے اور بعض منیشہ اور گہیشرون کی استہاپت کردہ ہین جب ان مورتیونسے بہی بہگوت نے جانا کہ سبکو میسر نہین تب سالگرام روپ ہوکر ظاہر ہوے کہ بکثرت لوگون کو میسر ہون بعد ش جب یہہ جانا کہ یہہ بہی ہر ایک کو عدم دستیاب ہے تب اجازت فرمائے کہ سونی چاندے اور پاکہان وغیرہ کے پرتما بنا کر اور موافق بید منترون کے پرتشٹہا کرکے پوجن کرین اور سب پرتماؤن کی پوجن اور درشن مین معجزہ دکہایا کہ جس نے انہہ ہوکر یعنے لاشریک جان کر آرادہن کیا منزل مقصود کو پہونچ گیا اور یہان تک کرنا اور دیالتا کو کار فرمایا کہ جو کوئی تصویر کہیچوا کر اور بہگوت جان کر پوجن کرتا ہے بہگوت کو پراپت ہوتا ہے سو اس بہگوت بگرہ پوجن درشنکو بہگتون نی چند طرح پرمانا ہے اول یہہ کہ بعض تو اوس پرتما کو اصل بہگوت کی تصویر اور مورتی جان کر اسطرح (विग्रह) پر پوجن کرتے ہین کہ اول مانسے پوجن اور پہر اوس بگرہ مورتے کا اور بعض کا یہہ اعتقاد ہے کہ اوسی پرتما کو پورن برہمہ سچدانندگہن مانتے ہین مانسے پوجن وغیرہ کے کچہہ ضرورت نہین اور تیسری فریق کا یہہ قول ہے کہ اصل مورتی اوس سچدانندگہن کے لوگون کی تصور اور زد بیان

ہین جلد نہین آ سکتی واسطی حجابی دل کی اوس اصل بھگوت روپ مین اس مورتی کا درشن اور پوجن کرتے ہین اور ہر ایک
موافق اپنے عقیدہ اور یقین کے مراد کو پہونچتے ہین سو جب کہ یہہ بات ظاہر ہو گئی کہ خود بھگوت نے واسطے اودّہار جگت
کے اپنا روپ بصورت پرتما کے ظاہر کیا ہے تو کمال واجب ہوا کہ بھگوت وگرہ کو ایشر روپ جان کر با اعتقاد کامل درشن
اور پوجن کیا کرے ہزارون کروڑون کا اودّہار بدولت اعتقاد پرتماؤن کے ہوا اور ہوتا ہے بہاگوت کا قول ہے
کہ مکند یعنے بھگوت کی مورتی کا درشن اور اوس مورتی کی درشن کرنیوالے کا ملنا یا مورتی کے چڑھے ہوئے پھولون کا سونگھنا
اور تلسی دل کا کہانا اور بھگوت مندر مین جانا اور ڈنڈوت کرنے یہہ سب بھگوت لوگ کو پراپت کرتے ہین نارد پنچراتر مین
مندرج ہے کہ سالگرام جیو کا اشنان جس ظرف مین کرایا جاتا ہے اوسکا ساتوین دفعہ کا دہوون درجہ گنگا جل کا رکہتا
ہے سو مہاتم درشن وغیرہ کا اسی خیال کر لینا چاہئے کہ کسقدر ہوگا لیکن واضح ہو کہ یہہ پوجن آرادہن بھگوت مورتی کا
کچھ ایسا آسان امر نہین کہ راہ چلتے اوس درجہ اعلی کو پہنچا دیوے یعنے کمال مشکل ہے کیا معنے کہ بموجب شاسترون
کے بھگوت ایک بیاپک اور برہہ سروپ ہے جب تک کہ دیگر اعتقادات کو اور طرح طرح کے اعتراضات اور
خامے طبع کو صفحہ دل سے محکوک کر کے خاص اوس مورتے مین طبیعت نہ لگے گی تب تک کسطرح ملنا بھگوت کا
ممکن ہے اور وہ طبیعت ایسے لگی کہ دوسرے طرف نہ جاوے اور نہ دوسرے کے پناہ یا بھروسا ہووے ذکر ہے
کہ ایک شخص خواستگار اسباب دنیا کو بھگوت کی پوجن کرنے سے دولت نہ ملے بہ ہدایت کسی شخص کے بھگوت مورتے
کو طاق مین رکہہ کر درگا مورتے کا پوجن کرنے لگا ایک روز خیال ہوا کہ دہوپ جو درگا کو دیتا ہون اول بھگوت کو
پہونچتے ہونگے اسواسطے بھگوت پرتما کے ناک مین روئی بھرنے لگا اوسوقت بھگوت خوش ہوے اور
فرمایا کہ کیا تمنا ہے بیان کر اوسنے عرض کیا کہ پوجن وغیرہ سے تو کبھی راضی نہ ہوئے اور گستاخی سے
خوشنود ہوئے اسکے کیا وجہہ ہے فرمایا کہ بایام پوجن تو ہم کو پتھر کے مورتے جانا کرتا تہا اور اسوقت سب طرف سے
طبیعت کو کھینچ کر بھگوت روپ تصور کیا اسواسطے رضامند ہوا مطلب اس ذکر سے یہہ حاصل ہوا کہ بھگوت
مورتے کو پورن برہہ سچدانند گہن جانے نہ مورتے سنگ ایک ناٹکی کہتا ہے کہ گجرات مین بھگوت مورتی کا
قدر اوپاسن بہاو اور پرم بہگتے سے کیا کرتے تہے اوسکے دیہہ مسکن مین ہیڈیو نکا زور ہوا اور چند لڑکون کو بہیڑیا
اوٹھالی گیا اس بات کے سنکر ہوش گئے اور موصل ہاتہہ مین لیکر تمام رات جاگنے لگے عرصہ تک

CC-0 ... ollection, Haridwar

یہہ حال گذرا کہ دن کو تیار ہے بہوگ و رسوئے و سرنگار بہگوت مین رہتی اور رات کو مصروف بحفاظت بہگوت کو کمال
کرنا ہوئے اور سا پچہاسات موجود ہوئی بائی نی جو آواز جہم جہام گہونگہرو وغیرہ کی سُنے تو موبل اوٹہا کر دوڑے دیکہا کہ
کوئی لڑکا شیام سندر موہنی روپ ہی پوچہا کہ تو کون ہی جواب دیا کہ وہ ہی الیشر پرماتما ہون کہ جسکے مورتی کو تو مالک جان کر آرادہن
کرتی ہی سو جو تجکو مطلوب ہو درخواست کر بائی نی خوش ہوکر کہا کہ اگر فی الحقیقت تو الیشر پرماتما ہے تو یہہ بر مانگتے ہون کہ اس میرے
لڑکی کو بہیڈیا نہ لیجاوے اُوہ واہ بای جسودہا خواہ کوشلیا تم روپ مطلب یہہ کہ اعتقاد کامل بہگوت مورتی مین اس درجہ کا ہووے کہ اگر خود بہگوت
ظاہر ہوکر آوے تب ہی اپنا مالک اوس مورتی کو ہی سمجہتا رہے اور اگر دوسری طرف طبیعت گئی تو عشق کہان اور جسطرح عورت کو دوسرے
مرد کی تعریف و خوبصورتی کا بیان ممنوع ہی اسیطرح اپنے سیوا مورتی کی روبرو اور کسیکے زیبایش وغیرہ ذہن مین
نہ لاوے کہ مورتی کی پوجا پرکار مین یہہ بات لکہی ہی اور جسطرح کوئی غلام اپنے آقا کو جان سی زیادہ تر عزیز جانتا ہو اور ہر طرح کے
سامان طیار کرکے وقتاً فوقتاً اوسکی روبرو پیش کرتا ہو اسیطرح اپنی سُوامین سیوا مورتی کی سیوا اور خدمت واجب ہے مثلاً موسم
گرمی ہی تو سامان ٹٹی ہای خس و بادکشی و خوشبویات مکلف و آب سرد و آبپاشی و مکان ہوادار و پہول و پوشاک زرق برق و دیا
تیار کرسکے ایکروز مین چند دفعہ آرایش بہگوت کی کرے اور علی ہذا القیاس موسم برسات و سرما وغیرہ مین موافق لوازمات اوس
موسم کی کاربند ہو غرض جو کچہہ اپنی جان اور اپنے آرام اور نمود کیواسطی تکلفات و آرایش و تیار رہے اسباب ملبوسات ہر قسم
و اطعمہ و اشربہ وغیرہ کے کرتا ہی اوسی دہ چند و صد چند بہگوت کیواسطی کرے اور جسروز کوئی تیوہار مثل ہولی و دیوالی و دسہرہ
و بسنت پنچمی وغیرہ یا ساونہجے کا موسم یا ماہ ساون جہولا جہولانے کا چرترا یا بہگوت جنم و تسو مثل رام نومین و جنم اشٹمی و نرسنگہہ
چتردشی و باون دوادشی وغیرہ یا تیرتہہ اور برت کا دن ہو اس دہوم دہام کے ساتہہ اوتسو و آرایش وغیرہ کیا کرے کہ جسطرح
اپنی لڑکی یا لڑکے کی شادی مین یا بروز تولد فرزند کیا کرتے ہین کہانتک شرح کی جای کہ یہہ امر متعلق اپنی محبت دلی اور بہگوت کرپا اور خوش نصیبی
کی ہی یہہ اوتسو وغیرہ اسملاک مین مثل خواب و تعجبات کے ہین البتہ دکہن مین یا متہرا برندابن و اجودہیا وغیرہ مین رایج ہین خاکسار
کو یاد ہے کہ ایک گشائین برندابن کی ایکشخص کاردار کے مکان پر بروز بسنت پنچمی پہول ڈول بنایا طوائف حسب معمول جو کاردار
موصوف کی مکان پر واسطی انعام اوس تیوہار کے آئی تو اوسنے بلحاظ گشائین جیو راگ نہ سنا اور رخصت کیا گشائین جیو
نی فرمایا کہ بہگوت کی سامنے راگ کسواسطے نہین ہوتا کاردار نی پوچہا کہ کیا بہگوت کے سامنے بہی طوایفان کا ناچ راگ ہوتا ہے گشائین
جیو نی فرمایا کہ اگر ناچ اور راگ کی شوقین بہگوت نہ ہوتے تو جہان مین رواج ہے کسطرح پاتا جو کچہہ عیش و آرام کا سامان جہان تک

چشم ظاہر اور باطن کو نظر آوے سب بہگوت کی واسطی ہی کہ اصول ہر ایک امر کا بہگوت سی ہی شانزدہ قسم کا پوجن
جو مشہور اور معروف ہے وہ واسطی بہگوت مورتی اور مانسی پوجن کے برابر ہی فرق اسقدر ہے کہ واسطی مورتی پوجن کی
تو سامان ظاہر مین کرنی پڑتی ہین اور واسطی مانسی پوجن کے دل اور تصور مین منجملہ شانزدہ قسم مذکور کی اول आवाहन آواہن
ہی آواہن اوس دیوتا کا کرنا پڑتا ہی کہ جس کے کبھی کسی روز پوجا کرنی ہو اور بہگوت پوجن کا آواہن صرف اسیقدر
مانتی ہین کہ صبحی اپنی سوامین کو خواب سے اوٹہانا اور ڈنڈوت کرنی اور اسلوک وید بہگوت جگانی کی پڑہنی اور گانی دویم آسن
आसन فرش سنگہاسن وغیرہ کمال آرایش کے ساتھ بچھانا و جاروب کشی وغیرہ سیوم पाद्य پادیہ یعنی چرن بہگوت کی دہونی
اور انگوچھہ سی پونچھنی چہارم अर्घ ارگھہ یعنی ہاتھہ موہنہ دہولانا پنجم आचमन آچمن یعنی داتون کرلا کرانا ششم
स्नान اشنان یعنی غسل کرانا انگوچھہ سی جسم پوچھنا دہوتی کرانی ہفتم वस्त्र بستر لباس مکلف و زیورات سی آراستہ
کرنی ہشتم यज्ञोपवीत جگیوپویت یعنی جنیوسونی کا یا ریشمی یا سوت کا زرد کرکے پہنانا نہم गंध گندہ یعنی خوشبویات
مثل چندن و زعفران و مشک و عطریات وغیرہ لگانی دہم पुष्प پشپ یعنی پہول بہگوت کی مکٹ اور جہوکہ وغیرہ
مین لگانی اور مالا پہولون کی پہنانی یازدہم धूप دہوپ یعنی بخورات عفران و مشک و اگر و عنبر وغیرہ کی دینی دوازدہم
दीप دیپ یعنی چراغ روشن کرنا سیزدہم नैवेद्य نئی بید یعنی سب قسم کی کہانی کہلانی آچمن کرانا پانی پلانا کر لا کرانا ہاتہہ
دہولانی انگوچھہ سی ہاتھہ موہنہ پوچھنا پان طیار کرکے دینا چہاردہم दक्षिणा دچھنا یعنی نذر پیش کرنی پانزدہم
नीराजन نیراجن یعنی آرتی کرنی پردچھنا دینی مطلب پردچھنا کا تصدق ہونی سی ہی اور پشپ انجلی دینے یعنی پہول اوپر بکہیرنی شانزدہم
प्रदक्षिणा پشپانجلی पुष्पांजली
بسرجن اور یہان مراد بسرجن سی یہہ ہی کہ پلنگ و توشک بچھانا تکیہ چادر لحاف وغیرہ سامان عطر و پان و خوردنی و
رخصت کرنا
پوشیدنی پاس پلنگ کے طیار کر دینا اور بر وقت آرام فرمانی بہگوت کے پانو دبانی واضح ہو کہ اس شانزدہ قسم کا آرا
دہن مثل جگناتہہ رای جیو و بدری ناراین و رنگ ناتہہ واجودہیا و برنداابن مین ہر روزہ سات دفعہ ہوتا ہی اور بعض جگہہ
پانچ دفعہ اور اکثر جگہہ تین دفعہ یعنی ایک بوقت صبح منگل آرتی دویم بوقت دوپہر راج بہوگ سیوم بوقت شام معمولی آرتی سو پرستش
اور درشن کرنیوالی کو سات دفعہ یہہ آرادہن از بس ضروری ہی ورنہ تین دفعہ سی کم نہ ہو اور واضح ہو کہ بموجب قول تنتر شاستر و پورانوں
کی جو مورتی سوئم بیکت یعنی خود ظاہر شدہ مثل بدری ناراین و رنگ ناتہہ سوامین و گوبند دیو وغیرہ و سالگرام مورتی و لنگ وغیرہ تیرتہہ ہین وہی بارہ بارہ کوس تک شدہ اور پاک کرتی ہین اور جو مورتی دیوتاؤن کی استہاپت کیے وہی چار چار کوس تک اور جو
स्वयंव्यक्ति
नीमषारण्य

CC-0. ... Collection, Haridwar

کہیثر اور سدہ لوگون نی براجمان کی وہی دو دو کوس تک اور جو مورتے دیگر اشخاص سی موافق قواعد شاستروں کے قایم
ہوئی وہی ایک ایک کوس تک اور جو مورتی صرف گہر مین براجمان کر لیتی ہین وہی اوسی گہر کو پاک اور شدہ کرتے ہین بہگوت نی کرپا
کر کے سب سامان واسطی اودہار اس جیو کی طیار کر دے کہ کسیطرح دل چرن کملون مین لگی لیکن کوئی ایسے اعمال سخت اور
بدہم لوگون کی پیش آ رہی ہین کہ ہرگز اس سہل طریق پر بہی طبیعت نہین لگتی کوے شہر اور قصبہ نہین کہ وہان بہگوت مندر اور
ٹہاکر دوارہ نہ ہو مگر بوجہ ہاری سستی کیا ممکن ہے کہ کوی درشنون کے واسطی جاوے بالخصوص دولت مند اور اونہین بہی نوکری
پیشہ گشت وسیر چکلہ کے واسطی جہان تک کوئی لیجاوے ہزار دل اور قدمون سی موجود اور جو کوی ٹہاکر دوارہ کی چلنے
کہے تو گویا دم نکل گیا بلکہ بروقت گشت اگر راہ مین کوئی مندر آجاوے تو یہہ فرماوین کہ میان شام ہوگئی اور فرصت نہین پہر
کسیوقت درشن کرینگے اور اگر شاذ و نادر کبہی اتفاق جانے کا ہو بہی گیا تو تمام زمانہ کی جہگڑہ قصہ ڈگری ڈسمس وغیرہ کا ذکر
وہان یاد آیا جب تک بیٹہی رہین وہی ذکر رہی کیا ممکن کہ ایک دفعہ بہگوت نام زبان پر آوے بلکہ اگر کوے شخص بہجن
کرتا ہو تو اوسکو بہی اپنے طرف متوجہ کر لین یہہ حال نہ شنیدہ ہی بلکہ بچشم خود دیدہ کہان تک لکہون کہ خوف طوالت
اور ناراضی اون اشخاص کا کہ جو میرے اس تحریر کو نسبت اپنی سمجہہ لیوین دامنگیر ہے اونہین اول درجہ است مند و نالائق
کاہی سو صد آفرین کہ اعمال تو ایسی بصورت اور تمناوہ کہ ضرور پرم دہام کو جاوینگی کیون نہ سد گتے ہوگے ارے دل پاپی اب بہی
شرم کر اور خیال کر کے دیکہہ کہ آدمی جسم بار بار نہین ملتا نہ معلوم کونسے اعمال نیک سی یہہ جسم ملا ہی اس دیہہ کو پاکے
کر جو چرن کملون مین سری گہنند سوامین کے نہ لگا تو تجہہ سے سوا ای اور کون کم نصیب ہے بہت روپیہ پیدا کرنا جہوٹہ سچ بول کر
لوگون کو گرویدہ کر لینا یہ قول گسائین تلسی داس جیو کے طوایفان کو خوب آتا ہے اور اگر یہہ جسم براے لذاید دنیا
سمجہہ رکہا ہے تو خوک اور سگ و خر وغیرہ کو بہی سب لذاید شہوات وغیرہ کے حاصل ہین جسم انسانی اور اون جسمون مین
اسیقدر فرق ہی کہ اس جسم کی بدولت بہگوت حاصل ہوتا ہے اگر بہگوت چرنون مین دل نہ لگایا تو خوک و سگ وغیرہ سے
بہی زیادہ تر نالایق و گنہگار ہے کسواسطی کہ اون اجسام مین براے آیندہ گناہ لازم نہین آتے اعمال سابقہ کو بہوگتے
ہین اور آدمی کو در صورت نکرنے بہگوت بہجن کے ہزارہا گناہ عاید ہوتے ہین پس اب تجکو اوس روپ انوپ کا
جیون کرنا واجب ہے **سویا گ پوہر** اوبہوبنجی گرگنجن منج بنی من ال بئی + نونیل کلیورست جہکا جہلکین پلکین نرب
گودلی ارنبد سی آنن روپ مرند انندت لوچن بہرنگ بہی + منہین نسبی اس ناک جو تو کہو جگ مین بہل کون جیے

کمل بہرہ جس رس چشم بہنور اگر دل مین ایسے طفل نے قیام نہین کیا تو زندگی کا کیا مزہ

کتھا ۱ राजा चंद्रहास्य راجہ چندرہاس خوردسالی سی الیسی بہگوت بہگت ہوے کہ مہابہاگوتون مین منتخب و نامور

ہین اور ابتک اونکی بہگتی کا جس مثل چندرہاس یعنی چاندنی کی سب شاسترون مین مندرج ہے جیمنی

اسمید مین لکہا ہے کہ پیدا ہووے راجہ کیرل دیس کی گہر جب چندرہانس موصوف پیدا ہوئے تو ایک پانو کے

मेधावी

چہہ انگلی تہے کہ سامدرک مین منحوس لکہے ہین روز ولادت سی تہوڑے عرصہ بعد کوئے غنیم چڑہ آیا اور راجہ پدر

सामुद्रिक علم قیافہ

موصوف اوس لڑائی مین مارا گیا والدہ چندرہاس کی ستی ہو گئے اور دایہ اونکو لیکر کنتل پور مین چلی آئے راجہ

کنتل پور کے وزیر کا نام دہرشٹ بدہی تہا اوسکے گہر رہنے لگے پہر وہ بہی مرگئی اور چندرہاس بیچارے شہر مین لاوارث

پہرنے لگے جو کوئی کچھہ دیتا تو اوسے شکم سیری کر لیتے ایک روز نارد جیو تشریف لائے اور سالگرام جیو کی پرتما دے

کر ارشاد فرما گئے کہ جو کچھہ ہو جپ وغیرہ کرے اس پرتما کو دکہا لینا چندرہاس جیو اوس مورتی کو مُکہہ مین رکہتے اور موافق

ارشاد نارد جیو کے عمل کیا کرتے تہوڑے ہے عرصہ مین بہگوت کی محبت ہو گئے اکروز اوس وزیر کی گہر تقریب جنہہ بہوج

براہمن آئے تہے اونسے براہمنون سے پوچہا کہ میرے لڑکے کو بر یعنے شوہر کون اور کیسا ملیگا اونہون نے چندرہاس جیو کا

نشان دیا کہ یہہ طفل اس کا شوہر ہوگا وزیر کو کمال شاق و ناگوار ہوا کہ ہاے میرے دختر کنیز زادہ کے زوجیت مین آویگی

جلادون کو کہا کہ اس طفل کو جنگل مین لیجا کر قتل کرو جلاد جنگل مین لی گئے اور حکم وزیر کا سُنا کر کہا کہ اب تمہارا محافظ

کون ہی چندرہاس جیو کو مطلق غم اور فکر اپنے قتل کا نہوا اور فرمایا کہ ایک لحظہ میرے قتل مین تامل کرو

پس ازان سالگرام جیو کا پوجن کیا اور جلادان کو اشارت قتل کر کے بہگوت دہیان کی سمادہی لگا لے بہگوت بہگت

تصور از یکسو دل ۱۲

رچھک مہاراج نے اون جلادان سنگ دل کے دلمین ایسا رحم ڈال دیا کہ ایک انگلی فاضل کو واسطی ملاحظہ کرانے

محافظ نگہبان ۱۲ انگشت ۱۲

وزیر کے کاٹ کر لی گئے اور چندرہاس جیو کو اوسی جنگل مین چہوڑ گئے چندرہاس جیو تین روز تک بہگوت دہیان

مین مگن اور مسرور پہرتے رہے جسوقت دہوپ ہوتی تو پرندا اپنے پرون کا سایہ کرتی اور وقت شب درندہ واسطے

حفاظت کے آتے اتفاقاً کلند نامی راجہ چندناوتی کا کہ بتقریب صید افگنی اوس جنگل مین ہوا اور چندرہاس جیو کو اپنے

گہر لے گیا بسبب نہونی کسی وارث کی اپنا بیٹا تصور کر کے سب علوم کی تعلیم کے بعد ازان راج تلک کر کے تمام

کارخانہ ملکی والے سپرد کر دیا اور خود بہگوت بہجن مین مصروف ہوا یہہ راجہ کلند باج گذار راجہ کنتل پور کا تہا جب

روز حکومت چندرہاس جیو سے محصول ہمولے نہ پہونچا تو دہرشٹ بدہی وزیر معہ فوج آیا راجہ کلند خبر پا کر واسطی ملاقات

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کیا اور بہت اعزاز اور تعظیم سے ساتھہ شہر مین لایا چندرہاس جیو کے ملاقات کرائی اور حال فتح راج کا بیان کیا وزیر
مذکور چندرہاس جیو کو پہچان کر مغموم و متفکر در پے قتل ہوا اور یہہ تدبیر سوجہی کہ چندرہاس کو کنتل پور مین بھیجکر وہان مروا ڈالنا
چاہیئے اسواسطی راجا کلند کو دہمکایا کہ تمکو مناسب تہا بلا اطلاع ہماری راجا کی چندرہاس کو راج تلک کر دیتی اب چندرہاس کو بذریعہ خط
موسومہ مدن اپنے پسر کے روانہ کنتل پور کرتا ہون کہ وہ منظور ہے راج تلک کے کرا دیگا چنانچہ چندرہاس جیو معہ خط روانہ
ہوئی اور متصل کنتل پور اوسی وزیر کے باغ مین ٹہرے اشنان پوجا کرے اور بھگوت پرشاد بہوجن کر کے بسبب کسل راہ سو گئے
اتفاقاً بکہیا دختر وزیر مذکور واسطے سیر باغ کے آئے سکہیون سی علیحدہ ہو کر جہان چندرہاس جیو آرام مین تہی وہان پہونچی
اور بفور دیکہنے جمال چندرہاس جیو کے عاشق ہو کر بھگوت سی خواستگار ہوئے کہ یہہ شخص میرا شوہر ہووے پھر جو نگاہ اوسکی طرف کمر
چندرہاس جیو کے گئی تو ایک خط کمر مین دیکہکر نکال لیا اور پڑہا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ ای مدن بفور پہونچنی حامل خط کی بکہہ
اسکو دیدینا اور اگر توقف ہوا تو موجب میری ناراضی کا ہے دختر وزیر نے پڑہ کر افسوس کیا کہ ہای یہہ محبوب مرغوب ناحق
مارا جاویگا اور پھر یہہ خیال مین آیا کہ میرا والد مدت سی متلاشی کسی خوبصورت اور لایق جوان کا میری واسطی تہا اور مجہے
بروقت روانگی بہت جلد شادی کر دینے کا وعدہ کیا تہا سو اس شخص کو میرے واسطی روانہ کیا ہی اور بسبب جلدی کی بعد لفظ
بکہہ کے حرف یا لکہنا سہو ہو گیا ہی سو حرف یا بنا دینا چاہیئے چنانچہ اپنی سرمہ کی سیاہی سی بنا کر اور خط چندرہاس جیو کے
کمر مین رکہہ کر چلے آئے چندرہاس جیو مدن پسر وزیر کے پاس پہونچے اور خط دیا وہ بہت خوش ہوا اور اوسیوقت سامان کر کے
شادی چندرہاس کی اپنی ہمشیر کے ساتھہ کر دی جب وزیر کو حسب تحریر مدن کی خبر پہونچی تو ایسا مغموم اور ناراض ہوا
کہ رنگ فق ہو گیا بسبب شدت رنج اوسیوقت روانہ ہو کر اپنے گہر آیا اور مدن اپنی پسر کو لعنت ملامت کرنی لگا اوسنے خط مذکور پیش
کیا اور عذرات کئی وزیر مذکور نے اپنے دلمین یہہ صلاح کی کہ اگر دختر بیوہ رہے تو رہو لیکن چندرہاس کو قتل کر دینا واجب ہے
اسواسطی جلادون کو طلب کر کے اجازت دی کہ صبحی جو شخص درگا بہون مین آوے اوسکا قتل کر دینا اور چندرہاس جیو سی کہا
کہ ہماری خاندان مین بعد شادی کے درگا پوجن واجب ہے تم صبحی درگا بہون مین جا کر پوجن کر آؤ وزیر نالائق نی تو یہہ تدبیر کی
اور بھگوت کی یہہ خواہش ہوئی کہ کنتل پور کا راج ہی چندرہاس جیو کو ملجاوے اسواسطی راجہ کنتل پور کے دلمین ہوا کہ اب فرزند
کو راج و عمر دونون ناپایدار ہین اور بھگوت بہجن سی سوائی اور کچہہ کار آمد نہین سو یہہ راج تو چندرہاس داماد وزیر کو کہ لایق فرزند
ہی دینا چاہیئی اور باقی عمر بھگوت بہجن مین صرف کرنی واجب ہے صبحی جسوقت چندرہاس جیو واسطی درگا پوجن کے چلی تو راجا نے

ہے وزیر کو طلب کرکے فرمایا کہ ہم راج تلک چندر ہاس کو دیتے ہین اوسکو جلد لاؤ وہ اس خوشی سی کہ راج اپنی گہر مین
ہے جسم مین نہ سمایا اور چندر ہاس جیو کی پاس آکر اونکو توراجا کی خدمت مین بہیجدیا اور خود درگا بہون مین واسطی پوجا کے
جانے چندر ہاس جیو کو فی الفور راج تلک کردیا اور سب کارخانہ اونکی سپرد کیا مدن پسر وزیر جب درگا بہون مین پہونچا تو
ہی کام آیا اور وزیر بعد اطلاعیانے قتل پسر کے سر پر خاک ڈالتا ہوا اوسکی نعش پر پہنچکر اور سنگ سے سر مارکر مر رہا یہہ حال
ہاس جیو نی سنا اور درگا بہون مین آکر شدت رحم اور کرناسی بیتاب ہوگئی بعد ازان باامید زندگی مقتولان درگا کی استتت
در جب کچہہ جواب جانب درگا سی حاصل نہ ہوا تو تلوار نکال کر اپنے قتل کی مستعد ہوئے درگا مہارانی ساکہات ہوے
ہاتہہ چندر ہاس جیو کا پکڑ کر فرمایا کہ وزیر دشت و دمرشت بدہی ہمیشہ درپی تمہارے قتل کے رہتا تہا کہ بعوض اوسکی معہ پسر مارا
گنہگار ۱۲ ناقص العقل ۱۲
بے زندہ کردینا مصلحت نہین چندر ہاس جیو نی عرض کیا کہ درست ہے لیکن آپ کو یہہ بہی توطاقت ہی کہ اونکی دل
تبدیل کرکے بہگوت بہگت کردیوین تاکہ پہر کسی کے ساتہہ بدی نکرین درگا مہارانی خوش ہوئی اور دونو کو زندہ کردیا وزیر بے
پریاب بہگوت بہگتے اور بہگتون کا دیکہا تو معتقد ہوا اور چندر ہاس جیو کے چرنون مین کمال محبت سے گرکر بہگوت سرن ہو گیا
در ہاس جیو نی مین سو برس راج کیا اور بہگوت بہگتی کا ایسا رواج دیا کہ تمام ملک بہگت ہوگیا جب راجہ جدہشٹر نی جگ اسومید
اور اسپ جگ کو چندر ہاس جیو نی پکڑ لیا تو بہگوت سری کرشن مہاراج نی سمجہا کہ جس حالت مین چندر ہاس جیو نی مجہکو پکڑ کر اپنی
مین ایسا بند کرلیا ہی کہ ہرگز باہر نہین جاسکتا کیس کو طاقت ہی کہ چندر ہاس جیو کو لڑائے مین فتح کرسکے اسواسطی خود چندر
ہاس جیو کی پاس تشریف لیگئے اور ارجن کے ساتہہ صلح مصالحت کراکر اسپ جگ کا واپس کرایا بعد ازان چندر ہاس جیو نی راج تلک
پسر کلان کو کردیا اور خود راجہ جدہشٹر کے جگ مین شامل ہوئی اب اس کتہا سی غور کرنا چاہئے کہ کسقدر ہدایات واسطی بہگتون
کی ہین اول تو پرتاپ نشہا کا پہل دوئم کہ بہگوت بہگت موت سے بہی ہراسان نہین ہوتی سیوم یہہ کہ بروقت آنی کسی صدمہ سخت کے
ممکن نہین کہ بہگوت کا بہجن و تصور چہوٹ جاوی چہارم یہہ کہ جو اونکی ساتہہ بدی کرتا ہی اوسکو بہی نیک ہی ثمرہ بخشتے ہین علاوہ
ازان یہہ بات تو عام ہے کہ بہگوت اپنے بہگتون کی ایسے قابو مین ہو جاتی ہین کہ اپنے رضامندی سی اونکی رضامندی
مقدم ترسمجہتی ہین چنانچہ چندر ہاس جیو سی اسپ جگ جو واپس کرایا تو خود جاکر اپنی بہگت سی منت و سماجت کری اور زبردستی نہ کی
ورنہ ایک لحظہ مین کروڑون برہمانڈ کو ظاہر اور ناپید کرسکتے ہین کتہا

नामदेव نامدیو جیو چیلہ گیان دیو لشن سوامی
سنسر داوالی بہگتے کا جہان روشن کرنی کو مثل آفتاب کے ہوے خوردسالی ہی مین اپنے بہگتی اور بہاوسی بہگوت کو قابو مین کرلیا

بھگوت انس سی اونکی پیدائش ہے اور حال یہہ ہی کہ پنڈرپور مین بامدیو نامی قوم کا چھیپی بھگوت بھگت ہوا اوسکے لڑکی خورد
سالی مین بیوہ ہوگئے جب دوازدہ سالہ ہوئے تو بامدیو نے واسطے بھگوت سیوا اور پوجن کے ہدایت فرماکر کہا کہ
محبت اور بھگتی کے سبب خواہش و تمنا بھگوت پورن کردیوینگے دختر ممدوحہ نی اوسی روز سی بہ کمال بھگتی و اعتقاد ایسی سیوا
پوجا اختیار کے کہ عرصہ قلیل مین بھگوت رضامند ہوگئے یہان تک کہ بمقتضاے جوانی جو اوسکو خواہش کام کی ہوئی تو وہ
بھی بھگوت نی پورن کرے اور اوس دختر کو حمل رہ گیا تمام قوم مین اور شہر مین یہہ بات مشہور ہوئی اور معاندین مجبت کی واسطے
بدنامی بامدیو کے مراد دلی حاصل ہوگئے شدہ شدہ یہہ خبر بامدیو تک پہونچی اور دختر سی پوچھا کہ یہہ کیا بدبختی ہی اوسنے
کہا کہ تم نی فرمایا تھا کہ سب تمنا تیرے بھگوت سے حاصل ہونگے سو جو ہوا وہ بھگوت سے ہوا بامدیو جیو اس مژدہ سی اسقدر خوش
ہوئے کہ جسم مین نہ سمائے اور جب لڑکا پیدا ہوا تو تمام مال و اسباب اوسکی تولد کی خوشی مین خیرات کردیا نامدیو نام رکھا
اور جان سی زیادہ عزیز جانا واسطی رفع اعتراض و سیہ باطنی نامعتقدان و نالایقان کی علاوہ ازکتھا پوران وغیرہ بھگوت کا قول
یاد آیا دوسرے اسکندہ بھاگوت مین لکھا ہے کہ نہ کام یا جملہ کامنا یا مکتے کیواسطی مجکو مستقل بہاوسی جو سیون کرتی ہین تو
خود سب کامنا پورن کرتاہون ایکادش مین لکھاہے کہ اپنی بھگتون کو تا بہ مکتے عنایت کرتاہون دنیاوی کامنا کے تو
کیا حقیقت ہی قطع نظر قول مذکور سی جسحالت مین کہ بھگوت اپنی بھگتون کیواسطی بیکنٹھ دھام کو چھوڑکر چلے آتے ہین اور آپنے جسم
بناتے ہین کہہ وہم اور قیاس سی باہر ہین پس اگر کسی اپنے بھگت خواستگار کام کے کامنا پورن کرے تو کیا بعید ہی اگر بھگوت
کے اوتار و گوپکا وغیرہ کے چرترون پر اعتبار ہے تو نامدیو جیو کا پیدا ہونا خاص بھگوت سے بہر حال راست و درست ہے
القصہ روز تولد سی ہے نامدیو جیو کو بھگوت کا پریم ہوا اور جس جس قدر عمر بڑہتی گئے اوسی اوسی قدر پریم اور بھگتی مین بھی ترقی ہوتے
گئے جب دو چار سالہ ہوئے تو کھیل بھگوت آرادہن کے کھیلتے یعنے بھگوت مورتی بناکر اور آبھوکہن بستر اوسکو پہناکر جسطرح
اونکا نانا سیوا آرتی کیا کرتا تھا سب اوسیطرح کرتے اور بھگوت کے تصور اور دہیان مین محو ہوجایا کرتے نانا پر روز
تقاضا رہتا کہ یہہ بھگوت مورتے مجکو بخش دو اور وہ بسبب خورد سالے حیلہ بہانہ کردیا کرتا ایک روز اونکے نانا نے کہا
کہ دس پانچ روز مین ایک گانو جاؤنگا اور تین روز بعد آونگا تم میرے غیبت مین سیوا پوجا بھگوت کی کیجو اگر بھگوت نے
تمہارا بھوگ لگانا قبول کرلیا تو سیوا پوجا تمکو سپرد کردونگا نامدیو جیو خوش ہوئے اور دن شمار کرنے لگے نانا سی ہر روز
یوم روانگے پوچھا کرتے اور کمال اپنے دل مین خوش ہوا کرتے آخر وہ دن آیا اور نانا سب ترکیب بھگوت کی سیوا اور

دوده پلانی کے سمجها کر روانه هوا نامدیو جیو کو سرشام سی شوق هوا اور جب لَو کی آنی مین دیر هوئی تو خود جنگل مین جا کر اُسے
پهر والده نے تقاضا کیا که دوده پلانے کا وقت آگیا اسواسطی بهت جلدی سی دوده گرم کیا اور خوشبویات و مصری
ملا کر کمال محبت و خوشی سی کٹوره بهگوت کی روبرو لی گئے لیکن یهه خوف دلمین رہا که مجهسے کچهه قصور نه هو گیا هو بهگوت کے
سامنی دست بسته کمال عجز سی عرض کیا که مهاراج دوده تیار هی مجکو اپنا غلام تصور فرما کر نوش فرماوین اور اپنے غلام
کو پیر مانند دیوین اگرچه بهگوت محبت قلبی نامدیو سی راضی هوئے اور اونکی دلمین اپنے سروپ کی جاننے اور بهاو اور عقل
سلیم کی ترقی کردی لیکن یکایک بلا صفائی و امتحان کامل اعتقاد کے دوده نوش نفرمایا نامدیو جیو خورد سال تهی اور خیال
مین یهه بات تهی که بهگوت بهی مثل دیگر آدمیون کی دوده پیا کرتے هین اسواسطی بهگوت کی خاموشی سی ملول هوئی اور روبرو سے
علیحده هو کر دم سرد بهرنی لگے جب نا امیدی سی هوئی تو رونی لگی اور کها که مهاراج کسواسطی دوده نهین پیتے دیکهو تو مصری
بهت ڈالی هے اور گرم خوب کیا هی آخر جب بالکل مایوسی هوئی تو با دیده زار و دل بیقرار بی خور و خواب پڑ رهی اور اسیطرح
دو روز گذرے تیسری روز که فردا ہی اوسکی اونکا نانا آنے والا تها یهه اضطراب هوا که آج اگر بهگوت نے دوده نوش نفرمایا تو صبح
سیوا پوجا مجکو نصیب نه هوگی اسواسطی بکمال احتیاط دوده تیار کیا اور بهگوت کے روبرو لی گئے چند دفعه عرض معروض واسطے
پینی کے کری جب تامل هوا تو چهرے نکال کر اپنی گلا کاٹنی کے مستعد هوئے بهگوت نی جو یهه پختگی اعتقاد کی دیکهی تو ایکبارگی
سی تو اونکا هاته پکڑ لیا اور دوسرے هاته سی کٹوره دوده کا اوٹها کر نوش کرنے لگے جب دوده کٹوره مین تهوڑا رہا تو نامدیو جیو نی
که هر روز تو خوب کٹوره بهر بهر پیتی هو مین تین روز کا بهوکها هون کچهه میرے واسطے بهی تو چهوڑو بهگوت نے هنسے اور اپنا جهوٹا بهی
عنایت فرمایا فی الحقیقت بقول اسکندپوران که بهگوت نه چوب کے مورت مین هی نه سنگ کی اور نه دیگر جگهه صرف اس شخص کے
اعتقاد مین موجود هی درینصورت اعتقاد کامل واجب هے فردا ہی اوسکی نانا نامدیو جیو کا آیا اور حال دوده پلانی کا پوچها نامدیو جیو نی
کمال آنند سی سب سرگذشت بیان کی اور یهه بهی کها که نه معلوم کس قصور سی دو روز مجکو حیران کیا تیسری روز جب مین
اپنا گلا کاٹنی لگا تب ماری ڈر کے پی گیا اور وه تو بالکل پیٔے جاتا تها جب مینی واویلا کی تب تهوڑا سا مجکو دیا نانا نی جب
یهه حال سنا تو پریم آنند مین مگن هو گیا اور کها که همکو بهی تو دکهلاؤ نامدیو جیو اوسیطرح کٹوره تیار کرکے لے گئے اور جب سمجهه بالغ
تو وه هی جا کو دکهلا کر کها که موجود هے بهگوت نی فوراً نوش کر لیا واه واه بهگت بتسلا اور پریم جیوار تا که جسکو بدنیت سمجهتے
هین اور شیواد ک جسکے واسطی طرح طرحکی سمادهے لگاتی هین وه اپنے بهگتون کے بهگتی اور محبت کے ایسا قابو مین هی که اوسکے

خواہش کے موافق سب کچھہ کرتا ہے اسبات کی شہرت تمام ملک مین ہوگئے اور بادشاہ ملک نے کہ ملیچھ تہا نامدیوجیو کو طلب
کرکے کہا کہ ہمنے سُنا ہے تمکو خدا ملا ہے سو ہمارے بلاقات بہی خداسی کرادو یا کچھہ کرامات اور معجزہ دکہلاؤ نامدیوجیو نی فرمایا
کہ اگر ہم مین کچھہ کرامات ہوتے تو چھیپے کا پیشہ کیون کرتے اور کسواسطے دن بہرتے جو کوئی سادہو سنت آجاتا ہے آدہ سیر آٹا
بانٹ کہاتے ہین کہ اوسکی بدولت آپ نے طلب کرلیا بادشاہ نی کہا کہ ہم یہہ گفتگو مکروفریب کے کچھہ نہین سنتے ماد گاو مردہ
موجود کو زندہ کردو ورنہ تمہارا قتل کردونگا نامدیوجیو نے ایک بشن پد تصنیف کرکی کیرتن کیا مصرعہ مطلع کا یہہ ہی ے بنتی سُن جگدیس
ہماری ** فوراً سُننے اوس پد کی ماد گاو زندہ ہوگئے اور بادشاہ معتقد ہوکر اور قدمون مین پڑکر ملتمس ہوا کہ خزانہ و جاگیر وغیرہ جو کچھہ
مطلوب ہو ارشاد فرماوین تاکہ نذر کرون نامدیوجیو نی فرمایا کہ ہمکو کچھہ مطلوب نہین ایک رخصت درکار ہے بادشاہ نے ایک
پلنگ طلائی و مرصع بہیٹ کیا اوسکو سر پر رکہہ کر چلے اور ملازمان بادشاہ جو ہمراہ آئے تہے سب کو واپس کردیا راستہ
مین ایک دریا تہا پلنگ کو اوسمین ڈال دیا بادشاہ نے جو خبر سُنی تو متعجب ہوا اور ملازم اپنا بہیجکر اوس پلنگ کو طلب
کیا کہ اوسکے نمونہ کا دوسرا پلنگ بنوایا جاوے نامدیوجیو نے اوس پلنگ سی بہتر بیشمار پلنگ دریا سے نکال کر
ڈالدے اور فرمایا کہ اپنا شناخت کرکے لیجاؤ تب تو بادشاہ کی عقل گئے اور آکر قدمون مین پڑا نامدیوجی نے
بادشاہ کو اجازت فرمائے کہ پھر کسی سادہون کو تکلیف نہ دینا اور نہ کبہی ہمکو یاد کرنا یہہ کہہ کر اپنے گہر چلے آئے ایک روز
واسطے بہگوت درشن کی کہ پنڈرپور مین ٹہاکردوارہ واقع ہے گئی دروازہ پر کثرت لوگون کی تہی خیال کیا کہ اگر جفت پا
دروازہ پر چہوڑتا ہون تو دو دوالے رہے گی اسواسطے پاپوش کمر سے باندہ کر مندر مین گئے اتفاقاً کنارہ
پاپوش نظر آتا تہا کسی نے دیکہہ لیا اور زدوکوب کرکے مندر سے نکال دیا نامدیوجیو کو مطلق کچھہ خیال اوس زدوکوب کا
نہ ہوا اور نہ غصہ آیا مندر کی پیچہے جاکر بیٹہہ رہے اور بہگوت سے یہہ عرض کرے کہ جو مجکو سزا فرمائے بہت
کیا لیکن مجکو آپ کے سوائے کچھہ ٹہکانا نہین اور نہ کچھہ مطلوب ہی اگر درشن دیگر اشخاص کو ہین تو گوشہ میرے
کیطرف رہین یہہ عرض کرکے کیرتن شروع کیا اور بشن پد کہ محتوی ہر طعنہ اور اپنے حقارت کے ہے گایا مطلع کا مصرعہ
یہہ ہے ے ہین ہے ذات میری جادون رایا * بہگوت سُنتے ہی اس پد کے گانا اور دیا تاسی بیقرار ہوگئے
اور مندر کو بیخ و بنیاد سے پہیر کر دروازہ اوسکا نامدیوجیو کے طرف کردیا یہہ حیرتر دیکہہ کر سب ہنت وغیرہ نادم و پشیمان
ہوئے اور نامدیوجیو کے قدمون پر سر رکہہ خطا معاف کرائی ابتک دروازہ اوس مندر کا بجانب جنوب واقع ہے

CC-0. ... Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک روز نامدیوجیو کے گھر کو آگ لگ گئے بھگوت پریم مین آنند ہوکر جو چیز اوس مکان سے علحدہ رکھی تھی آگ
مین ڈالنی لگے اور عرض کیا کہ سب کو منظور فرماوین بھگوت خوب ہنسی اور فرمایا کہ کیا اس آگ مین بھی مجھکو جانا چاہئے
عرض کیا کہ یہہ گھر آپ کا ہے آپ سے سوای اور کون دخل کر سکتا ہے بھگوت نی خوش ہوکر خود بنا چھپر ایسا خوبصورت باندہ
دیا کہ کبھی کسے نے نہین دیکھا تھا لوگون نی نامدیوجیو سے پوچھا کہ یہہ چھپر کس نے چھایا ہے اور کیا مزدورے لیتا ہے
نامدیوجیو نے فرمایا کہ مزدورے سخت ہے یعنے تن من دہن چاہتا ہے اور جب یہہ مزدورے اول لی لیتا ہے
تب نظر آتا ہے پنڈرپور مین ایک ساہوکار تہا اوسنے تلادان کرکے زر کثیر تمام شہر مین تقسیم کیا کسی کے کہنے سے نامدیو
جیو کو بھی بولایا نامدیوجیو نے دو دفعہ کہلا بھیجا کہ ہمکو کچھہ مطلوب نہین تیسری دفعہ جب آدمی آیا تو تشریف لی گئی ساہوکار
نے کہا کہ مین نے تمام شہر مین زر کثیر تقسیم کیا ہے کچھہ تم بھی لو کہ میرا بھلا ہووے نامدیوجیو نی فرمایا کہ جسمین تیرا بھلا
ہوتا ہو ہمکو کب دریغ ہے اور دلمین خیال کیا کہ جب اس شخص سے غرور دولت کا دور ہوگا تب بھلا ہوگا اسواسطے
ایک تلسی دل پر حرف راکہ نصف نام رگھنندن سوامین کا ہے لکھہ کر ساہوکار سے کہا کہ اسکے برابر سونا وزن کیجو ساہوکار
نے کہا کہ کیا میرا خندہ کرتے ہو میرے فیاضی اور رحم پر کہ تمہارے نسبت منظور ہے نگاہ کرکے طلب کرو نامدیوجیو
فرمایا کہ ہنسے اور خندہ کا کچھہ واسطہ نہین اسی کے برابر مطلوب ہے ساہوکار نے وزنہ منگا کر اندکے سونہ رکھہ دیا
لیکن وہ سونا برابر نہ ہوا تب تو ترازو منگائے اور پانچ سات من سونا رکھا تب بھی پلہ جانب تلسی دل کا زمین پر رہا
پھر ہم قوماں وغیرہ سے طلا منگا کر رکھا وہ بھی کم رہا تب تو ساہوکار اور دیگر لواحقین کو کمال فکر ہوا اور نامدیوجیو کو معلوم
ہوگیا کہ غرور دولت تو رفع ہوا لیکن جو کچھہ ثواب مدت العمر مین کئی ہین اونکا غرور باقی ہے وہ بھی دور کرنا ضرور ہے
اسواسطے ساہوکار سی کہا کہ جو ثواب مدت العمر ستے کئی ہین اونکا بھی سنکلپ کر دے شاید برابر ہو جاوے ساہوکار
نی اونکا بھی سنکلپ کر دیا جب برابر نہ ہو تو لاچار کہنے لگا کہ اسیقدر لیجیو نامدیوجیو نے فرمایا کہ ای بیوقوف یہہ دولت
ہمارے کس کام کی ہے ایک بھگوت بھکتے دہن چاہئے کہ جسکے تعلق سب دیوتا اور سب نعمات ہر دو جہان ہین ساہوکار کے
نادم ہوا اور معتقد ہوکر بھگوت بھگت ہو گیا جب یہہ معرکہ گذر چکا تو بھگوت نے ا راده امتحان ایکادشی برت نامدیوجیو کا کیا
اور لاغر براہمن کے روپ سے تشریف لاکر نامدیوجیو سی مستدعی بھوجن کی ہوئے نامدیوجیو نی بسبب ایکادشی کی انکار کیا
براہمن نے کہا کہ یہہ سب گرسنگی میری جان بر لب ہے اسیوقت کچھہ لاؤ غرض براہمن کیطرف سی استبداد لینی اور نامدیوجی کے

H. Hari Dass Sahib, Nabha (Stat

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Harid

جانب سے ندینی کا اسقدر ہوا کہ دونو باہم کر لڑ پڑے شور و غل سنکر لوگ جمع ہوگئے اور نامدیوجیو کو سمجہایا کہ کچہہ سامان سے
دیکر رخصت کرو لیکن نامدیوجیو نی ایکادشی برت کو مقدم سمجہہ کر کچہہ ندیا اور برہمن کو یہہ ہٹہہ ہوئے کہ بدون لئے ہرگز نہ جاؤنگا
دروازہ پر پڑا رہا اور شام کیوقت بسبب گرسنگے مرگیا جو لوگ ناواقف قاعدہ برت ایکادشی سی تہی کہنے لگے کہ نامدیو نی برہمہ
ہتیا کرے نامدیوجیو کو مطلق فکر و اندیشہ نہ ہوا اور چتا بنا کر معہ براہمن مذکور اوسمین بیٹہہ گئے لوگون کو کہا کہ آگ دیدو بہگوت
ہنس پڑے اور صدق دل و اعتقاد کامل نامدیوجیو کا دیکہہ کر کمال راضی ہوئے لوگون نے جو یہہ حال دیکہا تو معتقد
ہوکر نامدیوجیو کے قدمون مین پڑے ایکادشی کو جاگرن نامدیوجیو کے مکان پر ہوا کرتا تہا ہر بہگتون کو تشنگی ہوئے اور پانی
موجود نہ تہا کووے واسطے لانی پانی کے بخوف پریت یعنی خبیث کی کہ باوڑی مین رہتا تہا اوس نصف شب مین نہ جا سکا
نامدیوجیو گاگر یعنے سبو چہ لیکر خود تشریف لیگئے اور خبیث بصورت مہیب دہولناک آیا نامدیوجیو نے یہہ پد کہ مطلع
اوسکا تحریر ہوتا ہے تال ہاتہہ مین لیکر کیرتن کیا ای آئی میرے لنبک ناتہہ دہرتی پانو سرگ لو مانہو جو جن بہر بہر ناتہہ
بہگوت اوسی بہوت مین سی ظاہر ہوئے اور وہ بہوت بہی نامدیوجیو کے کرپاسی بہگوت دہام کو پہونچا نامدیوجیو ایکادشی
کے جاگرن مین ایسی معتقد ورپرے ہوئے کہ سب جاگرن کرنے والونمین اول درجہ اونکا ہے اور اب تک دستور ہے
کہ جہان جاگرن ایکادشی کا ہوتا ہے اول پد مصنفہ نامدیوجیو کا واسطی منگلاچرن کی گاتی ہین [illegible] **کہتا ہے**
الہ جیو پرم بہگوت بہگت ہوئے تیرتہہ جاترا کو جاتی ہوئے کسے راجا کی باغ سرسبز و شاداب مین ایکدرخت کی نیچے
بہگوت سیوا و پوجا کرنے لگے آنب پختہ دیکہہ کر واسطی بہگوت بہوگ کے باغبان سی مانگی اوسنے جواب دیا کہ اگر بدون آنب
کہائے دل نہین رہتا تو خود توڑ لو چونکہ الہ جیو کو اپنے واسطے ضرورت نہ تہی بہگوت کی واسطی درخواست کری تہی
اسواسطی بہگوت نی شاخہای اوس درخت کی ایسی نیچی کردی کہ سنگہاسن کے اوپر پہونچ گئے اور الہ جیو نی آنب بہگوت
بہیٹ کئی باغبان نی راجا کو خبر پہونچائے اور وہ آگر قدمون مین پڑا عرض کیا کہ آپ کے قدمون کے برکت سی مین
اور یہہ باغ بلکہ تمام ملک پوتر ہوگیا اب کچہہ کرپا زیادہ کرنے چاہیئے الہ جیو نے بمقتضای رحم اوسکو بہگوت سرن کرکے
بہگت کردیا واضح کہ بہگوت بہگتی اور بہگتون کو یہہ پرتاب ہے کہ شیو برہما دک جنکے چرنون مین اپنا سر جہکاتی ہین اگر
ایکدرخت خم ہوکر زمین پر آگیا تو کیا تعجب ہے **کہتا ہے** यथा राज پرتہی راج راجہ بیکانیر پسر کلیان سنگہ بہگوت بہگت
اور پنڈت ہوئے کبت دوہا وغیرہ بہاکہا مین اور اسلوک سنسکرت مین تصنیف کرکے نہایت پریم اور بہگتی کیسر تر کیا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرتے تہے شاعرے کمال موزون اور حسب قاعدہ پنگل شاستر کی تہی اور معنی و شرح اساد وغیرہ کی اس خوش کلامی و شیرین
گفتاری سی کرتے تہے کہ خواہ نخواہ دل کو فرحت و بھگوت کی طرف نشٹہا ہوتی تہی بھگوت سیوا مین ازبس اعتقاد تہا
اور تارک لذائذ و شہوات نفسانی کی اسقدر تہی کہ مدت العمر عورت کی شکل نہین دیکہے تہے اتفاقاً سفر پیش آیا جبن بھگوت
مورتی کا سیوا پوجن کیا کرتے تہے بحالت سفر اوسکا مانسی پوجن کرتے رہے ایکروز بھگوت مورتی دہیان مین نہ آسکے
بکمال بیقرار ہوئے اور دوسرے روز بہی ایساہی حال ہوا تیسری روز جب وہ مورتی دہیان مین آئی تب دل کو قرار ہوا
لیکن دو روز تک درشن نہ ہونی کا سبب خیال مین نہ آیا اور واسطی دریافت حال بھگوت مندر کی اپنی اہلکاران کو لکہا جواب
آیا کہ بسبب مرمت ہونی مندر کی دو تین روز بھگوت کی مورتی مندر سی باہر رہی تہی راجا کو تپ و بیچینی ہوئی اور بکمال آنند ہوا
راجہ موصوف نی اپنے دل مین عہد کیا تہا کہ متہرا جیو مین دیہہ تیاگ کرین یہہ خبر بادشاہ وقت کو پہونچی اوسنے بسبب تعصب
کی مہم کابل پر تعینات کر دیا راجا کو اس سفر سی بدین سبب کہ ایام زندگی قلیل رہے ہین ایک ایک دن مثل کلپ کی گذرتا
تہا جب روز معہود قریب آیا تو بھگوت نی اوس یوم سی راجا کو مطلع کر دیا سے فی الفور سانڈنی پر سوار ہو کر متہرا جیو مین
آسئے اور حسب عہد وہان دیہہ تیاگ کرکے پرم دہام کو پہونچے جی سنہ کار کا آوازہ تمام جہان مین پہنچا اور نربل جس
بھگوت بھکتی اور بھگتون کا مشہور عالم ہوا ایک حال اور یہی راجہ موصوف کا مترجم ثالث نی لکہا ہے کہ ایک دفعہ
سفر مین اتفاق قیام راجہ ممدوح کا جنگل مین ہوا اور وہان لشکر کو کچہہ سامان خورد و نوش نہ ملا بھگوت نی بمقتضای بھگت
بتسلتا ایک شہر وسیع ظاہر کر دیا کہ سب طرح سے آسایش تمام لشکر کو ہوئے کتہاء

धना भक्त دہنا تو جب پرم
بھگت ہوئے ابتداے اونکی بھگت ہونی کی یہہ ہے کہ بایام خورد سالی ایک براہمن بھگوت بھگت اونکی گہر آیا بھگوت
کی سیوا پوجا کرتا تہا دہنا بھگت نی اوسکو کہا کہ ایک مورتی مجکو بہی عنایت کرو کہ مثل تمہارے سیوا پوجن کیا کرونگا
براہمن نی اول تو حیلہ بہانہ کر دیئے اور جب استبداد زیادہ دیکہا تو چہوٹا سا پتہر کالا حوالہ کیا دہنا جیو نے کمال
محبت سی سر اور آنکہون پر رکہا اور موافق طریقہ اوس براہمن کے سیوا پوجا شروع کرے یعنی اول خود اشنان
کیا اور پہر بھگوت کو اشنان کرا کر تالاب کی مٹے کا تلک لگایا اور بجاے تلسی دلکی برگ سبز چڑہائے اور کمال
خوشی سی ساشٹانگ ڈنڈوت کرے جب والدہ روٹی لائے تو بھگوت کی آگی رکہہ کر اور آنکہہ بند کرکے بیٹہہ گئے
اور بڑے دیر تک منتظر رہے کہ بھگوت بھوگ لگاوین لیکن جب نہ کہائی تو ملول اور غمگین ہو کر بار بار ہاتہہ جوڑے پہر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

طفلانہ استیداد کرکے خوشامد کرے جب بہی نہ کہاے تو تالاب مین ڈالدے اور خود بہی بی خور و نوش رہے چند روز
اسی طرح گذر رہے اور بسبب نقاہت تشنگی و گرسنگی کے قریب المرگ ہوگئی بہگوت کو بر وبہگت تبلتا کا جوش مین آیا اور ظاہر
ہوکر روٹی کہانی شروع کی جب نوبت تا نصف کہانی کے پہونچی تو دہنا جیو نی کہا کہ کیا بالکل تو ہی کہا جائیگا کچہہ مجکو بہی دیگا
یا نہین بہگوت نی ہنس کر باقی روٹی دہنا جیو کی حوالہ کرے اور اسیطرح روز کا معمول ہوگیا دہنا جیو نی جو پریم منوہر روپ بہگوت کا
دیکہا تو ایسا عشق ہوگیا کہ اگر ایک لحظہ اوس روپ کو تصور مین یا ظاہر مین نہ دیکہتے تو بیتاب ہوجاتی بہگوت نے دیکہا کہ جسکے
روٹی بہ محبت کہاتی ہین اوسکی خدمت بہی کچہہ کرنے چاہئے کہ مفت خور رہے اچہے تہین سو دہنا بہگت سی پوچہہ کر
گئو چوگا لایا کرتے ایک دفعہ وہ ہے براہمن آیا اور مطلق نشان سیوا پوجا کا دہنا جیو کے پاس نہ دیکہا سبب پوچہا
دہنا جیو نے کہا کہ مہاراج نہلے پوجا دے گئی تہے کہ مجکو چند روز تک بہو کہا مارا اب بڈہے مشکلون سی ایسا سیدہا
ہوا ہی کہ گائے تک چوگا لاتا ہے براہمن کو تعجب ہوا اور کہا کہ ہم کو بہی دکہلاو دہنا جیو نی براہمن کو بہے درشن کرائے
اور وہ براہمن چرن کملون کو ڈنڈوت کرکی پریم کا جل آنکہون سے برساتا ہوا اپنے گہر آیا اور اوسی روپ کے تصور اور سیوا
بہجن سی ہری کمل دل لوچن جیتا رمن کو خوشنود کرکے کرتارتہ ہوگیا بہگوت نی دہنا بہگت کو ہدایت فرمائے
کہ کانسی مین جاکر راما نند جیو سی منتر اوپدیش لو سو راما نند جیو کے پاس آئے اور انہون نے بمقتضائے اپنے صفائی قلب
کی دہنا بہگت کو پریم بہگت اور برسلہ بہگوت کا جان کر منتر اوپدیش کیا پہر کمال آدر بہاو سی رخصت فرما کر سادہ سیوا کی
ہدایت کی چنانچہ اپنے گہر آکر موافق ہدایت گورو کے کاربند رہے ایک روز واسطے تخم ریزی زراعت کے غلہ
گندم لئے جاتے تہے سادہو آگئے اور وہ غلہ سادہان کے سیوا مین خرچ کردیا اور بخوف والدین کہیت کو مثل تخم ریزی کردہ
کے درست کرکے چلے آئے بہگوت نے سمجہا کہ جو کوئی غلہ زمین مین بامید پیدا ہونے کے ڈالتا ہے وہ چند گونہ
ہوجاتا ہے اور دہنا بہگت نی میرے بہگتون کے کہہ مین وہ غلہ ڈالا ہے تو ہزار گونہ ہوجانا چاہئے اسواسطے
کہیت دہنا بہگت کا دیگر کاشتکاران کی کہیت سی اچہا چہا یا کہ لوگ تعریف کرنے لگے دہنا جیو وہ تعریفات اونکی
براہ خندہ و مزاح کے سمجہے اور ایک روز بطور سیر جو کہیت کیطرف گئے تو کہنا لوگون کا راست پایا بہگوت کے
کرنا اور پریم کے تصدق ہوکر پرم آنند مین مگن ہوگئے اور زیادہ تر بہگوت اور بہگتون کے سیوا مین مصروف
ہوئے انتہے راجہ اندر تو کیا دانا و عقیل ہے کہ واسطے بنانے بجر کے دو ہیچ رکہیشر کو تکلیف دہ ہوا سیری لس ال

ا
جنکو ہر دو جہان کے مطلب حاصل ہوجاوین کچہہ کرنا باقی نہ رہے ۱۲

کمبخت کوکسو اسطی اوٹھا کر نہ لے گیا کہ کڑور بجر سے بہی زیادہ سخت ہے جو یہہ کہتا دہنا بہگت کی ہڈہ کر اور کرنا او بہگت بتلانا
اور رچہوار تا پرم دیال کے سنکر ذرہ بہی نرم نہین ہوتا کتہا ۶ रेवा اودی پور کے قریب ایک مندر روپ چتر بہج
سوآمین کا ہے وہان کا پوجاری دیوا نامی براہمن پیر و ضعیف ہوا ایک روز جب ہو وقت تب حسب دستور معہودہ بہگوت کو آرام
کرا کر مالا پہولون کے اوتارے تو اپنے سر سے لپیٹ لے اور دروازہ مندر کا بند کر دیا اوسیوقت رانا والی اودی پور آگیا اور
دیوا موصوف نے وہ مالا اوتار کر رانا کی گلی مین ڈال دی اتفاقاً ایک بال سفید اوس مالا مین رانا کو نظر آیا اور دیوا موصوف سے پوچہا کہ کیا
بہگوت کی بال سفید ہو گئے دیوا جیو نے جواب دیا کہ ہان مہاراج ہو گئے رانا نی کہا کہ ہم بہی صبح کو دیکہین گے اور یہہ کہکر چلا گیا اگرچہ
دیوا جیو کی زبان سی بی ساختہ وہ بات نکل گئے لیکن پہر کمال خوفناک ہوئی سوای بہگوت کی اور کوئے پناہ نظر نہ آئے اور بیقرار
ہو کر کہنے لگے کہ ہی کہی کیش ہے سوآمن نہ آپ کی بہگتی میرے دلمین ہے اور نہ سیوا پوجا مین اعتقاد لیکن آپ کی چرن
کملون سی اے کوئے سرن اور پناہ بہی نہین کہ جہان جاؤن اب آپ کو ہی میرے شرم ہے جو چاہو سو کرو بہگوت
یہہ بنتی اپنے بہگت کی سنکر دیا اور کرناسی پورن ہو گے اور اوسیوقت اپنے جسم مبارک پر بال سفید نمایان کر لئے صبحی
جو دیوا موصوف نی مندر کہولا اور جسم پر بال سفید دیکہے تو بہگوت کی کرنا اور دیالتا کی پریم مین ایسی بی خود او محو ہو گئے
کہ نیک و بد رنج و راحت اپنی بیگانہ کے کچہہ خبر نہ رہے بعد از آن جو ہوش مین آئی تو کہنے لگی کہ مجہسی مہاپاپ آتما پر جس نے
بہول کر بہی با وجود قرب ہر وقت کی چرن کملونمین دل نہین لگایا اور نہ کبہے بہگتے بہاو سے سمرن بہجن کیا یہہ کرپا کرے تو شاید
میرا خلاف رشتہ پوجاری ہونے کا جناب والا کو راست کرنا منظور ہوا یا اپنی نام کرنا کر دو بندیال ودین بندہ پر خیال فرمایا
رحم کے کہان عاجز نواز ۱۲ عاجز کے پرورش کنندہ ۱۲
غرض اسیطرح بہگتی اور بہاو مین جہکے ہوئے بہگوت کی عاجز نوازی اور دین بتسلتا کی مہما اپنی دلمین بیان کر رہی تہی کہ رانا
مذکور آیا اور بہگوت کی جسم پر بال سفید دیکہہ کر خیال کیا کہ اس براہمن نے کسیکے بال لگا دئی ہین برای امتحان ایک بال
بہگوت کا کہینچا بہگوت کو درد معلوم ہوا اور ناک چڑہائے پہر وہ بال ٹوٹ گیا اور خون کی دہار اس زور سی نکلی کہ رانا کی
گیردن تک پہونچی رانا یہہ حال دیکہہ کر اور بسبب خوف کی غش کہاکر پڑا اور ایک پہر تک بے ہوش رہا پہر اوٹہہ کر دیوا موصوف
کی قدمون مین پڑا اور واسطی عفو تقصیرات کی عذرات پیش کئے حکم ہوا کہ آیندہ اولاد رانا کو جب تک کنور کا منصب ہے تب تک
واسطی درشنون کی اجازت ہی اور جب سے راج تلک ہوئے تب سے اوسکے آمد و رفت اس مندر مین نہو چنانچہ اب تک یہہ
رسم جاری ہے کتہا ۷ دو دختر ایک دختر کسی میندار کے اور دوسری راجا کی بہگوت کرپا کی بدولت اوس درجہ اور مرتبہ بہگتی کو پہونچی کہ جنکے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کہا ابتک بہگوت بہگتوان کے زبان زد ہے اگر اونکو نار اپنی روپ لکہا جاوے تو درست اور بجا حال یہہ ہی کہ ایکدفعہ گورو
راجا کے آئی تہی اور وے بہگوت کی سیوا پوجا حسب قاعدہ کیا کرتے تہے ہر دو دختران ممدوحہ نے اونسے درخواست
بہگوت مورتی کے کرے گورو موصوف نے بسبب خوردسالی اون لڑکیون کے بہگوت مورتی کا دینا تو مناسب سمجہا
اور ایک ایک ٹکرہ شل یعنی سنگ کا حوالہ کر گئے نام اونکا شلپت بتا دیا اور اسقدر اوپدیس کیا کہ دل سی سیوا پوجا کرتی رہو تو سناسا
سُمدرسی ہو جاوگے ہر دو دختر خوش اختر و فرخندہ خصال ہدایت عقاد و محبت سے بہگوت سیوا کرنی لگی اور ایسا دل لگایا کہ بہگوت
نی اونکی دلمین ظہور فرمایا یہان تک حال ہر دو دختر کا شامل تحریر ہوا اب علیحدہ علیحدہ تحریر ہوتا ہے دختر زمیندار کا چچا
اپنے بہائی یعنے والد دختر سے عناد رکہتا تہا اوسکے دیہہ مسکن پر چڑہ آیا اور گانو کو لوٹ لیگیا اوس لوٹ مین دختر ممدوحہ
کے سیوا مورتی بہی گئی اور اپنی فراق و مہاجرت کے بلاے عظیم اوس معصومہ کے جان شیرین پر ڈال گئے یہان تک غم و الم
اوس دختر کو ہوا کہ جہان نظر مین تاریک ہوگیا اور زندگے وبال جان ہوی جب کہ خواب و خور ترک کیا اور لوگ سب طرح
فہمایش کر کے ہار گئے تب لوگون نے اوس لڑکے کو کہا کہ تیرے رشتہ مین جیسے ہم باپ اور بہائی ہین ایسی ہی وے
ہین کہ جو لوٹ لے گئے تو خود جاکر اپنے ٹہاکر لے آو یہہ لڑکے گئے اور جہان اوسکا چچا چوپال مین بیٹہا تہا اور سب آدمی
گانو کے موجود تہے وہان جاکر اپنے ٹہاکر کے درخواست کی وہ بولا کہ پہچان کر لیجا کسی اور شخص نے کہا کہ جیسے یہی محبت
ٹہاکر مین ہے ایسی ہی ٹہاکر کو بہی تیرے ساتہہ ہونی چاہئے تو آواز دے اگر اونکو تیرے ساتہہ محبت ہوگی تو خود چلی آوینگے
وہ لڑکے کہ روتے روتے آنکہین اوسکے ورم کر آئی تہی اور آواز بیٹہ گئی تہی عاجز اور دین ہو کر پکاری کہ شلپلی مہاراج
کہان ہو اور اس اپنی باندی کو کیون چہوڑ آئے بہگوت بمجرد سننے آواز دلے اوس بدہا کا کے فی الفور آکر چہاتی سی لپٹ
گئے اور اوس جان بلب کو حیات تازہ بخش کر ہر دو گانو والون کو معتقد اپنی بہگت اور بہگتنی کا کیا دختر راجہ کو اسقدر محبت
بہگوت مین ہوئے کہ اوسے رنگ مین رنگین ہو گئے اور ہوا و ہوس و لذائذ دنیا کے تمنا کیقلم صفحہ دل سے محکوک ہوئے
لیکن ایک شخص مرتد اور ملیچہ کے ساتہہ شادی اوسکے ہو گئے تہی وہ لینے کو آیا اور اس دختر کو کمال اضطراب بہگوت
سیوا کا ہوا آخر جب والدین نے ہمراہ اوسکے روانہ کیا تو مجبور ہو کر چلے اوس اپنی پرم پریتم شلپلے مہاراج کو اپنی ہمراہ مین
بٹہالیا اور کوئے کنیز ہمراہ نہ لے راستہ مین وہ ملیچہ پاس آیا اور متمنی گفتگو وغیرہ کا ہوا وہ نیک باطنہ مطلق ملتفت نہوی
اور نہ کچہہ کلام کیا وہ شخص بولا کہ تم کسواسطی نہین بولتی اور کیا تمکو درد ہی کہ اوسکی تدبیر کرے جاوے دختر موصوفہ نی جواب دیا

کہ اگر خواہش ہمکلامی کی ہی تو بہگوت بہگتی اختیار کرو ورنہ ہرگز مجکو ہاتہہ نہ لگاؤ اوسکو غصہ آیا اور پہارے بہگوت سیوا کی دریا
مین ڈالدے اس لڑکی کا ماجرت اپنی سوآمین سی یہہ حال ہوا کہ زندگانی مشکل ہوگئی اور خورد و نوش مثل زہر اوس بکہہ نی واسطے
رضامندی کی بہت سی باتین بنائی اور منت خوشامد کرے لیکن کچہہ سودمند نہ ہوا اور اپنی گہر آکر سب حال راہ کا بیان کردیا
عورات نی اوس لڑکے کو سمجہایا اور ساس اپنی ہاتہہ سی کہانا کہلانے لگے لیکن اوس بدبہاگانی لبسبب متعلق ہونے
دل کے بہگوت چرنون مین کچہہ نہ سنا اور نہ کچہہ کہا یا جب سب تدبیرات کرکے ساس وغیرہ مجبور ہوئین تب اوس دختر
سی کہا کہ جو تو کہی سو کرین اوسنے فرمایا کہ اگر بہگوت تشریف لاوین تب میری زندگی ہے ورنہ خیر لاچار سب اوس مقام پر
ائی کہ جہان بہگوت مورتی اوس شخص نے ڈالدی تہی اور اوس خوش نصیبہ نی بحالت گریہ و زاری آواز دے
کہی سوآمین شلیلی مہاراج کہان ہو اور اپنی کنیز سے کسواسطے ناراض ہوگئی اگر بہت سے پانی مین اشنان منظور تہے
تو یہہ داسی گنگا جل منگا کر اشنان کرا سکتی تہے اب کرپا کر و اور درشن دو چونکہ بہگوت اپنی بہگت کے ایسے قابو
مین ہین کہ جسطرح کامی عورت حسین کی بسی بہوت ہوتا ہی وہ آواز عجز کی بہرے ہوئے سنکر فوراً اپنی عاشقہ مہجورہ کو اپنے
دیدار سے جان تازہ عنایت فرمائے سب کو بہگوت بہگتی کا اعتقاد ہوا اور بہگوت بہگتے و سادہ سیوا اختیار
کرکے کرتارتہہ ہوگئے

کہا ۱ सन्तदास

سنت داس جیو بہ موضع نواسے بلائند کے برہمن بس مین
پرم بہگت ہوئے جسطرح راجا پرتہہ نے مع اپنی استری کی بہگوت سیوا کری تہی اوسیطرح سنت داس جیو نے
کری اپنے تصانیف مین بہگوت اور بہگتے اور بہگتون کا پرتاب برابر لکہا اور شاعرے اونکی سور داس جیو
کے شاعرے سے مطابق تہے بہگوت کی جنم اور کرم اور چرترا اور وہ لیلا جو پوشیدہ تہے ایسے مضامین دلچسپ
مین لکہے کہ بالضرور دل نرم ہوکر بہگوت چرنون مین لگتا ہے ایک دفعہ اونکے دلمین یہہ خیال ہوا کہ بہگوت کو
چہتین قسم کے بہوگ لگانے چاہئے سو تصور مین حسب دلخواہ سب بہوجن تیار کئی اور بہگوت کو بہوگ لگایا چونکہ اعتقاد
صادق اور بہگتی راست تہی سری جگناتہہ رای جیو نے وہ مانسی بہوگ قبول و منظور کیا اور واسطی ظاہر کرنی پرتاپ
بہگتی اور بہگت کی پوجاریان کا تیار کردہ بہوجن کو بہوگ نہ لگایا اور راجا کو خواب مین ارشاد کیا کہ سنت داس کے گہر
ہماری ضیافت تہی اوسنے اسقدر طعام مرغوب و لذیذ کہلائے کہ زیادہ کہا گئے اور اب تک اوسکی گرانی ہی راجا
سنت داس جیو کے بہگتی و پرتاب کا معتقد ہوا اور بہگوت بہگتے و بہاو کی ترقی ہوئی *

کہا ۹ साक्षीगोपाल

CC-O. Gurukul Kangri Collection

دو براہمن گوڑ دیس کی رہنی والی منجملہ اونکی ایک پیرانہ سال و خاندانی اور دوسرا نوجوان اور کم خاندان تیرتہہ یاترا مین شامل
تہی جابجا درشن کرکے جب برندابن مین آئے تو ضعیف برہمن بیمار ہو گیا برہمن جوان نی خدمت اوسکی بخوبی کرے
جب آرام ہوا تو اوسنے خوش ہو کر وعدہ شادی کر دینے اپنی دختر کا کیا براہمن خورد نی بعد مبالغہ لیا اوسکی کہنی کو قبول
کیا اور جو گواہی کا ذکر آیا تو براہمن ضعیف نی سری گوپال جیو کو گواہ قرار دیا جب دونو اپنے گھر آئے تو براہمن خورد خواہان ایفائے
وعدہ کا ہوا لیکن زوجہ و پسران براہمن ضعیف کے بلحاظ اپنے خاندان و بزرگی کے منکر ہوگئے اور وعدہ حالت
بیماری کو لائق اعتبار نہ سمجھا آخر پنچایت جمع ہوئے اور دعویدار سی گواہ پوچھے گئے تو اوسنے جواب دیا کہ جسحالت مین گوپال
جیو گواہ ہین تو اور کسی گواہی کی کیا ضرورت ہی پنچایت نی کہا کہ اگر گوپال جیو تشریف لا کر گواہی دیوین تو بلا تامل شادی
ہو جاوے اور نوشت بہی اسبات کے کر دے براہمن دعویدار برندابن مین آیا اور سری گوپال جیو کے مندر
مین حاضر ہوا استدعای تشریف لی چلنے کے کرکے چند روز تک بامید جواب بہرتا رہا جب بہگوت نے سچے
اعتقاد دیکھہ لیا تب ارشاد فرمایا کہ کہین پرتما بہی چلتی ہے برہمن نی عرض کی کہ اگر چلتے نہین تو بولتے کسطرح
ہے بارگیش لاجواب ہوئی اور ساتہہ ہو لئے لیکن اوس براہمن سی فرمانی لگی کہ جب تو پیچہا پھر کر دیکھے گا اوسی جگہہ
کھڑا ہو جاؤنگا اوسنے عرض کیا کہ جو ایسا بہگورا ہووے کہ باوجود ہزار ہا تدبیرات و محنت ہائے شاقہ سمادہی وغیرہ
کی دلمین سی بہاگ جاتا ہے اور جسنے گوپاؤن کا ماکہن وغیرہ چورا کر خوب کہایا اور جو اونہون نے پکڑنے کا ارادہ کیا تو
بھی بہاگ گیا اوسکا کسطرح اعتبار ہووے کہ پیچہے پیچہے آتا ہے یا نہین اسواسطے ساتہہ ساتہہ چلنا چاہیے بہگوت
نے منظور فرمایا کہ ہماری گہونگہرو کے آواز تیرے کانمین پڑتے رہے گی اوسنے مجبوراً بہگوت تو پروسنکے
اواز موافق درشن کے سمجھہ لے اور بہگوت سی حسب فرمودہ اونکی وعدہ کر لیا جب نزدیک وہ مسکن کی پہونچے تو براہمن
کو تمنا ہوئے کہ اب تو روپ انوپ کو آنکہہ بھر دیکہہ لینا چاہیے سو اس خواہش مین وعدہ کو بہول گیا اور پیچہا پھر کر
دیکہا تو بہگوت وہین کھڑے ہو گئے اور براہمن حسب الارشاد گانو مین گیا حال تشریف آوری خود بدولت گوپال جیو مہاراج کا
بیان کر کی پنچایت کو لایا اور بہگوت نی قرار داد فریقین کی گواہی دی سب کو بہگوت اور بہگتی اور بہگتون کا اعتقاد
ہوا اور اوس براہمن کی شادی کمال خوشیکی ساتہہ ہو گئے ابتک سری گوپال جیو مہاراج بموضع گہردان آس گروہ
از مندر سے جگناتہہ رای جیو براجمان ہین اور بہ نام ساکہی گوپال مشہور جو کوئی جاتا ہی درشن پاتا ہی *

...d By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کتھا ۱۰ सीवा سیوان پسر سانگن راجہ اپنے قوم کا واکے دوار کا دیس مین پرم بہگت ہوئی اگرچہ کمدیچ جیواز تارک
سب لذائذ دنیا اور تعلقات کے مشہور ہین لیکن یہہ راجا باوجود متعلق ہونی راج کاج اور موجودگی نعمات دنیا ویہ کے کمدیچ سی
زیادہ تارک دل تہے شجاعت وہمت وسخاوت وطاقت اسقدر تہی کہ بہگوت کے سہائے کرے حال یہہ ہے کہ عزیز خان نامی ملازم
بادشاہ ہے بافوج جرار دوار کا پر چڈہ گیا اور رنچھور جیو مہاراج کی مندر اور شہر کو آگ لگا کر لوگون پر طرح طرح کی ظلم شروع کئی بہگتون
نی اوسوقت اپنی بہگت سیوان سی امداد چاہئے سیوان اوسیوقت معہ خبر وے اپنی ہمراہیان کی سوار ہوا اور پاٹنہ نوب دوار کا
مین پہنچا معاندین کے ساتہہ مقابلہ ہوا اور ایسا اونکو تہ تیغ کیا کہ ہزارہا مقتول ہوے اور بقیۃ السیف بہاگ گئی عزیز خان مردود داخل
جہنم ہوا اور سیوان نی اس فتح عظیم سی کمال خوش ہوکر اور اپنے پران نچہاور کر کے بہگوت کی پرم پد کی راہ لی اس چرتر مین
ایک یہہ اعتراض لازم آیا کہ بہگوت ہمیشہ اپنی بہگتون کی سہائے کرتے رہے ہین یہان سیوان سی کسواسطی درخواست
اپنی سہائے کی کرے اور کسواسطی خود یا اپنی شہر والون کی ہاتہہ سے اوس عزیز خان جہنمی کو مغلوب نہ کر دیا سو واضح ہو
کہ جسقدر بہگوت کی چرتر ہین اسواسطی ہین کہ کیرتن کر کے بہگوت بہگتی لوگون کو ہووی ورنہ خود بہگوت دوست دشمن راج فتح
شکست وغیرہ سی مبرا اور سچد آنند گہن پورن برہم ہے سو یہہ چرتر واسطی افزائش اعتقاد قوم کا واکی خود کرایا کہ ہوا قوم
سیوان کے بہگتی اختیار کرین اگر یہہ بات منظور نہوتی تو عزیز خان کو دوار کا پر کیون چڈہاتی سوائے ازآن شاید بہگوت کو امتحان
اعتقاد اور بہگتی سیوان کا منظور ہوا ہوا اور اگر کسی کو یہہ گفتگو ہووے کہ سیوان کی جان اس لڑائی مین کسواسطی گئی سو اوسکا
حال یہہ ہی کہ سیوان اس لڑائی مین کسان کم بینان کو مردہ نظر آتا ہے ورنہ وہ مرا نہین بلکہ زندہ جاوید ہو گیا وہ شخص
مرتا ہی بلکہ زندہ ہی مردہ ہی کہ جسکو بہگوت بہگتی نہین ایک بات لطیفہ کے خیال مین گذرے کہ دوار کا مین جو رنچھور نام
بہگوت مورتی کا ہی اسواسطی ہی کہ لڑای سی بہاگ کر دوار کا بن آئے سو اگر بہگوت خود یا اپنی شہر والون سی مقابلہ اوس
جہنمی کا کراتے تو اوس نام مین فرق آتا یا بعد مقابلہ بہاگنا پڑتا اسواسطی سیوان کے مدد چاہئے یا اس چرتر سی بہگوت نے اپنی
بہگتون کو اپنی برابر ظاہر کرتے ہین کہ جسطرح مین اپنی بہگتون کے سہائے کرتا ہون اسیطرح میرے بہگت میرے سہائے کرتی
ہین بلکہ اونکو اسقدر ترجیح ہے کہ وہی ان سے جان بہی دریغ نہین کرتے علاوہ ازین ایک اور بات ثابت ہوتی ہی کہ جسوقت
بہگت نے بہگوت مین دل لگایا تو بہگوت اوسکے دلمین موجود ہوتا ہے اور اوسحالت مین جو کام بہگت سے ہووے وہ بہگوت کا کیا
ہوا جاننا چاہئے اس دلیل سے یہہ چرتر قتل عزیز خان کا خود بہگوت نی کیا مدد اور سہائے کسی سی نہین چاہئے +

CC-O. Gurukul Kangri Collection

کتھا ۱۱ सदन जी سدن جیو قوم قصاب پرم بھگت بیراگوان ہوے جسطرح طلاکسوٹی سی بی عیب ہوجاتا ہے اسیطرح
سدن جیو نے پچھلے جنمون کے گناہ دور کر دیے گوشت اوروں سے خرید کر بیچا کرتے تھے کبھی جان ازاری نہین کی تھی
سالگرام مورتی پاس تھی اوسی سی سیر کا خواستگار ہوتا یا من کا ورن کر دیتی تھی ایک سادہو نی دیکھہ کر دلمین کہا کہ یہہ مورتی ایسے
بیشہ والی کی پاس کب مناسب ہے اسواسطی سدن جیو سی درخواست اوس مورتی کی کرے اونہون بی تامل حوالہ کر دی رات کیوقت
بھگوت نے اوس سادہو سی خواب مین فرمایا کہ ہمکو جہان سی لائے ہو وہین پہنچا دو سادہو نے عرض کیا کہ مہاراج آپ کا
تشریف رکھنا قصاب کے گہر کب مناسب ہے بھگوت نے فرمایا کہ ہمکو اوس قصاب سے از بس محبت ہے جسوقت وہ ہمکو
پلڑہ ترازو پر رکھتا ہے تو ہم اوسکو بجاے جہولہ کے سمجھتے ہین اور جو خرید و فروخت کی گفتگو کیا کرتا تہا وہ بجاے کیرتن کے
ہے سادہو مذکور حسب الارشاد واپس لایا اور سدن جیو کے سپرد کر کے کہا کہ مین نے پنچامرت مین اشنان کرا کر چندن تلسی وغیرہ
سی پوجا کرے لیکن مقبول نہوے اور تمسے رضامند ہین مجہہ سی خطا ہوئے کہ تمہارے پاس سے لی گیا یہہ کہکر سادہو تو وا
ہوا اور سدن جیو پریم مین مگن ہو کر تارک تعلقات ہو گئے وہی بھگوت مورتی اپنی سر پر رکھہ لے اور جگنّاتھہ رائی جیو کو
روانہ ہوئے راہ مین چند رشتہ داران کو جاتا دیکہکر اونسے پوشیدہ جدا راستہ کو راہ لی بدین خوف کہ کوئی واسطی واپسی کے
تکلیف نہ دیوے ایک گانو مین کسی گرہستے کی گہر واسطی بہوجن کے گئے عورت اوسکے سدن جیو کو نوجوان اور خوبصورت
دیکہہ کر عاشق ہو گئے طعام لذیذ و مکلف کہلا کر ٹہرایا اور رات کو درخواست اپنے ساتہہ لے چلنے کے کرے سدن جیو نے
فرمایا کہ اگر میرے گردن کاٹ لیوے تب بہی یہہ بات نہین ہو سکتے وہ بدبخت یہہ سمجہی کہ واسطی قتل شوہر کے کہا ہے
اوسیوقت گئے اور اپنی شوہر کا قتل کر کے پہر آئے اور وہ حال سدن جیو سی بیان کر کے مستدعی اوس سے درخواست کی ہوئے
سدن جیو نے فرمایا کہ اے نالایقہ تیرے عقل گئی ہے میرا ایسی امور سی کیا تعلق ہے مایوس ہوئے اور شور غل کر دیا کہ اس
شخص کو سادہو جانکر ٹہرایا تہا اب میرے شوہر کا قتل کر کے میرے لیجانے کا ارادہ رکہتا ہے گرفتار ہو کر حاکم کے روبرو
گئی اور عند الاستفسار اوسکے یہہ جواب دیا کہ فی الحقیقت مجہہ سے یہہ کام ہوا ہے حاکم نی ہاتہہ کٹوا ڈالی اور چہوڑ دیا سدن
جیو باوجود اوس صعوبت کی مطلق چین بجبین نہ ہوئے اور ظہور اوسکا بسبب اپنی کسی گناہ عظیمہ کے سمجہے بھگوت تصور مین شادان
وز جان روانہ ہوے جگناتہہ جیو نی خوش ہو کر خاص سواری کے پالکی واسطی سدن جیو کے بہنچے لیکن سدن جیو نی باسم ادب
سوار ہونے سے انکار کیا اور جب مبالغہ ہوا تو عدم بجا آوری حکم اپنی سوا مین موجب گستاخی کے سمجہہ کر اور سوار ہو کر در بار مین

…By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پہونچے اور بہگوت درشنون سی اسپنے آپکو کرتارتہہ جان کر ڈنڈوت کرے اوسی حالت ڈنڈوت مین ہاتہہ بدستور ہو کر
اور سب دُکہہ جنماتر کے رفع ہوے فی الحقیقت بہگوت بہگتی کا ایساہی پرتاب ہی چنانچہ بہگوت نی مہا بہارتہہ مین فرمایا
کہ جس شخص مین میری بہگتی نہین اور چارون بید پڑہا ہے وہ مجکو عزیز نہین اور جو شخص میرا بہگت ہی گو وہ چانڈال ہی ہی
لیکن مجکو از بس عزیز ہی اور وہ ہی لایق پرستش ہی بہگوت نی ایکادش اسکند مین بہی اسی اسلوک کی موافق اودہوسی ارشاد
فرمایا ہی۔ کتہا ۱۲ [illegible] کر انند جیو قوم چارن رجواڑہ مین بہگوت بہگت براگوان ہوے شاعر ہے اور تصنیف
اونکی ایسی سریع التاثیر ہے کہ ہر یک سنگدل پڑہ سن کر نرم ہوجاتا ہے اونہون نے سنسار کو ناپائدار اور بی حقیقت جانکر
ترک کیا اور تیرتہہ جاترا کیواسطے روانہ ہوے بہگوت سالگرام مورتے کا سنگہاسن سر پر دہارن کر لیا اور ایک
چہڑے ہاتہہ مین لے لے جہان کہین قیام کرتے اوس چہڑے کو زمین مین گاڑ کر ٹہوہ سالگرام کو بطور جہولہ اوس چہڑے
کی شاخ پر براجمان کر دیتے ایک دفعہ وقت روانگی کے وہ چہڑی بہول گئی اور چونکہ دل تصور بہگوت چرترون مین مبتلا تہا
اسواسطے راستہ مین بہی خیال نہوا منزل پر پہونچکر جب ضرورت بہگوت کی براجمان کرنی کی ہوئی اوسوقت یاد آئے
اور نہایت پریم سی کہنی لگی کہ فی الحقیقت جاروب کش و رسوئیہ دار آب کش و خدمت گار و بجاے سوارے کی تو یہہ غلام ہے
کیا جو امور کہ حضور والا کی تعلق ہین وہ بہی اس غلام کی ذمہ ہوئی یعنی پریرک قلوب کے آپ ہین چہڑی جو یاد نہ رہی اس مین
غور فرمالیوین کہ قصور کسکا ہی بہگوت نی جو یہہ گفت و گو لطیفہ اور پریم کے مجسم سنی تو خوش ہوئی اور فوراً وہ چہڑے
منگادی کتہا ۱۳ [illegible] کو لہہ وا لہہ ہر دو برادر رجواڑہ مین ہوئی کو لہہ جیو برادر کلان ابتدا سی بہگوت بہگت براگوان
تارک شراب گوشت وغیرہ و پرہیزگار بہگوت روپ مادہرے کے تصور مین مگن اور بہگوت چرتر اور گنون کے
کیرتن کرنے والے ہوے والہہ جیو برادر خورد شراب اور گوشت خواری مین رہ کر اکثر راجگان کی تعریف مین
قصاید تصنیف کیا کرتے اور کبہے شاذ و نادر بہگوت چرتر کا بہی کیرتن کرتے لیکن برادر کلان کی فرمان بردار نہی ایک روز
برادر کلان نی فرمایا کہ یہہ عمر عزیز رایگان جاتی ہے اور دنیا بی ثبات و ناپائدار ہے مناسب ہے کہ دوارکا جیو مین بہگوت
کی درشنکو آوین چنانچہ دونو بہائے دوارکا مین آئے کو لہہ برادر کلان نے اسپنے تصنیف کی پر مضمون کبت اور
چہند بہگوت رنچہور جیو کے بہیٹ کئی اور والہہ برادر خورد نے نہایت شرم سی سرنگون ہو کر چشم پر آب وبہ خیال اپنے
گناہون کی دل بیتاب سے دو چار کبت مدہی بہگوت نے جو نہایت محبت سے دیکہے اور اسپنے گناہون کے شرم سے

نادم خیال فرمایا تو خوش ہوکر الہہ جیو کی کیرتن پر مخاطب ہوئے اور سُنکاری بہرنی لگی بدین مطلب کہ ہم سُنتی ہین کچہہ اور کہو اور پوجاری کو واسطی عنایت فرمانی مالای خاص سکے ارشاد فرمایا الہہ جیو نے عرض کیا کہ کولہہ برادر کلان مستحق ان نوازشات کا ہے نہ مین گنہگار پوجارے نے جواب دیا کہ اس سرکار مین بڈائے وچہوٹائے محبت دلی کی دیکہی جاتی ہے اور ہم کو صرف تعمیل حُکم بہگوت کی واجب ہے یہہ کہکر وہ مالا الہہ جیو کے گردن مین ڈالدئے کولہہ کو ازبس ناگوار ہوا اور بی عزتی اپنے تصور کرکے کمال رنج وحسرت سی بارادہ ڈوبنی کی سمدر مین کود پڑے سمدر مین زمین اور راستہ ملا اور اصل دوارکا وبہگوت کی درشن کرکے کرتارتہہ ہوے بہگوت چرنون مین نہایت پریم سی دنڈوت کرکی رنج و راحت وغیرہ سی اوسیوقت علیحدہ ہوگئے اور بہگونت کا روپ انوپ دیکہتے ہوئے بہگوت راجدہانی[دار السلطنت ۱۲] مین پہونچے جب واسطے بہوجن کرنیکے گئے تو بہگوت نی ارشاد فرمایا کہ دو پتوازون مین پارس کرو کولہہ جیو نی پوچہا کہ دوسرا پارس کسکے واسطے ہے بہگوت نی فرمایا کہ واسطے تُمہارے چہوٹی بہائی کی ہے سنتے ہی بہر رنج ہوا اور وہ بہگوت پرشاد مثل زہر کے معلوم ہونے لگا بہگوت نی فرمایا کہ رنج کی کُچہہ بات نہین تمہارا چہوٹا بہائے میرا پرم بہگت ہی اور حال اوسکا یہہ ہی کہ پہلی جنم مین وہ راجا تہا اور راج کو چہوڑکر جنگل مین ہمارے بہجن سمرن مین مصروف رہا کرتا تہا اتفاقاً ایک راجا وہان وارد ہوا اور اوسکا سامان عیش وراگ رنگ وغیرہ کا دیکہہ کر متمنی اون لذایذ کا ہوا اسواسطے یہہ دیہہ پائے اب وہ تمہارے جُدائے سے بی خور وخواب ومثل قالب بیجان ہے تم جلد جاو اور اوسکے خبر لو کولہہ جیو پرشاد لیکر ایک لحظہ مین اپنے مکان قیام پر آئے اور الہہ جیو کو وہان نہ پاکر بدریافت خبر روانگی طرف وطن کی روانہ ہوئے الہہ جیو کا مفارقت اپنی بہائی سی یہہ حال رہتا تہا کہ ہمیشہ رویا کرتے تہے اور سوائے رنج مفارقت کی کسیطرف توجہہ نہ تہے کسیکے زبانی سنا کہ کولہہ جیو سلامت ہین اور ہمراہ سنگ کے آتے ہین کمال خوش ہوکر واسطے پیشوائی کے روانہ ہوئے اور ڈنڈوت کرکے دونو بہائے کمال محبت وپریم بیکدگر سے ملے کولہہ جیو نے سب حال درشنونکا اور ملنے مہاپرشاد کا اور وہ حال جو بہگوت نی بیان کیا تہا مفصل بیان کیا اوس دونو بہائے ایسے پریم مین پورن ہوے کہ گہربار کا ترک کرکے جنگل کو چلے گئے اور بقیہ عمر بہگوت سیوا پوجا مین گذرانے

जगन्नाथ ——— کتہا ۱۴

جگناتہہ جیو ساکن تہانیسر پرم بہگت اور سری کرشن چیتن مہاپربہو کی سیوک مثل پارشد ہوے حال سیوک ہونی کا یہہ ہے کہ تین روز تک مہاپربہو موصوف کو اپنے گہر پر براجمان دیکہا اور اونکے پرتاب اور مہما کی بزرگی اپنی گہر مین ظاہر پائے

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

معتقد ہوئے اور خوب سمجھہ لیا کہ پریم کرپا سوامین نے میرے اوپر کرے ہے کہ مجھہ ناواقف اور گمراہ کو خود اپنا پرتاب ظاہر کرکے
ہدایت فرمائے اسواسطے اونکی خدمت مین حاضر ہوئے اور سیوک ہو کر کرشنداس نام پایا لیکن لوگ صرف کرشن نام کہا کرتے
تہے مدت تک مانسی پوجا اور دہیان کرتے رہے ایکروز یہہ تمنا ہوئے کہ اگر ارچا مورتی بھگوت کی ملی تو استہاپن کرکے
ہروقت سیوا پوجا مین رہا کرین بھگوت نے کرپا کرکے اپنا سروپ ایک چاہ مین نشان دیا اوسکو لاکر استہاپن کیا اور سیوا
پوجا مین مصروف رہا کرتے کہ شب و روز بھگوت کے سرنگار و راگ بھوگ واوتساہ اور لاڈلڈانی سی سوا اور کچھہ کام نتہا
اونکے صاحب زادہ کا نام رگہنا تہہ جیو تہا وہ خورد سالی سے ہے ایسا بھگت اور پریمی ہوا کہ بھگوت نے خواب مین ایک
سلوک اپنی پریم اور بھگتی کا ہدایت فرمایا کہتا ہ ۱۰ रामदासजी رامداس جیو ساکن ڈاکور قریب دوارکا کے ازبس پریمی بھگت
بھگوت کی ہوئے ایکادشی برت نہایت پریت اور بھگتی سے رکہکر واسطی جاگرن کے سری رنچہور جیو کے مندر واقعہ
دوارکا مین جایا کرتے جب ضعیف الجسم ہوگئے تو رنچہور جیو نے اجازت فرمائے کہ اب تمکو تکلیف دوارکا آنی کی معاف ہے
اپنی گہر سمرن بہجن کرتے رہو رامداس جیو نی اگرچہ ارشاد بھگوت کو اوسوقت تسلیم کرلیا لیکن جب جذبہ شوق درشنون کا
ہوتا تو بے اختیار ہوکر روانہ ہوجاتے بھگوت کو تکلیف آمد و شد اپنی بھگت کی گوارا نہوے اور فرمایا کہ تم ایک گاڑے
لی آؤ ہم تمہارے گہر چلینگے رامداس جیو اگلی ایکادشی کو معہ گاڑے پہونچی اور لوگون نی جانا کہ بسبب ضعیفی کے گاڑے
پر سوار ہوکر آیا ہے ہروز دوادشی حسب ارشاد بھگوت کے مندر مین گئے اور گاڑے پر سوار کراکر روانہ ہوئی لیکن پوراتن
بھگوت کی مندر مین چہوڑ دے صبح کو جو پوجاریان نے مندر کہولا اور بھگوت کو نہ پایا تو خیال کیا کہ رامداس جیو
لیگئی سب پیچہی دوڑے اور رامداس جیو کو اونکی آنی سی فکر ہوا بھگوت نے فرمایا کہ قریب ہے ایک باوڑی ہی اوسمین ہمکو پوشیدہ
کردو رامداس جیو نی حسب الارشاد عمل کیا وہ لوگ جو آئی تو اول رامداس جیو کو بضرب شدید مجروح کیا اور پہر جب گاڑی
مین بھگوت کو نہ پایا تو رامداس جیو کے مجروح کرنے سے نادم و پشیمان ہوئے بعد ازآن ایکشخص کے نشاندہی سی باوڑی
کو دیکہا کہ پر از خون ہے متعجب ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ رامداس ہمارے اجازت سے ہمکو لایا ہے تم نے جو اوسکو زخمی
کیا تو وہ زخم ہمنی اپنی جسم پر روکا ہے اسواسطے یہہ باوڑے پر از خون ہے اب تم واپس جاؤ تمہارے ساتہہ نہ جاوینگے
پوجاریان نے کمال منت و زاری سی عرض کیا کہ مہاراج اگر آپ تشریف نہ لی چلے تو ہمارا کیا حال ہوگا بھگوت نے کچھہ
نہ سنا اور بعد ردوقدح لبیا قرار پایا کہ بھگوت مورتی کی برابر سوبرن یعنی طلا وزن کردوین پوجارے اسبات پر قانع ہوگئی بامداد اپنے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

عرض کیا کہ مہاراج میرے پاس طلا کہاں ہے بھگوت نی فرمایا کہ تمہارے عورت کے کان مین بالی طلائی ہی ہمارے وزن کے برابر کافی ہے جب اوس بالی طلائے کے ساتھہ بھگوت مورتی کو وزن کرنی لگی تو خواہش بھگوت سی پلڑہ جانب بالی کا زمین پر آگیا اور بھگوت مورتی کا پلڑہ بسبب سبکی وزن کی اونچا ہوگیا پوجارے شرمندہ ہوئی اور اپنی گہر کو چلی گئی رامداس جیو نی بھگوت کو اپنی مکان پر لا کر براجمان کیا اور بھگوت کی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوئے اس چرتر سی ظاہر کہ راجا جی کے دروازہ پر تو بعد اوسکے باندہ لینے اوسکے قیام فرمایا تھا اور یہان بعد مجروح ہونی رامداس جیو کی مقیم ہوئی اور براے دوام رہنی کے علامت یہہ ہے کہ اب بہی بھگوت مورتی کسی اور شخص سی نہین اوٹھتی جب کوئی اولاد رامداس جیو سے اوٹھاتا ہے تب فوراً اوٹھہ آتی ہی چنانچہ بروقت مرمت ہونی مندر کے یہہ امتحان ہوچکا ہے *

نشٹھا نھم دربیان مہالیلا نوکرن یعنی راس و رام لیلا وغیرہ مشتملبر کتھا ششش بھگت

(लीलानुकरण)

سرے رگھنندن سوآمین کے چرن کملون کے چکر ریکھا کو ڈنڈوت کرکے کلنکہہ اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ بروقت متہنی سمندر کے وہ اوتار سمدر مین ظاہر ہوکر کے مندراچل کو اپنی پشت پر دھارن کیا اور دیوتاؤن کے دکھہ دور کئے رام لیلا و رشن لیلا و راس لیلا بناکر جو بھگوت کا آرادھن پوجن کرتے ہین اوسکا نام لیلا نوکرن ہے یہہ نشٹھا پرم پونیت ایسی کہ صدہا ہزارہا ادہم او مہا پاپے جسکے بدولت بھگوت پراین ہوئے اور بھاگوت سے ظاہر ہے کہ جب بروقت شروع راس لیلا کے بھگوت گوپیون سی انتردھیان ہوگئے تو وے دیوانہ وار بن اور جنگل مین ہر یک درخت اور لتا وغیرہ سی پوچہتے ہوئے تلاش کرنے لگے اور گریہ و زارے و منت و الحاج و استت وغیرہ جو کچھہ تدبیر خیال مین آئین سب کری لیکن بھگوت ظاہر نہوئے آخر کار سب گوپیون نے بھگوت چرتر و نکی نقل شروع کی یعنی کوئی گوپی تو سر کرشن روپ بنی اور کوئی بالک اور کوی گئوا اور کوئی بچھڑہ او جسطرح ابتداے جنم سی بھگوت نے چرتر کئی تہی سب کئے بھگوت اوسیوقت خوش ہوکر ظاہر ہوئے پس ثابت ہوگیا کہ بھگوت اپنی لیلا نوکرن سی ایسی راضی ہوتی ہین کہ خود ظاہر ہو آتی ہین علاوہ ازآن راس لیلا بھگوت نے خود اجازت دیکر جہان مین ظاہر کری کہ وہ حال نارایِن بھٹ جیو کے کتھا مین مندرج ہوا اسی سی بہی ظاہر ہوتا ہے کہ بھگوت کو اپنی لیلا نوکرن مثل خاص چرترون کے عزیز ہے اور نیز ظاہر ہے کہ شاشترون مین استہی او پاشنا و پوجن مورتی کے اجازت ہی بطورے مورتی سنگ و چوب و فلزات یعنی سونا چاندے وغیرہ کی ہوتی ہین اور آدمی خود اونکو

By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بنالیتی ہین اور اکثر دیوار وغیرہ پر نقش کہینچ کر یا چبوترہ اور ٹہہ بناکر پوجا وغیرہ کرتے ہین اور اوسکے بدولت حسب اعتقاد اپنی مراد کو
پہونچتے ہین اب غور کرنا چاہئے کہ یہہ لیلا نوکرن مورتی اول تو براہمن بالک ہوتی ہین کہ بقول بہگوت اور بید کی جنم سی ہی
بہگوت روپ ہین پہر اونہون نے اپنا لباس بہی مثل بہگوت کی بنایا ہین جو کوئی با اعتقاد دل اونکی پوجن پرستش کریگا
تو کیون نہ مراد کو پہونچے گا بلکہ دیگر مورتی وغیرہ سی تو کامیاب لے بہ دیر متصور ہوتی ہی اور ان لیلا نوکرن مورتی سی جلد صفائے
دل اور بہگوت پراپتی ہو جاتی ہی کسواسطی کہ حصول بہگوت پوجن مورتی وغیرہ سی اوسوقت ہوتا ہے کہ اول تو اوسن بہگوت مورتی
مین خوب دل لگی کہ دوسری طرف نہ جاوے دویم بہگوت کی چرترون کا سرون و کیرتن ہووے سیوم ستسنگ ہووے سو دیگر مورتی سنگ وغیرہ مین
ایسا دل بکمال محبت سی کم لگتا ہی کہ جسکو عشق کہتی ہین بلکہ شاذونادر اور سرون و کیرتن و ستسنگ صرف بتلاش ہی اور لیلا
نوکرن مورتی کی پوجن سیوا مین وہ سب بات مصرحہ بالا ایک جگہہ اور ایک وقت حاصل ہو جاتی ہین کیا معنی کہ بسبب حسن
ظاہری اور لباس زرق برق کی محبت تو فوراً پیدا ہوتی ہی اور بہگوت چرترون کا کیرتن اور سرون اور بہگوت بہگتون کا ستسنگ
بلاتلاش موجود رہتا ہی علاوہ ازآن پوجن بہگوت مورتی کا اسواسطی ہی کہ اوسکی ذریعہ سی اصل بہگوت مورتی کی تصور اور دہیان
مین طبیعت مستقل ہو سو جب کہ حسب وجوہ بالا بذریعہ لیلا نوکرن مورتی کی اصل بہگوت کا حاصل ہونا جلد تر ممکن ہو تو اوس
لیلا نوکرن نٹہا سی بہتر اور کونسی مورتی اور نٹہا ہے درینصورت ہاز بس واجب و ضرورے امر ہے کہ بہگوت لیلا
نوکرن مورتی کو خاص مورتی بہگوت کی تصور کرکے با اعتقاد دل پوجا و پرستش کری بی شک و شبہ منزل مقصود کو پہونچ
جائیگا واسطی اودہار مہاپاپ آتما کلجگ کے لوگون کی بہگوت نی سب کچہہ تدبیرات آسان تر از آسان کرے کہ فی الفور بیڑا
پار ہو جاوی لیکن ہزار آفرین ہماری کم نصیبی اور واژگونی طالع پر ہے کہ اون مورتیون کو بہگوت روپ جاننا اور چرترون
مین دل لگانا تو ایکطرف رہا گستاخی اور بی اعتقادی اس درجہ نہایت پر ہے کہ جسکا ذکر موجب طوالت ہی بلکہ ناگفتہ بہ
بی شک ایسی مہاپاپی نامعتقد گستاخ ایک ایک کلپ تک مہارورو نرگ مین پڑین گے اور ہرگز عذاب سی نہ چہوٹین گے
اور واضح رہے کہ آدمی کو اعتقاد رہبر ہے کہ اگر نیک اعتقاد ہوا تو مراد کو پہونچ گیا اور اگر ناقص ہوا تو تحت السرا کو گیا اور چونکہ
بید اور شاسترون نی بہگوت کو در باب دہنی ثمرہ اعمال حسب اعتقاد ہر یکے مثل کلپ برکچہہ کے لکہا ہے لہذا ایک تمثیل کلپ
برکچہہ کے تحریر واجب ہوئے کلپ برکچہہ کا خاصہ ہی کہ حسب خواہش پہل دیتا ہی ایک مسافر اتفاقاً کلپ برکچہہ کے نیچے پہونچا
اور خیال کیا کہ اگر ہوا سرد چلی تو خوب ہے سو ہوا سرد چلنی لگی پہر متمنی ایک حوض آب سرد و باغ و سبزہ کا ہوا وہ بہی موجود ہو گیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection

پھر ملبوسات فاخرہ وسامان عیش و راگ رنگ وعورات حسین کے ارزو ہوی وہ بہی سب حاصل ہوئی جب اون عورات کے
ساتہہ مشغول بہ عیش و نشاط تہو تو انہ خیال آیا کہ ایسا ہو کہ ان کا مالک سزا دینی لگے سو پاپوش پڑنی لگی اور سر پلپلا ہو گیا اسیطرح
بہگوت موافق اعتقاد ہر یک کی پہل دیتا ہی اور بہگوت نی گیتا جیو مین فرمایا ہی کہ ضرور من ہی آدمیون کو باعث قید اور
رہائی کا ہی بہاگوت کا قول ہے کہ جو کوئی جس اعتقاد سے دل لگاتا ہی ویسا ہی ثمرہ اوسکو ملتا ہے غرض اعتقاد شرط
ہی اگرچہ کتہا اون بہگتون کی کہ جو لیلا نوکرن کی بدولت برم پد کو گئے مفصل تحریر ہون گی لیکن دو ایک ذکر یہان بہی
لکہتا ہون میر بادہو جو بہگوت بہگت مشہور و معروف ہین اونکی بہگتی کی ابتدا لیلا نوکرن ہوئی حال یہہ ہی کہ امیر کبیر تہی
مذہب محمدی رکہتے تہے راہ رو متہرا برندابن مین پہونچی اپنی منشی سی کہ بہگوت او پاسک تہا بڈائی راس لیلا کی
سنکر مشتاق تماشا ہوئی منشی نی بدریافت غلبہ شوق امیر کی بعد اقرارات ادب و پوجا وغیرہ راس کرنیوالون کو بولایا اور
امیر نی بادب شوق تمام بہگوت چرترن کو دیکہا جان و دل سی عاشق صورت اصلی نندنندن برندابن چندکی ہوگی اور تمام مال و
خزانہ بہگوت کی نذر کیا لعبدہ ترک دنیا و لباس کاہی کر دیا سری کرشن سری کرشن گویان بن و کنج سری برندابن مین طالب اصل
مطلوب عزیز کی پھرنی لگی چونکہ ہر وقت نام بہگوت کا زبانسی نکلتا تہا اسواسطی لوگون نی میر بادہو نام رکہہ دیا اور بہگوت
بہگتون مین تصور کیا تصنیفات اونکی مشعر بال چرتر بہگوت کی بکثرت ہین از آنجملہ ایک قصیدہ اس خاکسار کی پاس بہی ہے
کہ مطلع اوسکا یہہ ہی ٥ تاکی ز خود رانی سخن سر بکرشن گو سر بکرشن گو + بگذار کبر و ما و من سر بکرشن گو سر بکرشن گو + تہوڑی عرصہ
مین بہگوت کا روپ اونکی دلمین ظاہر ہوا اور شدہ ہو گئی اوس روپ انوپ کے نشہ مین مست رہنی لگی اور سری مدبہاگوت سننے
کی تمنا ہوئی لیکن کسی نی مندر مین جانی ندیا بہگوت نی ایک گسائین اپنی بہگت کو اجازت سنانی کی فرمائی کہ اونہون نے
بہت اعزاز کی ساتہہ کتہا سنانی شروع کی ایک دفعہ کتہا کرتی ہوئی بہت رات گذر گئی اور میر بادہو مندر مین سو رہے
بعد نصف شب گرسنگی معلوم ہوئی بہگوت نی خیال فرمایا کہ آج میر بادہو جیو ہماری مہمان ہین افسوس ہی کہ گرسنہ رہین اسواسطے
اپنی خاص بہوگ کی تہال مین لڈو جلیبی اور لوٹہ مین جل بسروپ طفل دہ دوازدہ سالہ کی لائی اور فرمایا کہ گسائین جیو نے
بہیجا ہے میر بادہو جیو نے لیکر بہوجن کر لیا اور سو رہی صبح کو تہال و لوٹہ طلائی جو مندر مین نہ ملا تو تلاش ہوئی اور میر بادہو جیو
کی پاس پڑا ہوا دیکہہ کر پوجاریان ناواقف نی خوب زد و کوب کیا پھر جو بہگوت مندر مین گئی تو بالکل پارچہ بہگوت کے پارہ
پائی اور بہگوت مورتی کو بہی کشیدہ و برآشفتہ تصور کیا فی الفور سب پوجاری گسائین جیو کی پاس آئی اور سب حال کہا

By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گسائین جیو پابرہنہ دوڑے آئے اور میر مادہو جیو کے چرنون مین سر رکہہ کر منت و سماجت کی جب میر مادہو جیو نی قصور
پوجاریان کا معاف کیا تب بہگوت بہی راضی ہوگئی اور برای آیندہ ہدایت ہوئی کہ میرے بہگت کو مجہسے کم نہ سمجہا کرین ایا معین کہنا
گسائین جیو پر اعتراض ہوا کہ مسلمانون کو اپنی پاس بٹہلا کر کتہا سناتی ہین اکثر گسائین جیو نی امتحاناً سامعین سے پوچہا کہ
کل کتہا کہان تک ہوئے تہی کوئی کچہہ نہ تبلا سکا اور میر مادہو جیو نی از شروع کتہا تا آخر سب اسلوک و معنی اور جو حروف گسائین جیو کے
زبان سے برآمد ہوئی تہی حرف بحرف سُنا دئی کہ سب معترض بعقل نادم ہوئے ایک دفعہ کسی راجا نی واسطی مندر بہاری جیو کی عطر کیوڑہ
بہیجا میر مادہو جیو نی کہ بن مین پہرتے تہے وہ عطر قاصد سی لیکر زمین پر ڈال دیا قاصد جو بہاری جیو کی مندر مین آیا تو تمام
پوشاک بہگوت کے اوس عطر مین تر پائے اور رسید عطر کی بلا اعتراض تمام پوشاک کے ترہونی کا سوا مین ہر داس جیو کے
کہاسی رفع ہوگا کہ وہان بہی ایسا ہی حال گذرا تہا دوسرا ذکر چندا نامی ڈاکو کا یہہ ہے کہ ڈاکہ زنی و قطاع الطریقی کیا کرتا تہا
ایک عمدہ کے مکان پر راس چرتر ہونے کے خبر پائے اور یہہ بہی سنا کہ لاکہہ روپیہ کا زر و زیور بوقت راس موجود ہوگا
پاشنہ کوب بہ جمعیت پانسو آدمی مسلح کی آیا اور اوسکے آتی سے راس مین خلل اور شور واقع ہوا تماشائی اپنی اپنے
جان لیکر بہاگ گئے بہگوت سروپ جو راس مین تہی اونہون نی عمدہ مذکور سے پوچہا کہ کیا شور و غل ہے اوسنے
حال ڈاکو مذکور کا بیان کیا بہگوت مورتی نی فرمایا کہ کیا خوف ہی آنی دو اسی گفتگو مین تہی کہ وہ ڈاکو سید ہا بلا خوف
قریب سنگہاسن بہگوت مورتی کی آپہونچا اور ارادہ تہا کہ دست اندازی اسباب وغیرہ پر کرین خود بدولت نی سنگہاسن
سی اوٹہہ کر اور ہاتہہ چندا کا پکڑ کر ایک طمانچہ موہنہ پر مارا اور فرمایا کہ اسقدر گستاخی حالانکہ عمر بہگوت سروپ کی دس بارہ
برس سی زیادہ نہ تہی لیکن وہ پہلوان ڈاکو طمانچہ کے صدمہ سی ایسا بیہوش و حواس گرا کہ تا دیر کچہہ خبر نہ رہے
اور ہمراہیان مثل نقش دیوار بی حس و حرکت ہوگئی بعد ازآن جب اوس ڈاکو کو ہوش آئے تو اپنے اسلحہ بہگوت کی روبرو
رکہہ کر چرن کمل اس پربت اور محبت سے پکڑ لئے کہ تا دیر نہ چہوڑے اور تارک دنیا ہو کر بہگوت بہگت اور پرابت ہوگیا تیسرا
اور ذکر ہے کہ کسی عمدہ نے جمنا کے کنارہ پر راس لیلا کرائے کالے کے ناتہنے کا جو چرتر شروع ہوا تو اوسنے
لوگونسے پوچہا کہ بہگوت کیا سروپ جمنا مین کودین گے جو کمر کستے ہین یہہ بات بہگوت سروپ کی بہی گوش زد ہوئے
اور فرمایا کہ ہان اور یہہ کہہ کر جمنا جیو مین کود پڑے اور ایک سانپ ایسا بہارے کہ جو دس بیس آدمی ستی اوٹہہ سکے
پکڑ لائے اوسوقت عمدہ مذکور نے بہگوت روپ کے روشنی و جہلک ایسے دیکہے کہ نظر خیرہ ہوگئے اور بیہوش ہو کر گر پڑا

CC-O. Gurukul Kangri Collection

بعد ازان جو ہوش مین آیا تو ترک تعلقات کرکے بہگوت پارائن ہوگیا کا نشے مین پاٹہک جیو مہاراج پرم بہگت رگہنندن ؔ امین
کے ہوئے بہگوت سے ساکہات درشنون کے درخواست کی ہدایت ہوئے کہ رام لیلا مین بروز بہرت ملاپ درشن
ہون گے اور تصدیق اسکے اوسوقت تصور کرنا کہ جب کچہہ چیز خود ہم طلب کرین واضح ہو کہ کانشے مین رام لیلا کمال
دہوم دہام سے ہوتے ہے کہ ایسے شاید کہین اور ہوتی ہو جس روز بہرت ملاپ کا دن آیا تو پاٹہک جیو بہی واسطی تماشا کی گئے
بعد ہو لینے ملاقات کی جسوقت بہرت جیو آنکہون سی خوشی اور پریم کا جل برساتی ہوئے قدوم میمنت لزوم کو مان کوٹ بر جہاد
گون کے اشٹ دیو کو پکڑ رہے تہے اوسوقت اوس رام مورتی نی پاٹہک جیو کو یاد کیا لوگون نے تلاش شروع کی
اور بہگوت سروپ نے فرمایا کہ کچہہ شیرینی پرشاد کیواسطی اور تہوڑا جل لاؤ پاٹہک جیو نی فوراً حاضر کیا بہگوت نی اندکے
بہوگ لگا کر اور جل پی کر پاٹہک جیو کو وہ مہا پرشاد دیا اور ایسے جہلک اوس منوہر مورتی کے کہ جیسے شاشترون مین لکہی ہے
پاٹہک جیو نی دیکہے کہ محو دیدار ہوگئے اور اوسی درشن اور مہا پرشاد کی ذریعہ سی معہ کروڑون اپنی بزرگون کے سدہ اور سدہ
ہوئے وعلی ہذا القیاس دیگر چند کتہا اس قسم کے ہین کہ بخوف طوالت نہین لکہی جاتی اس خاکسار نے بہی دو چار دفعہ رام لیلا
دیکہی تو چند شخص ایسے دیکہنے مین آئے کہ نہایت پریم سے بیہوش و حواس ہوجاتے تہے اور چند اشخاص ایسی دیکہے
کہ اولاً صرف بطور تماشا شریک بنانی رام لیلا کے ہوئے اور اوسے ذریعے سے گمراہی و راہ بد کو چہوڑ کر کچہہ طرف بہگوت
کے رجوع ہوگئے کیا خوب ہو کہ یہہ میرا من بہی اپنی تنزل اور خیالات باطلہ کو چہوڑ کر اسی لیلا نوکرن کے ذریعہ سے
بہگوت سنمکہہ ہو اور بڑا تعجب یہہ ہے کہ دنیا کی دکہہ ہزارہا طرح کے ہر روزہ نگاہ سے گذرتے ہین لیکن کبہی اوسے
خائف ہو کر بہگوت چرنون مین رجوع نہین ہوتا جو سکہہ اور اسباب اور دولت وغیرہ بلا تدبیر خود بخود حاصل ہونی والی ہین
اوسکے واسطی ہزارہا قسم کے تدبیر اور بی ایمانی و دروغ گوئی وغیرہ کرتا ہے اور جو بہگوت کہ کرورون جنم تک حاصل
نہین ہوتا اوسے ایسا غافل کہ مطلق اوسکا خیال بہی نہین کرتا واہ رے دل تیرے عقلمندی ہوشیاری ارے کمبخت اب بہی
چیت اور اوس سماج اور سوبہا کو کہ جو دیباچہ کے اخیر مین لکہہ آیا ہمیشہ چنتون کیا کر تاکہ یہہ دریائے ناپید اکنار جنم مرن کا بالکل
خشک ہوجاوے اور رنج و راحت دنیا پرم آنندسی مبدل ہون نیل سروروہ نیل من نیل نیردشیام لاچہہ تن سوبہا
برکہہ کوٹ کوٹ ست کام کتہا ...بہی بہگوان او لاسرے رگہنندن سو امین مین لشہار کہتی تہی لیکن
بر بدابن مین آکر اوسکے کچہہ اور ہی صورت ہوگئی یعنی جب اس چترتر مین بہگوت کا منموہنی سروپ دیکہا تو اوس جب ناد م

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لی پریم سی اپنی اشٹ اوپاشناسب بہول گئے اور سری پرباپرتیم کے روپ انوپ مین محو ہوکر اوسیطرف کی ہورہے
بہارے جیو کے چرتر اور راس لیلا کی جتنون اور پوجا مین دل لگ گیا اور وہ ہے سروپ صفحہ دل پر منقوش ہوا اونکے
گوروفی جو یہہ حال سنا تو برندابن مین آے الی بہگوان کسی جنگل مین چلی گئے اور وہان گورو کے درشن ہوئی ڈنڈوت
کرے اور عرض کیا کہ مہاراج میرے گورو اور سوآمین آپ ہین لیکن زبردستی برج ناگر نے میری من کو کہینچ کر اپنی طرف لگا
لیا ہے گورو موصوف نی جو محبت کامل دیکہے تو خوش ہوئی اور رہگوت سر یکرشن سوآمین کی چرنرون اور محبت کا اوپدیش
کرکے چلی آئے واضح ہو کہ گورو کی آنی کا مطلب یہہ تہا کہ آلی بہگوان پہلی تو سر یرام اوپاشک تہا اب راس لیلا کو دیکہہ کر
کرشن اوپاشک ہوگیا فرداکسی اور مذہب والی کی پاس بیٹہی گا تو اوسطرف طبیعت آجاویگی درینصورت کسیطرف کا بہی
نہ ہوگا اور ہردو جہانسی جاتا رہیگا کسواسطی کہ سروپ بہگتی کا شاستروں مین یہہ لکہا ہی کہ بلاتزلزل طبیعت ایکطرف لگی رہے
سو جب طبیعت الی بہگوان کی مستقل دیکہی تو خوش ہوئی کتہا ۲ बिपुल बिट्ठल بپل بٹہل جیو سوآمین ہرداس جیو کے
جیلہ مدہ بن مین بہگوت بہگت مادہرج اوپاشک ہوئے جب سوآمین ہرداس جیو بہگوت کے پرم پد کو گئی تو اونکی چرن کملون
کی مہاجرت سی نہایت غمگین واندوہناک رہا کرتی ایک دفعہ راس لیلا مین ہر بہگتون نے اونکو بہی طلب کیا اور عدو تحکم
ہر بہگتون کا نہ کرسکے جب وہان گئی اور پرباپرتیم کے سروپ کو دیکہا تو بہگوت کا نرت اور کیرتن اور بہاو دل مین سما
گیا اور اصل بہگوت سروپ مین محو اور تدروپ ہوگئی سوآمین ہرداس جیو کی درشن اوسی حالت مین ہوئے اور پرم
آنند دوبالا ہوا غرض ایسا بہگوت کی چہب سمدر مین غوطہ لگایا کہ پہر نہ نکل سکی اور اوسی روپ اور بہاو مین مل کر
بہگوت کی نت بہار مین شامل ہوئی کتہا ۳ रामराय رام رای راٹہور پسر راجہ کہیال پرم بہگت ہوئے بہگوت
بہگتی اور بہاو کا ایسا ملک مین رواج دیا کہ ہرایک کو بہگتی آسان ہوگئے جسطرح شیوجی مہاراج نے اس پرم دہرم کو
جہان مین رواج دیکر خود عمل کیا اسیطرح رام رای جیو ہوئی جو لوگ بہگوت بہگتی سی بمکہہ تہی اونکو متروک کیا اور جنکو لایق اوپدیش
تصور کیا اونکو اوپدیش اکرمراتبات علیہ پر سرفراز فرمایا اقبال مثل راجہ بہرت کی تہا کہ جنکا بیٹا پر عالم خورد سالی شیر کا کان
پکڑ کر جنگل سی لی آیا تہا غرض اوس زمانہ مین اور کوئی راجا لایق اونکی تمثیل کے نہ تہا اور کسطرح اونکی بہاو کے برابر
کسی سی ہوسکی کہ اپنی دختر کو بہ قاعدہ گاندہربی بواہ بہگوت مورتی کے ارپن کردیا حال یہہ ہی کہ سردیو نون یعنی
جس رات سری برج ناگر مہاراج نے راس چرتر کیا تہا راجہ موصوف نی سماج راس لیلا کا کرایا بہگوت کی سروپ اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection

چرتر اور راگ رنگ اور نرت کو دیکھہ کر پریم مین بیطاقت ہوگئی ایک برہمن جو مشیر تدبیر تہا اوسنی پوچھا کہ بہگوت کی کیا چیز
بہیٹ کرنی چاہئے براہمن نی جواب دیا کہ جو چیز آپ کو عزیز ہووے راجا نے بعد غور تامل فرمایا کہ جہان کو تو جہان کی ڈایر
پیارے ۱۲ عزیز ہے جیہی یعنی ہمکو اپنی دختر عزیز ہے یہہ کہکر محل مین گئی اور دختر خوش اختر کو زیور و لباس فاخرہ سی سرنگار کرا کر دختر
لے آئیے اور بہ قاعدہ گاندہرب بواہ کے بہگوت بہیٹ کیا بعد ازان نقد و جنس لے شمار کہ مدت العمر دختر کو کافی ہو تو جہاو
کر کے بہگتی بہاو کا اخیر درجہ جہان مین مثل آفتاب کے روشن کر دیا کہتا ہے खड्गसेन کہرگ سین جیو قوم کایتہہ ساکن
گوالیار بہگوت بہگت راس نشٹہی اور پریمی ہوئے شاعری کمال فصاحت اور بلاغت کے ساتہہ تہی برج گوپکا اور برج گوالو ان
کے والدین کا نام کمال تلاش و جستجو سی حاصل کر کے ایک گرنتہہ تصنیف کیا اور دان لیلا و دیپ مالکا کا چرتر ایسا
پر مضمون بنایا کہ جسکے پڑہنے اور سننے سے بہگوت مین ضرور پریت ہوتی ہے تمام عمر سری برج چند مہاراج کی اور
اونکی سکہا اور سکہیون کے چرترون مین صرف ہوئی اور اسقدر سری نند نندن سوامین کے چرن کملون مین پریت اور محبت
تہی کہ سوای بہگوت چرترون کے اور کوئی بات خوش نہین آتی تہی اگرچہ راس لیلا و دیگر چرترو اوتساہ کا سماج ہمیشہ
رہا کرتا تہا لیکن سرد پونون کو یہہ عہد واثق تہا کہ زر خطیر خرچ کر کے راس لیلا کا سماج کرایا کرتے تہی ایک دفعہ بحالت راس
بلاس پریا پریتم کے ہنسنے اور کہیل و راگ و نرت و باہم گردیکہنا اور مسکانا و سکچانا اور سری لاڈلی جیو کا مان اور خود بدولت کا
منانا دیکہہ کر ایسی محو و تدروپ ہوگئی کہ دیہہ کو پریا پریتم موجودہ کے قربان کر کے پران اصل رس راس اور پریا پریتم کے
نت بہار مین واصل کئی اور پریم کی حالت اور راس نشٹہا کی جہاکہ اوسکے بدولت اصل راس بلاس اور بہگوت سروپ
حاصل ہوتا ہی لوگون پر ظاہر کر کے ہدایت بہگوت بہگتی اور بہاو کے فرمائے کہتاہ वल्लभजी بلبہہ جیو جیلہ
دار این بہٹ جیو ایسے بہگت اور پریمی ہوئے کہ جنہون نے اوس برج بلبہہ مہاراج پرمانند گن کو کہ جو آنند کا بہی آنند
اور سکہہ کا بہی سکہہ ہے راس چرترمین نرت اور کیرتن سی اور اپنے آنکہون کے ہاو بہاو اور مسکان سی آنند اور
سکہہ دیا یعنے راس چرترمین کبہی للتا اور کبہی لبا کہا کا روپ بنا کرتے اور ایسے پریم اور محبت سے بہگوت کو
رجہایا کرتے کہ تدروپ للتا و با کہا کے ہوجاتے برندابن باس کر کے اپنے بہگتے بہاو اور سخاوت
و فیاضی سے لوگون کا اودہار کیا اور بہگوت کے مہوتساہ کر کے لوگون کو پریم آنند دیا کہتا ہے नाभावद
نا ہہ بہٹ جیو بہنی یعنے شیش جیو کے بنس مین پرم بہگت ہوئے بہنی بنس کے یہہ شرح ہے کہ بلدیو جیو مہاراج ۱۲ خاندان

फरिश

ششیش کا اوتار ہوئے اور بلدیو جیو کا اوتار نت آنند جیو سو اون نت آنند جیو کے بنس مین جو شخص ہے اوسکو بنس
नित्यानंद
بنس یعنے شیش جیو کا بنس کہنا واجب ہے چنانچہ نت آنند جیو کے چیلہ سناتن جیو اور سناتن جیو کی کرشنداس اور کرشنداس
جیو کے نارائن بہٹ اور نارائن بہٹ کے چیلہ و پسر گوپال بہٹ اور گوپال بہٹ کی لپسر ناتہہ جیو موصوف ہوئے
اونچہ گانو مین رہتی تہی منتر شاستر و بید و پوران اور سب شاستروں کو بچار کر اونکا جو سار و خلاصہ بہگوت بہگتی اور پریم ہے
اوسکو اپنے دل مین مستقل قایم کیا روپ اور سناتن و جیو گسائین و نارائن بہٹ نے جو کچہہ اپنے تصنیفات مین بہگوت
کا مادہرج و سرنگار رس بیان کیا ہے اوسکو اپنا سرلیش تصور کر کے اوسکے موافق عمل کیا بلک سرنگار اور مادہرج بہاو کے
مجسم ہوئے رنگبہارے مہاراج کے راس لیلا کمال آنند و اعتقاد سی بنائی اور راس شٹہا مین پرم پریم اور اعتقاد
تہا صاف دلی اور خوش گوئی مین یکتا ہوئے اور راس او پاشنا کی بہگتوں مین سرشٹہ بلک راجا واضح ہو کہ راس
شٹہا ناتہہ جیو موصوف کے خاندان مین موروثی تا زمانہ حال ہے

شٹہادہم در بیان دیا و اہنسا مشتمل بر کتہا شش بہگت

अहिंसा दया

सुन्ततरि
سوستک یعنی ستہیہ کے ریکہا جرن کمل سرے رگہنندن سوامین کو ڈنڈوت کر کے دہونترے اوتار کو بندنا کرتا ہون
स्वस्तिक
کہ واسطی اوپکار جگت کے سمدر مین اوتار دہارن کر کے پہر اس جہان مین ظہور کیا دیا یعنی رحم بہگوت کا روپ ہے
مہابہارتہہ مین لکہا ہے کہ سب دہرموں مین دیا پرم دہرم ہے جب تک دیا نہین تب تک کوئے دہرم شمار نہین ہوتا
بہاگوت و اسکند پوران مین تعریف دیا کے لکہہ کر اخیر مین فرمایا ہے کہ جسکو دیا ہے اوسنے سب دہرم کر لئے نارد جیو
سے بہگوت نی سب دہرم بشنوان کے بیان کر کے فرمایا کہ یا دیہہ جن و سادہو سیو اسب دہرموں مین مقدم ہے
اور اونمین ہے دیا سو دیا کا سروپ یہہ ہے کہ دوسرے کسی ذی روح کا دکہہ دیکہکر دل کو نرمی اور دکہہ کا ہونا اور وہ دکہہ
و نرمی بلا کسی سبب و تعلق کے ہو اور جب تک اوسکا دکہہ دور نہو لیوے تب تک دو چند حالت اوس دیا وان کے
رہی اوس دیا کے دو قسم مین یکے سنسارک یعنے امور دنیاوے مین کسیکا درد و رنج دیکہہ کر رحم ہونا اور اوسکے
دور کرنے کو من یا کرم یا بچن سی تدبیر کرنے اور غصہ کا نہ آنا و شیرین گفتار و خلق و کسیکو رنجیدہ نہ کرنا و سخاوت
و دان اور دل مین کسی کا نقصان تصور نہ کرنا و زمین کو دیکہتے ہوئے چلنا و علی ہذالقیاس دیگر امور کہ جس سے کسیکو رنج نہو دے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

یا کسی کا رنج دور ہوتا ہو یہہ سب انگ یعنے عضو اوس دیا کی ہین دویمی پربار تہک دیا یعنی عاقبت کا رنج دیکہہ کر رحم ہونا
اور وہ یہہ ہی کہ لکہہ ہا کروڑ ہا جنم سے جو جیو یعنے روح دوزخ وغیرہ کے انواع انواع عذاب اور رنج مین گرفتار ہی اون دکھون
اور عذابون کو دیکہہ کر رحم ہونا اور جسطرح کہ ممکن ہو بہگوت کیطرف اوس ذی روح کو رجوع کرکے اور جنم مرن کی عذابون سے
چہوڑ کر کرتار تہہ کر دینا سو منجملہ ہر دو قسم کے پہلے قسم تو سادہک یعنے سالکون کو ہوتی ہے اور دیدہ یعنی کامل و بہگوت بہگتون
و وارستگان دنیا کو ہر دو قسم کے شاشترون مین مہادان و خلق وغیرہ ایک ایک عضو دیا مذکورہ کی اسقدر لکہی ہے کہ اونمین سے
کسی ایک پر قادر اور مستقل ہو جاوے تو اوسکے ذریعہ سے بہگوت حاصل ہوتا ہے جو شخص دیا پر قادر اور مستقل
ہے اوسکے مہاتم کسی بیان ہو سکتے ہے ایک ساہوکار بہ کجروے زمانہ مفلس ہو گیا چار جگ اوسنے کئے تہے بہ ہدایت
کسی رگہیشر کے ایک جگ کی پہل بلنی کو دہرمراج کے پاس چلا ایک وقت کا سامان خوردنی پاس تہا اوسکے
رسوے بنا کر واسطی کہانے کے جب طیار ہوا تب ایک کُتیا اوسیوقت کی جنی ہوئی بہوکہہ سی بیقرار آئے ساہوکار
کو رحم آیا اور چہارم کہانا اوسکو دیدیا لیکن بہوکہہ نہ گئے تب ربع ثانی دیا پھر بہی وہ ہے حال رہا غرض چار دفعہ کہر کے
بالکل دیدیا اور پانی پلایا کہ وہ کتیا سیر ہو کر چلی گئی اور ساہوکار تشنہ و گرسنہ دہرمراج کے پاس پہونچا بروقت حساب
دہرمراج نے فرمایا کہ منجملہ پانچ جگ کی کہ ایک اونمین کچھی یعنی جسکا ثواب کبہی کم نہو ہے توکسکا پہل چاہتا ہی ساہوکار
متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج مینی چار جگ کرے ہین پانچوان جگ کونسا ہی دہرمراج نی فرمایا کہ پانچوان جگ اچھے کچھ وہ
ہے کہ تونے کتیا پر رحم کرکے اپنا بالکل کہانا دیدیا مطلب یہہ ہے کہ اندکے رحم جگ کا پہل دیتا ہے بعض کا مقولہ ہے
کہ اہنسا یعنے نہ مارنا کسے جاندار کا ضمیمہ دیا مذکور کا ہے کسواسطی کہ اگر دیا ہوگے تو جان کشی سی خود بخود پرہیز لازم آویگا
اور بعض یہہ کہتے ہین کہ دیا مذکور ہنسا کا ایک جزو ہے اور گیتا جیو مین بہگوت نی اہنسا دہرم جدا شمار کیا و دیا جدا سوان
اختلافات کی تنقیح اور بحث لکہنی بالکل فضول و بی فائدہ ہے فروعات دیا و اہنسا کی جو شاسترون سی سُنی گئے تو اکثر
برابر و یکسان ہین اسواسطی دونو کو لازم ملزوم سمجہہ لینا چاہئے سو یہہ اہنسا دہرم وہ ہی کہ جسکے وصف مین ساسترون نے
یہہ فرمایا ہی کہ اہنسا سب دہرمونکا مالک اور سرشتہ ہی سولہوین ادہیائے بہگوت گیتا مین بہگوت نی سب دہرمون سے
اول اہنسا کو شمار کیا و علی ہذا القیاس سوین ادہیائے مین پتنجلے مہاراج نے جہان آٹہہ سدہ ہے بیان کرے وہان
سب سے اول اہنسا سدہ ہی لکہی ہے اور سبب یہہ ہی کہ اگر اہنسا سدہی شدہ ہو جاوے تو مابقے دیگر سدہ ہے خود بخود

حاصل ہوجاوین کسواسطی کہ جب اہنسا سدہی کی طرف استقلال اور طبیعت کی رجوعات ہوگی توسب ذی روح بہگوت روپ تصور ہون گی اور جب کہ بہگوت کو سب جگہہ موجود دیکہا تو بہگوت حاصل ہوگیا اور جب کہ بہگوت ملا توسب کچہہ ملگیا واضح ہو کہ اہنسا وغیرہ آٹہہ سدہی مندرجہ پاتنجل بواسطہ حصول بہگوت کی ہین اور انما دک آٹہہ سدہی مطالب دنیا کے اونسی علیحدہ رہزن وغارت کر بہگوت پراپتی کی ہین آری من خیال کر کہ یہہ وقت پہر ہاتہہ نہین آویگا اگر اب بہی ری گہنندن سوامین کی چرنون مین نہ لگا تو پہر کہین اور کچہہ ٹہکانا نہین اور غور کر کہ ہرن کشپ وراون وہسراباہ وغیرہ صدہا ہزارہا ایسے شخص گذرے کہ جنہون نی جمراج کو بہی اپنی قابو مین کرلیا تہا جب کہ وی پنجہ موت سی نہ بچی تب رے تو کیا حقیقت ہے جن کی ساتہہ تو محبت کرکی اپنا جانتا ہے وے صرف اس جسم اور اپنی مطلب کے ساتہی ہین سنسار سمدر کی اوتارنی مین کوئی سہای کرنیوالا نہین پس تو اونکی واسطی کیون اپنی پرلوک کا ناس کرتا ہے اب اپنی نفع نقصان کو سمجہہ اور اس سماج کے جتون مین رہا کر کہ دونو لوک تیرے درست ہون جسوقت جنک پورباسیون کی دعا ہاے سحر سے مستجاب ہوئے اور کروڑون جنمون کی نیک کرم روبرو آئی اور راجہ جنک کی گیان و بیراگ کا درخت مثمر ہوا یعنے مرے رگہنندن سوامین سوبہادہام نے اون لکہوکہا راجون کی سبہا مین کہ جو سمیر و کیلاس کو مثل دانہ خشخاس اوٹہا سکتے تہے اور اوس راج منڈپ مین کہ جسکے درودیوار سب طلائی انواع انواع جواہرات سی منقش تہی اور شامیانہ اور چندہ زردوزی کہ جسمین جہالر موتیون وغیرہ کی لگی تہی چہائی تہی شیو جیو کا دہنش مثل خس کے توڑ کر ڈال دیا اور زمین آسمان سی پہولون کی برکہا و جی جی کار و نوبت وشادیانہ وغیرہ شروع ہوئے اوسوقت سری جنک نندنی نی اکہل برہمانڈ ایشر کے واسطی پہنانی جیمالا کی روانہ ہوئے سوبہا جگت جننی کی یہہ صفت مند تو کیا لکہہ سکتا ہی اس خیال مین سارداگونگی اور شیش جیو بی زبان ہین سکہیون کی سماج مین کہ سب سوبہا و چہب کی مجسم تہی آہستہ آہستہ کمال اوتساہ اور اومنگ سے دل پرم آنند مین بہرا ہوا والدین کو گیر بزرگون کی شرم سی شرمگین سوبہادہام مہاراج کی روبرو پہونچے اور رکہنے سے سکہیے سہیلون کی دونو ہاتہہ اوٹہا کر جیمالا دسرتہہ نندن مہاراج کے گلمین پہرائی جسوقت دونو کا چہرہ مقابل ہمدگر ہوا اور سب طرفسی طبیعت یکسو ہو کر ہمدگر کا روپ اون دیکہنی مین مصروف ہوے اوسوقت کا سماج اور رسا دیکہہ کر دیوتا وغیرہ تو اسپنے اپنی موقع پر نقش بدیوار ہو گئے اور جنک وغیرہ کو کمال آنند و پریم سی محویت اور بیہوشی ہوئی دسرتہہ نندن کی شیام سندر رخسارون پر کنڈل کی موتیون کی جہلک ایسے بہار دیتی ہے کہ زبردستے دل ہاتہہ سی جاتا ہی اور ایسا پیشانی پر تلک زعفران اور گوروچن کا

ہالک ناطقہ ۱۲ — دو جواز زبان والے ۱۲

براجمان سر پر جواہرات مرصع کا کریٹ مکٹ انکہین لسیلی و سیلی کے چنچل چتونین گلی مین کنٹہے جواہرات و پہولون کے

مالا پایا گہا کنجا دہانے مغرق زر سے کا قریب کمر جوانانہ کسی ہوئے ہیکل جڑا و ہر دو طرف پڑی ہوئی ایکطرف ترکش بہت سو

ہے اور دوسرے طرف کمان دونو ہاتہہ سرے جنگ دو لارے کے مالائی شانہ پر آئی ہوئے اور رند سکان دونو کو

بمقابلہ یکدگر موجود کہتا راجہ शिवि राजा शيوی کی کتہا پرانون مین اور بالخاص مہابہارتہہ مین مفصل مندرج ہی کہ دیاوان

اور پناہ دینی والے اور دہرماتما ہوے اسومیدہ وغیرہ جگ بی شمار کرکے براہمنون کو ہر قسم کی دان دئی بہگوت کی خواہش

سی راجہ اندر کو خیال امتحان رحم اور سرناگت تبلنا راجہ موصوف کا ہوا اور اگنی دیوتا کو کبوتر بنا کر خود بشکل باز آیا

शरणागतवत्सलता अग्नि
کبوتر مذکور نے بخوف باز خائف و ہراسان ہو کر راجا ممدوح کے دامن مین پناہ لی باز نی آکر راجا سی کہا کہ یہ کبوتر میرا طعمہ ہے

میرے حوالہ کر راجا نے جواب دیا کہ بخوف جان میری پناہ مین آیا ہے رحم اور دہرم پناہ دہی سی بعید ہی کہ حوالہ کردون

باز نے کہا کہ قدیم سی اس قسم کے جانور رازق مطلق نے ہمارے خورش مقرر کر دلئے ہین دہرم سے بعید ہے

کہ میرا رزق مجکو نہ ملی اس باب مین باہم گرگفتگو کثیر ہوئی لیکن راجا نے کبوتر کو نہ دیا آخر بعد مباحثہ لبیا باز اوپر لینے گوشت جسم راجا کے

راضی ہو گیا اور راجا کو اس قرارداد مین کمال خوشی ہوئی بدینوجہہ کہ اور کسی کا مانگتا تو کمال مشکل ہوتی ایک پلڑہ ترازو پر تو

اوس کبوتر کو رکہا اور دوسری پلڑہ پر راجا نی اپنا گوشت کاٹ کر رکہہ دیا چونکہ یہہ معاملہ برای امتحان تہا اسواسطی گوشت راجہ

برابر کبوتر کے نہوا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ راجا نی تمام جسم کا گوشت رکہدیا آخر راجا اپنا سر کاٹ کر رکہنے لگا تب

ہر دو دیوتا مذکور راس رحم اور راسخ کلامی اور پناہ دہی کے دہرم سی خوش ہو کر بہ جسم اصلی ظاہر ہوئے اور راجا کو

دعای خیر کرکے معتقد بہگوت بہگتی اور بہگتون کے ہوئے اور بعد تعریف و ثنا و بدستور ہو جانی جسم راجہ کے اپنی مقام کو

گئی بہگوت بہگت کہ بہگوت روپ ہین جو کچہہ کرین تعجب نہین کہتا मयूरध्वज راجہ میور الدہج اور اونکے دہرم

پتنی اور تامر الدہج اونکا صاحبزادہ بلند اقبال سب ایسے پرم بہگت دیاوان ہوئے کہ بہگوت نی گہر بیٹہی درشن دیئے

اور بروقت امتحان مستقل پایا حال یہہ ہے کہ جب راجا جدہشٹر نے جگ اسمید کیا اور ارجن کو واسطے حفاظت کے

ہمراہ کرکے اسپ جگ کا واسطی سیر روی زمین کے چہوڑا تو تب ہی راجہ میور الدہج نے بہی جگ شروع کیا

تہا اور تامر الدہج ہمراہ اسپ تہارہ مین دونو کا مقابلہ ہوا تامر الدہج نے اوس ارجن کو کہ جسنے مہابہارتہہ مین فتح پائے

تہی اور اون سر کرشن مہاراج کو کہ شدہ سجد انند گہن پورن برہمہ ہین اور جنکی نام کے کرپاسی فتح ہے بنام فتح

ق
अश्व
धर्म

قسم جگ کی ہی کہ جس مین گوشت اسپ کی اہنی دیجاتی ہے ۱۲

۵۲

پناہ آمدہ جسکو عزیز ہون ۱۲

۵۳

धर्म पत्नी

عورت منکوحہ ۱۲

نامزد ہوئے ہے شکست فاحش دیکر اسپ کو زبردستی سی چہین لیا بہگتا نکول مہاراج نی دیکہا کہ یہان فریقین بہگت ہین اگر ایک فریق کو فتح دے جاوے تو دوسرے کے دل شکنی ہوگی اسواسطی بہ بہانہ امتحان بہگت راجہ میوردہج کے خود بدولت بہ صورت برہمن ضعیف ہوکر اور ارجن کو بصورت طفل بناکر راجہ موصوف کے دروازہ پر گئے راجہ نے کہ جگ سالا مین تہا بعد ڈنڈوت وتعظیم پوچہا کہ کس تقریب سے تشریف لاے براہمن نے کہا کہ جنگل مین ایک شیر نے اوسنے اس طفل کے کہانی کا ارادہ کیا ہرچند مین نے کہا کہ بعوض اوسکے محکو کہالے اوسنے نمانا اور کہا کہ تو ضعیف ہے تیرا گوشت میرے کام کا نہین آخر بعد منت وزاری بسیار یہہ قرار پایا ہے کہ راجا کا اگر نصف جسم لادیوے تو اس طفل کو چہوڑ دونگا اسواسطی تمہاری پاس آیا ہون اگر ہوسکے تو اس طفل کے رچہا کرو راجا کو کمال دیا آئے اور کہا کہ آخر یہہ جسم ایک روز جانے والا ہے اگر براہمن کا دکہہ اس جسم سے دور ہووے تو اسسے اور کیا بہتر ہے براہمن نے کہا کہ ایک وعدہ شیر کا یہہ بہی ہے کہ جس آرہ سے راجا کا جسم چیرا جاوے وہ آرہ ایک طرفسے تو پسر کلان راجہ کے ہاتہہ مین ہووے اور دوسرے طرفسے راجہ کی استری کے ہاتہہ مین اور کسی طرحکا کسیکو رنج وملال نہو راجانے اسبات کو بہی قبول کیا تامر الدہج نے براہمن سی عرض کیا کہ بموجب حکم ساستر کے بیٹہا ہے باپ کا روپ ہی اگر میرا نصف جسم لیا جاوے تو بہتر ہے براہمن نے کہا کہ تو راجا نہین پہر راجا کے استری نے کہا کہ مین بہی راجا کے اردہانگی ہون اگر بجاے نصف جسم راجا کے محکو نیجاؤ تو زیادہ تر شیر کا فایدہ ہے براہمن نے کہا تو استری ہے اور راجا نہین غرض براہمن نے مقابل روئے راجا کے تامر الدہج کو بدین مطلب کہ باہم گر صورت دیکہہ کر محبت پیدا ہو جاوے اور غمگین ہون اور پس پشت استری کو بہ ارادہ مذکور کہڑا کیا اور دونو آرہ راجا کے سر پر رکہہ کر بلا رنج وغم کہنچے لگے جسوقت آرہ تا بہ بینی راجہ پہونچا تو چشم چپ راجا سے پانی نکلا براہمن نے فرمایا کہ بس اب یہہ جسم ہرگز میرے کام کا نہین کہ راجا رنجیدہ ہوکر دیتا ہے راجا نے عرض کیا کہ مہاراج کرپا کرین غصہ نفرماوین جسطرف کے آنکہہ سے پانی نکلا ہے اوس طرف کی جسم کو یہہ رنج ہے کہ مین بڑا نالایق ہون کہ کسی کام مین نہ آیا اور داہنے طرف کا جسم بڑا بہاگی ہے کہ براہمن کے کام مین لگا بہگوت کرنا سندہ سنتے ہے اس لفظ کے بہگتے اور اعتقاد سے اسقدر خوش ہوئے کہ پریم مین بی طاقت ہوگئے اور راجا کو آرہ کے نیچے سے اوٹہا کر اپنی چہاتی سی لگالیا اور اصلی روپ سے راجا کو درشن دئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

بہگوت کی سپرس ہوتی ہی زخم سر راجہ کا اچھا ہوگیا اور بہگوت نی فرمایا کہ تمہارے دہرم نشٹہا اور اعتقاد کامل سی کمال خوش ہون جو کچھہ تمنا ہووے بیان کرو کہ پورن کرون گا راجانے دست بستہ گذارش کیا کہ ہی کرپا سندہ مہاراج جب کہ آپ نے انگرہ کیا تو اور کیا باقی رہا کہ اوسکے واسطے درخواست کرون صرف چرن کملون کے بہگتی چاہتا ہون اور ایک عرض یہہ ہی کہ زمانہ کلجگ آنی والا ہے بہ آیندہ ایسے امتحانات سخت سے بہگت معاف رہین بہگوت نے قبول فرمایا اور پہر ارجن اور راجا کے ملاقات کرا کر صلح کرا دے اور راجا نی بکمال خوشی سی گھوڑا ارجن کا واپس دیا اس چرتر سے بہگوت کو کچھہ غرور ارجن کا رفع کرنا منظور تہا سو ہوگیا کتھا ۳ भवन بہون راجپوت چوہان

سرکار رانا مین دو لاکہہ روپیہ کے منصب دار اور بہگوت بہگت دیاوان اور سادہو سیوی ہوئے ایکدفعہ ہمراہ رانا موصوف ایک آہو مادہ کی پیچہے گھوڑا ڈالا اور اوسکو تلوار سی مارا وہ حاملہ تہی معہ بچہ دو پارہ ہوئے بہون موصوف کو اوس دیا اور متحیرت ہوئے اور دل سے کہنے لگے کہ میرا ظاہر تو وہ کہ بہگوت بہگتون مین شمار ہون اور عادات یہہ کہ جیسے بہگوت بمکہہ ہی پرہیز کرین اوسیوقت عہد کیا کہ تلوار آہنی رکہنے نہ چاہئے چنانچہ ایک تلوار چوبی بہ قبضہ آہنی طیار کرا لے جب کبہی رانا کے سلام کو جاتے اوس چوبی تلوار کو ہمراہ لیجاتی ایک حصہ دار بہاگی کو یہہ حال معلوم ہوا اور رانا سی ظاہر کیا رانا کو یقین نہ آیا غماز مذکور نے قسم اور حلف سے کہا تب بہی رانا نی ایکسال تک دریافت کرنا حال کا لیت و لعل مین رکہا جب غماز مذکور نی یہہ استبداد کیا کہ اگر یہہ عرض میرے دروغ ہووے تو قتل کا سزاوار ہون تب ایک جاے وسیع پر محفل جمع کے اور سب منصب دار حاضر ہوئے اول رانا نے اپنی تلوار نکال کر لوگون کو دکہلائے اور پہر نوبت بنوبت سب منصب دارونکی تلوار ملاحظہ کے جب نوبت بہ بہون مہاراج کی پہونچی تو تلوار نکال کر یہہ کہا جاتے ہین کہ جو چاہو سو کرو تلوار میرے دار یعنی چوب کے ہے لیکن بہگوت خواہش سی یہہ لفظ زبان پر آیا کہ میرے تلوار سار یعنی فولاد کے ہے اور یہہ کہکر تلوار کو میان سے نکالا اور ایسی نکلی کہ گویا ہزار برق ایک دفعہ لبو سے بر آمد ہوئین اور روشنے وچمکاہت سی سب کے آنکہین بند ہوگئے رانا نی فرمایا کہ مارو کمبخت غماز کے سر پر اور یہہ کہکر ارادہ قتل غماز مذکور کا کیا بہون موصوف نی دست بستہ کہا کہ اس شخص نے کچھہ دروغگوئے نہین کی تہی بہگوت کی خواہش سی یہہ تلوار فولاد کے ہوگئے ہے ورنہ حقیقت مین چوبی تہی رانا کو بہگوت بہگتے کا اعتقاد ہوا اور تکلیف نوکریکے معاف کر کے جاگیر دوامی کا پٹہ لکہہ دیا اور عرض کیا کہ اگر واسطی درشن دینے کے

تشریف لایا کرتو سیر اتی تستار ہی واضح ہو کہ کچھہ تعجب نہین جو تلوار چوبنے کو بہگوت نی فولاد سے کر دیا کسواسطی کہ بہگوت بہگتون
गिरधर
کے خواہش اور زبان تلوار سی زیادہ ہی کہ فوج گناہ گنہہ گاران کا قتل کرکے مستقل راج ملک بہگتی کا عطا کر دیتے ہین
اگر اونکی زبان ہی ایک چوب کے واسطی لفظ فولاد نکل گیا اور اوسیطرح اوسکا ظہور ہوا تو کیا تعجب ہے ۔ کتھا ۴ कथा
یہہ رانکا پرم بہگت بہگوت کی قوم کمہار ہوئے جو کچھہ اپنے پیشہ سے پیدا کرتے سب ہر بہگتون کی سیوا
اور خدمت مین صرف کر دیتے ایک دفعہ آوا ظروف خام کا تیار کیا اور کسی سبب سے اوس روز آگ اوسمین نہ لگائے رات
کیوقت ایک گربہ نے بچی جنے اور ظروف خام مین رکہہ کر کہین کو چلی گئے رانکا جیو کو یہہ حال معلوم نہوا اور صبحی
آگ لگادے جب آگ خوب روشن ہو گئے تب دریافت ہوا اور مضطرب ہوکر بچون کے نکالنی کے تدبیر مین ہوئے
لیکن کچھہ نہو سکا زیادہ تر غم والم ہوا و بحالت گریہ وزاری سوای بہگوت کی اور کوئی پناہ نہ سوجہے واضح ہو کہ اگر رانکا جیو کا
سب گہر جل جاتا یا اونکے جان پر کوئی آفت آتی بہگوت سے کبہی درخواست نہ کرتے کسواسطے کہ حبحالت مین بہگوت
بہگت اپنے سوآمین سی مکت تک کی خواہش نہین کرتے دیگر امور بی حقیقت کی تو کب خواستگار ہوتی ہین علاوہ ازان
بلا خواہش سب مطالب اونکی بر آر ہو جاتے ہین بہگوت سی خواہش کے ضرورت نہین ہوتے مطلب اس
تحریر سی یہہ ہوا کہ بہگوت بہگتون کے رحم اور گُنا پر نگاہ کرنی چاہئے کہ ایک جاندار بی حقیقت کا دکہہ برداشت نہین
کر سکتے اور بحالت بیقراری جو کام کبہی بہی نہین کیا وہ کر بیٹہتے ہین جب بہگوت نی حال مضطرب اپنی بہگت کا دیکہا تو یہہ
چرتر کیا کہ تمام وہ آوا پختہ کر دیا اور جس ظرف مین وہ بچہ تہے وہان مطلق گرمے نہ پہونچے رانکا جیو سلامتی اون بچون
کے دیکہہ کر جسم مین نہ سمائے اور بہگوت کو نہایت پریم سی ڈنڈوت پرنام کرے تب سی کمہارون مین یہہ دستور
جاری ہے کہ ہر روزہ آوا تیار کرکے آگ لگا دیتے ہین کتھا केवलराम کیول رام جیو ایسے پرم بہگت
اور بہاگوت دہرم کے رواج دہندہ ہوئے کہ جن لوگون نے کبہی بہگتے اور بہگوت اور گورو اور بہگتون کے
نام کو بہی نہین جانا تہا ایسے لوگون کو پوتر کرکے بہگوت مین لگا دیا دکہہ سکہہ دوست دشمن سے علیحدہ اور تلک مالا نو دہا
بہگتی کے معتقد کامل و مستقل تہی بہگوت کی چرنون مین محبت ہونی بہگتی تک کام ہوئے اور لوگون پر رحم اور دیا سبب
ہر ایک کے گہر پر جا کر فرمایا کرتے کہ سری کرشن سوآمین کے سیوا اور نام مین دل لگاؤ یہہ دان مجکو دو اور بہاگوت
دہرم اونکو سمجہایا کرتے جہان کہین دیکہتی سادہو بہگتی اونکو بالکرام جیو اور بہگوت مورتی اپنی پاس سے دیکر پوجا او

درسیوا کے قاعدہ اوپدیش کیا کرتے ایک دفعہ بنجارہ نے اپنے بیل پر تازیانہ مارا اسوہین موصوف بیہوش و بیقرار
زمین پر گر پڑے لوگ دوڑے اور اوٹہایا جو جسم پر نگاہ کے تو نشان ضرب تازیانہ بجنس نمایان پایا سب کو تعجب ہوا
کہ یہہ درجہ رحم کا شاید کسیکو گوش زد ہوا ہو کتہا ٢٩ व्यास ہر بیاس جیو ایسی بہگوت بہگت ہوئے کہ دیوتاون
کو اپنا چیلا کر کے بہگوت کا بہگت کر دیا بہگوت بہگتون سے اسقدر محبت تہی کہ کبہی اونسے علیحدہ نہوتے اور جسطرح
راجا جنک رگہبشیرون کے ست سنگ اور انبوہ مین رہا کرتے تہے اسیطرح ہر بیاس جیو رہا کرتے سادہان کے
سیوا کرنے والے ایسے ہوئے کہ صفحہ دنیا پر شاید کوئی اور ہو سوائے بہگوت اور بہگتون کے جر ترسی دیگر کسی
طرف توجہہ نہ تہے ایک دفعہ قصبہ چرتہاول مین باغ سر سبز دیکہہ کر مقیم ہوے اور ارادہ تہا کہ بہگوت کے سیوا پوجا
کر کے بہگوت پرشاد تیار کرینگے اوسی باغ مین ایک دُرگا مندر تہا کسی شخص نے وہان بکرا مارا ہر بیاس جیو کو
مقتضائے دیا لتا کہ خاصہ ہر بہگتون کا ہے ازبس رحم آیا اور دل کو کراہیت ہوئے تشنہ و گرسنہ بہجن کرتے رہے
دُرگا مہارانی بہگوت بہگتون کے تکلیف گوارا نہ کر سکے اور ساکہات ہو کر ہر بیاس جیو سے فرمایا کہ بہگوت پرشاد
کرین ہر بیاس جیو نے جواب دیا کہ جہان ایسا ظلم ہوتا ہے وہان رسوئے کسطرح ہو سکتے ہے دُرگا نے فرمایا
کہ میرے اوپر کرپا کر کے خطا معاف کرو اور بہگوت منتر اوپدیش کر کے اس شہر کو پاک اور پوتر کردو ہر بیاس جیو نے
دیکہا کہ درگا کے چیلہ ہونے سے سب لوگ درست ہوتی ہین اسواسطی بہگوت منتر کا اوپدیش کیا جب دُرگا
بیشنو ہوئے تو شہر کو بیشنو کرنا ضرور جانا جو سردار تہا اوسکو بوقت شب چارپائی سے ڈال دیا اور فرمایا کہ اگر اپنا بہلا
چاہتا ہے تو ہر بیاس جیو کا سیوک ہو کر بہگوت بہگتے اختیار کرو ورنہ تمام شہر کا ناس کر دونگی سنے فی الفور
سب لوگ آئے چیلہ ہو کر بہگوت بہگت ہو گئے اور جو پاپ و گناہ کئے تہے سب سے رہائی پائے ہر بیاس
جیو چندروز وہان مقیم رہے اور ایسا اوپدیش کیا کہ خاکروب تک ہر بہگت ہو گئے ۔

نشہایازدہم دربیان اوپاس یعنی برت مشتمل کتہا دو بہگت

امرت کلش پر کہا اسرے رگہنندن سوامین کے چرن کملون کو ڈنڈوت کر کے نرسنگہہ اوتار کو پرنام کرتا ہون کہ
الجبانہ تا
اپنے پریم بہگت پرہلاد کے واسطے ملتان مین دہارن کر کے ہرن کشب کو پرم دہام دیا اوپاس بہگوت پراپتی کے

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسطی ایسی تدبیر کامل ہے کہ ہر یک بلا تکلیف و تکلف بھگوت کو پہونچ سکتا ہے لکھنا اسلوک سرتی و پورانون کا کچھہ ضرور نہین کہ پوتہے ہاے ایکادشے و جنم اسٹمی و رام نومے وغیرہ جہاتم ہر یک برت کی ازبس مشہور اور ہر یک کو معلوم ہین مدار تنقیح برت ایکادشی کا او پر دسمی کی ہے بدین سبب کہ دسمی بیدہا برت سب سمرتی اور پورانون مین ممنوع لکھا ہے اور وجہہ ممانعت یہہ ہے کہ دسمی کے روز دیت پیدا ہوئے اگر دسمی بیدہا برت ہو تو دیت اور راچھسون کے ترقی ہو کر دہرم کا ناس ہو جاوے اور چونکہ ایکادشی کی روز دیوتا پیدا ہوئے اسواسطی ایکادشی برت سے دیوتا خوشنود ہوتی ہین اور بھگوت رضامند ہو کر برت کرنیوالی کی دل مین ظہور فرماتی ہین بیدہ شرکت کو کہتے ہین یعنے شروع روز مین کچھہ دسمی ہووے اور بعد ازآن ایکادشی سو بیدہ کی تنقیح مین چند اختلاف واقع ہوئے اسکندپوران مین چالیس گھڑے کا بیدہ لکھا ہے یعنے جس شروع تاریخ مین تا چالیس گھڑی دسمی ہووے تو بروز آیندہ برت کرنا چاہئے اور اگر چالیس گھڑے سے زیادہ دسمی ہو تو بروز دوم یعنے دوآدشے مین برت ہوگا سو اس قول کے معتقد کالے کنٹھے والی ہین واضح ہو کہ کالے گنٹھے والی بہوجے کے چیلہ کہلاتی ہین طریق بشنوی ہے دوآبہ جمنا و گنگا سے سواے اور کسے ملک مین اس مشرب والی نہین موضع رن دیوا علاقہ سہارنپور مین اونکا گوردوارہ ہے موجد و آچارج اس طرق کا کامل و سدہ تہا قواعد او پاشنا کی واجب التسلیم اور بموجب احکام شاستر کے ہین لیکن بالفعل اس طریق مین کوئی پنڈت اور دانندہ غوامض اوس اوپاشنا کا نہین اسواسطی فروغ کم ہے بلکہ اکثر خاندانونسے بسبب عدم واقفیت کی وہ اوپاشنا متروک ہو گئی ہے فقط اسکندپوران سے بیس قسم کے تفصیل اس برت مین معلوم ہوے یعنی اگر کسی نے اکتالیس گھڑی دسمی کو جایز سمجھا تو وہ ایک قسم ٹھہرے اور اسیطرح جسنے بیالیس گھڑے کو جایز تصور کیا تو وہ دوسرے قسم غرض تا شصت گھڑے بیس قسم ہو گئی اور نام ہر ایک کے بیالی و جہابیالی و بہیا و جہابہیا وغیرہ لکھی ہین چونکہ سوای کالے کنٹھے والون کے اور کوئے عامل اوس طریق کا نہین اسواسطی تشریح و طوالت ضرور نہ سمجھے ہر چہار سنپردا کی بیدہ کے تفصیل اور شرح یہہ ہے کہ نمارک سنپرداوالون نی بموجب حکم سمرتی پوران کی پچپن گھڑی کا بیدہ قبول کیا یعنے شروعات روز آیندہ بعد نصف شب کے ہے اگر نصف شب کے بعد دسمی ہووی تو روز آیندہ برت کرنا چاہئے کسواسطی کہ دسمی کا بیدہ ہو گیا اور اس قاعدہ کو کاپالک بہید کہتے ہین اگرچہ دانندگان قواعد اوپاشنا

CC-O. Gurukul Kangri C

کا یہہ اعتقاد ہے کہ موسم گرما مین نصف شب چہل و ہفت گہڑے پر ہوتی ہے اور موسم سرما مین چہل و سہ گہڑے
سو جس تاریخ مین جسقدر رات گذرنے پر نصف شب ہو اوسی کو مقدم رکہنا چاہئے پابند ہے چہل و پنج گہڑی کے
ضرور نہین لیکن عام رواج بیتالیس گہڑے کی بیدہ کا ہے رامانج سنپردا مین بموجب احکام پوران وسمرتی کی پنجاہ و پنج
گہڑی تاریخ امروزہ کے گذرنے پر روز آیندہ تسلیم کیا یعنے برابہے جہورت کہ آٹھوان حصہ رات کا ہے جب
سی شروع ہو تب سی تاریخ کے شروعات ہے چونکہ انتہاے شب ہندوستان مین تا قریب چہل گہڑی ہے
اسواسطے آٹھوان حصہ رات کا پانچ گہڑے ہوئے سو اس سنپردا کی پیرو ایسے پنجاہ و پنج گہڑے سے زیادہ
ہو تو بروز آیندہ برت نہین کرتے اور کم ہو تو کر لیتے ہین باقی رہے دو سنپردا ایکی لشن سوآمین و دویم مادہ سو
اونکا اعتقاد نہہے حسب شرح بالا ہے لیکن بعض اشخاص نے آٹھوان حصہ رات کا چہار گہڑے نہے قبول
کیا ہے اسواسطے پنجاہ و شش گہڑے دسمی کا بیدہ مانتے ہین اسمارتکان مین بسبب نہونی قاعدہ واحد و رعنت
اسطرح کے اختلاف چند ہین یعنے بعض تو چہل و پنج گہڑے و بعض پنجاہ و پنج اور بعض پنجاہ و شش قواعد مصرحہ
بالا کو جایز تصور کرتے ہین اور بعض ارنودی بیدہ مانتے ہین یعنے پنجاہ و ہشت گہڑی بعد اگر دسمی ہو تو بروز آیندہ برت نہین
کرتے اور بعض شروع روز آیندہ طلوع آفتاب سے جانتے ہین اگر اوسوقت دسمی ہو تو برت نہین کرتی ورنہ تا شصت گہڑی دسمے
بیدہ ماننی کے ضرورت نہین بعض گیارہ کا انک مقدم سمجہتے ہین یعنے جس روز تیرہ یعنے تقویم مین ہندسہ تاریخ یازدہ
अंक
کا ہو تو اوسے روز برت کرتے ہین اور اگر پانزدہ روز مین ایکادشی گہٹ جاوے اور تیرہ مین گیارہ کا انک
نہ ہو تو برت نہین کرتے کشمیر وغیرہ ملک غربی مین تا پانچ گہڑے روز برآمدہ اگر دسمی ہو تو اوسے روز برت
کر لیتے ہین وجہہ رواج دسمی بیدہا برت کی ملک مغربی مین یہہ ہے کہ شنکراچارج دیت اور راجپوتون کے گورو
تہے اونکو ترقی اپنے مریدون کے منظور ہوئے اسواسطی اوس برت کا رواج دے دیا لیکن بشن نارائن
نے دسمی بیدہا برت کو متروک و مردود خود دیکہہ کے آگر گہیتہ ون سے بیان کیا کہ یہہ حال پدم پوران وغیرہ
مین مفصل لکہا ہے سو اوس رواج شنکراچارج کو اشخاص خوش فہم نے اتبک قبول کر رکہا ہے بعض کا
یہہ قول ہے کہ ایکادشی کے روز غلہ کہانا منع ہی سو جسوقت سے ایکادشی شروع ہو اکل و شرب ترک کرنا چاہئے
اور جب دوادشی شروع ہو تب افطار واجب ہے اسکے عامل دکہن دیس مین سنے جاتے ہین اگرچہ

بموجب رواج ہر یک ملک و ودیا شناکی اختلافات مصرحہ بالا تحریر ہوئی لیکن شاستر کی جاننے والون مین بیشتر رواج تین
قسم کے بیدہ کا ہے یکی چہل و پنج دویم پنجاہ و پنج سیوم پنجاہ و شش اور یہہ بہی واضح رہے کہ شاستروں مین جو
ترسپرشک برت کا ثواب عظیم لکہا ہے تو اوس ترسپرشک کا ہے کہ جو شروع تاریخ مین گہڑی دو گہڑی
ایکادشی ہو اور بعد ازان دوادشی شروع ہو کر قبل از گذرنے تاریخ کے تریودشی شروع ہو جاوے اور اوس
ترسپرشک کا ثواب نہین لکہا کہ جسکے شروع مین دسمی ہو بعدہٗ ایکادشی اوسی تاریخ مین ختم ہو کر دوادشی شروع ہو جاوے
بلکہ بسبب بیدہ دسمی کے یہہ ترسپرشک متروک و مردود ہے جنم اشٹمی برت مین سری سنپردا والون نے سنگہہ کے سورج
مین جو اشٹمی ہو اوسکو جنم اشٹمی مانا اور اوس اشٹمی مین کرتکا نچھتر یا سپتمی کا بیدہ حسب قاعدہ بیدہ ایکادشی
کے ضروری ہے واضح ہو کہ جنم اوتسو و سالگرہ وغیرہ مین جنم کے نچھتر پر نگاہ ہوتی ہے سو چونکہ بہگوت کا ظہور
روہنی نچھتر مین ہوا اسواسطے کرتکا کا بیدہ ماننا واجب آیا اور اگر سنگہہ کا سورج بہادون کے مہینے مین پانچ روز بعد تک
اشٹمی سے نہ ہو تو اسوج مین برت کرتے ہین مابقی دیگر ہرسہ سنپردا والے بہادون بدی اشٹمی کو مقدم سمجہتے
ہین لیکن سپتمی کے بیدہ پر بالضرور نگاہ ہوتی ہے اگر ایک پل بہی سپتمی اور تمام دن اور رات اشٹمی ہو تو اوس روز برت
نہو گا اگلی روز ہو گا کرتکا کے بیدہ پر نگاہ نہین بشن سوآمین سنپردا مین البتہ کل والون کی بہاو کی بات علیحدہ ہے
کہ نیم پر پریم غالب ہی سمارتکان نے بروقت طلوع چندرمان اشٹمی کا ہونا ضرور جانا بیدہ سپتمی پر کچہہ نگاہ نہین
رگہنندن سوآمین کا اوتار اودار چیت سودے نومین کو اور سری باون اوتار بہادون سدی دوادشی کو اور سری
نرسنگہہ جیو کا ظہور بیساکہہ سدے چترودسی کو ہوا اون برتون مین بہی بیدہ اشٹمی و ایکادشی و تریودشی کا ماننا چاہیے
وعلی ہذا القیاس چیت سدے دویج کو سیتا مہارانی کا اور بہادون سدے اشٹمی کو رادہکا مہارانی کا جنم
اوتسو ہوتا ہی اونکی جنم اوتسو و اننت چودس وغیرہ برت مین بیدہ کا دستور ہے لیکن واضح ہو کہ بعض اشخاص تو بہگوت
اوتار اور مہارانی جیو کے جنم یوم کو برت مانتی ہین اور حسب قاعدہ برت ایکادشی کی ترجل اوپاس کرتے ہین اور بہگوت
اوپاشک اوتسو سمجہ کر اوتساو مثل بہگوت جنم و سالگرہ کے کرتے ہین اور بعد ہو لینے وقت جنم کی پنچ امرت لیکر اور
سب طرح کی اطعمہ لطیف حسب مقدور خود بہگوت ارپن کر کے بہوجن کر لیتے ہین اور جو لوگ بروز جنم اشٹمی یہہ گفتگو
کرتے ہین کہ بعد نصف شب بہوجن کرنا منع ہے اونکو یہہ جواب دیتے ہین کہ وہ رات نہین کو ہان کو شروز روشن

CC-O. Gurukul Kangri Coll

براوسلوشرف ہی اور یہہ بہاو اونکا صحیح و درست ہی جنم اوتسو کا حال کہ جو کچہہ او پاسنک اور بہگت جن کرتے ہین
تحریر نہین ہوسکتا کہ اپنی اپنی بہاو اور بہگتے کے تعلق ہے چند اشخاص کا ایسا بہاو دیکہنی مین آیا کہ لپسر یا بیرہ کے
جنم یا شادے مین اگر ایک روپیہ خرچ کیا تو بہگوت کی جنم اوتسو مین اوسے دوچند اوتسو کیا اور وہ دہوم دہام اور جو بنے
کرے کہ خواہ نخواہ بہگوت چرترون مین طبیعت رجوع ہو جو لوگ کہ ایکادشی نیم کے ساتہہ کرتے ہین اونکا یہہ دستور
ہے کہ نومے کی روز ایک وقت ہوش آتنہ مثل چاول و مونگ و جو و گندم و کنجد و روغن زرد کہاتے ہین اور دسے
کی روز ایک وقت پہل اہار اور ایکادسے کو نرجل برت کرتے ہین بروز برت صبح سے بہگوت بہجن مین مصروفیت
واجب ہے دوسری طرف توجہ نہووے گواہی اور منصفی راہ چلنا شطرنج گنجفہ وغیرہ کا کہلنا دن کا سونا
استری و تصویرات کا دیکہنا و دیگر ممنوعات مثل پان و سرمہ وغیرہ کہ مفصل ایکادشی مہاتم مین مندرج ہین
اور بسبب طوالت لکہنا فضول سمجہا متروک و ممنوع ہین غصہ و دروغگوئی وغیرہ دیگر ممنوعات کا ذکر ہے ضرور نہین
کہ ہر حالت مین اونکی ممانعت ہی رات کیوقت جاگرن کرنا واجبات سی ہی اور اگر یہ سبہی سماج بہگوت کیرتن اور بہگوت
بہگتون کا میسر نہو سکے تو خود تنہا بہگوت بہجن مین بیدار رہے دوآدشی کی روز بعد فراغت بہجن پوجن روزمرہ کے
براہمنون کو بہ قدر استطاعت بہگوت پرشاد بہوجن گرا کر اور جو مقدور ظروف اور نقد و جنس دان کا ہو دیگر اور
ثمرہ اوس برت وغیرہ کا بہگوت ارپن کرکے تب خود بہوجن کرے پارنا یعنی افطار دوآدشی مین واجب ہے اور جس روز
کہ بلحاظ بیدہ کے دوادشی کو برت ہوگا تو پارنا تریودشی مین خود بخود لازم آویگا اور واضح ہو کہ دوآدشی تشکل بہیہ
آساڑہ و بہادون و کاتک مین بیس بنیس گہڑی انراد ہا و سرون و ریوتی نچہترون سے باب پارنا متروک ہین
اگر اون بیس گہڑے مین پارنا کرے تو بارہ برت ایکادشیون کا پہل جاتا رہتا ہے اگرچہ شرح ممانعت
بیس بنیس گہڑی مذکورہ کے چند قسم پر لکہی ہین لیکن اتفاق اکثرون کا بہ شہادت کاملہ اسبات پر ہے
کہ انرادہا نچہتر کے بیس گہڑے اول مین شروع نچہتر سے و سرون نچہتر کے بیس درمیانہ مین
اور ریوتے نچہتر کے اخیر بنیس گہڑے مین پارنا منع ہے اون بیس گہڑی کے اول آخر مین کبہی کرلیوے
اور یہہ بہی معلوم رہے کہ اگر نرجل برت نہ ہوسکے یا بسبب نقاہت و بی طاقتی کی بہگوت بہجن مین خلل آوے
تو اوس حالت مین اسقدر پہل اہار اور دودہ یا جل کا لینا واجب ہے کہ طاقت جاگرن اور بہگوت بہجن کی بنی رہے

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور اگر برو ز ایکادشی برت کے طبیعت بیمار ہو جاوے تو مونگ اور گندم کا بہوجن کر لینا ممنوع نہین ان قواعد اور
بہگوت پریت سی جو برت کرتی ہین اونکے مکت اور سدگت مین کیا مقام شک ہے اور چونکہ حال ایکادشے جنم اور پہل اور
سبب سدگت ہونے کا برتو نسی ایکادشے مہاتم وغیرہ مین مندرج ہے اسواسطی یہان نہ لکہا اور ضرور سے بات درج کردے
اب ہمارے برت کا حال سننے کہ محبت تو اسقدر ہے کہ کبہے یاد نہین رہتا اور اگر یاد آگیا تو دسمے سے
فکر پڑا یعنے رات کیوقت خوب شکم سیر ہو کر کہایا اور پہر صلاح ہوئے کہ صبح کو کیا کیا پہل پہل اہار ہوگا جب
صبح ہوئے تو طیارے پہل اہار کے شروع ہوئے اور قبل از دوپہر واسطی کہانے کے بیٹہہ گئے اور اسقدر کہایا
کہ دسمی کے روز بہی کبہے نہ کہایا ہوگا بعد ازآن آتی ہے پلنگ پر آرام فرمایا اور چونکہ جغرات وکوٹو وسنگہاڑہ وترکاری
یا پیڑا و حلوا طعمہ خشک وثقیل وتیز کہائے تہی اسواسطی چند دفعہ پانی پیا کہ پیٹ پہول گیا اور چارپائے پر لوٹتے
رہے ہنوز وہ کہانا ہضم نہین ہوا تہا کہ موسمے میوہ جات یاد آئے اور اوسیوقت منگا کر کہائے بعد ازآن
رات ہوئے اور دودہ یا پیڑہ تناول کئے اور ایسے چراغ پانو ہو کر چارپائے پر گرے کہ ایک لحظہ نہ بیٹہہ سکے
بلکہ تمام رات مثل گدہے لوٹتے رہے اگلے روز چار گہڑے ونچڈ ہی خبر ہوئے او زبہجن وغیرہ کا تو کیا ذکر
تہا بلکہ ممکن نہین کہ ایک دفعہ بہی بہگوت نام زبانسے بر آمد ہووے واہ واہ یہہ تو برت وبہجن اور اوسپر ارادہ سدگت
اور بہگوت دہام کا ہزار لعنت ایسے جنم اور فہید اور نے اعتقادی پر ارے من پاپی اب بہی سمجہہ اور ذرا خیال کر
اور بہگوت چرنون سے بمگہہ کسے نے بہی سکہہ پایا ہے اگر اس سماج مین مستقل ہو جاوے تو تیرے اودہار مین
کیا شک وشبہہ ہی کہ موسم برسات مین جو ساون کا مہینا آیا تو پریا پریتم کو اومنگ جہولا جہولنے کے ہوئے
اور بصلاح سب سکہیون کے برسانہ کا پہاڑ واسطے اس سماج کے قرار پایا جسکے ہر چہار طرف بن سبز
اور درخت کلپ برکچہہ وتمال وکدنب وپاڈل ومولسرے وچنپا وغیرہ پر بیل چہائی ہوئے خوشبودار پہول ہوسم
باہو سم بہگوت سیوا کی شگفتہ جہرنے جابجا جارے گہتا اُمڈے ہوئے بادلون کے گرج آہستہ آہستہ
مین کبہے کبہے بجلے کے چمک طاؤس وسارس وکوکلا وچکور وغیرہ پرندون کے آواز دلکش ہوا سرد
آہستہ وخوشبودار غرض واسطی خوشنودی کشور کشورے کے وہ پہاڑ ایسا سوہایا اور فرحت انگیز ہوا کہ
خواہ نخواہ نقش وسہ نگار ومحبت وپریم ہر ایک جگہ سے نمایان ہوتا تہا وہان ایک کلپ برکچہہ کے درخت مین

CC-O. Gurukul Kangri C...

نی ابریشم و مقیش وغیرہ کی ڈورکا جہولہ ڈالا اور اوسمین سنگہاسن مرصع و منقش بہ جواہرات ڈال کر مخمل و کمخاب زر دوزی
کے فرش اور مورتے وغیرہ کے جہالرون سے آراستہ کیا اوسمین پریا پریتم براجمان ہوئے اور ایکطرف
چندراولے وللتا و بشاکہا و شیاملا وسری منساور دوسرے طرف دہنیا و شیب و پدما و بہدرا اور باقی سکہی پکہاوج
ودف و بینا و بانسرے و کرنائے و جہانجہ وغیرہ ساز و سامان راگ کا درست کرکی واسطی جہولانی اور گانے
کے کہڑے ہوئین راگ ملار شروع کرکے پریا پریتم کو جہولانے لگے اور وہ سما اور سماج نمودار ہوا کہ پپہانے و بار بتے
و اندرانے وغیرہ نقش بدیوار ہوگئین اور سب راگ راگنے محو و مدہوش اوسوقت کے سوبہا و سرنگار و سامان
و بہار و ہنسی و قہقہہ و آنند کا کسے بیان ہوسکتا ہے تمام بن و پہاڑ پرم آنند و منگل کا دینے والا ہو رہا تہا اور ہر یک
سکہی واسطی فریفتہ کرنے اوس منموہن کے کہ جسکے شمہ ماما مین کروڑون برہماند ناچتے ہین موہنے روپ ہر یک کے
گورے مکہہ چندر مان پر زلفین مسلسل و پیچدار چہوٹے ہوئے ماتہی پر ٹیکا و بیدے او سکے اوپر چندر کا کانون مین
کرن پہول اور جہومکہ بیچلڑے و چنپا کلی و ہیکل وغیرہ گلے مین ہاتہون مین بازوبند و چوڑی و کنگن جڑاو انگلیون مین
انگوٹہے چہلہ آرسے دوپٹہ اور لہنگا سرخ و سبز و گلنارے و دہانی و نافرمانی وغیرہ رنگون کی موافق اپنے
اپنے روپ و رنگ کے مغرق بہ زرے و گوٹہ و ٹہپہ پہنے ہوئے پاؤن مین پازیب و جہانجہن و بچہوہ و دیگ پہول
اون سب سکہیون کے سماج مین نٹ ناگر برج چندمہاراج کیسے سوبہا ہے کہ کہ جسطرح کروڑون چہب مجسم مین سرنگار
براجمان ہو حسن و آرایش و زرق و برق لباس اسقدر دلکش و دل ربا ہے کہ سب سکہے مکہہ چندرمان
کے چکور ہو رہے ہین ایک ہاتہہ کشورے جیو کے گلیمین ہے اور دوسرے ہاتہہ سے زلفین جو سبب ہوا برہم
ہوگئے تہے آراستہ کرتے ہین کبہی چندراولی وللتا وغیرہ سی قہقہہ و چہیڑ چہاڑ ہے اور کبہے مصروف بہ نظارہ حسن
و بہار اور کبہی راگ سننے اور گانے پر توجہ ہے اور کبہی سرکہیان تندسے آتے ہنستے و بوس و کنار زیادہ ازین قاعدہ
علامے نے رخصت تحریر کے نہ دے **کتہا** अम्बरीष راجا انبریش چکرورتے پرم بہگت ہوئے کہ جن
کے گن اکثر پورانون نے کیرتن کئے ہین دانی ایسے ہوئے کہ کوئی راجا کم ہوا ہوگا اور جگ اسقدر کئے کہ بہ
بر شمار ہوپنچے باوجودیکہ حسب سکہہ اسقدر حاصل تہے کہ اندر وغیرہ کو نہے بہ مشکل حاصل ہون لیکن کبہی
اونہین دل نہ لگا یا بہگوت سیوا و پوجا مین اسقدر اعتقاد و پریم تہا کہ سب کینکرج سے یعنے خدمتگاری و غلامی بہگوت کے

कैंकर्य

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنی ماہیہ سعی کرنے تھے کسی سامان بھگوت پوجا کے تیاری مین ملازم و خدمت گار کو دخل نہ تھا ایکادشی برت کی جو
احکام شاستروں مین مندرج ہین اونکی تعمیل راجہ موصوف نے ایسے کرے کہ نہایت درجہ کو پہونچا دیا بعد نیم و سنجم نومی
و دسمی کے ایکادشی برت کرکے جاگرن کیا کرتے اور بروز دوادشی سب قسم نقد اور جنس کے اور چند گٹر گودان
کرکے اور براہمنون کو سب قسم کے بھوجن پرشاد جما کر تب خود پارنا کرتے ایک دفعہ دُرباسا رکہیشر وارد ہوئے
راجا نے بعد اداے مراتب تعظیم و ڈنڈوت واسطے بھوجن کے عرض کیا دُرباسا جیو نے فرمایا کہ اشنان کر آوین چنانچہ
واسطے اشنان کے روانہ ہوئے اتفاقاً اوس روز دوادشی دو گھڑے تھے راجا کو واسطے پارنا برت کے
اضطراب ہوا اور بصلاح برہمنان کے نارائن کا چرن امرت پان کر لیا جب دُرباسا جیو آئے اور یہہ حال سُنا تو آتش
غضب و غصہ سے مشتعل ہو کر مستعد بہ ہلاک راجا کے ہوئے اور اپنی جٹا سے کال کرتیا نامے آتش سوزان ایسے
ظاہر کرے کہ واسطے جلانے راجا کے دوڑے بھگوت کہ ہر وقت اپنے بھگتون کے حفاظت در چھا مین مستعد و
ہوشیار رہتے ہین برداشت خود بینی دُرباسا کے نہ کر سکے اور چکر سودرسن کو حکم دیا اوسنے اول تو کال کرتیا کے
خبر لے کہ خاک سیاہ کر دیا اور پھر واسطے خدمت دُرباسا رکہیشر کی قصد کیا دُرباسا جیو بخوف جان وہان سی بھاگ
نکلی اور چکر سودرشن پیچھی ہوا تمام روے زمین اور برہم لوک ... اور شیولوک وغیرہ مین سب لوکپال و دیوتاؤن وغیرہ کے
منت خوشامد کرتے پھرے مگر کسے کو تاب و طاقت اوسکے حفاظت اور رچھا کے نہ ہوئے اور ... فی الحقیقت
ایسا کون ہے کہ بھگوت بھگت دروہے کو رکھہ سکے آخر مین سرے نارائن بیکنٹھ نواس کے پاس گئے اور وہان سے
یہہ جواب پایا کہ اگرچہ مین تمہارے رچھا کر سکتا ہون لیکن خیال کرنا چاہئے کہ جو میرے بھگت سب سُکھہ چھوڑ کر
میرے سرن ہوئے ہین اور بجز مجھسے سواے اور کچھہ آسرہ اونکو نہین تو کسطرح اونکے بیعزتی کو گوارا کر
کے تمہارے حفاظت کرون اسواسطے تم راجا انبرکھیش کے پاس جاکر اپنی خطا معاف کراؤ یہہ سنکر دُرباسا جیو
مایوس ہوئے اور راجا کے خدمت مین آئے دور سے ڈنڈوت کرے اور تراہ تراہ پکارے راجا نے ازراہ دیا و رحم
چکر سودرشن کو بعد منت سماجت کے سرد کر کے دُرباسا جیو کا اعزاز و اکرام اسقدر کیا کہ سب دُکھہ بھول گئے
واضح ہو کہ دُرباسا جیو ایکسال تک حیران و سرگردان پھرا کرے لیکن راجا بدستور ایک جگہہ کھڑا رہا اور افسوس
تکلیف دُرباسا جیو کا کرتا رہا فی الحقیقت بھگوت بھگتون کو کسے کی ساتھہ عناد نہین ہوتا کہ اونکے نزدیک یہہ جگت

بہگوت روپ ہے یا بہگوت بہگت روپ بعدہ راجا نے دُرباسا جیو کو اشنان کراسنے اور وہ سب بہوجن کہ اوسکے
واسطی تیار کرایا تہا اور باوجود گذر جانے ایک سال کے بدستور تازہ و گرم تہا جمایا اور پہر آپ بہوجن کیا دُرباسا جیو یہہ
اعتقاد و برداشت راجہ اور بہگت بتسلتا اور کرپالتا بہگوت کی نسبت اپنی بہگتون کے دیکہہ کر از بس خوش ہوئے
اور بہگوت بہگتون کے مہما و تعریف بیان کرتے ہوئے اپنے آشرم مین آئے اس کتا مین ایک اعتراض یہہ
پیدا ہوا کہ بہگوت نی جا بجا وعدہ واثق کیا ہے کہ کوئی پاپی کیسا ہی خالف ہو کر میرے سرن آوی فی الفور اوسکو ابہے
یعنے بی خوف کر دیتا ہون اور سب بہگوت اوپاسکان بلکہ جملہ دیوتاؤن کی اوپاسنا کا انجام وسدہانت سرناگتی
ہے اب جو دُرباسا جیو بہگوت سرن گئے اور بہگوت نی حفاظت نہ کرے تو اوس وعدہ مین بڑا اخلاف ہوا سو واضح ہو
کہ اول تو اس اعتراض کا دفعیہ خود بہگوت نی بروقت جواب دیدینے کے دُرباسا جیو کو کر دیا ہے کہ اوپر تحریر ہوا علاوہ ازان
بہگوت نی فرمایا ہی کہ سب گناہ معاف کر سکتا ہون لیکن سوای دو گناہون کے ایک وہ کہ جو میرے بہگتون کا گناہ
کرے جیسا دُرباسا جیو سی ظہور مین آیا دویم جو میرے نام کا گنہ گار ہو یعنے اس ارادہ سے گناہ کرے کہ بعد اس گناہ
کی نام یا منتر جپ کر پاک صاف ہو جاوینگے سو جس حالت مین کہ بہگوت کا وعدہ مستقل یہہ ہو کہ بہگتون کی گنہگار کے
گناہ مجہہ سی معاف نہین ہوتے تو کب اوس وعدہ [illegible] قطع نظر ازان اگر غور ہوتی ہی تو سرناگتی مین بہی کچہہ خلاف وعدہ
بہگوت سی نہین ہوئے کسواسطی کہ دُرباسا جیو واسطی حفاظت جان کی بہگوت سرن ہوئی تہی سو جان سلامت رہی اگر اونکے
جان کو خلل ہوتا تب گنجایش اعتراض کی تہی اور یہہ بہی واضح ہو کہ دُرباسا جیو پر کچہہ راجا امبرکش کو غصہ نہین آیا تہا
بلکہ بہگوت کا غصہ تہا کہ چکر سودرشن کو اجازت سزا کی دی تہی یہہ پرتاب سرناگتی کو ہوا کہ دُرباسا جیو سلامت رہے ورنہ
کہجا اوس مالک کا قہر اور کہجا دُرباسا بیچارہ اور اصل باعث اس چرتر کا یہہ ہے کہ بہگوت اپنی بہگتون کی سب [illegible] پر
مطلق خیال نہین کرتی لیکن ایک غرور پر فوراً نگاہ ہوتے ہے کسواسطی کہ غرور سی بہجن اور بہگوت سیوا مین خلل عظیم واقع
ہوتی ہین اور اسیواسطی اپنے بہگت کی غرور کو دور کر دیتے ہین کہ گُرڑ و مارکنڈے و نارد وغیرہ کی کتہا شاہد اسبات کے
ہین سو دُرباسا جیو کو غرور اپنے سدہا اور بزرگے کا ہوا تہا کہ واسطے امتحان راجا کی تشریف لی گئی تہی اسواسطی بہگوت
نی جا کے ہی سرن بہیج کر غرور دُرباسا جیو کا دور کرا دیا اس چرتر سی ایک ہدایت بہگوت کی اور بہی ہے اور وہ یہہ ہے
کہ جب بہگوت نی دُرباسا جیو کو صاف جواب دیدیا تو دُرباسا جیو نی غصہ ہو کر بہگوت کو ساپ دیا اور اوسکے سبب سے دش

دفعہ بہگوت کو اوتار دہارن کرنا پڑا ہدایت اسمین یہہ ہوے کہ جسحالت مین بہ گناہ عدم پناہ وہی مجہہ مالک اور قادر کو دس دفعہ
دیہہ قبول کرنا پڑا دیگر اشخاص اگر سرن آی کو پناہ نہ دین گے تو معلوم اونکا کیا حال ہوگا جب یہہ حال بہگتے راجہ
اور کرپالتا بہگوت کا مشہور عالم ہوا تو ایک راجا کے دختر نے کہ بہگوت بہگت تہی درخواست اپنی شادی کی راجا مذکور
سے کرے راجا نے جواب دیا کہ مجکو بہگوت سیوا سے فرصت نہین اور نہ استری کی خواہش ہے دختر مذکور زیادہ
شایق ہو گئے اور پہر پیغام بہیجا آخر جذبہ شوق اوس دختر نے راجا کے دل پر اثر کیا اور شادے قبول کرے لیکن راجا
خود نہ گئے اور اپنے شستر بہیجدئے کہ ونکی ساتہہ رسمیات شادی کے ادا ہوئے جب وہ آئے تو راجا نے ایک محل رانی
اوسکے واسطی جدا مقرر کردے ایک رات وہ رانی واسطی دیکہنی مکان پوجا راجا کے گئے ہنوز راجا بیدار نہین ہوئے تہے
رانی نے جاروب کشی مندر کے کرکے اور جل سدہ لاکر سب سامان پوجا کا طیار کردیا اور چلے آے راجا جب واسطی پوجا
کے آئے تو سب سامان درست پایا اور متعجب ہوے جب چند روز تک ایسا ہی اتفاق ہوا تو ایک رات راجا بیدار رہے
اور جب رانی آئے تو پوچہا کہ تو کون ہے جو میرے سیوا مین چوری کرتے ہے اوسنے جواب دیا کہ کنیز جدید ہون
راجا نے اوسکے بہگتے دیکہہ کر فرمایا کہ علیحدہ بہگوت سے اکار وسوا اوسنے ایسے پریم سی سیوا پوجا کرے کہ بہگوت
راجا دونو خوشنود ہو گئے اور مفصل ذکر اس رانی کا پریم سہا مین لکہا جاوے گا دیگر رانیون نے جب دیکہا کہ راجا بسبب
بہگوت سیوا کی راضی ہوتا ہے تو سب نے کمال پریم اور بہگتے سے بہگوت سیوا اختیار کے اور راجا سب کے مکان
پر جانی لگے باشندگان شہر کو یہہ بات ثابت ہوئے کہ راجا جسکے گہر بہگوت سیوا پوجا ہوتی ہے آیا کرتا
ہے اسواسطے تمام شہر مین سیوا پوجا کا رواج ہو گیا اور اسقدر بہگتی اور پریم کے افزایش ہوئے کہ تمام شہر بہگوت
پراین ہوا یعنی جب راجا بہگوت دہام کو جانی لگے تو تمام باشندگان اپنی راجدہانی یعنے شہر اجودہیا کو اپنے
ساتہہ لے گئے اور سب اوس درجہ کو پہونچے کہ جوگے جن انیک جنم تک محنت شاقہ اوٹہا کر جہان نہین پہونچتے

کتہا راجہ رکمانگد رुकमाङ्गद کے کتہا پورانون مین اور بالتحقیق ایکادشی مہاتم مین مفصل مندرج ہے
اونکا ایک باغ پہولا پہلا سرسبز و شاداب تہا کہ جسکے پہولون کے خوشبو سے دیوتاؤن کی استرے خوشنود ہوکر
واسطی سیر کے آتے تہے ایک روز اونمین سی کسی کے پانو مین باد انجان اکا کانٹا لگ گیا اور وہ بسبب ناپاکی اوس
خار کے ہمراہیان کے ساتہہ پرواز نہ کرسکے دختر مالی سے کہا کہ اگر کسے نے ایکادشے برت کیا ہو تو اوسکا ثواب مجکو

CC-0. Gurukul K

دلادے تاکہ بدولت اوسکے گناہ سے پاک ہوکر سُرگ لوک کو جاؤن اسحال کے خبر راجہ موصوف کو ہوپچے اور باغ مین آئے دیو آنگنا (देवांगना) سے کہا کہ اس شہر مین کوئے ایکادشے برت کا نام نہے نہین جانتا ثواب کسکے دلاوین اونسے جواب دیا کہ ایک عورت نے نادانستہ برت کیا ہے اوسکا ثواب دلادو راجانے شہر مین منادے کرائے اور دریافت ہوا کہ ایک ساہوکار نے اپنے کنیز کو کسے قصور پر زدوکوب کیا کہ وہ تشنہ و گرسنہ پڑے رہے اور بسبب شدت ضرب رات کو جاگتے رہے کہ برت معہ جاگران ہوگیا چنانچہ وہ کنیز آئے اور اوس برت کی ثواب کا دان اوس دیو انگنا کو دیا کہ وہ شادان و فرحان اوسیوقت سرگ لوک روانہ ہوئے راجانے جو پرتاپ اس برت کا دیکہا تو تمام اپنے شہر اور ملک مین حکم دیا کہ اگر کوئے ایکادشے برت نکریگا تو قتل کیا جاویگا سب نے بسر و چشم منظور کیا اور ایسا رواج برت و جاگرن اور بہگوت بہگتے کا راجا کے قلمرو مین ہوا کہ سب پرم پد کے ادہکارے ہوکر بہگوت دہام کو پہونچے راجا موصوف کے دختر کا اعتقاد اس برت و بہگوت بہگتے مین سُنئے کہ برونا ایکادشی شوہر اوسکا آگیا لوگون کو برت کرتا دیکہہ کر تمام روز تشنہ و گرسنہ رہا رات کیوقت تشنگی و گرسنگی سے درخواست کچھہ طعمہ کے اپنے استرے سے کی اوسنے کچھہ ندیا کہ پرتاپ برت اور ... سے واقف تہے وہ شخص دو چار گہڑے بعد مرگیا اور بہگوت روپ دہارن کرکے پرم دہام کو پہونچا اوسکی استرے قطع نظر از غم و الم بکمال خوش و خورم ہوئے اور اپنے شوہر کے تعریف و ثنا کرتی ہوئی اوسی لوک مین پہونچے

ناظرین کو واضح ہو کہ اس قسم کے کتہا صدہا ہین ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی مہاتم کو پڑہہ سن لیوین

H. Hari Dass Sabir,
Nabha (State).

نشہا دوازدہم[12] در مہما مہاپرشاد مشتمل بر کتہا چار بہگت

महाप्रसाद

سرے رگہنندن سوآمین کے چرن کملون کے جنہون نے پہل رکہا کو ڈنڈوت کرکے ہیہ گریواوتار (हयग्रीव) کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ کامرو دیس مین واسطی سہاے دیوتاؤن او قتل دشٹون کے دہارن کیا گیتا جیو مین بہگوت نی فرمایا ہے کہ جو کچھہ کرے جو کہاوے جو جگ کرے جو دیوے جو تپ کرے سب میرے ارپن کر کہ نیک و بد کرمون کی بندہن سے چہوٹ جاوے گا درینصورت لازم آیا کہ جو کچھہ کہانا پینا اسباب وغیرہ نو طیار ہووہ سب اول بہگوت ارپن کرے تب اپنے صرف مین لاوے کہ بہگوت وہ ارپن کیا ہوا بہگت کا قبول کرتے ہین چنانچہ گیتا جیو مین

Gangotri Gyaan Kosha

بھگوت نی فرمایا ہے کہ پتر پشپ پھل جل جو چیز بھگتے سے مجکو بھیٹ کرتی ہین خوش ہو کر کھاتا ہون بھگوت پرشاد
کے کھانے سے علاوہ از سجا آورے احکام شاستر یہہ قاعدہ عظیم کسقدر ہے کہ بہت جلد صفائی قلب کو
ہو کر بھگوت چرنون مین پریت ہوجاتی ہے اور پورانون مین لکھا ہی کہ ہزار ایکادشی اور سو دوادشی کا پھل ایک ریزہ بھگوت
پرشاد کی سولہوین حصہ مہاتم کو نہین پہونچتا گرڑ پوران مین بھگوت کا حکم ہی کہ جو بھگوت پرشاد کر کے بھوجن کرتے ہین
اونکی سب دم ضرون کا ناس ہوجاتا ہے اور پوتر ہوتے ہین پھر لکھا ہے کہ جو کوئے اشیای خوردنے و
نوشیدنی میرا پرشاد کر کے کھاتے پیتے ہین وہی میری نزدیک پہونچتی ہین بھاگوت کا حکم ہے کہ جو شخص بدون بھگوت
بھوگ لگائی کھاتے پیتے ہین تو غذا اونکی مثل غذاے خوک و سگ ہے اور پانی مثل خون اور ایسا ہی قول بشن پوران
کا ہے کہ بدون بھگوت ارپن کے کوئے شئے چہ خوردنی و نوشیدنی وچہ دیگر ملبوسات وغیرہ اپنی کام مین
نلاوے اور ظاہرا بھگوت ارپن کرنے سے کچھہ خرچ بہی نہین ہوتا نہ اوس شی مین نقصان آتا ہی صرف اسقدر بات ہے
کہ جسوقت رسوئی کھانی کو بیٹھے تو بھگوت کا تصور کر کے بھگوت ارپن کردیا اور اسقدر اور بہی خیال کرلیا کہ بھگوت نی
اس کھانی اور پانی کو بھوگ لگایا بعدہ بھوجن کرلیا اور اسطرح تمامی اشیای جب طیار ہوکر آوین بھگوت بھیٹ کیا کری اگر
بھگوت مورتی نہو تو تصور مین بھگوت ارپن کر کے اپنے مصرف مین لاوی اور اگر کہین ایسا اتفاق ہو کہ قبل از بھگوت
ارپن کئے کسی نے رسوئی مین سے کچھہ کھالیا ہے تو اوسوقت ایسا تصور واجب ہے کہ بھگوت نی کچھہ اقسام
خوردنے جو بھوگ لگائی ہین اوسمین کا یہہ اشیای ہی لیکن تصور کر لینا بھگوت روپ کا اور کچھہ بھوجن کا لوازمات
تصور یہ کا بہت ضرور ہے کہ بلا اوسکے بھگوت پرشاد نہین ہوسکتا غرض کوئی چیز ہووے بلا بھگوت ارپن کئے متروک و مردود
و منع و سم قاتل ہے ایک شخص کو اعتراض ہوا کہ صدہا ہزارہا لوگ بھگوت پرشاد و چرن امرت ٹہاکر دوارون مین کھاتے
پیتی ہین اور اکثر سالگرام مورتی اپنے پاس رکھتے ہین کہ بلا بھوگ لگای کچھہ نہین کھاتے لیکن صفائی قلب و بھگوت
پراپتی شاذو نادر ہوتی ہے اسکے کیا وجہہ ہے سو واضح ہو کہ اعتقاد اس معاملہ مین شرط ہی جس جس قدر اعتقاد کو ترقی
ہوگے اوسیقدر صفائی بہم پہونچی گے نام نشٹھا مین پدم نابہ جیو کے کتھا آوی گی کہ مبتلاے مرض جزام کو
دیکھہ کر فرمایا کہ رام نام تین دفعہ کہہ کر غوطہ لگا و اچھا ہوجائیگا اوسنے کہا کہ ہر روز صدہا دفعہ رام نام کہتا ہون تین دفعہ کہنے سے
کیا ہوگا آخر پدم نابہ جیو کے سمجھانے سے تین دفعہ وہ نام لیکر گنگا مین غوطہ لگایا کہ اوسیوقت اچھا ہوگیا بعدہ پدم نابہ جیو

CC-O. Gurukul Kangri C...

نے وہ حال کبیر جیو اپنے گورو سے بیان کیا اونہون نی فرمایا کہ تو بدّ ابلی اعتقاد ہے کہ رام نام کی مہما نہین جانتا رام نام
وہ ہی کہ ایک دفعہ کہنے سے کوٹان کوٹ جنم کے مہاپاپ اور گناہون سی چہوٹ کر بہگوت کو پراپت ہو جاتا ہی تو نی تین دفعہ
نام کسواسطی کہلایا غور کرنا چاہئے کہ جیسا جس کسیکو اعتقاد تہا ویسا ہی پہل رام نام سی اوسکو ہوا یہہ ہی حال بہگوت کی
مہاپرشاد و چرن آمرت کا ہی دوسری تمثیل ایک اور ہے کہ جسطرح کوئی بیمار واسطی رفع اپنی بیماری کی کسی دوا کا استعمال کرتا ہے
لیکن پرہیز وغیرہ جو دیگر ضروریات دوا کہانی کی متعلق ہین نہین کرتا تو وہ دوا فائدہ بخش نہین ہوتی اسیطرح چرن امرت
و مہاپرشاد بجای دوا کے ہے اور اعتقاد بہگوت و مہاپرشاد و شاستر و گورو بچن مین بجای پرہیز کی جو شخص حسب قاعدہ عمل کرتا ہے
اوسکو بالضرور جلد تر صفائی اور بہگوت کی پراپتی ہوتی ہے کوئی شخص اپنے گورو اور سادہان کا چرن آمرت اور اوشش
کہایا کرتا تہا لیکن اونکی حکم کا نافرمان بردار تہا کہ ہرگز نہین مانتا تہا سب سادہو اور گورو اوسسی ناراض رہتی تہی بہ فہمایش
کسی یار غار کے اوسنے فرمان برداری بہی شروع کی اوسی روز گورو اور سادہو اوس شخص سی راضی ہو گئے اور
مطلب دلی کو پہونچا دیا یہی حال یہان ہی کہ چرن آمرت و مہاپرشاد لیتے ہین فرمان برداری حکم بہگوت یعنی اعتقاد ہونا بہگوت
شاستر و گورو بچن مین واجبات سی ہی بہگوت چرن آمرت و مہاپرشاد کی مہما تو کسقدر بیان ہو سکتے ہے بہگوت بہگتو
چرن آمرت و اوشش کو وہ پرتاب ہے کہ جسکے بدولت ہزارون پرم پاتکی سُدّہ اور بہگوت نکت تو اسپے ہوگئے
ہو گئے کتہا سے نارد جیو و نابہا مصنف اصل پوتہی بہگت مال کے واسطی تصدیق اور گواہی کی کافی ہی علاوہ ازان
بہگوت نے مہاپرشاد اور چرن آمرت کی مہما درودپدے وانبرکیش وغیرہ کے کتہا سی ظاہر کرتے ہین یعنے دُرباسا جیو نے
بہ قصور لینے چرن آمرت کی انبرکیش کو دکہہ دیا تہا اونکا کیا حال ہوا اور دروپدی کی کتہا مین لکہا جاویگا کہ بروقت بن باس
راجہ جدہشتر کو سورج نی ایک ٹوکنی عنایت فرمائے خاصہ اوسکا یہہ تہا کہ ہر روزہ جب تک دروپدی بہوجن کرتے
طعمہ مطلوبہ لاانتہا پیدا ہو جاتا تا ایک روز دُرباسا جیو بعد طعام کر لینے دروپدے کی تشریف لائی راجا جدہشتر کو تشویش
ہوئے سری کرشن مہاراج تشریف لائی اور ایک برگ ساگ کا ٹوکنی مین سی تلاش کر کی کہا گئے اوسکا یہہ پرتاب
ہوا کہ دُرباسا جیو معہ دس ہزار اپنے چیلون کے ایسی شکم سیر ہوئے کہ روپوش ہو کر بہاگ گئے غور کرنا چاہئے
کہ کیا بہگوت بلا کہانی شاک کی دُرباسا کو شکم سیر نہین کر سکتے تہے بلک کر سکتے تہے استبداد کرکے ساگ کہاتے ہے
کا صرف یہہ مطلب تہا کہ بہگوت اپنے مہاپرشاد کا پرتاپ دکہاتی ہین کہ جو کچہہ میرے آرپن ہوتا ہی وہ ایسا انت

کر جیا مین ہون اور جب کہ اننت ہوا تو کروڑون کو شکم سیر کر سکتا ہے دروپدے نی پہلی جنم مین چہوٹا سا کپڑا ایک رشی
کو براہ بہگوت دیا تہا وہ ایسا اننت ہوا کہ دُرساسن کہینچتا ہوا ہار گیا قطرہ دریا مین ڈالنے سے دریا ہو جاتا ہے اسیطرح
اننت کو جو چیز ارپن کرے جاوے اننت ہو جاتی ہے اور جب کہ اننت ہوئے تو ممکن نہین کہ اوسکے کہانے پینے سے
صفائی قلب نہو اور اسبات کو بہ تشریح لکہا جاتا ہے یعنی دستور ہے کہ ہر ایک چیز پاک و صاف دوسری چیز ناپاک کو پاک
اور صاف کر دیتے ہے یہہ بات تمثیل آتش و آب و ہوا سی بخوبی تصدیق ہوتے ہے اسیطرح وہ کہانا اور پانے
جسوقت بہگوت پرم شدہ و صاف کو پہونچا تو اوسیوقت شدّ اور پاک ہو گیا اوس شدہ اور پاک اطعمہ و اشربہ کو
جب شخص سالک نے کہایا پیا تو اوس سالک کو نہ ہے شدّ و صاف و اننت کر دیا اعتقاد شرط ہے مشہو معروف
ہے کہ فقرا کامل نی راہ چلتی اکثر اشخاص گنہگار و ناپاک کو ایک لحظہ مین اپنا اولش کہلا کر یا بدن سے بدن ملا کر اپنا سا
صاف اور گناہون سے پاک کر دیا سبب اسکا صرف یہہ ہی ہے کہ وہ فقیر پاک اور صاف تہا اپنے صفائے
سے دوسرے کا میل دلی لحظہ مین دور کر دیا حاصل کلام یہہ ہے کہ ہرگز بلا بہگوت ارپن کئے کوئی چیز اپنے صرف مین
نہ لاوے اور یہہ بہی تحریر ہو چکا کہ کچہہ مشکل امر نہین ایک باتون کی بات اور دلمین تصور کر لینا ہے صرف کم نصیبے
ہم لوگون کی اور کلجگ کا پرتاپ ہے کہ یہہ تہوڑے سی بات نہین ہو سکتی افسوس کہ اس دل کمبخت نی مجکو بہت
خراب کیا اور اسی نابکار نالایق کی بدولت اس نوبت کو پہونچا ہون کہ لا انتہا طرح طرح کے جنم لیکر انواع عقوبت
مین گرفتار ہون لیکن اب میرا بہی خوب داو لگا ہے کہ سرے رگہنندن سوامین کے چرن کملون کی پناہ مل گئی ہے
دیکہون گا کہ اس دل مردود کی زبردستے پیش رفت ہوتی ہے یا میرے سوامین کے برد تیت پاون و دین متبل کے
ای دل تیرے اگلے نالایقی پر نگاہ کرون تو تو ہرگز اس قابل نہین کہ تیرے بہلائی کیواسطے پیروے کری جاوی لیکن
چونکہ تو ہر وقت میرے پاس رہتا ہے اسواسطے ہدایت کرتا ہون کہ اس روپ انوپ کا چنتون کیا کر تا کہ مقبول ہر دو
جہان کا ہو جاوے دسرتہ مہاراج ادہراج کا مندر پرم سندر ہی اور در و دیوار و زمین و سقف وغیرہ طلائی و نقرئی
و ہیرا لعل سبزہ وغیرہ جواہرات سی جابجا منقش و مزیب و مرصع اوسمین چارون بہائی گویا چارون مکٹ خواہ چارون پہل
خواہ چارون بیوہ خواہ چارون اوپاشنا یعنی نام دہام لیلا روپ مجسّم اپنی کہیل اور بال چرترونسی سب ماتا
و دسرتہ مہاراج کو پرانند مین پورن کرتے ہین کبہی تو ماتا کی ساتہہ کسے کہلونہ مانگنی کے ہٹہ ہی اور کبہے دسرتہ مہاراج

سکے ساتھہ گھوڑے پر چڑہائی اور تیر وکمان لگا دینی کے کبھی نقش ونگار دیوارون کا دیکھہ کر خوش ہوتے ہین اور
ماتا سے پوچھتے ہین کہ یہہ کیا ہین اور کبھی جواہرات مین اپنے چہرہ کا عکس دیکھہ کر دریافت فرماتے ہین کہ یہہ
کس کے لڑکے ہین کبھی کہاتی کھیلتے پھرتے ہین اور پرندگان کو جمع کرکے کھلاتی ہین کبھی اونکے پکڑنے کو دوڑتے
ہین اور بروقت اوڑجانے کے ماتاسی استبدادہی کہ تو پکڑ کر لادے کبھی چارون بھائی ہمدگر کا ہاتھہ پکڑ کر ناچتے ہین
اور کبھی چندرمان کو بوقت شب دیکھہ کر ماتاسی کہتی ہین کہ ہمکو بھی ایسا ہی منگا دے غرض وہ لیلا و چرتر پرم منوہر ہین کہ برہما
وشیو آدک دیکھہ کر کبھی تو پرم آنند مین مگن ہوتے ہین اور کبھی مایا کی جال مین پہس جاتی ہین مکھہ کے سوبہا چارون
بھائیون کے وہ ہے کہ جسکو دیکھہ کر آنند کو بھی آنند ہوتا ہے اور سوبہا سنگار وغیرہ وتمامی تمثیلات تصدق مبارک
کے ہوکر محو دیدار ہوجاتے ہین زردوزے کام اور گوٹہہ وجواہرات سے مغرق ٹوپی سر پر گھونگروالی زلفین چھوٹے
ہوئین ماتھی پر گوروچن کا تلک کانون مین چھوٹے چھوٹے کنڈل اور چھوٹا بلاق کہ جسمین سبزہ پڑا ہوا ہی پہنی ہوئی تابندہ
رخسارون پر واسطی بچانی نظر کے چھوٹا سا نقطہ سیاہی لگا ہوا گلی مین کنٹھی و کٹھلا جڑاو و ناخن شیر و جگنی سو بہت
ہاتہون مین بازوبند پہونچی کڑے چرن کملون مین گھونگرو و جہانجہن جسم نازنینون مین زرد و سبز دہانی سرخ کورتہ باریک
کوشلیا کیکئی سومترا وغیرہ ماتا بال چرترون کو دیکھتی ہوئے آنند مین محو و مستغرق اور اپنے بہاگ کی بڑائی کرتے
ہوئے ہر چہار طرف براجمان اور خانہ زاد پیشینہ بھی موجود کہتا ۔ अंगद انگد جیو عم راجہ سلہدی قلعہ راہی سین
مین پرم بھگت بھگوت کی قوم راجپوت ہوئے ابتدا کا حال یہہ ہی کہ بھگوت سی مکھہ تہی اور استری اونکی پرم
بھگت وساد ہو سیوی ایک دفعہ اوس استری کی گورو آئی اور حویلی مین بھگوت اوپدیش اور کتھا کر رہی تہی انگد جیو
آگئی اور غصہ ہوکر کہنے لگے کہ مرد کو عورت کی پاس تنہا نشست کب لازم ہے گورو موصوف اونکی کج اخلاقی سے چلی
گئی اور اوس استری کا آرام وعیش ساتھہ لے گئے یعنی اوسنے بسبب میسر نہ آنی گورو درشن اور بھگوت کتھا کے
خورونوش گفت وشنود موقوف کیا اور مغموم ہوکر زندگی سے ناراض رہنے لگے انگد جیو کہ فریفتہ تہی منت (?)
ہوئے اور تدبیرات واسطی رضامندی کے یہان تک کہ سر اپنا استری کی قدمون پر رکہا لیکن ناراضی رفع ہوئے
آخر جب انگد جیو نی بھی خورونوش ترک کیا اور اقرارات واثق کئے کہ جو تو کہی گی وہی کرونگا تب رضامند ہوئی اور فرمایا
کہ بھگوت بھگتی اختیار کرو اور گورو موصوف کا چیلہ ہوکر اونکی خدمت کیا کرو واضح ہو کہ استری کا استبداد اور فرمانا شوہر سے (?)

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

واجب ہے بید شرتی کا حکم ہے کہ گورو الیشر مین برابر ہہا و ہو دوسرا حکم ہی کہ جسکے محبت گوروکی چرنون مین مثل بھگوت کے
نہین اُوسکو سُکھہ اور سدگت کبہی نہین ہوتی انگد جیو گورو موصوف کی خدمت مین گئی اور چیلہ ہوکر تلک مالا دہارن کر کے
پھر اونکو اپنی مکان پر لائے اور بہگوت بہجن و سادہو و گورو سیوا ایسی شروع کی کہ چند روز مین بہگوت کی محبت صادق و صفائی
قلب ہوگئی ایک دفعہ راجا کسی غنیم پر چڑہا اور فتح پائی بر وقت لوٹ شہر کی انگد جیو کو ایک کلاہ غنیم کی ایسی ملی کہ یکصد و یک
الماس اوسمین تہے سو الماس تو فروخت کر کی سادہو سیوا اور بہگوت اوتساہ مین صرف کیئے اور ایک الماس جو گران بہا
و عدیم المثال تہا وہ واسطے بہیٹ جگنّاتہہ رای جیو کے اپنے دستار مین باحتیاط باندہ لیا اِس الماس کی شہرت
ہوئی اور راجا نے باقی مال غنیمت کا معاف کر کے فرمایا کہ صرف وہ اِلماس میرے حوالہ کرو انگد جیو نے باوجود
فہمایش لوگون کے نمانا اور جواب دیا کہ یہہ جواہر جگنّاتہہ رای جیو کی بہیٹ ہو چکا اب کسیکو نہین مل سکتا
انگد جیو کے ایک ہمشیر تہے کہ اوسکی ہاتھہ کے رسوئے بھگوت بہیٹ کیا کرتے تہے اور جب واسطی بہوجن کی تیار
ہوتی تو اوسکی دختر خورد سالہ ہمراہ انگد جیو کے بہوجن کیا کرتے تہے راجا نے ہمشیرہ انگد جیو کو طمع جاگیرات کی دیکر زہر
بہوجن مین ملوا دیا اور انگد جیو نی اول بھگوت ارپن کر کے بر وقت شروع تناول پرشاد دختر کو یاد کیا جب دختر مذکورہ باوجود بُلانے کے
نہ آئے تو خود نہی کچھہ نہ کہایا اور بیٹہہ رہے تب تو اوس ہمشیرہ کو غیرت آئی او وہ دلمین کہا کہ میرے بہائی کو تو یہہ محبت
اور میرا یہہ حال کہ اوسکے کہانی مین زہر ملاؤن بڑے کمبخت ہون نادم ہوئی اور اپنے بہائی سی ملکر روئی سب حال زہر
ڈالنی اور دختر کو پوشیدہ کرنیکا کہہ دیا اور رونے لگے انگد جیو کو اپنی جان کے سبب تو مطلق خیال زہر کا نہ ہوا لیکن بسبب
بہگوت ارپن ہونی اوس زہر آلودہ طعام کے ناراض ہوئے اور ہمشیرہ کو نکال دیا اوس بہگوت پرشاد کو امرت جان کر نوش جان
کر گئے اور پرم آنند مین مگن ہوکر مصروف بہگوت بہجن ہوئے راجا کو یہہ خبر پہونچی اور منتظر رہا کہ اب خبر مرگ انگد جیو کے
ہوی لیکن چونکہ انگد جیو کو مہا پرشاد مین اعتقاد امرت کا تہا اسواسطے اوس زہر آلود مہاپرشاد نی امرت کا پہل دیا یعنی
دم بدم روشنی چہرہ کے اور دل کو فرحت زیادہ ہوتے گئے اور بی اعتقاد کم بختون کو ضلالت و رنج نصیب ہوا بعد
اِسکے انگد جیو الماس مذکور کو واسطے بہیٹ کرنے سری جگنّاتہہ رای جیو کی لی چلی راستہ مین بلا ذ مین راجہ نی گہیر لیا اور کہا
کہ یا وہ الماس حوالہ کرو یا ہماری ساتھہ لڑو کہ ہمکو راجہ کا حکم ایسا ہی ہی انگد جیو نے فرمایا کہ اندکی صبر کرو اشنان کر لون یہہ فرما کر
تالاب کی کنارہ پر گئے اور بہگوت سی عرض کیا کہ مہاراج یہہ آپ کے امانت میرے پاس تہی سو آپ سنبہال لین یہہ کہہ کر

CC-0. Guruk

اور سب لوگون کو دکہا کر اوس الماس کو تالاب مین ڈال دیا بہگوت اپنی بہگت کی عرض کو سن کر واسطی ظاہر کرنی بہگتی اور
پرتاب بہگتون کے پرشوتم پورے سات سو کوس سے آئے اور الماس کو پانی تک پہونچنی ندیا کہ لے گئے چنانچہ
اب تک بہگوت کی بازو مین مزین ہے اور درشن ہوتے ہین انگد جیو تو اپنے گہر چلے آئے اور بلاد مین راجہ نے اوس
تالاب مین خوب تلاش کے مگر کچہہ نشان نملا بلکہ راجا خود اوس تالاب پر گیا اور پانی اوسکا کہچوا کر تلاش کرائے
نے نیل مقصود واپس آیا اور انگد جیو کا معتقد ہوا جگناتہہ رائی جیو نی پوجاریان کو حکم دیا کہ انگد جیو کو خبر مقبول ہونے
اوس الماس کی کرو چنانچہ پوجاریان نے تعمیل کے اور انگد جیو بدریافت اوس خبر کے کمال شادمانی سی جسم مین نہ سمائے
فی الفور واسطی درشنون کی روانہ ہوئے اور بہگوت درشن معہ اوس الماس کے کر کے بہگت بتلتا اور بہگوت کرپا کے
پریم مین مگن ہو گئے راجا کہ معتقد بہگتے انگد جیو کا ہو گیا تہا بسبب چلی جانی اونکے مضطرب و مغموم ہوا اور خورد و نوش ترک
کر کے براہمنون کو واسطے لی آنے کے بہیجا براہمن پرشوتم پورے مین پہونچے اور راجا کا پیغام سنایا کہ جب آپ تشریف
لاوین گے تب ہی میرے اور تمام دیس کے خوش نصیبی ہے ورنہ میرے مرنی مین کچہہ شک نہین جب انگد جیو کی
طرفسے انکار رہا تو دہرنہ دیا اور خورد و نوش چہوڑ دیا انگد جیو رحم کر کے واپس آئے اور راجا خبر سنکر واسطے استقبال کی روانہ
ہوا جب قریب پہونچا دوڑ کر قدمبوسی لپیٹ گیا اور آنکہون سے پریم کا جل جاری کیا انگد جیو نے اوٹہا کر چہاتی سی لگا لیا
اور بہگوت بہگتے و سادہو سیوا کا اوپدیش کیا راجا نی بالکل خزانہ و اسباب بہ شادمانی تشریف آوری انگد جیو کے خیرات
کیا اور بہگوت سرن ہو کر کرتارتہہ ہو گیا کتہا راجا پرشوتم پورے کے پرم بہگوت بہگت ہوئی اور مہاپرشاد کے
राजापुरु षोतमपुरी
مین اسقدر نشٹہا تہی کہ اندک گستاخی سے اپنا ہاتہہ کٹوا ڈالا حال یہہ ہی کہ ایک دفعہ چوسر کہیلتے تہے پوجاری جگناتہہ رائے
جیو کا مہاپرشاد لیکر آیا اور بسبب ہونے پاسہ ہای دست راست مین دست چپ واسطی مہاپرشاد کی دراز کیا پوجاری
باشتباہ بی اعتقادی سے غصہ ہو کر واپس لے آیا راجا جیو اس اپنی حرکت نامعقول سی پشیمان ہو کر دوڑے اور پوجاری
کی منت خوشامد کر کے واپس لائے مہاپرشاد کو سر پر دہارن کیا اور پوجاری کو رخصت کر کے بسبب گستاخی اور بیعقلی
اپنی کے مغموم و نالان نے خورد و خواب گہر مین جا کر پڑ رہے اس تدبیر مین ہوئے کہ کسطرح دست راست کو دور
کرنا چاہئے کہ بہگوت پرشاد سے بگہہ ہوا پہر یہہ خیال ہوا کہ کوئی شخص میرے ہاتہہ کو بسبب میرے خوف کے
کب کاٹ سکتا ہے اس فکر مین ملول اور متردد رہتے تہے ایک روز وزیر نے باعث رنج و ملال کا پوچہا راجا نی فرمایا کہ رات

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیوقت ایک بہوت آتا ہے کہ معلوم نہین ہوتا لیکن براہ جہروکہہ اپنا ہاتہہ نکال کر شور وغل کیا کرتا ہی سو تم رات کو
میرے مکان مین ہوا ورجب عفریت اپنا ہاتہہ جہروکہہ مین ڈالی تب اوسکو تلوار سی قتل کرو سو اوسی رات وزیر چوپہرداری کے
پر حاضر رہا راجا نے ایک جہروکہہ مین اپنا ہاتہہ ڈال کر شور وغل کیا کہ یہہ آیا عفریت کا ہاتہہ وزیر نی جلد ہوشیار ہو کر ایک
تلوار ایسے مارے کہ وہ ہاتہہ علیحدہ ہوگیا بعد ازان جب وزیر کو یہہ معلوم ہوا کہ راجا کا ہاتہہ ہے تب نادم و متفکر ہوا راجا نے
فرمایا کہ عفریت ہولناک وہ ہے جو بہگوت سی بمکہہ ہے تم کچہہ فکر مت کرو کہ اس ہاتہہ کا کاٹنا ہے واجب تہا
بہگوت کرنا بسندہ نی جو اپنی مہا پرشاد مین بہگت کا یہہ اعتقاد دیکہا تو حکم دیا کہ راجا کے واسطی مہا پرشاد لیجاؤ اور ہاتہہ
کٹے ہوئے کوئی آؤ پوجاری مہا پرشاد لیکر دوڑے اور اسطرف سی راجا واسطی درشنون کے چلے راہ مین پوجاری
نے جب مہا پرشاد واسطی دینے کے پیش کیا تو راجانی کمال بہاو اور بہگتے سی دونو ہاتہہ واسطی لینی کے اوٹہائے
اوسوقت بہگوت کرپا سی کٹا ہوا ہاتہہ جدید پیدا ہو کر بدستور سابق ہوگیا کہ دونون ہاتہون مین راجانی بہگوت پرشاد
لیا اور اپنی چہاتے سے لگایا بعد ازان راجا بہگوت کی پریم اور کرپا لتا سے آنند ہوتی ہوے بہگوت درشنو کو گئے
اور شادان و بشاش بہگوت بہجن اور سیوا مین مصروف ہوئی بہگوت نے وہ کٹا ہوا ہاتہہ راجا کا اپنے باغ مین لگوایا
اور درخت دونا خوشبودار پہولونکا ہوگیا کہ ابتک اوسکے پہول جگنناتہہ راجیو کو چڑہائی جاتی ہین ایک پوران کا حکم ہے
کہ بہگوت جگدیس کا پرشاد مثل ان و جل کے نہین بلکہ بہگوت روپ ہے جو شخص اسی سواے کچہہ اور خیال کرتے
ہین تو وے پاپی ہین اور اونکا ناس ہوجاتا ہے کہتا سو سوامین سریشر انند چیلہ رامانند جیو پرم بہگت सुरेसुरानंद
بہگوت کے ہوئے اور مہا پرشاد کی مہما تو ایسی اس جگت مین روشن کی کہ جسکے بدولت ہزارون کو اعتقاد کامل
ہوگیا یعنی ایک دفعہ راہ چلتی مین کسی مخالف نی بڑا دال اور گوشت کا بنا ہوا روبرو کرکے کہا کہ بہگوت کا مہا پرشاد ہے
سُرسُیر انند جیو نی بہجرد سُنّے نام بہگوت پرشاد کے بہوجن کر لیا اور روانہ ہوئے پیچہی سی جو چیلہ آتی تہی اونہون نے دیکہا
دیکہی وہ ہے عمل کیا سوامین موصوف اونسی ناراض ہوے اور فرمایا کہ تمنی کیا کہایا اونہون نی جواب دیا کہ جو
آپ نے سوامین جیونی فرمایا کہ ہم نے مہا پرشاد کا بہوگ لگایا ہے اور تم نے گوشت کہایا ہے اگر یقین نہو تو قی
کرکے دیکہہ لو چنانچہ چیلون نے جو قی کرے تو گوشت نکلا اور سوامین جیو کے شکم سے نکلے اور گنگا جیو کے
رینگا برابد ہوے سب چیلہ قدمون مین پڑے اور بہگوت بہجن و مہا پرشاد کا اعتقاد ہوا فی الحقیقت سمرتہہ کو زہر ہے

CC-O. Gurukul Kangri

امرت ہے اور اسم تبہ کو امرت مثل زہر کی چنانچہ شبوجیو نی زہر کو نوش کیا اتنک اونکی گنٹہہ کا آہو کہن ہے
اور راہ نے امرت پان کیا کہ اوسکا سر کاٹا گیا کہتا ہہ سویت دیپ بہگوت کا بہار استہان ہی اور جو بہگوت بہگت
کہ شاستروں مین جیتر نجیو لکہے ہین اکثر اسی دیپ مین جاکر رہتے ہین ایک دفعہ نارد جیو اوس دیپ مین گیے
اور گیان اوپدیش کرنا چاہا بہگوت نے منع کیا کہ یہان کے رہنے والی میری پریم اور بہگتی بہاو مین آنند رہتے ہین اور
علیحدہ نہین ہو سکتے تم اپنے گیان کہانی کہن اور شروع کرو نارد جیو افسردہ خاطر ہو کر بیکنٹہہ مین گیے اور یہہ حال کہا
نارائن نی فرمایا کہ فی الحقیقت سویت دیپ کے رہنے والون کا یہہ ہی حال ہے چنانچہ بچشم خود دیکہہ لو اور بہگوت
معہ نارد جیو وہان آئے تالاب کے کنارہ پر ایک پرند دیکہا کہ بہگوت دہیان مین مصروف تہا نارائن نی نارد جیو
سی کہا کہ یہہ جانور ایسا بہگت ہی کہ ہزار برس سی اوسنی جل پان نہین کیا بدین سبب کہ بہگوت کا بہوگ لگایا ہوا جل
نہین ملا اور سوای بہگوت پرشاد کی اور کچہہ خور و نوش نہین کرتا براے امتحان بہگوت نے تہوڑا سا پانی لیکر اور
اپنا پرشاد کرکے تالاب کے کنارہ پر ڈالا کہ اوس بہگت نی فوراً وہ پانی اپنے چونچ مین اوٹہا لیا اور نوش
کیا نارد جیو نے اوس جانور کے پر کرمان کرے اور لائق سیوا پوجا کے سمجہہ کر پریم مین پورن ہوئے
پہر آگے چلے اور بہگوت مندر دیکہا کہ اوسوقت آرتی ہو کر دروازہ بند ہوگیا تہا ایک شخص کو اوس مندر کے
طرف جلد اور تیز آتا ہوا دیکہا پوچہا کہ کہان جاتا ہے جواب دیا کہ بہگوت آرتی دیکہنی جاتا ہون نارائن نے
فرمایا کہ آرتی ہوچکے اور دروازہ مندر کا بند ہوگیا وہ شخص بہ فور استماع زمین پر گر پڑا اور مرگیا بعدش اوسکے
استری آئے اور نارائن نے اوسے کہا کہ تیرا خاوند مرگیا اوسکا کریا کرم کرنا چاہیئے استری نی جواب دیا
کہ تو کیت امکہہ ہے کہ بہگوت کے درشنون پر شوہر کے کریا کرم کو فوقیت دیتا ہے نارائن نے جواب دیا کہ
بہگوت آرتی ہوچکے عورت مذکور بفور سُنے اس لفظ کے مثل شوہر کے جان بحق ہوئے بعد اوسکے بسبر
وغیرہ گہر کے لوگ آئی اور اونکا بہی وہ ہے حال ہوا نارائن اور نارد جیو یہہ محبت اور بہگتی اونکی دیکہہ کر بہ اینہ
روانہ ہوئی اور سیر کنان پہر اوسیطرف کو آئے اتفاقاً بہگوت مندر کشادہ ہو کر دوسرے وقت کی آرتی شروع ہوئے
اور لوگ سنکہہ اور جہانجہہ کے آواز سنکر واسطی بہگوت درشنون کے دوڑے وہ لوگ جو مرگئی تہی اوٹہہ کر بہگوت
آرتی مین شامل ہوئے اور بہگوت درشن کر کے شاداں و فرحان اپنے گہر کو روانہ ہوگئے نارد جیو نی جو یہہ

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حال دیکہا تو معتقد ہو کر بہگوت بہگت ہوئے اور وہ دیپ تر یہ لوگ کی پرستش کا وا ور شل بکینٹھ کے جانا

त्रयलोक
ہر سہ جہان ۱۱

نشٹہا سیز دہم در تعریف و مہا بہگوت دہام مشتمل کتہا ہشت بہکت

سری رگہنندن سوامین کے چرن کملون اور ارادہ چندر یکہا کو ڈنڈوت اور سرے باون اوتار کو کہ واسطے سہایے

त्रई देव

دیوتاؤن کے پرِیاگ مین دہارن کیا اور بر ہہ چار سے روپ سے بلی راجا کی دروازہ پر گئے اور اوسکو چہل کر پاتال مین

वह्नी

بہیجدیا پرنام اور بندنا کر کے دہام نشٹہا لکہتا ہون بہگوت کا دہام بہگوت روپ ہے چنانچہ دہام لفظ کے معنے بعض

جگہہ متعلق بہگوت روپ سے ہوتے ہین اور بعض جگہہ بہگوت لوگ یعنے بکینٹھ وغیرہ سے اور چونکہ دہام بہگوت کا

اُچت وانت اور مایا سے علیحدہ ہے اور یہہ ہے صفت بہگوت کی بید پورانون مین لکہی ہین درنصورت بہگوت

अनन्त अच्युत

روپ ہونے مین کیا مقام شک ہے اور ظاہر ہے کہ جب جیو مایا سے علیحدہ ہو جاتا ہے تب اوس دہام مین پہونچتا

ہے پس بہرحال وہ دہام بہگوت روپ ثابت ہو گیا کہ بہگوت کا حصول ہی بعد دور ہونے مایا کی شاسترون

مین لکہا ہے جسطرح بہگوت کی مہما اور اوسکے رنگ روپ کا بیان وہم و قیاس سے مبرا ہے اسیطرح بہگوت دہام کا

بیان نہ ہے نہین ہو سکتا لیکن بہگوت نے جسطرح اپنا روپ شاسترون مین بیان کیا اسیطرح اپنے دہام کا

روپ بہی بیان کر دیا ہے کہ خلاصہ یہہ ہے وہ دہام سچد انند گہن روپ ہے عمارت و باغات و مکانات و

درخت و بہان و تالاب و نہر و زمین وغیرہ وہان کی سب दिव्य روپ یعنی روشنے و تابندے گے اوس بہگوت روپ کے

विमान

ہے سوائے اوسکے کسی چیز کا بنایا ہوا وہ دہام نہین جسطرح حلوائی کہ صرف کہانڈ یعنے شکر کے کہلونہ بناتے

ہین لیکن سب علامات معہ سوار و سواری و ساز سامان بخوبی اوس کہلونہ مین محسوس ہوتے ہین اسیطرح اوس

دہام کا حال ہے کہ اگرچہ صرف ایک بہگوت روشنے کا وہ دہام ہے لیکن حسب مکانات وغیرہ جو سطر جلے

وہم و قیاس مین سما دین وہان موجود اور تیار ہین معلوم رہے کہ وہ دہام کسے لوگ اور بر ہمانڈ مین نہین

بلکہ اسنکہیات یعنے بی شمار بر ہمانڈون مین جس کسی کو مکتے کا درجہ نصیب ہوتا ہے اوسکو یہہ دہام

असंख्यात

ملتا ہے اور اس دہام مین پہونچکر آواگون سے چہوٹ جاتا ہے چنانچہ گیتا جیو مین لکہا ہے کہ جہان پہونچکر

ع جسکا آخر نہو یعنی بے شمار ۱۱

ع [illegible] ۱۱

پہونچکر پھیر نہین پھرتے وہ دہام میرا ہے بہاگوت مین لکہا ہے کہ بہگوت دہام یعنے بیکنٹھ مین پہونچکر جیو نشیع ہو
جاتا ہے اور پہر جنم نہین ہوتا (بازگشت) پدم پوران و اسکند پوران و باراہ سنگہتا مین لکہا ہے کہ بہگوت دہام مین پہونچکر مکت
ہو جاتا ہے و دیگر جملہ پوران متفق ہین اور بید یعنے سرتی (فقرہ بید) و چہند وپ نشد (حصہ از بید) ایسا ہی حکم دیتے ہین زیادہ طوالت ضرور نہین
جس کسی نے ایک پوران بہی سنا ہوگا اوسکو مہما و بزرگی بہگوت دہام کی بخوبی واضح ہو گئی ہوگی سو وہ پرم دہام
باعتقاد دوسرے سنپرداوالون کے بیکنٹھ ہے و باعتقاد رام اوپاسکان کے اجودہیا و ساکیت و سانتانک و باعتقاد
सानानक साकेत
کرشن اوپاسکان کے گولوک و علی ہذا القیاس ہر ایک اوپاسک اپنے اپنے اشٹ کا دہام اوسے وصف اور
مہما والا بیان کرتا ہے اور تشریح اعتقاد اسمارتکان کے یہہ ہے کہ وہی اوس دہام کو موسوم بہ برہم لوک کرتے
ہین اور جو دیوتا اونکا خاص اشٹ ہوتا ہے اوسکا دہام سب سے بالاتر مانتے ہین مابقی دیوتاؤن کا اوسکے نیچے
بطور محلہ یا جسطرح آدمی مجسم کے ہاتہہ پانو وغیرہ عضو ہوتی ہین یعنے انگ انگی (مجسم بہ جملہ عضو) بہاو رکہتے ہین اور بعض اسبات
کی معتقد ہین کہ وہ دہام سچدانند گہن بہگوت روپ ایک ہی چند مکان نہین جسطرح بہگوت حسب وعدہ ہای خود کہ
جس بہاو سے جو کوئی اوسکا بہجن سیون کرتا ہے اوسکو اوسے روپ سے اور اوسیطرح ملتا ہے اسیطرح وہ
دہام بہی حسب بہاو و اعتقاد بہگت کی بر وقت پہونچنے کے اوس دہام مین ظاہر معلوم ہوتا ہے بہگوت نے
گیتا جیو مین فرمایا ہے کہ جو جسطرح میرے سرن ہوتی ہین اوسیطرح ظاہر ہوتا ہون دوبارہ گیتا مین لکہا ہے کہ ایک
جان کر خواہ علیحدہ جان کر خواہ بہت جانکر جو میرا بہجن سیون کرتے ہین اوسے بہاو سے اونکو ملتا ہون کسواسطے
کہ ہر طرف ہون ناراین اوپ نشد (نام اوپ نشد) و چہند اوپ نشد دیگر و مہیسر کہا (نام اوپ نشد) وغیرہ سے بہی یہی بات پیدا ہوتی ہے
سو جس حالت مین کہ بہگوت حسب اعتقاد بہگتون کی اور موافق خواہش اونکے ظاہر ہوتا ہے تو بہگوت کا دہام بہی
کہ بہگوت روپ ہے ویسا ہی ہونا واجب ہے بہگوت کے حصول مین جو پرم آنند ہے وہ ہی اس دہام مین ہر وقت
و ہر لحظہ ہر ایک کو نصیب رہتا ہے کہ جسکا بیان ہرگز کسی سے نہین ہو سکتا شاسترون مین جو بہشت و روئے زمین پر
دولت و راج وغیرہ کے ہزارون سکہہ لکہی ہین وہ سب کرورسے کروردین حصہ سکہہ اوس دہام کو نہین پہونچتے
اب یہہ تصریح و تنقیح واجب ہوئی کہ اجودہیا متہرا کانشی وغیرہ جو دہام اور پوریسے روی زمین پر ہین کیا ہین سو
واضح ہو کہ یہہ دہام وہ ہی ہین کہ جنکا حال اوپر لکہا ہے مطلق ہو برابر ہی اوس دہام اور ان دہامون مین فرق

نہین بلکہ بہ نسبت اوس بیکنٹھ دہام کے ان دہامون کو یکنوع ترجیح ہے کسواسطی کہ وہ دہام تو ایساہی کہ جب آدمی
خوب اعتقاد کامل سی اوپاشنا کرے اور سب طرف سی دل کو جمع کر کے لگاوے تب نہ معلوم کسقدر جنمون مین حاصل
ہوتا ہے اور یہہ دہام وہ ہین کہ کیسے ہی گنہہ گار اور پاپی نی اونکے پناہ لے وہ بہگوت کو جا ملا اور کسے جنم مین یکدفعہ
بہی اون دہامون مین رہا اوسکے پرتاب سے سدگت کو پہونچا اور غور کرنا چاہئے کہ وہ اشر جسکو بدنیت علی
सद्गति
کہتے ہین اپنے نج دہام کو چہوڑ کر ان دہامون مین آتا ہے اور اب نہ ہے بر اجمان ہے تو ترجیح ان دہامون کو ہے
یا اوس دہام کو بہلا اگر یہہ دہام نہ ہے مثل اوس پرم دہام کے ہین تو جو آنند اور سکہہ وہان ہے یہان کسواسطے
نہین واضح ہو کہ بالکل سکہہ اور بالکل سوبہا ان دہامون مین موجود ہے بلکہ ان ہی دہامون کی بدولت وہان کا
سکہہ اور سوبہا اور آنند نصیب ہوتا ہی جسقدر آرادہن اور محنت واسطی حصول اوس دہام کی ہوتی ہے اگر اوسسے نصف
چہارم ان دہامون مین اعتقاد کر کے ہو تو فوراً بیڑا پار ہو جاوے آنکہہ دل اور اعتقاد کے کہول کر دیکہنا چاہئے کہ ذرہ
برابر بہی فرق نہین ہے جیو گسائین کی کہتا مین ذکر ہوگا کہ شمہ از سوبہا برندابن کی بادشاہ کو دکہایا ہے اور ریر داس جیو
کا ذکر ہے کہ بادشاہ وقت کو اونہون نے بہی برج کی چہب اور سوبہا کو دکہایا تہا اور ایک گوشہ سید ہی کسے
کہاٹ کا شکستہ تہا کہ ہفت اقلیم کے دولت سے اوسکے مرمت بادشاہ نی مشکل سمجہے تہے غرض اعتقاد اور محبت
ولے شرط ہے اور جس جس قدر دل کو صفائے اور اعتقاد ایزاد ہوتا جاتا ہے اوسیقدر سوبہا اور سکہہ کو ترقی ہوتی ہے
بہلا ان دہامون کو مثل پرم دہام کے لکہتے ہو اور یہان کی رہنی والی ایسے شریر و بدرو یہ اکثر دیکہنے مین آتے ہین
کہ تمام زمانہ کے گنہگارون پر اونکو شرف ہی اور ضرور مناسب تہا کہ یہہ لوگ ایسے ہوتے کہ جن کے درشن کرتی ہے
گنہگار گناہ سے چہوٹ جاتے اسکے کیا وجہہ ہے واضح ہو کہ باشندگان کے ناقصے سے سالک کو سستی اعتقاد
مین واجب نہین کسواسطہ کہ اعمال بد باشندگان سی بہی بہگوت روپ ہونا اون دہامون کا نکلنے ثابت ہے
کیا معنی کہ بہگوت مثل کلپ برکچہہ کے ہے حسب خواہش ہر یک کے پہل دیتا ہے سو اون باشندگان کے نیت
بسبب دور زمانہ کی طرف گناہون کے ہوئے تو بہگوت نی حسب خواہش اونکی گناہون کی ترقی کردے
اور اس دلیل سے ثابت ہو گیا کہ یہہ دہام مثل کلپ برکچہہ کے بہگوت روپ ہین اب یہہ اعتراض لازم آیا
کہ اگر ان لوگون کی ترقے گناہون مین ہوے تو سزا بہی زیادہ ہوگے اور جب کہ بہ نسبت دیگر انکے سزا زیادہ ہوے

CC-O. Gurukul Ka

توبہہ دہام ہے وبال جان ہوئے برتاب واسطی رہائی کی کیا ہوا اور اگر سزا ہو گئے توشاستروں مین جو احکام امرونہی
لکہی ہین وہ سب غلط ہو جاوین گے سو معلوم رہی کہ اون لوگون باشندگان کو پورن بہل بہگوت دہام سیون کا
ملیگا اور قاعدہ شاستروں کا بہی ہاتہہ سی نہ جاوے گا کسواسطی کہ احکام پورانون سے ظاہر ہے کہ جو اور جگہہ کی
رہنے والے گنہگار ہین وہ تو لاکہون کروڑون برس تک دوزخ مین رہین گے اور چوراسی لاکہہ جون مین نمعلوم
کتنے دفعہ جنم ہوگا اور طرح طرح کی عذاب پاوین گے اور ان باشندگان کو ایک ہے جسم مین اندر میعاد قلیل معینہ
کے سزاے سخت ہوکر اون گناہون سی پریت ہو جاوے گے اور بہگوت کو پراپت ہون گے واضح ہو کہ
اول نیت اون لوگونکی طرف گناہون کی راغب ہوئی تہے اسواسطے گناہون کے ترقے اول ہوئے اور
بعدازان دہام نی اپنا وہ پرتاپ کیا کہ سب گناہون سے پاک کرکے پرم دہام نصیب کر دیا غور کرنا چاہئے کہ اگر
اعمال نیک ہون گی اور بہگوت دہام مین اعتقاد کامل ہوگا تو کیون بلا کسے سزا کے وہ پرم دہام نصیب نہوگا اور ترقی
اعتقاد اور ثوابون کے اول کسواسطی نہوگی اب اسبات کا جواب لکہنا چاہئے کہ اکثر جاترے ایسے دیکہنے
مین آئے کہ بعد جاترا بہ نسبت سابق زیادہ تر سخت اور گناہون کیطرف راغب ہو گئی سو واضح ہو کہ کلب پرچہ
کے تمثیل یہان بہی سمجہہ لینے چاہئے جیسے اعتقاد اور دل سے وی لوگ جاترا کرتے ہین ویسے ہی امور مین
ترقی ہو جاتی ہے مختصر قاعدہ دہامون کے جاترا اور وہان کے رہنے کا یہہ ہے کہ اعتقاد پاک اوس دہام مین
ہووے اور روز روانگی سے کام کرودہ لوبہہ موہ وغیرہ کو دل سے دور کرے زبان پر بہگوت کا نام اور دل مین
بہگوت کے چرتر ہون اور ست سنگ ہر بہگتونکا ہووے سنجم یعنے روکنا دل کا خیالات ناقصہ سی اور
نیم یعنی عہد بہگوت کے پوجا اور بہگوت مورتی کی درشن اور تیرتہون کے اشنان وغیرہ کا اور دم یعنی قابو مین کرنا پانچون
اندریان وغیرہ کا و تپہا یعنی سہنا دکہون کا و راست گفتاری و رحم و خلق و سخاوت ضرور ہو اور جب وہان پہونچی تو وہان
کے باشندگان اور ہر یک در و دیوار کو بہگوت روپ سمجہی اور جو کچہہ دان پوجا اشنان برت آدک کرم کرے
سب بہگوت ارپن کرکے ثمرہ کے خواہش نہ کرے اور تلاش کرکے جو بہگوت بہگت ملین اونکا ست سنگ کر
کہ بہر تہہ جاترا مین ست سنگ سار رہی جب اسطرح جاترا یا وہان کا قیام کرے تو ممکن نہین کہ پورن پہل نہ ہووے اور پورن
پرتاپ دہام کا نہو اور اگر بہ تقدیر حسب مصرحہ بالا نہ ہو سکے تو دہام مین اعتقاد اور بہجن و ست سنگ مین محبت

eGangotri Gyaan Kosha

اعمال قبیحہ سے پرہیز واجب ہے کہ کچھہ ٹھکانا لگے اور منزل کو پہونچ جاے اب ہم لوگون کی جاترا کا حال سُنئے
کہ جو لوگ عوام وکم استطاعت ہین اونہون نے تو جب ایام جاترا اور پرب کی آئے تو یہہ چرچا شروع کے کہ اسکے
دفعہ بڑا بہارے میلہ ہوگا اور خوب سیرین ہون گی کہ چارون طرف سے خلقت (مشہور ہی ۱۲) چلے جاتے ہے یہہ نیت کرکے
اور دس پانچ آدمی ہم صحبت جمع ہو کر روانہ ہوئے راہ مین سواے مزخرفات اور ہنسے قہقہہ وبیہودہ گوئے
وحقہ نوشے وغیرہ کی اور کچھہ نہ کیا جب وہام مین پہونچے تو سیر میلہ مین مصروف ہوئے اور جب تیرتہہ اشنان
کہ گئے تو عورات کو دیکھنے اور تاکنے مین دل لگایا اور وقت واپسے کسے عورت کے پیچھے مثل سگ وردہ کے
ہو لئے اور تا مقام قیام اوسکے پہونچ آئے اور جو ہر مندر مین واسطے درشن کے گئے تو بجاے بھجن دھیان وغیرہ کی مکانات
ودیگر تماشا کی سیر کرے پھر خرید فروخت مین مصروف ہوئے اور بجاے ست سنگ کے حسب رغبت طبع دوکان
بھنگیرہ اور چرس والے اور دیگر گو سنگیون کی تلاش کے اور بجاے ہر بھجن کیرتن کے ناچ راگ طفل وغیرہ مین
رہے جب مکان پر آئے تو باہم گرد بیٹھہ کر جو عورات کہ دیکھنے تھے اونکا ذکر کرتے رہے یا مذمت وہانکے
باشندگان کے وذکر بی ایمانی دوکانداران وغیرہ کا پھر سور ہے غرض جسقدر ایام تک وہان رہے یہہ ہی دستور العمل
رکھا اور جو اشنان وجاترا وغیرہ کے پہل کے درخواست کے تو حسب اعمال اپنی دولتمند ومتوسط جاتری ایسے
ہین کہ جب جاترا کے نیت کے تو اول ہی اوسکے پہل کے تمنا کرلے کہ فلان مقدمہ فتحیاب ہوگا و فلان دشمن مغلوب
یا بیٹا ہوگا یا دولت ونوکری وجائداد ملیگے اور راہ مین بجز ڈگری دشمن مقدمہ یا ذکر جائداد کے ہے ورد جواب یا مذمت و
تعریف دشمن و دوست یا تاریخ بادشاہان وحاکمان یا شعر دوا سوخت یا ترکیب طعام وپوشاک وحسن و دیگر واہیات
اسی قسم کے بکہے اور کچھہ ذکر نکیا اور اگر ہزار مین ایکدو کو بشن سہسر نام یا جھمن یاد ہوا تو بعد غسل کبہے
پاٹھہ کرلیا ورنہ خیر جب وہام مین پہونچے تو گھوڑے اور بیل ودوشالہ واسباب وغیرہ کی خرید فروخت شروع
کے یا مکانات کے سیر فرمائے یا دوست وملازم حکام یا امیر وغیرہ جو میلہ مین آئے تھے اونکے تلاش کر کے
ملاقات کی یا اور لوگ واسطے ملاقات کے آتے رہے اور جو اشنان کو کسے تیرتہہ پر گئے تو بخوف مانگنے
والون کے جسم کو تر کرکے فی الفور چل دئے اور اگر کچھہ دان دیا تو ہزار آدمیون کو دکھلایا اور ہزارون سے
بیان کیا اور یہہ تمنا کرکے کہ اس دان کی بدولت فلان فلان مراد حاصل ہو اور اگر کوئی سادھو برہمن

CC-O. Gurukul K

مانگتے کو آیا تو بجائے روپیہ پیسے کے گالیان دے اور کہا کہ دیکہو کیسا فریبا اور سنڈا ہے کہاس کہود کر نہین کہایا اور
جاتا مفت کے مال پر کمر باندہ رکہے ہے اور اگر مندر یا شوالہ مین واسطے درشنون کے گئے تو سب مراد چاہے اور
مانگی اعمال حسب اشخاص اول قصہ کوتاہ جب ایسے اعمال سے جاترا ہووے تو وہ ثمرہ جو شاسترون مین لکہا ہے
کسطرح اس جنم مین حاصل ہوا اور کیونؔ وہ لوگ سخت دل ہو جاوین خلاصہ اس طوالت کا یہہ ہے کہ بہگوت دہام
یعنے اجودھیا متہرا وغیرہ مثل اصل پرم دہام کے ہین اعتقاد اور بہگوت بہجن اور محبت دہام مین واجب ہے
اگر تہوڑے سے محبت اور بہگوت کی تلاش ہوگی تو بالضرور بہت جلد ترقے بہگوت بہگتے مین ہوکر بہگوت کے
پراپتے باسانی ہو جاوے گی اسی دل جو بات کہ اوپر لکہہ آیا یاد رکہنا واجب ہے ورنہ سب سے زیادہ تو فضیحت ہوگا وہ
سماج جو اخیر دیباچہ مین لکہہ آیا اگر ہر وقت پیش نظر رکہے گا تو بلا کسے جاترا وغیرہ کے سب کچہہ دست بستہ موجود ہے
اور نہ تیرے برابر کوئے دوسرا ہوگا کسواسطے کہ بہگوت دہام اوسکا نام ہے کہ جہان بہگوت موجود ہے

شیام گہن تن پر بج سے دس پرباد ہے ہنس پرکہلیت کہگی رہے * کہورواری بہال پر لوچن لشال پر
اور بسال پر چکت جگی رہے * جنگہہ جگ جان پر منج مروان پر سری پت سجان ہت پرم سون پگی رہے توپر
نگن پر کنج سے پگن پر آنند نگن میرے لگن لگی رہے * کہتا ہے اور کہتا کاگ بہسنڈ جیو کے
جسقدر پوران اور شاسترون مین مندرج ہے اوسقدر اس مختصر مین گنجایش تحریر نہین رکہتے لیکن بقدر
ضرورت دہام نشٹہا کے لکہتا ہون کہ دے سودر برن اجودھیا باشے ہوئے کسے مصیبت سے اوجین
مین جا رہے شیو مندر مین منتر جپ کرتی تہے گورو جو آئے تو اونکو ڈنڈوت نہ کرے شیو جیو نیت مہان
مہاراج نے غصہ ہوکر شاپ دیا کہ سانپ وغیرہ کے دس ہزار جون مین اسکا جنم ہو گورو موصوف کو رحم آیا
اور شیو جیو کے استتے کرے آواز آئے کہ اسی براہمن پراو بگارے ونیک بخت برانگ براہمن نے
اول بہگتے کے درخواست کی اور پہر سودر ندکو رکے پرم کلیان کے شیو جیو نے فرمایا کہ اگرچہ اسکو سخت
ساپ دے چکا ہون لیکن تاہم بلحاظ تمہارے مہربانے کے کمال مہربانے کرونگا اور پہر سودر کیطرف مخاطب
ہوکر فرمایا کہ تیرا جنم اجودھیا پورے مین ہوا ہے اور اجودھیا پورے کا یہہ پرتاب ہے کہ کسی جنم مین ایک
دفعہ اجودھیا باس ہو جاوے بالضرور سے رگنندن سوآمین کا بہگت ہو کر تار تہہ اور عذاب جنم مرن

سے رہا ہوجاتا ہے چنانچہ بہگوت کا قول ہے کہ اگرچہ سب نے بیکنہٹہ کا بیان کیا ہے لیکن اجودہیا کے برابر عزیز
نہین سواوس اجودہیا پورے کے پرتاب اور سری عنایت سے وہ پرم گت تیرے ہووی گے کہ جسکا
کبہی زوال نہووے یعنی سری رگہنندن سوامین کے چرن کملونین بہگتی نشچل ہوگی لیکن آیندہ کسے براہمن کا
نرادر کبہی نکرنا کہ ایشر کے برابر ہین جو شخص اندر کے بجر اور ہمارے ترسول سے بہی نہ مرے وہ براہمنون کے
آتش غضب سے فوراً خاک سیاہ ہوجاتا ہے بعد ازان حسب فرمودہ شیوجیو کے کاگ بہشنڈ جیو نے وسے
جنم پائے اور اخیر کا جنم براہمن بنس مین ہوا جب ماباپ مرگئے تو جنگل کو واسطی بہجن کے روانہ ہوئے
جہان جہان کوئے رکہیشر ملتا تو اوسے سری رگہنندن سوامین کے چرترون کو پوچہتے پہر لومش رکہیشر کے
درشن ہوئے اور اونسے وہے مطلب دلی اپنا استفسار کیا رکہیشر موصوف نے اول کچہہ سگن اوپاسنا کا
ذکر کرکے نرگن برہم کا بیان شروع کیا کاگ بہشنڈ نی بیان کیا کہ مہاراج سگن اوپاسک ہون رام چرتر جل سے
میرا دل مثل مچہلی کے علیحدہ نہین ہوسکتا رکہیشر موصوف نے تہوڑا سا سگن اوپاسنا کا بیان کرکے پہر نرگن
برہم کا بیان شروع کیا کاگ بہشنڈ جیو نے اوس نرگن مت کو کاٹ کر سگن اوپاسنا کو قایم کیا اور اسیطرح
نوبت مناظرہ ومباحثہ کے پہونچ گئے تب تو رکہیشر موصوف کو غصہ آیا اور فرمایا کہ مثل زاغ اپنی ہے
کان کان کرتا ہے میرے راست بات نہین سنتا اسواسطی فی الفور کاگ دیہہ تیرے ہوجاوے چنانچہ
اوسیوقت مبدل بجسم زاغ ہوگئے اور چونکہ بہگوت بہگتون کو کسے کے ساتہہ عناد و دشمنی نہین اسواسطے
کچہہ آزردہ وملول نہوئے اور رکہیشر کو ڈنڈوت کرکے اپنی راہ لی سری رگہنندن سوامین نی اس امتحان
مین جب کاگ بہشنڈ جیو کو راسخ وصادق پایا تو دل لومش رکہیشر کا بہ طرف رحم منقلب کردیا یعنی رکہیشر موصوف
یہہ حال تحمل و برداشت کاگ بہشنڈ جیو کا دیکہہ کر شرمندہ ہوا اور اپنے پاس بولا کر عنایات کئی بال رود
بہگوت کے اوپاسنا اور رام منتر کا اوپدیش کیا اور رام چرتر سنا کر یہہ اشیرباد دیا کہ رام بہگتی مستقل تمہارے
دلمین رہےگے اور رگہنندن سوامین کے عزیز ہوگے خواہش دلی ہمیشہ پورن ہوا کرے گے موت اختیاری
ہوگے گیان بیراگ ہروقت رہیگا اور مکان قیام کے چار چار کوس تک تاریکی گمراہی کے نزدیک آنے نہ دیگے
رگہنندن سوامین کے جو پوشیدہ چرتر ہین سب تم کو بلا محنت حاصل ہین گے جب یہہ دعا رکہیشر ممدوح

CC-O. Gurukul Kangri

نے کرے تو سری رگھنندن سوآمین نے مقبول فرماکر بالہام غیب فرمایا کہ ای رگھیشر ایساہی ہوگا کہ یہہ میرا
بہگت ظاہر اور باطن سے ہے بعد ازآن کاگ بہشنڈجی رگھیشر کی چرنون کو ڈنڈوت کرکی نیلاچل پربت پرکہ
سمیر کے قریب ہے تشریف لے گئے اور بہت کلپ گذر گئے کہ اتبک وہان موجود ہین سری رگھنندن سوامین
کے کیرتن مین ہروقت رہتے ہین جن کی ست سنگ سے مہا ادہم جیو نہ ہے جیون مکت کے درجہ کو پہونچ گئے
اور شیوجیو مہاراج نے ہنس روپ ہوکر رام چرتر سنا گرڑجیو باوجود تقرب بہگوت کے مایا مین ایسی گرفتار
ہوگئے تہے کہ شیوجی اور برہمانی بہی اوپدیش سے انکار کیا تہا لیکن کاگ بہشنڈجیو نے وہ کرپا کرے کہ مایا
دور ہوگئے اور بہگوت کی مہاو پرتاپ سے واقف ہوئے ایک دفعہ کاگ بہشنڈجیو کو باوجود حاصل ہونے
بردان سب قسم کے بہگوت مایا نے ایسا نچایا کہ عقل کی چراغ گل ہوگئے اور یہہ کتھا مفصل پورانون مندرج ہے
لیکن چونکہ مایا مذکور بہگوت بہگتون کا کچہہ نقصان نہین کرسکتے کسواسطی کہ جس حالت مین خود بہگوت نگہبان ہون
پہر کسے سے کیا ہوسکتا ہے اسواسطی اوس مایا سے بہی پرم کلیان کاگ بہشنڈجیو کا ہوا کہ خود سری رگھنندن
سوامین نے بہگتے اور گیان اور بیراگ کا بردان دیا واضح ہو کہ جب بہگت کو نخوت اور خودی اندکی سی ہے
پیدا ہوجاتی ہے تب اپنے مایا سے کہ مصیبت اور صعوبت وغیرہ ضمیمہ اوس مایا کی ہین اوس خودی اونکی
کو دور کر دیتے ہین اگر ایسا نکرین تو وہ بہگت دونو جہان سی جاتا رہے جسطرح کسی طفل کو تکلیف دنبل کے ہوجانے
ہے تو والدین جراح سی اوسکو چروا تے ہین اور وہ تہوڑے دیر کا دکہہ ہمیشہ کے تکلیف کو دور کر دیتا
درینصورت بہگتون کو کسیطرح کے مصیبت اور تکلیف کا ہونا موجب تزاید بہگتے اور باعث پرم کلیان کا
ہے بہگوت دہام کے یہہ ہمان ہے کہ جس درجہ کو برہمادک بہی نہین پہونچتے وہ درجہ بآسانی نصیب
ہوتا ہے کتھا कथा २ بہگونت جیو دیوان شجاع الملک صوبہ دار آگرہ بہگوت بہگت ایسے ہوئے کہ بج
جیو کے چرتر اور اونکا سروپ اور پریا پریتم کے ہمدگر کے محبت کا پرتو وعشق ہروقت دلمین بسا رہتا تہا
اور سوائے پریا پریتم کے دوسرے طرف بہول کر بہی طبیعت نہین جاتی تہے امر و نہی کے طریق سی علیحدہ ہوکر
جگل سروپ کی مادہرے رس مین مگن ہتی تہی بشنوی روپ دہارن کئی ہوئی بہجن اور بہاو کا شغل رکہتے
تہے اور برنداین دہام مین مثل پریا پریتم کے بہاو تہا جو کوی وہانکا رہنے والہ وارد ہوتا تو اوسکو بہگوت

eGangotri Gyaan Kosha

روپ جان کر زر و نعمت پیش کش کیا کرتے ایک دفعہ سُوآمین ہرداس جیو ادہکار سے مندر گوبند دیوجی کے
کہ پریم و بہگتے و بہاو مین لاثانی اور بہگونت موصوف کی گوروبہی اور بہگوت نے خود شیر و برنج جن سے طلب
کر کے تناول فرمایا طرف آگرہ کے تشریف لائے بہگونت جیو نے حال اونکی تشریف آوری کا سنا اور بکمال
خوشی سے جسم مین نسمائے اپنے استری سے صلاح کے کہ سوآمین جیو تشریف لاتی ہین اونکے بہیٹ کیا
چاہیئے اوس پرم سوہاگا نے جواب دیا کہ سب گہربار معہ دولت و نعمت و بہنڈار و طویلہ وغیرہ بہیٹ کر دو
سوہاگ والے ۱۲
صرف ایک دہوتی اپنے جسم مین رکہہ لو بہگونت جیو اپنے استری سے کمال خوش ہوئے اور فرمایا
کہ پریم اور بہگتے کا رس بہگوت نے تیری ہی نصیب کیا ہے یہہ صلاح ان دونو بہگت کے سوآمین ہرداس
جیو نے بہی سُنی اور یقین کر لیا کہ بالضرور حسب صلاح خود عمل کرینگے کمال خوش ہوئے لیکن اونکا
مال و منال لینا گوارا نہ کیا اور برندابن مین بلاملاقات واپس آئے بہگونت جیو کہ اپنے گورو کی خبر آمد آمد سنکر
کمال خوش ہو رہے تہے واپسی کا حال سُنکر ملول اور متفکر ہوئے اور صوبہ سے رخصت لیکر برندابن مین
آئے جاترا وغیرہ کر کے انواع انواع بہگوت بہاو اور چرترون کے سُکہہ سے آنند ہوئے اور خود بہگوت چرترونکا
گرنتہہ تصنیف کر کے بہگوت بہیٹ کیا ایک دفعہ بہگونت جیو کو خبر پہونچی کہ صوبہ دار نے برج باسیون کو بعلت
چوری گرفتار کر لیا ہے سنتے قرار ہو کر آگرہ مین پہونچے اور سب کو قید گران سے چہوڑا دیا ایک دفعہ برج باسیون
نے بہگونت جیو کا بالکل اسباب چورا لیا بہگونت جیو از بس خوش ہوئے اور نہایت پریم اور بہاو سے
جسم مین نسمائے کہ اوس چیت چور من موہن نند کشور نے میرے مال کو مثل گوپیون کے ماکہن کی سمجہا
بہگونت جی کے بہگتے اور بہاو کا بیان تحریر سے باہر ہے اب اونکی والدہ مادہو داس جیو کا حال سُنیئے جب انکا
اخیر وقت آیا اور لوگون نے علامات سے معلوم کر لیا تب پالکی مین ڈال کر برندابن کو لے چلے نصف راہ
کے طی ہوئی تہی کہ مادہو داس جیو کو خبر ہوئے لوگون سے پوچہا کہ کہان لئے جاتے ہو جواب دیا کہ حسب دہام
ونرات دہیان مین رہا کرتے ہو وہان لئے جاتے ہین مادہو داس جیو نے فرمایا کہ جلد واپس چلو میرا جسم
برندابن کے لایق نہین خیال کرو کہ جب یہہ جسم جلایا جاوے گا اور بدبو اوٹہی گے پر یا پریتم کو نا پسند
ہو کر باعث تخلل کہیل اور بہار بہارے بہارن کے ہو جاوینگے ہرگز اس جسم کا لیجانا برندابن مین مناسب نہین

बिहारन बिहारी

CC-O. Gurukul Kangri Collection

اور اگر برندابن مین جانا ہے ضرور ہے تو جاننے والا خود بخود جگل سروپ کو پہونچ جائے گا یہہ فرما کر دیہہ کو چہوڑ دیا او
نت بہار مین جا ملی * کتہا ۳ हरि दास ہرداس جیو قوم نیہ رہنے والے قریب کانشے کی رادہا بلبی سنپردا
مین پریم بہگت سنے شمار گن اور پوشیدہ بہگوت چریترون کا سار جاننے والے ہوئے تراز وسے گویا اصلی مطلب
شاسترون کے کمی وبیشی دیکہا کرتے تہے جنہون نے نقارہ دیگر اپنے عہد کو پورا کیا اور رادہا بلبہ جیو کے بہجن کا پرتاپ دکہایا
بہگوت بہجن مین مضبوط اور کلجگ مین مثل کا مدہن کے تہے آفرین اونکی والدین کو جنسے ایسا بہگت یکتائے زمانہ
پیدا ہوا ہرداس جیو موصوف نے عہد کیا تہا کہ برندابن مین دیہہ تیاک کرین اتفاقاً بیمار رہے تپ لاحق ہوئے اور
طبیبون نے معالجہ سے جواب دیا تب اپنے رشتہ داران سی کہا کہ برندابن کو لی چلو چار دختر ناکتخدا تہے ہر بہگتون کو
حوالہ کرے اور خود ڈولے مین سوار ہو کر بہگوت کے تصور اور دہیان مین مستقل بہجن اور کیرتن مین سمادہان روانہ برندا بن
کے ہوئے ہنوز برندابن مین نہین پہونچے تہے کہ پران چہوٹ گئے لیکن واسطے پورا کرنے عہد کے ویسا ہی جسم
بنا کر برندابن مین آئے اور سرے رادہا بلبہ لعل جیو اور گسائین سندرداس اپنے گورو کے پریم اور بہاو سے درشن کر کے
ستفید ست سنگ اور بہگوت چریترون کی ہوئے اور چیر گہاٹ پر اشنان کر کے اوس دیہہ کو چہوڑ دیا بہم اہیان
بعد جلانے نعش کے مغموم وگریان برندابن مین آئے اور سب حال بخدمت اونکے گور دیو و دیگر اشخاص کی بیان کیا
گسائین جیو نے فرمایا کہ تم فکر اونکے عہد کا ہرگز نہ کرو کل ہرداس جیو ہمارے پاس آئے اور گفتگو کرے اور بہگوت
درشن کر کے بعد اشنان جمنا جیو کے دیہہ تیاگ کیا سب کو بہگوت بہجن کا اعتقاد ہوا اس چریتر مین اگر کسی کو
اعتراض ہو کہ جو ہرداس جیو ایسے سمرتہہ تہے کہ دوسرا جسم ظاہر کر لیا تو پہلے جسم کو برندابن مین کسواسطے
نہ لے آئے سو واضح ہو کہ اگر اوس جسم کو لاتے تو برندابن مین جلایا جاتا اور بدبو اوسکے رادہا بلبہ جیو کو پہونچتی اسواسطے صاحب طاقت ۱۲
اوس جسم کو راہ مین چہوڑ دیا اور جسم جدید بنا کر جابجا درشن کرے اور یہہ بہی واضح رہے کہ ہرداس جیو کو کچہہ نفسانیت
ظاہر کرنے اسباب کے نہ تہے کہ عہد میرا پورن ہو یا نہو بلکہ خود بہگوت کو اونکا عہد پورا کرنا ضرور ہوا کسواسطے
کہ پدم پوران وغیرہ مین وعدہ مستقل کیا ہے کہ میرے بہگت جو خواہش کرتے ہین وہ پوران کیا کرتا ہون
علاوہ ازان بہگوت کو شہرت اسبات کے ضرور ہوئے کہ میرے بہگتون کا عہد کبہی خلاف نہین ہوتا *
کتہا ہ مدہو گسائین کہ مدہو سے رنگ مشہور تہے پرم رشک پریا پریتم و سرے برندابن کے

ہوے باشتیاق درشن و قیام سرے برندابن کے ترک خانمان کرکے بنگالہ سے آئے جب جاترا اور درشن کرچکے
تب تمنائے ساکچہات درشنون کی ہوئے اور برج کشور کشور ے کے پرم منوہر مورتے کے تصور مین
چہکے ہوئے ہر ایک بن و کنج مین تلاش کنان پہرنے لگے خور و خواب دن رات سرد و گرمے کا خیال بکقلم دلسے دور کیا
بہگت بہاون مہاراج نے جو یہہ شوق اور پریم اپنے بہگت کا دیکہا تو جمنا کی کنارہ قریب بنسی بٹ کی اس سروپ
سی درشن دئے کہ پرم سوبہایمان شیام سندر سروپ سر پر مور مکٹ کانون مین کنڈل باگہا مغرق بہ زر سے اور
گہنا پہنے ہوئے جواہرات کے آبہوکہن ہر یک انگ پر سوبہت ایک ہاتہہ مین مرلے اور دوسرے مین چہڑی
اپنے سکہاؤن کے ساتہہ کہیل اور بازے مین مصروف ہین گشائین جیو کو یہہ روپ انوپ دیکہہ کر کچہہ خبر نرہی
برہمانند مین مگن ہوکر بیتحاشا دوڑے اور قدوم مبارک مین لپٹ گئی بہاگ کے بڑائی گوشائین جیو کے کسطرح لکہی
جاوے کہ جس پورن برہمہ سچدانندگہن کے چرن رج کو برہمادک خواہش کرتی ہین وہ اونکے بہگتے و پریم کے
بس ہوکر خود ظاہر ہوا کہا ہ گشائین بہوگر یہہ جیو پرم بہگت مادہرج او پاسک ہوئے گہربار کو ترک
کرکے برکت ہوگئے اور برنداہن مین آکر ستقل باس کیا ستقل لفظ سے یہہ مطلب ہے کہ سوائے اوس
پرم دہام کے اور کسیطرف دلکو رغبت نہووے بموجب قول کسے پوران کے کہ برنداہن سے باہر اگر کوران
جنتا من ملتی ہون یا خود بہگوت حاصل ہوتا ہو لیکن برنداہن کے خاک اور رج سے یہہ جسم کبہے علحدہ نہووے
سو ایسے ہے استقلال سے گوبند دیو جیو کے کنج مین قیام کرکے ہانسے بہاوسے روپ مادہرے پر بایزم
مین محو او مستغرق رہا کرتے اور اوس روپ کا لطف اور مزہ اسقدر حاصل تہا کہ خور و نوش ظاہرے
اکثر بہول جاتے دل و جان و عقل و قیاس اور سب حواس روپ انوپ کے چہتون مین ایسے لگائے
کہ دوسرے طرف ہرگز رجوع نہوے کہا ۶ کاشीश्वर گشائین کا نسے الشر جیو پرم بہگت ہوئے
پہلے ابدہوت تہی بہگوت بہگتی کا رنگ جو چڑہا تو کمال اعتقاد سی پرشوتم پوری مین آئے اور سری کرشن
چیتن مہاپربہو کے چیلہ ہوے پہر گورو کے اجازت سے سری برنداہن مین آئے اور وہان کے سوبہا او
بہگتی کو دیکہکر پریم مین مگن اور گرفتار ہو گئے چند روز مین اونکے بہاونا اور محبت ایسی مشہور ہوئے کہ سرے گوبند دیو
جیو مہاراج کے پوجا سیوا اونکو تفویض ہوگئے اور شب و روز بہگوت سرنگار اور سیوا مین رہنے لگی بہگوت کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection

لاڈلڑا سنے مین ایسا دل لگایا کہ کچہہ خبر اپنے اور بیگانے کی نہ رہی اور روپ انوپ مادہرے کے لطف اور اوس
رس کے لذت کے روبرو سب لذت اور لطف ہر سہ جہان کے تا برہمہ لوگ وغیرہ ناچیز اور بے حقیقت ہو گئے
کہا ۔ प्रबोधानंद پربودہانند سرستے سنیاسی چیلہ سری کرشن چیتن مہا پربہو کے بہگوت بہگت پرم
رسک مثل پارشدون کی ہوی پریا پریتم کا بہار اور کنج کہیل کے رس کا بیان اپنے تصانیف مین ایسا لکہا
کہ جسکو پڑہ سنکر کروڑون بہگوت بہگت پریم اور پرم آنند مین مگن ہوئے اور ہوتے ہین جگل سروپ کے
مکہہ چندرمان مین اپنا دل مثل چکور کے لگایا اور برندابن بامین کا جو آنند اور سکہہ ہے اوسکو جہان مین روشن
و مشہور کیا یعنے اوس سکہہ کے روبرو سب دہرم کرم و آنند نے حقیقت و پوچ سمجہے اس اسلوک کا عمل یعنہ
اونسے ہوا کہ جان جاوے تو جاوے اور سب بزرگے اور نیکنامی اور دہرمون کا ناس ہووے تو ہوا اور سب امراض
و دیگر آفات آجاوین تو آجاؤ اور لوگ بدزبانے وسخت گوے و بے عزتے کرین تو کرو لیکن ہے نارائین ہولکر
بہی دل مین یہہ خیال نہ آوے کہ برندابن سے باہر جاؤن کہا ۔ लालमती آدمی جسم کو پاکر جو
فائدہ کہ ہونا چاہیے وہ لعلمتی جیو نے اوٹہایا کیا معنی کہ جابجا شاستر ون مین لکہا ہے کہ پانکہہ دیہہ مشکل سے ملتے ہے
اور اوسکے حاصل ہونے سے یہہ مقصود بہود ہے کہ پہر جسم نہو یعنے آواگون سی رہائی ہووے اور وہ رہائے
بلا بہگوت بہگتی غیر ممکن ہے سو جس کسے نے بہگوت بہگتے اختیار کے وہ آدمے ہے ورنہ وحشے یعنی خوک
سگ وغیرہ مین اور آدمے جسم مین کچہہ فرق نہین لعلمتی جیو کو وہ بہگوت بہگتے نصیب ہوئے کہ سوائے
گورشیام کی چرن کملون سی مطلق کسیطرف توجہہ نہ تہے گورشیام کے کہنے سے یہہ مطلب ہے کہ جگل سروپ
کے لاڈلڈا سنے مین مگن رہتے تہے اور چونکہ لعلمتی جیو باتسل او پاسک معلوم ہوتے ہین اسواسطی مصنف
بہگت مال نی گورشیام کی محبت کا لفظ لکہا ورنہ پریا پریتم یا کشور کشورے کا لفظ لکہتی جسقدر محبت لعلمتی جیو کو نند نندن
اور برکہبان نندنی مین تہے اوسیقدر جمنا جیو سے اور برج کے کنجون سی اور نسے بٹ وغیرہ بہگوت کے کہیل استہان
سی او برج رج سی اور گوکل کے گور و گل سی اور بارہ بن اور متہرا پوری اور گوردہن سی تہی اٹل یعنے مستقل
باس سرے برندابن مین کرکے اعتقاد کامل اور بہاو نے شمار کو مضبوط کیا اگرچہ باتسل اوپاسنا لعلمتے
جیو کو ہے کہ گوکاستہون کے سیوک تہے لیکن دہام نشٹہا کا اعتقاد اور جس قاعدہ سے وہان کا باس چاہیے

Gangotri Gyaan Kosha

وہ بالکل ٹہیک نہین پایا گیا اسواسطے دہام نشٹہامین درج کیا *

نشٹہا چہاردہم درمہمان بہگوت نام مشتمل برکتہا پنج بہگت

سری رگہنندن سوآمین کے چرن کملون کے کہٹ کون رکہا اور پرسرام اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ واسطی دور کرنے بہار زمین کے اکیس دفعہ چہتریون کو قتل کرکے براہمنون کو راج دیا اور یہہ اوتار بموضع جمنا بیسا کہہ سُدی تیج ہوا اگرچہ بہگوت نام کا لینا منجملہ کیرتن کے ہے لیکن چونکہ سُمرن سے علاقہ زیادہ تر رکہتا ہے اسواسطے جدا نشٹہا مقرر ہوئے علاوہ ازآن جو چار قسم کے اوپاشنا یعنی نام دہام لیلا روپ شاستروں مین لکہے ہین تو نام کے اوپاشنا بدرجہ اول ہے اسواسطے نام نشٹہا لکہنی ضرور جانے مہما بہگوت نام کے اگرچہ سب بید اور پوران نے بیان کے لیکن مقرر ہوئے کہ نہین کہے جاتے جسقدر بہگوت کے مہما وچرتر نے قیاس و بی شمار ہین اور جسقدر نام کے مہما اور نام نہے اننت ہین ششیش جیو ہزار زبان سے ہروقت جس نام کو نت نیا بیان کرتے ہین لیکن پار نہین پاتے شیوجی مہاراج کا جیون دہن اور پران ادہار ہے واسطی اودہار کے سنسار سمندر سے یہہ نام بہگوت کا وافی اور کافی ہے کچہ ضرورت کسے سادہن کے نہین اور وصف یہہ ہے کہ کسے حالت مین اور کسیطرح سو جہ خواہ بلا توجہ نام کا ورد ہو بلاشک سننے شبہہ بہگوت حاصل ہوتا ہے اسکند پوران کا قول ہے کہ بہگتے سے خواہ بلا بہگتے بہگوت نام کا اوچارن سب گناہون کو دور کردیتا ہے جسطرح روز قیامت کی آگ تمام جہان کو ناس کردیتے ہے بہاگوت کا قول ہے کہ اوشد ہے بدون جانے جسطرح اپنا عمل کرتے ہے اسیطرح بہگوت نام غیر دانستگی مین اپنا پہل دیتا ہے گشائین تلسے داس جیونے فرمایا ہے کہ بتوجہ یا بلا توجہ بحالت رنج یا غیر دانستہ نام کا لینا آنند کا کرنے والا ہے دیگر سادہن ایسے ہین کہ اونسے بہ اخراجات خواہ بکاہش تن خواہ بہ ترک خانہ خواہ بہ محنت شاقہ بہ مشکلات تمام و بہ دیر مطلب حاصل ہوتا ہے اور بہگوت نام بلا کسیطرح کے محنت و مشکلات وغیرہ کے جلدتر و فے الفور مقصود دینے والے کو پہنچا دیتا ہے نرسنگہہ پوران مین بہگوت کا قول ہے کہ جو میرے نام کا جپ کرتے ہین مع اپنے گہر والون

پشت کے میرے دہام کو پہونچتے ہین لشن رہس مین لکہا ہے کہ وہ ہے برم گیان والا ہے اور وہی پرم تپ والا ہے
جو بہگوت کا نام لیوے رام رچہیا مین بسوامتر جیو فرماتی ہین کہ رام رام خواہ رام بہد خواہ اخیر جو کوئی سمرن کرتے ہین اونکو
کبہے پاپ نہین ہوتا اور دونو جہان کے مُراد حاصل ہوتے ہین اسکند پوران کا قول ہے کہ راجسوی واسمید جگ
اور ادہیاتم گیان وغیرہ کا خلاصہ بہگوت نے اپنے نام مین رکہدیا ہی یعنی سب کا پہل نام سے ہوجاتا ہے اگر یہہ اعتراض
ہو کہ جس آدمے کا نام لیکر پوکارتے ہین تو فوراً آجاتا ہے اور ایشر کا نام ہزارہا دفعہ لوگ لیتے ہین ایشر نہین آتا اسکے
کیا وجہہ ہے سو واضح ہو کہ جس آدمی کو پُکارا جاتا ہے کسیطرحکے بی اعتقادے اوسکے جان لینے اور شناخت مین
نہین ہوتے اسیطرح جب نام کونہے اوسے اعتقاد سے کہ بالضرور یہہ نام بہگوت روپ ہے اور اس نام سی سوا
اور کوئی پناہ اور وسیلہ نہین اور یہہ نام ہے سب دنیا و دین کے دینے کو مالک و مختار ہے لیا جاوے گا بی شک
فی الفور بہگوت موجود ہوجاے گا اور اس باب مین ایک تمثیل یاد آے کہ راجا منصف و دہرماتما کے دربار
مین ہزارہا مستغیث جاتے ہین منجملہ اونکے اکثر تو ایسے ہین کہ نہ قاعدہ استغاثہ سے واقف ہین اور نہ راج دربار کے
جاننے سے نہ کوئی وسیلہ ہے نہ راجا کے مزاج سے واقفیت رکہتے ہین صرف اپنی واویلاسی کام ہی سو اگرچہ بسبب
نصفت مزاجی راجا کے اپنی الصاف کو پہونچتے ہین لیکن جو توقف ہوتا ہے وہ بیوقوفی اور حماقت اون مستغیان
کے ہے راجا کا کچہہ قصور نہین اور بعض لوگ ایسے ہین کہ راج دربار کے قواعد سے واقف ہین اور
کارندگان سے ملاقات ہے ایسے لوگ جسوقت دربار مین گئے اوسیوقت اپنی کوشش اور کارندگان کے
مہربانی سے اپنا مطلب حاصل کرلاۓ اور کمتر ایسے ہین کہ صرف براے خوشنودی راجا کے حاضر ہوتی ہین اور
کبہے کسیطرحکی درخواست نہین کرتے سو ایسے اشخاص کا خود راجا مطلب برار کردیتا ہے اور اونکے ضرورت
عرض معروض کی نہین ہوتے سو یہہ نام نہے مثل راجا منصف کی ہے موافق لیاقت ہر یک مستغیث یعنی حسب اعتقاد
جاپک کے مراد کو پہونچا دیتا ہے اگرچہ تلوار مین اصلی طاقت یہہ موجود ہے کہ تاب آہنی کے دو ٹکڑہ کردیوے
[ورد کنندہ ١٢]
لیکن کمزور کے ہاتہہ سے اچہی طرح خط بہی نہین آتا اور زور طاقت کے ہاتہہ سے فوراً دو ٹکڑہ ہو جاتے
ہین یہہ ہے حال نام کے اعتقاد کا ہے اب یہہ اعتراض پیدا ہوا کہ بلا توجہہ دل نام کے لینے سے بہگوت کسیطرح
مل جائیگا سو واضح ہو کہ بالضرور کسیطرح نام لیا جاوے بہگوت حاصل ہو جاے گا کسواسطی کہ نام نامی سی جدا نہین

Gangotri Gyaan Kosha

ہوتا اور دستور ہے کہ نام کے پوکارنے سے نامی موجود ہو جاتا ہے سو وہ بھگوت کہ سب جگہہ اور قریب تر موجود ہی نام کے
پوکارنے سے کیون نہ اویگا خواہ بتوجہہ دل پکارا جاوے یا بلا توجہہ دل قطع نظر از شہادت اسلوکہا ہے اجامیل کا ذکر اس
نشٹہا مین ہوچکا کہ دہوکہہ مین بھگوت کا نام لیا تہا اور پرم دہام کو گیا اور بالمیک جیو کے کتہا کیرتن نشٹہا مین تحریر ہوئے
کہ اونکو مطلق بھگوت کی جہہ معلوم نہ تہے اور نہ نام کے اور اگر کسیکو خواہ نخواہ یہہ استبداد ہو کہ جب توجہہ دل اور محبت کامل
ہوگی تب ہی بھگوت حاصل ہوگا تو واضح رہے کہ بموجب قاعدہ مستمرہ ابتدا مین محبت و توجہہ کسیکو نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے
تو بہت کم لیکن وہ نام ہے اعتقاد و توجہہ دلی کو روز بروز ایزاد کر کے منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہے جسطرح طفل خوردسالہ
کہ اوسکو علم مین نہ اعتقاد ہوتا ہے نہ توجہہ دل معلم کی خوف سے حروف تہجی بتلائی ہوئے اوسکے کہتا رہتا ہی لیکن شدہ
شدہ معتقد و متوجہہ علم کا ہوکر عالم فاضل ہو جاتا ہے اسیطرح بھگوت نام کا ورد توجہہ اور اعتقاد دونو پیدا کر دیگا درنہ لا
اکثر لوگ ظاہرے بھجن اور نام لینے کو اچہا نہین کہتے اور یہہ بات بناتی ہین کہ بلا توجہہ دل کیا ہوتا ہے سو وہ لوگ
کبھی کسی مطلب ظاہرے اور باطنے کو نہین پہونچتے اور نہ کبھی اونکے ضلالت و گمراہی رفع ہوتی ہی منلے شک
مثل سگ دیوانہ کے ہین کہ عف عف کرتے مرجاوینگی اول تو اونکی ناس کرنے کو گناہ عدم تسلیم حکم شاستر کا کافی
ہے یعنی شاستر وئین تو یہہ حکم ہو کہ ظاہرے اور بلا توجہہ دل نام لینے سے مغفرت ہوتی ہی اور وہی لوگ خلاف
اوسکے بیان کرین تو بہر حال مرتد و گنہگار ہوئے علاوہ ازان صرف ظاہری بھجن سی توجہہ بجانب دل ہوتی ہے
سو جب کہ اون مرتدون کو اول ہی درجہ سی نفرت ہوئی تو درجہ ثانی کب نصیب ہوگا اور درینصورت ہمیشہ عذاب جہنم
مین گرفتار رہینگے سگ دیوانہ کے تمثیل سی یہہ مراد ہی کہ بسبب اعمال قبیحہ اونکی عقل جاتی رہی ہی بار یک
مطلب سمجھنا تو علیحدہ رہا موٹی باتون پر غور نہین ہوتی یعنی ظاہرے سرد آب کا غسل اور آگ سی تپنا یا ظاہرے
حسن یا کسی کے بات یا خوش بو بد بو وغیرہ تو دل پر فوراً اثر کر جاوے اور بھگوت نام ایسا ہوا کہ وہ ظاہر مین کہا ہوا
کبھی اثر نہ کرے واہ بی خوش فہمی اور ذہانت اور افسوس ہے کہ ایسے مشہور امور پر نگاہ نہین ہوتی کہ آہن کو سنگ
پارس دانستہ لگ جاوی یا غیر دانستہ بالضرور طلا کر دیتا ہے آگ مین کوئی چیز دانستہ ڈالو یا غیر دانستہ بالضرور
خاکستر ہو جاتی ہے آبحیات کو کوئے شخص دانستہ نوش کری یا غیر دانستہ بالضرور زندہ ہو جائیگا اسیطرح بھگونت
نام کو کوی شخص غیر دانستہ و بہ ظاہر لیوے خواہ دانستہ و از باطن بالضرور بھگوت روپ ہو جائیگا الغرض نام مبارک

CC-O. Gurukul Kangri Collecti

میرے سوامین کرپا سندہ کاسیطرح اور کسی حالت مین لیا جاوے واسطی رہائی اور مغفرت و دینی ہر بار مطالب کے
وافی اور کافی ہے کچھہ ضرورت کسی اور سادہن کے نہین اور نہ اس سے بہتر کوئی پناہ و سہارا نظر آتا ہے ست جگ
مین طرح طرح کی کرم اور ترتیا مین جگ وغیرہ اور دواپر مین بھگوت پوجن مقدم تہا اور کلجگ مین کہ مجسم بہ گناہان ہی سوائے
بھگوت نام کے کوئے تدبیر بہتر و آسان تر بھگوت اور شاستر نی نہین فرمائی بھاگوت کا قول ہے کہ جسحالت مین نہایت
دہوکہہ سے نام لیکر سنسار سمدر کو اوتر گئے اگر دانستہ نام لیوین گے تو اونکا کیا کہنا ہے رام استوراج مین لکھا ہے
کہ رام نام برہمہ ہتیا وغیرہ کا دور کرنے والا ہے بھاگوت کا قول ہے کہ کیسا ہی کسیکو دکھہ ہوا اور کیسا ہی ہوس
لذائذ دنیا کا ہووے اور کیسا ہی گنہگار ہو بھگوت نام کی بدولت سب گناہون اور دکھون سی چھوٹ کر پرم انند
کو پراپت ہوتا ہے واسطی مطالب دنیاوی کے بھگوت نام سے سوائے اور کوئی سادہن ایسا نظر نہین آتا کہ
کامیاب مطالب کرے چنانچہ تحریر ہوا اور مشہور امر ہے کہ جب کسیکو کچھہ دکھہ ہوتا ہے یا کسی مطلب کے خواہش
ہوتی ہے تو پرن بہلاتے ہین اور بھگوت نام کے بدولت مطالب مطلوبہ کو فایز ہوتے ہین واضح ہو کہ ورد اور جب
بھگوت نام کا ہروقت اور ہمیشہ کمال ضرورے اور فرض ہے لیکن کمال فرض در فرض یہہ ہے کہ ساڈہی تین کروڑ آدمی کے
جسم پر بال ہین سو مدت العمر مین ایک دفعہ بحساب فی بال ایک نام کے ساڈہی تین کروڑ نام پورے کر دینے واجب
ہین اور اکیس ہزار چھہ سو دم ہر روزہ آتی ہین سو اسیقدر نام ہر روز جپ لینے چاہئے تا کہ کوئی دم نام سے خالی نہ شمار ہو
اکیس ہزار چھہ سو نام تین سوا تین گھڑی مین پورے ہو جاتے ہین یعنے سوا گھنٹہ مین اور یہہ ضرور نہین کہ ایک جگہہ بیٹھہ
کے جاوین بلکہ چلتی پھرتے بات کرتے جسطرح ہو سکے پورے کر دینے چاہئے معلوم رہے یہہ دونو فرض واسطے
اون اشخاص کے تحریر ہوئی ہین کہ جنکو نام لینے مین محبت نہین اور جنکو کہ بھگوت نام مین محبت ہے اور
ہروقت بھگوت نام کا ورد رہتے ہین اونکو ایک پل و لمحہ بلا نام نہین گذرتا اونکی واسطی کوئی قاعدہ تحریر کرنا کیا ضرور ہے
اونکا جیون دہن بھگوت نام ہے اری من ذرا سمجھہ اور خیال کر کہ تو بھگوت اُس سے ہوا ہمیشہ ایک رہین پرکاش
وان اور گیانانند سروپ ہے کبھی ایسا نہین ہوا کہ جو نہ تہا یا آیندہ نہ ہوگا نہ کبھی تجکو موت ہے اور نہ کبھی پیدا ہوتا ہے
لیکن سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون سے بمکھہ ہو کر اس نوبت کو پہونچا ہے کہ طرح طرح کی عذاب دوزخ
وبہشت و انواع انواع کی مصیبت چوراسی لاکہہ جسم کے تیرے نصیب ہین زن و اطفال دولت و مکان دوست وغیرہ

Gangotri Gyaan Kosha

جو کبھی کسی حالت مین تیرا فائدہ و نقصان نہین کر سکتے اونکو اپنا اور قدیم سمجھ کر اونکے فکر مین غلطان و پیچان رہتا ہے

بس اب اپنے اوپر رحم کر اور اوس سروپ کے چنتون مین رہا کر کہ جو دیباچہ مین لکھا آیا تا کہ مایا کے جال سے نیرے

चितवन

رہائی ہو کر پرانند سروپ کے پراپتی ہو کتہا، اجامیل اس جنم سی پہلی برہمن تہا اور

अजामिल

جنگل مین ریاضت شاقہ کیا کرتا تہا بخیال ایک عورت چانڈالی کے مرا اگرچہ اس جنم مین بہی شہر قنوج مین بخانہ برہمن پیدا

ہوا لیکن ابتدا سے کرم ناقص تہی ایک عورت فاحشہ کو دیکہکر عاشق ہو گیا اور اوسکی ساتہہ رہنے لگا ایسے اعمال

قبیحہ مثل صید افگنی و مے خورے و دزدے و قمار بازے وغیرہ سے زیست کرتا تہا کہ ذکر اونکا اچہا نہین ایکدفعہ چند بہگوت

بہگت اوس شہر مین وارد ہوئے اور واسطے قیام کے کسی سادہو سیو کی تلاش کر رہے تہے چند دشمنون

نے واسطے مضحکہ اور تمسخر کے اجامیل کا گہر بتلا دیا کہ سادہو موصوف نادانستہ اوسکی گہر آئے اور اجامیل نے

مع اپنے استری کے دست بستہ استادہ ہو کر کمال اعزاز و اکرام کیا اور خدمت گذارے رسوئے وغیرہ مین حاضر کر

خوب سیوا کرے بروقت فرصت اپنا حال اونکے خدمت مین گذارش کیا اور عاجز ہو کر قدم پکڑ لئے ہر بہگتون کو

رحم کمال کرنا اور دیا اونکے حال پر اختلال پر ہوئے اور بروقت روانگی یہہ اوپدیش فرما گئے کہ اگی دفعہ پسر تولد ہووے

تو اوسکا نام ناراین رکہنا چنانچہ اجامیل نے بروقت تولد فرزند موافق اوپدیش کے عمل کیا اور اوس پسر کو کمال

عزیز رکہتا جب عمر اجامیل کے آخر ہوئے اور جمدوت روح قبض کرنے لگے تو بڑا دکہہ ہوا اور بامید چہوٹنی کے

यमदूत

اوس دکہہ سے پکارا کہ ہی نارائن نام مذکور زبان سی بر آمد ہی ہوا تہا کہ پارشد نارائن کے اوسیوقت پہونچے

خدمتگاران بہگوت ۱۲

اور جم دوتون کو مار کر نکال دیا اجامیل کو بمان پر سوار کیا اور پرم اوتساہ سے بیکنٹہہ مین لے گئے جم دوت بپاس

جمراج کے نالشی ہوئے کہ اجامیل نے بروقت مرگ بہگوت کا نام کچہہ نہ بہکتے اور اعتقاد سی نہین لیا تہا اوسکے

پسر کا نام نارائن تہا اوسکو پکارا تہا باوجود آن بہگوت پارشدون نی ہمکو نکال دیا اور مارا جمراج نی فرمایا کہ جسحالت

مین بروقت مرگ نارائن نام زبان سی بر آمد ہوا تو اور کون دہرم کرم و نیک عمل باقی رہا کہ اجامیل کو کرنا ضرور

ہوتا تم نے وقوفون کو اسباب اور رہبگوت نام کے مہما کا کچہہ خیال نہوا خوب ہوا کہ تمکو سزا ہوئی آئندہ خبردار

رہو کہ جہان بہگوت نام کا اوچارن کسیطرح ہووے وہان ہرگز نجاؤ کسواسطی کہ جہان بہگوت نام ہے وہان

جم دوتون کا کیا کام ہے جب اجامیل پرم دہام کو فایز ہوا تو زن فاحشہ بہی دل لگا کر اوسی پرم گت کو پہنچی واہ واہ

CC-0. Gurukul K

پرتاب بھگوت نام کے کہ کہان تو اجامیل کے گناہ عظیم اور کیا درجہ صرف دھوکہہ ہی نام لینے کے بدولت ملا اگرچہ اِس
چرتر مین مہاست سنگ کی اور یہہ بات کہ بھگوت بھگت کو کیسا ہی کوسنگ اور مصیبت وغیرہ عاید ہو لیکن اوسکا
ناس نہین ہوتا کہ بھگوت نی اودھیاے نہم گیتا جیو مین وعدہ مستقل کیا ہے بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن نام
مہاپر زیادہ تر غور اور خیال واجب ہے کہ جو نادانستگی سے یہہ درجہ حاصل ہوا تو بحالت دانستگی نام لینے سے
معلوم کیا مراتب نصیب ہونگی

کتھا ۲ ایک راجا پرم بھاگوت ایسے ہوئے کہ سب بھگوت کا سمرن بھجن
پوجا کیرتن وغیرہ ہر وقت دلمین کیا کرتے اور کسی سی وہ حال دلی اپنا ظاہر نہ کرتے اگرچہ دل سی تارک سب راج
کاج و دنیا کی تہے لیکن بظاہر ایسے مشاق اور مشتاق لذائذ کے لوگون کو معلوم ہوتی تہی کہ گویا مطلق بھگوت کے
طرف توجہ نہین استری راجہ موصوف کی ہر بھگت تہے دلمین خیال کیا کرتے کہ اگر راجہ کسیطرح بھگوت کی طرف رجوع
ہو تو خوب ہو اور چونکہ حال دلی راجہ سے ناواقف تہی اسواسطی افسردہ خاطر رہتے ایک رات بحالت خواب و
بیخبری بھگوت نام راجا کے زبان سے برآمد ہوا رانی سنکر بکمال خوش ہوئے صبح ہی نوبت نقارہ وغیرہ
بجوائے اور خیرات کرے راجا نے سبب اوتساہ اور خیرات کا پوچھا جواب دیا کہ آج آپ کی زبانسے بھگوت نام
برآمد ہوا ہے اسواسطے یہہ خوشی و خیرات ہی راجا نے پوچھا کہ کیا حقیقت مین نام میرے مونہہ سے نکل گیا
رانی نے جواب دیا کہ البتہ راجا نے سنکر فرمایا کہ اصل جان تو بھگوت کا نام تہا اگر وہ ہی نکل گیا تو یہہ جسم
کام کا ہے یہہ کہکر فی الفور جسم کو چہوڑ دیا اور پرم پد کو پایا انے نے جو یہہ حال بہگتے اور بہاد پوشیدہ راجا
کا دیکہا تو مہا حیرت ایسے پرم بھگت اور رنج اپنے نادانے سے بکمال مضطرب و بیقرار ہوئے بیہوش و حواس
محو بھگوت بہا و اور راجا کے پریم کے ہوکر پران تیاگ کردئے اور جس پرم دھام کو راجا موصوف گئی تہی وہان
پہونچے فی الحقیقت جس کسیکو بھگوت نام سی محبت نہین وہ مثل مردہ ہے اور جسکو اوس نام مبارک سے عشق ہے
وہ زندہ جاوید

کتھا ۳ اگرچہ بھگوت ہمیشہ اور ہر جگ مین اپنے بھگتون پر کرپا اور انگرہ (अनुग्रह، عنایت) کرتے آئے
لیکن کلجگ مین تو اسقدر نظر رحم اور پرورش کے ہے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا وجہہ یہہ ہے کہ اس جگ
مین بھگوت نے اپنے نام مبارک کو وہ بزرگی و معجزہ عنایت فرمایا ہے کہ جو مقاصد دلی ہر دو جہان کی دیگر
جگون مین جگ دہیان و پوجا وغیرہ سے حاصل ہوتے تہے وہ سب صرف نام کیرتن سی حاصل ہوجاتی ہین اور (بدلے)

جگون مین باوجود عبادت شاقہ وجگ وغیرہ کے حصول بھگوت کا عرصہ کسیر مین نہوتا تہا اور اس کلجگ مین نام
کے کیرتن سے بہت جلد ہوتا ہے کہ بہ نسبت دیگر عبادت ہای کے نام کیرتن بہت آسان ہے اور بلا خرچ وبلا
تردد سبکو حاصل ہوتا ہے ایک براہمن بھگوت بھگت کا ذکر ہے کہ اپنے استری کو خسرال سی لئی آتا تہا راستہ
مین ٹہگ مل گئے براہمن نے ٹہگون سے پوچہا کہ کہان جاتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ جہان تم جاتے ہو
اور ہم تمکو باحتیاط تمام پہونچا دیوین گے بلکہ جس راستہ کو تم جاتے ہو یہہ راہ اچہا نہین ہم براہ راست لے چلین
گے ہمارے ساتہہ چلو براہمن کو اون ٹہگون کے گفتگو پر اطمینان نہوئے اور کہا کہ ہمارا تمہارا کیا ساتہہ تم ہمسے علحدہ چلے جاؤ
اور ہم علحدہ بطور خود جاوین گے ٹہگون نے گفتگو سے لباس سادہتا اور دہرم کے کہڑا اقرار کیا کہ تمہارے ہمارے بیچ مین
سری رام چندر ہین ہم تمہارے ساتہہ کسیطرح کے دغا نہ کرین گے براہمن کو تب بہی اندکے بی اطمینانی رہی لیکن
براہمنے نے سمجہا کہ یہہ لوگ سری رام چندر کو ضامن دیتے ہین اس نام سی سوا ے اور کیا باعث یقین ہوگا براہمن
اپنی استری سی بہت خوش ہوا اور دونو بھگوت نام کا اعتقاد کر کے چلے جب جنگل لق و دق مین پہونچے تو ٹہگون نے
براہمن کو قتل کیا اور مال اسباب لیکر معہ استری کے روانہ ہوئے راہ مین وہ استری بار بار پیچہے پہر کر دیکہتی تہی ٹہگون نے
پوچہا کہ تیرا شوہر مارا گیا اب کسکو دیکہتی ہے استری نی جواب دیا کہ اوس شخص کو دیکہتی ہون کہ جس کو تم نی ضامن دیا تہا
ٹہگ اوسکو نادان جانکر ہنسے اور کہنے لگے کہ اے بی وقوف رام چندر کہان ہے سب کہنے ہی کی بات ہین استری
ممدوحہ ہرگز غیر معتقدہ نہوے اور بدستور انتظار دہنش بان دہارے کے دیکہتے رہے سری رگہنندن سوامی اعتقاد
کامل دیکہہ کر گہوڑے پر سوار یا شنہ کوب تشریف لاے اور جسقدر روی ٹہگ تہی اونکو قتل کر کے براہمن کو زندہ کردیا
اور ایسے اونکے بھگتے اور اعتقاد کے لبی ہوت ہوئی کہ بطور محافظان ہمراہ اونکے تا بخانہ آے پہر انتردہیان ہوگئے
واضح ہو کہ ٹہگون کے ہاتہہ سے جو براہمن کو اول دکہہ ہوا تو یہہ سبب تہا کہ جب ٹہگون نی بھگوت کو ضامن دیا تو براہمن
کو نے اطمینانی رہے تہے اگر باطمینان اعتقاد کامل کر کے ٹہگون کے ساتہہ ہو لیتا تو ہرگز دکہہ نہوتا

کبیر جیو کا نشے مین بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ جنکے بھگتے اور پرتاب اور معجزات مشہور زبان زد **कबीर** کہتا ہے
خلایق ہین جنہون نے بھگوت بھگتی سی خلاف اسور کو ادہرم جانا یعنے جوگ وجگت و دان و برت وغیرہ بلا بھگوت
بھجن اور بہاو کے سب فضول اور ناحق تصور کئے اور فی الحقیقت شاسترون کا بہی مطلب خاص یہہ ہے کہ دیگر سب

سادہن یعنے جوگ جگ تپ دان وغیرہ مثل صفر ہین اور رام نام مثل ہندسے کے اگر رام نام کا ہندسہ موجود ہے
تو وے جوگ جگ وغیرہ صفر رام نام ہندسہ برابر زادہ ہوکر سب دس گنی ہوجاتی ہین اور اگر رام نام ہندسہ نہین تو سب وے
صفر ناحق اور خالے از کار بلکہ بجای ندار دہین اور مطلب اس تحریر سے یہہ ہی کہ جو سادہن ہووہ واسطے حصول بھگتی
اور محبت رام نام اور بھگوت کے ہونہ برائے دیگر مزخرفات دنیاوی وبہشت وغیرہ کی کبیر جیونی ایک ایسا گرنتہہ بنایا کہ جسکو
ہر فریق والا تسلیم کرے اور بلا تعصب واسطے مغفرت ہر یک کے کارآمد ہو بھگوت بھجن بلا تنزلزل کرنی واسطے ایسے
تہے کہ بھجن کے روبرو برن آسرم کی دہرم سب ناچیز تصور کئے اگرچہ کتہا اونکی بکثرت زبان زد ہین لیکن جو کچہہ بموجب
شرح بھگت مال کے دریافت ہوئے وہ لکہی جاتے ہن ابتدا سے قوم وملت کی قواعد وغیرہ کو ترک کرکے
بھگوت بھجن مین مصروف رہتی تہے غیب سے آواز آئے کہ تلک ومالا وغیرہ بھگوت بھکتون کا روپ
دہارن کرو اور رامانند جیو کے چیلہ ہو کبیر جیونی عرض کیا کہ رامانند جیو مسلمانون کے صورت بہی نہین دیکہتے
مجکو چیلا کسطرح کرین گے بھگوت نے اوسکی بہی تدبیر بتلادے یعنے رامانند جیو ہر روز کچہہ رات باقی رہے
واسطے اشنان گنگا جیو کے جایا کرتے تہے اوسوقت کبیر جیو حسب ہدایت بھگوت کی بر سر راہ پڑ رہے
اور جب رامانند جیو آئے تو اونکا چرن کبیر جیو کے اوپر پڑا اور رام نام زبان سے برآمد ہوا کبیر جیونی اوسی رام نام
کو مہامنتر کا اپدیش سمجہا اور تلک مالا وغیرہ دہارن کرکے اوس مہامنتر کا جپ اور بھجن کرنے لگے والدہ کبیر جیو
نی جو دیکہا کہ خلاف ہمارے مذہب کے رام نام کے طرف توجہہ میرے پسر کی ہی تو شور وغل کیا اور سمجہایا کبیر جیونے
کچہہ نہ سنا اور اپنے بھجن سمرن مین بدستور مشغول رہے آخر فریاد اس معاملہ کے رامانند جیو تک پہونچے
یعنے عرضگویان نے عرض کیا کہ کبیر اپنے آپ کو چیلہ جناب کا مشہور کرتا ہے اس خلاف گوئی کے سزا
ہو رامانند جیو نے حکم دیا کہ کبیر کو پکڑ لاو ہم نے کب اوسکو چیلا کیا ہے کبیر جیو حاضر آئے اور رامانند جیو نے پردہ
ڈلواکر حال پوچہا کبیر جیو نے سب حال اوپدیس کا بیان کیا اور یہہ بہی عرض کیا کہ سب شاستروں کا اتفاق اسبات
پر ہے کہ رام نام مہامنتر ہے چنانچہ تنتر شاستر رام استوراج مین لکہا ہے کہ سری رام نام مکتی کی لائق ہے
اور مہامنتر برہمہ سروپ ہے پہر دوسرا قول ہی کہ جو شخص رام رام منتر جپتا ہے اوسکو دنیا کی سب حشمت اور بھگتی
حاصل ہوتی ہے اور شیو جیو نے پاربتی کو رام نام پرمنتر بجائے ہزار نام کے اوپدیش کیا سو سوامی اوس نام کے

Gangotri Gyaan Kosha

کہ جسکا اوپدیش زبان مبارک سی مجکو ہوا اور کونسا منتر ایسا تہا کہ جسکا اوپدیش فرماتی اور جب کہ اوسکا اوپدیش آپکے
زبان سی ہوا تو آپ کی گورو اور میرے چیلہ ہونے مین کیا مقام شک رہا راماننذ جیو نے یہہ اعتقاد کبیر جیو کا رام نام
مین دیکہہ کر پردہ درمیان سے دور کیا اور اپنے چہاتے سے لگایا اوپدیش بہگوت بہجن و سمرن و سادہو سیوا کا
کیا اور رخصت فرمایا کبیر جیو اگرچہ پیشہ پارچہ بافی کرتے تہے لیکن دل ہر وقت رام نام مین رہتا تہا اور پیشہ
کے کام مین اوسیقدر مصروفیت تہی کہ جسقدر مین خرچ روزمرہ کا وفا کر جاوے ایکروز بازار مین واسطی فروخت پارچہ
کے کہڑے تہے کوئی سادہو آیا اور اوسنے سوال کیا کہ برہنہ ہون کبیر جیو نصف پارچہ دینے لگے اوسنے کہا
کہ نصف سے کام نہین چلتا کبیر جیو نے بالکل حوالہ کیا اور بخیال اسکی کہ والدہ و عیال اطفال منتظر ہون گے بلا زر
اونکے پاس خالی ہاتہہ کیا جاؤن گہر نہ گئے پوشیدہ ہو گئے اور متعلقین انتظار دیکہہ کر متردد ہوئے بہگوت نے
جو یہہ اعتقاد کبیر جیو کا دیکہا تو تکلیف اونکی لواحقین کے گوارا نہ کر سکے اور بعد تین روز کے ہر قسم کی جنس بیلون پر لاد کر
بنجارہ کے روپ سے کبیر جیو کے گہر آئے والدہ کبیر جیو نے شور و غل کیا کہ میرا بیٹا کسی سے ایک دانہ بہی نہین
لیتا تو کون ہے جو اسقدر جنس ہمارے گہر ڈالتا ہے لیکن بہگوت نی کچہہ نہ سنا اور سب جنس اونکی گہر
ڈال کر روانہ ہوئے بعد ازان دو چار آدمی واسطے تلاش کبیر جیو کے گئے اور اونکو گہر لائے کبیر جیو نے جو وہ
جنس دیکہی اور حال سنا تو جانا کہ بہگوت نی کرپا کرے ہے خوش ہوئی اور بہگوت بہگتون کو بلا کر وہ سب جنس تقسیم کردی
بعد ازان اپنے پیشہ کا بہی ترک کر دیا کہ مخلل بہجن تہا برہمنان کاشی نے سنا کہ ہزار ہا من جنس سادہان کو اوٹہا دے
اور کسی براہمن کو ایک دانہ بہی نہین دیا فراہم ہو کر کبیر جیو کی گہر آئے اور کہا کہ سن رے جولاہہ تجکو دولت کا از بس غرور
ہو گیا ہے کہ بلا ہمارے اطلاع کے فقیرون کو کہ کم ذات اور شودر تہے جنس تقسیم کر دے تو اس شہر کو چہوڑ کر کہین
اور سکونت اختیار کر کبیر جیو نے فرمایا کہ کسواسطے شہر سے نکل جاؤن کسی کی گہر چوری کرے ہے یا راستہ
لوٹا ہے کہ اوس قصور مین شہر بدر کرتے ہو برہمنان نے جواب دیا کہ تو نے بلا ہمارے جو فقیران کی خدمت
اور عزت کرے یہہ ہے قصور کافی ہے بس خیر اسی مین ہی کہ یا تو ہمارے کچہہ نذر کر یا شہر سے باہر ہو کبیر جیو
نے فرمایا کہ میرے پاس سوائے اس گہر کے اور کچہہ نہین سو تم اس گہر مین بیٹہہ رہو یہہ کہہ کر اور اون نا عاقبت اندیشون کا
سے راستہ چہوڑ کر جنگل مین پوشیدہ ہو گئی بہگوت نی اپنے بہگت کا پرتاب تمام شہر کاشی مین مشہور

CC-O. Gurukul Kangri C

کرنا مناسب جانا اسواسطی کبیر جیو کا روپ بناکر آئے اور سب برہمنان کو نقد و جنس اسقدر تقسیم کیا کہ تمام شہر مین جنس اور نام کبیر جیو کا مشہور ہوگیا اور تمام براہمن ازبس راضی و خوشنود ہوئی بعد ازان بھگوت براہمن کا سروپ دہارن کرکے کبیر جیو کے پاس گئے اور فرمایا کہ تو کسواسطی جنگل مین دن بہرتا ہے کبیر جیو کے گہر کسواسطی نہین جاتا جو کوئی اوسکے دروازہ پر جاتا ہے نقد اور جنس پاتا ہے کبیر جیو اپنی گہر آئے اور حال دیکھکر بھگوت کرپا کے پریم سے خوشنود ہوئے جب ایسے معجزات اور بھگوت کرپا کے شہرت کا نشے جیو مین ہوئی تو لوگون کا ہجوم اونکے پاس ہونے لگا کبیر جیو کو جو بھگوت بھجن مین خلل معلوم ہوا تو واسطی دور کرنے آمدو شد لوگون کے یہہ تدبیر کری کہ طوائف کو ساتھہ لیکر اور ایک ہاتھہ اوسکی گردن مین ڈال کر اور دوسرے ہاتھہ مین شیشہ گنگا جل بجاے شراب کے لیکر مستانہ شہر مین پہرنے لگے بھگوت بھگتون نے جو یہہ حال دیکہا تو کوسنگ سے خائف ہوے اور دلمین کہنے لگے کہ کبیر جیو پرم بہاگوت ہین اونکو لوگون نے لبسب ساتھہ لینے طوائف کی بشبہہ سمجھہ لیا اور گنگا جل کو شیشہ شراب تصور کیا پس دیگر اشخاص کو کوسنگ طوائفان کیونکہ جہنم کو پہونچاوے گا اور یہہ لوگون نے جو حال کبیر جیو کا دیکہا تو خوش ہوکر ہنسے اور قہقہہ کرکے ہجو کبیر جیو کی کرنے لگے اگرچہ اس تدبیر سے مطالب دلی کبیر جیو کا بخوبی حاصل ہوا کہ وہ اژدہام آمد لوگون کا موقوف ہوگیا لیکن عوام و ناواقف گناہ ہجو اور عیب گوئی مین گرفتار ہونے لگے لاچار کبیر جیو نے یہہ تدبیر کے کہ طوائف اور شیشہ اوسطرح لئے ہوئے راج دربار مین پہونچے اور سبہا مین جاکر بیٹھہ گئے راجا اور مصاحبین اوسکے کہ معتقد کبیر جیو کے تہے وہ حالت دیکھکر مطلق ملتفت بہ تواضع و تکریم نہوئی اور بی اعتقاد ہوگئے کبیر جیو نے اوٹھکر تہوڑا گنگا جل زمین پر ڈالا اور رام رام کہکر افسوس کرنے لگے راجا نے پوچہا کہ مہاراج یہہ کیا حرکت اور کیا افسوس ہی کبیر جیو نے جواب دیا کہ اس وقت رسویہ سرے جگناتہہ رامے جیو کا آگ مین جلنے لگا تہا مین نے یہہ پانی ڈالکر آگ کو سرد کیا ہے اور رسویہ کو بچایا ہے راجا کو تعجب ہوا اور قاصد بہیجکر جو جگناتہہ پورے سے خبر منگائے تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت بروقت اوتارنے دیگ بھگوت پرشاد کے کبیر جیو نے آگ بوجہاکر رسویہ کو نکالا راجا کو کمال ندامت اپنی حماقت پر ہوئے کہ بسبب حال ظاہری کے تعظیم ایسے پرم بہاگوت کے نکرے اور فکر معاف کرانے تقصیرات مین ہوا آخر گلے مین کوہاڑے ڈالے اور سر پر لکڑیون کا بہار رکہکر پا برہنہ معہ استری کے کبیر جیو کی خدمت مین آیا اور بکمال عجز و الحاح سی قدمون مین پڑا

Gangotri Gyaan Kosha

کبیر جیو کو اوسکے حال پر رحم آیا اور عفو تقصیرات کرکے بہگوت بہگتی کا اوپدیش کیا اوس زمانہ مین سکندر لودی بادشاہ
تہا اوسکا دیرہ کانشی جیو مین پہنچا مسلمانان اور برہمنان نامعتقدان نے والدہ کبیر جیو کو ہمراہ لیکر استغاثہ کرایا کہ کبیر نے
تمام شہر مین لوگون کو ایسا گمراہ کردیا ہے کہ جو کوئی اوسکے گفت گو پر عمل کرتا ہے نہ ہندو رہتا ہے نہ مسلمان
بادشاہ نے کبیر جیو کو طلب کیا اور جب حاضر آئے تو حاضرین نی واسطی آداب سلطانی اور مجرا کے ہدایت کے
کبیر جیو نی فرمایا کہ مجکو نہ سلام کرتا ہے اور نہ بادشاہ سی کچھہ کام ہے ایک رام نام کو جانتا ہون کہ وہ ہے
میرا بادشاہ ہی اور وہ ہے میری جان کا ادہار بادشاہ سنکر پر غضب ہوا اور پا بزنجیر کرکے دریا مین ڈال دیا مگر جو
پہلے ہے زنجیر آوا گون سنسار کے کاٹ چکے تہی دریا سے کنارہ پر آگئی اور زنجیر دریا مین ڈوب گئے
غیر معتقدان کور باطن نے وقوع اس معجزہ کا سحر تصور کیا اور لکڑے جلاکر آگ مین ڈال دیا بہگونکرپا سے وہ آگ ہزار
چندن سے زیادہ سرد ہو گئے اور کبیر جیو ایسے اوسمین سے نکلے کہ پہلے بہی ایسا خوبصورت جسم نہ تہا جب
ان سب تدبیرات سے کچھہ نہو سکا تب ایک مست ہاتہی چہوڑا اور وہ بہی نزدیک نہ آسکا بالک کبیر جیو اوسکو شیر
نظر آتی تہی اسواسطی بہاگ گیا بادشاہ نی جو یہہ پرتاپ بہگتی کبیر جیو کا دیکہا تو قدمون مین گرا اور عرض کیا کہ
خادم اور غلام قدوم مبارک کا ہون عفو تقصیرات کا کرو تا کہ غضب سے مامون رہون زر زمین وغیرہ
جو کچھہ مطلوب ہو ارشاد ہووے کہ پیش کش کرون اور ایسے عنایات حال نحیف پر مبذول فرماؤ کہ سعادت اندوز
دنیا و آخرت کا ہون کبیر جیو نے فرمایا کہ ہمکو سوائے رام نام کے اور کسیسے کچھہ کام نہین زمین و زر وغیرہ سب
ہیچکارہ ہین یہہ کہکر اپنے گہر آئے اور سب ہر بہگتون کو آنند مین مگن کیا برہمنان شہر نے جو یہہ حال دیکہا تو حجل
ہو کر دسالے تدبیرات تکلیف وہی کبیر جیو کے ہوئے اور یہہ شعبدہ برپا کیا کہ چند اشخاص کو سادہو روپ بناکر
جابجا سادہان اور ہر بہگتان کے پاس بہیجدیا اور جانب کبیر جیو سے کہلا بہیجا کہ فلان تاریخ اوتاہ و بہنڈارہ ہے
تشریف لاوین چنانچہ سب سادہو جوق جوق بروز معہود آئے اور کبیر جیو بدریافت اصل حال کے بی سامانی
و نادانی سے اپنے آپ کو متحمل سیوا اور خدمت کا نہ جانکر پوشیدہ ہو گئے بہگوت کو ینہ اپنے بہگت
کے گوارا نہ ہوئے اور خود بصورت کبیر جیو کے تشریف لائے اس دہوم دہام سے اور خوبصورتی سے
انصرام اوس بہنڈارہ کا کیا کہ اور کسی سی کب ممکن ہے یعنے اول تو بر وقت تشریف آورے ہر جماعت

CC-O. Gurukul Kangri

وگروہ کی استقبال و ڈنڈوت پرنام وغیرہ کے رسمیات ادا کی پہر ہر ایک کو مکان معقول واسطی قیام کی دیا بعد ازان خدمت
پاشوے اور غسل وغیرہ ہر یک سادہو کے بجالائے پہر حسب دلخواہ ہر یک کو سامان خوردنی وغیرہ پہونچایا جب
ان سب امور ضروریہ سے فراغت ہوئے تو ہر یک گروہ کی ساتہہ ست سنگ و بہگوت چرچا مین مصروف ہوئی اور چند روز
تک یہہ حال رہا بعد ازان سادہو روپ بناکر کبیر جیو کے پاس گئے اور سب حال اس بہنڈارہ کا بیان کیا کبیر جیو اپنے گہر
گئے اور بہگوت کبیر کی پریم سے تن مین لپٹا اے ایک اپسرا اندر لوک کی واسطی امتحان بہگتے کبیر جیو کی خوبصورت
اور موہنی روپ بناکر آئے اور اپنے نازو ادا وغیرہ سب کچہہ کر گذرے لیکن کبیر جیو کی دل مین بہگوت روپ لبا ہوا تہا تو کچہہ
گنجایش دخل بازے اوس عورت کی نہ ہو سکی یعنے کبیر جیو نے مطلق خیال بہی اوس اپسرا کی طرف نہ کیا نادم اور
لاچار ہو کر چلے گئے بہگوت نی جو یہہ حال استقلال اور بہگتے کبیر جیو کا دیکہا تو خوش ہوئے اور چتربہج روپ سے
ظاہر ہو کر درشن دئی اور ہاتہہ مبارک اونکے سر پر رکہہ کر فرمایا کہ معہ جسم پرم دہام کو چلو کبیر جیو روپ مادہر سے
بہگوت کا کہ جسکا جوگی جن بہی تصور مین نہین پاتی دیکہہ کر پریم آنند مین مگن ہوگئے اور سب طرح اپنے آپ کو کرتارتہہ
جان کر واسطی جانے پرم دہام کے تیار ہوئے لیکن واسطی ظاہر کرنے پرتاپ بہگوت بہگتی کے ایک چرتر عجیب کیا
मघ یعنے کا نشئے کے پار مگہہ دیس ہے اور اوس دیس مین جو کوئی مرتا ہے اوسکو گدہے کے دیہہ ملتی ہے سو کبیر جیو
بروقت جانی پرم دہام کی اوسی دیس مین یعنی گنگا پار گئے اور وہان جاکر معہ جسم پرم دہام کو روانہ ہوئے مطلب
اس چرتر سے یہہ ہے کہ جو اشخاص صرف معتقد کرم شاستر کی ہین جسم خر مگہہ دیس کے مرنے سے اونکو ملتا ہے
اور جن کو کہ بہگوت بہگتے نصیب ہے اونکو ہر یک دیس اور ہر جگہہ مثل ہزار ہا کاشی کے ہے بلکہ بہگتی کو یہہ درجہ
ہے کہ مگہہ دیس مین مرکر بہگوت بہگت معہ جسم پرم دہام کو جاتا ہے بعد ازان مسلمانان نی چاہا کہ نعش کبیر جیو کو دفن
کرین گے کہ وہ مسلمان تہی اور ہنودان نے کہا کہ کبیر جیو سادہو تہی ہم اونکے نعش کو جلاوین گے اس پر تکرار
ہوا آخر چادر اوٹہاکر جو دیکہا تو بجای نعش کے خوشبودار پہول ملے اور سب کو بہگوت بہگتی کا اعتقاد ہوا
کہتا ہے پد्य वा اس دنیا مین بہگوت کا رام نام مہامنتر و دولت اور سیوا اور پوجا اور جپ اور تپ اور جوگ
اور گیان و بیراگ کا سار اور بہگوت روپ ہے نام سے سوای اور کوئی دوسرا انہین نام سی ہی دوستی اور نام
ہی محبت اور نام سی ہی رشتہ اور نام سی ہی اعتقاد چاہئے کہ یہہ ہے بہگتے ہے اور یہہ ہی گیان نام ہی نام ہی نام ہی ہے خلاصہ ۱۲

نام خود رگھنندن سوآمین بڈا ہے اپنی اس نام کی ہمن کہہ سکتے کہ ہنوان جیو سے برملا زبان مبارک سے فرمایا ہے او مصنف
بہگت مال لکہتا ہے کہ میرے اعتقاد مین نام رگھنندن سوآمین کا خود سوآمین ممدوح سے بڈا ہے کہ سب شاستر بہات
پر متفق ہین سو فی الحقیقت اگرچہ پرتاب اور مہارام نام کے کتہا بالمیک و اجامیل و تلسی داس و نامدیو و ہنومان و پرہلاد و بہبہکر
وغیرہ سے ظاہر ہے لیکن پدم نابہہ جیو کا حال سنئیے کہ اونکو کبیر جیو اپنے گورو کے کرپا سے رام نام کا بہجونے
امتحان ہوا کہ انسے جیو مین ایک ساہوکار کو مرض جزام تہا کہ اوسکے شدت سے کرم جسم مین پڑ گئے تہے گنگا جیو
مین ڈوبنی کو چلا اتفاقیہ پدم نابہہ جیو بہی وہان آ گئے اور اوسکا حال دیکہہ کر رحم آیا فرمایا کہ تین دفعہ رام نام لیکر گنگا اشنان
کر کہ اچہا ہو جاوے گا اوسنے موافق اجازت کی تین دفعہ رام نام لیکر غوطہ لگایا کہ پہلے سے نہی اچہا ہو گیا
پدم نابہہ جیو نی اوسکو بہگوت بہگتے کا اوپدیش کر کے رخصت کیا اور یہہ حال کبیر جیو اپنے گورو کو سنایا کبیر جیو نی غصہ
ہو کر فرمایا کہ تم کو ابتک رام نام کے مہما معلوم نہین ہوئے کہ ایک مرض قلیل دور کرنی کو تین دفعہ رام نام کہلایا رام نام
وہ مہا منتر ہے کہ اگر اوسکے ایک دفعہ ہی آواز کان مین پڑ جاوے تو کروڑون جنم کے مہا پاتک دور ہو جاتے ہین ایک
جزامی کا جزام دور ہو جانا تو کیا حقیقت ہی پدم نابہہ جیو یہہ مہما سنکر زیادہ تر معتقد ہوئے اور دن رات بہجن اور سمرن
اوس نام مبارک مین رہنے لگے *

نشٹہا پانزدہم در تعریف و مہا گیان و بیان کتہا بارہ بہگت او پاشکان این نشٹہا

سری رگھنندن سوآمین کے چرن کملون کے دہیان مین ریہا اور سنت کمار او تار کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت ہین او تار موصوف
بہگوت نی برہمہ پوترے مینج ہارن کیا او ربرہمہ گیان نے جگت مین اِسے اوتار سے رواج پایا بید سُرتی و سب
سمرتے و پوران اسبات پر متفق ہین کہ بلا گیان کے مکتے نہین پس بید انت سانکہہ پاتانجل میمانسا ترک
یعنی شٹنگ شاستروں نی کہ شارح احکام بید ہین و نیز بید کا انگ کہلاتے ہین اور جہان تک جو کوئی طریق رستگاری
یعنی مذہب و ملت کا کسی کی خیال مین گذرے اور جسقدر صفحہ ہستے پر موجود ہین اون سب کا اُصول کسی نہ کسی ایک شاستر
مین موجود پاتا ہے اور ممکن نہین کہ کسی مذہب و طریق کا اُصول بیرون از ہر شش شاستر ہای ممدوحہ ہووے واسطے
تنقیح اوس گیان کے بیروے و کوشش کرے تو سب نے گیان کو مقدم تر جانا لیکن چونکہ ہر ایک شاستر اپنے طور پر قاعدہ

سکتے کا بیان کرتا ہے اسواسطے بظاہر صورت اوس گیان کی چہہ طور پر معلوم ہونے لگے یعنے اچارج وموجد ہریک
شاستر نی اصول وطریق کی موافق شرح گیان لفظ کے لکہے اور خلاصہ ولب لباب اپنے ساشتر کا گیان کو
بیان کیا اسواسطی شرح گیان لفظ مندرجہ ہر ششش ساستر ممدوحہ کی بادی النظر مین باہم گرمختلف سی معلوم ہوتے
ہی لیکن اخیر وانجام ہریک کا جو بغور دیکہا جاوے تو واحد نکل آتا ہی اگر ہریک شاستر کی موافقت ومطابقت سے
اند کی مطلب اور حال گیان لفظ مذکور کا لکہا جاوی تاہم طوالت کثیر ہو جاوے اور ظاہر کچہہ نتیجہ ہی حاصل نہین ہوتا اسواسطے
دلایل وتقاریر مندرجہ ہر ششش ساشتر سی درگذر کر کی جو اصل مطلب مراد باتفاق بید واکثر شاسترون کی ہے وہ لکہتا ہون
واضح ہو کہ الیشر ماتما جیو کا سروپ جتہار تہہ جان کر اور ایشر کی وحدانیت پر دل کو مستقل کر کے اوسیکو دیکہنا اور
جاننا یہہ گیان کا سروپ ہے یعنی الیشر واحد ولاشریک اون جملہ صفات سی کہ جسقدر بید وساشترون نی مثل ست چت
सच्चिदानन्द
آنند راس وگہن بودہ واچت وانت ونت ونربکار وبیاپک اور انبا سے وغیرہ بیان کی ہین موصوف اور سب
अच्युत घनबोध
صفات سی علحدہ وجدا ہے بہکت جن اوسکی اوپاسنا پانچ سروپ سی کرتی ہین اول परम پرم یعنی سری بشن نارائن
بیکنٹہہ نواسی کا اوس روپ وسامان وسماج سی کہ جو بید اور شاسترون نی بہگوت دہیان کی بیان مین لکہا ہے
تصور آرادہن کرنا لیکن واضح رہے کہ جو سری رگہنندن یا سری کرشن سوآمین کی اوپاشک ہین وہ سری رگہنندن
سوآمین کو پرم واجو دہیا نواسی اور سری کرشن سوآمین گولوک نواسی کو پرم یعنے پرماتما مانتے ہین مطلب یہہ کہ جو جسم
کسی سروپ یعنی رام خواہ کرشن خواہ بشن خواہ نرسنگہہ وغیرہ کا اوپاسک ہے وہ اپنے اشٹ کو پرم مانتا ہے
معلوم رہے کہ یہہ وہ سگن سروپ بہگوت کا ہے کہ جسکو شیو وبرہما وغیرہ سب جوگی جن طرح طرح کی سمادہ
لگا کر تصور کرتے ہین اور گنہ کو نہین پہونچتے بید اور سب ساستر وپوران وسمرتے وغیرہ مین ہزار ہا تدبیرات دہرم وکرم
وگیان وبیراگ وغیرہ کی لکہے ہین واسطے حصول اسی سروپ کے ہین اسی سروپ کی حاصل ہونی سی مکت ونشچل و
کرتارتہہ وکرت کرتہہ کہلاتا ہے دویم بیوہ व्यूह سروپ اس سنسار کو پیدا کر کے پالن کرتا ہے اور پہر
ناس کر دیتا ہے یعنے باسدیو سنکرکہن پردمن انرودہ سیوم विभूती بہوتی یعنے اوتار سو واسطی دور کرنے
مुख्य
ادہرم اور مستقل کرنے بید مرجاد اور رچہیا کرنے اپنی بہکتون کی ہوتا ہے اور دو قسم کا ہی ایک مکہہ
اوتار رام کرشن وغیرہ ہین کہ جنکا جسم مایا کا رچا ہوا نہین بلکہ مایا دہیش یعنی مایا کا مالک ہے اور پانچ اوپ نشدید کے

मायाधीश

Gangotri Gyaan Kosha

اونکی اوپاسنا مین گوپال تاپنی ورام تاپنی وغیرہ نازل ہین لیکن واضح ہو کہ یہہ اعتقاد سری سنہرڈالون کا تحریر ہوا
اور جو لوگ رام کرشن نرسنگہہ باون وغیرہ کے اوپاسک ہین وے اپنی اشٹ کو اوتارے مانتے ہین اور بشن و دیگر
اوتارون کو اوتار دوسرا गौण گون اوتار اوسکے دو تفصیل ہین ایک تو واسطے رفع اگیان سنساری لوگون کے شُدہ
کرنے اونکی اور رواج دینے دہرمون کے ہوتا ہے مثل بیاس و پل و پرتہہ وغیرہ و نیز بعض گہیشر دوم پرسرام
و شیو و گنیش وغیرہ اور واضح رہے کہ کچہہ شرح او تارون کے لشٹہا دویم مین حاشیہ پر لکہے گئے چہارم
अन्तरयामी انترجامی اوسکے دو قسم ہین ایک غیر مجسم یعنی گیان انند الکہہ ابناسی نرہیہ نرنجن نرگن سرجہہ سرب بیاپک
ہے جسطرح کنجد اور لکڑے کے ہر یک جسم و عضو مین تیل و آتش موجود ہین لیکن نظر نہین آتے اسیطرح وہ سب جگہہ
موجود اور بیاپک ہے اور جسکے ستا و پرناسی مایا بی شمار برہانڈون کو رچتی ہے دویم مجسم یعنی سگن مورتے
सगुणमूर्ति
سنکہہ چکر دہارے مایا سے علحدہ باسدیو سروپ ہے اور یہہ ہے بہگوت بگرہ سنکرکہن وغیرہ بیوہ سروپ
کے ساتہہ کہ جسکا ذکر دوسرے سروپ مین ہوا شمار ہوتا ہے یعنی باسدیو سنکرکہن پردمن انرودہ پنجم
अर्चावतार ارچا سروپ ہے کہ جسکا ذکر لشٹہا ششم یعنے پرتما وارچا مین مفصل لکہا گیا بہگوت سروپ کا
بیان ہو چکا مایا کا سروپ یہہ ہے کہ جڑ یعنے غیر حس ہے بالذات کچہہ کسی طرح کی طاقت نہین رکہتے بہگوت
जड़
کے پریرنا سے سب کام کرتے ہے بعض کا یہہ قول ہے کہ وہ مایا اناد سے سانت ہی یعنی یہہ معلوم نہین ہو سکتا
अनादिसान्त
کب سے ہے اور کب پیدا ہوئے بلکہ قدیم ہے لیکن انت اوسکا ہو جاتا ہے جب حسب قواعد بید و شاستر
آخر ۱۲
واسطے رہائے کے تدبیر کی جاتی ہے تو وہ مایا دور ہو جاتی ہے اور بعض یہہ کہتی ہین کہ مایا انت ہے اور ہمیشہ
رہی گے کہ بہگوت کے قدرت کاملہ ہے دور ہونا اوسکا غیر ممکن ہے لیکن جب حسب قواعد بید یہہ جیو بہگوت
آرادہن کرتا ہے تو بہگوت کی کرپا سے وہ مایا اس شخص پر مثل دیگر اشخاص کے اپنا زور اور طاقت نہین کر سکتے
اسباب مین مطلب اصلی دونو کا واحد ہے صرف گفتگو کا فرق ہی وہ مایا دو قسم کے ہے ایک بدیا विद्या کہ جس سے بی شمار برہانڈ
اور برہانڈون کی مالک پیدا ہوتی ہین دویم ابدیا کہ جسکی سلسلہ مین یہہ جیو پہسا ہوا ہی جیو کا سروپ کہ جسکو آتما بھی کہتی ہین
کچہہ نام لشٹہا کی اخیر مین مندرج ہوا یعنی بہگوت انس سے ظاہر ہوا انت نرنکار پرکاش وان گیان انند سروپ ہمیشہ زمانہ
موجود ہی الامثل بہگوت کی انت نہین بہگوت شیشی ہے اور جیو آتما شیش ہے واضح ہو کہ شرح لفظ شیش

सर्व व्यापक
H. Hari Dass So...
Nabha (P...
CC-O. Gurukul Kangri C...

اور شے کی مفصل سیوا اشتہا مین مندرج ہوگی سو جیو پانچ قسم کے ہین اول نت ہین کہ اونکا جنم مثل دیگر اشخاص کے
विदेह
دنیا مین نہین ہوا مثل سوک سین گرو وغیرہ دوم مکت ہین کہ بھگوت آرادہن اور گیان کے ذریعہ سی مکت ہوئی سوم کیول
ہین کہ قریب مکت ہونی کے اپنی جہد و کوشش سے پہونچ گئی یعنی جیون مکت چہارم موکھیچھ मुमुक्षु کہ جو خواستگار مکت ہین
اونکی دو قسم ہین اول وہ کہ جنہون نی بقاعدہ نودہا بھگتی کی بھگوت چرنون مین دل لگایا ہی دویم سرناگت کہ بھگتی وغیرہ سی کچھہ تعلق
نہین سب طرح سی صرف بھگوت چرنون کے پناہ لے ہے اور اپنی آپ کو مطلق بے اختیار جملہ امور مین سمجھہ کر سب توجہ
بہار اپنا بھگوت پر ڈال دیا ہے اونکی دو قسم ہین یکی इष्ट دریت کہ جو خواہش कामना کینکرج یعنی سیوا و خدمت گذاری
و بھجن وغیرہ بھگوت کے رکھتے ہین دویم आरत آرت جو بھگوت کی کینکرج یعنے خدمت گذاری و سیوا بھجن مین مصروف
ہین پنجم بندھ बद्ध ہین کہ لذائذ دنیاوی مین محو و مشغول رہکر ہمیشہ آواگون کے پھانسی مین پہسی رہتے ہین اور یہہ حال
رہیگا اگرچہ بعض ہر پنج اقسام مصرحہ بالا کے تین قسم بیان کرتے ہین اول مکت یعنے جو چھوٹ گئے دویم سادیک یعنے جو کچھہ
विमुक्त
کہ جو واسطی رہائی کے تدبیر کرتے ہین سیوم بشئ یعنے ہوس لذائذ دنیا لیکن جو غور کے جاتے ہے تو مطلب
विशिष्ट
دونون کا واحد ہے جیو کا بیان ہو چکا اس گیان کے تنقیح اور شرح مین بعض کا یہہ قول ہے کہ ابدجان یعنے سروپ
الیشر و مایا جیو کے جب الیشر اور جیو کو واحد سمجھہ کر بطاقت ابہیاس و بیراگ کے توجہ دل مستقل ہوئے اور حرف دوئے
صفحہ دل سی محکوک ہوا اوسکا نام گیان ہے اور اوسیکو بگیان کہتی ہین مطلب اونکا یہہ ہے کہ جہان تک ظاہر و باطن
و قیاس کے نظر پہونچے وہ سب بھگوت نربکار گیانانند سروپ ہے سوای بھگوت کی نہ کبھی کچھہ ہوا نہ ہے نہو گا اور یہہ جو
سنسار نظر آتا ہے مثل خواب کے ہے حقیقت مین سب الیشر ہی اور بعض کا یہہ قول ہی کہ فی الحقیقت جہان تک وہم و قیاس
کو دخل ہے وہ سب بھگوت روپ ہے اور یہہ جیو غلام اور بندہ اوس بھگوت کا ہے اور بعض ایسے ہین کہ اونکو نہ اول گفتگو سے
کچھہ مطلب ہے نہ ثانی سی یہہ کہتے ہین کہ اپنے محبوب مطلوب صادق کے تصور مین دل ایسا محو مستغرق ہو جای کہ سوای اوس
روپ انوپ کے اور کچھہ مطلق چشم ظاہر و باطن مین باقی نہ رہے وہ ہے گیان ہے اور وہ ہے براگ اور وہ ہے بھگتی اور وہ ہے
سرناگتی واضح ہو کہ اسی قسم کے تشریحات اندک اندک فرق سے کہ بغور و تامل تجاوز با ہمدگر اونکی محسوس
ہووے کثیر ہین لیکن انجام ہر یک کے اعتقاد اور شرح کا ایک ہو جاتا ہے کیا معنے کہ جس شخص نے جیو الیشر کو واحد تصور کیا
تو اوسکی نظر مین سوای ایک الیشر کی دوسرا نہ رہا اور جس شخص نے اپنی آپ کو اور بھگوت کو مالک تصور کیا تو وہ ہی بروقت

محو مستغرق ہونیکی بہگوت روپ مین خود ہی کو بہول جائیگا اور سوای اوس روپ کے اور کچہہ نظر نہ آویگا چنانچہ ایک شخص کو
تجربہ ہوا ہوگا کہ بعض وقت کسی کام مین ایسی بیساختہ طبیعت لگ جاتی ہی کہ مطلق خیال خویش و بیگانہ اور تن بدن کا نہین
رہتا پس جب کہ بہگوت کے تصور و روپ کا لطف اور مزہ حاصل ہوگا تو کب ممکن ہی کہ کوئی دوسرا اور ہی سوای اوس
روپ کے باقی رہی اب خلاصہ اور اصل مطلب سب شاستروں کا لکہتا ہوں کہ جسطرح ممکن ہو یہہ جیو بہگوت چرنون مین لگی سب
مقاصد ہر دو جہان کی اور سب گیان و بیراگ وغیرہ خود بخود حاصل ہو جاوینگی چنانچہ بہگوت نی گیتا جیو مین وعدہ کیا ہے
کہ مجکو ایک جان کر خواہ علیحدہ علیحدہ جان کر خواہ بہت طرح کا جان کر جو بہجن سیون کرتی ہین اونکو بالضرور حاصل ہوتا ہون
کسواسطی کہ سب طرف موجود ہون واضح ہو کہ جب تک بہگوت چرنون مین دل نہین لگتا تب تک سب دانائی نادانی ہین بلکہ جہل
دانستگی پر خاک کیا خوب ہو کہ میرا دل بہی سب خیالات کو چہوڑکر سری گہنندن سوآمین کی چرن کملون مین مگن ہو جاوی اور کیا
اچہی قسمت کہلی کہ جو اوس سماج مندرجہ اخیر دیباچہ کو دن رات تصور کرتا ہے تاکہ سب میری نادانی کروڑون دانائی اور گیان سے
فوق کیجاوین اور سنسار سمدر گو پد جل سی بہی کمتر ہو جائی   دہور کپول لون پور رہی اور دور تی دیکہی دامن کہن کنج کول اہا
اوپار ہین کہلت کہیل کی بیچ دئی من   چال چیون وہی کب رام بی کالہ ہون تی کچہہ اور رہیو تن   سیئی سمی جہلکی ام جو بن بہال میں
جبین نیال دہرو دین   بشسٹ جیو منجملہ وہ پسر برہما جیو کی بہگوت بہگت اور آچارج سب علمون کی ہوئی اگرچہ علم نجوم و
طب و موسیقی وغیرہ مین سنگتا مصنفہ اونکی مشہور اور معروف ہین اور متاخرین نی اونکو سند پکڑکر قواعد جدید اختراع کئی لیکن خصوصیت
اونکی دہرم شاستر اور بہگتی و گیان شاستر مین زیادہ تر ہی جنہون نی مابین زمین و آسمان کی مدت تک معلق قیام کرکی بہگوت بہجن و
دہیان کیا اور پہر دوسری برہمانڈ مین جاکر واسطی سہاد ہان کی برہمانی کی برہما سی سفارش کی واسطی سہای اور رواج دہرم
کی اتنک یہہ خیال ہی کہ اپنی تین سروپ دہارن کرکے تین جگہہ ایک برہمہ لوگ دویم دہرم راج سبہا سیوم سپت رکہیشر دون مین
رہتی ہین جنکی پرتاب کو دیکہہ کر راجہ بسوامتر نی اپنا راج چہوڑ دیا اور بہگوت بہگتی اختیار کی تپ یعنی برداشت گرم و سرد
زمانہ کی اسقدر تہی کہ بسوامتر موصوف نی سو پسر اونکی بسبب عداوت نہ دینی نندنی گاو اور نہ کہنی برہمہ رکہی کی ایک ایک کرکے
قتل کرادئی لیکن اوسکا عوض باوجودیکہ سب کچہہ طاقت رکہتی تہی کچہہ نکیا اونکا قول برہما بشن شیو اور تمام زمانہ کو اسقدر
مقبول تہا کہ جب بسوامتر جیو نی براہمن ہونی کے واسطی مدت تک تپ کیا تو حصر اونکے براہمن ہونی کا اوپر زبان
بشسٹ جیو کی رہا اور کسے نے براہمن نہ کہا جب بشسٹ جیو نی اپنی زبان سے براہمن کہا تب سب کے نزدیک اونکے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

شمار براہمنون ہین ہوے بھگوت کی چرنون مین اسقدر محبت تہی کہ برمہا جیو سی یہہ بات سنی کہ پورن برمہہ سچدانند
گھن کا سورج بنس مین رام اوتار ہوگا کمال خوشی اور آنند سی پروہتا ئے سورج بنس کے قبول کرلے اور یہ امید بھگوت
درشن کے کچھہ خیال اوپر ناقصے کرم پروہتائے کی نہ کیا جب بھگوت اوتار ہوا تو کبھی بالتسل بہاوسی بھگوت کے روپ انوپ کو
دیکھکر پرانند مین مگن ہوتی تہی اور کبھی بھگوت کو چراچر مین ہیاپک تصور کرکے پریم کے رنگ مین نگین ہوجاتے تھے
کتھا [illegible] بسوامتر جیو اول چھتری بسر راجہ گادہ تہے جب نندنے ماد کا دلبشت جیو کے سبب
معہ لشکر جرار شکست پائے اور راج سی براہمنون کا پرتاب اور درجہ بسبب بھگوت بہگتے کے زیادہ معلوم ہوا تو راج کو
چہوڑکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور کئی لاکہہ برس تک ایسی عبادت شاقہ کرے کہ چھتری سے
براہمن ہوگئے بسبب بھگوت بہگتے اور تپ کی اسقدر طاقت اور پرتک رکھتے تہے کہ دوسرا برہمانڈ بزور اپنے
عبادت کے پیدا کرویوین چنانچہ ایک دفعہ برمہا سی ناراض ہوکر برہمانڈ جدید پیدا کرنا تجویز کیا اور بہت مخلوقات
چند قسم کے پیدا کرے کہ برمہا اور دیگر دیوتاون نے آکروہ ناراضی اونکی رفع کے اور اوس ارادہ سی باز رہے
چنانچہ جو چیز پیدا کرے تہے اب تک قایم ہین ترشنکو راجہ اجودہیا کو معہ جسم بہشت مین بہجدیا اور جب اندر نے اوسکو
زمین پر گرادیا تو اوسنے آسمان سی فریاد کی بسوامتر جیو نی بزور اپنی عبادت کے زمین پر گرنے نہ دیا کہ تاحال معلق ہے اور اندر
کو سُرگ سی نکالنی کا ارادہ کیا کہ پہر منت سماجت دیوتاون سے رحم کیا اس قسم کے چرتر بسوامتر جیو کی کثیر ہین بھگوت کے
نسکام بہگت اور کرم شاستر کی عامل ایسی تہی کہ ایک دفعہ مدت تک اکال یعنی قحط ہوا اور کچھہ کہانے کو نہ ملا بعد مدت
ایک جانڈال سی کچھہ چیز ناخوردنی ہاتہہ آے اور بحالت آپت یعنی آفت اوسکو جایز تصور کرکے لائے اشنان
आपत
سندہیا وغیرہ کرکے چاہا تہا کہ بھگوت ارپن وبتر کرم کرکے بھوجن کرین لیکن بھگوت کو منظور نہوا کہ اپنی بہگتون کو
ایسا دُشت بہوجن کہانے دیوین اسواسطی جب بسوامتر جیو نے واسطی بھگوت ارپن کے دہیان کیا تو سمادہی
لگ گئے اور اسقدر بارش ہوئی کہ تمام جنگل اور کہیت طرح طرح کی میوہ جات اور زراعت وغیرہ سی سرسبز ہوگئے اور
اوس گوشت کا بہی درخت کٹہل بڈہل پیدا ہوا آیا بسوامتر جیو کے جو سمادہی کہلی تو سجدہ شکر بجا لائے اور ثمر
وغیرہ سے رفع اپنی گرسنگے کا کیا سری رگہنندن سُوآمین کی چرن کملون مین جو پریت اور محبت تہی اوسکا بیان تو کب
ہوسکتا ہی کہ بھگوت اونکی بہا واور بہگتی کی بسی بہوت ہوکر اونکے ساتہہ گئی اور خود اونکے جگت کی محافظت کرکے

...tri Gyaan Kosha

اسپنے روپ انوپ امرت سی ترپت اور کرتارتہہ فرمایا کہتا ۳ राजा भरत راجہ بہرت معروف
جڈبہرت کی کتہا اسقدر مشہور و معروف ہی کہ کسی سی پوشیدہ نہین اسیواسطی بہت مختصر لکہتا ہون رکہی من کے
راجا تہے ناپایدار سمجہ کر چہوڑ دیا اور بن مین جاکر بکنارہ ندے گنڈکا بہگوت آرادہن کرنے لگے اتفاقاً ایک ہرن
गंडकी
کے پرورش کے حب وہ بہاگ گیا تو بہرت جیو نے اوسکے ہجرت سی پران تیاگ کئی اور ہرن کا جسم پایا
پہر وہ جسم چہوڑ کر براہمن دیہہ پائے اور پہلے جنمون کا حال یاد رہا چونکہ ہرنکے محبت سے دو دفعہ جسم دہارن کرنا
پڑا اسواسطی بالکل تارک ہر یک امور دنیا کی ہو کر کسیطرف متوجہ نہ ہوئے اور ہمیشہ بہگوت بہجن مین مصروف رہے
اور سبب کسیسی کرنی گفتگو اور نہ دینی جواب سوال کی جڈبہرت مشہور ہوئے ایک دفعہ کہیت پر کہ اونکی برادران نی واسطے
محافظت کی بٹہلادیا تہا راجہ بہیلان و اسطی بلدان کالی کے پکڑ کرلے گیا اور جب ارادہ تلوار مارنی کا کیا تو درگا نے وہ
बलीदान
تلوار لیکر اون دشٹونکو قتل کردیا اور عذرات اپنی تقصیر کے کئے ایک دفعہ راجا رہوگن نے بجاے ایک کہار کے
रहूगण
اپنے پالکی مین لگا لیا چونکہ بہرت جیو جانوران کے حفاظت کرتی ہوئے قدم رکہتے تہے اسواسطی رفتار اونکی ساتہہ
کہارون کے موافق نہ ہوے راجا ندکورنے پر غضب ہو کر کہا کہ باوجود فربہی اچہی طرح کسواسطی نہین چلتا کیا قتل ہوا
چاہتا ہے بہرت جیو نی ایسے جوابات معقول دئے کہ راجا کو کچہہ گیان پیدا ہو گیا اور قدمون مین ڈنڈوت کرکے
عذر اپنی تقصیرات کا چاہا بہرت جیو کو اوسپر رحم آیا اور بہگوت کا گیان اوپدیش کیا راجا اوسی اوپدیش سے گیانوان
اور کرتارتہہ ہو گیا اور رخصت ہو کر بہگوت بہجن سمرن مین مشغول ہوا جسوقت بہرت جیو پرم دہام کو جانی لگی تو جوگ
ابہیاس سے دیہہ کا پرتیاگ کیا اور اوس پرم پد کو پہونچے کہ جہان سی پہر نہین پہرتی غور کرنا چاہئے کہ تہوڑی سے
ہی محبت کسی چیز کے کسقدر خراب کرتی ہی کہتا ۴ अलर्क मदालसा सम्वाद الرک پہ راجہ
رت ودیج انن بہگت گیانے ہوئے حال یہہ ہی کہ مندالسا والدہ الرک موصوف کے ازبس گیانی اور بیراگوان
تہے اوسنے اپنے دلمین عہد کیا تہا کہ جو میرے بطن سے پیدا ہووے پہر اوسکو جنم مرن کا دکہہ نہ ہو سو جب الرک جیو پیدا
ہوئے اونکو ہدایت و اوپدیش بہاگوت دہرم کا ایسا کیا کہ گہر بار کو چہوڑ کر بن کو چلے گئے اور بہگوت بہجن مین مصروف
ہوئے بعدش جو اور چند پسر ہوسے تو اونکا حال بہی شل حال الرک جیو کے ہوا اخیر مین جو پسر خورد یعنی سوبا ہو پیدا
ہوا تو راجا نے واسطے راج کے مندالسا سے درخواست اس پسر کی کری مندالسا نے قبول کیا لیکن اپنے عہد کا

CC-O. Gurukul Kangri Coll...

فکر اور خیال رہا اور ایک پرچہ بطور تعویز کے لکھہ کر سوباہو کو دیدیا کہ جب کمال دکھہ ہو وے تب اوسکو کھول کر پڑہنا جب نوبت
راج کے سوباہو کو پہونچے اور اوسکے سکھہ مین غرق ہوا تو مندالسانی الرک جیو سی سب حال کہا اور الرک جیو کو سوباہو
پر مُدے کرنا دیا ہوئے اور فکر مین ہوئے کہ کسیطرح سوباہو کو بکہیڑہ دنیا سی چہوڑا کر بہگوت سنمکہہ کرنا چاہیے
سو پاس راجہ بنارس کے جاکر اور نصف حصہ ملک کا دینا کرکے فوج کشی کرا کے سوباہو کو بعد جنگ تاب مقابلہ نہ ہوئے
اور از بس متردد و متفکر ہوکر اوس تعویز کو جو والدہ نی دیا تہا کہول کر پڑہا اوسمین لکہا تہا کہ جب بہت دکھہ ہو تب ست سنگ
کرنا چاہیے اور یہہ دنیا اور اوسکے سب کارخانجات انت و ناپایدار ہین بہگوت نت اور سچ آنند گہن ہے ایسی آئین کو چہوڑ کر
دुःखअनित्य
جو انت یعنی دنیا مین دل لگاتے ہین ہمیشہ آواگون کے جالمین پہنستے ہین اور جو بہگوت سرن ہوکر بہجن سمرن مین رہتے
ہین تو بہگوت کی پرم پدکو پراپت ہوتی ہین سوباہو کو اگرچہ اسیقدر ہدایت سی کچہہ گیان ہوگیا لیکن ست سنگ کو نہے
ضرور جان کر خدمت مین دتاتریہ جیو کے حاضر ہوا اور اونکی تہوڑے ہے اوپدیش سی پورن گیان کو پراپت ہوکر اور سب
راج کاج کو چہوڑ کر پاس الرک اپنے بہائی کی گیا اور دست بستہ عرض کیا کہ آپ کے بدولت اس بکہیڑہ راج
اور دنیا سے چہوٹ کر بہگوت سرن ہوا ہون آپ راج گادے کو قبول فرماوین الرک جیو بہت خوش ہوئے
اور فرمایا کہ مجکو خواہش راج کے ہرگز نہین صرف تمہارے چہوڑانے کے واسطے یہہ تدبیر کرے تہے سو شکر ہے
کہ راست آئی سوباہو سنکو عنایات اپنے بہائے کا ہوکر مشغول سمرن بہجن بہگوت کا ہوا الرک جیو نے راجہ بنارس
سے کہا کہ سوباہو تو راج سے علحدہ ہوگیا تم راج کرو اونے جو حال مفصل سنا اور حقیقت ناپایدارے اس دنیا پر
غور کرے تو وہ نہے اس راج اور اپنے اصلی راج سی دست بردار ہوکر بہگوت کی پناہ مین آیا اور سب نے ایسا
بہجن اور سیوا بہگوت مین دل لگایا کہ تہوڑے عرصہ مین دنیا کے دکہہ سی چہوٹ کر پرم آنند سکہہ پرم پدکو پراپت
ہوئے کتہا ٥ श्रुतिदेव बहुलाश्व سُرت دیو براہمن اور راجہ بہلاس دو نو پرم بہگت بہگوت
کے اور گیانے اجودہیا مین ہوئے جسطرح بہگوت واسطی اپنے بہگتون کے اوتار دہارن کیا کرتے ہین ایسا ہے
خاص اون دونون بہگتون کیواسطی چرتر کیا یعنے جب بہگوت سری کرشن مہاراج جنک پور سے بارادہ دوارکا کے
رخصت ہوے تو اجودہیا مین تشریف لائے براہمن اور راجہ موصوف دونو واسطے استقبال کے گئے اور بہگوت
درشنون سی اپنے جنم کو سوپہل مان کر پریم مین پورن ہوگئے اور دونوں واسطے پوتر کرنے اپنے اپنے گہر کے

Gyaan Kosha

عرض کیا بہگوت نی خیال فرمایا کہ دونو میرے بہگت برابر ہین اگر راجا کی گہر جاتا ہون تو براہمن ناراض ہوگا کہ مجہکو غریب جانکر نہ آئے
اور اگر براہمن کے گہر جاتا ہون تو راجا کے دل شکنے ہوگے اسواسطے بمقتضاے کرپالتا و بہگت بتسلتا اپنی دو روپ
معہ بلدیو گہیشران و تمامے لوازمہ ہمراہے بناکر دونو بہگتون کے گہر کو پوتر کیا اور تا چہار ماہ اجودہیا مین مقیم رہے راجا کو
تو یہہ معلوم رہا کہ بہگوت میری ہی گہر مین اور براہمن یہہ سمجہتا رہا کہ صرف مجہکو کرتارتہہ کرتا ہی دونو بہگت بہگوت کی کرپا اور انکرہ
اپنی اوپر سمجہہ کر ہمیشہ نت نئی بہاو سی بہگوت آرادہن مین شب و روز مصروف رہی اور بر وقت رخصت اپنا مینی بہگتی کا بر
کتہا ३८८ اودہو پرم بہاگوت اور گیانی ہوئے اگرچہ کرپا سندہ سری کرشن مہاراج اونکو مشیر تدبیر اور دوست بی
اور رشتہ دار قریب جانتے تہے لیکن اودہوجی ہمیشہ اپنی داس بہاو کو مقدم رکہہ کر خدمات غلامانہ بجا لاتے تہے جب
کرپا سندہ مہاراج نی واسطی تسلی و دلاسا برج سندریون کے کہ مہاجرت برج چند مہاراج سی مثل ماہی بی آب بیتاب و بیقرار
تہین بہیجا تو برج مین گئے اور اون مہجورون کو اوپدیش گیان اور جوگ کا کرنی لگی لیکن برج کشوریون کو کہ برجراج کی روپ
اتوپ امرت مین مگن اور پریم و محبت کی رس سی چہکے ہوئے تہے وہ اوپدیش اودہو کا ذرہ بہی موثر نہوا اور ایسی جواب معقول
دئے کہ گیان اور جوگ اودہو کا خاک مین مل گیا اور پریم مین محو اور بیہل ہو کر برج بلبہاؤن کی چرن رج مین لوٹنی لگی
شاید اوس اپنی گیان اور جوگ گم شدہ کو تلاش کرتے ہون گی کبہی اونکی درشن سی اپنی آپ کو کرتارتہہ مان کر اپنی بہاگ
کی بڑائی کرتے تہے اور کبہی اوس پرم آنند سی کہ جو گوپیون کو حاصل تہا اپنی آپکو بی نصیب جان کر اپنی قسمت سی ارتے تہے کہ
مین کسواسطی اس برج مین گوپ بدہو نہ ہوا واضح ہو کہ اگر اودہوجی گوپیون کے پریم سی ایسی بی خود ہوگئی تو کچہہ جای تعجب
نہین کسواسطی کہ خود بدولت برجبہوکہن مہاراج باوجود اوس ایشرتاو پرہتا کے کہ برہما دک بہی جسکا پار نہین پاتے
ایسی اونکی پریم مین مگن ہین کہ اول اپنی پرم دہام کو چہوڑ کر اونکی واسطی نر شریر پردہارن کیا پہر اونکے رضامندی کو اپنی اوپر
پر قدم تر جان کر سب طرح اونکی اچہا پورن کرے اور اونکے انکول چرتر کئے اور اب تک اسقدر ریس برتی ہین کہ جو کوئی
اونکی چرتر کو کیا ہی پاتکی اور گنہ گار پڑہتا ہے یا سنتا ہی ممکن نہین کہ اوسکی دل مین آجاوین بی شک برج سندریون
کا چرتر واسطی اوتارنے کے سنسار سمدر سی ایسا مضبوط جہاز ہے کہ ہرگز باد مخالف نہ کسب بد کرمون کی نزدیک نہین
آتی نمعلوم کسقدر بی شمار ادہم اور پاپی اوسکی بدولت اس گہور ساگر جنم مرن سی ترورت ہوئے اور آیندہ ہون گی غرض
جب اودہوجیو نی ایسا پریم برج اگریون کا نت ناگر مہاراج کی چرن کملون مین دیکہا تو اپنی گیان اور جوگ کو بی حقیقت جانکر

روانہ متھرا ہوئے اور سب حال سری برجراج سی گذارش کیا وہ واہ گوپیون کی پریم کہ جب خود بدولت نی وہان سانو
باوجود دیکھہ ہر کیہہ شوکت دکھہ سکھہ اور مایا وسن سی پار ہین لیکن اوس پریم مین ایسی مگن ہو گئی کہ جسکا پرواہ ہردی اومگ کر اور چشمہ چشم
مبارک سی جاری ہو کر نرگس نرا کار نرنجن نردند نرموہ نرلیپ آنسون اور گنون کو بہاتا ہوا اور رخسارون کی اوپر ہو کر پہنچی اور
ابر کو بہگوتا ہوا چرن کملون تک پہنچا بعد ش جب کرپا سندہ مہاراج متھرا کو چھوڑ کر دوارکا کو تشریف لی گئے تو اودھو بیو نے
چرن کمل نہ چھوڑے اور ساتھہ گئے جب معے کہ قتل جادوان کا پربھاش چھتر پر وقوع مین آیا تو بہگوت نی کرپا کر کے گیان
प्रमाण दो ३
اوپدیش کیا اور بہگتے کا بر دیگر بدر کا سرم کو بہیجدیا کیتہا، बाल्मीक श्वपच بالمیک بوج یعنی خاکروب
بہگوت بہگت گیا دان ہوئی جب راجا جدہشتر نی اندرپرستہہ یعنی دہلی مین راجسوی جگ کیا تو بہگوت سی پوچہا کہ علامت معلوم
इंद्रप्रस्थ ("نام جگ کہ بعد فتح راجگان ہوتا ہے")
ہو گا جگ میرا مقبول و منظور ہوا بہگوت نی فرمایا کہ جسوقت ہمارا سنکھہ از خود آواز دیوی اوسوقت جان لینا کہ جگ پورن
اور مقبول ہوا راجا نے سنکھہ کو حسب الارشاد بہگوت کی جگ استہان مین براجمان کر دیا اوس جگ مین جسقدر رشی منی
براہمن ورکہیشر و گیانوان و راجا و فقیر و محتاج وغیرہ آئے تہی سب کی حسب خواہش ہر ایک کے راجا جدہشتر نی تعظیم و تواضع
بہوجن و دان وغیرہ سے کرے اور راجاؤن و دیگر اقوام سب دلیسون کا سنمان اور آدر موافق قدر و منزلت ہر ایک کے
خلعت و انعام وغیرہ سی کیا لیکن سنکھہ نی آواز نہ دی تب متحیر و متعجب ہو کر بہگوت سے سب پوچہا فرمایا کہ شاید کسے بہگوت
بہگت نے اپنے پس خوردہ سی اس جگ کو سپہل نہین کیا اسواسطے سنکھہ نے آواز نہین دے راجا نے
عرض کیا کہ مہاراج سب دلیسون کے رکہیشر اور براہمن آئے کیا اونمین کوئی تمہارا بہگت نہین تہا بہگوت نی غرضیکہ
اون رکہیشر اور براہمنون سی پوچہا چاہئے سو راجا نے ہر ایک سے پوچہا تو کسی نی رکہیشر اور کسی نی پنڈت اور کسی نے
بید پاٹہی اور کسی نے برہمہ بادے اور کسی نی کرمیشٹہ اپنی آپ کو بیان کیا لیکن بہگوت اوپاسک کسی نی نہ کہا
تب راجا و دروپدے وارجن وغیرہ نے بالحاح تمام بہگوت سی پوچہا کہ مہاراج بہگت کا نشان دو بہگوت نی بالمیک
بوج کو نشان دیا چنانچہ ارجن وغیرہ برادران راجہ اونکے گہر گئے اور پرنام کر کے واسطے قدم رنجہ فرمانی اپنی گہر کے
درخواست کی بالمیک جیو نی اول تو بمبالغہ عذرات پیش کئے لیکن پہر بہگوت خواہش سمجھہ کر راجا کے گہر آئے
راجا جدہشتر بور بہگت تبل مہاراج نی کمال تعظیم و تکریم سی اونکو بہلایا دروپدے نے خود تہال بہوجن کا تیار کر کے
سامنے رکہا اور جب بالمیک جیو نی بہوگ لگایا تو تہوڑی سے آواز سنکھہ نے دے بہگوت نی چہڑے سنکھہ پر مارے

اور فرمایا کہ اب کسواسطی کم آواز دیتا ہے سنکہہ نے عرض کیا کہ دروپدی سے پوچھنا چاہیے دروپدی نی دست بستہ گذارش کیا کہ فی الحقیقت میرا قصور ہے یعنے جسقدر بہوجن علحدہ علحدہ قسم کے بالمیک جیو کے روبرو لی گئی تھی بالمیک جیو نے اون سب کو مخلوط کرکے بہوگ لگایا مجکو کراہیت آئی اور خیال ہوا کہ بالمیک جیو لذت وحلاوت ہر یک قسم طعام سی واقف نہین اسواسطی سب کو ملا کر کہاتے ہین بہگوت نے فرمایا کہ بہ آیندہ بہول کرنہ ہے بہگوت بہگتون سے کراہیت اور اونکے اعمال افعال مین خیال ناقص کرنا نہ چاہیئے پھر جو بہ صفائی دل و اعتقاد کامل بہوجن کرایا تو سنکہہ نے خوب آواز دے اور راجا کا جگ پورن ہوا آوازہ بہگوت بہگتے اور پرتاپ بہگتون کا تمام جہان مین پہونچا اور رواج بہجن اور بہاو کا بخوبی ہوا فی الحقیقت ہر کو بہجے سو ہر کا ہووے + جات پانت پوچہی نہین کوے + مہابہارت مین بہگوت نی فرمایا ہے کہ جو چارون بید کا جاننے والا ہے لیکن میرا بہگت نہین اوسے وہ شخص کہ چانڈال اور پتت ہی ہے الا میرا بہگت ہے عزیز تر ہے اوسیکو دینا چاہیے اور وہی ملنے کے لائق ہے اور اوسے کا پوجن واجب ہے جیسا کہ میرا کہنا ۸

ज्ञानदेवजी گیان دیوجیو

پرم بہاگوت مشہور و معروف ہین جنکے چیلہ نامدیو و تلوچن جیو مثل سورج اور چندرمان کے ہوئے شاعری اونکی مثل سُرسُتی اور گنگا کے جگت کو پوتر کرتے ہین آچارج اور بہگوت بہگتون کے پُشت پناہ اور آنند کے داتا اور نودہا بہگتے اور بہگوت سیوا مین من بچن کرم سی محبت کرنیوالے ہوئے والد گیان دیو جیو کے گھر کو چھوڑ کر کسی سنیاسی کی پاس گئی اور ہونا استری کا بیان کرکے سنیاسے ہو گئے استری اونکی پیچھے پیچھے آئے اور سنیاسے چیلہ کرنے والے سے جھگڑہ قضیہ کرکے لے آئے دیگر برہمن ہم قومون نے علحدہ کر دیا کہ یہہ سنیاسی ہو گیا تہا قوم مین نہین مل سکتا چنانچہ علحدہ رہے اور تین پسر تولد ہوئی گیان دیو جیو سب سے کلان تہے ابتدا سی ہی سری کرشن سوامین کے چرن کملون مین محبت تہے براہمنون کے پاس جو واسطے بید پڑہنے کے گئے تو کسے نے نہ پڑہایا کہ قوم سی باہر ہے بید پڑہنی کا ادہکار نہین گیان دیو جیو نے فرمایا کہ براہمن ہونا کچھہ بید پڑہنی پر حصر نہین کہ بہایم اور وحشی بہی پڑہ سکتے ہین علاوہ ازآن بید کو بہگوت سی بہتر کوئی نہین جانتا اور وہ سب مین اور سب جگہہ موجود ہی یہہ کہکر ایک جاموش کو اچار بید خوانی کے دے جاموش مذکور نے پڑہنا بید کا شروع کیا اور چند سا کہا کہ اوس صحت و شُدہتا سے کسی برہمن کو یاد نہ تہی پڑہ سنائی وہی لوگ یہہ حال دیکہکر بہگوت بہگتی کے معتقد ہوئے اور قدمون مین گری گیان دیو جیو نی اونپر رحم کیا اور بہگوت بہگتی کی ہدایت فرمائے کتھا ۹

लड्डूस्वामी لڈو سوامی پرم بہاگوت بہگوت رنگ مین رنگی ہوئی اور سب مین اور سب سے

CC-O. Gurukul Kangri Coll...

بھگوت روپ کا چنتون کرنیوالی ہوئی راحت و رنج سی علیحدہ جابجا سیر اور گشت کیا کرتی تھی اتفاقاً کسے ایسے دیس مین
جا پہونچے کہ جہان مطلق بھگوت بھگتے کا نشان نہ تھا بلکہ وہان کے لوگ دُرگا کی خوشنودی کی واسطی آدمی کو قتل کردیتے تھے
لڈو سوامین کو موٹا تازہ دیکھہ کر واسطی بھینٹ کالی کی لے گئے چونکہ بھگوت واسطی سہاے اپنے بھگتون کی ہر وقت ساتھ
موجود رہتے ہین علاوہ ازآن لڈو سوامین کے نزدیک دُرگا بھی بھگوت روپ تھے اسواسطے وہ پرتا کالی کے شق ہوگئے
اور درگا مہارانی صورت ہیبت سے ظاہر ہوئے سب دُشٹون کو تلوار سی قتل کردیا اور بھگوت بھگت کی درشن سی کمال خوش ہوئے
واسطی دکہانے پرتاپ بھگوت بھگتی کے اونکے سامنے نرت کیا اور چرنون کو ڈنڈوت کری یہہ حال دُرگا مہارانی کے
اعتقاد اور سبہا کا وہان کی باشندگان نے دیکہا تو معتقد ہوئے اور بھگوت بھگتی اختیار کی کہا ۔ नारायणदास ।
نارائن داس جیو ٹکٹ شالے مین متصل بدرکا سرم پرم بھاگوت نارائن سروپ ہوئے بھگتے اور بھجن مین اونہا کا
درجہ اونکو نصیب ہوا اول تو بھگوت سروپ کے چنتون مین مگن رہتا تہا اور زبان پر ہر وقت بھگوت کے چرتر اور نام تہی بھگوت
بھگتے کی رواج اور چرترون کی پوشیدہ تہا و کہنی مین ایسے ہوئے کہ گویا خود نارائن بدرکاسرم نواسی ای واسطی اودہار
سنسار کی اوتار دھارن کیا ہے بھگوت بھگتون کے سیوا مثل بھگوت سیوا کے کیا کرتے تہی اور بیراگ سخاوت کے
مجسم تھے بدرکاسرم سی واسطی درشن متہرا جیو کے آئے اور کیشو دیو جیو کے دربار مین رہنا شروع کیا اکروز خیال
ہوا کہ جو لوگ واسطی درشن کیشو دیو جیو کے آتی ہین اونکا دل جوتیون کے فکر مین رہتا ہوگا سو اونکے جوتیون کی حفاظت
کرنی شروع کی اور چونکہ کوئی شخص اونکے پرتاپ اور مہاسی واقف نہ تہا اسواسطی کسی نے عذر اس خدمت کے لینے سے
نکیا اور کمال ہر کہہ و آنند سے بجا آوری اوس خدمت کی کرتے رہے ایک شخص ظالم و دشٹ نے پوٹ گرانبار اونکی سر پر
رکہدے اور کسیطرف کو لی چلا نارائن داس جیو کہ رنج راحت دوست دشمن کو برابر جانتی تہی وہ گران بار لیکر چلی اور مطلق
خیال اوس مصیبت کا نہوا اثنا مین کسی شخص نے شناخت کرکی ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور وہ حال دیکھہ کر کمال ملول اور
دُکہی ہوا شخص ظالم نے جب یہہ حال اوس شخص کا دیکہا تو نادم ہوا اور چرنون مین گرکر درخواست معافی قصورات کی کرے
نرائن داس جیو نی فرمایا کہ تم فکر و رنج ہرگز مت کرو آدمی کا جسم واسطے کاربراری خلقت کے ہے اگر ہمارے جسم سے کچہ خدمت
گذارے ہوئے یا ہووے تو جاے خوشی ہے نہ جاے رنج وہ شخص سرنگون ہوکر رونی لگا اور کمال پریم و عاجزی سے
سی پہر قدمون مین گر پڑا نارائن داس جیو نے اوسکو بھگوت بھگتے کا اوپدیش کی کہ ایک لحظہ مین بھگوت بھگت اور سب

Gyaan Kosha

لتا ہون سی ہر او صاف کر دیا فی الحقیقت بہگوت بہگتون کو سب کچہہ طاقت ہی اور جو چاہین ایک لحظہ مین کر دکہلاوین
اگر کسیکو یہہ اعتراض ہو کہ ایسی گنہگار پر اسقدر کرپا کسواسطی کرے سو واضح ہو کہ یہہ نشان سمان درشٹے یعنے برابر دیکہنی ساد
کا ہی یعنی جسطرح ابر باران کی نزدیک دشنام دہندہ و تعریف کنندہ یکسان ہے اسیطرح بہگوت بہگتون کی کرپا سب پر برابر
ہوتی ہی + کتہا ۱۱ कन्हरदास کنہر داس جیو پرم بہاگوت وبہجن آنند ہوے بہگوت بہگتون کی کرپا سے بہگ
سروپ کا پرم آنند اور اصل ہا درج اونکو حاصل ہوا گورو کے سرن ہو کر اور بہگوت بہگتی کا نیک راہ بخوبی جان کر
سنسار کی سب بہرم چہوڑ دیئے حقیقت و غیر حقیقت و راست دروغ یعنے گیان و اگیان و سار و اسار کو بچار کر تمام
ذی روح کو بہگوت روپ تصور کیا جسطرح لوگ بتلایا کرتے ہین کہ وہ نظر آتا ہے چندرمان فلان درخت کی شاخ پر حالانکہ
چندرمان اوس شاخ سی لکہہ ہا کوس ہی اسیطرح کنہر داس جیو برای گفت دنیا مین موجود اور حقیقت مین دنیا سی علحدہ تہی
کسی کو سخت و درشت بات نہ کہی اور بہگوت اور بہگتون کی چرتر اور اونکی بزرگی اور پرتاب کا بیان ہمیشہ ورد زبان
کتہا ۱۲ पूरनदास پورن داس جیو کی مہابی شمار کسی بیان ہو سکی جنہون نی ہمانچل پربت مین گنگا کنارہ جوگ کے
قواعد سی اعتقاد کر کی اور سمادہے لگا کر بہگوت کی دہیان مین دل لگایا اور شیر و ریچہہ وغیرہ درندگان کا کچہہ خوف نہ
پران وغیرہ ہر پنج ہوا کو جسم سے جانب اسفل کی تہ جانی دیا بلکہ اسفل سی جانب اعلی کی لیجا کر زندگے اور موت کو
اپنی قابو مین کر لیا سا کہی و شبد و پد درباب نربان او پاشنا یعنی وحدانیت بہگوت کی بہ قاعدہ نرگن برجہہ کی کسرت سے
تصنیف کئے کہ مشہور ہین पद शब्द साखी احدیت ۱۲

نشٹہا شانزدہم ۱۶ در بیراگ वैराग्य و شانت و بیان چہاردہ ۱۴ بہگت بیالکان این نشٹہا

سری رگہنندن سوامین کی چرن کملون کی بندو یعنے نقطہ کی ریکہا کو ڈنڈوت کر کے سری نراین اوتار کو بندنا اور
پرنام کرتا ہون کہ جنہون نی بدرکا شرم مین وہ اوتار دہارن کر کے تپ او بیراگ کا رواج جہان مین دیا واضح ہو کہ
کو بعد کمال اور پختگی بیراگ کی شانت کا درجہ حاصل ہوتا ہی اسواسطی اول بیراگ کا سروپ اور بعد ازان شانت
رس کا بیان اسی نشٹہا مین تحریر کیا جاویگا ظاہر خورد و کلان کو ظاہر ہی کہ بلا کیسو ہونی دل کی بہگوت حاصل نہین ہوتا

CC-O. Gurukul Kangri C...

تو دل یکسو اوس حالت مین ہوتا ہے کہ سب تعلقات سی علیحدگی اور ترک ہووی چنانچہ گیتاجیو مین جب ارجن نے
بہگوت سی سوال کیا کہ دل کا روکنا ایسا مشکل ہی کہ جیسا کوئی ہوا کی پکڑنی کا ارادہ کری کسواسطی کہ دل چپل اور ذی طاقت و
مضبوط ڈہیہ والا ہی تب اوسکی جواب مین بہگوت نی فرمایا کہ بیراگ وابہیاس سی دل پکڑا جاتا ہے درینصورت بیراگ یعنے
ترک سب مقدمات پر مقدم ہی سو سروپ اوس بیراگ کا مختصراً یہہ ہی کہ سار یعنی خلاصہ خواہ اصل خواہ راست خواہ
نیک خواہ حقیقت خواہ امر مخص حصول بہگوت کو قبول کرنا اور اسار یعنے اسار سے جو خلاف ہووی اوسکو چہوڑ دینا لیکن بیاس
سوترون مین اوس بیراگ کی دو درجہ لکہے ہین اول اپر (अपर) کہ اوسکو वशीकार بشی کار کہتے ہین اوسکا سروپ یہہ ہے
کہ جسقدر لذائذ دنیاوی نظر مین گذرتی ہین اور جسقدر بید اور شاشترون سی سماعت مین گذرین مثل عیش و آرام بہشت
تا برہہ لوگ وغیرہ اون سب سے بیراگ و ترک ہوا اگرچہ سوتر کے عبارت سے صریحتہً کوئے تفصیل اس درجہ کے
معلوم نہین ہوتے لیکن منشار سوتر مذکور کا اوپر چار تفصیل کے ہے اول यतिमान جتمان یعنی سار و اسار
کا بچار اور اوسکی ترک کی تدبیر دویم व्यतेरक بترک یعنی یہہ غور کرنے کہ اسقدر عیوب ظاہرے و باطنے رفع
ہوئے اور اسقدر باقی ہین اونکا ہے ترک چاہئے سیوم इंद्रय اندریہ یعنی جہان تک لذائذ و ہوا و ہوس
وغیرہ دیکہی یا سنے ہین اونکی طرف سے طبیعت کا ایسا روکنا کہ پہر دل اونکی طرف نہ جاوے چہارم بشی کار کہ مطلق ہوا
و ہوس باقی نہ رہے دوسری درجہ کا نام پرم पर ہے اوسمین کوئی تفصیل نہین سروپ اوسکا یہہ ہی کہ مایا سے ملے
ہوئے جو تین گن یعنی رج تم (सत) اونکو ترک کرکے صرف بہگوت سچدانند گہن پورن برہہ پرماتما کے ساکچہات سروپ
مین مگن ہو جانا اور مایا کے گنون (रज तम) سی بالکل بیراگ ہونا حاصل تشریح مذکورہ سی یہہ ہوا کہ بہگوت کے پراپتے
صرف بیراگ سی ہے جب تک سب لذائذ و ہوا و ہوس سی بیراگ نہوگا تب تک ہرگز بہگوت حاصل نہوگا اور قیاس
بہی مقتضے ہی کہ دل مثل ظرف کی ہی جب تک وہ تعلقات دنیا و ہوا و ہوس سی پر ہے تب تک کب گنجایش بہگوت
کی آنی اور پر ہونے کے ہے اگر بہگوت کو اوس ظرف مین پر کرنا منظور ہے تو دیگر سب تعلقات و ہوا و ہوس سے
خالے کرنا چاہئے شاسترون مین جو یہہ بات لکہی ہے کہ بعد گرہستہ آسرم (गृहस्थाश्रम) کے ترک خانہ داری کرکے
بن باس کرے مطلب اوسکا یہہ ہے کہ بحالت گرہستہ بہگوت بہجن نہین ہو سکتا جب سب معاملات دنیا سے
علیحدہ گے ہوگے تب دل یکسو ہو کر بہگوت مین لگ جاے گا جس کسی کی طبیعت جانب بہگوت و ترک دنیا راغب

Gyaan Kosha

ہو جاوی تو وہ ترک حسب قواعد مصرحہ بالا ہووی کہ سنسار کے ایجاب اور اسار کی ترک اور اون دونون کے بچار مین مصروف
ہو ورنہ صرف اسکا نام بیراگ نہین کہ گہر در جورو وغیرہ کو چہوڑ کر فقیر ہو گئے اور باواجیو کہلانی لگی اگر اسی کا نام بیراگ
ہو تو وحشی ہمیشہ جنگل مین برہنہ رہتے ہین یا ہزارہا آدمی ایسی ہین کہ بسبب مفلسی کے جسم پر کپڑا نہین نہ کوڑی پاس ہے اور نہ جورو
اور بیٹا کیا اوی بہگوت کو پہونچ جاتی ہین بلکہ ہمیشہ آواگون کے جال مین پہنسے رہتے ہین اور جنکو سار و اسار کا بچار ہر وقت
رہتا ہے اور اونکی ایجاب و ترک مین مصروفیت ہی اونکو باوجود خانہ داری سب تعلقات دنیا مثل بن و جنگل کی ہین
اور سب عیال و اطفال ست سنگ و سادہو سیوا جیسا چنانچہ پورانون مین جنک پرہلاد وراجا بل وغیرہ کے ہزارہا کتہا و تزکرہ
اس بہگت مالہ مین جا بجا بہگتون کے شاہد و مصدق اس حال کے ہین اور جن لوگون کا دل تعلقات مین پہنسا ہوا ہے
اور سار اسار کا بچار نہین وے سب چیزون کو چہوڑ کر جنگل مین چلے جاوین تو بہی ہزار دنیاداروں کے برابر ہین اور سالک
کو ایکبات یہہ بہی واضح ہو کہ بسبب بچار سار و اسار و ترک تعلقات کے دل صاف ہو کر بہگوت سروپ کا جلوہ جس قدر ظہور
پکڑتا جاتا ہے اوسی اوسی قدر غیب کا جاننا اور راست ہو جانا قول ہای نیک و بد کا اور موجود ہو جانا اشیای خواستہ
دل کا کہ جو متعلق انمادک अणिमाऽदिक آٹھ سدہی مشہورہ کی ہین زیادہ ہوتا جاتا ہے اگر سالک کا دل اون
سدہیون کیطرف راغب ہو گیا تو بالکل جاتا رہا پہر ٹہکانا لگنا مشکل ہے پس اوسوقت ایسا دل کو سنبہالی کہ مطلق خیال
کسی سدہی کا نہووے اور ایسا ترک کری کہ جسطرح قی اور چرکین کو متنفر ہو کر چہوڑ دیتی ہین اگر اوسوقت مین سنبہل گیا
تو فی الفور منزل مقصود کو پہونچ گیا اور اگر اون رہزنون نے لوٹ لیا تو تحت الثری کو گیا اگرچہ تشریح سروپ بیراگ مین
ضمناً شانت کا سروپ ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ بموجب روپ نشد اور رس شاستر کی شانت رس علیحدہ مقرر ہوا ہے
اسواسطی حسب قاعدہ رسون کے ذکر اوس شانت کا لکہا جاتا ہے دیباچہ مین جو واسطی پیدا ہونی ہریک رس کے
چار سامان یعنی بہاو و انوبہاو و ساتوک و بہچاری لکہی گئی سو اس شانت رس کے اول سامان بہاو مین بہگوت
سب منگل اور آنند کے کہان بنانے شمار برہمانڈون کا مالک اور پیدا کرنی والا اسنکہیات ذوی الارواح کو جسکا نام گناہ
و عذاب عظیم سی چہوڑا دینے والا سب کچہہ جاننے والا ازمانہ سابق و حال و استقبال مین موجود پرمانند کی بہی و لے جوگن اونکے
راس جسکی برابر یا حسن سے زیادہ جسکی تمثیل کو کوئی نہین پورنبرہمہ پرماتما سچدانندگہن بہگوت اپنا اشٹ دیو وہ تو
بشنیا لنبن ہے اور شیوسنکادک نارد یا دیگر بہگت کہان آشریا لنبن سامان دوم یعنی انوبہاو نظر بر پرہ بینی و تصور ہر وقت وا ہم

سوصاف وترک راحت ورنج وغیرہ ساان سیوم یعنی ساتوک کی جو ہشت حالت ہین اونمین سے ایک حالت عشقی کی نہین
ہوتے باقی ہفت حالت اپنی اپنی موقع اور وقت پرنمودار ہوتے ہین بیان چہارم بہچاری مین سے سمرتی و نربید وغیرہ
निर्वेद स्मृति
چند حالت مناسب اس رس کے کسے وقت اور زمانہ مین پیدا ہوکر جاتے رہتے ہین استہایے بہاو یعنی مستقل اس رس کا وہ ہے
کہ سب مین برابر نظر ہو اور برہمہ لوک تک کی سکہون سے نفرت ہووے جن بہگوت بہگتون کے بعد حصول ببراگ
کے شانت رس مین نوبت استقلال پہونچتے ہے اونکی علامات یہہ ہین کہ کسی ذی روح سی عداوت نہین رکہتے بلکہ
سب کے دوست اور سب پر رحم کرنیوالے ہوتے ہین خود سے وغرور سی مبرا راحت ورنج دونو کو برابر جانتی ہین متحمل سب
طرف سے طبیعت سیر بہگوت کے تصور مین ہر وقت دل لگا ہوا مستقل ولاشرک اعتقاد بہگوت چرنون مین عقل و دل و
محسوسات بہگوت سروپ مین مستغرق کسی کو اونسے دکہہ نہین پہونچتا و نہ خود کسے سے دکہی ہوتے ہین راحت و غصہ و خوف
سی جو طرح طرح کے خیالات دل کو پیدا ہوتی ہین اونسے چہوٹے ہوئے نہ کبہی خوش ہوتی ہین نہ ناراض نہ کبہی کسے بات کا
فکر کرتے ہین نہ کسی امر کی خواہش دل صاف و یکسو نیک و بدسی علٰحدہ عاقل و پاک دوست و دشمن دونو کو برابر بالکل
اموات دنیا اور اوسکے متعلقہ کام کرنے سے علٰحدہ و متنفر مان و ایمان تعریف و ہجو دکہہ سکہہ گرم وسرد زمانہ کو یکسان
ماننتے ہین واسطی رفع اشتہا وغیرہ کے تہوڑے لیسے قانع خانہ داری وغیرہ سی علٰحدہ عقل سلیم و تیز یہہ ترجمہ چند اسلوکون کا
منجملہ کسیر کے لکہا گیا تعریف و حالِ ببراگ و شانت رس کے احاطہ تحریر و تقریر سی باہر ہی جس کسیکو زیادہ شوق سننے اور
جاننے کا ہووے ہر ایک پوران سے دریافت کرسکتا ہے ہی رگہنندن سوامین مین کہان اور درجہ مصرحہ بالا کہان
اگرچہ آپ کی کرپا سے سب کچہہ حاصل ہوسکتا ہے کہ ایک لحظہ مین لشہ کو برہما اور برہما کو لشہ اور خس کو بحر اور بحر کو خس کر سکتے
ہو لیکن جو اپنے گناہ اور اعمال ناقصہ کیطرف نگاہ کرتا ہون تو کسی امر کے درخواست نہین کرسکتا اور اگر بمقتضای بی حیائے
ببراگ اور شانت کی درخواست کرون تو یہہ خیال گذرتا ہے کہ اوس روپ انوپ اور سماج کی چنتون کی کسو اسطے
درخواست نہ کرون کہ جسکے گیان اور ببراگ دونو غلام ہین پس ملتجی ہون کہ اوس سماج اور روپ کے چنتون مین دل میرا
لگا رہے کہ چترکوٹ کی نزدیک مندا کنی کی کنارہ پر ایک بن پرسوبہا یعنی تمال اور کدنب اور انب و چنپا و مولسرے
وغیرہ درختون کا ہے اور اون اشجار کے بیچمین جو چار درخت ایک برگد دویم پیپل سیوم پلکن چہارم تمال ہین اونپر
طرح طرح کے بہت خوبصورت سرسبز لتا رنگارنگ خوشبودار پہولون کے چہائے ہوئے اون درختون کے بیچ اندر تاؤن کو

...tri Gyaan Kosha

نی بیل روپ بنا کر پرم سوہن کوٹی تیار کرے ہے اور اوس کوٹی کے آگی مداوسیع چبوترہ یعنی بیدی ہے کہ سرے سے بنا (خوبصورت ۱۲)

جبو مہارانی اکہل برہماند الیشری نی اپنی ہاتہہ مبارک سے اوسکی سوبہا کو لعد طیار کرنے دیوتاؤن کے درست کیا ہے (سب برہمانڈون کے مالکا مالک ۱۲)

اوسکی ہر چہار طرف پہولوار سے انواع انواع پہول رای بیل وچنبیلی و دونا و مروا و مدن بان ونافرمان وغیرہ کی اس خوبصورتی

کی ساتہہ ہے کہ جسطرف نظر جاتی ہے خواہ نخواہ طبیعت اٹکتی ہے اوسکی بیچ مین سری رگہنندن سوآمی شانت سروپ

سوبہا دہام کہ جنکی مکہہ کے سوبہا کے روبرو تمثیل نیل من وکمل وگہن وچندر مان کے پہیکے ہے من بہکسہ بنائی ہوئی

جبا مکت سر پر ہے اور اوسمین پہول جابجا سرے ہہار انی جیونے گتہی ہین کانون اور ہاتہون مین پہولون کی آبہوشن (نیلم ۱۲) (ابر ۱۲) (لباس ۱۲)

بن مالا گلی مین دہنش بان دہارن کیے براجمان ہین بام انگ سری جنک ننذنی سوبہت لچہمن مہاراج مسلح سوامین (بائین طرف)

دست بستہ حاضر ہین ہر چہار طرف من گن بیٹہی ہین اور کچہہ برشن اوتر ہورہا ہے دوہرہ لسّت منج مین منڈلہہ مدہ (سوہاکان ۱۲) (اوجہل ۱۲)

سیہ رگہہ چند ٭ گیان سبہا جن تن دہرین بہگت سچدانند کہتا ٭ रन्तिदेव رنت دیو جیو راجہ دسکت کے (سیار ۱۲) (سوال ۱۲) (جواب)

بنس مین ایسے پرم بہاگوت ہوے کہ بحالت راج کرنے کے تمام محاصل ملک کا براہمن سیوا اور جگت دان (گویا ۱۲)

وغیرہ مین صرف کردیا اور حب دنیا اور راج کو اسار و ناپایدار سمجہہ کر ترک کیا اور معہ پسر و استری کی جنگل مین جاکر

بہگوت بہجن مین مصروف ہوئے تو اوسحالت مین بہی جو کچہہ ملجاتا تہا سایل اور بہوکہی کو اوٹہا دیتے تہے ایک

دفعہ بعد اٹہتالیس روز کی قلیل غلہ بہگوت خواہش سی ملا اوسکی تین حصہ کرکے بعد بہگوت بہوگ کے بہوجن کرنیکو تیار

ہوے ایک براہمن آگیا اور سایل طعام ہوا راجا نے اپنا حصہ اوٹہا دیا بعد ازان ایک شودر آیا راجا نے

अपने اپنے پسر کا حصہ اوسکو دیدیا پہر ایک ملیچہ سایل ہوا اوسکو استری کا حصہ حوالہ کیا اور آنند ہوکر بہگوت

بہجن مین مصروف ہوئی بہگوت نی جو راجا کو بہجن و بیراگ د دیا مین مستقل و راسخ پایا اور شانت رہنی طبیعت مین

اندک بہی فرق ندیکہا تو خوش ہوئے اور ساکہیات درشن دیکی تفضلات بی پایان فرماکر ارشاد کیا کہ جو تمنا ہوے بیان

کرو کہ پورن ہون گی راجا نی بعد قدمبوسی پریم مین بیطاقت ہوکر عرض کیا کہ سوای بہگتے قدوم مبارک کی اور کچہہ

تمنا نہین سو بہگتے عنایت ہو اور چونکہ یہہ سنسار طرح طرحکی رنج و عذاب مین مبتلا ہے تو درخواست ثانی یہہ

ہے کہ سب کا رنج و عذاب تو میرے نصیب ہووی اور جو کچہہ میرے حصہ کا راحت و ثواب ہووے وہ سب کو ملی بہگوت

اس پراوپکار اور دیا سی زیادہ تر خوش ہوی اور جو درجہ کہ پرم جوگیون کو ملتا ہی اونکو عطا فرمایا واضح رہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

کہ جو اشخاص بھگوت بھجن سی سکھہ مین اونکو سب راحت اور دولت دنیا کے دکھہ روپ ہوجاتے ہین اور جو بھگوت
بھگت اور بھجن آنند ہین اونکو سب رنج و عذاب مثل سکھہ اور ثواب و پرم آنند کے ہین

کتھا ۲ परशराम

پرسرام جیو نے اپنے بھگتے کے پرتاب سے جنگل دیس کے جنگلے لوگون کو اسطرح ست سنگے اور پارشد روپ کردیا کہ جسطرح
چندن کی درختون کی ہوا نیب کو چندن کردیتی ہے یا جسطرح مدت کا اندھیرا چراغ کے روشنی سے فی الفور
دور ہوجاتا ہی سری ہٹ جیو اور پیاپین جیو کا جو طریق تہا اوسی پر چلتے تہے بھگوت کیرتن کہنے کا ایسا نیم تہا کہ ہزار ہا کو بھگوت سنمکہہ کردیا
اور زبان پر ہر وقت بھگوت نام رہتا تہا بھگوت سے بکہہ ہونا جو مرض مہلک ہے اوسکو اودیش اور منتر کے دوا
سے دور کیا اور بھگتے و تلک و مالا کا رواج دیا باوجودیکہ راجد ہانے مین رہ کر سب سامان نعمت و حشمت موجود رکھتے
تہے لیکن اون سب لوازمات دنیا سی اسقدر براگ تہا کہ سب کو ہیچکارہ و ناچیز جانتے تہے چنانچہ اونکا مقولہ ہے

دوہرہ مایا سگی من سگا سگا نہ یہہ سنسار * پرسرام یا جیو کو سگو سرجن ہار * کوی سادہو یہہ دوہرہ سنکر واسطی امتحان کے

گیا اور کہا کہ اپ کو بھگوت مین پریت ہی تو اس دولت و حشمت سی کیا فائدہ ہے علیحدہ بھجن کرنا چاہئے پرسرام جیو
باقی الضمیر اوس سادہو کا جان گئے اور اوس سامان کا ترک کرکے کوپین باندہ کر کسے گوپہا مین پہاڑ کے جا بیٹھے اور بھگوت
بھجن مین مصروف ہوئے اتفاقاً وہان ایک بنجارہ آگیا اور دولت بی شمار معہ پالکی وغیرہ سامان امیرانہ بھیٹ کرے
سادہو ند کو معتقد ہوا اور خوب سمجہہ گیا کہ پرسرام جیو کو ہرگز خواہش دولت و حشمت کی نہین مگر بھگوت خواہش سی خود
بخود آتی ہے پرسرام جیو کی قدمون مین پڑا اور نادم ہو کر عرض کیا کہ میرا قصور معاف ہووی نادانستہ تہا اب آپکا
پرتاب معلوم ہوا فی الحقیقت بھگوت بھگت جسقدر دولت و نعمت سے علیحدہ ہوتے ہین اوسیقدر زیادہ نصیب
ہوتی ہی پس خواہندگان نعمت دنیا جسقدر بھگوت بھجن مین مصروف ہونگی اوسیقدر دولت اونکو حاصل ہوگے
اور پھر نعمت غیر مترقبہ یعنی بھگوت بھگتے بہی نصیب ہوجای گی

کتھا ۲ रांका वांका

رانکا جیو پرم براگ
وان بھگوت بھگت ہوئی اور بانکا اونکی استری رانکا جیو سے زیادہ بھگت تہے پنڈرپور مسکن نامدیو جیو مین اونکا
مسکن تہا لکڑے جنگل سے لاتے اور بسر اوقات کرتے دن رات سوای بھجن و سمرن کی اور کام نہ تہا ایکروز نامدیو
جیو نے بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ بڑا افسوس ہی کہ رانکا بانکا دونو پرم بھگت تنگدستے اور عسرت سے
گذران کرین بھگوت نی فرمایا کیا تدبیر کے جاوے کہ وے ہرگز دولت کو قبول نہین کرتے چنانچہ بچشم خود تماشا

دیکہہ لو یہہ زمانہ کر نامدیو جیو کو اپنے ہمراہ جنگل مین لے گئے اور جس راہ کو رانکا بانکا واسطی لینے لکڑیون کے جاتی تہے
اوس راہ مین ایک تہیلی اشرفیون کے ڈالدی رانکا جیو کی نظر جو اوسپر پڑی تو خیال ہوا کہ استری پیچہے آتی ہے
ایسا نہو کہ اوسکو طمع اس زر کی ہو جاوے اسواسطی اوسپر خاک ڈال دے استرے جو پاس رانکا جیو کے
پہونچے تو پوچہا کہ تم زمین مین کیا دیکہتے تہے رانکا جیو نے حال دیکہنے خریطہ پر از اشرفے اور اپنے اندیشہ کا بیان
کیا استری نی پوچہا کہ مہاراج اشرفی اور خاک مین کیا فرق ہی اور خاک پر خاک ڈالنے کیا ضرور تہے رانکا جیو
بہت خوش ہوئے اور اپنی استری کو بہ اسم بانکا موسوم کیا اور فرمایا کہ تیرے بیراگ نی میری بیراگ پر بہی خاک
ڈالدے بہگوت سے نے نامدیو جیو سی فرمایا کہ دیکہا کسقدر بیراگ دونو بہگتون کو ہے بعد از آن بہگوت اور نامدیو جیو نے
باہم صلاح کر کے بہار لکڑے کے فراہم کر دیئے تا کہ اسیقدر خدمت گذاری ہو رانکا بانکا نے اون لکڑیون جمع کردہ کو
کسے شخص کے سمجہہ کر ہاتہہ نہ لگایا اور ہاتہہ خالی گہر کو چلے آئے لیکن یہہ خیال کیا کہ آج اشرفی نظر پڑ گئے اوسکے
نحوست سے لکڑی نہے ہاتہہ نہ آئے اگر اشرفی مذکور کو ہاتہہ لگاتے نہ معلوم کیا ہوتا بہگوت نی وہی لکڑی جمع
کردہ رانکا جیو کے گہر پہونچا دے اور رانکا جیو بسبب سلہ بہگوت کی انکار نہ کر سکے بعد از آن بہگوت نی درشن دے
اور واسطی قبول کرنے کچہہ پارچہ کے ارشاد فرمایا رانکا جیو روپ انوپ اور چہب مادہری کو دیکہہ کر ایسے محو مشاہدہ
جمال نے مثال کے ہو گئے تہے کہ کچہہ خبر اور ہوش نہ تہی اسواسطی اوس فرمودہ بہگوت کا جواب نہ دی سکے
اور آخر بہگوت پرشاد کو بہگوت روپ جان کر قبول کیا بعد از آن رانکا جیو نے نامدیو جیو سی کہا کہ مہاراج اوس بہانی تمام
پرم سکمار گل اندام کو جنگل پر خار و خوف مین لیجانا اور تکلیف دینا تمکو کسطرح گوارا ہوا واضح ہو کہ نامدیو جیو اور رانکا جیو دونو
بہگوت بال روپ کے اوپاسک تہے سو بہگوت موافق اعتقاد اونکی اون پر ظاہر ہوئے گہتا ہہ
रघुनाथ गुसाईं رگہناتہہ گسائین کے بہگتے اور بہاو کے مہما کس سے کہی جاوے کہ جنکے خدمت خود بہگوت نی کرے اور ہمیشہ بہگو
کے خواصی مین حاضر رہتے تہے اوتکل دیس مین اوڑیسہ شہر کے رہنے والے تہے اور دولت و نعمت بیقیاس
उत्कल
گہر مین موجود تہے سب کو اسار و بی حقیقت و ناپایدار سمجہہ کر چہوڑ دیا اور جگناتہہ پورے مین قیام کیا والد اونکا
بہ مقتضاے محبت پدری ہمیشہ نقد و جنس واسطے اخراجات کے بہیجتا لیکن کچہہ قبول نہ کرتے صرف بہگوت
روپ کے رس مین چہکے ہوئے اپنے گورو مہاپربہو جیو کے خدمت مین حاضر رہ کر اور سرے جگناتہہ رہے اسواسین کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

درشن کرکی نیک وبدگرم وسرد زمانہ سے علیحدہ برکران ہتے ایکدفعہ موسم سرما مین سردی معلوم ہوئی سری جگنا تہہ راے
سوامین نی بمقتضای بہگت بتسلتا بات خاص اپنی عنایت فرمائے پہر ایکدفعہ مرض اسہال مین نفیس ہوے سری
جگنا تہہ رای جیونی جسطرح مادہو داس جیوکے خبرگیرے اور خدمت کری تہی اسیطرح گشائین جیو موصوف کی کری اور
بہگتے کے پرتاپ کو روشن کیا گشائین موصوف کی گوروں نی اجازت برنداین باس کے فرمائی سو برنداین مین آئے
اور راد ہاکنڈ پر بسرام کیا ہمیشہ بہگوت کی بانی جن مین ہتی تہے اور روپ انوپ مادہری پرم امرت کی تشنہ
دن رات بہگوت نام کے ذکر اور کیرتن کا شغل تہا اور چرتر اور کتہا کا آدہار ایکدفعہ شیر وبرنج جو بہگوت کو بانسے دہیان
مین بہوگ لگایا تو مہا پرشاد کو بحالت تصور خود نے بہوجن کیا بسبب زیادہ کہانی کے ثقالت ہوئی اور بیمار ہوگئے
طبیب نے نبض دیکہکر فرمایا کہ بسبب شیربرنج کہانی کے یہہ مرض پیدا ہوا ہے دواہاضمہ اور دافع ثقالت ضرور ہے
چنانچہ نسخہ تجویز کیا گشائین جیو نی جواب دیا کہ جس غذا سی ثقالت ہوئی ہی وہی غذا واسطے مرض اگیان کے
دور کرنے والے کامل اور واسطے زندگی جاوید کے انجیات ہے سو آپ نسخہ اپنا اپنے پاس رکہین اور مجکو بحال خود چہوڑدین
طبیب معتقد ہوا اور قدمون پر پڑا واہ واہ کمالیت تصور ودہیان کی کہ بہگوت اپنے ہر ایک بہگت کو نصیب کرے
اور کچہہ حصہ اوسکا اس اپنی خانہ زاد کوبہی کہتاہ شری دہرسوامین نی سری مدبہاگوت کی شرح
ایسے تصنیف کی کہ پرم امرت بہاگوت کی اصل معنی کا بلا تکلف وبہ آسانے ہر ایک کو حاصل ہونی لگا دیگر شارحان کے
شرح سی تو تعصب وجانب داری ظاہر ہے یعنی جو کوئی اوپاسک کرم کا تہا تو اوسنے بہگتے وگیان کے بہی معنے
جانب کرم کے لگاکر شرح کے اور جو شخص اوپاسک بہگتی یا گیان کے تہے اونہون نے اپنی اپنی طریق کو مقدم ثابت
کردیا کسے نے اصل مطلب بید اور بہاگوت پر نگاہ نہ کی لیکن سری دہرسوامین نے ہرسہ فصل یعنی گیان اور بہگتی اور
کرم کے حسب قاعدہ بید کے بلا تعصب لکہے اور جیسے شرح حسب موقع اور مقام پر چاہئے تہے بعد دریافت پرانند جیو
مہاراج اپنی گورو سے ویسی ہی مندرج کے اور پرم سنگہتا کو موافق قواعد بید کے مقدم رکہا جب وہ شرح تیار ہوگئے تو
پنڈتون کا سماج کاشی پوری مین ہوا اور دیگر پنڈتان نی بہی اپنے اپنے شرح پیش کی ہر ایک پنڈت اپنی تصنیف کو اوپر تصنیف اور
شرح دوسرے کی ترجیح دیتا تہا اور سوامین سری دہرجیو کو مطلق نفسانیت اور ہٹہہ اپنے شرح اور تصنیف کی نہ تہی آخرش اصلاح
جملہ پنڈتان یہہ بات قرار پائے کہ بندہ مادہو مہاراج جس شرح کو قبول اور منظور کرین وہ سب مروج ہووی چنانچہ سب شرح

Gyaan Kosha

مندر مین بھگوت کی رکھہ دے اور مندر کو بند کر دیا بعد دیر جو پہر مندر کھولا تو سُوآمین سری دہر کے شرح پر دستخط قبولیت کی پای
اور باقی نامنظور ہوے سبکو اعتقاد ہوا اور وہ ہے سرے دہری ٹیکا مروج اور سب کو مقبول ہوا سوآمین موصوف
سے بھگوت کی پرم بھگت تہی جس سبب سے خانہ داری وغیرہ کا ترک کیا اوسکا حال یہہ ہے کہ صاحب مقدور تہی آگرہ سے
نقد سے کہین کو جاتی تہے راہ مین ٹہگ مل گئی اور پوچہا کہ تیرے ساتہہ کون ہے جواب دیا کہ رگہنندن سوآمین میرا
مالک اور جیون آدہار میرے ساتہہ ہے ٹہگون نے باہم صلاح کی کہ یہہ شخص تنہا ہے قتل کر کے سب مال اسباب لو
چنانچہ ایک نے جو واسطے خبر بہ رانے کے ارادہ کیا تو سرے رگہنندن شُوآمین کو دہنش بان لئی واسطی حفاظت کی ہمراہ
دیکہا اسیطرح چند دفعہ ارادہ کیا اور ہر دفعہ اوس محافظ حقیقی کو واسطے حفاظت کے مسلح اور موجود پایا جب گہر آئی تو ٹہگون
نے پوچہا کہ مہاراج وہ شیام سروپ سکمار نوجوان کون ہے کہ جو راہ مین تمہارے حفاظت کرتا رہا سُوآمین جیو نی اوسی وقت
خانہ داری اور دولت کا ترک کیا کہ میرے سوآمین کو اوسکی سبب سے تکلیف ہوئے اور وے ٹہگ بہی معتقد ہو کر بہگوت
سرن ہو گئی رمان بلاس رام انوراگے + تجت بون جیم نرپڈ بہاگی + یعنی جن اشخاص کی بہگوت چرنون مین محبت ہے تو
(بچھے بلاس کرنے والا ۱۲ پرم کرنے والا ۱۲)
لذاید اور حشمت وغیرہ دنیا کو اسطرح چہوڑ دیتے ہین کہ جسطرح قی کو اور وہی ہی صاحب قسمت ہین +

کتھا ۶

कमधिज کمدہج جیو قوم راجپوت منجملہ ہر چہار برادران حقیقی اپنے کے پرم بہگت اور بیراگوان ہوے کہ بن مین
رہ کر ہر وقت سرے رگہنندن سُوآمین کے بہجن سیوا مین مصروف رہتے تہے کسی سی کچہہ مطلب اور سروکار نہ تہا
ایک وقت واسطی بہگوت پرشاد کے شہر مین آیا کرتے تہے اور اوسیوقت پہر چلی جاتے تہے ایک روز اونکی برادران
نے کہا کہ اگر تم ساتہہ چلکر موجودات بہ سرکار رانا دی آؤ تو مشاہرہ تمہارا نہہ لیا جاوے کمدہج جیو نی جواب دیا کہ جس سرکار
نوکر ہون وہان حاضر رہتا ہون یہہ نہین ہو سکتا کہ وہان سے غیر حاضر ہو کر حرامخورون مین چہرہ لکہاؤن برادران نی کہا کہ
بروقت مرنی کے کریاکرم کون کریگا جواب دیا کہ وہ ہے سب خبرگیری کریگا کہ جسکا غلام ہون یہہ کہہ کر بن کو روانہ
ہوئے بعد عرصہ جب آخر وقت آیا تو سرے رگہنندن سوآمین کے اجازت سے ہنومان جیو تشریف لائے
اور چندن اگر وغیرہ سی کریاکرم کمدہج جیو کا کیا سرے رگہنندن سُوآمین نی واسطی ظاہر کرنے پرتاب اپنے بہگتون
کے ایک چرتر عجیب بہ نسبت جٹایو اور شوری کی یہہ کیا کہ جسقدر بہوت اور خبیث اوس جنگل مین رہتے تہی سب
शबरी जटायु
کمدہج کی دود چتا سی بہتر ہو کر پرم پد کو چلے گئے بلکہ ایک ہزیت کہین کو چلا گیا تہا جب آیا اور اپنے ہم جنسون کو نہ پایا

CC-O. Gurukul Kangri

تو ایک سنیاسی سے مستفسر حال ہوا اور بعد دریافت پرتاب کمد بیج جیو کے خاکستر مین لوٹ کر سدگت کو گیا واضح ہو
کہ بھگوت کا قول ہی کہ میرے بھگت ہر سہ لوگ کو پوتر کرتے ہین اور پریاگ و گنگا وغیرہ کا یہہ قول ہے کہ ہم سب کے
گناہ و عذاب دور کرتے ہین اور ہمارے گناہ بھگوت بھگتون کے چرن کرپاسی جاتی ہین پس کیا جای تعجب ہے کہ بہوت
پشاچ وغیرہ سدہ و صاف ہو کر سدگت کو پہونچی گنہا गदाधरदास گدادہر داس جیو پرم بہاگوت اور ایسے پریمی
ہوئے کہ سرے بہار طبل جیو کی سیوا اور حبیب ابہرام کے دیکہنے اور سرنگار مین ہمیشہ اور ہر وقت آنند اور مصروف
رہ کر قواعد سیوا بھگوت بھگتون کی دل سی ادا کرتے تہے سنیے اور بھگوت چرترون کی کیرتن کرنیوالی ایسے ہوے کہ
بیان نہین ہو سکتا بھگوت مین لاشرک اعتقاد ایسا تہا کہ خواب اور خیال مین بہی دوسرے دیوتا کو نہ دیکہا دنیا اور اوسکے
لوازمات کو حارج بھگوت بھگتی کا سمجہ کر ترک کیا اور برہان پور کی قریب ایک باغ مین آکر بیٹہہ رہے لوگون نی ہر چند
واسطے چلنے آباد ی کے منت خوشامد کرے لیکن چونکہ بھگوت چرنون مین مستحکم محبت مستقل تہے اسواسطے
اوسی باغ مین رہے اور تصور بھگوت سروپ مین مگن رہا کرتے ایکروز بارش بہ کثرت ہوئی اور بھگوت نی بلا مکان اپنے
بھگت کو تکلیف سمجہے اسواسطے ایک ساہوکار کو حکم دیا کہ تم میرے بھگت کیواسطے مکان تیار کرا دو اور اونکے خدمت مین
حاضر رہ کر اور ہمارا حکم سنا کر اوس مکان مین مقیم کرا و ساہوکار مذکور بخدمت گدادہر داس جیو کے حاضر ہوا اور
بھگوت حکم سنا کر زبردستی مکان مین لے آیا ایک مندر مضبوط و خوبصورت بنوا دیا اور مکانات متعدد واسطی قیام
سادہان و آیندر وندگان کی تیار کے گدادہر داس جیو نی شو آئین لال بہارے جیو کی ہورتے ازبس سو بہا پہان
براجمان کرکے سادہو سیوا شروع کے جو کچہہ آتا اوسے روز خرچ کر دیتے اور براے روز آیندہ کچہہ نہ رکہتے لیکن
رسوئیہ کچہہ سامان بہ خیال اسباب کی کہ صبح کو بھگوت گرسنہ نہ رہین اور وقت پر بہوگ لگ جایا کرے کچہہ جنس
پوشیدہ رکہہ لیا کرتا ایکرات سادہو آئے اور اونکی واسطے تلاش سامان رسوئی کی ہوے گدادہر داس
جیو نی رسوئیہ کو بلا کر پوچہا کہ کچہہ سامان موجود ہے یا نہین اوسنے عرض کیا کہ واسطے بھگوت رسوئی کے
کچہہ سامان رکہہ لیا ہے موجود ہے گدادہر داس جیو نی فرمایا کہ بھگوت کے واسطے صبحکو آجاے گا جنس موجودہ
سے بھگوت بھگتون کے سیوا کرو چنانچہ اوسیوقت رسوئی تیار کرائے اور بھگوت بھگتون کی سیوا کری
صبحکو ہوتے پہر تک کچہہ نہ آیا اور بھگوت بہوگ بہی نہ لگا چیلہ بباعث گرسنگی غصہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکہو فضول خرچی

gotri Gyaan Kosha

کے سبب اننگ سٹ ہوگئی ہین نہ معلوم بہگوت کب گدادہر جیو کی ہاتہہ سے چہوڑاویگا اسی عرصہ مین ایک ساہوکار
آگیا اور اوسنے دوسو روپیہ نقد بہیٹ کئے گدادہر داس جیو نی ساہوکار سی فرمایا کہ یہہ روپیہ ان سنلے صبروں کو
مارو کہ ہای ہای کر رہے تہے ساہوکار خوفناک ہوا کہ کیا یہہ خفگی کچہہ میرے نسبت ہے گدادہر داس جیو نی سب حال گذشتہ
اوس ساہوکار سے بیان کرکے تو جمعی کردے کہ وہ خوش ہوا اور بہگوت بہگتون کی سیوا کا معتقد ہو کر بہگوت سرن ہو گیا
بعد ازان گدادہر جیو چند روز وہان رہے اور پہر متہرا جیو مین تشریف لائی برج کشور کی روپ اور چہب سے چہکے ہوئے
سیوا اور دہیان اور ست سنگ اور بہگوت چرترون کی کیرتن مین مشغول ہوئے اور بقیہ عمر اوسی ذکر اور شغل مین کاٹ دی
کتہا ۸ مادہو داس जیو माधोदास کے بہگتے اور رہنا اور پرتاپ اور بیراگ اور شانت اور بہاو کا بیان کسکی ہو سکتا
ہے جسطرح بید بیاس جیو نی اوتار دہارن کرکے بیدون کے تفریق کئے اور پوران تصنیف کئے اور مہابہارت
اور سوتر وغیرہ کو جگت مین ظاہر کیا اور پہر اون سب کا سار اور خلاصہ سری مدبہاگوت مین بیان کرکے بہگوت
بہگتی اور بہاگوت دہرم کو جہان مین رواج دیا اسیطرح مادہو داس جیو نی گویا بید بیاس جیو کا اوتار لیکر
بہگوت بہگتی اور چرترون کو لیکر نکالنے سار ہر یک شاشتر کے جگت مین مشہور کیا اور بہگوت نام اور لیلا کا
کیرتن کرکے ہزارون لاکہون کو سنسار سمدر سی پار اوتار اسری جگناتہہ رای جیو کے پرم اوپاسک اور بیراگ
کے انتہا اور پریمون کے سردار ہوئے قنوجیہ براہمن تہی جب استری اونکی مرگئی تو خیال کیا کہ یہہ سنسار
اگہا پائی ہے خواہش دلی یہہ تہے کہ لڑکا لڑکے ہون گے اونکی بیاہ شادی کرین گی اور کل کو ترقی ہوگئے
اب بہگوت نی یہہ تماشا دکہایا بی شک دنیا بی ثبات اور بیوفا ہے پس ماندگان کی پرورش وغیرہ کا فکر کرنا کسی
شخص کو محض بیہودہ ہے کہ سب کا رازق و پرورش کنندہ بہگوت ہے جو شخص اپنی تدبیرات کری بی وقوف
ہے ایسا یقین کرکے اور سب آلایش دنیاوی کو چہوڑ کر علحدہ ہوئے اور سری جگناتہہ پوری مین پہونچکر
بہگوت کے درشن کئی سمدر کے کنارہ پر جاکر بیٹہہ رہے اور چونکہ دل بہگوت کے روپ انوپ مین مستقل لگ گیا
تہا اسواسطی نہ ملنی اشیای خوردونوش سی مضطرب نہ ہوئے تین روز گذرے کچہہ نہ کہایا اور بہگوت تصور
مین ایک جگہہ بیٹہے رہے بہگوت نے دلمین خیال فرمایا کہ افسوس ہماری واسطی تو ہر روز ہزارہا من غذای
لطیف کا بہوگ طیار ہو اور ہمارے بہگت کو تین روز تک ایک دانہ بہی نہ پہونچے بہگت بہگتانی بیقرار کیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection

اور اوسیوقت خاص اپنے مہاپرشاد کا تہال طلائی بدست لچھمی جیو کے بہیجا اور خود بدولت شاید اس شرم سے تشریف
نلی گئے کہ مہماندار ے واجب تہے خلاف اوسکے تین وزنک بہوجن نہ دیا تو اب روبرو جانا کیا مناسب ہے پچھے
مہاراںنے جب بہوجن لیکر چلین تو خیال ہوا کہ والد تو خبرگیرے پسر خورد سال سی غافل رہتا ہے لیکن ایسے والد
کوئے نہین کہ پرورش پسر چندروزہ کے نکرے مادہوداس کہ بہگتے کے خاندان مین ہنوز طفل نوزادہی اوسکے
خبرگیری خورونوش کے نہوے تو کمال شرم کی بات ہے اسواسطی لچھمی جیو اوسطرف کو گئین کہ جسطرف کو مادہوداس جیو
پشت کئے بیٹھے تہے اگرچہ جہنکار پائے زیب اور روشنے چہرہ مثل برق لچھمی جیو کے مادہوداس جیو کو معلوم ہوئے
لیکن چونکہ بہگوت دہیان مین مستغرق تہے اسواسطی آنکھہ اوٹہاکر نہ دیکہا اور لچھمی جیو تہال رکھہ کر چلے آئین جب
مادہوداس جیو نے مہاپرشاد کو دیکہا تو آنند ہوکر بہوگ لگایا اور اپنے قسمت کو سراہا بعد بہوجن کے تہال طلائے مثل
پتواڑہ برگ کے ایکطرف ڈال دیا تہا پوجاریان مندر تلاش کنان وہان پہونچے مادہوداس جیو کو گرفتار کرکے بت
مارے اور چلے آئے بہگوت نے ضرب بیت اپنی کمر پر لیے اور پوجاریان کو نشان ضرب بید سی آگاہ کرکے
فرمایا کہ وہ تہال و مہاپرشاد واسطی مادہوداس جیو کے ہم نی بہیجا تہا اونکو جونے گناہ سزا ہوئے وہ سب ہمکو ہوئے
ہم کمال ناراض ہین پوجارے سب خوفناک و ہراسان مادہوداس جیو کے خدمت مین حاضر ہوئے اور قدمون
مین کمال ادب سے ڈنڈوت کرکے بعد منت سماجت خطا اپنی معاف کرائے یہہ خبر تر او رحال تمام جہان مین مشہور
ہوگیا اور بہگوت کے کرپالتا اور بہگت بتسلتا کو بہگوت بہگت سنکر کمال شاد مانے اور پریم سی جسم مین نسمائے
مادہوداس جیو کو بہگوت سروپ مین ایسا پریم اور تعشق تہا کہ اکثر دیکہتی دیکہتی محو از خود ہوکر بہگوت کے مندر مین جانے
تہے اور جسوقت پوجاریان مندر کو بند کیا کرتے تہے تو نجواہش بہگوت کے اونکو نظر نہین آتی تہے ایک رات موسم سرما مین
مادہوداس جیو کو سردے معلوم ہوئے بہگوت نے پوجاریان کو فرمایا کہ ہمکو سردی معلوم ہوتی ہے پوجارے
فی الفور طرح طرح کی بالاپوش لائے بہگوت نی بالاپوش خاص تو مادہوداس جیو کو عنایت فرمایا اور خود بالاپوش
جدید لے لیا اور اوسوقت سردے رفع ہوئے ایکدفع مادہوداس جیو کو مرض پیچش ہوا اور بشدت اسہال سے
سمندر کے کنارہ پر جا پڑے جب طاقت طہارت کے نرہے تو خود بہگوت حاضر ہوئے اور اونکے جسم کو پاک
او رصاف کیا مادہوداس جیو نی فکر کیا کہ یہہ شخص کون ہے جو اسقدر خدمت کرتا ہی بعد غور جانا کہ خود بدولت ہین

Gangotri Gyaan Kosha

دست بستہ عرض کیا کہ اسقدر تکلیف کیے واجب ہے کہ غلام کی غلامی مین فرق آوے اور مالک کی بزرگی اور محنت
مین بہگوتی فرمایا کہ میرے بہگت کو جب دکہہ ہوتا ہے تب مجہہ سے رہا نہین جاتا خود چلا آتا ہون مادہو داس جیو
عرض کیا کہ مرض کو دور کر دیا ہوتا کہ اسقدر تکلیف نہ ہوتے بہگوت نے فرمایا کہ مرض کا ہونا پرآربدہ کرم کا بہوگ ہے
سو پرآربدہ کرم کا دور کرنا مناسب نہین دیکہتا کہ بعض قاعدہ مین خلل پڑتا ہے اور جسحالت مین کہ میرے بہگت
اون پرآربدہ کرمون کو بہوگ لیتے ہین پس کیا ضرورت اونکی منسوخ کرنی کی ہی اس قاعدہ سی مادہو داس جیو کی تسکین
کرکے وہ مرض بہی اوسیوقت دور کر دیا تا کہ سے بہگت سادہک کا اعتقاد ضعیف نہو واضح رہے کہ کرم تین طرح
ہین سونچت اور کریمان تو اوسیوقت دور ہو جاتے ہین جسوقت یہہ آدمی بہگوت سرن ہوتا ہے اور پرآربدہ
کرم بالضرور بہوگنی پڑتی ہین جب یہہ خبر تر مادہو داس جیو کا مشہور ہوا تو ہزارہا لوگون کا ہجوم رہنے لگا مادہو داس جیو
نی واسطی دور کرنے ہجوم اور اعتقاد اپنے بزرگی کی گداگری شروع کی ایک شخص کے دروازہ پر گئی عورت چوکا
دیتے تہے اوسنے اواز سنکر وہ پارچہ کہ جسسے چوکا دیتے تہے کمال غصہ سے مادہو داس جیو کی سر پر مارا مادہو داس
جیو کو اوسپر رحم آیا اور ہنسکر وہ پارچہ اوٹہالیا اوسکو پانی سی صاف کرکی رات کی وقت فتیلہ اوسکا بنایا اور چراغ روشن
کرکی جگناتہہ رای جیو کی مندر مین رکہا اوسکا یہہ پرتاب ہوا کہ بہگوت مندر اور اوس عورت کی اندرونہ مین برابر روشنی
ہوے یعنے اوس عورت کی دلمین اوسیوقت بہگوت بہگتے پیدا ہو گئے روز آیندہ جو مادہو داس جیو
اوسکے دروازہ پر گئے تو کمال بہگتے سے دوڑکر آئے اور قدمون مین پڑے ایسے کرپالتا اور دیالتا کے کہانتک
کہے جاے کہ جو اپنے ساتہہ بڑا کرے اوسکے ساتہہ نہے اسقدر بہلا کرین کہ جسکا حد و حساب نہین ایک پنڈت
تمام جہان کے پنڈتون کو مناظرہ اور مباحثہ مین لاجواب اور دگبجی کرتا ہوا پرشوتم پورے مین آیا اور حال
پنڈتائی مادہو داس جیو کا سنکر اونسے کہنے لگا کہ میرے ساتہہ چرچا کرو مادہو داس جیو نے چرچا نہ کی اور کاغذ
پر لکہہ دیا کہ مادہو داس ہارا پنڈت مذکور کا نشے مین گیا اور اپنے صفت وثنا کرکے کہنے لگا کہ مادہو داس کو فتح
کر آیا جب وہ کاغذ پنڈتون کی سبہا مین پیش کیا تو اوسمین یہہ لکہا پایا کہ مادہو داس جیتا اور پنڈت ہارا پر غضب
ہوکر پہر جگناتہہ راے پورے مین آیا اور مادہو داس جیو کو کلمات سخت درشت کہہ کر مستعد لڑائی اور فساد کا ہوا
مادہو داس جیو نی فرمایا کہ جو کچہہ تم کہو پہر لکہہ دیوین پنڈت نی کہا کہ تو بڑا دغلباز ہی گدہے پر چڑہا کر اور کالا منہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection

کر کے شہر کی ہر چہار طرف پہرا اونکا مادہوداس جیو تو خاموش ہو رہے اور پنڈت مذکور واسطی اشنان کی جا کر
بہگوت اوسکی پاس بیچ لباس پنڈت پہونچی اور چرچا کر کے لاجواب کیا اور گدہے پر چڑہا کر واسطی ذلیل کرنے کے
اور خود بہی بلباس طفل ہمراہ ہو کر اوس پنڈت کی خوب خاک اوڑائی اتفاقاً مادہوداس جیو بہی اوستطر آنکلے اور بہگوت
سے عرض کیا کہ ایسے پنڈت کو بی عزت اور خراب کرنا کیا مناسب تہا بہگوت نی فرمایا کہ کمال مناسب اور ضرور تہا
کہ یہہ بیوقوف میرے بہگتون کو گدہی پر چڑہا کر مجہکو گدہی پر چڑہایا چاہتا تہا مادہوداس جیو نے اوس پنڈت کو خود گدہی سے
اوتارا اور اپنے خطا معاف کرائے ایک دفعہ مادہوداس جیو کو یہہ خیال ہوا کہ پرشوتم پورے مین برج کے چرتر
اکثر کیرتن کیا کرتے ہین برج کی درشن کرنے چاہیے سو روانہ ہوئے راہ مین ایک بائی بہگوت بہگت واسطے
پرشاد کرانی کی لی گئے جب بہگوت بہوگ لگایا تو جگناتہہ رائے جیو تشریف لائی اور مادہوداس جیو بہوجن مین
مصروف ہوئی بائی موصوفہ بہگوت کا نازک جسم اور خوبصورت چہرہ تہوڑے عمر دیکہہ کر رونی لگی جب مادہوداس
جیو نی سبب پوچہا تو بیان کیا کہ یہہ لڑکا جو تم ہمراہ لائی ہو تہوڑے عمر کا برم شکمار ہے اسکی والدین یاد کر کے کسطرح
زندہ رہے ہون گے مادہوداس جیو نی گردن پہیر کر دیکہا تو اپنے سوآمین کو موجود پایا بہگوت کر پا اور انکرہ کے
پریم مین محو ہو گئے اور اوس بائی کی تسلی کر کی روانہ ہوئے کسی اور گانو مین ایک مہاجن بہگوت بہگت رہتا تہا او
اوسکے ساتہہ مادہوداس جیو نی وعدہ کیا تہا کہ ہم تیرے گہر آوینگے اوسکی گہر گئے مہاجن مذکور کسے کام کو گیا تہا
اوسکے استری آئے اور قدمون مین پڑے ایک مہنت اوس مہاجن کے بالاخانہ پر رسوئے کرتا تہا استری
نے اوس مہنت سی کہا کہ ایک ہر بہگت آگئی ہین وہ بہی تمہارے شامل پرشاد کر لیوینگے مہنت نی غصہ ہو کر
جواب دیا کہ یہان کسی اور کے رسوے نہین ہو سکتے لاچار اوس بائی نی مادہوداس جیو سی عرض کیا کہ سیدہا موجود
ہے آپ رسوئی بنا لیوین مادہوداس جیو نی فرمایا کہ آپ رسوئی نہین بنا سکتے جو کچہہ قسم خوردنی موجود ہووے سو لے آو
وہ دودہ گرم لائے اور بہوگ لگا کر روانہ ہوئے اور فرمایا کہ اپنے شوہر سے مادہوداس جگناتہی کا آنا بیان کر دینا
تہوڑے دور گئے تہے کہ مہاجن مذکور اپنے گہر آیا اور عورت سی خبر تشریف آوری مادہوداس جیو کی سنکر
دوڑا جا کر نہایت پریم سی قدم پکڑ لئے اور دست بستہ واسطی قدم رنجہ فرمانی اپنی گہر کے درخواست کی مادہوداس جیو
نی اوسکے بہت خاطرداری کی اور فرمایا کہ تیرے گہر استری تیرے ایسے پرم بڑہاگی ہی کہ تعریف نہین ہو سکتے

پس نیرے سدگت اور اودہار مین کیا شک ہے مہنت مذکورہ بالا بہی نام مادہوداس جیو کا سنکر ہمراہ مہاجن کے
ہہادست لبتہ ستدعی معافی قصور اور ہدایت کا ہوا مادہوداس جیو نے فرمایا کہ ہردوار مین جاکر بہگوت بہگتون کے
سیت پرشاد کا سیون کرو تب کچہہ ٹہکانا لگ جائیگا غرض مہاجن و مہنت کو رخصت کرکی برندابن مین آئے اور
برندابن اور برندابن چند کے درشن کرکے پرم آنند مین مگن ہوگئی بانکی بہاری جیو کی مندر مین واسطی درشنون کے گئے تو
وہان بجائے بہگوت پرشاد کے نخود دیلے اگرچہ دربان کہہ رہے کہ اب بہگوت رسوی کا بہوگ لگ جاتا ہی تب پرشاد
ملیگا لیکن نخود ہے واسطے رفع کرسنگی کے کافی سمجہہ کر جمنا کی کنارہ پر آئے اور بہگوت ارپن کرکے بہوگ لگائے
جب مندر مین رسوئی تیار ہوے اور انواع انواع قسم کے غذاے لطیف واسطی بہگوت بہوگ کی پوجاری لی گئے
تو بہگوت نے کچہہ قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مادہوداس جیو نی نخود ہم کو بہوگ لگائی اسواسطی اب کچہہ خواہش نہین
رہے گسائین اور پوجارے مندر کے دوڑے گئے اور تلاش کرکی مادہوداس جیو کو لائے تب بہگوت نی بہوگ لگایا
بعد درشن سرے برندابن کے دیگر برج بہوم کے درشن کو تشریف لی گئی اور بہانڈیربن مین کہیم نامی سادہو رہتا تہا اوسکے
भाडीरवन
مکان پر قیام کا ارادہ کیا اوسنے مقیم ہونے نہ دیا بلکہ بدرشتی پیش آیا مادہوداس جیو وہانسی علحدہ جا ٹہرے جب
اوس سادہو نے واسطے اپنے شیر برنج طیار کئے اور واسطی کہانی کے بیٹہا تو بجاے برنج کے کرم معلوم ہوئے
لاچار ہوکر آیا اور مادہوداس جیو کے قدمون مین پڑا مادہوداس جیو نی اوسکے خطا معاف کئی اور بہگوت بہجن کے ہدایت
فرمائی بعد ازآن موضع سرہانہ مین پہونچے وہان ایک استہل بیراگیان مین سادہو سیوا ہوا کرتے تہے اور گنوبہت
رہتے تہین اوس استہل مین کتہا بہاگوت کی ہوتے تہے واسطے سننے بہگوت چرترونکے چند روز قیام کیا اور خد
اوس استہل کے اپنے ذمہ یہہ مقرر کرلے کہ گوبر اکٹہا کرکے اوپلہ پاتہہ دیا کرتے ایک سادہو آگیا اور مادہوداس جیو
کو شناخت کرکے ڈنڈوت کرے جب اوس استہل کے مہنت وغیرہ نے مادہوداس جیو کو جانا تو سب قدمون مین
پڑے اور بہ عذرات پیش آئے چند روز اوس استہل مین مقیم رہے اور چلتے دفعہ ایسے دعا کر آئے کہ ابتک وہ
استہل بدستور بنا ہوا ہے اور سادہو سیوا ہوتے ہے بروقت معاودت اپنی گہر ہہے گئے اور والدہ و فرزندان
کو بہگوت بہگتی کا اوپدیش کرکے روانہ ہوے جب قریب گانو اوسی مہاجن کے پہونچے تو خواب مین اوسکو اپنی آنے
سی خبر دے وہ آیا اور درشن کئے وہانسے روانہ پرشوتم پورے کے ہوئے اور بہگوت دربار مین پہونچکر دہیان اور بہجن

CC-O. Gurukul Kangri Collection

مین مصروف ہوئے چرتر مادہو داس جیو کی ستیر مین جسقدر دریافت ہوئی لکہی گئی کہا نारायणदास ९
نارائن داس جیو قوم چارن اولاد الیہ بہگت کی بہگوت بہگت براگوان ہوئے اونکا برادر کلان توکمانی والا تہا اور
بہہ نالیند اس جیو لوٹا نے والی ایک دفعہ بہابہی سے بہوجن سر دو اسطی کہانی کے دیا نارائند اس جیو نی نہ کہایا اور گرم
طعام مانگا بہابہی سے نے طعنہ دیا کہ ایسا ہی مثل الہ جیو اپنے بابا کی بہگوت بہگت ہے کہ تعمیل حکم کری جا نارائن داس جیو کو
کمال غیرت ہوے کہ بہگوت بہگتی سی بکہہ ہوکر زندگی کرنے مثل زندگے وحوش کے ہے آدمی جسم صرف واسطے
بہگوت بہگتی کی ہے نہ برای ہوا وہوس دنیا غرض اس سنسار کو اسار اور بہگوت بہگتی کو سار سمجہ کر تارک دنیا ہوی اور
دوارکا جیو مین جاکر ایسے سیوا وبہجن مین مصروف ہوئے کہ بہگوت نے اونکی بہگتی کی بس ہوکر جو کرپا الیہ جیو اونکی بابا بر کرے تہے
وہ سب خود ظاہر ہوکر اونپر کرے یعنے ساکہات درشن دے کر براگ اور بہگتی کا پرتاب سب کو دکہایا اور بہاگوت کے
نومین اسکند مین جو یہہ فرمایا ہے کہ مجکو بہگتی اور بہگت اسقدر عزیز ہین کہ زبردستی اونکے قابو مین ہوجاتا ہون اوسکو راست کیا
کہا ١٠ जीवगुसाई اس کلجگ مین روپ سناتن جیو تو مثل بہگتے کے جل کے ہوئے اور جیو گشائین مہاراج مثل
ان سرودر کی بہگوت بہجن تو جس تالاب کا مثل مضبوط گہاٹ کے ہے اور بہگتے کا استقلال مثل پہولی کمل کے
جس تالاب کے کلجگ کی گناہو کی گرد سے کبہی نزدیک نہ گئی اور بہگوت بہگت جو مثل ہنس کے ہین اونکو پرم آنند کا
دینے والا ہوا جنہوں نے بندابن مین باس کر کی پرپا پریتم مہاراج کے سیوا اور بہجن مین دل لگایا اور واسطی اودہار جگت کے
سب شاستر و پوران وغیرہ جمع کرکے اور اونکا جو سار و خلاصہ تہا اوسکو سچون نے سمجہ کر ایسا بہگوت بہگتی کا رواج دیا
کہ کروڑون سنسار سمدر کے پار ہوگئے واسطی دور کرنے شبہ او شکوک کی ایسے ہوئے کہ جسطرح آفتاب تاریکی کا دشمن ہے
اور واسطی اوپکار ہر شخص کے ایسے ہوی کہ جسطرح ابر باران ہر یک کا دوست ہے بہگوت کے مادہرج بہاو سے او پاسنا کرتی تہے
اور اس چرتر و دیگر بہار لیلا کو پرم تتو اور خلاصہ جانتی تہے روپ سناتن جیو کی برادرزادہ تہی دولت و حشمت بی قیاس
رکہتے تہے سب کو ناچیز و ناپایدار سمجہ کر تارک ہوے اور بندابن مین آئی دہوتی اور چادر ریشمی بیش قیمت جسم مین تہے
روپ سناتن جیو نی بروقت ملاقات خندہ کر کے فرمایا کہ نام تو براگوان اور پوشاک یہہ جیو گشائین جیو نے اوسکا بہی
ترک کیا اور آبادی سی علحدہ جمنا کنارہ پر کوئی بنا کر بہگوت بہجن اور تصور روپ مادہری مین مصروف ہوئے ایکروز
گذر گشائین روپ جیو کا اوسطرف ہوا برجباسیان نے کہا کہ مہاراج ہماری گشائین جیو کی بہی درشن کرین روپ جیو آے

Gangotri Gyaan Kosha

اور حالت استغراق جیو گسائین جیو کے دیکھہ کر کمال خوش ہوئی اور چہاتی سی لگا کر پریم مین پورن ہو گئی پھر اپنے
ٹھہرا کر سب شاستر تعلیم کئے اور رس شاستر وبھگوت چرتر خفیہ جو لایق سینہ بسینہ تعلیم کی تہی وہ بہی بخوبی سمجھا دئے جیو گسائین
نی اونکا ایسا رواج دیا کہ زمانہ کو فیض عام ہوا اور جابجا شہرت علم و فضیلت گسائین جیو کی ہو گئی اکبر بادشاہ نے واسطی
مہاتم وبزرگی گنگا وجمنا کے اکبر آباد مین بولایا چونکہ برج بہوم وبرندابن کو چہوڑ کر کسے اور جگہہ شب باش ہونی کا عدم
و نیم تہا اسواسطی بادشاہ نے چند جگہہ گہوڑون کی رتہہ تعینات کر کی ایک پہر کے اندر واپس پہنچا دینے کا وعدہ کیا
چنانچہ اکبر آباد مین آئے اور ایسی دلیل معقول سی جمنا جیو کے بزرگی ثابت کردے کہ کسی کو گنجایش تقریر کے نہ
یعنے یہہ فرمایا کہ امر قلیل کیواسطی ناحق مجکو بولایا کوئی سا پوران دیکھہ لیا ہوتا کہ گنگا جیو کو جس پورن برہمہ پرماتما کا چرن
امرت لکہا ہے جمنا جیو اوسی پورن برہمہ کے پٹرانی ہین غور کر لینا چاہئے کہ بزرگی کسکو ہوئی اس جواب سے کسی
شخص کو کچہہ شبہہ کسی امر کا نہ ہووے یہہ اوپاشنا و اعتقاد کے پختگے ہے جس طرف جسکو جیسا اعتقاد ہی اوسکو
وہ دیوتا ویسا ہی پہل دیتا ہے بادشاہ تقریر گسائین جیو کی سنکر کمال خوش ہوا اور عرض کیا کہ کسی امر کی مجکو اجازت
ہو کہ بجا آورے اوسکی شرف اندوز ہوون گسائین جیو نی فرمایا کہ کچہہ درکار نہین جب بادشاہ نے مبالغہ کیا تو فرمایا کہ
تمام پوران وسمرتے وشاستر کانسے جیو وغیرہ سی منگا کر برندابن مین فراہم کرادو بادشاہ نے چند روز مین تعمیل ارشاد
گسائین جیو کی کردے کہ اتبک سب پوران وسمرتے وغیرہ برندابن مین موجود ہین گسائین جیو نی جسطرح مندر گوبند دیو جیو کا
مان سنگہ والی آمیر سی بنوایا وہ حال روپ سناتن جیو کی کتہا مین مندرج ہوا بادشاہ ممدوح برندابن مین آیا اور واسطی درشن
گسائین جیو کی گیا بروقت رخصت عرض کیا کہ واسطی کسی امر اور بنوا دینی مکانات وغیرہ کی کچہہ اجازت ہو گسائین جیو نے
فرمایا کہ کچہہ مطلوب نہین بادشاہ کیطرف سی کچہہ استبداد ہوا گسائین جیو نی فرمایا کہ دل کی آنکہون سی برندابن اور یہانکے
سامان کو دیکہنا چاہئے بعدش استبداد حسب حوصلہ مناسب ہے بادشاہ نی آنکہہ بند کر کے دیکہا تو زمین اور مکانات اور
کنج وغیرہ برندابن کی بالکل طلائی اور منقش جواہرات کی جڑاوسی ایسی نظر آئے کہ نظر خیرہ ہوتے تہے اور دیگر سامان
ہر قسم کے ایسے دیکہے کہ گوش ہوش نے کبہے نہین سنے تہے معتقد و شرمندہ ہو کر رخصت ہوا دستور
گسائین جیو کا ایسا تہا کہ جو کوئی بہیٹ پوجا لاتا تہا جمنا جیو مین ڈال دیتے تہے اور اپنے پاس کچہہ نہین رکہتے تہے
سیوکان نے دست بستہ عرض کیا کہ کسواسطی جمنا مین ڈالا کرتے ہو بہتر ہے کہ سادہو سیوا ہوا کرے فرمایا کہ سادہو

CC-O. Gurukul Kangri Coll...

سیوا کی لایق کوئی نظر نہین آتا ایک چیلہ نی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو حسب منشاء جناب کے بندہ یہہ خدمت بجا لاوی
گسائین جیو نی اجازت دی چنانچہ اوسنے سادہو سیوا شروع کرے ایک سادہو نے بیوقت رات کو کہانا مانگا وہ شخص
کہ بسبب محنت و کار خدمات کی تہک گیا تہا غصہ ہو کر بولا کہ اسوقت کہانا کہان ہی صبح کو ملیگا اگر زیادہ اشتہا ہے تو
مجکو کہا لو گسائین جیو نے سنکر فرمایا کہ اسی حوصلہ پر خدمت سادہوان کی قبول کری تہی کہ اونکو آدم خور قرار دیتا ہے
بعد ازان ہر بہگتون کا مہاتم اور بزرگی اور اونکی سیوا کا پہل سب کو سمجہایا گسائین جیو کی تعلق سری گوبند دیو جیو کے
سیوا پوجا گسائین روپ جیو نی کر رکہی تہی مدت تک کمال محبت اور پریم سے سیوا کری جب ایک چیلہ بہگوت
بہگت اور پریمی کا سب طرح سے امتحان کر لیا تب بہگوت سیوا اوسکی متعلق کر دے اور خود سرے برندابن کی لتا
و کنج و جمنا کنارہ و بن وغیرہ مین بہگوت روپ کے تصور اور دہیان سی محو و مستغرق رہنا شروع کیا کہتا ہے
سुरसरी
سُرسری جیو پریم ستے بہگوت بہگت ایسے ہوے کہ خبکا ست قایم رکہنے کے واسطے خود بہگوت سروپ دہارن
کرکے تشریف لائے یہ ایام خانہ داری دولت اور نعمت سب کچہہ گہر مین رکہتے تہے اسار و ناپایدار سمجہہ کر سب زر و
نقد و اسباب خیرات کر دیا اور ہمراہ اپنے سُرسُر انند شوہر کے برندابن مین آکر بہگوت بہجن اور دہیان مین مصروف
ہوئے سو بہا یمان از بس تہی مسلمانانکا دیرہ متصل اونکی کوٹی کے مقیم ہوا اور سرمنشہ اون دشٹون کا روپ پر
سُرسرے جیو کی از خود رفتہ و فریفتہ ہو گیا اپنی ملازمین کو واسطی پکڑ لانی کے بہیجا اوسوقت سُرسُرے جیو نے دہنربان
دہاری بہگوت کو یاد کیا چونکہ بہگوت اپنے بہگتون کے سہاے مین ہر وقت مسلح اور تیار رہتے ہین شیر کا روپ بنا کر
ظاہر ہوے اکثر دشٹون کا ناس کر دیا اور مابقی دیرہ چہوڑ کر بہاگ گئے بہگوت کرپا سے سُرسُرے جیو کا ست
قایم رہا اور سب معتقد ہوے سُرسری جیو نی بہگوت دہنربان دہاری کو یاد کیا تہا اور بہگوت خلاف اوسکے
شیر کا روپ بنا کر آئے تو اوسوقت بہگوت کو یہہ خیال ہوا کہ اگر دہنش بان لیکر جاونگی تو ترکش مین سی تیر نکالتی اور کمان
پر چڑہاتے اور مارتے ہوے دیر لگی کی پس ایسا روپ بنانا چاہیئے کہ ہمہ تن سلاح ہو اور فوراً دشٹون مین تہلکہ
پڑ جاوے اسواسطے شیر کا روپ بنا کر آئے کہتا ہے द्वारका दासजी دوارکا داس جیو چیلہ
سوامین کیلہہ کے پرم بہگت سری رام اوپاشک ہوے بموجب پاتانجل شاستر کے اشٹانگ جوگ سی سری تیاگ
کرکی بہگوت کا پرم دہام پایا موضع کوکس کے قریب ندی جاری ہی اوسکی جل مین جاکر بہگوت کا دہیان کیا کرتی تہی اور

Gangotri Gyaan Kosha

سرے رگہنندن سوامین کے چرنون مین ایسا مضبوط اعتقاد تہا کہ زن و فرزند و دولت و مکان و خاندان اور سب
موہ کے پہانسے کاٹ کر اور سب کو ترک کر کے ایک اوسیطرف دل کی توجہ کو مستقل کیا کہتا ۱۳ राघोदास
اگرچہ اِس جہان کو کلجگ نے فتح کر کے اپنے قابو مین کر لیا لیکن راگہوداس جیو نے کلجگ کو فتح کر کے اپنے تابع
کیا اور بہگوت بہگتے کو ایسا نباہا کبہی کسیطرح کا فرق اوسمین نہ آیا کام یعنے خواہش و کروده یعنے غصہ و لوبہ یعنے
طمع کے ہوا نہے جسم کو نہ لگے جس طرح آفتاب پانی کو کشش کر کے پہر بارش کر دیتا ہے مگر آفتاب کو نہ خواہش
کشش کے ہے نہ بارش کے اپنے اپنے موسم پر خود بخود کشش اور بارش ہوتی ہی اسیطرح راگہوداس جیو کو کچہہ
خواہش کسی حشمت اور دولت کی جمع کرنے کے نہ تہے خود بخود آتی تہی اور خرچ ہوتی تہی بہگوت بہگتون کے سیوا کے معتقد
حلیم خوش خلق شیرین گفتار خوبصورت تہی آلہ رام جیو ملقب بہ راول اپنی گورو کے خدمت مثل بہگوت سیوا کر کے
جہان مین مشہور ہوئے کہتا ۱۴ हरिबंस جی ہربنس جیو کو اُن بہگوت کی قولون پر کہ جو سنکہچن سیر ابہجن کرتے ہین
جلد اونکو ملتا ہون کمال اعتقاد تہا مثل اوس شخص کے کہ جسنے بر وقت گنگا اشنان کی اپنا گہر یہ جا لی کہ وہ ہی اوسکے
پاس تہا دان کر دیا تہا سب سرمایہ خیرات کر کے اور تارک دنیا ہو کر بہگوت بہجن مین مصروف ہوئے اور ضبط اوقات
ایسا تہا کہ ایک لحظہ بلا بہگوت بہجن و سمرن خالی نہین جاتا تہا مدت العمر کوئے کلمہ بیہودہ کبہی زبان سے سرزد ہوا
رانا نج سپرد امین سرے رنگ جیو کے سیوک تہی صابر شاکر حلیم خوش خلق

نشٹہا ہفتدہم در تعریف مہما بہگوت سیوا (सेवा) و بیان کہ تہادہ بہگتا و پاشکان این نشٹہا

سرے رگہنندن سوامین کے چرن کملون کے اور وہ ریکہا کو پرنام کر کے بدہ اوتار کو کہ گیا جیو مین و ہارن کی کی اولاد سطے
ایک ضرورت کی جگ وغیرہ کی ہجو کرے اور پہر سب برہمون کو استہاپت کیا ڈنڈوت ہین (गया जी) قبل از بیان مہما
و تعریف سیوا کی ایک شک کا رفع کرنا ضرور ہوا اور وہ یہہ ہی کہ بہاگوت وغیرہ پورانون مین منجملہ نہہ قسم بہگتی
کے سیوا و پوجن و داس نشٹہا کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا اور بظاہر کچہہ فرق معلوم نہین ہوتا سو وجہہ علیحدہ علیحدہ
بیان کرنی شاسترون کی کیا ہے واضح ہو کہ سروپ سیوا نشٹہا کا حاضر باشی ہر وقت کی بخدمت اپنی مالک کے اور گوارا نہ ہونا

CC-O. Gurukul Kangri Collection

مہاجرت ایک لحظہ اور ایک پل کا اور بجا آوری جملہ خدمات کی جو پیش آوین ہمیشہ اور روی خدمت من بچن کرم سی ہوں سو
یوجن نشٹھاسی تو اس سیوا نشٹھا کو یہہ فرق ہوا کہ یو جانشٹھا اوسکو کہتی ہین جو صرف شانزدہ اقسام سے خبکا ذکر نشٹھا
ستم یعنے پرتماو آرجا نشٹھا مین مفصل تحریر ہوا ہو جا کیجاوے حصر اور پر حاضرے ہر وقت کی نہین اور مہاجرت
بہی اوس او پاشک کو گوارا ہو سکتے ہے اور داس نشٹھاسی یہہ فرق ہے کہ داس نام غلام کا ہے اور ادا کے خدمات
غلامی حاضرے و غیبت دونو حالت مین ممکن ہے غلام کو رضامندی آقا پر نظر رہتے ہے استبداد کسی امر مین نہین
کرسکتا ہما سیوا نشٹھا کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے اور کسطرح بیان ہو سکے کہ جسکے بدولت پورن برہم سچدآنند گہن
کا قرب حاصل ہوتا ہی جن کو منت مکت کہتی ہین وے اسی نشٹھاسی اوس درجہ پر قایم ہین بہاگوت مین لکھا ہے
کہ دیوتا یا راجہس یا آدمی یا پچھہ یا گندہرب کوئی ہووے نارائن کے چرن سیون سی پرم کلیان کو فایز ہوتا ہے
پھر لکھا ہے کہ ہی بہگوت تمہارے چرن مثل کشتی کے ہین اور اونکی سیوا مین جسکا دل لگا ہے وہ اس سنسار سمدر
کو مثل گو پد جل کے اوتر جاتا ہے کپل دیو جیو کا قول ہے کہ جو میرے چرن سیوا کرتی ہین اونکو سنسار کا دکھہ کبہی نہین ہوتا
ساتوین اسکند بہاگوت مین لکھا ہے کہ تب تک خوف اور غم اور طمع اور حرص و دیگر امور دکھہ کے دینے والے
ہین کہ جب تک بہگوت چرن سیوا مین دل نہین لگتا شیش شیشے بہاو جو شاستروں مین لکھا ہے اوسکی تشریح
शेषी शेष
یہہ ہی کہ جو چیز کسے اور شخص کیواسطی ہووے اوسکا نام شیش ہے اور جسکے واسطی وہ چیز ہوا وسکو شیشے کہتی ہین
جسطرح راجا کے متعلق ملک و فوج و رعایا و دولت وغیرہ ہی سو راجا تو شیشے ہے اور دیگر لوازمہ متعلقہ راج شیش و علی ہذا القیاس
سوار تو شیشے ہے و گہوڑا لفر وغیرہ شیش سو جب کہ سلسلہ وار ایک کو دوسرے کا شیشے انتخاب کیا جاوے تو آخیر شیشے
ہونا بہگوت پر ختم ہوتا ہے کسواسطی کہ سب موجودات اور برہمانڈ جہان تک جسقدر ظاہر و باطن کو نظر آوین بہگوت
کیواسطے ہین اور بہگوت کے متعلق بہگوت سی زیادہ کوئے نہین اور اسیطرح جب شیش کا آخیر درجہ تلاش
کیا جاتا ہے تو شیش ناگ پر ختم ہوتا ہے کسواسطے کہ جسحالت مین کل موجودات کو بہگوت کے واسطے قرار دیا گیا
تو تلاش کرنا چاہئے کہ سب سے زیادہ کون سے چیز بہگوت سے متعلق ہے جو چیز کہ انتہا درجہ سے متعلق بہگوت کے
ہووے وہ ہے سب شیش چیزون مین منتخب او منتہی شیش ہے سو یہہ علامات شیش ناگ جیو مین پائے
گئے یعنے کوئی عضو شیش جیو کا ایسا نہین کہ بہگوت سیوا مین خالی ہووے جسم تو بجا پلنگ ہے اور

Gyaan Kosha

ملایم حصہ جسم کا بجای توشک کی اور ہزار سر یعنی پہن بجای چندوہ یعنی سایبان کی اور ہزار سر پر جو من یعنی جواہر ہین
وے بجاے دیپ مالکا کے اور زہر آلودہ سو آتش کو روک کر جو سر دوم کا لیتا ہی وہ بجای بادکش کے زبان سی بہگوت کا
نام لیتے ہین اور ظاہر و باطن کی آنکھون سی ہر وقت درشن انت گن اور سو بہاد ہام بہگوت کی روپ انوپ کا کرتے
ہین ناسکا سی بہگوت جسم کے خوشبویات اور تلشی سونگہتے ہین اور چونکہ سرپ جون کو بہگوت نے کان نہین دیے
آنکہہ ہی سماعت کا کام دیتے ہین اسواسطی آنکھون کی راہ سی بہگوت مکہہ سے جو بید اور منتر بجاے دم کے نکلتی ہین
معہ اصل الفاظ اور معنے کے دل مین دہارن کرتے ہین غرض سب عضو شیش کے جیو بہگوت سیوا مین لگی ہوئی ہین اور
سب عضو کا ہونا صرف واسطی بہگوت سیوا کی ہی اور کبہی اوس سیوا سی برای دم یا ساعت جہاجرت نہین ہوگے
اسی واسطی اونکا نام شیش مشہور ہوکر درجہ اخیر و انتہا شیش ہونی کا اونپر ختم ہوا سو مطلب اس تحریر سی یہہ ہی کہ سیوا
بہگوت کے ایسی ہو کہ ظاہر و باطن کے عضو مین سی کوئی عضو خالی از سیوا نہ ہووے اس درجہ کو جسکی سیوا پہونچ جاتے
ہی اوسیکا نام شیش ہے اور وہ ہی انت اور وہ ہی نت مُکت ہی اور وہ ہی خواص اور وہ ہی پار رشد اور اوسیکا نام
سایپ مکتی الاہی رامانج سنپر دا مین لفظ کینکرج جو مشہور ہی وہ مراد بہگوت سیوا سی ہی ابتدا حاصل ہونے
اوس درجہ کے یہہ ہے کہ جسقدر کام صبح سے آیندہ تک جس کسی عضو سی یہہ آدمی اپنی ذات کیواسطی کرتا ہے
وہ سب بہگوت سیوا کی متعلق تصور کر کے کرتا رہے اپنے ذات کا تعلق مطلق نہ سمجھے مثلاً رسوئی طیار کرتی ہے
تو چوکہ کا دینا اور جل کا لانا اور رسوئی کا بنانا بہ تصور رسوئی بہگوت کی ہو یا گہوڑا خرید کرنا ہے تو واسطی سوارے
بہگوت کی خرید کرے نہ اپنی ذات کیواسطی اور ہر وقت سواری یہہ تصور کرلے کہ بہگوت گہوڑی پر سوار ہین اور
خود بجاے نفر ہمراہ ہی یا کوئی پوشاک بنانی ہے تو بہگوت کیواسطی ہو نہ برای خود اور اول بہگوت کو پہناوے بعدہٗ
پرشاد بہگوت کا خود دہارن کری وعلی ہذا القیاس دیگر تمام کام شب و روز اور اپنی پیشہ کے اور اگر تارک دنیا ہو تو
جو کچھ بن اور جنگل مین جسم سے سرزد ہو سب بہگوت سیوا کیواسطی تصور کرے اپنی ذات سے کے خصوصیت
بالکل اوٹہا دیوے اور یہہ سیوا بہگوت مورتی کی کرے یا انسی و تصور یہ بہگوت روپ کی اور تصور و اعتقاد در
نوپ بہگوت کا ایسا ہو کہ گویا وہ پوشاک یا کوئی شی نذر کردہ بہگوت نی قبول و منظور فرمائی اور پرشاد مجکو عنایت
کیا صرف جمع و خرچ زبانی نہ ہو اور ہر یک کام اور ہر یک جس و حرکت مین کہ جو کسی امر کی واسطی ہو تصور بہگوت کا

CC-0. Gurukul Kangri Collection

برابر کرتا رہے اور واضح ہو کہ بعض معاملات متعلق بھگوت سیوا کی نشٹھا ہشتم یعنی پرتما وار جا نشٹھا مین ہی مندرج ہوے
مین کہان تک لکھا جاوے خلاصہ یہہ ہی کہ اگر زیادہ ہو سکے تو جسقدر سامان اور کام واسطی آرام و آسایش اپنے
ذات کی یہہ آدمے کرتا ہے وہ سب بھگوت کی واسطی کیا کرے اگرچہ وی سب سامان و اسباب اس آدمی کے ہے
آرام و آسایش کیواسطی ہو جاتی ہین لیکن بسبب کم نصیبی اور واژگونی طالع کے تصور بھگوت کا مقصود ہی رگھنندن
سو آمین اس دل کمبخت کو مین نی بہت سمجھایا بلکہ سمجھاتی سمجھاتی ہار گیا لیکن اس نابکار و نالایق کو کچھہ اثر نہین ہوتا
اب مجکو اپنی پرشانی تہہ اور تدبیر کے مطلق توقع نہین ہے صرف امیدوار آپ کے کرپا کا ہو کر عرض رہا ہون کہ جسطرح ہو سکے
آپ کے چرن کملون مین میرا دل لگی اور یہہ سماج آپ کے چرتر کا ہر یک ستک جن کو آنند کا دینی والا ہو سرے برج چند
مہاراج پرم رسک و رچھوار کو خبر پہونچی کہ برسانہ مین برکہبان (راد ہگان ۱۲) نندنی ایسے پرم سکمارے اور سوبھایان ہی کہ نظیر اپنے
ہر سہ لوک مین نہین رکھتے کمال شایق دیدار ہوئی اور یہہ ہی معلوم ہوا کہ موسم سانجھی مین ہر روزہ واسطی لینی پہولون کے
باغ مین آیا کرتے ہی چنانچہ اوس باغ مین کہ جسکی روبرو نندن بن (باغ دیوتا ہا ۱۲) نے کمال شرم سی آسمان کی راہ لے پہونچے اور
مثل گلہاے اوس باغ کی ہمہ تن چشم و نظر براہ تھے کہ یکایک جانب شمال سی ایک حسن اور سوبھا کو مجسم ہزارہا
سکھیون کی بیچ مین دیکھا اپنی چہرہ کے روشنے سی تمام باغ اور ہر چہار سمت کو روشن و درخشان و محو و مدہوش کرتے
ہوے آتی ہے زیورات و لباس زرق برق کی اوس آرایش و خوبصورتی کے ساتھہ زیب تن ہین کہ گویا سوبھا و
چھب و منوہرتا وغیرہ نی بصورت لباس اور زیور کے واسطے فریفتہ کرنے دل منموہن مہاراج کی ہر ایک عضو جسم
نول کشوری مہارانی (راد ہگان ۱۲) پر قیام کیا ہی اگرچہ بسو موہن و روپ اس مہاراج نی واسطی دیکھنی برج ناگری جیو کی ارادہ آئندہ چلنے کا
کیا لیکن کچھہ ایسا سایا اور رعب برباجی (راد ہگان ۱۲) کی حسن کا دل پر چھایا کہ اوسی جگہہ کھڑے رہے اور قدم آئندہ کو نہ اوٹھا اس
عرصہ مین برج چند نے لے خبر از آمد جیت چور و منموہن مہاراج کے اپنی سکھیون کی ساتھہ ہنستے و کھیلتے اور پہولون کو
توڑتے ہوئے قریب آپہونچے دیکھا کہ ایک نوجوان سیام سندر سروپ و الا زیورات (راد ہگان ۱۲) و لباس مکلف سی آراستہ
ایسی سج دہج کے ساتھہ ہے کہ جسپر کڑوروں کام دیو اور سرنگار قربان ہوتی ہین عاشقانہ مصروف دیدار اور دیکھنے کا
ہو کر دل از دست رفتہ اور نثار حسن مین محو و مدہوش کھڑا ہی چونکہ جزبہ عشق برج چند سوبھا دہام کا برج کشوری جیو کے
دل پر اثر کر گیا تھا سو اسطی برکہبان کشوری دیکھتی ہی اوس حسن و جمال بیمثال برج کشو مہاراج کی از خود رفتہ ہو کر چکور

Gangotri Gyaan Kosha

مکہہ چندر ماں کی ہو گئے اور پریا بیتم چار چشم ہو کر مستغرق مشاہدہ جمال و حسن و بہار ہمدگر کی ہوئے بعد ازان بر کہیان کمال

نی شر ما کر سکہیون سے پوچہا کہ یہہ نازنین نوجوان کون اور کہان کا اور کسکا ہے کہ بی خوف و خطر شوخ و بیباک بلا استفسار و اجازت

کے ہمارے باغ نو بہار مین گلہای نو شگفتہ کا طامع سا پہرتا ہے سکہیون نے کہ واقف اسرار دلی طرفین کے ہو گئے تہین

بہ طمع دیدار منموہن دیکہنے سماج ملاقات پریا پریتم کے حروف فرسودہ پریا جیو مین معنے نو عدیکر پیدا کر کی ایسی کلمات رمز و کنایہ

و ہنسے و مزاح کے شروع کئے کہ طرفین کا تعشق دو بالا ہو گیا اور سلسلہ ملاقات ہر روزہ کا مربوط و مضبوط ہوا اس موقع پر

بعض کا قول یہہ ہی کہ اوسے روز دونو نے گاندہرب بواہ کر لیا اگر اس قول کو یہ گواہے پورانون کی مضبوط کیا جاوے تو پرکیا

परकीया
بہاو والون کو ناگوار ہو گا اسواسطی تنقیح اوسکے مختصر اور اعتقاد ہر ایک بہاو والی کی چہوڑ دے اور واضح ہو کہ پریا پریتم کی

روپ کا بیان جو اس سماج مین نہین کیا تو وہ اور رجوعات طبع دہیان کرنے والے کے حصر رکہا کہ اس سماج کی موافق جیسے

روپ اور حسن پر طبیعت رجوع ہو ویسا ہی اپنی دل مین تصور کر لیوے کتہا لक्ष्मी لچہمی جگت جننی بہگوت کے

چرم پریا کا بہگوت کی سیوا مین اول درجہ ہے کہ ایک لحظہ بہگوت چرن سیوا سے علیحدہ نہین ہوتے اگرچہ لچہمی جیو اور

بہگوت مین کچہہ فرق نہین پر اسنے نام علیحدہ سے معلوم ہوتے ہین جسطرح لفظ اور معنے کہ حقیقت مین ایک بات ہے الا الفاظ

علیحدہ علیحدہ زبان زد ہین بلکہ جگل سروپ کے اوپاسکان نے دونو کو بدلایل ایک ہے ثابت کر دیا لیکن چونکہ بظاہر بہگوت

تو مالک اور لچہمی جیو سیوا کرنیوالے معلوم ہوتے ہین اسواسطی شاشترون نی لچہمی جیو کو بزمرہ بہگتان سیوا نشٹہا کی لکہا

اور مثل دیگر بہگتان کے جو تلاش لکہنے کسی چرتر خاص لچہمی جیو کے ہوئے تو معلوم ہوا کہ جسقدر چرتر بہگوت کی شاستر

اور پورانون مین مندرج ہین وہ سب لشمول لچہمی جیو اور بہگوت کی ہین کوئی چرتر ایسا نہین کہ خالی از چرتر لچہمی جیو کے ہو

اسواسطے سب چرتر مندرجہ بید و پوران وغیرہ کو لچہمی جیو کے چرتر سمجہہ لینے چاہئے اسیطرح سیتا مہارانی اور

رادہکا جیو اور رکمنی جیو کے چرترون کا حال ہے سر مو فرق نہین الا اوپاسک کے اعتقاد اور اوپاسنا کا +

کتہا ٢ शेषजी سیوا نشٹہا شیش ناگ جیو پر ختم ہوئے کہ بالکل جسم اونکا بہگوت سیوا مین لگا ہوا ہے

اور کبہے اوس سیوا سے سیری نہین ہوتی چنانچہ ذکر متعلق ہونے ہر ایک عضو اونکی کا بہگوت سیوا مین کتہا پرچہ مین مندرج تمہید

و تعریف اس سیوا نشٹہا کی ہوا تصریح دوبارہ کی ضرورت نہین جگت کی اوپکار اور اودہار مین اسقدر محبت ہے کہ ہمیشہ

بہگوت بہجن اور بید سرنے کا اوپدیش کرتی ہین اور چند شاستر جدید ایجاد کر کے مشہور کئے کہ واسطے اوتار نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

کی سنسار سمدر سی مضبوط پل ہوگئے منجملہ اونکے بیاکرن شاستر ایسا ہی کہ اگر وہ نہوتا تو بید اور شاستروں کے معنے دریافت نہو

پانچوان شاستر وہ ہی کہ جسقدر مشرب و مذہب جوگ اور بہگتی اور گیان وغیرہ کی خیال مین آتی ہین وسی شاستر سی رواج پائے

ساہت شاستر وہ ہے کہ رس بہید اور شاعری وغیرہ اوسیکے بدولت مروج ہوئی جب کبہی دہرم مین خلل واقع ہوا تو اوتار

دہارن کرکے پرم دہرم بہگوت بہگتی کا رواج دیا اور سب خلل دور کئی ششیش جیو کی چرتروں کو بہگوت چرتر سمجہنا چاہئی اور جس

حالت مین کہ بید و پوران وغیرہ اونکی ہما بیان نہین کرسکتے تو مجہہ مت مند کو تو کب عقل و تمیز ہی کہ ایکحرف بہی لکہہ سکے اور

چونکہ ششیش جیو کا نام اننت ہی تہا اونکی چرتروں کا انت کسی ہوسکتا ہی یعنی کون کہہ سکتا ہی کہتا ۳ विश्वक्सेनै

सुसेनै बलै प्रबलै जयै विजयै नंदै सुनंदै नंदै सुनंदै चंडै प्रचंडै कुमुदै कुमदाक्षै सीलै सुसीलै

بسوکسین و سوسین و بل و پربل و جی و بجی و نند و سونند و نند و سونند و چنڈ و پرچنڈ و کمد و کمداچہہ و سیل و سوسیل

شانزدہ دوارپال یعنی دربان بہگوت کی ہین اور ہروقت بہگوت سیوا مین حاضر رہتی ہین اگرچہ خدمتگذار

پارشد بہگوت کی بیرون از احاطہ تحریر ہین کہ ذرہ شمار ہوسکتے ہین لیکن بہگوت پارشدون کے شمار نہین ہوسکتی الا

دربان اور پارشدون مین شانزدہ پارشد مصرحہ بالا ہین اونکو ایسی محبت صادق اور اعتقاد کامل بہگوت سیوا مین ہے کہ کسیوقت

سوای بہگوت سیوا کے اور کوئی کام نہین بہگوت سروپ کا چنتون کرکے سیوا اور روپ کے پرم آنند مین مگن رہتی ہین اور

کبہی علیحدہ نہین ہوتی سلسلہ آواگون سی معرا و مبرا ہین اور ہر یک کو یہہ طاقت و سمرتہہ ہی کہ کروڑون برہمانڈ کو پیدا کرکے

پالن کرے اور پہر ناس کر دیوی بی شک بہگوت پارشد بہگوت روپ ہین اگر کسی کو یہہ اعتراض ہو کہ اگر جنم مرن سی پاک ہین

تو سنکادکون کی سات سے جی بجی پارشدون کی تین تین جنم کسواسطی ہوئی جواب یہہ ہے کہ جو مکت ہین اگر آدمی دیہہ

دہارن کرکے زمین پر رہین تو اونکی نسبت اطلاق آواگون نہین چنانچہ نارد و سنکادک و ششٹ جیو وغیرہ علاوہ ازان بہگوت

ہی واسطی ضرورت کی جسم دہارن کرتا ہے اگر بہگوت کے نسبت اطلاق آواگون کا کیا جاوی تو پارشدون کے نسبت بہی ممکن

ہے علاوہ ازان ایسا اتفاق کبہی نہین ہوا کہ جب اون پارشدون کا جنم ہوا تو بہگوت کا اوتار نہوا ہو اسئے یہہ بات

ثابت ہوئی کہ جسطرح کوئی راجا کسی ملک کو جاتا ہے تو اپنا سامان دیرہ خیمہ اور ملازمان کا اول بہیجدیا کرتا ہے اسیطرح

جب کبہی بہگوت کا پورن اوتار ہوا تو جو چرتر کرنے منظور تہی اونکا سامان اول ہی بہیجدیا چنانچہ یہہ بات بارہا

اور اگ سنکہتا سی ظاہر ہے سوای ازین بہگوت اپنی خواہش سے اس جہان مین اپنا روپ ظاہر کرلیتا ہے اسیطرح

اگر بارشہ ون نی یہی کہ بھگوت روپ مین ظاہر کر لیا تو کیا جاے اعتراض ہے اور ایک وجہہ یہہ بہی ہی کہ بھگوت خواہش

تعمیل سب مقدمات پر مقدم تر ہے جب کہ اونہون نی صرف واسطے تعمیل بھگوت خواہش کی اس سنسار مین یہہ وہاران

اور تعمیل بھگوت حکم کی کر کے پھر اوسی لوک مین چلے گئے تو آواگون کا اطلاق کب ہو سکتا ہی اب یہہ اعتراض ہے

کہ بھگوت سیوا کی اوپاشک ایک لحظہ کی علیحدگی گوارا نہین کر سکتے چنانچہ بروقت روانگی بن کے سری رگھنندن جی

نی لچھمن مہاراج کو اجازت اجودھیا مین رہنے کی دی چونکہ سیوا کی اوپاشک تھے بھگوت کا حکم قبول نہ کیا اور ہمراہ

سو ہر دوپارشد یعنی جی بجی کو بھگوت سیوا سی علیحدگے کسطرح گوارا ہوے یہہ اعتراض بجا اور معقول ہی جواب

کا اسیقدر کافی ہی کہ اونہون نے علیحدگی مین یہہ مطلب سمجہا کہ بھگوت کا اوتار جو ہمارے مارنے کیواسطے

دفعہ ہوگا اور اون چرترون کو کیرتن کر کے جگت کی لوگ بھگوت سیوا کرین گے تو وہ سیوا ہمارے ذریعہ سے

بس اسی بہتر اور کیا ہے کہ ہمارے سیوا کی عوض اسنکھیات اور بی شمار سیوا کرنی والے ہوجاوین اسواسطے

قبول کرے اور وہ فہمید اونکی راست ہوئے کہ قطع نظر بھگوت بھگتون کی بی شمار راچہس اور دیت اور پرم پا

بھگوت پد کو پراپت ہوئے کتہا हनुमानजी چرتر اور کتہا اور بھگتے اور بہا و ہنومان جیو کے ایسی پوتر ہین

رگھنندن سوآمین سنکر خوش ہوتی ہین اور بار بار کہلاتی ہین سری رگھنندن سوآمین کے چرتر جو سمندر اوترنے کو مضبوط

جہاز ہین ہنومان جیو کے چرتر اون جہازون کیواسطے مثل بادبان کے ہوے مہا ہنومان جیو کے کستی بیان ہوسکے

کہ تمام برہمانڈ اونکی سیوا اور کرپا کا احسان مند اور مشکور ہوا ستیا مہارانی جگت جننی کو تو بھگوت کا پیغام اور راون کے

قتل کی خبر سناکر اور رگھنندن سوآمین کے خدمت مین حاضر کر کے احسان مند کیا لچھمن مہاراج کیواسطی سنجیونی لا

اور موت کے پنجہ سے بچایا بھرت سترگھن جیو و اجودھیا باسیون کو بھگوت تشریف آورے کا پیغام سناکر ممنون

کیا اون کو قتل کرا کر سب دیوتاؤن کو مشکور فرمایا بھگوت چرتر سنسار مین مشہور کر کے سب شنندگان دنیا کو مرہون منت

اور پرم پد کا ادہکارے کیا غرض ایسا کوئی نہین کہ جسکے واسطی اوپکار ہنومان جیو نی نہ کیا ہو اگرچہ اکثر علوم مین ہنومان

جیو کا آچارج ہونا شاسترون مین لکھا ہے لیکن علم موسیقی اور برجہہ ودیا اور شستر ودیا اور بیاکرن اور سابت شاستر

مین بالتخصیص آچارج اول اور گورو پدوے ہنومان جیو کو ہے شیو جیو مہاراج کا اوتار ہین اور صرف واسطہ سیوا رگھنندن

سوآمین کے اوتار لیا اگرچہ سب نشٹھاؤن مین اعتقاد کامل اونکا ظاہر ہے لیکن سیوا نشٹھا مین اسواسطی مندرج کیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection

کہ خود بہگوت نی اونکی سیوا کو تقدیم دے اور ہر وقت بہگوت سیوا مین حاضر رہتے ہین بہگوت نام مین اسقدر اعتقاد
ہنومان جیو کو ہے کہ جب سری رگہنندن سوامی بعد فتح لنکا اجودہیا جیو مین آئی تو بہیکہن واسطی بہگوت مندر کی ایک
مالا جواہرات کے کہ اپنی نظیر اور عدیل نہین رکہتے تہے سمدر سے مانگ کر لایا اور جسوقت سری رگہنندن جی تخت راج سنگہاسن
پر براجمان ہوئی تو وہ مالا ندر کرے دیوتا اور راجا وغیرہ موجودین سبہا کو منا اوسکی لینی کی ہوئی بہگوت انترجامی مہاراج نی خیال
فرمایا کہ مالا ایک اور خواہندہ بی شمار پس ایسی شخص کو دینی چاہیئے کہ جسکو خواہش نہو چنانچہ ہنومان جیو کو پہنادی ہنومان جیو نے
جب اوس مالا کو دیکہا تو خیال کیا کہ بظاہر کوئی بات بہگوت بہگتی کے اس مالا مین نظر نہین آتے شاید اندر کوئی بات ہوگے
اسواسطی ایکدانہ کو توڑا اور اوسکو دیکہا جب اوسمین بہگوت نام نہ پایا تو دوسرے دانہ کو توڑا اور خالی از نام دیکہہ کر اوسکو
بہی ڈال دیا اسیطرح اکثر دانہ توڑ ڈالی جو دانہ توڑتی تہے خواہندگان مذکورین کا دل ٹوٹتا تہا اور دل ہی دلمین رنجیدہ ہوکر کہتے
تہے کہ بہگوت نی کیسی بی تمیز کو یہہ مالا بی بہا عنایت فرمائے کہ جو قدر اوسکے جواہرات کی نہین جانتا آخر ایک شخص نی رہا نگیا
اور ہنومان جیو سی پوچہا کہ کسواسطی ایسی بی نظیر مالا کو خراب کرتی ہو ہنومان جیو نی فرمایا کہ خراب نہین کرتا بلکہ ہر ایک
جواہر کے اندر رام نام کو دیکہتا ہون اوس شخص نے کہا کہ مہاراج کہین ایسی چیزون کے اندر رام نام ہوتا ہی ہنومان
جیو نی فرمایا کہ اگر رام نام اوسکی اندر نہین تو کسکام کے ہے اوسنے کہا کہ اگر یہہ حال آپ کے اعتقاد کا ہی تو آپ کی
اندر بہی رام نام ہونا چاہیئے ہنومان جیو نی فرمایا کہ البتہ ہونا چاہیئے اور یہہ کہکر چرم اپنی جسم کا اوکہاڑ کر دیکہایا تو ہر ایک
روم مین رام نام لکہا تہا سب معتقد ہنومان جیو کے بہگتی اور اعتقاد کی ہوئے گیتا شاستر بوقت مہابہارت جو بہگوت نے
ارجن کو اوپدیش کیا تو ہنومان جیو نی بہی کہ ارجن کے رتہہ پر براجمان تہی سنا ارجن تو بہول گیا اور ہنومان جیو کو ایک ایک حرف
یاد رہا بہگوت نی اجازت واسطی شرح کی دے کہ ہنومان جیو نے حسب اجازت شرح موافق منشاء بہگوت کے
تصنیف کی اور گیتا جیو کا رواج اس سنسار مین دیا کہ یہہ بات گیتا مہاتم سی ظاہر ہے اگرچہ وقت مہابہارتہہ بہگوت خود
سہایک ارجن کی تہی لیکن ہنومان جیو کا بہی وہ پرتاب ہوا کہ بہگوت نی خود سراہا اور مہابہارتہہ سی مفصل ظاہر ہے
کہتا ہن राजा जगत सिंह راجہ جگت سنگہہ پسر راجہ آنند سنگہہ بہگوت بہگتی اور سادہو سیوا کی ملکت مین بہی راجہ راجگان
ہوئے محبت صادق بہگوت سیوا مین ایسی رکہتے تہے کہ کبہی اوسمین تزلزل نہین ہوتا تہا جسقدر دولت و حشمت بی انتہا
خزانہ ظاہرے مین تہی اوسیقدر دولت و حشمت بہگتی کے دلمین رکہتے تہے جنہون نے بہنڈارا اپنی کو اپنی سیوا سے بہر

…tri Gyaan Kosha

کرلیا اور ایسا زبل جس جگت مین پہیلا پاکہ لا انتہا سکہہ لوگ بہگوت بہگت ہوگئی اقبال وہ تہا کہ دشمن مثل بید کے کانپتی ہے
بلکہ جسطرح آفتاب کے روشنے سے تاریکی خود بخود دور ہوجاتی ہی اسیطرح سب معدوم و نیست نابود ہوگئی تہی حکم مستقل
وہ تہا کہ رعایا کو آرام اور ترقی ہو اور کسی کو تاب عدول حکمی کی نہووے لچھمی نارائن کے سیوا کا یہہ نیم تہا کہ اگر کبہی اپنی راجدہانی
سے باہر جاتے تو بہگوت کی پالکی سب سے آگے چلتے اور خود مثل نوکران و غلامان کے پیچھے ہوتے جب کبہی اتفاق لڑائی
مقابلہ دشمن کا ہوتا تو مالک لڑائی اور فوج کے بہگوت ہوتے اور خود مثل ہراول یا بخشی فوج کی کام کرتے جسقدر کام صبح
سی تا صبح آئندہ بہگوت سیوا یعنی جاروب کشی و چوکہ و رسوئی و ظروف شوئی و سرنگار و بادکشی وغیرہ کی ہوتے
سب اپنی ہاتھ سے کرتے حتی کہ پانی بہگوت سیوا کے واسطے خود اپنے سر پر رکہہ لاتے شاہجہان آباد مین راجہ ممدوح
و دیگر راجگان مثل جسونت سنگہہ والی اودے پور و جی سنگہ والی جیپور وار دتہی سب نے یہہ حال بہگتی و سیوا کا سنا کمال
خوش اور اپنے اوپر خیال کرکے از بس شرمندہ اور محجوب ہوا ایک روز راجہ جی سنگہ و جسونت سنگہ کو ان کو
شوق درشن راجہ جگت سنگہ ممدوح کا بروقت لانی جل کے ہوا چنانچہ دو چار گہڑی رات رہی برسر راہ جا بیٹہی اور
اس سماج سی درشن ہوئے کہ تنبور و سنکہہ و گہڑیال بجتے اور صدہا خدمت گار و غلام کے ہمراہ اور خود راجہ اپنی سر پر بہگوت سیوا کا
جل سبو چہ طلائی مین لئے ہوئے زبان پر نام اور دل مین بہگوت سروپ تلک اور مالا دہارن کئے ہوئے پابرہنہ جاتے
تہے ہر دو راجگان مذکورین کو تاب نہ رہی اور ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے قدمون مین پڑے پہر دست بستہ گذارش کیا
کہ زندگانی کا لطف تمکو ہے بہگوت نی عطا فرمایا ہی کیا معنے کہ بہگتے کا سکہہ اور راج تو دنیا مین نصیب ہوا اور پرم دہام
اور بہگوت کا سروپ اوس جہان مین ملیگا راجا جگت سنگہ نی بجانب راجہ جیسنگہ کی مخاطب ہوکر فرمایا کہ مین ناچیز و
نالائق ہون مجہہ سی کیا بہگوت سیوا اور خدمت ہوسکتے ہے البتہ ہمشیرہ تمہارے بہگوت بہگت ہی کہ اوسکی ست سنگ
اور توجہہ سی قدری قلیل میری طبیعت بہی طرف بہگوت سیوا کے رجوع ہونی لگی ہے راجا جیسنگہ کو بدریافت حال بہگتی
اوپرتاپ دیپ کنور اپنے ہمشیر کے کمال خوشی ہوئی اور کسی سبب سے جو کچہہ ناراضی با ہمدگر ہمشیرہ اور برادر کی ہوگئی تہی
اوسکو دلسی دور کرکے دیہات جاگیر اوسکی جو ضبط کرلئے تہے چہوڑ دئے اور نقد و زیور و لباس وغیرہ واسطی اوسکی بہیجکر
درخواست معافی اپنے قصورات کی کرے دیپ کنور نی بجواب اوسکی خط معافی قصورات کا اپنی بہائی کو لکہا اور واسطے
بہگوت بہگتی و سادہو سیوا کے ہدایت فرمائے ہے بہگوت کرپا سندہ مہاراج اس پاپ پنچ اور ست مند پربہی کچہہ ایسی نظر رحم

CC-O. Gurukul Kangri Collection

کی ہووے کہ اپنی حقیقت کو جو کانی کوڑے کی برابر بہی نہین خوب سمجھہ کر و تشخیص اور خود بینی کو چہوڑ کر سرے رگہنندن ہو امین کے
چرن سرن ہو کتہا कवरकिशो. کنور کشور نبیرہ راجہ کہمال بہگوت بہگتی کے کمال معتقد اور پریم کے مجسم عاقل خوش
سخن شیرین گفتار ہوے بہگوت بہگتی کو جہان مین رواج دیکر ہر خاص و عام کو مشکور و ثنا خوان اپنے عادات نیک کا کیا
باوجودیکہ کم عمر تہی لیکن بہگوت بہگتی مین جوانان اور پیرانہ سالان سی نہے سبقت لی گئی اپنی جد باجد کے نصحت کو ایسا
نباہا کہ مدت العمر کبہی اوسی تجاوز و تفاوت نہ کیا یعنی جسوقت راجہ کہمال دادا اونکا دیہہ تیاگ کرنے لگا تو چشم پر نم ہو کر شتاب
ہو الپسران نی عرض کیا کہ خزانہ و ملک و اسباب وغیرہ سب کچھہ موجود ہے جو چاہین سو خیرات کرین مقام افسوس کیا ہی راجا نے
فرمایا کہ اون امور مین سی کسی امر کا تاسف نہین کہ جو کام نیک مثل خیرات وغیرات کے کرنے واجب تہے سب کچھہ کر لئی لیکن دو بات کا
افسوس ہے ایک یہہ کہ کبہی بہگوت سیوا کے واسطے کالس جل کا اپنے سر پر لا کر سیوا نہ کری دویم یہہ کہ نوپر باندہ کر کبہی بہگوت
کی سامنی نرت نہ کیا الپسران راجہ سنکر خاموش ہوے لیکن کشور نبیرہ راجہ نے کہڑا ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ اس غلام کو اجازت
ہووے جب تک زندہ ہون بدل و جان تعمیل کرونگا اور کبہی خلاف نہوگا راجہ ممدوح اوسی حالت مین کمال شادمانی اور فرحت سے
اوٹہا اور کنور کشور کو چہاتی سے لگایا و ہر دو خدمت ممدوحہ کے اجازت دیکر پرم دہام کی راہ لی کنور موصوف نی اوس حکم راجا کو
ایسا کچھہ نباہا کہ قلم کو تحریر کے طاقت نہین جسم تو بہگوت سیوا مین لگا دیا اور دل بہگوت کے تصور مین زبان بہگوت نام اور حرکت
کی کیرتن مین اور چشم ظاہر و باطن کے بہگوت روپ کے چنتون مین بہگوت بہگتی کا ایسا رواج دیا کہ بہگوت بہگتون نے تعریفات
تمام زمانہ مین بیان کی کتہا नरहरियानंद نرہریانند جیو ایسی پرم بہگت ہوئی کہ دن رات سوائے بہگوت سیوا کے
اور کچھہ کام نہ تہا اور ہمیشہ و ہر وقت طیاری سامان بہگوت سیوا مین رہتے تہے ایک روز بہگوت رسوئی کا چوکہ وغیرہ درست
کرکے مستعد طیاری بہگوت رسوئی کے ہوئی گہر مین لکڑی نہ پایا اور بارش بشدت ہو رہے تہے اسواسطے بازار سی بہی نہ ملی چونکہ بہگوت
سیوا جملہ مقدمات پر مقدم تر ہے اور سب دیوتا نہے اسبات پر متفق ہین اسواسطے بہگوت رسوئین دیر کرنا مناسب نہ جانکر
مکان درگا مین کہ قریب اونکی مکان کے تہا گئے اور شقف اوتارنی لگے درگا مہارانی اس کامل اعتقاد بہگوت سیوا سے خوش
ہوئے اور نرہریانند جیو سی فرمایا کہ مکان کو خراب نکرو لکڑے تمہاری گہر پہونچتے رہین گے نرہریانند جیو واپس آئی اور بقدر ضرورت
ہر روزہ کے لکڑے پہونچتے رہے ایک زنکہ ہمسایہ اس حال سی واقف ہوگئی اور اپنی شوہر سی کہا کہ نرہریانند نی درگا کو دہمکا کر لکڑے
کا پہونچانا ذمہ درگا کے مقرر کر دیا اگر تو بہی ایسا ہی کری تو ہر روز نہ لکڑے بلا فکر آتے رہین وہ نادان درگا کے مکان پر پہونچا

اور اول ہے یہا و لامکان پر پارا تہا کہ درگا مہارانی نے سرنجی کو اور پانو اوپر کو کرکے لٹکا دیا جب جان سی تنگ ہوئے تو پکار
کہی درگا مہارانی ماتا اب کے دفعہ جان بخشی کردی پھر ایسا قصور نہین ہوگا درگا نی فرمایا کہ اگر میری عوض نرہر یانند کے گہر
لکڑی پہونچا تا رہی تو جان بخشی ہوسکتی ہی ورنہ اسیوقت جان لیتی ہون لاچار ہوکر حکم درگا کا قبول کیا اور درگا کی سرسی بیگار ٹلی بہگوت
سیوا کے مہما جو کچہ کوئی بیان کری یا لکہی وہ کم از کم ہی شیش اور سار داسی ہی بیان نہین ہوسکتا ہی کتہا ۸ प्रेमनिधि
پریم ندہ جیو قوم براہمن ساکن آگرہ بحسن ظاہر و باطن آراستہ شرین کلام نو دہا بہگتے سے بہگتون کو آنند کی دینے والی باوجود تعلقات
خانہ داری لبسبب ہونے اگیان کے سب سے بی تعلق نیک رو یہ سنجی بہگوت بہگتون کے ست سنگ مین نیم والے اور راحم ہوئے حقیقت مین
پریم کے ندہ تہی اور کسی شخص نے یہہ نام اونکا صحیح اور نفس الامر تجویز کیا ہمیشہ چار گہری رات سی اوٹہہ کر بہگوت سیوا مین مصروف ہوتے
اور واسطی سیوا اور اشنان بہگوت کے جمنا جل اپنی سر پر رکہہ کر لاتی ایک دفعہ موسم برسات مین جا بجا کیچ از بس تہے متفکر
ہوئے کہ اگر بعد طلوع آفتاب جمنا جل لاوین تو بسبب کثرت آمد و شد لوگون کے احتمال سپرس کسی قوم نیچ کا ہی اور اگر قبل از
طلوع آفتاب جاوین تو بسبب تاریکی و شدت خلاب شاید کہین گر پڑین اور سبوچہ آب مین نقصان آجاوے آخر کار سپرش ہونا
نیچ کا گوارا نہ ہوا اور بحالت بارش گہڑا سر پر رکہہ کر چلے دروازہ سی قدم باہر رکہا تہا بہگت تبل کرنا کر سوا مین اونکی دلے
سیوا سے خوش ہوکر بہ صورت طفل دوازدہ سالہ مشعل لیکر آگی آگی پریم ندہ جیو کے ہو لئے پریم ندہ جیو نے جو نظر پہلے
اوہری اوس پرم موہن مشعلچی کا سبزہ رنگ آنکہین سیلے اور البیلے گہونگہر والی زلفین چہرہ سرخ باندہی ہوئی کمر مثل مشعلچیون کے
کسی ہوئی ہاتہہ مین مشعل دیکہا تو فریفتہ اور موہت ہوگئی اگرچہ یہہ خیال ہوا کہ اپنی آقا کو پہونچا کر اپنی گہر جاتا ہے مگر باامید او
دیکہنی کے جسطرف کو وہ چلا ہمراہ ہو لئے اور جمنا جیو پر پہونچے پریم ندہ جیو بعد اشنان کے سبوچہ جمنا جل کا بہر کر اور سر پر
رکہکر چلے اور گہر آئے سبوچہ بہگوت مندر مین رکہہ کر فی الفور تلاش اوس مشعلچی روشنی بخش دیدہ ظاہر اور باطن کے کری کہین
نشان نہ ملا جان لیا کہ ایسے روپ والا سوا اوس برج کشور چیت چور کی اور کون ہے کہ ایک نگاہ مین اپنا غلام کر لیوی اور اوس
پرم دیال کرنا کر سی سوای ایسا اور کون سوآمی ہے کہ سیوک کے تہوڑی سی تکلیف کی واسطے اوس اپنی الیشرتا کو کہ جسکا بید
اور برہما بہی پار نہین پاتے چہوڑ کر فی الفور حاضر ہو یہہ سمجہ کر مصروف بہگوت سیوا اور بہجن کے ہوئی یہہ نیم تہا کہ جب
بہگوت سیوا سی فراغت ہوتے تو بہگوت چرتر ونکا کیرتن کیا کرتی اور چونکہ نہایت پریم سی کتہا کہتے تہے تو سامعین بکثرت آتے
تہی بعد کتہا سماج گان اور کیرتن کا ہوتا تہا اور سب بہگوت کے بہاو اور بہگتی مین لوٹن ہوتے تو تہی ہمیشہ اور پاپ آتما لوگون کو کہ ہمیشہ بہگوت

CC-O. Gurukul Kangri Collection

چترون کی اور بہگتون کی مخالف رہی ہین یہہ بات ناگوار تہی بحضور بادشاہ مستغاثی ہوئے اور خفیہ غمازی کری کہ پریم ندہ تہم
کے عورات کو بہ بہانہ کتہا اپنی گہر پر فراہم کرتا ہے کہ یہہ بات موجب فساد کا ہے بادشاہ نے چوبدار بہیجا اور اوسنے واسطی جلد جلنے
کے تاکید کرے اوسوقت پریم ندہ جیو بہگوت کیواسطی جل لئی جاتی تہی بسبب جلدی چوبدار کے جل کا پلانا سہو ہو گیا اور بادشاہ
کے روبرو آئی بادشاہ نی حال پوچہا پریم ندہ جیو نے جو راست بات تہی بیان کردی کہ بہگوت کتہا کا کیرتن کیا کرتا ہون او جماعت
مین کوئی عورت آوی خواہ مرد ممانعت نہین ہو سکتی کہ شیوہ نیکی مردے اور دہرم سی خلاف ہی لیکن عورت کو نظر بد دیکہنے
سے عذاب عظیم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ تمہارے محلہ کے لوگون نی حال تمہارا انبو عدیگر کہا ہے سو ہم حقیقت حال کو دریافت
کرینگی یہہ کہکر پریم ندہ کو نظر بند کیا اور محل مین چلا گیا رات کو جب بادشاہ سویا تو خواب مین بہگوت نی بصورت اوسکی اشتادیو
کی فرمایا کہ ہمکو تشنگی ہے بادشاہ نی کہا کہ پانی آبدارخانہ مین موجود ہے نوش فرماوین اس جواب سے بہگوت کو غصہ آگیا
اور فرمایا کہ آبدارخانہ کی پانی کو کون پیتا ہے اور ایک لات ماری کہ ہمارے بات نہین سنتا بادشاہ نی عرض کیا کہ جسکو
ارشاد ہو پانی حاضر لاوے فرمایا کہ جو ہمارا آبدار اور پانی پلانے والا ہے اوسکو تو قید کر لیا پانی کون پلاوے بادشاہ کے
انکہہ کہل گئی اور بہ اعزاز تمام پریم ندہ جیو کو بولایا اور اپنا سر اونکی قدمون مین رکہہ کر عذرات کئے اور کہا کہ آپ جلد تشریف
لے جاوین جو تشنگی کی ہی تشنگی کا رفع کرنیوالا ہے وہ بلا آپکے تشنہ ہی اور مجکو خادم اپنا تصور کرکے جو ملک و مال
وغیرہ مطلوب ہو ارشاد فرماو کہ پیشکش کرون پریم ندہ جیو نے بسبب اسکے کہ بہگوت بہگتون کو سوائے بہگوت کے اور
کچہہ مطلوب نہین ہوتا ملک و مال وغیرہ بی حقیقت و ناچیز ہے کچہہ قبول نہ کیا اور رخصت ہوئی بادشاہ نی مشعل ساتہہ
दیکر اونکے گہر پہونچا دیا اور اوسیوقت پریم ندہ جیو نے جل بہگوت کے ارپن کیا کہ تشنگی رفع ہوئی کہتا ۹ जयमल्ल
جیمل راجہ میرتہ پریم بہگوت بہگت ہوئے بعض اونکو میران بائی جیو کا چہوٹا بہائی کہتے ہین دس گہڑے دن چڑہے
تک بہگوت کے سیوا پوجا مین مصروف رہتے تہے اور حکم تہا کہ سیوا کے وقت کوئے شخص پاس نہ آوے
ورنہ لایق قتل متصور ہوگا سبب یہہ کہ دل کو دوسرے طرف توجہ نہو کسی ہمقوم دشمن کو یہہ خبر پہونچے اور جو وقت راجہ
ممدوح کے سیوا پوجن کا تہا اوسیوقت فوج کثیر لے کر چڑہ آیا جب او چڑہ آنے کا غلغلہ شہر مین ہوا تو بخوف راجہ کی کوئے
واسطے خبر کے نہ گیا الا والدہ راجا ممدوح نی جاکر سب حال بیان کیا راجا نی جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکہین بہگوت سب بہتر
کرینگے اور بدستور بہگوت سیوا مین مصروف رہی اشتر سو دن ہوا راج کہ ہر وقت اور ہر سیوا کے ساتہہ ہی اپنے بہگتون کے

...tri Gyaan Kosha

مسلح اور کمربستہ رہتی ہین راجا کے اسپ پر سوار ہوکر فوج مخالف پر پہونچی اور لحظہ مین اوس سب لشکر کو منہزم اور زیر و زبر کر دیا راجہ جمیل بعد فراغت بھگوت سیوا کے جب باہر آئی تو آمادہ مقابلہ دشمن کے ہوئے اسپ سواری خاص کو عرق عرق دیکھکر متعجب ہو گئے لیکن بسبب جلدی سواری کے کچھ خیال نہ کیا اور دوسری گھوڑے پر سوار ہوکر معہ فوج مقابل غنیم کے پہونچے اول اپنی غنیم کو یہ دیکھا کہ زمین پر پڑا ہے اور بیتاب و بیقرار ہے اوسنی راجہ جمیل سی پوچھا کہ تمہارے لشکر مین وہ شیام سروپ پرم انوپ سپاہی کون تھا جسنے تنہا آکر تمام میرے فوج کو قتل کر دیا اور میرا دل اپنی ساتھ لے گیا راجہ جمیل نی جواب دیا کہ بھائی تیرے قسمت نیک کے تعریف کسی بیان ہو سکی کہ مجکو وہ سپاہی احتک کبھی خواب مین بھی نظر نہین آیا اور تجکو درشن ہوئے وہ شخص سب چرتر بھگوت کے جانکر معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی اختیار کرکے کرتارتھ ہو گیا راجہ جمیل موصوف کو موسم گرمی یہہ خیال ہوا کہ از بسکہ بے اعتقادی و گستاخی ہے کہ بھگوت تو نیچی مندر مین کہ جہان ہوا کا نام و نشان نہین پہونچتا آرام فرماوین اور ہم بالاخانہ پر ہوادار مکانو مین سووین اسواسطی ایک بنگلہ مکلف سہ منزلہ تیار کرایا اور اوسکو فرش و پردہ چھت بند وغیرہ کمخاب و زردوزی و جھالر مقیش و موتی سی سجایا ایک پلنگ طلائی و نقرئی توشک و چادر و تکیہ وغیرہ سی طیار کرکے اوسمین بچھایا اور سب سامان شب خوابی مثل شیرینی و پاندان و عطردان و اوگالدان وغیرہ کے رکھکر بھگوت کو مانسی تصور سی اوسمین آرام کرایا خود مسلح و کمربستہ واسطی چوکی اور پہرہ کے گرد بنگلہ پھرتی رہے اور تصور روپ بھگوت سی پرم آنند مین پھرتے رہے ہر روزہ آرایش بنگلہ اور خدمت ظروف شوی و جاروب کشی وغیرہ بدست خود کیا کرتے اور کسی ملازم و خدمتگار کو اوس سیوا و خدمت مین دخل نہ دیتی بھگوت نی جو لا انتہا پریم اور عشق راجہ ممدوح کو سیوا مین دیکھا تو حسب قول اپنے مندرجہ گیتا جیو کے کہ جسطرح میرے بھگت مجکو سیون کرتے ہین اوسیطرح اونپر ظاہر ہوتا ہون اوس سیوا کو ایسا منظور اور مقبول فرمایا کہ ہر روزہ صبح کو علامت خرچ ہونے شیرینی اور پان اور عطر اور پانی کے اور نشان داتون کرنیکا اور اوگالدان مین اوگال ہونے کا بخوبی راجا کو معلوم ہوا کرتا اور راجہ اوس کرپا بھگوت سی پرم پریم کے سمدر مین غوطہ لگایا کرتے چند روز جب اسطرح گذرے اور محل مین جانا ہوا تو رانی کو خیال ہوا کہ راجا شاید کسی عورت کو اوس بنگلہ مین بولاتا ہے واسطے دریافت حال کے اوپر چڑھ کر جو بنگلہ کو دیکھا تو ایک لڑکا قریب جوانی پرم سوبھایمان شیام سندر سروپ پیتامبر پہنی ہوئی آرام مین پایا معتقد ہوئے اور صبحی یہہ حال راجا سے کہا راجا اگرچہ بظاہر اس حرکت رانی سی ناراض ہوئی لیکن دل مین یہہ خیال کیا کہ پریم بدبھاگ کی یہہ استری ہی کہ اوسکو

CC-O. Gurukul Kangri Collection

بہگوت درشن ہوئے کہتا۔ आसकरण اسکرن راجہ نرورگڈہ پسر مہاراجہ بہیم سنگہہ کچہوایہ سواءمین لیلہ جیو کی چیلہ
कीरत
دہرماتما اور پریم بہاگوت گن وان نیک عمل عاقل شیرین کلام شجاع مستقل مزاج سخاوت شعار سادہو سیوی تھے سری جانکی ملبہ اور
رادہا بہرجن کے نیم والے ہوئے یعنی سری رگہنندن سوامین اور سری کرشن مہاراج کو ایک روپ جانتی تہے مثل بعض اوپاسکان
کے کم دیشی کے نظر نہی تہیں دگہڑی دیتہڈہی تک بہگوت کے سیوا اور پوجن نہایت بہگتے اور بہاوسے کرتی تہی اور دربانان کو حکم
تہا کہ کوئی شخص اوسوقت روبرو نہ آنی پاوے اور نہ کسی معاملہ کے خبر ہو اتفاقاً بادشاہ وقت کا دیرہ آیا اور صبحی کسی کام ضرور کے
کیواسطی طلب کیا سزاولان شاہی جو آئی تو کسی نی اونکی حکم پر التفات نکیا اور نہ راجہ تک خبر ہونچا سے سزاولان نی بحضور بادشاہ
حال بی التفاتی کا عرض کیا اور بادشاہ نے پرغضب ہوکر فوج جرار تعینات کے لیکن تب بہی راجا تک کوئی گیا اور نکچہہ خیال امد
فوج کا ہوا سردار فوج نی بادشاہ کو کہلا بہیجا کہ باوجود تعیناتی فوج کے کوئے راجا تک خبر نہین پہونچاتا اگر حکم ہو تو جنگ شروع ہوے
بادشاہ یہہ حال سنکر خود آیا اور دربانان نی صرف بادشاہ کو اندر جانی دیا بادشاہ نی دیکہا کہ آسکرن جیو بعد فراغ از سیوا و پوجن
بہگوت کے سامنی ڈنڈوت کرتی ہین بادشاہ تا دیر کہڑا رہا اور آخر تلوار راجا کے پانون مین مارے کہ انڈے کٹ گئی لیکن راجانی تب
بہی کچہہ التفات نہ کیا اور نہ زخم کا خیال ہوا کہ دل بہگوت روپ مین تدا کار ہو رہا اور جسطرف کہ دل ہو اوسطرف کا دکہہ سکہہ
لب محسوس ہوتا ہے چنانچہ بہگوت نی فرمایا ہی کہ جن لوگونکا دل سیر کتہا اور چرنون مین ہے نہین لگا دکہہ سکہہ اونکو معلوم ہوا کرے
ہین بعد فراغ از ڈنڈوت اور پوجا وغیرہ دروازہ مندر پر چلمن ڈال کر باہر آئے اور بادشاہ کو دیکہہ کر حسب قاعدہ تعظیم کرے
یہہ حال دیکہہ کر اور اوپر صدق اعتقاد اور محبت درا جا کی خیال کر کے از بس محظوظ ہوا اور نادم ہو کر عذرات کئی تفضلات و
عنایات بادشاہانہ مبذول فرمائی اور سب راجگان مین معزز و محترم سمجہا بعد چندی راجا موصوف پرم دہام کو گئی بادشاہ سنکر متاسف
ہوا اور واسطی سیوا اور اگ بہوگ مندر سری ہن جیو راجہ معہد کے چند گانو جاگیر کے مقرر کر دے کہ ابتک معاف ہین +

سوہارد
نشٹہا ہیچدہم در تعریف وہماسو ہار دو بیان حالات شش بہگت اوپاسکان این نشٹہا
رشتہ داری ۱۲

कलकी
सुखकोश
سری رگہنندن سوامین کے چرن کملون کی اشٹ کون یعنی ہشت پہلو ریکہا کو ڈنڈوت کر کے کلکی اوتار کہ جسکو نہہ کلنک کہتے
ہین پرنام کرتا ہون اور وہ اوتار بہ اخیر کلجگ سنبہل مین دہارن کرینگے اور کلجگ وگنا ہونکا صفحہ دنیا سی اوٹہا دیوینگے ظاہر ہے

...otri Gyaan Kosha

کہ جسقدر رشتہ دنیا مین مروج ہین سنبندہ یعنی رشتہای مفصلہ ذیل سی مشتق اور پیدا ہوتی ہین اول شیش شیشی शेष शेषी (باقی ۱۲ باقی والا ۱۲)

دوم انش انشی अंश अंशी (حصہ ۱۲ حصہ کا مالک ۱۲) سیوم شریر شریری शरीर शरीरी (جسم ۱۲ جسم کا مالک ۱۲) چہارم پت پتنی पति पत्नी (شوہر یا مالک زوجہ ۱۲) پنجم رکہیہ رکہجک रक्ष्य रक्षक (جسکی نگہبانی کری جاوے ۱۲ نگہبان) ششم پوجیہ پوجک पूज्य पूजक (لائق پرستش ۱۲ پرستش کرنیوالا ۱۲) ہفتم سیوبیہ سیوک सेव्य सेवक (سیوا کرنے کے لائق ۱۲ سیوا کرنے والا ۱۲) ہشتم جنیہ جنک जन्य जनक (پسر والد) نہم گورو سکہیہ गुरु शिष्य (مرشد ۱۲ مرید ۱۲) سو جملہ سنبندہ مذکورہ بالا

پر جو بخوبی غور ہوتی ہے تو درجہ اخیر و انتہا کا اوسطرف تو ایشر پر ختم ہوتا ہے اور اسطرف جیو یعنی ذی روح پر اگرچہ مفصل شرح سلسلہ وار انتہا کا درجہ ختم ہونیکے ایشر اور جیو پر سیوا انشٹہا مین مندرج ہوئے یعنی جو شرح شیش شیشی لفظ کی وہان مندرج ہوئی ہے وہی باقی سنبندہ کیواسطی بہی سمجہہ لینے چاہئے لیکن برای سریع الفہمی ایک دو لفظ کی شرح یہان بہی لکہتا ہون یعنے لائق پرستش یا لائق سیوا یا نگہبان یا کوی سی سنبندہ والا جو سب مین بزرگ اور قدیم اور آیندہ بہی ہمیشہ رہیگا اور پہلی تہا اور اوس سنبندہ کی قواعد کو جاننے والا اور نباہ کر دینی والا اگر تلاش کیا جاوے تو بھگوت سے زیادہ اور بہتر کوئی نہین اور اسیواسطی رکہجک و پت و پوجیہ و گورو و پتا وغیرہ نام بھگوت کی بشن سہسرنام یا دیگر سہسرناموں و استوتروں مین قرار دئی گئی درینصورت اوسطرف تو انتہا کا درجہ بھگوت پر ختم ہوا اور پوجا کرنی والون اور سیوا کرنی والون یا مستدعیان نگہبانی یا شریری وغیرہ مین جو تلاش ہوتی ہے تو جیو یعنی ذی روح پر خاتمہ ہوتا ہے کہ جیو سی بہتر اون امور مین کوئی نہین اور اونمین بہی آدمی جسم بس سنبندہ یعنی رشتہ ایشر و جیو پر ختم ہوا اور یہہ رشتہ انادی اور قدیم یعنی اوس روز سی ہی کہ جس روز سی یہہ جیو ایشر انس سے ظاہر ہو کر موسوم بہ جیو ہوا اور صفت یہہ کہ آیندہ کو ہمیشہ بنا رہیگا درینصورت جب کہ ایسا رشتہ قدیمی مابین جیو اور ایشر کی مربوط و مضبوط ہی تو کمال واجب اور ضرور ہے کہ جو رشتہ قرابت ظاہری و دنیاوی ہین وہ بہی بھگوت کے ہی ساتہہ جاری اور ساری کئی جاوین اور اس باب مین بھگوت نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ جو مجکو رشتہ دار اپنا جان کر سیون کرتا ہے وہ مجکو پرابت ہوتا ہے بہاگوت و مہابہارتہہ کے چند قول ہو کہ ذکر امر کے ہین پہر گیتا جیو اور ایکادشی اور شانت پرب مہابہارتہہ مین بار بار یہہ ذکر آیا ہی کہ جو جس بہاو سی بھگوت کا آرادہن کرتا ہے بھگوت اوسی بہاو سی اوس پر ظاہر ہوتا اور صدہا ہزار کہتا مندرجہ پوران اور اس بہگت مال کی شاہد اس قول کے ہین ورنہ کہان وہ پورن برہم سچدانند گہن کہ جسکو بید نیت نیت کہتے ہین اور جسکے سروپ گیان اور مہما کی بیان مین برہما و شیو عقل و قیاس کے عقل کے چراغ گل ہین اور کہان رام کرشن نرسنگہہ باون وغیرہ اوتار دہارن کرکی ہر یک بہگت کے بہاونا اور خواہش کو مد نظر

H. Hari Dass Sabir, Nabha (State).

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

غرض مطلب اور خلاصہ اس گفتگو کا یہہ ہی کہ دنیا مین رشتہ قرابت کا ایسا سلسلہ ہی کہ اوسکے سبب سے خواہ نخواہ محبت اور الفت
ہر ایک کو اپنی رشتہ داران کے ساتہہ ہوتے ہے پس اگر بہگوت مین سوہارد وبہاو یعنے رشتہ داری کی ذریعہ سی طبیعت لگائے
جاوے تو ہرگز مقام شک وشبہ کا بہگوت کے حصول مین نہین بلکہ بالضرور اور جلد تر حاصل ہوگا اگر یہہ اعتراض ہو کہ بہگوت کو
برادر یا والد یا داماد و یا برادرزادہ یا دیور یا جیٹہہ وغیرہ رشتہ دار قرار دینا کب مناسب ہے اور کب عقل گوارا کر سکتے ہے جواب یہہ ہے
کہ اگر یہہ تسلیم کیا جاوے تو داس و سکہہ و سرنگار و باتسل وغیرہ اوپاسنا منسوخ ہو جاوینگے کسواسطی کہ جن دلایل یا قیاس سے
رشتہ داری ناجایز متصور ہوگے وہی ہی واسطی تنسیخ داس وغیرہ نشٹہا کی بہی کافی ہین کہ بہگوت آقا و دوست و فرزند و شوہر
نہین ہو سکتا اور جن دلایل سی داس وغیرہ نشٹہا واجب التسلیم ہین او نہین دلایل سے یہہ سوہارد نشٹہا بہی راست و
درست ہے کہ جیسا حکم شاسترون کا اون نشٹہاؤن کی واسطے ہی ویسا ہی اس نشٹہا کیواسطی علاوہ ازان گوا ہے
جد ہشتر و کونتی و دروپدی و اوگرسین و لچہمن و سترگہن و بہرت و بلدیو جیو و نند و کش و بیردمن وانرودہ و جنک وغیرہ صدہا غیر از بیان
بہگتان سابق و سواے مین رام پرشاد وغیرہ بہگتان حال کی وافی اور کافی ہے ایک اور بات خیال مین آئی کہ سب شاسترون مین یہہ
لکہا ہی کہ سب رشتہ دارون کو بہگوت کے رشتہ سی ماننا چاہئے یعنی پسر و نبیرہ و برادر و دیگر رشتہ دار کسی کو بہگوت کا غلام اور کسیکو
بکش اور کسی کو رسویہ اور کسی کو چوکہ دینی والا اور کسی کو خدمتگار جانی نہ اپنے رشتہ یعنی پسر و نبیرہ وغیرہ کو مقدم سمجہی اور اگر
اونہین سی کوئی بہگوت بمکہہ ہو تو اوسکا ترک واجب ہے کہ پرہلاد جیو نے والد کو ترک کر دیا اور بہیکہن نے برادر کلان کو اور بہرت
جیو نے والدہ کو اور اجامل نی شکرانی گورو کو اور گوپکاؤن نے شوہران کو اور اوس ترک من یہہ نہین ہوا کہ کسے کو
کچہہ نقصان عاید ہوا ہو بلکہ ایسی ہوئی کہ اونکا نام جگت کی آنند اور منگل کو دیتا ہے پس جسجا التمین کہ دیگر رشتہ دارون کو
بہگوت کی رشتہ سی ماننا لکہا ہی تو خود بخود بکمال واجب و لازم ہوا کہ اپنی ذات خاص کا رشتہ بہی قایم کرلے اور وہ رشتہ
قایم کرنا واجب ہے کہ جسطرف طبیعت کی رغبت ہو حاصل اصول سب شاسترون کے یہہ ہی کہ بہگوت کا کسیطرح اور کسی روپ مین
اور کسی قاعدہ سی آرادہن ہو و حدنیت اور الیشرتا بہگوت کی مقدم سمجہہ کر اعتقاد کامل کر لینا چاہئے ممکن نہین کہ بہگوت حاصل
نہو اور جب تک کہ وحدانیت اور الیشرتا کا اعتقاد نہ ہو تب تک کچہہ حاصل نہین ہوتا اس سوہارد نشٹہا کی مہما و تعریف
کسی سے کہے جاوے کہ بہگوت نی واسطی حصول مراد ہر دو جہان کی ایک تدبیر عام درماندگان دنیای دون کو بتلا دی ہے
اور ایسا پرتاپ اس نشٹہا کو ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت بہگوت مین لگتی ہے اور کیون نہ یہہ پرتاپ اس نشٹہا کو ہووے

Gyaan Kosha

کہ جو پورن برہمہ انترجامی اور بیاپک ہے وہ مجسم ہو کر ہر طرح سی دلجوئی اور خاطر داری سالکان اس نشٹھا کی کرتا رہا اور
بہ آئندہ کرے گا وجہہ ایسی پرتاپ ہونے اس نشٹھا کی یہہ ہے کہ دیگر نشٹھا تو ایسے عام ہین کہ ہر یک اپنی آپ کو بندہ اور پیدا کردہ
بھگوت کا کہہ سکتا ہی خواہ کسی امر مذہب کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اوس نشٹھا مین ادسی شخص کے طبیعت رجوع ہوگی کہ جو کچھہ جاننے والا ہو
کے سدہانت اور شاستر والیستر تا در ترونکا ہوگا اور جب کہ بعد دانستگے جملہ امور و اصول شاسترون کے طبیعت لگی تو بھگوت کا
حاصل ہونا بہ جلدے ممکن ہے سالکان اس نشٹھا کو واجب اور لازم ہے کہ جس رشتہ سی بھگوت کا آرادہن کرین اوس رشتہ والے
نہایت درجہ کہ جو بظاہر بہائی یا داماد یا برادر زادہ وغیرہ کی ساتہہ مرعی اور مبذول رکہتے ہین بھگوت کے ساتہہ با عتقاد کامل
وصدق تصور کمال کو پہونچا دیوین اور جس رشتہ قرابت کی جو خدمات و رعایات دنیا مین مروج ہین وہی سب بھگوت کیواسطے
ایسی کرین کہ کوئے دقیقہ از دقایق باقی نہ رہے تہوڑا عرصہ گذرا کہ سوامین رام پرشاد باشندہ قریب جنکپور سری رگہنندن
سوامین کو اپنا داماد مانتی تہی جب بارادہ درشن اجودہیا جیو مین آئے تو کوشل دیس یعنے جہان تک ملک موروثی سری رگہنندن جی
کا ہے وہان کا پانی تک پینا چہوڑ دیا جس وقت واسطی درشن سری رگہنندن جو آمین کے گئے تو واسطی پورن کرنے اونکی دلی خواہش
اور ظاہر کرنے پرتاپ بہگتی کے ہورتے بھگوت کے رتن سنگہاسن سے اوٹہہ کر چند قدم واسطی استقبال کے آئے
اور جو آداب کہ راجا جنک کیواسطی ہونی واجب تہے سب اونکے واسطے ادا ہوئے یہہ بات مشہور اور معروف ہے
اور سوامین رام پرشاد جیو کے سیوک ابتک اوس نواح مین موجود غرض یہہ ہے کہ نشٹھا مین کمالیت ہو کہ فوراً بیڑا
پار ہے ایک بشنو بابا یام خورد سالی دیکہنے مین آئے کہ سری رگہنندن جو آمین کو اپنا بہنوئے جانتے تہے اگرچہ اوس
عمر مین اس خاکسار کو کچھہ امتیاز نہ تہے لیکن اسقدر یاد ہے کہ کوئے وقت اونکا ہجر سے خالی نہین ہوتا تہا اور جس وقت
اپنی نشٹھا اور اعتقاد کے گفتگو کرتے تہے تو سامعین پریم مین مگن ہو جاتے تہے اور اونکی حالت کا تو کیا بیان کرون
اگرچہ اونکے تقریرات کا بیان اس موقع پر بہی پریم اور آنند کا بڑہانی والا ہوتا لیکن قاعدہ علامی نی قلم کو اجازت تحریر کے
نہ دے برج مین مقام برسانہ مولد سری رادہکا مہارانی کا ہی جب اس خاکسار کو بتقریب جاترا وہان جانے کا اتفاق
ہوا تو گفت و گو وہان کے عورات کی ساتہہ جاتریون کے سننے اور اوس سماج مین جو حالت چند بھگوت بھگتون
کے دیکہے بھگوت سبکے نصیب کرے مطلب اس تحریر سے یہہ ہے کہ اس نشٹھا والون کے گفت و گو سے
خواہ نخواہ محبت اور پریت سامعین کو بھگوت مین ہوتے ہے خاص اونکے پریم اور محبت کا تو کسی بیان ہو سکتا تہا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Hari...

ہی رگھنندن ہی دین تنل ہی پت پاون کوئی نیک ساعت میرے واسطے ایسی بہی آوی گی کہ جسقدر اس سنسار مین رشتہ
و قرابت و محبت و دوستے مین ہین سب آپ کی چرن کملون مین تصور کیا کرونگا اور کبہی وہ دن بہی ہوگا کہ دیگر سب
توقعات و اعتقادات کو ترک کرکے صرف اون چرن کملون کا متوقع اور معتقد ہونگا کہ جو شیو و برہما وغیرہ پرچوگیون
کی اشٹ دیو ہین اور نارد پرہلاد سنکادک بھگتون کی سوامین جنکی رج سی اہلیا کی مہاپاپ دور ہوئے اور پادکا اونکی بہرت
جیو کے سر کا ابہو کہن ہے جو ایک دفعہ بندنا اور رپرنام سی مثل بہبکہن و سگریو وغیرہ راجہس اور رشیونکی ہر دو جہان کے مطالب
فایز کردیتی ہین اور تصور و دہیان جنکا پرم پد کا بخشنے والا ہی جنکی چرنودک یعنی گنگا کی وہ مہا ہی کہ تریتہ لوک پوتر ہوتی ہین اور جو
مجہسے غرق شدگان سنسار سمدر کو مثل جہاز کی ہین شعر سوہت سیام کی جوری چہب سرنگار منہو ایک تہوڑی چہند
وقت راج سنگہاسن پر بیٹہنے کا سسہ بہت دن کر سن بہو کہن کام بہو چہب سوہتی نوانب دہر برگات ابر پیتامن مین ہو
تت انگدا دبہتر بہو کہن انگ انگن پرت سجی اسہوج نین بشال ازبہج دین نربرگہنت جی کہا راجا جنک राजा जनक
مہاراج کے مہاسب ستاستر و ن مین سندر ہی جنکا گیان مثل آفتاب جہانتاب کے ایسا نور پر کاست ہوا کہ سکہدیو وغیرہ رکہیشر گیان
وان اور برہاگ وسانون کی دلون کو مثل کمل کے کہلا یا اور اگون کے تاریکی کو دور کیا سیتا مہارانی سب برہمانڈ یشرون کے ماتا اور سری
رگھنندن سو آمین کے پرم پریانی جن جنک مہاراج کی گہر اوتار دہارن کرکے پرم پوتر چرتر کئے ایسی مہاراجا کی مہما کا بیان کسی سے
کسطرح ہوسکتا ہی جب سری رگھنندن سو آمین بہ یافت دہنش جگ یعنی سوئمبر سری جانکی مہارانی کی ہمراہ لسبوا متر گنیسر جنکپور स्वयंवर
مین تشریف لے گئے اور راجا ممدوح واسطی ملنی کے آئے تو سری رگھنندن سو آمین کو دیکہا اور اوسیوقت گیان براگ کو ر
کرکی پرم منوہر اور انوپ پادہ ہی کے پریم مین بیطاقت ہوگئی اور جب اوس عہد پر خیال ہوا کہ جو کوئی شیو جیو کا دہنش توڑیگا
اوسکو ہی سیتا ملی گی تو کمال مضطرب و بیقرار ہوئی کبہی تو اپنی عقل پر افسوس کرتی تہی کہ کیون ایسا عہد کیا تہا اور کبہی سوامن سے ناراض ہوکر
کہتی تہی کہ تم نی وہ عہد کسواسطی کرایا کبہی دیوتاؤن کا دہیان دلمین کرکی خواہان ہوتی تہی کہ یہہ سیام سندر سروپ والا بر سیتا کو ملی اور کبہی
اپنی گیان براگ و کرمون کا پہل واسطی پورن ہونی اپنی خواہش کے دلمین سنکلپ کرتی تہی آخر جب کسیطرح طمانیت دل کی دیکہی تو سری
رگھنندن سو آمین کے چرن کملون کے عرن ہے اور یقین کامل اپنے اخواہش حاصل ہونے کا کرلیا سری رگھنندن سو آمین نے جو جنک مہاراج کا بہگتی بہاو اور
ملاحظہ فرمایا اور پہر جنکپور باسیونکی تمنا دلی کو کہ سب راجہ موصوف سے وہ چند بلکہ صد چند خواہاں تہی گا رونتمی اوٹہنی دہنش کے رگھنندن
سوامین کے ہاتہہ سی تہی دیکہا اور جانکی مہارانی کا وہ پریم اپار پایا کہ سب برہمانڈون کے پریم جنکے گرد وین حصہ

پریم کے چہایا ہین تو دہنش کو توڑا اور سیتا مہارانی نے جیمالا سرے رگہنندن سوآمین کو راج سبہا مین پہرا اوسوقت

जयमाला

یہب ہو چپ سیتا اور رگہنندن کے جنک مہاراج نی جو دیکہے تو اپنی قسمت کی بڈائے کرتی ہوئے بہگوت کرپا کی سمدر مین غوطہ

ہو گئے جسوقت بعد ادای سوم بواہ وبہانوری کی دونو یعنی سیتا جیو اور رگہنندن مہاراج ایک سنگہاسن پر براجمان ہوئے

اوسوقت کیحالت تو کسے حالت مین کسی سی نہین کہی جاتی کہ برہمانند کا پرم آنند بہی اوس آنند کے روبرو مثل خس

ظاہرے حالت البتہ اسقدر بیان ہو سکتے ہے کہ راجا موصوف اسقدر محو اور مستغرق ہوگئی تہی کہ حس و حرکت ہر یک عضو

اور بالخاص آنکہون سی بالکل اوٹہہ گئے تہے لقب بدیہہ راجا ممدوح کا پہلی تو براے نام تہا اور راست اوسی دن

ہوا اگر اوسوقت کی حالت اور پریم راجا ممدوح اور سونینا ادنکی رانی سے قطع نظر کرکے کچہہ حال جنک پور باسیون کے

सुनेना

پریم کا لکہا جاوے تو سو کرور شیش اور سارد اشہے نہین لکہہ سکتے یہہ پرگناہ اور بی عقل تو کیا بیان کر سکتا ہی نو اس کے پریم

اور گفتگو اور منہسے وغیرہ ایسے آنند کا دینی والا رس ہے کہ جسکو نوش کرکے عقل اور حواس محو مدہوش ہوجاتی ہین

کسطرح ہو سکے اور بالخاص خانہ زادون سی لیکن گونگی کا گوڑ ہے کہ دل ہے دلمین مزا اوٹہاتی ہین اگرچہ لسوامتر جیو کو

پریم اور بہگتے راجا کا کچہہ بروقت ٹوٹنی دہنش اور کچہہ بروقت ہونے بواہ کے کہل گیا تہا لیکن زیادہ ترسب کو

بہگتے وبہاو کا اوسوقت معلوم ہوا کہ جب جانکی مہارانی کو پالکی پر سوار کرا کر سرے رگہنندن سوامین سی خصت ہوا در

کرکے دل کو سرے سیتا اور رگہنندن کی ہمراہ بہیجا वृषभानुकीर्ति مہا او ز بہگتے اور جس پر کہبان مہاراج اور

اونکے دہرم پتنی کا کس زبان سی ادا ہو سکے جنکے گہر رادہکا مہارانے   جگت جننی نے اوتار لیکر تریہ لوک کو

धर्मपत्नी

کیا رشک لوگون کو معلوم رہے کہ سرے رادہکا مہارانے مین اوپاشک لوگ دو قسم کے بہاو رکہتے ہین نمارک

والون کا تو یہہ اعتقاد ہے کہ رادہکا مہارانی اور نند کشور مہاراج کا بواہ حسب قاعدہ ہوا اور بشن سوآمین سنپرداوالی او

قول کی موافق معتقد ہین اور اوس بہاو کا نام سوکیا ہے تادہ سنپردا اور رت ہربس سنپردا والی اعتقاد پر کیا بہاو کا

स्वकीया

परकीया

رکہتے ہین یعنے شادی نہین ہوئے دوسے کا ہونا باہمدگر پر یا پریتم مہاراج کے بیان کرتے ہین سو اگرچہ شہادت

قول پوران وغیرہ کے دونو بہاو ندکورہ بالا مین سے کسے ایک بہاو کو مضبوط کیا جاوے تو باعث ناگوار دوسر

فریق کا ہے اسواسطے اوسکی درگذر کرکے اسیقدر پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ دونو بہاوسے بر کہبان مہاراج خسر اور

جیو ساس سرے برج چند مہاراج کے ہین لیکن یہہ بہی واضح رہے کہ اتبک جملہ قوم برسانہ کا نو مولد رادہکا مہارانے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کے نندگانو والون کو اپنی بیٹی بخوشی دیتی ہین اور نندگانو کی بیٹی نہین لیتے علاوہ ازان بلبھ آچارج کے خاندان مین نشٹہا
باتسل ہے یعنی بھگوت مین بتر بہاو رکہتی ہین کہ اسکا ذکر بلبھ آچارج کے کتہا اور باتسل نشٹہا مین بخوبی ہوا اونکا دستور ہے کہ
بروقت برج جاترا جب کسی مندر مین واسطی درشن کی جاتی ہین تو خود اندر مندر کے جاکر پوجا وغیرہ کیا کرتی ہین جب سوے
برسانہ مین آتی ہین اور لاڈلے جیو کے درشنون کو جاتی ہین تو برسانہ والے اونکو مندر کی اندر نہین جانی دیتی بہاو ایمین
یہہ ہے کہ سمدہے کو کسطرح محل مین جانی دیوین باپ کے گھر کوئی لڑکے اپنی سسرال والون کے سامنے نہین جاتے
ایسے ایسے نرمل بہاو برجباسیون کی ہین رسِک لوگ خیال فرماکر اپنے اپنے بہاو اور اعتقاد کے موافق برکہاں
کیرت جیو مین بہاو رکہین بھرحال بھگتے اور بہاو پرم آنند کا دینی والا ہے جس پر کہان کیرت جیو کا چندرمان نہی سبھی نرمل
ہے جنہنے اوس جس کے سرن سنسار کی تاپ دور ہوئے کتہا ۳ उग्रसेन اوگرسین جیو الدراجہ کنس
نا ناسر یکرشن مہاراج کی تہی اور اونکے بھگتے کا بہاو ایسا الوکک یعنی جو نہ دیکہنے مین آوے ہوا کہ بھگوت بھگتی کا پیدا
کرنے والا ہے سریکرشن مہاراج کو پورن برہم سچدانند گہن مانتی تہے وبنیز نواسہ اپنا تصور کرکے جو قواعد محبت نواسے
کے ہوتی ہین سب ادا کرتی تہی اور اس بھگتی اور بہاو کو نگاہ کرنا چاہیے کہ کنس وغیرہ آٹھہ پسر اونکی بھگوت سے
قتل کئے لیکن بھگوت درشن کا پرم سکھہ ایسا مانا کہ اونکی قتل کا دکھہ کبھی نزدیک نہ آیا اور بھگوت اوس بھگتی اور بہاو
اوگرسین جیو سے رضامند ہوکر ایسے بسے بہوت ہوگئے کہ برہما اور شیو اور سورج اور چندرمان اور جم اور کال و برن
وغیرہ سب جنکی مایا سے ترسان و لرزان ہوکر امید وار رضامندی رہتی ہین اوس ایسر تا پر کچھہ خیال نہ کیا اور خود چتر وچنور وغیرہ
لیکر مثل نوکرون کی خدمت کرے فی الحقیقت بھگتی ہے بھگوت کو بسی بہوت کرتی ہے نہ گن یعنے ہنر غور کرنا چاہیے کہ
سداما ن کو کیا دولت و حشمت حاصل تہی اور گج وغیرہ کو کیا علم و ودیا اوگرسین کو کیا طاقت و زور تہا اور کبجا کو کیا
حسن و خوبصورتے بیاد ہ نی کونسے عمل نیک کئی تہے اور بدر جیو کس قوم نیک مین تہی دہرو کو کیا تیز تہے اور پرہلاد
کیا عمر غرض بھگوت بھگتی ہے سار اور خلاصہ ہے کتہا ۴ कोंती کونتی جیو پرم بھگت بھگوت کی ہوئے
بھگوت سریکرشن مہاراج کو برادرزادہ اپنا جانتے تہے اور اسقدر محبت بھگوت سے تہے کہ ہروقت بھگوت تو خواہ ساکچہات
خواہ بہ تصور آنکہون کے روبرو رہتے تہے بعد فتح دُرجودہن کے جب راج راجہ جدہشٹر کو حاصل ہوا تو بھگوت نے ارادہ
رونگی دوارکا کا کیا کونتی جیو نی جانے نہ دیا بعد ازان جب کبہی ارادہ کرتے تو کنتی جیو مضطرب و بیقرار ہوکر فرمایا کرتے کہ

Gyaan Kosha

اس برج اور سکھہ سی تو جنگل کا ہے رہنا بہتر تہا کہ سری کرشن ہمیشہ ساتہہ رہا کرتے تہے اور بہگوت سی کہا کرتے کہ ہے سری کرشن
ہمکو وہ جنگل اور بن باس سے بہتر ہے اب نہہ وہی دنیا چاہئے تاکہ تمہارے درشن ہوتے رہین ایک روز بہگوت
نے ارادہ روانگی بالجزم کیا اور رتہہ پر سوار ہوکر کونتی جیو کے پاس گئے اور اونکی حالت دیکہہ کر بہگوت کو یقین ہوگیا اگر
جاتا ہون تو کونتی جیو کی صورت نوعدیگر ہو جاویگی وہ ارادہ جانے کا موقوف کیا اور کونتی جیو رتہہ سی اوتار کرلی آئین
مہابہارتہہ مین کتہا پرم دہام کو جانے کونتی جیو کی اور طرح پر لکہی ہے لیکن شارح بہگت مال نے کسی پوران سے
یہہ لکہا کہ جب کونتی جیو کو خبر انتردہیان ہونے بہگوت کی پہونچی تو فی الفور اپنی دیہہ کو چہوڑ دیا اور جہان بہگوت تہے
وہین پہونچے واضح ہو کہ اگر کسی کتہا مندرجہ ایک پوران سے دوسرے پوران مین کچہہ اختلاف پایا جاوے
تو وہ اختلاف بسبب کلپ بہید کے سمجہنا چاہئے کسواسطے کہ ہر کلپ مین جدہشتر و کونتی اور سب چرتر مندرجہ مہابہارت
کے ہوتے ہین اور یہہ نہین ہوتا کہ جو پہلے کلپ مین حال گذرا تہا دوسرے کلپ مین بہی بلا کم و کاست ویسا ہی گذرا
بلکہ اکثر کم و بیشی ہو جاتی ہے اور یہہ حال سب چرتر اوتار وغیرہ کیواسطی بہی سمجہہ لینا چاہئے

کتہا ❀

भीमसेन युधिष्ठिरादि منجملہ ہر پنج پانڈوان کے ارجن کی کتہا سکہا نشتہا مین تحریر ہوگی و راجہ جدہشتر و بہیم سین
अर्जुन
و نکل و سہدیو کی کتہا یہان تحریر ہوتی ہے پانڈوان موصوفین بہگوت کو اپنا بہائی ماموں زاد جانتے تہے و نیز
सहदेव नकुल
پوران برہم و سوامین اور بہگوت بہی وہ بہاو اونکا اپنی کرپا تا اور بہگت بتسلتا سی پورن کرتے تہے کیا معنی کہ ہر چند
بظاہر جدہشتر او بہیم سین کو کہ عمر مین بہگوت سے بڑے تہے پرنام کیا کرتے تہے اور نکل اور سہدیو سی کہ وے
عمر مین چہوٹے تہے پرنام اور بندگرایا کرتے تہے اور کبہی اپنے ایشرتا کا جلوہ ظہور اونکو ایسا دکہلا دیا کرتے تہے
کہ وہ بہاو ایشرتا کا بہی ہر وقت اونکو بنا رہتا تہا بہیم سین کے ساتہہ اوسقدر رعایات ادب قاعدہ کی نہ تہی کہ جسقدر
راجہ جدہشتر کے ساتہہ تہے بلکہ ہنسی ٹہٹہہ برادرانہ ہوا کرتا تہا اور اکثر زیادہ خوری اور فربہی و طولانی قد پر بہیم سین جیو کو
ہنسا کرتی تہے و علی ہذا القیاس بہیم سین جیو جو دل مین آتا تہا کہتے تہے حال مراعات برادرانہ بہگوت و ہر چہار برادران کا
تحریر و تقریر سی باہر ہے بیاس دیو مہاراج نے اندکے مہابہارتہہ مین لکہا ہے کہ اون کتہا اور چرترون کو سنکر
کروڑون بلکہ بے شمار گنہگار عذاب جنم مرن سے چہوٹ گئے اور آیندہ رہائی پاوینگے جدہشتر مہاراج
धर्म वायु अश्विनीकुमार
دہرم کا اوتار اور بہیم سین جیو بایو یعنی ہوا کا اور نکل و سہدیو اشونی کمار دیوتاؤن کی طبیب کا ہوئے جو صعوبات

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بسبب عداوت درجودہن کے اونپر عاید ہوئین بھگوت نی سب سے کرپا کرکے بچایا تو درجودہن نے بہیم سین کو زہر دلایا اور ہاتہ

پانو باندہ کر دریا مین ڈال دیا بہگوت نے یہہ کرپا کرے کہ بہیم سین کو دریا مین سے برن دیوتا اپنی مکان پر لی گیا اور وہان آبحیات

वरुणा

اور دس ہزار ہاتہیون کا زور نصیب ہوا بعد ازآن لاکہا منڈپ مین جلانی کی درجودہن نے تدبیر کرے کہ وہ بہی بخیر رفت

ہوئے بلکہ باعث ترقی دولت وجاہ وشہرت نیکنامے پانڈوان کا ہوا یعنی ہزار ہا راجگان کی محفل مین دروپدے

حاصل ہوے بعد ازآن اندر پرستہہ یعنے دلی مین اکر بعد فتح راجگان روے زمین کے راجسوی جگت بہگوت نی پورن

کرایا اوس جگ مین جب درجودہن کے ہنسے ہوے تو اوسنے محفل قمار مین دغل سی سب مال اسباب وغیرہ جیت لیا

اور دروپدے کو راج سبہا مین برہنہ کرنا چاہا کہ بہگوت نی رچہیا کری اور جب پانڈوان ممدوح تا سیزدہ سال بن اور جنگل

مین حسب قرار داد باد رجودہن رہے تو اکثر گندہربان و راچہسان کو فتح کیا و انواع انواع کے فواید رگہیشران وشیو جی

واندر وغیرہ دیوتاؤن سے اونکو ہوئے اور بہگوت نے درباسا کی سراپ سے بچایا ہر وقت جنگ مہابہارتہہ بطرف

जयद्रथ शल्य कर्ण

درجودہن گیارہ چہوہنے فوج تہے اور بہیکم پتامہ و درونا چارج و کرپا چارج و کرن و اسوتہاما ن وشل سودت وصد ہا

सोमदत्त अश्वत्थामा कृपाचार्य द्रोणाचार्य भीष्म पितामह

دیگران وغیرہ ایسے ایسے سور بیر تہے کہ ہر یک ارادہ فتح پانڈوان کا رکہتا تہا اور درجودہن خود دو مین تن تہا اور دُسا

दुस्सासन

विकर्ण

دس ہزار ہاتہیون کے طاقت والا و دیگر نود و ہشت برادر درجودہن سب پرزور شجاع تہی اور بطرف پانڈوان ہر پنج

برادر پانڈوان اور دو چہار دیگر اور سات اچہوہنی فوج تہے بہگوت نی اوس معرکہ کی دریا سی ہر پنج برادران کو رن کو

تو ملاح ہوکر پار اوتارا اور درجودہن وغیرہ کو بمعہ بہادران و فوج غرق و فنا کیا بعد ازآن راجہ جدہشٹر راج سنگہاسن پر

براجمان ہوئے اور بکمال عدالت اور دہرم سے رعایا پرور کے جب حال سنا کہ پرم سنیہے برادر یعنے بہگوت

انتر بیان ہوے تو اوسیوقت راج کو چہوڑ دیا اور ملک شمالے مین متصل سمیر پربت کی اور سمدر برف کے جا کر پرم دہام کو

گئے چونکہ کہتا پانڈوان کی مشہور اور مہابہارتہہ وغیرہ مین مفصل لکہی ہے اسواسطی برای نام چند سطر تحریر ہوئے

کہتا

द्रोपदीजी

دروپدے جیو پرم ستے کے بہگتے اور بہاو کے مہا ایسا کون ہی جو بیان کرسکے وہ بہگوت

کہ جسکو بید اور برمہا بہی بیان نہین کر سکتے جسکے خواہش کا پیرو ہوا یعنے جب دروپدے جیو نے یاد کیا تب بلا توقف

آیا اور اپنے الیشرتا کو چہوڑ کر اونکے استرضا کو مقدم رکہا دروپدے جیو بہگوت سری کرشن مہاراج کو اگرچہ دل سی پورن

برہمہ پرماتما مانتے تہے لیکن بہاو دیو رکار کہتے تہے کہ اس بہاو مین رس و پرم آنند اپار ہے چرتر دروپدے جیو کے

Gyaan Kosha

اور حال اونکی پیدایش کا ہمراہ کتہا پانڈوان کی مفصل مہابہارتہ و دیگر پورانون مین مندرج ہے یہان ایک دو کتہا لکہی جاتی ہی جب

راجا جدہشٹر نی تمام راج معہ برادران و خود دروپدی کی بدست درجودہن قمار مین ہار دیا تو درجودہن نے واسطی بی عزتی پانڈوان و دروپدی کی تجویز کرے کہ دروپدی کو راج سبہا مین بولا کہ برہنہ کرنا چاہئے چنانچہ سبہا جمع ہوئے اور جدہشٹر و بہیم سین و ارجن و نکل و سہدیو موجود تہی دروپدی کو بولایا اور دوساسن کو حکم واسطی برہنہ کرنیکی دیا بہیشم پتامہ درونا چارج و کرپا چارج وغیرہ خواہ بخیال سپہاتے کہ دروپدی بہگوت بہگت ہین ظلم کوروان کچہہ پیش رفت نہوگا خواہ بخوف درجودہن کچہہ شفاعت نہ کرسکے اور جدہشٹر وغیرہ دہرم کو بچار کر دوساسن دشٹ نی ارادہ کہنچنی پارچہ دروپدی کا کہ اوسوقت بسبب ایک ساڑی لینے دہوتے پہنی ہوئے تہے کیا تب دروپدی جیو نی بہگت وتسل دین بندہ پرنت آرت بہنجن کرپا سندہ اپنی دیور کو یاد کیا اور سنبرت مہاراج کہ ہر وقت واسطے سہای اپنی بہگتون کی قریب ہے موجود رہتی ہین تشریف لاوے پارچہ دروپدی مثل جسم بادن مہاراج کی با مثل طلادان کو رکہیت کی بازار گرم ہا مدر کردہ بہگوت کے بڑہنا شروع ہوا یہان تک بڑہا کہ دوساسن باوجودیکہ دس ہزار ہاتہیون کا زور رکہتا تہا کہچتا کہچتا تہک گیا اور ایک ناخن بہی دروپدی کا برہنہ نہوا سب دشٹ خجل او شرمندہ ہوئے اور اوسیوقت اون سب گنہگارون کے راج دہرم و عقل و بزرگی و زندگی و دولت وغیرہ نی رخصت چاہے

کہا کری بیری پربل جو سہای رگہبیر
دس ہجار گج بل گہٹو گہٹی نہ دس گج چیر

درجن دوساسن دوکول گہیو دین بندہ دین ہو
دروپد دلاری یون پکارے ہے

انہو سبل چہاڈ بہاڈی ہے
پارتہ سے بہیم مہابہیم گریوان نیچی کو نہاری ہے انیر یون
انبر بہار کہنے نعش کب بہیشم کرن فرون سی یون بچار ہی
ساری ہی کہ ناری ہی کہ ناری بیچ ساری ہی کہ ساری ہی کہ ناری ہی کہ ناری ہی کہ ساری ہے

یہان ایک اعتراض یہہ ہے کہ بہگوت بلا درخواست خود سہای دروپدی جیو کی کرتی اونہون نے کس واسطی استقلال کیا تہا سی دیر بہگوت سے سہای کے درخواست کے سوا ایک جواب تو بزم لطیفہ کا بہر اہوا یہہ ہے کہ بہگوت دروپدی جیو کو طعنہ وغیرہ دیکر ہمیشہ اونکی ہنسی کسی کسی بات پر کرلیا کرتی تہی اور جیسا کہتی تہی دروپدی جیو سی ویسا ہی جواب پاتی تہی اور اوس ہنسی اور طعنہ ہمدگر مین کبہی تو دروپدی جیو لاجواب ہو جاتی تہی اور کبہی بہگوت سو جب معرکہ آپڑا تو دروپدی جیو بہگوت کو اپنی سہای کیواسطی یاد کرکی اپنی عنایات اور مہربانی کا احسان مند اور مرہون منت فرماتی ہین یعنی دروپدی جیو کو خیال ہوا کہ اگر خود بخود بلا بولائی بہگوت کے سہای ہوئی تو میرا دیور پرم سنیہی ہمیشہ سر طعنہ سی لاجواب ہو جایا کریگا کہ فلانی وقت واسطی سہای کی نہین آئی تہی پس اوسکو ہی یاد کرنا چاہئے تاکہ اوسکی لاجوابی دفع ہو اور وہ مجکو ہی احسانمند کی طعنہ دیا کرے کہ فلان وقت ہم نے تیری سہای کری تہی دویم یہہ کہ دروپدی جیو بہگوت کو یاد کرکی طعنہ دیتی ہین کہ تم اپنی راج اور عظمت وغیرہ کے صفت و ثنا کی مجکو طعنہ دیا کرتے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

تہے اب دیکہو کہ تمہارے بہاوج کو یہہ دشت لوگ کسطرح بے عزت کیا چاہتی ہین سیوم یہہ کہ دروپدی جیو بہگوت کو یاد
کر کے سب بہگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ بہگوت کی یاد کرنی سی پارچہ جو غیر جنس ہے اننت ہو جاتا ہے جیو یعنی درج
تو اوسکے یاد سے اننت واجب کیون نہ ہو جاوے گا بعد اس کے درجودہن نی واسطی پانڈوان کے بارہ برس کا بن باس
اور پہر ایک سال مخفی رہنا تجویز کیا سو بن اور جنگل کو روانہ ہوئے سوائے اسلحہ کے اور کچہہ سامان خورونوش
وغیرہ کا پاس نہ تہا سورج نارائن نے ایک ٹوکنی عنایت فرمائے معجزہ اوسکا یہہ تہا کہ جب تک دروپدے جیو
بہوجن نکر لیتے تہے تب تک سب قسم کا سامان خوردنے جسقدر مطلوب ہو اوسمین سی برآمد ہوتا تہا اور بعد بہوجن
دروپدے جیو کے مسدود ہو جاتا تہا ایک روز دُرباسا جیو معہ دس ہزار اپنے چیلون کی حسب غیبی استدعا
درجودہن اوسوقت تشریف لائے کہ جسوقت دروپدے جیو فارغ از طعام ہو چکے تہے راجہ جدہشٹر نی بعد ڈنڈوت و تعظیم
واسطی بہوجن کے عرض کیا دُرباسا جیو نے فرمایا کہ اشنان کر آوین تب بہوجن کرین گے دُرباسا جیو تو واسطی اشنان کے
گئے اور راجا جدہشٹر نی دروپدے جیو سی کہا کہ تم بہوجن نکرا دُرباسا جیو کی ضیافت ہی دروپدے نے عرض کیا کہ عرصہ ہوا
مین نے بہوجن کر لیا راجہ جدہشٹر بمجرد سُننے اس لفظ کے بیہوش و حواس ہو گیا اور نہایت غم اور فکر سی گریہ و زاری کرنے لگا
کہ اب کسطرح عزت رہیگی اور دُرباسا جیو کی ساپ سے کسطرح رہائی ہو گی دروپدے جیو نے جو یہہ حالت راجہ ممدوح و بہیم
و ارجن وغیرہ کے دیکہی تو بمقتضای کمال اعتقاد و بہگتی کے کہنے لگے کہ تم کس واسطی غمگین اور مضطر ہوتی ہو وہ سری کرشن
تمہارا بہائی پرم سنیہی ہے کیا کہین دور ہے کہ اسوقت مین سہائے نکریگا اور یہہ کہکر دروپدے جیو نے سری کرشن سوامی کو یاد کیا
بہگوت فی الفور دوارکا سے رکمنی جیو کو چہوڑ کر تشریف لائے گویا وہین موجود تہے بعد ملاقات از جدہشٹر وغیرہ دروپدے جیو کی طرف
مخاطب ہو کر فرمایا کہ بہوکہہ لگی ہے کچہہ کہانا لاو دروپدے جیو نے کہا کہ یہان پہلی ہے ایک کے واسطے فکر ہو رہا ہے یہہ
دوسرے بہوکہے آئے میری یہان کچہہ کہانے پینے کو نہین ہے بہگوت نی فرمایا کہ کچہہ تہوڑا سا لاو دروپدے جیو نے
کہا کہ کچہہ بہی نہین عرصہ ہوا کہ ٹوکنی صاف کر کے رکہدی ہی بہگوت نے جدہشٹر کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہہ پوریہ کے
بیٹی بہوکہی گہر کے بہوکہے ایسے ہل گئی ہے کہ جب ہم بہوجن مانگتے ہین بلا انکار کبہے نہین دیتے اچہا وہ ٹوکنی ہی اوٹہا لاو
ہم خود تلاش کر لین گے دروپدے جیو ٹوکنے اوٹہا لائین اور بہگوت کے روبرو رکہہ کر فرمایا کہ اگر خود تلاش کرو گے تو
یہان کس پر احسان ہے بہگوت نے ٹوکنے لیکر دیکہا تو ایک پتا ساگ کا اوسمین کسطرف لگا ہوا پایا اوسکو

بایں حال زبحالی راجا کے بیٹے دروپدی جیو سچ پور ب بن یعنی تیغ و فرخ آبا دیگرہ کو دروپدی ... کا مبلا ہرتا ہے ۱۲

نکال کر درو پدے جیو کو دکہایا کہ دیکہہ یہہ کیا ہے درو پدے جیو خوب ہنسے اور فرمایا کہ اس کرشن نے شاگ وغیرہ کی ورثہ پائی ہی وہ ہی چیز تلاش کرے بہگوت نے اوس برگ شاگ کو اپنی ہتیلے پر رکہکر تناول کیا اور تہوڑا جل نوش فرمایا کہ اوسوقت ترلوکے سیر ہوگئے اور دُرباسا جیو کا تو یہہ حال ہوا کہ بسبب سیری کی جگہہ سے نہ اوٹہہ سکے اور پہر جو خیال ہوا کہ کیا سبب اس امر کا ہے تو بہگوت بہگتون کا پرتاب اپنے دل مین سمجہہ کر اور راجہ انبرکش کے سبب جو آفت اوٹہائی تہی اوسکو یاد کرکے بلا ملاقات راجہ جدہشٹر کی روپوش ہوکر بہاگ گئے حالانکہ بہیم سین تلاش کر آئے لیکن نشان نہ ملا ایسے چرتر درو پدے جیو کے سنلے شمار ہین کیا طاقت کسیکو ہی جو لکہہ سکے *

نستہانو[19] دہم در تعریف وہماسرنگار و مادرج[20] مشتمل بر کہا بیت بہگت

माधुर्य शृङ्गार

سرے رگہنندن سوآمین کے چرن کمل کے ترکون یعنے سہ گوشہ ریکہا کو اور سرکرشن اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ وہ اوتار گوکل مین دہارن کرکے ایسے چرتر پوتر جگت مین مشہور اور مروج کیے کہ جنکی بدولت برہمانند اور پرم پد پراپت ہونا اور گنہہ گارون کو نہے آسان تر ہوگئے سرنگار رس کو اوجل اور شچل رس بہی کہتی مین یہہ وہ رس ہے کہ گیان اور بیراگ اور بہگتے رب جسکی خادم اور غلام ہین دیگر دہرمون کے تو کیا حقیقت ہی اسی سرنگار رس کو وہ تاثیر ہے کہ ایک لحظہ مین عشق پیدا کرکے فقیر کو بادشاہ اور بادشاہ کو فقیر کردیتا ہے اس رس یعنی حسن کی برابر نہ تاثیر سحر مین ہے نہ منتر مین راگ وغیرہ تو ایک امر خفیف ہین جسقدر بہگت پہلی گذرے اور آیندہ ہون گے اور اب ہین اسی رس کے ذریعے سے منزل مقصود کو پہنچی اور پہونچین گے مہما اس رس کے اپار اور بی شمار ہے اگر کوے شخص بہگوت کی مہما اور چرترون کا بیان کرسکے تو شاید اس رس کے نہے مہما بیان کردیوے گوپکا اول تو استری پہر گانو کی رہنے والے نے علم نہ کچہہ سادہن کیا اور نہ کوئے سادہن جانتے تہے اور قوم سے نہے اعلی نہ تہے اس رس کے ذریعہ سے اوس درجہ کو پہونچین کہ برہماجیو سب جگت کی والدا اور پیدا کرنے والے نے جنکے چرن رج اپنی سر پر دہارن کی اور جنکی چرترونکا جہاز سنسار سمدر سے اوتارنی کو ایسا جاری ہوا کہ ہرگز باد مخالف کا خوف نہین سرنگار اودیا شاک جو اس رس کو مقدم بیان کرکے کہتے ہین کہ برہمانند سے رس سے حاصل ہوتا ہے قول اونکا بجا اور درست ہے کسواسطے

उज्ज्वल

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

کہ جب بہگوت آرادہن بذریعہ گیان خواہ بہگتے کے ہوگا تو کوئی جلوہ حسن و مادہرج بہگوت کا سالک کی دلمین ایسا نمود ہوگا
کہ اوسکے آنند سے سب لذائذ و نعم برہم لوک کی مثل خس کے متصور ہون گی اور محو و مستغرق دیدار اوس جلوہ کا ہو جاگا اور جبتک
بہگوت حسن کا جلوہ دلمین نہ سمائیگا تب تک حصول بہگوت کا ممکن نہین پس ثابت ہوگیا کہ برہمانند صرف سرنگار رس سے
حاصل ہوتا ہے اسمین ایک اعتراض یہہ لازم آیا کہ اگر سرنگار رس مقدم ہے تو شاسترون مین جو داس سکہیہ باتسل وغیرہ
بہت قسم کے نشٹہا اور بہگتے لکہے ہین اونکا لکہنا کیا ضرور تہا صرف سرنگار نشٹہا لکہہ دینی کافی تہی حالانکہ نہہ قسم بہگتے
مین سرنگار کا کہین ذکر نہے نہین سو واضح ہو کہ جسقدر بید اور پوران اور شاستر وغیرہ تصنیفات و احکام ہین سب سرنگار
رسکا ہی ذکر کرتے ہین اور سرنگار ہے مقدم ہی بلکہ جو ذکر جہان بہگوت ارادہن کا ہے وہ سب نگار کی شرح سمجہنی چاہیے
کسواسطی کہ بلا ظہور جلوہ حسن کے حصول بہگوت کا ہرگز ہرگز ممکن نہین اور داس سکہیہ باتسل وغیرہ جو اقسام بہگتی کی مندرج
شاستروں کے ہین وہی نہے تفصیل اوسے سرنگار کی ہین جسطرح بیان سروپ بہگتی مین مندرج دیباچہ ہوا کہ بہگتی ایک
ہے اور جس قاعدہ سی جب کسی نی دل لگایا وہ ہے اسی قسم بہگتے کے ہوگئے اسیطرح تصور بہگوت کے حسن و مادہرج
کا سب نشٹہا داس وغیرہ مین واجب اور لازم آیا ہے جب کسی نے بہگوت کو اپنا سوامین تصور کرکے حسن اور روپ
اور مادہرج کا تصور اوس قاعدہ سی کیا وہ تو داس نشٹہا متصور ہوا اور جس کسی نے دوست جان کر اوس روپ کا
دہیان کیا وہ سکہیہ اور جس کسی نی فرزند جان کر جنتون کیا وہ باتسل وعلی ہذا القیاس سیوا اور ارچا و سرنگے وغیرہ
کو تصور کر لینا چاہیے پس شہادت بید اور پورانون کے ثابت ہوگیا کہ بہگوت کا سرنگار و مادہرج مقدم ہے اگر یہہ گفتگو ہو
کہ بہگوت کے گرنا و دیالتا و بہگت بتسلتا وغیرہ نہے تو جا بجا لکہے ہے کہ اونکے سبب سے بہگوت مین پریت ہوتی ہے سو
اول جواب تو یہہ ہے کہ وہ پریت جسکا بیان کرتے ہو کس چیز مین ہوتی ہے اگر کسی جلوہ اور روپ مین ہوتی ہے
تو اوسیکا نام سرنگار و مادہرج ہے اور اگر بہ تصور جلوہ حسن نہین ہوتی کسی اور بات مین ہوتی ہی تو غلط ہی کہ بلا ظہور
جلوہ حسن کے ہرگز عشق نہین ہوسکتا دوسرا جواب یہہ ہی کہ جسطرح عشق مجازے مین معشوق کی حسن کا بیان کرتی ہین
تو اوسکے گفتار رفتار خوش خلقے وغیرہ عادات کا بہی بیان کیا کرتے ہین اسیطرح بہگوت عشق کے بیان مین بہگوت
کے روپ اور مادہرج کا بیان کرنا تو مثل بیان حسن معشوق کی ہی اور بہگوت کے وحدانیت و کرپالتا و گرنا و بہگت بتسلتا
والیشرتا و سربگیتا و دیگر گن مثل اچیت و انت و بیاپک و انترجامے و پورن برہمہ و پرماتما و سچدانندگہن وغیرہ کا بیان

مثل بیان عادات معشوق کے اب یہہ اعتراض پیدا ہوا کہ ایک فقرہ سی بھگتے و سرنگار یکسان ظاہر ہوتی ہین یعنی ایک
جگہہ تو داس سکہہ باتسل وغیرہ کو بھگتے کی اقسام مین مندرج کیا اور اس سرنگار نشٹہا کی بیان مین سرنگار کی فرع اور تفصیل
اون داس وغیرہ نشٹہاؤن کو لکہا حالانکہ بھگتے حالت عاشق کے ہے اور سرنگار حسن معشوق کو کہتے ہین پس دو حالت جداگانہ
واحد کب ہو سکتی ہین سو واضح ہو کہ فی الحقیقت دونو قسم جداگانہ ہین لیکن ایسے لازم ملزوم ہین کہ ہرگز ظہور ایک کا بلا دوسرے
کے نہین کیا معنی کہ بلا حسن کے عشق ہرگز نہین ہو سکتا اور اسیطرح بلا عشق کے حسن کا پرسان کوئی نہین چنانچہ جب جگت
نہ تہا تو بھگت بہی نہین تہے او سوقت الیشر کو کون جانتا تہا حالانکہ بھگوت موجود تہا اور علی ہذالقیاس آیندہ جب پرلے
ہو جاوینگے تو تب بھگوت کے حسن پر کون عاشق ہوگا پس جس حالتمین کہ عشق اور حسن ایسے لازم ملزوم ہوے تو فرعات
اونکے لازم و ملزوم و بطور واحد ہون تو کیا بعید ہے علاوہ ازان اخیر درجہ مین عاشق و معشوق ایک ہو جاتے ہین یعنی
عاشق خود سے محو ہو کر ہمہ تن معشوق ہو جاتا ہے درینصورت بہی فروعات کی واحد لکہی جاتی ہین اعتراض لازم
نہین آتا سواے ازین سرنگار اور بھگتے دونو بھگوت روپ ہین کچھہ فرق نہین درینصورت بہی اعتراض کی گنجایش
نہین غرض یہہ سرنگار رس سب رسون مین مقدم تر ہی اور فی الفور بھگوت مین پرابت کر دیتا ہے یہہ رس چار سامان
بہاو و انوبہاو و ساتوک بہچاری کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے سامان اول یعنے بہاو مین بھگوت سچد انند گہن پورن
برہمہ نوجوان سب سوبہاو حسن و خوبصورتی کا سار شیام سندر سروپ ملبوسات و زیورات وغیرہ سی آراستہ کہ
ہر یک عضو پر کروڑون کامدیو قربان ہوتے ہین بیان ہے اور واضح ہو کہ جس اوپاسک کے جیسے حسن و آرایش بھگوت
پر محبت و رغبت ہووے وہ حسب اوپاسنا اپنے کہ جابجا بھگوت کی دہیان شاسترون مین بیان کئی ہین اور اس ترجمہ مین
نہ ہے بعض بعض مقام پر تحریر ہوئے تصور کر لیوے بھگوت بھگت کہ اوس حسن و آرایش کے عاشق اور دہیان کرنیوالے
ہین اس بہاو مین آشریا لنبن ہین باقی سامان اس سرنگار رس کے مفصل و مشرح مندرج دیباچہ ہوئے حاجت تحریر دوبارہ
کے نہین سرنگار رس مین اوپاسکان دو تفصیل کرتے ہین یکے سرنگار دوئم مادہرج سرنگار تو مراد اوس حسن اور عشق
سے ہے کہ جو مابین عورت و مرد کی ہو اور بلا ایکطرف مرد اور دوسری طرف عورت کی سرنگار نہین کہلاتا سوا اوسمین
درجہ اول و اعلی سو کیا یعنی بواہے استری اور شوہر کے سرنگار کا ہے بھگوت بھگتون مین یہہ درجہ سری جانکی مہارانی
اور سخی اور رکمنی جیو پختم ہو اور بقبول و اعتقاد بعضے رادہکا جیو بہی سو کیا تہے اب کوئے اوپاسک اس درجہ کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

نہ دیکہا نہ سنا درجہ ثانے پر کیبا سرنگار کا ہے وہ گویا کاؤن پر ختم ہوا اب وہ بہاو کسکو ہو سکتا ہی الا اگر کوئے کسی کو پکا
کا اوتار لیوے تو ممکن ہے مثل میران بای جیو و کرمیتی جیو ونرسے جیو و سرداس وغیرہ کی اور یہہ بہی واضح ہو کہ قواعد عشق
و سرنگار کے اسے درجہ مین ادا ہوتے ہین اب جو اوپاشک نظر آتے ہین اونکے بہاو یہہ ہین کہ بعض تو بہاو داسی یعنے
کنیز کا بہ تقدیم سکہیہ یعنے دوستے کے رکہتے ہین اور بعض کو داسی بہاو کی تقدیم اور دوستے کے تاخیر ہے اور بعض پریا پریتم
یعنے دونو کے کنیز اپنے آپ کو جانتے ہین دوستے سے کچہہ واسطہ نہین اور بعضے اپنے آپ کو داسی سری پریا جیو کے
جانکر اونکی پرشنتا سے پرشنتا پریتم کے مانتے ہین اور اس درجہ اخیر کے خاص اوپاشک ہت ہرنس جیو کے سنپردا والے
ہین لیکن اسقدر اور فرق ہے کہ ہت ہرنس جیو کے سنپردا والی الیشٹتا کی (رضامندے ۱۲) تقدیم نہے بہ نسبت پریا جیو کی تصور کرتے
ہین سب سرنگار او پاشکان کا یہہ طریقہ ہے کہ پریا پریتم کے سرنگار اور بہار مین استری بہاو سے ہر وقت و ہر لحظہ
حاضر رہتے ہین کوئے وقت غیر حاضرے اور پردہ کا نہین اور طرفین یعنی پریا پریتم کے رازدان اور راداکر نے پیغامات
ہمدگر مین ہوشیار اور بروقت ہوجانے رنج اور ریان کے ہمدگر کا رنج رفع کرنے والی و علی ہذالقیاس صد ہا ہزار ہا بہاو سے
سیوا اور تصور کرتے ہین بہاو باریک اور کمال مشکل ہے کہ تصریح ضرور نہین او پاشنا سرنگار کی قدیم سی آ ہے
اکثر رکہیشر اور جوگی جن روپ اپار سرے رگہنندن مہاراج ادہراج کا دیکہہ کر صورت اور فریفتہ ہو گئی اور اوس
روپ و مادہرج کے پورن بہل کے پراپتے سرے مہارانے جیو کو دیکہہ کر مانسے بہاو سے اوس روپ انوپ مین
دل لگایا مادہرج کے معنے اگرچہ شیرینی کے ہین لیکن مراد حسن اور خوبصورتی سی ہی او پاشکان مادہرج کے
اپنے آپ کو استرے نہین مانتے فریفتہ و عاشق بہگوت کی مادہرج و حسن کی ہوتی ہین اونمین چند تفصیل ہین ایک
وہ ہین کہ صرف بہگوت مادہرج کے او پاشک ہین پریا جیو کی دہیان سی کچہہ تعلق نہین رکہتے دویم وہ ہین کہ جگل سروپ
یعنے پریا پریتم کا تصور اور دہیان کرتے ہین اونمین بہی ایک گروہ والی تو بہگوت کی الیشٹتا مقدم مانتے ہین اور پریا جیو
کو آدمایا اور سب برہمانڈون کے ماتا اور بہگوت آسرہ بہوت (پناہ شدہ ۱۲) دویم ایسے ہین کہ پریا پریتم کو ایک مانتے ہین
جسطرح جل اور ترنگ یا سانپ اور اوسکا کنڈل کہ حقیقت مین ایک ہین اور برای نام دو گفتگو مین آتی ہین تیسرے
ایسے ہین کہ پریا جیو کے تقدم بیان کرتے ہین اور پریتم کے تاخیر تصریح اس تیسرے درجہ کے آئندہ لکہے جاوینگے
طریق سیوا پوجا سب او پاشکان مادہرج مین علاوہ از بہاو ہای مذکورہ بالا چند تفصیل دیگر ہین یعنے بعض تو بروقت

سیواپوجا جگل سروپ کے اپنے آپ کو طفل دو چار سالہ تصور کر کے سب خدمت اور سیواپوجا کرتے ہین و بعض کا یہہ طریق ہے
کہ خود تو سیوا بہگوت کے کرتے ہین اور واسطے سیوا مہارانی جیو کی اپنے والدہ یا زوجہ یا ہمشیرہ وغیرہ یا سب عورات اپنے
گہر کو کنیز مہارانی جیو کے تصور کر لیتے ہین اور سب سیوا اشنان کرانے اور سرنگار کرانی مہارانی جیو کی اونکے ہاتہہ سی تصور مین سمجھہ لیتے
ہین اور بعض کا یہہ طریق ہے کہ بر بہانے وبہوانے واندرانے وغیرہ کو خدمت کرنی والی کنیز سری مہارانی جیو کی خیال کر کے
بہگوت کی سیواپوجا خود کرتے ہین علاوہ اسکے سوکیا و پرکیا بہاو علیحدہ رہا سوراہ پانچ سنپردا اور رام او پاسکون مین تو پرکیا بہاو
ہرگز مرتب نہین ہوسکتا سوکیا بہاو سے سیوا آرادہن مروج ہے البتہ سری کرشن او پاسنا مین پرکیا بہاو سی آرادہن
ممکن ہے سوا اوسکے یہہ تفصیل ہی کہ نمارک سنپردا مین سوکیا بہاو سے پوجن سیوا کرتی ہین اور بواہ کا ہونا سری کرشن اور رادہکا
مہارانی کا بہ شہادت پورانون کے مانتے ہین اور بشن سوامین کے سنپردا والی اگرچہ اوپاسک صرف بال چرتر سری کرشن سوامی
کے ہین لیکن رادہکا جیو کو بقول نمارک سنپردا کی سوکیا بہاو سے پرم پریا سری کرشن سوامین کے جانتے ہین اور رادہ بلبہ
پرکیا بہاو کا قاعدہ ہے رغبت لیے علیحدہ بات ہی اسمارتکان مین کوئے قاعدہ خاص معین نہین جیسے چرترون اور بہاو
پر توجہ ہوگے ویسا ہی مان لیتے ہین سرنگار اور مادہرج بہاو مین جو آرایش و سرنگار پریا پریتم کا تصور یا ظاہری کرنا
چاہیے اور جو پریا پریتم ہمدگر کے ملنے اور دیکہنے اور دکہلانے اور اپنے اپنے آراستہ رکہنے اور سامان عیش و نشاط بہت
تکلیف و بناوٹ سے تیاری کی اومنگ رکہتے ہین اور جو کہیل ہونسے وگفتگو و ناز نیاز ہوتی ہین اوسکا بیان ہرگز و مطلق بی شمار شیش
اور سارداسی کڑوڑون کلپ تک نہین ہوسکتا اور جن بہگوتون کے اوپاسنا کمال کو پہونچ گئی ہے اور وے سامان و سماج دل مین سما گئے
ہین ممکن نہین کہ اونسے بہی بیان ہوسکے دل ہی دل مین لطف اوٹہاتی ہین لیکن ہمت مند اور بی عقل تو کیا لکھہ سکتا ہی و
عاشق و معشوق کہ جنکا دل ہمدگر کے حسن پر از دست رفتہ ہوا اور اومنگ و شوق وصل یکدگر مین بہرے ہوئے ہون تر یہ لوگ کے
حشمت و دولت سی جہان تک سامان عیش و عشرت و آرایش و نشاط کی از روی شاستر و کتابون کی سنتے ہین اور جو دیکہتے
ہین یا جہان تک دل پہونچے وہی سب تیار کرتے ہین پریا پریتم کے سامان سرنگار و بہار و عیش و نشاط و حسن کے روبرو وایسے
ہین کہ جیسا سو کڑوڑ آفتاب کے روبرو ایک ذرہ درنصورت او پاسکان حسب رغبت و تک و بوی طبیعت و دیدہ و شنیدہ کے
جسقدر اور جسطرح جگل سروپ کا تصور و آرادہن کر سکین اوسیقدر بہتر ہے جیسا اور جسطرح تصور کرینگی وہ ہی مراد کو پہونچینگا
اور یہہ بہی واضح رہے کہ پریا پریتم عاشق و معشوق ہین سرد و سرمنشہ ہین چونچہ چرتر سرنگار و مادہرج کے دل کی آنکھون

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

کہ نظر آوین وے سب بہگوت کی کی ہوئے ہون گے جدید چرتر کوئے نہوگا غرض اوس روپ انوپ مین جسطرح طبیعت لگی

لگانی واجب ہے کہ پرمانند و برہمانند و گیان وبہگتی و براگ وہر چہار پدارتہہ خود بخود موجود ہوجاتے ہین اور یہ ذکر ہوا کہ بعض شخص

پرپاجیو کے تقدیم بیان کرتے ہین اور ریتیم کے تاخیر سو واضح ہو کہ ہر چہار سنپردا مین اب تک ایسا قاعدہ کسی نے پیدا نہین

کیا تہا البتہ جو سکہے بہاو رکہتے ہین اونمین بہت ہرنس جیونی اس بہاو کو رواج دیا تہا سو اونکا طریق ہر چہار سنپردا سی

علیحدہ ہی لیکن اب منجملہ چار سنپردا کی ایک شخص نے جدید شاخ نکالی یعنے پہلے سے راماننج سوامین کے سنپردا مین دو طریق ہین

یکی ٹینگل دویم بڈگل ٹینگل وے ہین کہ اصلی قاعدہ راماننج سوامین کے معتقد ہین اور اونکے اعتقاد مین لچھمن نارائین الشیر ہین اور

لچھمی جیو اور بڈگل وی ہین کہ بیدانت آچاری نی قاعدہ اختراع کرکے لچھمن اور لچھمی کو برابر جانا اور جگل سروپ کے آرادہن کا رواج دیا

اب عرصہ قلیل یعنی سو دو سو برس سے بیدانت آچاری کی طریق مین ہرراگہو آچارج نے یہہ شاخ نکالی کہ لچھمن نارائین پر

لچھمی جیو کو فایق لکہا اور طریق ہرراگہوے رواج دیا اونکا طریقہ درگا او پاشکان سی اند کی ملتا ہی قلیل آدمی اوس طریقہ

پر ہین اور مندراس سے ایک منزل جانب غرب اونکا گوروودوارہ ہی واضح ہو کہ او پاشکان سرنگار وماد ہرج درباب تصور

واوپاشنا حسن و آرایش پر یا پریتم کے متفق ہین اور ابتدا و انجام دونو کا یکسان ہے اسو اسطی بہگتان پیروان سرنگار

و مادہرج کو ایک ہی نشٹہا مین لکہنا مناسب جانا ہی کرپا سندہ ہی دین بندہو کرنا کر اب اس نالایق کی طرف بہی کچہہ

ایسی نظر پرورش کی ہو کہ آپکے مادہرج کا چنتون کرتا ہوا آنند رہا کرون اگرچہ میرے اعمال ایسی ہین کہ مطلق واجب الرحم

نہین لیکن جو آپکے بردین بندہو اور پرنت آرت بہنجن پر نگاہ ہوتی ہے تو سب کچہہ توقع ہوتی ہین سو اپنی طرف اور اپنے

بانا۱۲ عاجز نواز۱۲ عاجز کا دکہہ دور کرنے والے۱۲

برد کی طرف نگاہ فرماکر یہہ استقلال عنایت کرو

کبت اول

जिनजानोवेदतेतोवादकैविदितहोहैं

जिनजानोलोकलोकलीकनपरलरमरो

جن جانو بیدتی تو باد کے بدیت ہو ہین جن جانو لوک لوک لیکن پر لر مرو

جن جانو تپ تینون تاپن سون تپ تپ پنچ اگن سنگ لی سمادہہ ہر دہر مرو

जिनजानोतपतीनोतापनसोंतपतपपञ्चअग्निसंग लेसमाधिरधरधरमरो

Gyan Kosha

जिन जानो जोग ते जोगी जुग जुग जीये जिन जानी जोति तिसो उ जोत लिजर मरो

جن جانو جوگ تی تو جوگی جگ جگ جئی جن جانے جوت سواو جوت لی جبر مرد

[illegible]

हूं तो देवनंद के कुमार तेरी चेरी भई मेरी उपहास को उकोटन कर मरो

ہون تو دیونند کی کمار تیرے چیرے بہی میرو اوپہاس کو اوکوٹن کر مرو

[illegible]

کبت دوم

کواو کہو کُٹا کُلین اکُلین کواو کواو کہو رنکن کلنکن کو نارے ہون

[illegible]

کیسو دیو لوک پرلوک نرلوک مین تولیتو ہی الوک لوک لیکن تین نیارے ہون

[illegible]

تن جاہو دہن جاہو دیو گو جن جاہو جیو کیون نہ جاہو نیک ترت نہ ٹاری ہون

[illegible]

برندابن واری بنواری کی مُکٹ واری پیت پٹ واری وا مورت کی واری ہون

بندابن والا جو برجو بن ہی او سکے مکٹ کے صدقہ پیتانبر کی صدقہ اوس صورت منوہنی کے صدقے ہون

کبت سیوم

لفظ اور معنے صاف ہین ۱۲

माथे पै मुकट देख चंद्रिका चटक देख छवि की लटक देख रूप रस पीजिये

ماتہی پی مکٹ دیکھہ چندرکا چٹک دیکھہ چہب کے لٹک دیکھہ روپ رس پیجئی

लोचन विशाल देख गरे गुंज माल देख अधर रसाल देख चित्त चोंप कीजिये

لوچن بشال دیکھہ گرین گنج مال دیکھہ ادہر سو لعل دیکھہ جیت چونپ کیجئے

कुंडल हलन देख अलक के वलन देख पलक चलन देख सर्वस दीजिये

کنڈل ہلن دیکھہ الکین ہلن دیکھہ پلکین چلن دیکھہ سربس دت بجئے

[illegible]

[illegible]

पीतांबर छोर देख मुरली की घोर देख सांवरे की ओर देख देखवो ही कीजिये

پیتانبر چھور دیکہہ مرلی کی گہور دیکہہ سانورے کی اور دیکہہ دیکہو ہی کیجیے

لٹکتا ہوا ۔ گرج یعنے آواز ۔ طرف ۔ دیکہنا

کہتا । ब्रजगोपिका । برج گوپکاؤن کا چرتر یہ لوکو ایسا پوتر کرنیوالا ہے کہ تمثیل کو ئے نظر نہین آتے اگر گنگا وغیرہ تیرتھون سی برابر کیا جاوے فوے ایک ایک ملک مین واقع ہین اور اشخاص ملک ہاے بعیدہ اور دور کو بمحنت و مشکل بسیار حاصل ہوتے ہین اور کمی وبیشے ثواب بلحاظ پرب وغیرہ کی علحدہ رہی اور یہہ چرتر پرم پوتر ہر ایک کو سب جگہہ بآسانی حاصل ہین اور واسطی دینے ہر جہا آئے پدار تہہ کے ہر لحظہ اور ہر وقت برابر اپنے کم نصیبی سی اگر اوسطرف رغبت نہو تو امر دیگر ہے جہا گوپکاؤن کی بید اور برہما اور شیش اور سارد وغیرہ بہی نہین کہہ سکتے برہما جیو نے جنکے چرن رج آنے سر پر دہارن کرے اور اپنا بہاگ سراہا پہر اونکے مہما کا بیان کرنے والا کون ہے اگر گوپکاؤن کو بزمرہ بہگوت بہگتون کے شمار کیا جاوے تو اوسمین اعتراض لازم آتے ہین اول یہہ کہ جن کے چرتر کیرتن کرکے بہگت جن موسوم بہگت ہوتے ہین اگر اونکو بہگت کہا جاوے تو گستاخی ہے دویم یہہ کہ بید اور پورانون مین چند قسم کے بہگت گنے ہی ہین اونکے سادہن سی بہگت نام ہوتا ہے سو منجملہ اونکے ان گوپکاؤن نے کونسا سادہن کیا کہ اونکو بہگتون مین شمار کیا جاوے اور اگر بزمرہ بہگتان نہ لکہا جاوے تب بہی جای اعتراض ہے اول یہہ کہ کسی نے بلا بہگوت بہگتے بہگوت کو نہین پایا دویم یہہ کہ اگر وے بہگت نہین تو اس بہگت مال مین کیون مندرج کیا درینصورت اونکو بہگوت کے پرم پریا اور بہگوت روپ جاننا چاہیئے اور جو مہما اونکے بیان ہووہ مہما بہگوت کی تصور کرنے واجب ہے بلکہ گوپکاؤن کا درجہ زیادہ ہے بدین سبب کہ جو زبردست ہوتا ہے کم زور کو اپنی طرف کہیچ لیتا ہے سو گوپکاؤن نی بہگوت کو گولوک سے اپنے طرف کہیچ لیا علاوہ ازآن تمام جہان کہتا ہے کہ بہگوت اس جہان کا کرتا ہرتا اور مالک ہے لیکن باوجود اس گفتگو کے کسی کو اعتقاد نہین ہوتا کہ بہگوت کا بہجن سمرن کرکے بہگوت کے روپ انوپ کا تصور کیا کرین اور گوپکاؤن کے چرتر کو وہ پرتاب اور قدرت ہی کہ اگر ہوڑا سا بہی کوئے سن لیتا ہے تو ممکن نہین کہ وہ روپ بہگوت کا اوسکے ذہن مین نہ آجاوے اور اعتقاد بہگوت مین نہوا ارادہ تہا کہ کچہہ چرتر گوپکاؤن کے مندرج نسخہ ہذا کئی جاوین لیکن منجملہ بے شمار چرترون کے ایکقسم کے چرتر کے بہی طاقت تحریر کروڑون جنم تک نہ دیکہی گوپکاؤنکا

بهگوت الوگک یعنی جو دیکهنی مین آوے ایسا هوا که بهگوت بهگتون کو پرم آنند کا دینیوالا هی اور دیگر اشخاص کو بهگوت
مین لگا دینے والا شرح الوگک بهاو کی یهه هے که گوپکا بهگوت کو واحد لاشریک پورن برهه پرماتما جانتی تهی اور اوسی کو
یار غمگسار و دوست دلنواز و محبوب مرغوب سمجهه کر قواعد دوستی و ناز و نیاز کی بجالاتی تهی اگرچه یهه دو نو بات باهمدگر ایسے
مختلف هین که جسقدر تاریکی اور روشنی کو اپسمین مخالفت هوتی هے لیکن چونکه گوپکاؤن مین موجود تهے اسیواسطی اونکا بهاو بنام
نی الوگک کها سو اس بهاو کے ثبوت مین منجمله کروڑون چرتر کے ایکدو چرتر لکهتا هون ایک دفعه برجهو کمن مهاراج راتکو
کسے گوپکا کی گهر رہے جب وہانسے روانگے کا ارادہ کیا تو اپنے گهونگهرو اس خوف سی که کوئی آواز سنکر بیدار هو جاوے
اوتارنی لگے گوپکا مذکور نے هاتهه پکڑ لیا اور کہا که اگر میرے بدنامے هووے تو مضائقه نهین لیکن یهه بدنامی تمکو هونے
نه چاہئے که سری کرشن پورن برهه اپنے چرن کملون سے لگے هوئے کو علیحده کر دیتا هے ایک دفعه برج گوپکا
واسطے فروخت ماکهن کے جمنا پار جاتی تهے چونکه شوق دیکهنے اور گفتگو برج چند مهاراج کا هر وقت رهتا تها اسواسطے
اوسیطرف کو روانه هوئے که جسطرف نٹ ناگر مهاراج تهے اور بعد درشن سهدگر اور غصه و تنازعه دان وغیره کے
اراده جمنا پار جانے کا کیا برج کشور مهاراج نے کہا که یهه کشتے جمنا مین موجود هے الا اسوقت ملاح موجود نهین اگر تمکو ضرور جانا هے
تو هم تمکو پار اوتار دیوین گے سب گوپی اوس کشتے مین سوار هو گئین اور برج کشور مهاراج ملاح هوئے اتفاقاً وه
کشتے بوسیده و کهنه تهے جب درمیان دریا کے پهونچے تو پانی اوسمین آنی لگا تو کتکے مهاراج نی کہا که خبردار هو
کشتے ڈوبنے اونمین سے جو بنسے اور مزاخ کی مزاج نند نندن مهاراج سی واقف تهی اونهون نے کہا که کچهه فکر نهین ڈوبنے
دو هم وه بیوقوف نهین که تیرے دهمکی مین آکر جو تو کہے وه قبول کر لیوین اور بعض جو کم عمر اور ناتجربه کار و ناواقف مزاج
برج چند مهاراج سے و نو آمد تهے وے گهبرائی اور سو بهادهام کے پاس آکر کوئی تو چهاتی سی لپٹ گئی اور کسی نے
هاتهه پکڑ لیا اور کوئی چرن پکڑ کر بیٹهه گئے اور کسی نی گردن مین هاتهه ڈال دے جب منموهن مهاراج نی دیکها که اکثرون
سے تو کام دل حاصل هوا لیکن بعض همارے دهمکے مین نهین آتے تو کشتے کو قریب غرق کر دیا تب سب کو یقین هو گیا
که اب ضرور کشتے ڈوبنے اور گوال گمار جو کناره پر کهڑے تهے تالی بجا کر هنسنے لگے که یهه بیوقوف عورت اس
نندلعل کے بهروسه سے کشتے پر سوار هوئے تهے اون برج ناگریون کو اپنی جان کا فکر مطلق نه هوا اور کہنے لگین
که یهه گورس و ماکهن وغیره ڈوب جاوی تو کیا غم هے اور اگر همارے جان جاتی رهے تب بهی هرگز جاے فکر اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

افسوس کی نہین لیکن کمال غم اور افسوس اس شہرت کا ہے کہ جس کشتے کا کشتیبان کرشن ہو تارک تہا وہ کشتے ڈوب
گئے جب جسودہا مہارانی نے برہما اور شیو وغیرہ کو مایا کے پہانسے سے باندہنے اور چہوڑانی والے کو رسی سی باندہا
تو سب گوپکا واسطے تماشا دیکہنے کے آئین اور کہنے لگین کہ ہی نند نند خوب ہوا جو تجکو جسودہا جیو نے اوکہل سی باندہا تاکہ آپ
بہی دوسرے کی بندہنی کا دکہہ تجکو معلوم ہووے یعنے سب کو جو مایا کی پہانسی مین تم نی باندہ رکہا ہی اونکی اوپر کرپا ہو جب اودہو جیو
بہگوت کا پیغام لیکر متہرا سی گوپکاؤن کی پاس آئی اور گیان بیراگ کا راگ شروع کیا تو برج سندریون نے جوابات معقول
دئے اتفاقاً ایک بہنور وہان آگیا گوپکا یہ بہانہ اوس بہنور کے اودہو سی کہتے ہین کہ ای بہنور تو اوسی دغاباز بی رحم کے
تعریف کرتا ہے کہ جسنے راجا بل بیچارہ کے ساتہہ دغا کرکے اوسکا راج لے لیا پہر رام اوتار دہارن کرکے اول تو سوپ
نکہا کو اپنی حسن اور چہرہ پر فریفتہ کرلیا پہر اوسکے روپ کا ناس کردیا اور نہین معلوم کہ اوس دغاباز بی مروت کو انترجامی
یعنے ہر ایکے اندرونہ مین رہنے والا کسواسطی کہتے ہین اگر حقیقت مین انترجامی ہے تو ہمارے اندرونہ کا حال دیکہہ کر کیون
نہین آتا اور ہمارے حالت پریشان پر دیا نہین کرتا یا تو انترجامی نہین یا بی رحم و بیمروت ہے اس قسم کے بہت سے
کہی انتہا نہین الوکک بہاو گوپکاؤنکا بجوگ [illegible] ثابت ہی مہابہارت مہا بہاگوت و گرگ سنگہتا و وشن پوران و دیگر پوران
سی ظاہر ہے کہ گوپکا اوتار بید سرتی و رکہیشران و جنک پور باسیون کی استریون کا ہی جسقدر گیان اور پریم وبہاو
اونکو ہوا سب درست اور بجا ہے پریم گوپکاؤن کا اسقدر ہوا کہ سب رکہیشران و شاعران سابقین و حال نی انتہا پریم
کے گوپکاؤن پر لکہے اور اس بہگت مال مین جو مدارج پریم کے پریم نشٹہا مین لکہی جاوین گے اور اونکی تمثیلات بیان
ہون گے وہ کروڑہی کروڑوان حصہ گوپکاؤن کے پریم کا ہے ارادہ تہا کہ کچہہ ذکر پریم گوپکاؤن کا اس کتاب مین بہی
درج کیا جاوے لیکن جب کہ لا انتہا دیکہا تو خاموشی اختیار کی سرنگار رس جسکا ذکر کچہہ دیباچہ مین اور کچہہ تمہید
اس سرنگار نشٹہا مین مندرج ہوا اوس رس کے خزانہ کے دہنجایا اوس ملک کے بادشاہ یہ برج گوپکا ہو چکین
ملک اوس رسکا خاتمہ برج گوپکاؤن پر ہو چکا اب قدری قلیل جس کسی کو وہ رس حاصل ہوتا ہے تو برج ناگریون کے
کرپا سے ملتا ہے اور جسکو اوسکے لطف کی تمنا ہووے تو گوپکاؤن کی چرتر کی سرن لیوے افسوس کہ
برج سندریون کے حروف بصیغہ ماضی زبان قلم سی برآمد ہوئی حالانکہ برج گوپکا اور برج چند مہاراج وہی جو درکہ
جو شاستروں مین مندرج ہین بدستور اب تک کرتے ہین جنکو کہ بہگوت نے آنکہین بینائی کے بخشی ہین وہی اوس

چرتر کو دیکھتے ہین برج چند مہاراج کبہی برج کو چھوڑ کر علیحدہ نہین ہوتے اور بہاگوت وغیرہ پرانون مین جو ذکر بہگوت کے جانے کا طرف متہرا و دوارکا کے ہوا وے چرتر بہگوت کیواسطی انجام بعض امور ضروریہ کے ہین ایک روپ سے تو سب چرتر متہرا وغیرہ مین کئے اور دوسرا روپ پورن برہمہ سچدانندگہن نندنندن مہاراج کا برج مین رہا کہ ابتک وے چرتر ہوتے ہین ثبوت اوسکا او پاسک جن بیدسُرتی اور پورانون سی بخوبی کرتی ہین اسجگہہ گنجایش تحریر اوس طوالت کی نہین لیکن ایک حال مختصر لکہا جاتا ہے جب اودہو جیو نے حال بیتابی اور بیقراری گوپکاؤن کا دیکہا تو خود بباعث رحم کے بیقرار اور بیتاب ہوگیا اور بہگوت کیطرف اطلاق بی رحمی اور بیوفائی کا کرنے لگا یہہ خیال دلمین ہوا ہے تہا کہ ایک چرتر دیکہا یعنی نندنندن مہاراج کسی برج گوپکا سی ہنستی ہین اور کسیکا ماکہن چرا کر کہاتی ہین اور نند جیو کے گہر کو بچہڑون کے خبر گیرے کرتے ہین اور جنگل سے گئو لاتے ہین اور گوپکا واسطی دیکہنے بہگوت کے اپنے اپنے دروازون پر کہڑی ہین غرض اسی قسم کے صدہا چرتر جو بہگوت ہمیشہ کیا کرتی تہی دیکہی او متعجب ہوکر حواس باختہ ہوگیا تب برج گوپکاون نے سمجہایا کہ اودہو تو گیان کسکو سکہاتا ہے اور کیا جوگ وغیرہ کو بیان کرتا ہے سر کرشن ہر وقت یہان موجود رہتا ہے اور کبہی برج سے علیحدہ نہین ہوتا لکہا मीराबाईजी گوپکاؤن کے موافق پریت اور نہگتے کلجگ مین بلا خوف و خطر کسیطرح کے میران بائی جیو کو ہوئے دنیا کے شرم اور کل کا سلسلہ ترک کر کے صرف گردہر لعل جیو سی پریم لگایا اور جنکا نرمل جس سب بہگوت بہگتون نے گایا راجہ میرتہ کی گہر جنم ہوا اور خوردسالی سی گردہر لعلجیو کے روپ انوپ مین عشق ہوگیا ابتدا اوس عشق کے بعض بہگوت بہگت یہہ کہتے ہین کہ کسی عمدہ کی گہر برات آئی تہی واسطی دیکہنے دہوم دہام برات کی محل کی عورات بالاخانہ پر چڑہے اوسوقت والدہ میران بائی جیو کی واسطی درشن گردہر لعلجیو کے کہ محل مین براجمان تہی گئے تہے میران بائی جیو بہی کہ تین چار برس کے تہے کہیلتے ہوئے اپنی والدہ کے پاس چلے گئے اور اپنے والدہ سی پوچہا کہ ہمارا دولہ کون ہے والدہ نی ہنسکر گود مین اوٹہالیا اور گردہر لعل جیو کے طرف اشارہ کر کے کہا کہ تیرا دولہ یہہ ہے میران بائی جیو نی والدہ کی شرم سے اپنے دولہ سی گہونگہٹ کر لیا اور اوسے وقت سی ایسا عشق گردہر لعلجیو مین ہوا کہ ایک دم بلا درشن یا تصور اپنے سوآمی کے نہین گذرتا تہا شارح بہگت مال لکہتا ہے کہ بعد ہوجانی رشتہ عشق و محبت میران بائی اور گردہر لعلجیو کے والدین نے نسبت اونکی ساتہہ لپسر رانا والی چتور کے کردی اور برات عظم اور شان کے ساتہہ آئے جب لپسر رانا کی ساتہہ بہانوری یعنی پہیرے ہونے لگے تو میران بائی جیو اپنے پہیرے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridw

گردہر لعلجیو سے کرتے تہے مطلق خیال لبسر رانا کا نہ تہا جب وقت رخصت کا آیا اور والدین نے سامان جہیز کہ جو کچھہ
لائق تہا کیا تو میران بائے جیو مفارقت گردہر لعلجیو اپنے سوامین کے گوارا نہ کر سکے اور مضطرب و بیقرار ہوکر شدت گریہ و زاری سے
بیحواس ہوگئے والدین نے کمال محبت و پیار سے کہا کہ سب کچھہ موجود ہے جو تم کو خوش معلوم ہو وہ بلا استفسار
لے جاؤ میران بائی جیو نے اوسحالت بیقراری مین کہا کہ جو میرے زندگے و رضامندی مطلوب ہے تو گردہر لعلجیو کو عنایت
کرو کہ جان و دل سے سیوا کرونگے چونکہ والدین کو میران بائی جیو از بس عزیز تہی اور وقت مفارقت دختر عزیزہ کا تہا علاوہ
ازآن اونکو بہگوت بہگت اور پریمے پہلے سے سمجہہ رکہا تہا اسواسطی گردہر لعلجیو کو میران بائی جیو کی حوالہ کیا میران بائے
جیو بہگوت کو اپنے ڈولہ مین براجمان کرکے بہگوت چہب کو دیکہتے ہوئے اور اپنے مالک کے ملنے سے شادان و فرحان رانا
کے گہر پہونچے ساس نے بعد ادای سوم آمد کی درگا کی پوجن اول اپنے لبسر سے کرائی اور پہر میران بائے جیو سے کہا میران بائے
جیو نے جواب دیا کہ یہہ جسم گردہر لعلجیو کے نذر کر چکے اونکے سوا اور کسیکے سامنے سر کب جہک سکتا ہے
ساس نے کہا کہ درگا پوجن سے سہاگ کی ترقی ہوتی ہی اسواسطی درگا پوجن ضرور ہے میران بائی جیو نے جواب دیا کہ
اسباب مین استبداد ضرور نہین جو کچھہ اول مین نے کہا ہے اوسکے سوای اور کچھہ نہوگا یہہ جواب سنکر ساس میران بائے
جیو کے ناراض ہوئے اور جل بل کر اپنے شوہر کے پاس گئے اور بیان کیا کہ یہہ بہو کسے کام کی نہین جب کہ اول روز مجکو
جواب دیکر شرمندہ کردیا پہر معلوم کہ آئندہ کیا کرے گی رانا یہہ حال سنکر پر غضب ہوا اور مستعد قتل میران بائے جیو کا ہوگیا لیکن
اپنی عورت کی کہنے سے باز رہا اور علحدہ حویلے مین مقیم کردیا واضح ہو کہ رکمنے اور گوپکاؤن نے جو درگا پوجن کیا تہا
تو سری کرشن مہاراج تب تک حاصل نہین ہوئے تہے میران بائی جیو کو کہ اول ہی سری کرشن مہاراج شوہر مل گئے اسواسطے
درگا پوجن ضرور نہوا اور رکمنے و گوپکاؤن کے نظیر سے اعتراض لازم آیا میران بائی جیو جب علحدہ مکان مین رہنے
لگے تو کمال خوش ہوئے اور گردہر لعلجیو کو براجمان کرکے سرنگار اور آرایش بہگوت اور ست سنگ مین شب و روز
دل لگایا رانا کے دختر کہ اودا بائے اوسکا نام تہا واسطی فہمایش میران بائی جیو کے آئے اور کہنے لگے کہ بہابہی
تو بڑے گہر کے بیٹے ہے کچھہ عقل سیکہہ اور فقیرون کا سنگ چہوڑ دے کہ دونو کل کو کلنک لگتا ہی میران بائے
جیو نے جواب دیا کہ ست سنگ سے کروڑون جنم کے کلنک جاتے ہین جسکو ست سنگ عزیز نہین وہ ہی کلنکی ہے
اور میرے زندگے تو ست سنگ سے ہے جس کسیکو دکہہ ہووے اوسکو فہمایش تمہارے واجب ہے اودا بائے

...otri Gyaan Kosha

واپس آئے اور اپنے والدین سے سب حال کہا کہ میران بائے ایسے مستقل بھگوت نہیں ہیں ہے کہ کسی کا کہنا نہین مانتے رانا بر آشفتہ ہوا اور زہر قاتل کا کٹورہ بنام زد چرن امرت پاس میران بائی جیو کے بھیجدیا میران جیو نے بھگوت چرن امرت کو سر پر چڑھایا اور بخوشے تمام نوش کیا رانا منتظر تہا کہ اب خبر فوت میران بائی جیو کے پہونچے لیکن میران بائی جیون کے چہرہ پر رونق وقت بوقت زیادہ ہوتے تہے بھگوت سرنگار او بہا مین چہکے ہوئے ترکیبات جدیدہ سے آرائش کرتے تہے اور بھگوت چرترون کا کیرتن کرکے رس اور پریم امرت مین بہرتے تہے اوسوقت میران بائی جیو نے ایک بشن پد بھگوت کے روبرو کیرتن کیا مصرعہ اولی یہہ ہے * رانا جیو زہر دیو ہم جانی * جب زہر کا اثر میران بائی جیو کو کچھہ نہ ہوا تب رانا نے چوبدار تعینات کئی کہ جسوقت میران بائے جیو سادہان سے گفتگو کرتے ہون اوسکے اطلاع پہونچاوین کہ قتل کردیا جاوے چونکہ میران بائی جیو گردہر لعلجیو کے ساتہہ ہنسے وقہقہ وکہیل وگفت گو عاشقانہ ومعشوقانہ کیا کرتے تہے ایک روز چوبدارون نے خبر پہونچایا کہ اسوقت میران بائی جیو کسی کے ساتہہ گفتگو ہنسے اور مزاح کیا کرتے ہین رانا شمشیر بکف آیا اور پوکارا کہ کواڑ کہول میران بائے جیو نے کیواڑ کہولدئے جب اندر گیا تو کچہہ نہ دیکہا بولا کہ جسکے ساتہہ گفتگو خوش مزاحی کی ہو رہے تہے وہ کہان ہے میران بائے جیو نے فرمایا کہ تمہارے روبرو موجود ہے آنکھہ کہول کر دیکہو لوکا اوسکو تمسے کچہہ شرم اور پردہ نہین ہے واضح ہو کہ اوسوقت میران بائی اور بھگوت باہم چوسر کہیلتے تہے اور جب رانا پہونچا تو بھگوت نے ہاتہہ واسطے ڈالنے پاسہ کی دراز کیا تہا رانا نے جو ہاتہہ بھگوت کا پاسہ دراز دیکہا تو شرمندہ ہوا اور واپس آیا حالانکہ یہہ پرتاپ رانا نے خود دیکہا لیکن کچہہ اثر اوسکے دل کو نہ فی الحقیقت جب تک بھگوت بھگتون کی کرپا نہین ہوتے تب تک بھگوت ہرگز کرپا نہین کرتے رانا مذکور میران بائے جیو کے درپی قتل تہا پس بھگوت کرپا کے واسطے ہو ایک شخص فاسق فاجر سادہو روپ بنا کر میران بائے جیو کے خدمت مین آیا اور بیان کیا کہ گردہر لعل جیو کے یہہ اجازت ہی کہ میران بائی جیو کو تم انکے سنگ کا سکھہ دو اسواسطی آیا ہون میران بائی جیو نے فرمایا کہ گردہر لعلجیو کا حکم میری سر پر ہی اول آپ بہوجن پرشاد کرین بعدش میران بائے جیو نے صحن اوس مکان مین کہ جہان بھگوت بھگتون کا سماج موجود تہا پلنگ بچھوایا اور آراستہ کرکے اوس فریبی دہو کو بولایا اور فرمایا کہ پلنگ پر تشریف لے چلین شرم

CC-0. Gurukul Kangri Collection

یا خوف کسی بات کا نہ چاہئے کہ اجازت گردھر لعلجیو کے بہر حال واجب ہے وہ شخص سنتی ہی زرد ہوگیا اور تاریکی دل کے
مبدل بہ روشنی ہوئے میران بائی جیو کے قدمون مین پڑا اور دست بستہ متمنی کرپا اور بھگوت سرناگتی کا ہوا چنانچہ میران بائی
جیو نی رحم کر کے بھگوت سنمکھ کر دیا اکبر بادشاہ حال خوبصورتی میران بائی جیو کا سنکر ہمراہ تان سین واسطی درشنو کی گیا
اور بعد درشن میران بائی اور گردھر لعلجیو کے حال بھگتی کا دیکھ کر اپنی خوش نصیبی سی بکمال خوش ہوا جب تان سین ایک
بشن پد بھگوت بھیٹ کر چکا تب واپس آیا میران بائی جیو واسطی درشن برندابن کے تشریف لائین اور جیو گسائین جیو کی
درشنون کو گئین گسائین ممدوح نے کہلا بھیجا کہ ہم استری کی درشن نہین کرتی میران بائی جیو نے فرمایا کہ ہم تو برنداین مین سب کو
سکھی روپ جانتی تھی اور مرد صرف گردھر لعلجیو کو آج معلوم ہوا کہ اس برج کے اور اوس برجراج کے اور بھی حصہ دار ہین
گسائین جیو سنکر پابرہنہ آئی اور میران بائی جیو کے درشن کر کے بھگوت پریم مین پورن ہوگئے بعد ازان میران بائی جیو نے
ہر یک بن و کنج وغیرہ کے درشن کئے اور روپ دہرے بھگوت کو دلمین براجمان کر کے اپنی دیس مین واپس آئین
دیکھا کہ رانا کی عقل بدستور ناقص ہے اوسکے دیس کو چھوڑ کر دوارکا جیو مین چلے گئین اور گردھر لعلجیو کے سوبہا مین چلتے ہوئے
بھگوت سرنگار کے رس مین مگن رہنے لگین جب بھگوت بھگتون کا آنا رانا کی شہر مین موقوف ہوگیا اور طرح طرح کی فساد ہونے
لگے تب رانا نے میران بائی جیو کی بھگتی کا پرتاپ جانا اور بہت سی براہمن واسطی واپس لانی میران بائی جیو کی بھیجی اونکو
تاکید کی کہ میران بائی جیو کے منت خوشامد کر کے واپس لاؤ اور میرے جانب سی عرض کرو کہ بلا تشریف آوری آپ کے
میرے زندگی ممکن نہین براہمن دوارکا مین آئے اور بلتمسہ رانا کو گوش گذار میران بائی جیو کی کیا برہمنان نے جب یہ کہا کہ میران
جیو کو واپسی مین تامل ہے تو سب نے اتفاق کر کے اونکے دروازہ پر دہرنہ دیا کہ جب تم چلوگے تب خوردونوش کرینگے
میران بائی جیو نے برہمنان کو کہا کہ میرا قیام اس دوارکا مین سری رنچھور جیو مہاراج کی کرپا سی ہوا ہے اونسی رخصت ہو تو
سو وہان جا کر اور گردھر لعل جیو کے پریم مین مگن ہو کر ایک بشن پد بھگوت بھیٹ کیا مصرعہ اخیر مقطع کا یہ ہے * میران کے پربھو
گردھر ناگر مل بچھرن نہین کیجے * بھگوت پورن برہمہ سچدانند گھن پرم پریت میران بائی جیو کے دیکھ کر علیحدہ نہ کرسکے اور اونکو
اپنی جسم مین بلا لیا بعد دیر جو براہمن تلاش کنان وہان گئے تو میران بائی جیو کو کہین نہ دیکھا لیکن ساری جو میران بائی
پہنی ہوئے تھے وہ بجائی پیتامبر کے بھگوت کے جسم پر دیکھی بھگوت بھگتی کی معتقد ہو کر واپس آئے اکبر بادشاہ نے چتوڑ کو بعد
جانی میران بائی جیو کی فتح و تاخت تاراج کیا کتھا करमेतीजी ۳ کرمیتی جیو دختر پرسرام ساکن کنڈیلہ پروہت

Gyaan Kosha

راجہ سیکہاوت الیسی پرم بہگت ہوئیں کہ زمانہ کلجگ جو ہزارون کلنک اور عذاب ہای انواع انواع سی بہرا ہوا ہے
کرمیتی جیو کے نزدیک نہ آیا فانے اور ناپایدار شوہر کو ترک کرکے نت نربکار شوہر یعنی سری کرشن مہاراج سی محبت کری اور دنیا
کے سب بہانسے مثل خس کے توڑ کر برندابن مین باس کیا تزل کل والد جو پرسرام برہمن ہے اوسپر صد آفرین ہین کہ جسکی
گہر ایسے دختر نیک اختر پیدا ہوئی جسکی بزرگی اور بہگتی سب بہگتون کے زبان زد اور بہگوت مین محبت پیدا کرنیوالی ہی سری کرشن
مہاراج کی چہب ابہرام پر کہ کروڑون کام دیو تصدق ہوتی ہین ایسے طبیعت لگائی کہ اوسی چہب کے تصور اور دہیان مین مگن
رہتے اور دہیان کے سکہہ سی ایسی لذت اور فرحت اوٹہاتی کہ جسم مین نسماتی بلکہ سب کام دنیا کی بی حقیقت معلوم ہوتی شوہر
کرمیتی جیو واسطی گونہ کی کہ جسکو بعض ملک مین مکلاوہ کہتے ہین آیا والدین نے زیور اور پارچہ وغیرہ اسباب گونہ کا خوب طیار کیا
کرمیتی جیو کو فکر ہوا کہ یہہ جسم واسطی بہگوت بہجن کے ہے نہ برائے لذات و شہوات جسمانی اسواسطی ارادہ دیہہ تیاگ کا کیا ہم
خیال مین آیا کہ بہگوت کی پریت اور بہجن سب مقدمات پر مقدم تر ہے اور ظاہر ہے محبت و رشتہ وغیرہ سب ہیچکارہ و
فضول ہو چونکہ بہگوت بہجن بلا جسم نہین ہو سکتا اسواسطی دیہہ کا تیاگ کرنا ضرور نہین ہار جان بہجن کا ترک واجب ہے یہہ ارادہ
بالجزم کرکے جس رات کی صبح گونہ تہا اوسکے نصف گذرنی پر بہگوت کے جہب مین چہکی ہوئی اور اوسی تصور کے ہمراہے او
رہبری مین تن تنہا بلا خوف کسیطرح کے گہر سے نکل کر روانہ ہوئی صبح ہی ہر سمت کو آدمی تلاش کنان دوڑی اونکو
آتا دیکہہ کر ایک شتر مردہ کی کرنگ مین پوشیدہ ہو گئے اور چونکہ بدبوے گنہہای کلجگ کے مقابلہ بدبو شتر مردہ کے
ہزاروان حصہ ہے عفونت نہین کہتے اسواسطے وہ بدبو معلوم نہ ہوئے و نیز خوشبوی عطریات بہگوت سرنکار جو دماغ
و جان مین سمائی ہوئی تہی اوسکی سبب سے بہی کچہہ اثر بدبو کا نہ ہوا تین روز تک اوس کرنگ مین چہپی رہے بعد ازان
اوسی نکل کر ایک سنگ گنگا اشنان کو جاتا تہا اوسکے ساتہہ گنگا جیو پر آئی اور بعد اشنان کے زیور وغیرہ دان کرکے
متہرا جیو مین گئے وہان اشنان اور جاترا کرے اور وہانسے برندابن مین برہہ کنڈ پر قیام کرکے بہگوت کی تصور اور دہیان
مین رہنے لگے پرسرام والد کرمیتی جیو تلاش کنان متہرا جیو مین پہونچا اور ایک متہرا باسی چوبہ سی خبر پاکر برندابن مین
گیا اون روزون مین اسقدر آبادی و کنج و باغات وغیرہ برندابن مین نہ تہے بن سرسبز و کنجان اکثر تہا ایک درخت
برگد پر چڑہ کر دیکہا کہ کرمیتی جیو بہگوت دہیان مین براجمان ہین درخت سی اوتر کر اونکے پاس آیا اور نہایت محبت سے
گریہ و زاری کرکے چرنون مین لپٹ گیا اور کہنے لگا کہ تمہارے چلے آنے سے میرے ناک کٹ گئے کہ برادری اشتہار

CC-O. Gurukul Kangri Collection

نامعقول کرتے ہے اور تمام ملک طعنہ دیتا ہے اب گہر کو چلو اور اپنے سسرال مین جاکر بہگوت بہگتی اور سیوا ہوجا کیا
کرو یہہ جنگل ہے کوئی شیر وغیرہ درندہ تمکو کہا جاوے گا اور محکود کہہ ہوگا اپنے والدین کو کہ مثل مردہ ہو گئے ہین زندگے
بخشو کرمیتی جیو نے جواب دیا کہ فی الحقیقت جس جسم مین بہگوت بہگتے نہین وہ جسم مثل مردہ ہی اگر زندگی مطلوب ہے
تو بہگوت بہگتے کرنے چاہئے اور یہہ جو بیان کرتے ہو کہ ناک کٹ گئے سو ناک اول سے تمہارے چہرہ پر نہ تہی کیا
معنے کہ اصل ناک بہگوت بہجن اور بہگتے ہے بلا اوسکے ہزارون نکٹون کا نکٹا ہے غور کرو کہ پچاس برس تمہارے
دنیا کے بہوگ بلاس مین گذرے اور کبہے طبیعت سیر نہ ہوے اب بہی خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سب بہوگ
بلاس ناپایدار اور بی حقیقت ہین اور بہگوت کا بہجن اور بہگتے سار ہے سب جہگڑہ چہوڑکر اوسطرف دل لگاؤ پرسرام کا
اس فہمایش مختصر سے اگیان اسطرح دور ہوگیا کہ جسطرح سورج کے نکلنے سے اندہیرا جاتا رہتا ہی تب کرمیتی جیو نی ایک
بہگوت سروپ واسطے سیوا کی دیا اور رخصت کیا پرسرام گہر آیا اور بہگوت مورتی کو براجمان کرکے ایسا دل لگایا
کہ سوائے بہجن اور سیوا کی مطلق کسیطرف توجہ نہ ہے لوگون کی پاس آنا جانا ترک کردیا اور گفتگو ہے ہر یکسی
ایک روز راجا نی لوگون سے پوچہا کہ پرسرام برہمن عرصہ سی ہماری پاس نہین آتا اوسکا کیا حال ہے کسی شخص نی مفصل
حال بہگتے اور بہجن کا بیان کیا راجا نے آدمے واسطے خبر اور طلب کے بہیجا پرسرام نی کہا کہ اب راجا سے کچہہ کام نہین
آدمے جسم پاکر جو کام کرنا چاہئے اوسمین مصروف ہون راجا اوپر بیراگ اور بہگتے پرسرام کی خیال کرکے خود واسطے
درشنون کی آیا اور محبت صادق اونکی دیکہہ کر اور کرمیتی جیو کے بہگتے اور بیراگ کا حال سنکر پریم سی بیطاقت ہو گیا
تمنا ہوئی کہ کرمیتی جیو کے درشن کرنی چاہئے اگر میرے قسمت زبردست ہو تو کیا بعید ہے کہ تشریف لاوین اور ملک کو
گلزار بہہ کرین اس توقع سی برندابن کو گیا اور کرمیتی جیو کے درشن کئے دیکہا کہ بلا تزلزل اور مضبوط عشق نندنندن مہاراج مین
کرمیتے جیو کے حالت اوس درجہ کو پہونچ گئے ہے کہ نوبت سماعت عرض معروض کی نہین رہے اوسحالتمین زیادہ گفتگو
واسطی قدمرنجہ فرماتے اپنے ملک کے نہ کرسکا اور باوجود ممانعت ایک کٹی یعنے کنج واسطے قیام کرمیتی جیو کے تیار
کرا کر بعد ڈنڈوت وقدمبوسی واپس آیا اور بہگوت بہجن مین مشغول ہوا اب تک کٹی کرمیتی جیو کے برہہ گہاٹ پر موجود ہے

کتہا नरसी जी نرسی جیو مہاراج کا گجرات دیس اور ایسے کل مین کہ سمارت دہرم سی سوائے جہان بہگوت بہگتے
کا مطلق نشان نہ تہا اور اگر کسیکو تلک چہاپ دہارن کری ہوے دیکہتے تہی تو اوسکے ہجو کرتے تہے جنم ہوا

اور ایسے پرم بہاگوت ہوے کہ اوس ملک کے پاپ اور گناہون کو دور کرکے سب کو بہگوت بہگت کر دیا پرنگار ابہاو
کی اوپاشنا مین ایسے ہوے کہ گوپکاون کے برابر کہنا چاہئے جوناگڈہ کے رہنے والے تہی الدین جب گئے مر تو بہاوج کے
پاس رہنے لگے ایک روز باہر سے کہیلتے ہوے گہر مین آئے اور بہاوج سے پانی مانگا اوسنے بسبب عادت ناقصہ کی بر غضب ہوکر
جواب دیا کہ ایسا ہی کمائے کرکے لایا ہے جو پانی پلاؤن نرسی جیو کو بسبب غیرت کی زندگے ناگوار ہوے اور شیو جیو کے
خدمت مین گئے سات روز تک بے خور و نوش شوالہ مین پڑے رہے شیو جیو مہاراج نی خیال فرمایا کہ ہر یک نالائق ہے
اپنی دروازہ پر پڑے ہوئی کے خبر لیتا ہے اور مین جگت کا ایشر ہون اسواسطی ساکہیات آکر درشن دئے اور فرمایا کہ جو
خواہش ہو طلب کرنے سے جیو نے عرض کیا کہ مجکو مانگنا نہین آتا جو کچھ آپ کو عزیز ہووے عنایت کرو شیو جیو کو فکر ہوا کہ
مجکو وہ عزیز ہے کہ جسکو بیدنے ہے نیت نیت کہتے ہین اور جسکا حال پاربتی پرم پریا کو نہے بخوبی نہین تبلایا اس شخص کو یکایک
کسطرح تبلادون پہر جو اپنے قول اور اسبات پر نگاہ ہوئے کہ اس شخص کے ذریعہ سے ایک ملک کرتارتہہ ہو جائگا اسواسطے
اپنا اور نرسے جیو کا سکہے روپ بناکر برندابن مین آسے دیکہا کہ زمین بالکل طلائے اور جواہرات سی جٹت اوسکے بیچمین
راس منڈل اور راس منڈل مین بے شمار گوپکا اور گوپکاون کے بیچمین سنگہاسن اور سنگہاسن پر پریا پریتم براجمان ہین
روپ کی چاندنے سے کروڑون چندرمان کے چاندنے پہیکے معلوم ہوتے ہین راس بلاس ہو رہا ہے تال دیکر کبہی خود دولت
پریا جیو کو اور کبہے پریا جیو پریتم کو سانگیت کی ترکیب سکہاتی ہین اور کبہی گلباہین ہوکر نرت اور کبہی ہمدگر کا ہاتہہ پکڑ کر گان کرتے
ہین کبہی دیگر گوپکاون کے راگ اور ناچ پر توجہ ہے اور کبہی ہنسے اور اور قہقہ ہوتا ہے پکہاوج و بینا وغیرہ سب قسم کی تال
بجتے ہین چہون راگ مع راگنے وغیرہ سکہے روپ بنائے ہوئے حاضر ہین نرسی جیو نے جب یہہ سماج دیکہا تو کرتارتہہ ہو گئے
دکہہ سکہہ راحت رنج سے اوسیوقت علحدہ ہوئے اور حسب فرمودہ شیوجی کی اوس سماج مین مشعل دکہلانی لگے برج کشور
مہاراج نے پریا جیو سے فرمایا کہ آج یہہ سکہے کوئے نئی آئی ہے پریا جیو نے جواب دیا کہ شیوجی کی ساتہہ ہی تب نندلال
مہاراج نے مندمسکان اور کرپا کے نظر سے نرسے جیو کیطرف دیکہا اور پہر پریا جیو نے بہی سفارش فرمائی ارشاد ہوا کہ اب تم
جاؤ اور جو دیکہا ہے اسکا دہیان اور تصور کرتے رہو جہان بولاؤگی وہان فوراً آؤنگا نرسے جیو حسب الارشاد بہگوت کے پرم آنند
مین مگن اپنی مسکن کو آئے اور علحدہ مکان بناکر اوسی سماج کی دہیان مین رہنے لگے ایک براہمن کے بیٹے سے شادی ہو گئی اور
ایک پسر اور دو دختر پیدا ہوے جگت مین بہگوت بہگتی کو مشہور کیا جو سادہو آتی اونکی سیوا بخوبی کیا کرتے اور شب و روز

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

سواے بھگوت بھجن اور کیرتن کے اور کچھہ کام نہ تھا یہہ حال دیکھہ کر برہمنان ہمقوم رنجیدہ ہوئے اور دشمنی کرنی لگی لیکن
نرسے جیو بھگوت روپ کے سُمدر مین غرق تھے اور ہمیشہ بھگوت واسطی اونکی رچھا اور سہاے کی موجود رہتی تھی اسواسطی وے لوگ
کچھہ نہ کر سکے ایک دفعہ سادہو وارد ہوے اور لوگون سے پوچھا کہ ہمکو دوارکا کے ہنڈوی کرانی منظور ہے کوئی ساہوکار یہان ہے
لوگون نی ہمراہ تمسخر نرسی جیو کا نشان دیا اور سمجھا دیا کہ اگر وہ انکار کرے تو تم قدم پکڑ لینا اور بہت منت خوشامد کرنا سادہو
آئے اور سات سو روپیہ نرسے جیو کے روبرو رکھہ کر قدم پکڑ لئے نرسے جیو نے جو انکار کیا تو منت خوشامد کرنی لگی نرسے جیو
نے جانا کہ کسی کے بہکانی سے آئے ہین اور یا شاید بھگوت نی دشمنان کی دلکو ترغیب دی کہ واسطی ہمارے خرچ کی یہہ سبیل نکالی ہے
فی الفور ہنڈوی لکھہ دے اور سمجھا دیا کہ جسکے نام ہنڈوی ہی اوسکا نام سانول شاہ ہے اوسیکی ہاتھہ مین دینا سادہو لوگ
دوارکا مین آئے اور تلاش شاہ موصوف کی کری کہین نشان نہ ملا لاچار مضطر و بیقرار ہو کے پیاسے شہر سے باہر آئے
کہ بعد فراغ ہوجن پرشاد کی پہر تلاش کرینگے سانول شاہ مہاراج نی خیال فرمایا کہ اگرچہ میرا ملنا بلا تلاش کامل ممکن نہین
لیکن اگر زیادہ تکلیف تلاش کے دیتا ہون تو میرے گماشتہ گرے اور نرسے جیو کے ساہوکارے مین فرق آتا ہے
اسواسطی بڑے پگڑے لپنے دہوتے نیچا جامہ پہن کمر باندہ قلم کان مین رکھہ اور ایک بہی لینے ہوے بغل مین دبا ساہوکار
کا روپ بنا اور تھیلے روپیہ کے شانہ پر رکھہ جہان سادہو مقیم تھی تشریف لائی اور پوچھا کہ نرسی جیو کے ہنڈوی کون
لایا ہے سادہان کو جان تازہ آگئے اور سب یکبارگی بولے کہ مہاراج ہم لائے ہین آپ کے تلاش کرتی کرتی ہار گئے
آپنے بڑے کرپا کرے کہ تشریف لائے شاہ موصوف نے فرمایا کہ کسواسطی شرماتے ہو ہم کو تمہارے تلاش
کرتے چند روز گذر گئے اور شہر مین جو میرا نشان نہ ملا تو وجہہ یہہ ہے کہ جو بھگوت کا خاص غلام ہے وہ مجکو جانتا ہے
سادہان نے ہنڈوے حوالہ کرے اور شاہ ممدوح نے روپیہ نقد دیکر جواب بنام نرسے جیو کے لکھہ دیا کہ چھٹی آئے
روپیہ روک دیئے مجکو اپنا گماشتہ جانکر کام کاج لکھتے رہنا سادہان مذکور بعد جاترا پھر نرسی جیو کی پاس آئے
اور وہ چھٹی حوالہ کرے نرسے جیو نے پوچھا کہ سانول شاہ کو دیکھہ آئے جواب دیا کہ ہان مہاراج دیکھہ آئی نرسی جیو
نہایت پریم سے ملے اور سادہان کو جو یہہ حال معلوم ہوا تو وی بہی بھگوت پریم مین رنگے گئے نرسے جیو نے
اوس کل روپیہ کو سادہو سیوا مین خرچ کیا کسواسطی کہ شاہ کا روپیہ دینا ضرور ہے اور اوسکے پاس کوئی قاصد بہیج
نہین سکتا ہے بجز سادہو سیوا کے اور کوئے سبیل نہین دختر کلان نرسی جیو سی لڑکا پیدا ہوا اور نرسی جیو کے گھر سے

سامان چہوچہک نہ پہونچا ساس وغیرہ ہرروزہ طعنہ و دشنام دیا کرتے دختر موصوفہ نے نرسی جیو کو کہلا بہیجا کہ اس ساس نے
مجکو عذاب مین دے رکہا ہے اگر تمسے کچہ دیا جاوے تو لی آؤ نرسی جیو ایک کہنہ گاڑے پر کہ جسکے بیل ازبس لاغر و ضعیف
تہے سوار ہوکر اوس شہر کی کنارہ پہونچے دختر نی جو حال ظاہر مفلسی و مفلوکی کا دیکہا تو نرسی جیو سی کہا کہ اگر تمہارے پاس
کچہ نہ تہا تو کسواسطی آئے نرسی جیو نی فرمایا کہ فکر ضرور نہین اپنے ساس کے پاس جاکر جو کچہ سامان چہوچہک مطلوب ہو
ایک کاغذ پر لکہا لاؤ ساس نے غصہ ہوکر تمام شہر کیواسطی سامان پوشیدنی و زیور لکہہ دیا جب دختر نرسی جیو کی فرد لیکر
تو نرسی جیو نے والین ہیجا کہ اگر کسیکے واسطی کچہ اور لکہنا باقی رہ گیا ہو تو وہ بہی مندرج فرد کرو ساس نے غصہ ہو
آکر لکہا دیا کہ دو پتہر ہیں بہیجدینا بعد اوسکے براے قیام ایک دالیز کہنہ و شکستہ بتلادے اور واسطی غسل کی جو پانی
ایسا گرم تہا کہ ہاتہہ نہ لگایا جاوے بہگوت خواہش سے مینہہ آور پانی سرد ہوگیا نرسی جیو نے
بفراغت تمام غسل کیا اور ایک کوٹہری کو کہ اوس دالیز مین تہی درست کرکے اور اوسکے دروازہ پر پردہ ڈال کر بہگوت کا
شروع کیا خود بدولت معہ رکمنی جیو سب اسباب مندرجہ فرد لیکر اوس کوٹہڑے مین تشریف لائی اور رکمنی جیو کو ساتہہ لانی
یہہ وجہہ ہے کہ اشیای مردانہ کا تو ذمہ کشن جی ہین اگر اشیای زنانہ مین کچہ فرق آویگا تو وہ قصور رکمنی جیو کا
ایک اعتراض پیدا ہوا کہ نرسے جیو سرنگار کے اوپاسک تہے واجب تہا کہ اونکے اشٹ دیو یعنی نند نندن مرادہکا مہاراج آتے
لاتے رکمنی جیو دوارکا ناتہہ مہاراج کسواسطی آئے جواب یہہ ہے کہ نرسے جیو نے تکلیف دہی پریا پریتم اور خلل انداز ہونا
بہار اور سکہہ سماج مین مناسب نہ سمجہا اسواسطی دوارکا ناتہہ اور رکمنی جیو کو یاد کیا علاوہ ازآن بہگوت نی سمجہا کہ یہہ معاملہ سنگار
کی تعلق نہین بلکہ تعلق امور عیال داری سے رکہتا ہے اسواسطی اوس روپ سے چلنا چاہئے کہ سب کام بیاہ شادی
چہوچہک بہات وغیرہ کے جنسے کئے ہون سو دوارکا ناتہہ اور رکمنی جیو کی روپ سے ظاہر ہوئے بعد ازآن ہر ایک رشتہ دار
شہر کو تقسیم اسباب کے شروع ہوئے اور ایسا اسباب دیا کہ کسے نے انکہہ سے نہیں دیکہا تہا سب سے پیچہی دو پہر چاندی
اور سونے کے دئی تمام شہر اور نواح مین جس نرسے جیو کا ایسا ہوا کہ ابتک دہو سماج مین گایا جاتا ہے بعد اوسکے
نرسے جیو اپنے گہر کو چلے ایک عورت اوس فرد مین لکہنی سی باقی رہ گئے تہے اوسکو نرسے جیو کے دختر اپنی پوشاک
دینی لگے اوسنے استبداد کیا کہ جسکے ہاتہہ سے سب نے لیا ہے اوسیکے ہاتہہ سے لونگے نرسی جیو نی اپنی دختر کے
لحاظ سے دوبارہ بہگوت کو بولایا اور اوسکو یہی سب اسباب دیا دختر نرسے جیو کے اس داد و دہش سی اسقدر

H. Hari Dass Sabir
Nabha (St

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

خوش ہوئے کہ جسم مین نسمائی اور اپنے والد کے بہگتے اور پرتاب کو دیکہہ کر شوہر وغیرہ کو چہوڑ دیا نرسے جیو کی ساتہہ چلے
آئے اور بہگوت بہجن مین مصروف ہوئے دوسرے دختر نے اپنے شادے نہ کرائے اور وہ بہی بہگوت بہگت ہو گئے
جو ناگدہ شہر مسکن نرسے جیو مین دو گاین گاتے پہرتے تہے ایک خرہرہ اونکو حاصل نہوا کسی نے نرسی جیو کا نام بتا دیا کہ
اونکے گہر سے تمکو خوب کچہہ ملیگا وے آکر ناچنے گانے لگے نرسے جیو نے سمجہا دیا کہ ہم فقیر ہین ہم سے کیا چاہتے ہو چلے جاؤ
اونہون نے نمانا نرسے جیو نے فرمایا کہ یہان صرف بہگوت بہگتے موجود ہے اگر تمکو اوسکی ضرورت ہے تو ابہی مون
سر دور کرکے آجاؤ اونہون نے فی الفور سر مونڈا لیا اور نرسے جیو کے سماج مین شامل ہوئے ہر دو دختر نرسے جیو کے وہ دو گاین
نکو پریم اور بہگتے سے بہگوت کا بہجن اور کیرتن کرکے جو بہاو بہگوت بہگتے اور پریم کے پرم آنند دینی والے ہوتے ظاہر کیا
کرتے سارنگ نامی ہمون نرسی جیو دیوان والی ملک کا تہا اوسکو عادات نرسے جیو کی ناگوار ہوئے اور راجا سے غمازے
خلاف واقع کرکے اسباب پر آمادہ کیا کہ ڈنڈے ساد ہوا اور براہمنون کا سماج کرکے نرسے جیو کو اس ملک سے نکال دینا چاہئے
کہ لوگون کو فریب دیتا ہے چنانچہ چار چوبدار بطلب نرسے جیو کے بہیجے نرسے جیو نے اپنے دختران اور ہر دو گاین کو کہا
کہ تم کہین علیحدہ ہو جاؤ ہم راجا کے پاس جاتے ہین اونہون نے کہا کہ راجا کا کیا خوف ہے ہم نہہ ہمراہ ہین چنانچہ سب بہگوت کیرتن
کرتے ہوئے راجا کے سبہا مین آئے اگرچہ سبہا والون کے نرسے جیو کے پرتاب سے رونق چہرہ جاتے رہے لیکن
ایک پنڈت نے پوچہا کہ عورات کو ہمراہ رکہنا کس قاعدہ مین جایز ہے نرسے جیو نے جواب دیا کہ سب شاستر اور پوران
اور بیدون کا سار بہگوت بہگتے ہے جسکو کہ حاصل ہو وہ پرم بہاگوت اور بہگوت روپ ہے عورت ہو وے خواہ مرد
اور اوسکا ایک لحظہ کا ست سنگ بہگوت بہگتے کا دینے والا ہے بہگوت نے اپنے زبان مبارک سے متہرا باسی
استریون کے تعریف کرے اور اونکے شوہرون نے اونکی بہاگ کی بڈائی کرکے کہا کہ یہہ استری پرم بڈبہاگی ہین کہ
بہگوت درشن پائے اور ہمارے ہمہ دانی اور بید خوانی پر خاک ہی کہ بہگوت سی بمکہہ ہین بہاگوت مین لکہا ہے
کہ وہ ہے بزرگ ہی اور وہ ہے لایق مکتی کی ہے اور وہ ہے ست سنگے ہی اور وہ ہی سیوا کرنی والا ہے کہ
جسکو بہگوت بہگتی ہے پہر بہگوت کا قول ہے کہ مین بہگتے کے قابو مین ہون ایکادشس اسکندہ مین بہگوت نے
فرمایا ہے کہ میرا بہگت اگر خاکروب بہی ہی تو اون بزرگ قومون سی کہ جو بہگوت بہگت نہون بزرگ ہی پس
جسکو بہگوت بہگتی نصیب ہوئے ہے اوسکو عورت یا مرد یا کمقوم یا بزرگ قوم کہنا خلاف شاستر ہے

وہ بہاگوت اور بہگوت کا عزیز ہے شاسترون کے سدہانت اور اصول کو سمجہہ کر جو بہگوت کیطرف رجوع ہین اوکی
بندت اور ہمہ دان ہین ورنہ سب گن اور پنڈتائے ہیچ ہے غرض اس قسم کے جوابات سے سب بہاگوں لاجواب کیا اس
گفتگو مین ایک براہمن نے راجا سے نرسی جیو کا پرتاب اور حال دینے چہوچہک کا بیان کیا راجا معتقد ہوا اور قدم بوس ہوکر
بڑا عذرات کرکے گذارش کیا کہ میرے غریب خانہ پر براجمان ہون کہ موجب میرے تفاخر اور تمہارے کرپا کا ہی نرسی جیو
راجا کے تبلے تسفے کر کے چلے آئے اور بہگوت بہجن مین مصروف ہوئے مورتی بہگوت کے جو براجمان تہی ہر روز
اوسکے سامنے بہجن اور کیرتن کیا کرتے تہے اور جسوقت راگ کیدارا گاتی تہے اوسوقت بہگوت خوش ہوکر اپنی گلے
کے مالا عنایت کیا کرتے تہے ایک دفعہ بضرورت سادہو سیوا راگ کیدارا پاس ساہوکار کے گرو کر دیا کہ جب تک
روپیہ ادا نکرینگے راگ کیدارا بہگوت کے روبرو نہ گاوینگے اوسی عرصہ مین معاندین نی واسطے ملک کو بہکایا کہ نرسی کے
ناحق تعریف و بزرگی ہو رہے ہے ایک رشتہ خام مین پہولون کے مالا بہگوت کو پہنا دیتا ہے اور وہ خود بخود بسبب گرانی
پہولون کے ٹوٹ جاتی ہی راجا مذکور دربے امتحان ہوا اور حالانکہ والدہ راجا نے کہ بہگوت بہگت تہی بہت سمجہایا
لیکن کچہہ نہ مانا ایک مضبوط ڈورہ ابریشم مین مالا بنوائے اور بہگوت کو پہنا کر نرسی جیو سے کہا کہ ہم بہی دیکہین کہ
بہگوت تمکو مالا کسطرح عنایت کیا کرتے ہین نرسی جیو نے بہگوت کیرتن شروع کیا اور سوائے راگ کیدارا کے سب راگ گائے
لیکن بہگوت خوش نہ ہوے اور نہ مالا دے تب تو نرسی جیو نے طعنہ دینے شروع کی کہ آخر گوال پال ہوا ایک مالا کیواسطے
اسقدر ممکے اختیار کر رکہے ہے کہ چہاتی سی لگالیا ہے اور سوائے اوس راگ کیدارا کے اور کسیطرح خوش نہین ہوتے
بشن نارائن بڑے داتا ہین کہ تمام جہان کا پالن کرکے اپنے غلامون کے خواہش پورے کرتے ہین میرے قسمت مین
تم گوال بال لکہہ دئے ہو کہ ایک مالا کیواسطی یہہ حال ہے اور اس فیاضی و دریا دلے پر لطف یہہ ہے کہ اپنی سے
علیحدہ ہے نہین ہونے دیتے اپنے چہرہ دلفریب اور سوبہا انوپ کو دکہا کر فریفتہ کرلیا ہے اور اس تمہارے
ممکے مین میرا کیا نقصان ہے تمکو ہی کلنک لگیگا جب خود بدولت نی یہہ طعنہ سن لئے تو نرسی جیو کا روپ
بنا کر اور زر قرض لیکر اوس ساہوکار کے گہر گئے ساہوکار خفیہ بخت خواب مین تہا اوسنے کہہ دیا کہ میری جورو کو
روپیہ دیکر نوشت واپس لیجاؤ جب عورت کے پاس گئے تو اوسنے ڈنڈوت اور تعظیم کرکے اور روپیہ لیکر نوشت
واپس دے بعد ازآن کچہہ بہوجن کرایا اور رخصت کیا عورت ساہوکار کو جو درشن ہوئے تو سبب یہہ تہا کہ ایکدفعہ

اوس عورت نی نرسی جیوسی بہ منت وساجت عرض کیا تہا کہ بہگوت کی درشن کرادو اور نرسی جیونی وعدہ کرلیا تہا تو بہگوت
نی اوس وعدہ نرسی جیو کو پورا کیا اور اسواسطی عورت کو درشن ہوے جب بہگوت راگ کیدارا گروی سی چہوڑا لائے
تو نوشت کو نرسی جیو کے گود مین ڈال دیا نرسی جیو دیکہہ کر خوش ہوئی اور الیسا اوس راگ کو گایا کہ اور روز تو مالا بہگوت
کی گلے سے علحدہ ہو جایا کرتی ہے اور اوس روز بہگوت مورتے نے آکر اپنے ہاتہہ سی نرسی جیو کو پہنا سب نے جیجی کار
کرے اور راجا معتقد ہو کر چرنون مین پڑا سب دشمنت شرمندہ ہوئے اور بہگوت بہگتے مین اعتقاد لاکر بہگوت سرن ہو گئے بہگوت
نے جو بلاراگ کیدارا مالا عنایت نفرمایے تو سبب یہہ ہے کہ اول تو نرسی جیو کے ذہن سے بزرگے اور محبت راگ مذکور کے
جاتے رہتے علاوہ ازآن ساہوکار و دیگر اشخاص کو اعتبار راگ مذکور کا نہ رہتا اور نرسی جیو جو واسطی ملنی مالا اور دکہانے معجزے
کے استبداد کیا تو وجہہ یہہ ہے کہ اوس دیس مین بہگتے کا رواج نہ تہا اور بہ سبب معجزات کی اکثر لوگون نی بہگتے اختیار کی
اگر اس معرکہ امتحان صدق بہگتے مین کچہہ نقص ظاہر ہوتا تو سب لوگ غیر معتقد ہو جاتے اور بہگتے کا رواج اوس دیس مین
ہو تا ایک براہمن واسطی سگائے دختر کے جونا گدہ مین آیا کوے لڑکا پسند نہوا کسی نی پسر نرسی جیو کا نشان دیا کہ بہت
خوبصورت ہی براہمن مذکور نے جو صاحبزادہ نرسی جیو کا دیکہا تو کمال خوش ہوا اور فی الفور تلک سگائی کا کر دیا نرسی جیو
نی فرمایا کہ ہم غریب اور مفلس ہین تم کسی دولتمند کی گہر سگائے کرو براہمن مذکور صفت و ثنا نرسی جیو کی کرکے جلد اپنے
شہر مین پہنچا اور والد دختر کو نرسی جیو کے صاحبزادہ سی سگائی کرانے کا حال سنایا وہ شخص نرسی جیو کا نام سنکر از بس
ناراض ہوا اور براہمن مذکور سی کہا کہ یہہ لڑکا منظور نہین ہے رسمیات نسبت پہیر لاو براہمن نے کہا کہ جس انگشت سی تلک نسبت
کرایا ہون اوسکو اگر کاٹ ڈالو تو کچہہ ہرج نہین ہے لیکن نسبت نہین پہر سکتے وہ شخص لاچار ہوا اور کہنے لگا کہ جیسے دختر کے
قسمت ہی ویسا ضرور ہوگا اور فکر کیا ضرور ہے شادی مین اسقدر جہیز دیوینگے کہ نرسی کو متمول کردینگے جب ایام شادے
قریب آئی تو اوس شخص نے لگن یعنے خط شادے کا بہیجا نرسی جیو نے اوسکو کہین ڈال دیا اور مطلق شادے کا ذکر
اور کبہی خیال نہ کیا بدستور بہجن اور کیرتن مین مصروف رہی چار روز جب شادے مین باقی رہ گئے اور نرسی جیو نی کبہی نام تک
شادے کا نہ لیا تو سریکرشن سوآمین اور رکمنی مہارانی جیو واسطی انجام کی تشریف لائی رکمنے جیو تو متکفل رسوم عورات
کی ہوئین اور خود بدولت کفیل کام نرسی جیو کے عورات نی رسوم شادے گانی وغیرہ کی شروع کی جابجا شیرینی و پکوان
طیار ہونے لگے نوبت خانہ بجنے لگا مہر رکمنے جیو نی اپنی ہاتہہ سی لڑکی کی چہرہ پر تلک کیا کہ جسکو چتر لکہہ خواہ مکہہ مندن خواہ

tri Gyaan Kosha

مروت سے لیتے ہین اور خود سرنگار کرکے گہوڑے پر چڑہایا اور جس جس جگہہ جو جو رسوم داد دہش کے واجب ہے وہ چند کرے
بہر جو تیار ہوئے بی شمار آدمی آئی اور براہمنون نے بسبب حرص اور عداوت کے اسقدر شیرنی اور پکوان لیا کہ پوٹ باندہ باندہ کر
لے گئے پہر برات کی تیاری ہوئی بی شمار رتہہ و اسپ و فیل و پالکی وغیرہ پر جوانان خوبصورت سوار ہوئے جب برات
چلے تو بہگوت نی نرسی جیو کا ہاتہہ پکڑ کر فرمایا کہ تم ہمے ساتہہ چلو اگرچہ در پردہ مین ہمراہ حاضر ہون لیکن بظاہر تم انجام کام کرتے
رہو نرسے جیو نے عرض کیا کہ مہاراج آپ جانے اور آپ کا کام مجکو تال بجانا اور آپ کا کیرتن آتا ہے سو یہہ کام جہان چاہو
وہان ہے لو بہگوت نے بچارا کہ سوای بہجن کیرتن کے نرسے جیو سے کچہہ کام نہوگا پہر کفیل سب امور کے ہوئے اور برات
قریب شہر سمدہی کی پہونچے سمدہی مذکور نے قبل آنی برات سی اپنی آدمی بہیجی تہی کہ دن شادی کا آپہونچا ہے اگر لڑکا اور دو چار
آدمی آتی ہون تو لی آؤ اون لوگون نے جو برات عظیم الشان کو دیکہا تو لوگون سے پوچہا کہ یہہ برات کسکے ہے برات والون نے
کہا کہ نرسے مہتا کی ہے وی لوگ سمدہی کی پاس آئی اور حال کثرت و زیبائش برات کا بیان کیا سمدہی نی کہ نرسے جیو کو مفلس महात्म
سمجہہ رکہا تہا اور کچہہ سامان طیار نہین کیا تہا اون لوگون سے کہا کہ کیا میرے ہنسے کرتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ
ہنسے نہین راست کہتے ہین تب تو سمدہی کے عقل گئے اور جو براہمن سگائی کرآیا تہا اوسکو واسطی دیکہنے کے بہیجا وہ برات کو
دیکہہ کر از بس راضی اور خوشنود ہوا اور واپس آکر سمدہی سے کہنے لگا کہ اسقدر برات آئی ہے کہ تم تمام اپنے دولت کے
خرچ سی گہوڑون کو گہاس نہین دی سکتے جسطرف نظر جاتی ہے بجز برات کی اور کچہہ نظر نہین آتا سمدہی گہبرا کر خود واسطے
دیکہنے کے گیا اور برات کو دیکہہ کر متفکر ہوا غرور دولت وغیرہ کا جاتا رہا بلکہ عزت کا بچنا مشکل نظر آیا لاچار اور عاجز
ہوکر براہمن نسبت کنندہ کے قدمون مین پڑا کہ اب میرے عزت سوائے تمہارے اور کسی سی نہین رہتے براہمن
مذکور اوسکو نرسی جیو کی خدمت مین لے گیا اوسنے جاتی ہی نرسے جیو کے قدم پکڑ لئے اور دست بستہ عرض کیا کہ کرپا کرو
اور مجکو اور میرے عزت کو رکہہ لو یہہ کہکر زار زار رونی لگا اور پہر قدم پکڑ لئے نرسے جیو اوسسے ملی اور بہگوت کے درشن
کرائے اور اوسکے تسلے کرے کہ دونو طرف کے عزت و شرم ان مہاراج کے اختیار ہے اور سمجہا کر رخصت کیا بہگوت
نے خود دونو طرف بالکل کام انجام دیا اور اس دہوم دہام کے ساتہہ شادے ہوئے کہ بیان سے باہر ہے جب بیاہ کرکے
نرسے جیو گہر آئے تب بہگوت دوارکا کو تشریف لیگئے اور بہگوت بہگتے کی پرتاب کا جس عالمگیر ہوا یہہ پرسنگ نرسے جیو کا
پڑہو اور سنکر جسکو بہگوت چرنون مین پریت پیدا نہ ہوے تو اوسے سوائے اور کوئی کم نصیب نہین کسو اسطے کہ یہہ چرتر خود

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

لے کرتا ہے کہ بھگوت کی سرن ہونی سی کچہہ فکر دنیا و آخرت کا باقی نہین رہتا خود بھگوت سب انجام کرتے ہین

کتھا ہ **हरीदासजी** سوآمین ہرداس جیو سب اوپاشکان سرنگار و مادہرج مین سرمور و سرتاج ہوئے اور جیسی مستقل

دہارنا او اوپاشنا اونکو ہوئے اوسکا بیان نہین ہو سکتا کہ اپنے عہد مین لاثانی تہے سکھے بہاونا سے ہر وقت پریا پریتم کے

سکہہ سماج اور رنت بہار مین شامل رہتے تہے اور زبان پر پریا پریتم کنج بہارے رادہا رون رادہاکرشن نام رہتا تہا بھگتی کا

پرتاب یہہ تہا کہ دلیس دیس کے راجا بہ امید درشن دروازہ پر حاضر رہتی تہے بھگوت کو بھوگ لگانی کے بعد جو طاؤس و بندر وغیرہ

دیکہتے تو اونکو کمال محبت و پریت کے ساتھہ بھوجن کرایا کرتے اس خیال سی کہ نٹ ناگر مہاراج اونسے کہیل اور بار نے

کرتے ہین جنکے کیرتن اور گان بد یا کے روبرو گندہرب بہی شرمندہ تہی کوئے سیوک واسطے سوآمین موصوف کی عطر

قسم اول بکمال تلاش اور محنت سی لایا اوسوقت سوآمین جیو جمنا کے پلین یعنی باریک ریت مین بیٹہی تہے شیشہ لیکر بالکل

عطر اوس ریت مین ڈال دیا اوس شخص کو کمال رنج و افسوس ہوا اور دل مین کہنے لگا کہ سوآمین جیو نی قدر اس عطر کے

نہ جانے سوآمین جیو اوسکے دل کا حال جان گئے اور اوس شخص سے فرمایا کہ ہمارے جیو مہاراج کی درشن کر آؤ

وہ شخص جب مندر مین آیا تو تمام مندر کو خوشبو سی معطر پایا اور جب ہمارے جیو کی درشن کئے تو سر سی پانو تک پوشاک

بھگوت کی عطر مین تر دیکھے معتقد ہو کر اپنے خیال ناقص سی پشیمان ہوا تمام شیشہ عطر بھگوت پر ڈال لنے کا سبب یہہ ہے

کہ ہرداس جیو تصور مین بھگوت سے ہوری کہیلتے تہے بھگوت نے ہرداس جیو کے اوپر رنگ و گلال ڈالا سوآمین جیو کے

ہاتہہ مین اوسوقت یہہ شیشہ عطر کا آگیا کہ بجائے رنگ کے شیشہ مذکور بھگوت پر ڈال دیا کوئی شخص سوآمین جیو کی خدمت

مین سیوک ہونی کو آیا اور سنگ پارس ہیٹ کیا سوآمین جیو نے جانا کہ اس شخص کو سنگ مذکور از بس عزیز ہے جب تک

اوس سے محبت نہ جاوے گی تب تک پریا پریتم مین محبت کب ہوگی اسواسطے اوسکو اجازت دی کہ سنگ مذکور

جمنا جیو مین ڈال دے اوسنے اگرچہ موافق ارشاد کی عمل کیا مگر یہہ خیال دلمین رہا کرتا کہ اگر پارس مذکور ہوتا تو سادہو

سیوا اور تیار ے سامان بھگوت سنگار کے خوب ہوتی سوآمین جیو نے دیکہا کہ ہنوز محبت سنگ پارس کے دور

نہین ہوئے اسواسطی اپنی ہمراہ جنگل مین لے گئے اور ہزار ہا سنگ پارس دکہا کر فرمایا کہ جسقدر دولت وغیرہ ہر سہ جہان کے

اور جسقدر ہوس لذائذ ظاہر و باطن کے ہی سب بھگوت پراپتی کے رہزن ہین اور جب تک سب طرف سے محبت دور کر کے

بھگوت چرنون مین طبیعت نہین لگتی تب تک پریم آنند بھگوت پراپتی کا حاصل نہین ہوتا اسواسطی سب طرف سے طبیعت کو

بیچ بہگوت مین لگانا چاہئے اور اگر سنگ پارس عزیز ہے تو جسقدر مطلوب ہے ان او ٹہالے وہ شخص چرنون مین پڑا اور
بکسوئی قبول ہوکر بہگوت کے بہجن اور دہیان مین مشغول ہوا اکبر بادشاہ نے تان سین سے پوچہا کہ تمہارا اوستاد علم موسیقی کا کون
ہے اوسنے سوآمین ہرداس جیو کو بیان کیا بادشاہ کو کمال شوق درشن سوآمین جیو کا ہوا اور ہمراہ تان سین کے طنبورا لیکر
باریاب درشن ہوا تان سین نی ایک پد گایا اور دیدہ و دانستہ دو ایک جگہہ تال سُر مین خطا کری سوآمین جیو نی طنبورا لیکر
خود اوس پد کو گایا کہ حاضرین سب محو سروپ بہگوت کے ہوگئے جب بادشاہ واپس آیا اور تان سین سے فرمایش اوسی پد کے
گانی کے کرے تو وہ لطف جو زبان سی سوآمین جیو کے حاصل ہوا تہا نہ پایا تان سین سی سبب پوچہا جواب دیا کہ سوآمین
جیو تو اوسکے روبرو گاتی تہے کہ جو ست کا مالک اور خالق ہی اور مین تمہارے روبرو گاتا ہون بادشاہ نی قول اوسکا
قبول کیا بروقت رخصت کی سوآمین جیو سی بادشاہ مذکور نے عرض کیا کہ کسی امر کا مجکو حکم ہووے سوآمین جیو نے فرمایا کہ کچہہ مطلوب
نہین جب بہت استبداد کیا تو سوآمین جیو نے اصل برج بہوم دیدہ باطن بادشاہ کو دکہلائے کہ وہ ذکر وہام نقشہا مین تحریر
ہوا بعدہ بادشاہ قدمون مین پڑا اور عرض کیا کہ اگرچہ لایق کسی خدمت کی نہین لیکن کسیے امر خفیف کی ہی واسطی حکم ہو
تو موجب میری سرفرازی اور خوش قسمتی کا ہے سوآمین جیو نے فرمایا کہ اول واسطی بندرون کے کچہہ غلہ پہونچتا رہے
دوئم برج بہوم کے درخت اور شاخ کوئی شخص کاٹنی نہ پاوے سیوم تم پھر کبہی ہمارے پاس نآنا بادشاہ نی حسب الارشاد عمل
کیا کہا ۔

❁ रत्नावली जी ❁ رتناوے جیو بہگوت بہگتون مین راجا ہوئین بہگوت کتہا اور کیرتن اور ست سنگ
اور اوتسا او اور بہگوت سرنگار مین ہروقت مصروف رہتی تہے شوہر کے محبت کا مطلق خیال نہتا بہگوت محبت اور بہگتی
کو مقدم سمجہہ کر اپنے اعتقاد سے برگشتہ نہ ہوئے اور اپنے بہگتی کے عہد کو قرار واقعی نباہا بی شک اندہیرے گہر کا
چاندنا ہوئے ماد ہو سنگہ برادر خورد راجہ مان سنگہ والے آمیر کے رانی تہے ایک خواص بہگوت بہگتی مین پکی ہوئے
بہگوت کا نام نول کشور و برج چند و منموہن و بہارے جیو وغیرہ لیکر پریم سے آنکہون مین جل بہر لاتے اور خوش
ہوا کرتے رانی جیو نے جو بہگوت کی نام سنے تو عشق پیدا ہو گیا اور خواص سی پوچہا کہ بار بار کسکا نام لیتی ہی جو میرے
دل کو اپنی طرف زبردستی سے کہینچتے ہین خواص نے جواب دیا کہ تم کیا پوچہتے ہو اپنے سکہہ اور سہاگ مین مصروف
رہو بہگوت بہگتون کے کرپا سے یہہ نعمت عظمی مجکو میسر ہوئے ہے رانی جیو کو زیادہ تر پریم اور عشق بہگوت کا
پیدا ہوا اور خواص سی کہا کہ کسطرح وہ منموہن مہاراج مجکو بہی نصیب ہو خواص نے جو شوق رانی کا دیکہا تو بہگوت

کے چرتر رانی جیو کو سنائی اور بھگوت بھگت جو رسک و سرنگار او پاسک گذری ہین اونکی کتھا کہی رانی جیو نی اوس
خواص کو خدمت سے معاف کر کی مثل گورو کی تصور کیا بلکہ تعظیم و تکریم اوسکے از بس کیا کرتے اور بھگوت چرترون رات دن اوس سے سنا
کرتے جب خوب دل بھگوت چرترون مین لگا تو درشنون کی تمنا ہوئے اور خواص سے کہا کہ کچھہ ایسی تدبیر کرنی چاہیی جسی
بھگوت درشن ہوین اور صوت زندگانی کی ہوو کہ وہ منموہن دل مین سما گیا ہی خواص نے کہا کہ اوسکی درشن کمال مشکل ہین ہزار ہا رکھیشر وغیرہ
ترک خانمان اور راج کا کر کے خاک مین لوٹتی ہین اور درشن نہین پاتی الا پریم سے حصول اوسکا ممکن ہے سو تم بھکتے اور بہاو سے
بھگوت سیوا اختیار کرو اور سرنگار و راگ بھوگ مین مصروف رہا کرو رانی جیو نے نیلمن یعنے نیلم کا سروپ بھگوت براجمان کیا اور
کمال بھگتے اور بہاو سے سیوا مین مصروف ہوئے انواع انواع کی سرنگار اور طرح طرح کے لاڈ لڈانے اور راگ بھوگ شروع کئے
چند روز مین اوس درجہ کو پہونچ گئے کہ خواب مین بھگوت سی گفتگو ہوا کرتے فی الحقیقت کڑورون تدبیر اور جوگ جگ و
دان وغیرہ سی پریم کا راہ کچھہ علیحدہ ہے بعدہ یہہ آرزو ہوئے کہ بھگوت کے ساکھیات درشن ہون اوسی خواص سے مطلب اپنے
ظاہر کیا اوسنے جواب دیا کہ اپنے محل کے نزدیک ایک مکان طیار کراؤ اور ہر چہار طرف اپنی آدمی تعینات کرو کہ جو کوئے
ہر بھگت و سادہو آیا کرے اوسکو لاکر اوس مکان مین فروکش کیا کرین اور بہوجن وغیرہ سے سیوا بخوبی ہوتی رہی اور تم
پردہ مین بیٹہہ کر اونکے درشن کیا کرو اس تدبیر سے یقین ہے کہ برج کشور مہاراج کے درشن ہوجاوین گے رانی جیو نی حسب ہدایت
اوس خواص کے عمل کیا اور سادہو سیوا مین مجبورانہ و عاشقانہ دن ٹالنے شروع کئے ایک دفعہ خاص برج بھوم کی سبی دو
سادہو آگئے کہ جگل کشور مہاراج کے رنگ مین رنگے ہوئے تہے اونکی درشن اور گفتگو سی رانی نے بیتاب ہوگئی اور خواص
سی پوچھا کہ اس جسم مین وہ عضو کونسا ہی کہ جسکے حیا و شرم سے ہرج ست سنگ و سادہو سیوا مین ہوتا ہے میری ذات
من سب عضو ہر یک کی برابر ہین بھگوت سروپ کے رس سی پرم آنند مین مگن ہونا یہہ ہے سار ہی او باقی سب بے حقیقت
و اسار یہہ کہکر جہان بھگوت بھگت تہی وہان باوجود ممانعت اوس خواص کے چلے آئے اور چرن پکڑ کر ڈنڈوت کرے
اور کمال عجز و انکسار سی پیش آئے اور اپنی ہاتہہ سی بہوجن کرانی اور خدمت کرنے کی تمنا کر کے عرض کیا کہ جو اجازت
ہووے وہ بجا لاؤن اوسوقت کا حال محبت رانی جیو کا تحریر و تقریر سی باہر ہے اور کسطرح بیان ہوسکی کہ پریم سے نیم نہین
رہتا اپنے ہاتہہ مین طلائے تہال بھگوت پرشاد کا لیکر سب کو بہوجن کرایا اور چندن لگایا اور پان دئی اور چرنون مین
پڑے ہر بھگت یہہ سیوا و محبت رانی جیو کے دیکھہ کر پریم سے بیطاقت ہوگئے جب سب پردہ و لحاظ رانی جیو نے اوٹھا دیا

Gyaan Kosha

تو شہر مین شہرت ہوئی اور لوگ واسطی دیکہنے کی آے متصدی سے متعینہ محل نے بذریعہ خط راجا کو حال مفصل لکہا کہ را
جیونی بی خوف ہوکر سب شرم وحیا کو دور کیا او ر منڈی فقیرون کی ساتہہ بیٹہی ہے راجانے جو خط پڑہا اور زبانی آزردہ خاطر
کی حال سنا تو جل بل کر خاک ہوگیا اتفاقاً کنور پریم سنگہ جو بطن رانی ممدوحہ سی پیدا ہوا تہا واسطی سلام اپنی والدہ کی اس روپ
سے آیا کہ پیشانی پر تلک تہا اور گلی مین کنٹہے و مالا جسوقت مجرا کیا اور لوگون نے حال آمد کنور ممدوح بہروپ سادہان کہا
ادہو سنگہ مذکور نے کنور موصوف کو منڈے کے یعنی پسر بیراگن کہا اور یہہ کہکر محل مین چلا گیا پریم سنگہ کو فکر ناراضی
والدہ کا ہوا اور لوگونسے سبب پوچہا بعد دریافت جملہ حال کے اپنی دلمین خیال کیا کہ اگر ہم سادہو ہین تو اسسے بہتر اور کیا ہے
بہگوت بہگتی اختیار کرنی چاہیے اور والدہ کو لکہہ بہیجا کہ اگر تمہارے محبت بہگوت چرنون مین صادق ہے تو راجانی محکوم
سبہا مین منڈی کہا ہے اوسکو راست کرنا چاہیے اور موت کو سر پر آیا جان کر کسیطرح کا فکر واجب نہین رانی نی وہ خط
پڑہا اور بہگوت بہگتی کے رنگ مین رنگین ہوکر اوسیوقت موی سر کہ عطر اور پہلیل سے معطر تہے دور کئے اور پہلے سادہ
کر کے اور اونکو بہوجن پرشاد جما کرات کیوقت اپنی محل مین چلے آیا کرتے تہے اوس روز سے محل کا جانا موقوف کیا اور
سادہو سیوا کے مکان مین رہنے لگے راجا کیطرف سی جو کچہہ واسطی اخراجات کے معین تہا اوسکا لینا چہوڑ دیا اور فرز
ارجمند کو لکہہ بہیجا کہ آج منڈے ہو گئے تم آنند سے رہو پریم سنگہ کو بدریافت اس خبر فرحت اثر کی کمال خوشی ہوئی لوگون کو انعا
دیا اور خیرات کرے بلکہ نوبت خانہ رکہوایا مادہو سنگہ نی لوگونسے پوچہا کہ آج کنور پریم سنگہ کو کس بات کی خوشی
ہے لوگون نے بیان کیا کہ پہلے تو رانے جیونے منڈے کا سوانگ بنا رکہا تہا اب کہ آپنے کنور پریم سنگہ کو
منڈے کا کہا تو رانی موصوف حقیقت مین منڈے ہو گئے اور بال سر کے دور کئے راجا مذکور کمال رنجیدہ ہوا اور د
جانی کنور اور اوسکے والدہ کا ہو گیا بلکہ مسلح معہ فوج واسطی قتل کنور کے سوار ہوا کنور موصوف نے جو یہہ حال سنا تو آمادہ
تیار ہو گیا اور قریب تہا کہ نوبت بجنگ و کشت و خون کے پہونچے اہلکاران نے راجا کو سمجہایا کہ پسر پر کمر قتل کے باندہے سے سب
نہین کمال بدنامی تمام ملک مین ہو گئے اور اوسطرف کنور پریم سنگہ کو فہمایش کے کنور نے جواب دیا کہ واسطی لذات جسمانی
کے بے شمار جسم دہارن کئے اور پہر وی جسم جاتی رہے اگر ایک دفعہ بہگوت کے راہ مین یہہ جسم جاوے تو اس سے کیا بہتر ہے
اہلکاران نے قدم پکڑ لئے اور منت خوشامد کے یہہ قرار پایا کہ اگر مادہو سنگہ کمر کہول کر اپنے مکان پر چلا جاوے
تو ہمکو بہے خواہ نخواہ جنگ منظور نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا رات کیوقت راجہ مذکور دہلی سی آنہ ہوکر واسطی قتل رانی جیو کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

اپنے شہر مین آیا اور لوگونسے ملاقات کیکے بعد دریافت جملہ حال اپنے محل مین گیا کارپردازان سی صلاح کی کہ رانی نے
ہمارے ناک کاٹلی ایسی عورت کے قتل سی کچھہ گناہ نہین ہونا سو قتل کرنا چاہئے ایک عقلمند نی صلاح دی کہ تلوار وغیرہ
سی مارنا مناسب نہین جہان کہ رانی رہتی ہے وہان شیر کو چھوڑوا دو کہ رانی کو مار دیوے گا سب کو یہہ صلاح پسند ہوئی
اور صبح کو موافق صلاح مذکور کے عمل کیا اوسوقت رانی ممدوحہ بھگوت سیوا کرکے اوٹھی تھے اور بھگوت روپ کے پریم کا
جل آنکھون مین تھا خواص ممدوحہ نے کہا کہ دیکھو شیر آیا رانی جیو نے دیکھہ کر فرمایا کہ یہان شیر کا کیا کام ہے نرسنگھ
جیو تشریف لائی ہین اور کمال بھگتی بھاؤ سی روبرو آئے دنڈوت و تعظیم کرکے کہا کہ آج میرے کمال خوش قسمتی ہی جو درشن
دئے بھگوت نی جو یہہ سُدھ بھاؤ دیکھا تو اوس شیر مین سے اپنا نرسنگھ روپ دکھایا رانی جیو نی پوجن کیا اور پھول و مالا
وغیرہ بھیٹ کرکے آرتی کرے بھگوت نی سمجھا کہ پوجا تو کرالے لیکن کام بھی تو نرسنگھہ کا کرنا چاہئے اسواسطے مثل
نرسنگھہ جیو کے کہ بروقت مارنی ہرنکشپ کی کھمبھہ سے بصورت خونخوار ظاہر ہوئے تھے حویلی سی باہر آئے اور جو لوگ بھیجے
تھے اونکو مار کر روانہ ہوئے مادھو سنگہ کو یہہ خبر پہونچے اور رانی کا حال سُنا کہ بدستور بھگوت بھجن مین آنند مین معتقد اور نرم ہوکر
آیا اور زمین مین گر کر ساشٹانگ دنڈوت کرے خواص مذکورہ نی عرض کیا کہ راجا جیو دُنڈوت کرتے ہین رانی جیو نی کہا
کہ لعلجے مہاراج کو دُنڈوت کرین پھر عرض کیا کہ یک نظر دیکھنا چاہئے جواب دیا کہ یہہ آنکھین ایکطرف لگی ہین دوسرے
طرف نگاہ نہین ہو سکتے راجا نے دست بستہ گذارش کیا کہ ملک اور مال و خزانہ وغیرہ سب آپ کا ہی جو دل مین آوے
سو کرو رانی جیو ملتفت نہ ہوئین اور بھگوت بھجن مین مصروف رہین ایک دفعہ راجہ مان سنگھہ و مادھو سنگھہ دریاے
عمیق کے پار جاتی تھے کشتی ڈوبنے لگے اور ملاح بی اختیار ہو گئے دونو گھبرائے اور راجہ مان سنگہ نے مادھو سنگہ سے کہا
کہ اب کیا تدبیر کرنے چاہئے مادھو سنگہ نے رانی کے بھگتے کا حال کہا اور پھر تصور رانی جیو کا کیا اوسیوقت کشتی
کنارہ پر لگ گئے اور دونو کو از سر نو زندگے حاصل ہوے راجا مان سنگہ کو کمال تمنا درشنون کے ہوئے اور جب آیا
गुरुनिवार تو اول رانی جیو کے درشنون کو گیا عجز و انکساری سی بنتے کرے اور دل سی معتقد ہوا کہتا،
کھو جیو راجہ بھیلان کے کتھا سب راتانیون مین مفصل لکھے ہے یہان حال مختصر مندرج ہوتا ہے جب سُر گھند سوامین
حسب اجازت و سمرتھہ مہاراج کے بن کو تشریف لی گئے تو سرنگ بیر پور مین کہ اب سنگرور مشہور ہے اور وہان کے
راجا کھو موصوف تھی پہونچے کھو جیو باستماع خبر تشریف آوری سُر گھند سوآمین کے تند اور بھیٹ لیکر آئے اور

روپ انوپ وچہب مادہری کے درشن کرکے دل وجان سی عاشق ہوگئے اوراوسیوقت سی سواے اوس روپ
اور دولت دیدارکے کچہہ خبر خویش و بیگانہ کی نہ رہے جب سری رگہنندن سوامین چترکوٹ کو تشریف لے گئے اور گہوجیوکو
رخصت کیا تو بی ہوش وحواس ہوکر اوسے روپ کے تصور مین رہنے لگے جب بہرت مہاراج واسطی ملنی رگہنندن
سوامین کے چترکوٹ کو روانہ ہوئے اور گہوموصوف کو خبر پہونچے تو اشتباہ ہوا کہ میرے سوآمین اور محبوب مرغوب کے
ساتہہ لڑنے کو یہہ فوج جاتے ہے واسطی جان دینے کے مستعد ہوگئے اور کچہہ خوف اوس فوج جرار بہرت جیوکا نکیا
جو حال بہگتی اور صفائے دل بہرت جیوکا معلوم ہوا تو بہرت جیوسی ملے اور تا چترکوٹ ہمراہ گئے وہان سے جب واپس آئے
تو مہاجبرت بہگوت سے ایسے مضطرب وبیقرار ہوئے کہ بسبب شدت گریہ وزارے آنکہوںسے خون جارے ہوگیا اور
اوس بہگوت روپ کے تصور مین اپنے اور بیگانہ کے خبر جاتی رہے پہر دل مین خیال کرتے لگے کہ مجہہ سی مچہلے وغیرہ
جانوران آنلے ہزار گونہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب سے جدا ہوتے ہی مرجاتے ہین آخر اس امید پر دل کو تسلے دے
کہ پہر درشن ہون گے لیکن یہہ گوارا نہوا کہ ان آنکہونسے سواے اوس روپ کے کچہہ اور بہی دیکہنا چاہئے اسواسطے
آنکہین بندکرکے بامید مذکور تصور اور دہیان مین مصروف ہوے چودہ برس بعد جب رگہنندن سوآمین تشریف لائے
تو اعتبار نہ آیا اور کہنے لگے کہ ایسے میرے قسمت کہان ہے جو پہر بہی اوس روپ کو ان آنکہون سے دیکہون سری
رگہنندن سوآمین محبت لاحد دیکہہ کر خود تشریف لائی اور اوٹہا کر اپنے چہاتی سے لگایا اوسوقت گہوجی نی آنکہین کہولین
اور درشن اپنے سوآمین پرم پریتم کے کرکے دونو لوک مین کرتارتہہ ہوئے کہتا

बिल्वमंगल

कृष्णामृत

بلومنگل جیو سری کرشن سوآمین کے کرپا کے پاتر آنند سروپ پرم بہاگوت ہوئے کرنامرت وگوبند مادہو گرنتہہ و دیگر گرنتہہ
गोविंदमाधव
سنسکرت مین ایسے تصنیف کئے کہ رسک بہگتون کو مثل ہار اور مالا کے ہین چنتامن کے سنگ کو پاے کہ برج سندرن
صحبت
کے بہار اور پریم آنند کو بیان کیا دکہن دیس مین کرشن بنیا دریا کے نزدیک بود باش تہے اور چنتامن طوائف سے
कृष्णवीणा
عشق مین ایسے مبتلا تہے کہ دنیا کے شرم کو چہوڑکر دن رات اوسیکے دام محبت مین گرفتار اور اوسکی ہی گہر
رہا کرتے تہے قوم سے براہمن تہے بروز سرادہ والد کے کرم کرنے اور براہمن جمانی مین قلیل دن رہ گیا مضطر
ہوکر چلے طوائف مذکور اوس پار دریا کے رہتے تہے جب دریا پر پہونچے تو طغیانے پر دیکہا اور کشتی وغیرہ سامان
عبور کچہہ نہ پایا زیادہ تر بیقرار ہوئے اور بلا معشوقہ زندگے فضول سمجہہ کر دریا مین کود پڑے کچہہ خبر اپنے اور بیگانہ کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection

نہ تھے اوسے طوائف کی ملنی کا خیال تھا دریا مین ڈوبنے لگے تو ایک مردہ کا جسم بہا جاتا تھا اوسکو پکڑ لیا اور خیال کیا
کہ محبوبہ نے کشتی بھیجی ہے اوسپر چڑھ گئے اور کنارہ پر پہونچے وہانسے افتان و خیزان بسرعت تمام تر طوائف مذکور کے
دروازہ پر آئے آدھی رات تھی اور دروازہ بند تھا اندر جانے کے فکر مین ہوئے اتفاقاً ایک سانپ لٹک رہا تھا خیال کیا کہ معشوقہ نے از راہ
مہربانی کمند لٹکا دی ہے اوسکو پکڑ کر سقفِ خانہ پر چڑھ گئے اور وہانسے جب اوترنے کا راہ نہ پایا تو صحن خانہ مین کود پڑے آواز سنکر
طوائف اور اوسکے گھر کے لوگ بیدار ہوئے چراغ روشن کر کے دیکھا تو بلو منگل جیو ہین غسل کرایا اور پارچہ خشک پہنایا پوچھا
کہ کسطرح آئی جواب دیا کہ تمنی دریا پر کشتی بھیجی اور دروازہ پر کمند لگا دی اوسکی وساطت سے آیا ہون طوائف نی جو سقف خانہ
پر جا کر دیکھا تو اژدہا سے خونخوار بجاے کمند کی دیکھے طوائف مذکور کمال ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ جسطرح سے میرے جسم پر
کہ صرف گوشت و پوست ہے دل لگایا ہی اسطرح شیام سندر سبھا کی دہام جو برج ناگر مہاراج ہین اونسی کسو اسطی دل نہین
لگاتا کہ اس سنسار سمدر سے پار ہو جاؤ اور دونو لوک سدہ ہون مین تو صبح ہی سے جگل کشور مہاراج کا بھجن سمرن کرونگی تمکو اپنا اختیار ہے
جو چاہے سو کرو بلو منگل جیو کو یہہ گفتگو ایسے موثر ہوے کہ دل کی آنکھین کھل گئین اور سری برج چند کے روپ مادہری
کی فی الفور دل مین ظہور کیا اور اوسیوقت روپ مادہری کا رسن ایسا کام دل کو حاصل ہوا کہ پریم آنند مین مگن ہو گئے وہ رات تو
بھگوت چرتر اور برندابن کے کنج اور سوبھا کی کیرتن مین گذرے صبح کو دونون نے اپنے اپنے راہ لی دل مین تو ہم سوبہا دہام
کا سروپ اور زبان پر نام اور آنکھون مین پریم کا جل تھا بلو منگل جیو سوم گر نامی سنیاسی کے مادہ سنپردا مین سوک ہوے اور بھگوت کے
روپ انوپ کا چنتون کرتے ہوئے ہزارہا اسلوک رس اور چرتر و بھگوت دہیان کے گورو سی پڑھے اور خود تصنیف کئے
ایکسال تک گورو کے خدمت مین حاضر رہے اور پہر شوق درشن سری برندابن کا ہوا تمنائے درشن اور سوبہا برج چند مہاراج
کے دریا مین غوطہ لگاتی ہوئے روانہ ہوئے راستہ مین دریا کے کنارہ پر پہونچے وہان عورات غسل کر رہی تھی ایک
عورت حسین و جمیلہ کو دیکھہ کر فریفتہ ہو گئے اور اپنے لباس کو بھول کر اوسکے پیچھے روانہ ہوئے وہ تو اپنی گھر مین چلی گئے اور
بلو منگل جیو بشوق دیدار دروازہ پر کھڑے رہے شوہر عورت مذکور کا بھگوت بھگت تھا ایک شخص پرم بہاگوت کو دروازہ پر کھڑا
دیکھہ کر عورت کی پاس گیا اور حال پوچھا عورت موصوفہ نے فریفتہ ہونی اور ہمراہ آنی کا حال بیان کیا بھگت ممدوح بلو منگل
جیو کے پاس آیا اور دست بستہ گذارش کیا کہ میرے گھر تشریف لی چلین کہ قدوم مبارک سی میرا گھر پوتر ہوا اور خدمت کرکے
سعادت دارین حاصل کرون چنانچہ اپنے گھر لی گیا اور بالاخانہ پر مقیم کر کے کمال سیوا اور خدمت کری ہے عورت کو کہا کہ آرائش

Gyaan Kosha

وسنگار کر کے سب طرح سے خدمت گذاری کر کہ بھگوت بھگتون کے سیوا سی بھگوت جلد ملتی ہین عورت موصوفہ سنگار
کر کے اور تھال مین بھگوت پرشاد لیکر خدمت مین بلومنگل جیو کے حاضر ہوے بلومنگل جیو نی اوسکو دیکھہ کر اور اونکی بھگتی
وساد ہو سیوا پر خیال کر کے اپنے دل از خود رفتہ کو جمع کیا اور جانا کہ سب فساد میرے آنکھون کا ہے اگر یہہ نہ ہوتی تو کیون
دل ہاتھہ سے جاتا اوس عورت کو فرمایا کہ دو سوئی لی او چنانچہ لائے او بلومنگل جیو نی اون سوئیون سے اپنے انکھون کو
نابینا کر لیا عورت مذکور خایف و ہراسان اپنی شوہر کے پاس آئے اور حال کہا وہ شخص آیا اور چرن پکڑ کر کمال مضطرب
بولا کہ مہاراج ہمسے کیا قصور ہوا کہ جسکے سبب آپکو یہہ تکلیف ہوئے بلومنگل جیو نے اونکی تسلی تشفی کر کے فرمایا کہ تمہارے
سادہتا و بھگتے مین کچھہ شک نہین بلکہ ہمارے سادہتا مین فرق ہی اوسنے عرض کیا کہ کوئے روز قیام فرماوین تاکہ خدمت
کر کے کتارتہہ ہوون بلومنگل جیو نے فرمایا کہ تم نے ایسے خدمت کری ہی جو کسی سی نہین ہو سکتے اب تم بھگوت بھجن کرو
یہہ کہکر روانہ ہوئے اور ظاہر کے بینائے کو دور کر کے باطن کے آنکھونسے کام رکھا برندابن مین پہونچے اور ایکدرخت کے
نیچی بیٹھہ کر بھگوت کی دہیان اور بھجن مین مشغول ہوئے بھگوت نے دیکھا کہ میرا بھگت گرسنہ و تشنہ ہی خود تشریف لائے
اور مہاپرشاد بھوجن کرایا جس مقام پر بلومنگل جیو بیٹھے تھے وہان سے ہونپ اگلی بھگوت نی فرمایا کہ چلو تمکو سایہ مین بٹھلا
دیوین چنانچہ ہاتھہ پکڑ کر سگھن چہایا مین لے گئے بلومنگل جیو نے مہاپرشاد کی بھوجن او شیرین گفتارے اور نازکی
کے سپرس سی جان لیا کہ خود بدولت ہین اسواسطی ہاتھہ پکڑ لیا اور چہوڑنے کو دل نچاہا بھگوت نے جو واسطی چہوڑانے
زور کیا تو بلومنگل جیو نے نہے زور کیا آخر بھگونت ہاتھہ چہوڑا کر لنبے بنیے تب بلومنگل جیو نے کہا کہ بھلا یہان تو زبردستی
تمہارے پیش رفت ہو گئے اب دلمین پکڑتا ہون دیکھونگا کسطرح بھاگ جاوگے اور ایسا ہی کیا یعنی سب طرف سے
طبیعت کو جمع کر کے ایک آسر برج چند مہاراج کے روپ اوپر تصور مین ایسا دل لگایا کہ جو جوگیون کی دلسی ہے نکل جاتا ہے
وہ بلومنگل کے دلمین مستقل مقیم ہو گیا جب خوب استقلال طبیعت کو ہو گیا تو جنگل سی اوٹھہ کر برندابن مین آئی اور تمنا رکھی
کہ اگر آنکھین ہوتے تو بھگوت کی کنج محل اور بہار استہان اور بھگوت مورتی کا درشن کرتے بھگوت نے اونکے خواہش
جان کر اول تو اوس مرلی کی آواز کہ جو جوگ مایا کے بہی مہامایا ہے سنائی اور پریم آنند مین پورن کیا اور پھیر دونو انکھین
بینا کر دے جسطرح آفتاب کے طلوع سی کمل شگفتہ ہو جاتے ہین بلومنگل جیو نے بن اور لتا اور کنج اور بہار استہان بھگوت
کے درشن کرے اور پھر روپ سوبہایمان بھگوت مورتیون کا دیکھہ کر زیادہ تر تمنا اور تشنگی تصور روپ پریم آمرت سے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridw

ہوئے کسواسطی کہ اوس پرم انوپ روپ کا لطف ایسا نہین کہ سیری حاصل ہو بلکہ جسقدر دلمین سماجاوی اوسقدر زیادہ تشنگی اور تمنا کو بڑہاتا ہے بلومنگل جیو نے کرنامرت رس گرنتھہ اور چند استوتر دیگر ایسی تصنیف کئی کہ جنسے دل گرویدہ ہوکر بھگوت کے جگل سروپ مین طبیعت لگتی ہے کرنامرت گرنتھہ کے منگلاچرن مین جو اول نام چنتامن اور بعدازان اپنے گورو کا لکہا تو اسسی دو بات ثابت ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ اول اوپدیش چنتامن سے ہوا تہا اسواسطی اوسکو بجا گورو اول کے جانا اور اول ہے نام اوسکا لکہا دویم یہہ کہ بھگوت بہگت تہوڑے سی احسان کو بہی بہت مانتی ہین اسواسطی گو وہ طوائف تہی اوسکا احسان اسقدر مانا کہ گورو سی بہی اول درجہ اوسکا تصور کیا اور جی لفظ اوسکے واسطی لکہا چنتامن موصوفہ نے حال بلومنگل جیو کا سنا کہ بھگوت کی درشن ہوئے اور پریم بہگت ہوگئے ہین رشتہ محبت سابقہ کا خیال کرکی برندابن مین آئے بلومنگل جیو اوسکو دیکہہ کر اوٹہے اور کمال تعظیم و تکریم کری دونہ شیر و برنج مہاپرشاد خاص کا واسطی بہوجن کے پیش کیا چنتامن نے پوچہا کہ یہہ بہوجن کہان سی آیا ہے بلومنگل جیو نی فرمایا کہ بھگوت کرپا کرکے عنایت فرماتی ہین چنتامن نے کہا کہ یہہ مہاپرشاد بھگوت نی تمکو عنایت فرمایا ہے اگر مجکو اپنی ہاتہہ سی خود کرپا کرکے دیوینگے تو لونگے اور یہہ کہکر بھگوت بہجن مین مصروف ہوئے بھگوت نے جو پریت لا انتہا چنتامن کے دیکہے تو پرم پریت اور کرپا سی خود دونا شیر و برنج کا واسطے چنتامن کے لائے کہ جسکے برہما دیک بہی بہزار تمنا خواستگار رہتی ہین اور درشن دیکر کرتارتہہ کیا کہتا 9

सूरदास मदनमोहन سور داس مدنموہن سور دہج (برہمن) (सूरध्वज) کسے بھگوت سکہے کا اوتار پرم بہگت مادہ سنپردائے مین ہوئے اگرچہ اصلی نام اونکا صرف سور داس تہا لیکن چونکہ سر سے مدنموہن جیو مہاراج مین پریم اور عشق کمال رکہتے تہے اسواسطے نام سور داس مدنموہن مشہور ہوئے جسم ظاہر و باطن مثل کمل کے شگفتہ تہے اور علم موسیقی و شاعری وغیرہ مین مہارت کمال رکہتے تہے پریا پریتم کے جو پوشیدہ چرتر ہین اونکے پرم آنند اور سکہہ اور رس کے ادہکاری ہوئے اور نو رسون مین جو سرنگار رس مقدم اور اول ہی اوسکو اپنے کبتا یعنے شاعرے مین خوب بیان کیا کبت یعنے شعر اونکا بہ فور زبان نکلنے کے مشہور ہوجاتا تہا بلکہ ایکروز مین چار سو کوس تک پہونچ جاتا تہا گویا وہ شعر ہے پرپرواز بہم پہونچا لیتا تہا اضلاع پورب مین سندیلہ کی صوبہ دار جانب بادشاہ سی تہی بازار مین قند سیاہ قسم اول دیکہا خیال مین آیا کہ لائق مال لوہ سر مدنموہن جیو مہاراج کی ہے واسطی خرید کرنے کے حکم دیا ملازمین نے عرض کیا کہ قیمت قند سیاہ سی نسبت گونہ خرچ کرایہ کا پڑے گا اور تا برندابن مصرے سے بہی گران پہونچیگا سور داس جیو نے فرمایا کہ خرچ وغیرہ کا کیا ذکر ہے بھگوت

پریت پرنگاہ چاہیے عرض گاؤ دیوئین بہرہ کر روانہ کیا اتفاقاً بر بندابن مین وقت شب پہونچا پوجاریان مندر نی بہنڈارہ مین
رکہوا لیا کہ صبح کو بہوگ لگاوین گے بہگوت کہ اپنی بہگت کی تحفہ مرسلہ کا انتظار دیکہتے تہے بہ سبب گرسنگے صبح تک
صبر نہ کرسکے اور گسائین جیو کو خواب مین حکم دیا کہ اسوقت مال پوہ طیار ہوئے چنانچہ طیار ہوا اور بہوگ لگایا تب شکم سیر ہوکر
آرام فرمایا واہ واہ بہگت بتسلا و کرپالتا کہ جسکے مایا کو تان کوٹ برہمانڈ کا لحظہ مین لقمہ کر لیتے ہے وہ سوآمین بہگت
کے بس ہوکر گرسنگے اور سیری ظاہر کرتا ہے سور داس جیو موصوف نی ایک بشن پد کے مقطع مین بیان کیا
کہ بہگوت بہگتون کے پاپوش کا محافظ خطاب مجکو ملے کسی سادہو نے واسطے امتحان کے سور داس جیو سے
کہا کہ ہم مدنموہن جیو مہاراج کے درشنکو آوین ہمارے پاپوش کے نگہبانی کرتے رہو سور داس جیو نے بکمال خوشی
پاپوش سادہو کے اپنے ہاتہہ مین اوٹہالے اور کہنے لگے کہ آج تک تو اسباب مین جمع خرچ زبانی تہا لیکن آج
آرزو برآئے کہ یہہ خدمت میری نصیب ہوئے گسائین جیو نے چند دفعہ آدمے واسطے طلب کے بہیجا نہ گئے
اور عرض کیا کہ بعد چرن سیوا سادہو کے حاضر ہونگا گسائین جیو اور سادہو اس اعتقاد سے کمال خوش ہوئے سندیلہ
کے صوبہ سے تیرہ لاکہہ روپیہ تحصیل ہوکر آئے سب سادہو سیوا مین خرچ کردئے اور کچہہ خوف محاسبہ اور
بادشاہ کا نہ کیا اہالیان بادشاہی جب واسطی لینے روپیہ کے آئے تو صندوق سنگریزون سے بہر کر ہر ایک صندوق
مین ایک ایک پرچہ ڈال دیا اوسمین یہہ لکہا تہا * تیرہ لاکہہ سندیلہ مین اوپجے سب سادہن مل گٹکے * سور داس مدنموہن
آدہے رات سٹکے * اور ہریک صندوق پر مہر اپنے کرکے آدہی رات کو بہاگ گئی صندوق مذکورہ جب کہولی گئے
تو سنگریزہ برآمد ہوئے بادشاہ نی پرچہ کاغذ کو پڑہ کر فرمایا کہ گٹک یعنے کہانا تو خوب ہوا لیکن سٹک یعنے
بہاگ جانا اچہا نہ ہوا اور بدریافت سادہو سیوا اور فیاضی کے خوشنود ہوکر ایک فرمان بہ مضمون معافی تقصیرات اور
خوشنودی سادہو سیوا اور خرچ کرنی روپیہ سی اور واسطی حاضر ہونی کے حضور مین بہیجا سور داس جیو نی عذر لکہہ بہیجا کہ
اب عالی اور صوبہ داری سی جاروب کشی اور کوچہ گردی سری بر بندابن کے ہزار گونہ شرف رکہتی ہے ٹوڈر مل دیوان نے
عرض کیا کہ اگر اسیطرح لوگ مالواجب سرکار خرچ کرکے بہاگ جاوینگے تو بالکل انتظام جاتا رہے گا حکم
واسطی گرفتاری کے جاری کرایا اور زندان مین بہیجدیا سور داس جیو نی ایک دوہرہ لکہہ کر بادشاہ کے
پاس بہیجا اوسمین بادشاہ کی تعریف اور قید کا تشنہ داو اپنا حال مختصر حروف مین لطیفہ کے ساتہہ لکہہ دیا تہا بادشاہ نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridw

اوسیوقت رہا فرمایا بعد رہا ہے برندابن مین آکر سری برج کشور کشورے کی دہیان اور تصور مین مگن رہے کتھا ۱۰

अग्रदासजी سوامین اگرداس جیو چیلہ کرشنداس پی اہاری کی تیسری پشت مین راما نند جیو کے پرم بہگت ہوئے

اور چونکہ اونکے سنپردا مادہرج اوپاسنک مشہور معروف ہے گو کتہا سے کوی چرتر مادہرج اور سرنگار کا نہ معلوم

ہوتا ہوا سواسطی نشٹہا مین مندرج کیا ایسے بہجن آنند تہے کہ ایک پل و لحظہ نہی بابا بہگوت بہجن و تصور نہین گذرتا تہا صبح

سے اوٹہ کر موافق قاعدہ بہگوت بہگتون کے آچار اور کریا سے سری سیتاپت اودہ بہاری سیواسمرن مین رہتے

اور اپنے بہجن امرت کی برکہا سے سب کو ایسا آنند دیتے کہ جسطرح ابر کے سب پر نظر برابر ہوتے ہے شدہ ایسے

ہوئے کہ نابہا مصنف بہگت مال جنم کے اندہے کو نئے نوبینائی عطا فرمائے اور سمدر سے ڈوبتا ہوا جہاز بچایا کہ

یہہ دونو حال دیباچہ مین مندرج ہوئے سری جانکی جہار انے کے ساکہیات درشن پائی براگ اسقدر رہتا کہ سب کارخانہ

دنیا ترک کرکے گلتا جیو مین کہ متصل آمیر واقع ہے بہگوت بہجن مین مشغول ہوئی باغ کو آرام گاہ و جای سیر اپنی سوامین

गलता

کا سمجھ کر خود جاروب کشی و صفائے اوسکے کیا کرتے حالانکہ صدہا باغبان اور مثل نابہا وغیرہ چیلہ موجود تہے لیکن کسیکو

اپنے سیوا مین شریک نہ کرتے ایک روز بعد درستی و صفائی کے برگ وغیرہ اوٹہا کر باہر ڈالنے کو گئی تہی جہاں آمیر

مان سنگہ والی آمیر واسطی درشنون کے آیا سوامین جیو ہجوم دیکہہ کر باغ مین نہ گئے و بیرون از باغ ایکدرخت کی سایہ مین

بیٹہہ رہے جب دیر گذر رہے تو نابہا جیو گئے اور ڈنڈوت کرکے پریم مین بہرے ہوئے کہڑے ہو رہے کچھ عرض کرسکتے

راجہ موصوف دیرتک منتظر تشریف آوری رہا آخر جہان سوامین جیو بیٹہی تہے وہان گیا اور درشن کرکے شرف

قدمبوسی حاصل کرکے پہر رخصت ہوا مطلب سوامین کا اندر نہ جانے سے یہہ تہا کہ اس درخت کی نیچی خاص و عام کو برابر درشن

ہونگے اور مکان پر خاص لوگون کے باریابی ہوگی و عوام محروم رہین گے علاوہ ازان یہہ بہی خیال کیا کہ دولت مند و نکے

جسقدر صحبت کم رہے اوسیقدر بہتر ہے سو درخت کی نیچی تو بسبب خاک وغیرہ کے راجا تہوڑے دیر ٹہر کر چلا جاوی گا

اور مکان پر خالی سی نہ معلوم کتنے دیر مین جاوے اور بہجن مین خلل رہے کتہا स्वामीकील्ह سوامین کیلہ جیو چیلہ کرشنداس

پی اہارے کے مادہرج اور سرنگار او پاسنک پرم بہاگوت سوامین اگرداس جیو کے گور بہائے ہوئے دن رات سری

رگہنندن سوامین کے چرن کملون کے دہیان مین مگن رہتے تہے جنکا نرمل جس اتبک تمام جہان مین مشہور ہے

بہگوت بہجن مین سور بیر اور سانکہہ جوگ کی اصل مطلب کو جاننے والے ہوئے مثل بہکہم پتامہ کے موت پر قادر تہے

tri Gyaan Kosha

باوجود اوس درجہ کے اخلاق و فروتنی کا یہہ حال تہا کہ ہر یک کو خود پرنام کیا کرتے سمیر دیو اونکے والد گجرات مین
منصب صوبہ داری پر معزز تہے جب اونکا انتقال ہوا تو بمان پر چڑہ کر پریم دہام کو چلے اوسوقت کیلہہ جیو موصوف کہ ہنوز
مین پاس راجہ مانسنگہ کے بیٹہے تہے بمان کو دیکہہ کر اوٹہے اور ڈنڈوت کر کے کہا کہ خوب ہوا خوب ہوا راجہ مانسنگہ
نے پوچہا کہ کسی یہہ گفتگو تہے کیلہہ جیو نے اول تو چہپایا لیکن بعد مبالغہ جو حال تہا بیان کر دیا راجہ موصوف سے
ہرکارہ واسطی دریافت حال کے بہیجکر یوم اور روقت وفات سمیر دیو جیو کا جو دریافت کیا تو مطابق پایا ڈنڈوت کری
اور معتقد ہوا ایک دفعہ کیلہہ جیو بہگوت پوجن کرتے تہے اور ٹہیاری پہولون کے پاس رکہے تہے اوسمین واسطے
پہول لینے کے جو ہاتہہ ڈالا تو سانپ نے انگلی مین کاٹا کیلہہ جیو نے جانا کہ یہہ سانپ سیر نہین ہوا اوسکو کہا کہ پہیر کاٹ چنانچہ
تین دفعہ کٹوایا اور مطلق زہر کا اثر نہوا جب پرم دہام کو جانے کا ارادہ کیا تو بہگوت بہگتون کا سماج کیا اور بعد درشن
دست سنگ اونکی سماج مین دسوین دروازہ یعنے تارک سر کے راہ پران تیاگ کئے کہ جوگے جن نے یہہ حال
سنکر متعجب ہوئے اور سب بہگتون کو اعتقاد ہوا گتہا ۱۲ गोपाल भट گوپال بہٹ لپ بکٹ بہٹ
چیلہ سر کرشن جیتن مہا پربہو کے براہمن پرم بہاگوت ہوئے مادہرج اور سرنگار او پاشنا مین ایسے پکے ہوئے
تہے کہ برندابن مین اوس امرت اور رس کا لطف و مزہ اونکو ہے نصیب اور بہراپت ہوا جن کے بدولت ہزار ہا کو بہگوت کے
پراپت ہوئے بہاگوت دہرم کے رواج دہندہ اور بہگوت بہگتے کے روپ ہوئے کہ سوائے صواب کے کسے کا
عیب ہے خیال مین نہ گذرا ملک و مال کو ترک کر کے برندابن مین باس کیا اور ہمیشہ رس راس اور پریم سو بہا برج کشور مہاراج
مین مگن رہتے تہے بہگوت بہگت بہاون مہاراج اونکے سب بہگتے اور سیوا کی ایسے قابو مین تہی کہ از بس خوش ہو
سالگرام سے مورتی روپ اپنا ظاہر کیا یعنے اونکو بروقت سیوا او پوجن سالگرام جیو کے خیال ہوا کہ جسطرح بہگوت کا سرنگار
تصور مین کیا جاتا ہے اگر ظاہر مین بہی اوسطرح ہوا کرے تو خوب ہے بہگوت نی اپنے بہگت کی تمنا پوری کرنیکے واسطے
سالگرام جیو سے مورتی اپنے پرم سو بہا یمان ہیا کہہ سودے پورنماشے کو ظاہر کرے بہٹ جیو نے مندر مین
براجمان کر کے بنام رادہارون جیو کے نامزد کیا کہ برندابن مین مشہور و معروف ہے اور نشان نصفی
حصہ سالگرام جیو کا زیر پاے اور نصفے کا لکر پر موجود بعد اس کرپا کے بہٹ جیو سرنگار و سیوا و راگ بہوگ وغیرہ
مین مصروف ہوئے اور فیض عام واسطے تمام جہان کے ہوگیا گتہا ۱۳ केशव भट کیشو بہٹ کاشمیرے

براہمن ایسے پرم بھگت ہوئے کہ لوگون کو عذاب اور گناہون سے چھوڑکر بھگونتمکہہ کردیا مہا بھٹ جیو کے جہانمین
مشہور اور معروف ہے کہ بھگتے کے کوہاڑہ سے دیگر دہرمون کے درختون کو کاٹ کر بھگوت چرترون کو جگت
مین مشہور کیا بھٹ جیو موصوف کو نمارک سنپرداوالون نے اپنے شجرہ خاندان مین داخل کیا ہے اور راز روے اُدکے
کتھا کے ہدایت ہونی سری کرشن جین مہاپربھو سے کہ وے مادہ سنپردا مین تھے ظاہر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو
اوپدیس بھگوت بھگتے کا سری کرشن جین سے ہوا اور بسبب صغیر سنی اونکے کہ ہفت سالہ تھے چیلہ اونکے نہ ہوئے
نمارک سنپرداوالون کے سیوک ہوئے جسطرح سے بھگوت بھگتے اختیار کرے اوسکا حال یہہ ہے کہ یہہ بھٹ جیو
بڑے پنڈت تھے ہزارون پنڈتون کو مباحثہ و مناظرہ مین لاجواب اور فتح کیا جب دگ بجی کرتے ہوئی معہ صدہا
پنڈت و شاگردون کے ندیا سانتے پور مین پہونچے تو وہان کے سب پنڈت خوفناک ہوئے مہاپربھو جیو نے خیال
فرمایا کہ اس شخص کو کمال غرور اپنے پنڈتائے کا ہے سو وہ غرور دور کرنا چاہئے اسواسطے بھٹ جیو کے پاس
آئے اور شیرین زبانے و ملائمت کہا کہ آپ کا علم اور حسب تمام زمانہ مین مشہور ہے کچھہ مجکو بھی سُناکر فیضیاب کرو
بھٹ جیو نے جواب دیا کہ ہنوز طفل ہو اور علم بھی حاصل نہین ہوا ایسے کلمات بی باکانہ داخل گستاخی
ہین لیکن ہم تمہارے خوش کلامے سی راضی ہین اسواسطی جو کچھہ کہو وہ سناوین مہاپربھو جیو نے فرمایا کہ گنگا جیو کا
سروپ بیان کرو بھٹ جیو نے چند اسلوک مصنفہ خود سنائے مہاپربھو جیو کے فوراً یاد ہو گئے بلکہ پڑہ کر
سنادیے اور فرمایا کہ معنے اور جو عیب و صواب اونمین ہے بیان کرو بھٹ جیو نے جواب دیا کہ میرے شاعرے
مین عیب کب ممکن ہے مہاپربھو جیو نے فرمایا کہ یہہ نہین ہوسکتا اگر اجازت ہووے تو مین عیب و صواب و معنے
بیان کرون چنانچہ بیان کرنا شروع کیا اور ایسے معنے کئے کہ بروقت تصنیف بھٹ جیو کے وہم و خیال مین
بہی نہین گذرے تھے اور جو جو عیب و صواب تھے وہ بھی ایسے مفصل ظاہر کئے کہ بھٹ جیو کو جواب نہ آیا
مہاپربھو جیو تو اپنے مکان کو چلے آئے اور بھٹ جیو نے نادم ہوکر بوقت شب سرستے کا دھیان کیا سرستے
جیو تشریف لائے بھٹ جیو نے عرض کیا کہ تمام جہان کو فتح کراکر ایک طفل سی شکست دلائی مجھہ سے ایسا کیا
قصور ہوا تھا سرستے جیو نے جواب دیا کہ مہاپربھو جیو بھگوت اوتار اور میرے مالک ہین میرے کیا تاب و طاقت
ہی کہ اونکی مقابلہ پر گفتگو کرسکون اور تمہارے کمال خوش نصیبی ہی کہ اونکی درشن ہوئے یہہ فرماکر سرستے تو انتردہیان

ہوئے اور بہٹ جیو مہا پربہو جیو کے خدمت مین آئی دست بستہ عجز و انکسار کرکی عرض کیا کہ کچھہ ہدایت ہو مہا
پربہو جیو نے فرمایا کہ بہگوت نہ بہگتی اختیار کرو اور آیندہ کسے پنڈت کے ساتھہ بحث مناسب نہین بہٹ جیو نے
قبول کیا اور جو پنڈت ہمراہ تہے سب کو رخصت کرکے بہگوت بہگت ہوگئے پھر کشمیر اپنے وطن مین گئے اور کچھہ
روز وہان رہے متہرا جیو سے خبر پہونچے کہ مسلمانان نے بسرانت گہاٹ پر ایسا جنتر لگا دیا ہے کہ جو کوئی اوس طرف
گذر کرتا ہے اوسکے سُنت خودبخود ہو جاتی ہی اور مسلمان بر دستی اوسکو اپنی مذہب مین ملا لیتے ہین بہٹ جیو بغور
استماع اس خبر کے کشمیر سے چلے اور معہ ایک ہزار اپنے چیلون کے متہرا مین تشریف لائے اور بسرانت
گہاٹ پر گئے حرامزادگان نے حسب دستور دیگر اشخاص کے بہٹ جیو سے بہی کہا کہ برہنہ ہو کر ہمکو دکہا دو بہٹ
جیو نے اونکو خوب مارا اور جنتر کو توڑ کر جمنا جیو مین ڈال دیا وے لوگ صوبہ کے پاس فریادی ہوے چونکہ سب
شرارت بہ حمایت صوبہ کے تہے اوسنے اپنے فوج واسطی مدد کے بہیجے بہٹ جیو اوس فوج سی ایسا لڑے
کہ اکثرون کو قتل کیا اور بعض کو دریا مین غرق کر دیا اور کچھہ بہاگ گئے اس معرکہ کا حال اکثر شاعرنی مفصل لکہا ہے
اوسی معلوم ہوا کہ بہٹ جیو نے بہگوت چکر کا آرادہن کرکے ایسے آگ برسائی کہ سب دشت عاجز ہو گئے اور قاضی و
صوبہ وغیرہ آکر قدمون مین پڑے بعدش یہہ چیتر کیا کہ سب مسلمانون کے جسم پر علامات ہنود معلوم
ہونے لگے وہ لوگ یہہ کرشمہ دیکھہ کر زیادہ تر معتقد ہوئے اور سب نے دست بستہ غلامی قبول کرکے امان چاہی
بہٹ جیو نے سب ہنود برج کو جمع کیا اور اکثر جگہہ خود تشریف لے گئے سب کو مسلمانون سی بیخوف کر دیا
اور بہگوت بہگتی کا رواج دیا * کنہیا वनवारी जी بنوارے جیو بہگوت بہگتی کے رنگ مین رنگین اور
مادہرج و سرنگار رس کی رنگ اور بہن کے مجسم ہوے خوش گوئی و شعر فہمی و لطیفہ سنجی مین از بس
عاقل و فہیم و ہوشیار سار یعنے حقیقت و اسار یعنے بالعکس ازحقیقت کی بچار مین پرم ہمنسون سی نہے گوے
سبقت لے گئے سداچار یعنی نیک دہرم جو بہگتی کے ہین اونکے کرنے والے صابر و شاکر اور سب پر رحم
کرنیوالے بی شمار شہرون کے دانا پنڈت اور وشنو طرح کے بہگتی کے عمل مین سادہو وہان ہوئے اونکے
درشنون سے ہے لوگ پوتر ہوتے تہے اور اگر کسے سے گفتگو ہوئے تو اوسکے پوتر اور بہگت
ہو جانے مین کچھہ شک ہے نہ تہا چرتر بر جہہ کہن سکہد ہام نکے آلاپ مین از بس چتر تہے

کبتا

کنہا یا گانا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

۱۵ जसवंत جسونت قوم راجپوت راٹھور بہگوت بہگتی مین سمادہان اور جملہ قواعد بہگتے کے عامل ہوئے بہگوت
بہگتون سے ایسی محبت صادق تہی کہ تکلف نزدیک نہین آتا تہا دست لبستہ کشادہ پیشانی اور بکمال فرحت سے اونکے
خدمت مین بیکسپا ایستادہ اور ہروقت متمنی رہتے تہے کہ کسے سیوا کیواسطی اجازت ہوسری برندابن مین مستقل پاس کرکے
اور سرے رادہا بلبہہ لعل کے چرتر اور بہار لیلا مین دل کو لگا کر دنرات بہگوت کی سرنگار اور رادہرج کے جتنون مین رہتے تہے
سب دہرمون کا سار جو نودہا بہگتے ہے اوسکے مخزن اور راست گوئی کی دولت کی دولتمند ہوئی اور بہگوت پریم مین ایسے
ہوئے کہ اکثر بیخبر اور بیحس ہوجاتے تہے کہتا ۱۶ कल्याणदास بہگوت کے بہگتے اور بہلائے
اور سب گنون کے باریک فہمی جہان مین کلیان داس جیو کے حصہ مین آئی نول کشور برج چند مہاراج کی پریم مین مگن
رہتے تہے اور جسطرح دریا دنرات جاری رہتا ہے اسطرح انینہ اور مستقل دل کی توجہہ ہروقت وہر لحظہ رادہرج اور سرنگار
کے تصور مین رہتے تہے شیرین کلام ایسے تہے کہ خواہ نخواہ سامعین کے طبیعت خوش ہو کر گرویدہ ہوجاتی تہی پر رنگا
راحم اور بیچار وان ہوئے اور اصل مصنف نی جو یہہ لفظ لکہی ہین کہ من کرم بچن سے روپ بہگت کی چرن رج کی اوپاسک
اسکے معنی یہہ معلوم ہوتے ہین کہ روپ برادر سناتن جو بہگت ہین اونکی چرن رج کے اوپاسک یعنی چیلہ تہی یا روپ یعنے
رادہرج اوپاسک جو بہگت اونکی اوپاسک تہے یا روپ یعنے رادہرج اور بہگوت بہگت دونو کے اوپاسک تہی*
کہتا ۱۷ करणहरिदेव विख्यातकन्हरदास کرن ہردیو معروف کنہر داس جیو ساکن بوڑیہ بہگوت بہگت اپنی آتما مین آنند
کرنیوالی اور جو آیندہ شدنی ہی اوسکو جاننی والی سرکرشن بہگتے کے قایم کرنیوالی براہمن کل مین مثل آفتاب حلیم اور مستقل
مزاج سب گنون کے کہان ہوئے بہگوت بہگتون کو اپنا سربس جان کر محبت سے سیوا اور خدمت کرتے تہے
پارچہ اشیای خوردنی ونوشیدنی وغیرہ جو کچہہ جسکو مطلوب ہوتا تہا بہ صفائے واعتقاد دل دیتے تہے سو بہو رام
جیو سے اونکو فیض ہوا سرنگار اور رادہرج بہاو کے مجسم تہے اور سب مخلوقات پر برابر نظر عنایت کی رکہتی تہے
کہتا ۱۸ लोकनाथ لوکناتہہ جیو کو بہگوت مین پریم اور عشق اسقدر رہتا کہ جسقدر یار شدون کو ہی سرکرشن جیتن
مہاپربہو جیو کے چیلہ تہی اور رپرپا پریتم کے جتنون اور چرترون مین ہروقت اور ہر لحظہ ایسے مگن رہتے تہے کہ اگر ایکدم
اور لحظہ بہی بہگوت سروپ کا جتنون نکرتے تو مضطرب ہوجاتے مدہاگوت کا گان اور کیرتن جان سی زیادہ عزیز
تہا اور جو کوئی بہگوت کی راس چرتر کا بہجن اور کیرتن کرتا تو اوسکو اپنا دوست جانتے تہے اور اوسکو ہی رشتہ دار

Gyaan Kosha

ایکدفعہ برسر راہ جاتے تہے ایک شخص کو دیکہا کہ بہگوت چرترون کا کیرتن کرتا ہے اوسکو رشک اور پریمی جان کر بے اختیار اوسکی قدمون مین پڑے اور اس چرتر سی دیگر اشخاص کو ہدایت بہگوت کی پریم اور بہگتی کی فرماے

کبہا ۱۹ مانداس جیو پرم بہگت پر اوپکارے ویاوان سوسیل ہوئی سری گہنندن سوامین کے چرن کملون مین محبت اور بہگتے انہہ تہے جانکے جیون مہاراج کے جو چرتر رامائن اور ہنومان ناٹک اور دیگر رامائنون مین پوشیدہ تہے ہین اونکو مانداس جیو نے بہاکہا مین اس لطف اور شاعریسی بیان کیا کہ ہر یک کو مرغوب اور فایدہ بخش ہر دو جہان کے ہین اگرچہ جملہ نہہ رس کہ جنکا حال دیباچہ مین مندرج ہوا اپنے گرنتہہ مین مفصل بیان کئے لیکن بہگوت کا سرنگار اور مدہر رس ایسا لکہا کہ جسکی پڑہنے اور سننے سے بالضرور بہگوت سروپ مین طبیعت لگ جاتی ہی اور جو قواعد سرنگار کے سری کرشن چرتر مین اوپاسکون نے بیان کئی ہین اوسیطرح رام چرتر مین مانداس جیو نے بیان کئے

کبہا ۲۰ کشنداس جیو پرم بہگت اور پنڈت ہوئے سری گوبند چند مہاراج کے روپ مادہرے اور سرنگار مین مگن ہوکر اوسکے رس مین شب و روز مست رہتی تہے بہگوت سیوا ایسے محبت سے کرتے کہ سیوا کار ہو جاتے بہگوت بہگتون کو اقسام اقسام کی بہوجن اور پرشاد دیا کرتے اور جو کوئے سادہو اونکی سنہر وا کا ہوتا تو اوسکے ساتہہ کمال شوق سے ملا کرتے بہگوت چرترون کے کیرتن اور سروپ کے چنتون اور دہیان مین ایسے مسرور اور محو رہا کرتے تہے کہ بیان اوسکا غیر ممکن ہے +

نشٹہا بستم در تعریف و مہما باتسل و بیان کتہا نہہ بہگت او پاشکان این نشٹہا

वात्सल्य

सुरस्वरूप

سری رگہنندن سوامین کے چرن کملون کے اندر دہشن ریکہا کو ڈنڈوت کرکے ہرے اوتار کو پرنام کرتا ہون کہ جسکے واسطی وہ روپ ظاہر کرکے تشریف لائی اور اوسکو گراہ سی چہوڑایا باتسل نشٹہا وہ ہی کہ اپنی زبردستی سے بہگوت کو کہیچ کر اوپاشک کے دلمین مقیم کردیتی ہے اور ہرگز ایسا نہین ہوتا کہ اس نشٹہا کے ذریعہ سی اوپاسنا کرنے والے کو بہگوت حاصل نہو سبب یہہ ہے کہ بہگوت کا حاصل ہونا حصر او پر محبت دلی کے ہے سو اس نشٹہا سی جلد وبسہولیت محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ اور کسی نشٹہا سی اسقدر جلد نہین ہوتے ظاہر ہی کہ محبت صادق صرف اللہ کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By ...

نسبت اپنی اولاد کے ہوتی ہے اور بیٹا کیسا ہی بدصورت اور بی تمیز ہو لیکن والد کا لخت جگر اور نور بصر ہے پس اگر وہ ہے
محبت بھگوت مین لگائے جاویگے تو کسواسطی جلدتر بھگوت حاصل نہ ہوگا علاوہ ازان بالکون کے چرتر ایسی دلچسپ ہین
کہ خواہ نخواہ طبیعت لگجاتی ہی اور ہر یک نے دیکھا ہوگا کہ کسی لڑکا کا تماشی اور توتلی باتین کرتا ہے اور خوبصورت بھی ہے
تو غیر شخص راہ چلتے اوسکا تماشا دیکھکر خوش ہوتی ہین اور کہلاتی ہین اور وہ لڑکا دلمین سما جاتا ہے پس وہ پورن برہم
سچدانند گھن کہ جسپر خوبصورتی اور تماشے و دیگر چرتر بالکون کے ختم ہین اس نشٹھا کی ذریعہ سی آرادھن کیا جاوے
تو کسواسطی جلدتر از جلد دل مین نہ سمائے گا قطع نظر ازین محبت ہر چیز کے کسی کسی خوف سے ہوتی ہے اور جب وہ خوف
نہین رہتا تو محبت بھی کم ہوجاتی ہے اور بیسر کے محبت بلا کسی خوف کی خود بخود جذبہ دل سی ہوتی ہی اور ماسوا اسکے اوسکو
پایداری ہی درینصورت ثابت ہوگیا کہ اگر اس نشٹھا کی ذریعہ سے طبیعت بھگوت مین لگی گی تو حسب تمثیل بالا ہرگز
محبت مین کمی نہ ہوگے اور روز بروز وہ محبت ترقی کو پہونچکر بھگوت پاراین کردیوی گے جس مقام مین رس بہید کے
بحث مندرج ہے تو وہان معتقدان نو رس نے باتسل نشٹھا کو ضمیمہ کرنا رس کا لکھا ہے اور بھگوت و پاشکان نے
جو اونکا جواب دیا او تنقیح رسون کی کرے تو کرنا کو ضمیمہ باتسل کا ثابت کردیا سو دونو کے قول پر جو نگاہ کیجاتی ہی تو
فہمید بھگوت او پاشکان کے صحیح اور درست ہی کسواسطی کہ رس اوسکو کہتی ہین کہ جسے زیادہ لطف خاص اوس چیز کا
کہ جسکو رس نامزد کیا گیا ہی اور کسی چیز مین نہ ہو مثلاً بیر رس اوسکو کہین گے کہ سب مدارج شجاعت جسپر ختم ہون گے
اسیطرح یہان درباب رحم اصل رس اوسکو کہنا چاہئے کہ جسپر رحم ختم ہو جو بخوبی تامل اور فکر کیا جاتا ہے تو رحم
باتسل نشٹھا پر ختم ہے کسواسطی کہ کرنا اوسکو کہتے ہین کہ دوسرے کا دکھہ دیکھکر دل نرم ہوجاوے اور کرم خواہ بچپن خواہ بن
اوسکے واسطے تدبیر کی جاوے اور باتسل وہ ہے کہ بکمال جذبہ محبت سے بی تحاشا و بی ساختہ رحم ہووے اور
من بچپن کرم یکبارگے جذبہ اور کشش باطنی سی سب ایکطرف توجہ کرجاوین پس بغور خیال کرنا چاہئے کہ خاتمہ رحم
باتسل پر ہوا یا کرنا رس پر اور دونو مین کرنا کا درجہ زیادہ ہوا یا باتسل کا واسطی سریع الفہمی کے ایک تمثیل یاد آئے
سو لکھتا ہون ایک کوچہ تنگ مین ایکطرف سے مویشی آتی ہے اور دوسری طرف سے ایک شخص اشنان کرکے
آتا ہے اور ایسا شدہ چبوتر ہے کہ کسیکو سپرس نہین کرتا اتفاقاً کسیکا لڑکا دو ۳ سالہ کھیل رہا ہے جب وہ مویشی
نزدیک اوس طفل کے آئے تو وہ شخص کمال رحم سی پکارا کہ کوئی جلد آکر اس لڑکی کو اوٹھا لو اور خود بخوف نجس ہوجانے

سے کے نہ اوٹہایا چند قدم چلا تہا کہ شخص مذکور کا بیٹا بہی اوسیقدر عمر کا راستہ مین کہیل رہا تہا اور مٹی وکیچ وغیرہ سے بدن اوسکا نجس ہو رہا تہا وہ موہیشے اس طفل کے نزدیک ہے آپہونچے وہ شخص نے تحاشا دوڑا اور کچہہ خیال اوس طفل کے نجاست کا اور اپنے پاکیزگے وغیرہ کا نہ کیا فی الفور اوس طفل کو اوٹہا کر اپنے گلے سے لگالیا اس تمثیل سے تیز باتسل اور کرنا رس مین کرلینے چاہیئے غرض اصل رس باتسل ہے اور کرنا اوسکا ضمیمہ ہے یہہ اوپاشنا سرے دسرتہہ نندن او دہ بہارے اور نندنندن برندابن چندر کی مروج ہی اور ایسا الوکک بہاو اس اُوپاشنا والون کا ہے کہ تعریف اوسکے نہین ہوسکتے بہگوت کو فرزند ارجمند اپنا مانتے ہین اور اوسے کو پورن برہہ سچد انند گہن برہاما وبکند کچہہ ایک قواعد اس اوپاشنا کی بشن سوآمین وبلبہہ آچارج کی کتہا مین مندرج ہوئی اور بعض سامان آئندہ تحریر ہونگے کہا مکت دوپتا ہا اوپاشنا اور اوپاشکان کے نگم واگم وبرہما وشیو بہی نہین کہہ سکتے اس ست مندپاپ مُنج کو کیا تاب وطاقت ہی کہ دم مار سکے اور فی الحقیقت کوئی کسطرح کہہ سکے کہ جو پورن برہہ اینک جنم تک باوجود ہزار ہا سادہن جوگیون کے من مین بہی نہین آتا وہ اُون اوپاشکان کیواسطی نرروپ ہوا اور پرم انوپ بال چرتر اونکو دکہلائے اور اب دکہاتا ہے اور آئندہ دکہاوے گا خود اوسے پورن برہہ کو یہہ نشٹہا ایسے عزیز ہے کہ اپنے بہگتون کے طبیعت دیگر نشٹہاون سے پہیر کر اس نشٹہا کیطرف راغب کردیتا ہے کہ تصدیق اس امر کے بہاگوت وراتاین سی بخوبی ہوتی ہی یعنی کوشلیاو نندرانی و دیوکے و لبدیو کو چند دفعہ اپنے الیشر تا بہگوت نے دکہائے جب اونکے طبیعت اوسطرف رجوع ہوے تو خود بہگوت نی اوسطرف سے اونکے توجہہ دل کو برگشتہ کرکی طرف بال چرترون کے متوجہہ کردیا اور پرم آنند دیا اگر بہگوت کو یہہ نشٹہا بہ نسبت دیگر نشٹہاون کے زیادہ تر عزیز نہوتے تو کیون ایسا کرتے اور اونکے طبیعت طرف بال چرترونکے کسواسطی راغب کردیتے بلکہ واسطی نجتہ کردینے بہاو اپنے بہگتون کے اب بہی اس قسم کے چرتر اپنی بہگتون کو دکہلادیتے ہین کہ ملاحظہ کتہا تہل نا تہہ ورکشنداس وکرمان بائے وغیرہ سے ظاہر ہے اور عرصہ قلیل کا ذکر ہے کہ ایک گوسائین نام اونکا یاد نہین بلبہہ کل مین پرم بہگت باتسل اوپاشک ہوئے ایک دفعہ منہارے واسطی چوڑے پہنانی کے اونکی گہر کے عورتون کو آئے جب گسائین جیو قیمت دینے لگے تو منہارے نے کہا کہ مین نے ساتہہ لڑکے اور بہو وغیرہ عورات کو چوڑے پہنائے ہین گسائین جیو نی جواب دیا کہ ہمارے گہر چہہ عورت معہ لڑکی اور بہو زوجہ پسر ہا ہین اس تکرار مین منہارے بلا لینے قیمت کی چلے گئے رات کو رادہکا مہارانی نے گسائین جیو کو خواب مین کہلا بہیجا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

کر کیا مین تمہارے بہو نہین جو میری جوڑیون کے دام تمہارے کو نہین دیتے بس دیکہنا چاہیئے کہ بہگوت کیسی پرم منوہر چریتر
کرکی اپنے بہگتون کے بہاؤ کو نچہ کر دیتے ہین غرض یہہ باتسل رس کا تہاؤ واسطی جلد ملنے بہگوت کے پرم سار و خلاصہ و ثبوت ستہاو کا
ہے دیباچہ مین مندرج ہوا کہ ہر یک رس چار سامان یعنے بہاو انوبہاو ساتوک بہچاری سی ظاہر ہوتا ہی سو اس باتسل رس مین
منجملہ سامان اول کے پورن برہمہ پرماتما اچیت انت سچدانند گہن سری رگہنندن سو آمین یا نند نندن مہاراج تین برس سے
سات برس تک عمر والا نازک بدن توتلی بچن شیام سندر سروپ سر پر چہوٹا سا مکٹ جسم نازنین مین باریک کرتہ زر دوزی
ٹہپہ اور گوٹہ سے مغرق کانون مین جہومکہ اور چہوٹے چہوٹے کنڈل گوروچن کا تلک پیشانی پر بلاق ناک مین نقطہ سیاہی کا رخسارہ
پر آنکہین شوخ اور چنچل گلی مین کٹہلا و تعویذات و ناخن شیر ہاتہون مین کڑہ پہونچے چرن کملون مین گہونگہرو لٹیا لبنین
ہے اور کوشلیا مہارانی و نند و جسودہا وغیرہ آشر پانیین اور از بس چنچلتا و چپلتا کہ کبہی ماتا کے گود مین ہین اور کبہی
کہلونون کیطرف مخاطب کبہی جانورون پر نظر اور کبہی کہانی کا خیال اور کبہی کسی چیز کے طلب مین استبداد اور کبہی
توتلے گفتگو سے کچہ پوچہنا اور کبہی پلنگ کو پکڑ کر کہڑا ہونا اور کبہی ماتا کے انگلی پکڑ کر چلنا سیکہنا کبہی ناچنا کبہی آنگن مین
اپنے یارون اور بہائیون کے ساتہہ کہیلنا و علی ہذالقیاس دیگر بے شمار چریتر اشنان کرا کے سر نگار کرنا کہلونہ وغیرہ
بال چریتر کے طیار و موجود دیکہتی سب طرح کے کہانے کہلانی پیار کرنا لاڈ لڑانا گود مین لیکر سیر کرنا آشیرباد دینا اور
اور اسی قسم کے دیگر لا انتہا ساز و سامان کا تصور سب منجملہ بہاو یعنے سامان اول و انوبہاو و سامان دویم کے ہین سامان
سیوم یعنی آٹہہ ساتوک سب اس رس مین عمل کرتے ہین اور منجملہ سی و سہ بہچارے یعنی سامان چہارم کی دس
حالت اس رس مین عاید ہوتے ہین یکی تپش دل دویم لاغری سیوم تغیر رنگ چہارم دل برداشتگی از جملہ امور دنیا
پنجم بی استقلالی ششم بی حس و حرکت ہوجانا ہفتم بیماری ہشتم دیوانگی نہم غش دہم موت اور اس رس کا انتہائے
بہاو وہ ہے کہ توجہہ دل ہر دو جہان کے جملہ خیالات کو چہوڑ کر اور یکسو ہو کر شب و روز بلا تنزل بہگوت کے سروپ اور
محبت مین مستقل ہوجاے اور کسیطرح کسی اور کے طرف نہ جاے ہی رگہنندن ہی دین وتسل ہی پرشارت بہجن ہے پتت پاون
ہی دین بندہ ہی کرپا سندہ مہاراج آج تک جو شکایات اس دل کی عرض کرے تو ایک فضول امر معلوم ہوتا ہے
سو واسطی کہ اون شکایات سی کبہی ہی کچہ حاصل نہوا اور نہ اس دل کمبخت نی کچہ سنا اور نہ کچہ مانا اگر اوس کرپا اور
عنایت کا کہ جسکے بدولت اجامیل و گج و گنگا و جٹے و طیور وغیرہ بلا کسی سادہن و بہجن کے ایک لحظہ مین پرم پد کو

Gyaan Kosha

پہونچکر قید موت حیات سے چہوٹ گئے امیدوار ہوکر عرض معروضات خدمت مین جناب بندگان والا سے
کیا کرتا تو آپ کی پرداور رحم سے کب ممکن تہا کہ میرا حال ایساہی رہتا اور یہہ دل کمبخت میرے اختیار مین نہ ہوجاتا سو
اوسی کرپا اور عنایت کا امیدوار ہوکر عرض رساہون کہ جسطرح ممکن ہوا ایسے نظر خاوندے کی ہووے کہ سروپ سندر ...
یا یا لالا یا مصرعہ اخیر دیباچہ شب و روز بلا تزلزل میرے آنکھون مین بسا رہی *

کبت سویا

کب ہین سسں مانگت آر کرین کبہون پرت بنب نہار ڈرین
کبہون کرتال بجای کی ناچت مات سبے من مود بہرین
کبہون رس مار کہین ٹہہ سون پن لیت وہی جہہ لاگ ارین
اودہیش کے بالک چار سدا تلسی من مندر مین بہرین

कबहूं ससि मांगत आरि करैं कबहूं प्रतिबिंब निहारि डरैं १
कबहूं करताल बजाय कै नाचत मात सबै मन मोद भरैं २
कबहूं रिसमारिकैरहठसौं पुनिलेत वोहीजहिलाग अरैं ३
अवधेश के बालक चार सदा तुलसी मन मंदिर मैं विहरैं ४

کبت دیگر

تن کی دت سیام سرورہ لوچن کنج کے کو ملتائی ہرین
ات سوبہت دہوسر دہوربہری چہب بہورانگ کے دور دہرین

तनकीदुतिस्यामसरोरुहलोचन कंजकीमंजुलताई हरैं १
अतिसोहतधूसरधूरभरे छबिभूरिअनंगकीदूरधरैं २
की

दमकैं दतियाँ दुति दामनी ज्यों किलकैं कल बाल विनोद करैं ❊ ३

دیکہین دُتیاں دت دامنے جیون کلکین کل بال بنود کرین

अवधेश के बालक चार सदा तुलसी मन मंदिर मैं विहरैं

اودیش کے بالک چار سدا تلسی من مندر مین بہرین

کبت دیگر

दंत की पंगत कुंद कली अधराधर पल्लव खोलन की ❊ १

चपला चमकैं घन बीज जगैं मणि मोतिन माल अमोलन की ❊ २

घुंघरारी लटैं लटकैं मुख ऊपर कुंडल लोल कपोलन की ३

नेवछावर प्रान करै तुलसी बलि जाऊं लला इन बोलन की ४

دنت کے پنگت کند کلی ادہر اودہر پلو کہولن کے

چپلا چمکین گہن بج جگین من موتن مال امولن کے

گہونگہرارے لٹین لٹکین مکہ اوپر کنڈل لول کپولن کے

نیوچہاور پران کرے تلسی بل جاؤن للا ان بولن کے

کبت دیگر

दोहने की समैं वामन मोहन लला जू की ललित लुनाई कवि बरनै कहा कहैं ❊ १

कबहूं किलक धाय नंद के निकट आय करउ चकाय मुख तोतरे वि वाकहैं २

دو ہنے کے سمین وا منموہن للا جو کی للت لنائی کب برنی کہا کہین

کبہون کلک دہای نند کی نکٹ آی کر اچکای مکہ تو تری بانکہین

माकैंहू जसनी महाकौतकमिरा
मीरी गवामी मृदु सुनत बलैया
लेतमाक हैं ३

تاکین برحیرانی مہاکوتک سرانی دینہ بانی مردست بتیانی اون تاکہین

اوٹ ہوی گیّ کی للیا بلگیا دی کے جہوسٹ میا سون کہیا جب تاکہین

श्रोटक्षयेगेयाकीललेयावल
गेयारदैं जसुमतमैयासोंकरे
याजवताकरैं ४

کتہا کوشلیا جی مہان اور بہاگ کی مڈاے اور بہگتے بہاو پرم پوتر کوشلیا مہارانی کاجو بیان کرسکے ایسا اس برہمانڈ مین کون ہوا اور ہے اور ہوگا اور انصاف شرط ہے کہ کسطرح کسے سے بیان ہو کہ جسکو بعض نرگن نراکار نرنجن اور بعض گولوک نواسے اور بعض بیکنٹھ ناتہہ اور بعض ساکیت بہاری اور بعض چہیر ساگر باسے اور بعض پرم تتو اور بعض پرم جوت وعلی ہذالقیاس دیگر شاستر والے موافق اپنی فہمید اور قیاس کے بیان کرتے مین اور پار نہین پاتے جسکے مایا بی شمار برہمانڈون کے برہما شیو وغیرہ کو رچ کر پہر ناس کردیتے ہے اور جو بید اور شاستر ونکا سار ہے اور اپنے بہگتون کا سربس وآدہار وہ ہے پورن برہم پرماتما سچدانند گہن جس کوشلیا کے بہگتے کے بس ہوکر اور پرم منوہر روپ دہارن کرکے ظاہر ہوا اور ایسے چرتر پوتر اونکو دکہلائی کہ جن کو سنکر مہاجہاپاتکے اس سنسار سمدر سے پار ہوتے ہین پس کوے کسطرح مہا ایسے کوشلیا جیو کے بیان کرسکے مہاراج ادہراج دسرتہہ جیو کے کتہا مین ذکر ہوا کہ پہلے جنم مین مہاراجہ موصوف سوانیبہو مُن اور کوشلیا مہارانی ست روپا تہی اور اونکو بہگوت کا بردان ہوا کہ تمہارا پتر ہونگا او سوقت ست روپانی اسقدر اور درخواست کری کہ مجکو گیان تمہارے سروپ کا بنا رہے بہگوت نی فرمایا کہ والدہ بہاو اور گیان دونو تم کو بنے رہین گے سو اوس بردان کے موافق کوشلیا جیو بہگوت کو شدہ سچد آنندگہن پورن برہم اور اپنا پتر مانتے تہے چنانچہ جب بہگوت اوتار ہوا تو کوشلیا جیو نے یہہ ہے سمجہا کہ وہ پرماتما جسکو جوگی جن سمادہے لگاکر دہیان کرتے ہین اور عقل و دل وغیرہ محسوسات کی ادراک سے باہر وہ ہے میرا پتر ہوا اور بصورت موجد اور آداچاہیے باتسلّی اوپاشنا کا کوشلیا مہارانے کو سمجہنا چاہیے ایک دفعہ مہارانی ممدوحہ بہگوت کو پالنے پر خواب کراکر خود واسطے پوجن کل دیوتا کے تشریف لیگئے بروقت پوجا کی بہگوت یعنی سری رام چندر کو دیکہا متعجب ہوکر وہانسے جو بکان خوابگاہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

بہگوت کی آسے تو وہان سوتا پایا پہر پوجا کی مکان مین گئین تو وہان ہی بہگوت کو دیکہا غرض دو چار دفعہ کے آنی جانے مین جو دو نو جگہہ بہگوت کو موجود پایا تو متفکر ہوکر خیال کرنے لگے کہ یہہ کیا بات ہے بہگوت نے فکر اور رنج دیکہکر اپنی سروپ اور اپنے مایا کے درشن ماتا کو کرائے کہ بی شمار برہمانڈ ہین اور علیحدہ علیحدہ قسم سے سب برہمانڈون کے رچنا ہے اور سب مین سری گہنندن سوآمین براجمان ہین لیکن بہگوت کا روپ مثل پیدالیش برہمانڈون کے جدا جدا قسم کا نہین سب جگہہ یکسان و برابر ہے برہما شیو سدھ دیوتا و اسر وغیرہ استت کرتے ہین اور ایک گوشہ مین وہ مایا کہ جو سب برہمانڈون کو بناکر پہر ناس کردیتی ہے خایف وہراسان موجود ہے کوشلیا جیو یہہ چرتر دیکہہ کر خوفناک ہوئین اور بیتاب ہوکر قدم پکڑ لئے بہگوت نے سنکر تسلے و تشفی کرے اور فرمایا کہ آیندہ تمکو میرے مایا کبہی نہ ستاوی گے اس چرتر سے بہگوت کے ہدایت یہہ ہے کہ جکو میرا سروپ حاصل ہے اوسکو مجہہ سے سواے اور کون پوجنی کے لایق باقی ہے کسواسطی کہ جس دیوتا مین جو الیشرتا و غیرہ ہی سب وہ میرے دی ہوئی ہے اور وہ دیوتا مجہہ سے ہے متعلق ہے پہر تو کوشلیا جیو اسقدر بہگوت سروپ کے جیتون اور لاڈ لڈانے مین مصروف ہوئین کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا اور ایسا بہگوت کا روپ ظاہر و باطن مین سمایا کہ سوائے محبت اور سروپ بہگوت کی مطلق خیال دوسرا نہ رہا چنانچہ رگہنندن سوآمین بن کو تشریف لیگئے تو سروپ بہگوت کا ایسا رو برو کوشلیا جیو کے رہتا تہا کہ کبہی بن کو جانا معلوم نہوا جب کوی یاد دلاتا تہا اوسوقت بن کا جانا معلوم ہوتا تہا اور بعد لحظہ پہر وہی حالت ہوجاتے تہے جب رگہنندن سوآمین بعد فتح لنکا واپس تشریف لائے اور کوشلیا مہاراج نے بدستور معہود کہ جسطرح پہلے آرتے بہگوت کے کیا کرتے تہے آرتی کرنے لگین تو یہہ معلوم نہوا کہ یہہ وقت کونسا ہی آیا ہے وہ کہ رگہنندن سوآمین حسب معمول ہر روزہ آیا کرتے تہے یا وہ کہ چودہ برس کے بعد آئی ہین بلکہ یہہ فکر ہوا کہ اس لڑکے نے رگہیشرون کا سا روپ کیون بنایا ہے اور جانکی مہارانی کا سروپ دیکہہ کر یہہ خیال کیا کہ دیکہو اس لڑکی نے اپنا سوانگ تو رگہیشرون کا بنایا ہے تہا لیکن میرے پیارے بہو کا روپ نہے ہے ویساہی بنالیا ناراض ہوئین اور اوسوقت سری جانکی مہارانے کو اپنے ساتہہ او ٹہالی گین اور آبہوگہن وغیرہ سب نگار کرایا جب بہگوت کی راج سنگہاسن پر بیٹہنے کا سماج ہوا اور تمام زمانہ مین خوشی اور دہوم ہوئے تو کوشلیا مہارانی کو یہہ فکر ہوا کہ بروقت راج تلک رگہیشر و دیوتا و اسر وغیرہ سب آوین گے اور میرا لڑکا اور بہو پرم سکمار اور کومل اور منوہر ہین ایسا نہو کہ روپ

کو دیکہہ کر کسیکی نظر لگ جاوے سو سومترا وغیرہ رانی تو تیارے منگل و آرتی وغیرہ مین رہین اور خود کوشلیا مہارانی
کو تاوقت کرنے آرتی کے تلاش لوازمات دفعیہ نظر کی رہے غرض بروقت راج تلک جب آرتی کرنی شروع کی
تو اول واسطی بچانے نظر کے نقطہ سیاہ ہے کا اپنی لڑکے اور بہو کے چہرہ پر لگالیا تب آرتی کرے اور روپ کو دیکہ کر
پرم آنند مین مگن ہوگئے ہے رگہنندن سوآمین اوسوقت کی پرانند کا جو ذرہ مین سی کروڑ در کروڑوان حصہ ہے اس کے
उपनंद ध्रुवानंद धरानंद नंदयसोदा
خانہ زادکے نہے نصیب کرو کہتاہے نند بابا و جسودہا رانی منجملہ نہہ نند یعنی دہرانند و دہروانند داوپانند
कल्याणानंद धर्मानंद कर्मानंद [illegible] सुनंद [illegible]
وابہہ نند و سونند و ابہیانندن و کرانند و دہرانند و بلبہانندکی و تبرانند جیو کی گہر بہگوت اوتار ہوا سو ہر انند
سو دہرانند موصوف و جسودہا رانی کی یہہ کہتاہے جسطرح کوشلیا مہارانی کی مہمان اور بہگتی کا بیان کسی سی نہین ہو سکتا اوسے
حال جسودہا ماتا و بابا نند کی مہمان کا ہے سر مو کسیطرح کا فرق نہین اگر کوئی اونمین سی کسیکو ترجیح دیوے تو خلاف ہی یا بسبب
اوباشنا بہید کے سمجہنا چاہیئے البتہ بہگوت چرترون کو فرق ہوا ہے یعنے سر یرام اوتار مین تو ایسا چرتر کوئے
نہین ہوا کہ جسکو کوسلیا جیو سی پوشیدہ کرنی کے ضرورت ہو اور سر یکرشن اوتار مین ابتدا سی سب چرتر ایسے ہوئے
کہ ماتا سے پوشیدہ کرنا ضرور ہوے وجہہ اس قسم کے چرترون کے ضاف اور سب کو ظاہر ہے کہ زمانہ کلجگ قریب
آنی والا تہا اور بہگوت کا اوتار صرف واسطی اودہار جگت کی ہوتا ہے تو جیسے چرتر اوس زمانہ کی پیدا ہونی والون کو مرغوب
اور اپنے طرف لگانی والی دیکہی ویسی ہے کئی اور اون چرترون کے خبر جسودہا ماتا اور نند بابا کو کبہی نہین ہوے اور اگر کو
قرینہ اشتباہ کا ہوگیا تو یہہ سمجہا کہ ہمارا بالک بہولا اور سیدہا سادا ہی اوسنے یہہ کام ہرگز نہین کیا ہوگا چنانچہ جب
خود بدولت گوپکاؤن کا ماکہن چوراتے اور وے واسطی دیکہنے روپ انوپ کے بہانہ نالش جسودہا مہارانی کی پاس
آتے اور نالش کرتے تو جسودہا جیو اپنے فرزند ارجمند کو تنکے کا ہرگز قصور نہ سمجہتے بلکہ اونکو ہی ملزم کرتے ایک
دفعہ رات کو کسی کنج مین خود بدولت اور رادہکا جیو بہار اور راس بلاس کرتے رہے جب دو چار گہڑے رات رہے
تو خود بدولت چپکی چپکی اپنے پلنگ پر آکر سو رہے بسبب جلدے کے بجائے پیت آنبر کے رادہکا جیو کا نیل آنبر بدلا
گیا تہا اوسیکو اوڑہی ہوے آرام مین تہی صبح ہی جسودہا جیو نے جگایا تو نیل آنبر کو دیکہہ کر یہہ جانا بلدیو جیو کا نیل آنبر
بدلا گیا اور باہم گرنہسے کہیل مین جو رادہکا جیو کے ناخنون کا نشان جسم پر نمودار ہوگیا تہا تو اوسکو یہہ خیال کیا کہ کل
ایسے بن مین یہہ لڑکا گیا تہا کہ بندرون نے گہیر لیا اور اونکے ناخنون کا نشان جسم پر ہے اور چشم بیخواب او رشب بیدار کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddh...

یہہ جانا کہ بسبب تکلیف لگنی ناخن بندرون کے رات کو خواب نہین آئے نہایت محبت اور پیار کرکے چہاتی سے لگایا
اور رونے لگے براے آئندہ فہمایش کیا کہ ایسے بن مین ہرگز نہ جانا اور براہمنون کو بولا کر صدقہ اور دان دیا اگرچہ
گہر پر ہزارون غلام و کنیز موجود تہے لیکن جو گئو خاص واسطی بہگوت کے نامزد تہے اونکی خدمت اور اونکا دوہنا اور دودہ
گرم کرنا اور جمانا اور بلونا جسودہا جیو خود اپنے ہاتہہ سے کیا کرتے تہے کبہی کسیکو دخل نہ تہا اور جو ماکہن ہوتا تہا اوسکو علیحدہ علیحدہ
چند ظروف مین ایسی جگہہ رکہا کرتے کہ جہان بہگوت کی نظر آتی جاتی پڑے مطلب یہہ تہا کہ کسیطرح یہہ لڑکا مجہہ سے
مانگ کر یا پوشیدہ کچہہ ماکہن کہاوے تاکہ لاغری رفع ہو براہمن اور فقیر جو کہین کچہہ جاننے والا سنتے تو اوسکو
کمال منت اور آرزو سی بولاتی اور دہن دولت حسب دلخواہ دیکر اس بات کا تعویذ گنڈہ کرایا کرتے کہ لڑکا سکمار رہے
برے نہلے جگہہ وقت بیوقت پہرتا ہے کسیکی نظر گذر نہ ہو جاوی اور کسیطرح کمزوری رفع ہو ایسے ایسے چرتر اونکے بہاو
بی شمار ہین کہ اگر گوپان کوٹ جنم سیش اور ساردا کی پاون تب بہی بیان کر سکون اور کسطرح بیان ہو کہ جو شخص
مہاپاپی اور ریت اون بہاو اور چرتر جسودہا ماتا کا خیال کر لیتا ہے اوسکی مہماکسی سے نہین کہی جاتی اور ترن تارن
ہو جاتا ہے جو پرم آنند جسودہا ماتا کو نصیب ہوا وہ نہ برہما کو نصیب ہوا نہ شیو کو نہ لچہمی کو اور کسے کے تو کیا حقیقت ہے
کہ بہاگوت اس امر کے گواہ ہے ایک ہدایت بہگوت کا اس کتہا مین لکہنا مناسب معلوم ہوا اور وہ یہہ ہے
کہ جب جسودہا جیو نے بسبب ظہور چند قصور کے اوس شوخ و شرارتی کو اوکہل سی باندہنا تجویز کیا تو خبر سنکر سب
گوپکا خوش ہوئین کہ آج سب شرارتون کا عوض ہوگا اور اپنے اپنے گہر سے رسی لیکر دوڑین اور اصل مطلب وے
یہہ تہا کہ اسے بہانہ سے اوس پرم سوبہا کو دیکہہ آوین جب جسودہا جیو باندہنے لگین تو ہر ایک رسی دو دو انگشت
کم ہوتے رہے حتی کہ کسی گوپکا کی گہر رسی نرہے اور بہگوت نہ بندہے تب تو جسودہا جیو کو بہت سرم اور بار ہوا
ہوا اور عرق آگیا کرپا سندہ مہاراج اپنے والدہ کے آزردگی نہ دیکہہ سکے اور فوراً اوس رسے مین بندہ گئے
اس چرتر مین یہہ ہدایت ہی کہ میرے بندہ جانے مین صرف دو انگشت کا فرق ہے ایک انگشت کا تو از جانب
بہگت یعنی محنت و کوشش کا اور دوسرے انگشت کا از جانب میرے یعنے کرنا و دیالتا کا سو جسوقت بہگت کے جانب
سی کوشش ہوئے اور اوسکے سبب سے مین نے رحم فرمایا تو فوراً بندہ جاتا ہون یعنے طالب کو ملجاتا ہون *
کتہا विठलनाथ ۳ ٹہل ناتہہ گسائین خلف الرشید بلبہہ آچارج کہ جنکے کتہا دہرم پرچارک نشتہا مین لکہی گئے

ایسے پرم بہگت باتسل نشٹہا کی ہوئے کہ جو سکہہ باتسل کا نند بابا کو ہوا تہا وہ ہے بہگوت نی کرپا کرکے اونکو دیا دستور بٹہل ناتہہ جیو کا تہا کہ شب و روز بہگوت آرادہن یعنے لاڈ لڈانے اور کہلانے اور طیارے راگ بہوگ و سیوا مین رہتے تہے صبح سے بہگوت کو خواب سی جگانا اور مونہہ دہونا کچہہ بہوجن کرانا پہر اشنان کرانے زیور و لباس پہنانا سنگار کرنا کہلونہ وغیرہ تلاش کرکے لانے بچہونہ بچہانا آرام کرانا و دیگر لوازمات بالچرتر مین مصروف رہنا اور یہہ آرادہن صرف ایک دفعہ نہ تہا بلکہ سات دفعہ کرتے تہے غرض سوائے سیوا اور آرادہن کے مطلق توجہہ دل کی دوسری طرف نہین جاتے تہے جیسا کچہہ کہ اصلے گوکل اور نندرائے کا سماج تہا ویسا ہی سب کارخانہ اور ویسے ہے سوبہا کا سامان اپنے سیوکون کے دل پر منقوش اور ظاہر کردیا تہا نلے ننک بٹہل ناتہہ جیو نی کلجگ کی زمانہ کو دواپر کردیا اگرچہ تصور مین بہگوت کی بال چرترونکا درشن مثل ساکہیات درشنون کے ہوتا تہا لیکن ایکدفعہ یہہ تمنا ہوئے کہ ساکہیات بالچرتر دیکہین بہگوت نی رضامندی اونکے ازبس ضرور تصور فرماکر ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے آویش اوتار سے تمکو بال چرتر دکہلاوینگے چنانچہ جب گردہر جیو پسر کلان پیدا ہوئے تو اونکے جسم مین بہگوت کی کلا نے حلول فرمایا اور بال چرتر بٹہل ناتہہ کو دکہلائے جب گردہر جیو عمر بچپال سی متجاوز ہوئے تو وہ ہے کلا گردہر جیو سے علیحدہ ہوکر دوسرے صاحبزادہ کے جسم مین آگئے اسیطرح سات صاحبزادہ ہوئے اور سب مین بہگوت نے اپنے کلا کا عود فرماکر بال چرتر دکہلائے ایک دفعہ بہگوت بندر کو دیکہہ کر ڈرے اور دوڑکر بٹہل ناتہہ جیو کے گود مین آبیٹہے اوسوقت بٹہل ناتہہ جیو کو بہگوت کے الیشرتا کا خیال تہا محبت سی گود مین بٹہاکر اور پیار کرکے فرمایا کہ جسوقت لنکا پر چڑہے ہے اور بی شمار بندر مثل کال کے ہمراہ تہے اوسوقت تو کبہی خوف نہوا اب اس چہوٹے سے ایک بندر سے کسواسطے خوف ہے بہگوت نی فرمایا کہ اگر تمہارے توجہہ دل طرف میرے الیشرتا کی راغب ہے تو بالچرتر کے اوپاسنا کیا ضرور ہے واگر بال چرتر کے اوپاسنا مقدم ہے تو اون چرترون کا سبب پوچہنا ضرور نہین میرے چرتر اور میرے سروپ بمقتضای بہگت بتلا دکرپالتا حسب خواہش بہگتون کے ہوتے ہین ورنہ ان معاملات سے علیحدہ اور سب مایا کی گنون سے جدا ہون بٹہل ناتہہ جیو اس کرپا بہگوت سے کمال آنند ہوئے ساتون صاحبزادون کا نام شجرہ خاندان بلبہہ آچارج جیو مین مندرج ہوا اور سب آویش اوتار ہوئے سات گادے اونکے نام سے اتبک گوکل مین موجود اور مشہور ہین گویا اس سنسار سمدر سی پار اوتارنے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

کو مثل سات جہاز کے ہین سات مورتی بہگوت کی براجمان کردہ سوآمین بلبہہ آچارج اور بٹہل ناتہہ اور اونکی صاحبزادون کی ہاتہہ
منجملہ اونکے ایک مورتی سری ناتہہ جیو مہاراج کے جب درخواست خوشامد راناوالی اودے پور کے بطور سیر راج رانا
موصوف مین بعہد عالمگیر بادشاہ تشریف لیگئے اور اودی پور سی بارہ کوس جانب شمال براجمان ہین اور ناتہہ دوارہ تمام جہان
مین مشہور و معروف اتبک خود بدولت وہان بطور مسافران رونق بخش ہین کیہ خاص قیام کیواسطی کوئی مندر نہین بنایا
گوسائیان و پوجاریان کیواسطی مکانات عظیم الشان طیار ہوگئے او بٹہل ناتہہ جیو کے اولاد مین سی وہان کے
ادہکارے و گسائین ہین اور اسیطرح دوسرے مورتے موسوم بہ چندرمان عہد بادشاہ مذکور مین والے جیپور لیگیا وہ
مورتی بہی اتبک جیپور مین ہے اور گوردوارہ عظیم الشان بٹہل ناتہہ جیو کے اولاد مین سے وہان پوجاری اور
گسائین ہین ॥ کہتا ہہ कर्माबाई کرمان بائے پرم بہگت باتسل او پاتنگ ہوے دستور ہے
کہ طفلان خوردسال صبح اوٹہتے ہے کہانا مانگا کرتے ہین اور والدہ کہچڑے یا روٹے کا فکر قبل از بیدارے
کر رہتے ہے سو کرمان بائے جیو کو اوسے بہاوسی اول فکر بہگوت کی کہچڑے تیار کرنیکا ہوتا اور بلا اشنان
و کریا وغیرہ کے تہوڑے سے کہچڑے چہوٹی سے کوزہ مین انگارون پر رکہدیا کرتے اور جب وہ طیار ہوجایا کرتے
تو کمال پریت اور محبت سی بہگوت کو بہوگ لگایا کرتے اور جگناتہہ راے سوآمین پرشوتم پورے سی تشریف
لاکر خوش ہوکر کہایا کرتے ایک دفعہ کوئے سادہو آگیا اور اسطرح جلکے کہچڑے کا بہوگ لگانا منع کرکے آچار او
کریا سکہائے لاچار کرمان بائے جیو نے سادہو کے اجازت کا عدول مناسب جانا اور موافق اوسکے
ارشاد کے عمل کیا اس سبب سے وقت معہود مین دیر شروع ہوئی اور گرسنگے بہگوت کی کرمان بائی جیو کو مضطر و بیقرار
کرنی لگی ایکروز بہگوت کرمان بائی جیو کے گود مین بیٹہے ہوئے کہچڑے بہوجن کر رہے تہے کہ پرشوتم پوری مین راج
بہوگ کے طیاری ہوا اور بہگوت بلا ہاتہہ موہنہ دہوئی وہان پہونچے جب پنڈون نی بہگوت کی ہاتہہ اور موہنہ کو کہچڑے
لگے دیکہے تو متعجب ہوئے اور حال پوچہا فرمایا کہ کرمان بائے ہمکو صبح سے کہچڑے بہوگ لگایا کرتے تہے
اور ہم اوسکے محبت کی قابو مین ہوکر واسطے بہوجن کے جایا کرتے تہے اب ایک سادہونی اوس بائے کو
آچار کریا کے تعلیم کردی ہے کہ اوسکے سبب سے دیر ہوجاتے ہے سو اوس سادہو کو اجازت دو کہ کرمان بائے
کو معمول قدیم کے اجازت دے آوی پوجاریان نی اوس سادہو کی تلاش کرکے کرمان بائےجیو کی گہر بہیجا اور وہ جب

Gyaan Kosha

ارشاد بہگوت کے اجازت دی آیا کرمان بائی جیو نی کہ اوس کریا اچار کو بلاے عظیم سمجہہ رکہا تہا بدین سبب کہ میرا لڑکا سکہا
اور کم خور ہے تا دوپہر بہو کہا رہنے لگا جب اجازت معمول قدیمی کی پائے تو کمال خوشی سی جسم مین نہ سمائے اب تک جو
جگنا تہہ راے جیو مین صبح ہے سب بہوگون سی اول کہچڑے کا بہوگ نبامزد کرمان بائے کی لگایا جاتا ہی تو اوسکے دو
سبب معلوم ہوتی ہین ایک یہہ کہ بہگوت نی گیتا جیو مین فرمایا ہے کہ جو شخص جس بہاو سی مرتا ہی وہ اوسے بہاو کو پراپت
ہوتا ہی سو اس قول کے موافق کرمان بائے جیو کو جسود ہا مہارانی کا درجہ ملا کسو اسطی کہ اونکو وقت مرگ کے اپنے باتسل بہاو مین
مستقل نشٹہا تہی اور موافق اپنی اوپاسنا اور بہاو کے اب تک بہگوت کو کہچڑے کا بہوگ لگاتی ہین دوویم یہہ کہ بہگوت
اپنی بہگتون کو ہدایت فرماتے کہ میرے محبت اور باتسل بہاو کا یہہ درجہ ہے کہ کرمان بائی جیو کے کہچڑے کا مزہ و لطف
اب تک میری زبانسی نہین چہوٹا او پاسکان اور بہاو کان ورشکان کو واضح رہے کہ بی شک کرمان بائی جیو خود تشریف
لا کر اب تک وہ کہچڑی بہوگ لگاتی ہین کسو اسطی کہ ہزارہا قسم کے طعمہ واسطی بہگوت کے پرشوتم پورے مین طیار ہوتے
ہین لیکن جو لطف اور مزہ کرمان بائی جیو کے کہچڑے کو ہے اسقدر اور کسی کہانی کو نہین کہاہ

کرشنداس جیو باتسل نشٹہا مین ایسے پرم بہگت ہوئے کہ سرے گوردہن ناتہہ جیو کہن مہاراج نی اپنے نت پرم آنند
مین شامل کرلیا سرے بلبہ آچارج گورو کے فرمودہ پر ایسا عمل کیا کہ خود بہجن اور سیوا سروپ ہو گئے اور شاعر
نے عیب ایسے تہے کہ پنڈت اور بہگت جسکو صرزجان سمجہہ کر ڈنڈوت کرتے تہے اور اب تک ہادی گمراہان ہے
برج کے رج کو مثل اپنے اشٹ دیو کے جانا اور ہمیشہ ست سنگ مین بہگوت بہگتون کے رہے ایک دفعہ واسطے
خرید سامان سرنگار سرے ناتہہ جیو کے دلّی مین آئے جلیبی لطیف دیکہہ کر خیال ہوا کہ اگر ناتہہ جیو کی واسطے یہہ جلیبی
بہیجی جاوین تو آنگن مین کہاتے پہرتے ہوئے اور بندر و جانورون کو کہلاتی ہوئے بہت خوش ہونگی اور یہہ بہی خیال
فرماوینگے کہ ہمارے بابا نے ہمارے واسطے دلّی کے مٹہائے بہیجی ہے اور اپنے یارون کو کہلاوینگے غرض اس تصور
سروپ کے چنتون مین مگن ہو کر اون جلیبیون کا بہوگ سرے ناتہہ جیو کو لگایا اور وہ ایسا مقبول ہوا کہ طاش جلیبیون کا
دوکان سی کرشنداس جیو کے روبرو آگیا کہ اوسکا پرشاد اپنی سیوکان کو دیا بعض نے تو نہ لیا اور یہہ سمجہا کہ بوجارے
کے عقل مین فرق آگیا ہے نعلوم یہہ جلیبے کس کریا د آچار سے بنے ہین اور بعض نے لیکر مہا پرشاد تصور کیا اور دریاب
کریا و آچار یہہ سمجہا کہ بزرگون کی عمل مین کچہہ دخل کرنا نہ چاہئے اونکی اجازت کو سر پر رکہنا واجب ہے ہی وہانسی آگے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By ...

چلے ایک طوائف کو ناچتا دیکھہ کر پریم مین مگن ہوگئے کہ اس چندر کہے کا ناچ ناتھہ جیو کو دکہانا چاہیئے اور اپنے پاس
بولا کر کہا کہ ہمارا صاحب زادہ ناچ راگ کا بڑا رسیا ہی اوسکے روبرو ناچنے کے واسطے چل اوسنے قبول کیا چنانچہ
ساتہہ لیکر آئے اور گوردہن جیو مین مانسی گنگا کا اشنان کراکر زیور اور لباس زرق برق کا پہنایا اور عطر
وغیرہ خوشبو لگاکر مندر مین لے گئے طوائف مذکور سروپ سرے ناتھہ جیو کا دیکھہ کر نشۂ تعشق سے مست
ہوگئے اور من کرم بچن سے بھگوت کے ہوکر محو دیکھنے اور دکھلانے کے ہوئے کرشنداس جیو نی پوچھا کہ ہمارے
صاحب زادہ کو دیکھا طوائف نے جواب دیا کہ دیکھا اور میرے دل مین سما گیا پھر اوسنے ناچنا اور گانا شروع کیا
اور ایسے ایسے بھاو اپنے مسکان وغیرہ کے بتائے اور دکھلائے کہ اوس پرم رجھوار کو اپنے حسن اور ناچ اور
راگ اور بھاو کے قابو مین کرلیا اور پھر تدآکار روپ ہوکر اور دیہہ کو چھوڑ کر نت بہار مین شامل ہوئے کروڑوں ڈنڈوت[٥]
ہین بھگوت بھگتوں کے چرن کمل کو ایک لحظہ مین پرم پاپی اور گنہ گاروں کو کہ جنہوں نے کبھی نام تک نہین لیا
تہا اوس درجہ کو پہنچا دیتے ہین کہ خود وہ نے شمار برہمانڈوں کا پیدا کرنے والا ہو جاتا ہے کرشنداس نے
پریم رس راس گرنتھہ تصنیف کیا کہ اوسکو خود سرے ناتھہ جیو نے مقبول فرمایا اور سب بھگتوں کو مرغوب اور پریان
ہے سورداس جیو نے بروقت ملاقات کرشنداس جیو سے کہا کہ کوئی پد اپنے تصنیف کا ایسا پڑھو کہ
جسمین میرے تصنیف کا پرتوہ نہ ہوے کرشنداس جیو نے دس پانچ پد سنائی لیکن سورداس جیو نے اپنے
تصنیف کا پرتوہ سب مین ظاہر اور ثابت کردیا کرشنداس جیو نے فرمایا کہ حسب فرمایش تمہارے صبح کو سناؤ
اور فکر مین ہوئے سرے ناتھہ جیو مہاراج پرم کرپال نے جو فکر اپنے بھگت کا دیکھا تو خود ایک پد تصنیف کرکے
اونکے تکیہ کے نیچے رکھہ دیا کرشنداس جیو نے جو صبح کو اوٹھہ کر دیکھا تو بھگوت کرپا سے خوش ہوئے اور
سورداس جیو کو وہ پد سنایا چونکہ سورداس جیو نہے پرم بھگت تہے جان گئی اور فرمایا کہ یہہ کرتوت
تمہارے کونہی کی ہے کہ اپنے بابا کے حمایت کرے اور دونو بھگوت پریم مین محو و مدہوش ہوگئے اول مصرعہ
اوس پد مصنفہ بھگوت کا یہہ ہے آوت بنی کانہہ گوپ بالک سنگ نیچ کے کہرین چہورت الکاولے واضح ہو کہ
کرشنداس اور سورداس جیو دونو گور بہار بلبھہ آچارج جیو کے چیلہ مین کرشنداس جیو ہر روزہ متہرا جیو سی اسبرانت
گہاٹ کا جل واسطی بھگوت اشنان کے لایا کرتے تہے کہ گوردہن جیو سی نو کوس ہے بھگوت نی منع کیا کہ

[٥] اوسکے موافق رہے ۱۲

تکلیف کچہہ ضرور نہین لیکن جب کرشنداس جیونی نمانا تو سرے ناتہہ جیونے نشان لانی سبو جیہ پانی کا اپنی سر مین کہایا
کرشنداس جیو بمجبوری کوپ یعنی چاہ کے جل سی اشنان کرانی لگے ایکروز بسبب لغزش پای چاہ مین گر پڑے
اور نت لیلا بہار بہگوت مین شامل ہوئی رشک لوگون کو ایک تو دکہہ اونکی جہا جرت کا اور دویم چاہ مین گرمرنیکا ہوا
سری ناتہہ جیو مہاراج اوس بدنامی کو برداشت نہ کرسکے کرشنداس جیو کا نت بہار مین شامل ہونا سب پر ظاہر اور ثابت کردیا
یعنے کرشنداس جیو ایک شخص گوال کو متصل گوردہن جیو کے ملی اور اوس گوال سی یہہ بات کہی کہ گسائین بٹہل ناتہہ
جیو سے ڈنڈوت کرکے عرض کرنا کہ اسوقت وہ کوتکی اور شوخ طرف گوردہن کے اکیلا چلا گیا ہے اوسکی تلاش کو جاتا
ہون اسواسطی حاضر نہین ہوسکتا اور میرے خوابگاہ مین ساتہہ ہزار روپیہ مدفون ہی تم اوسکو نکلوا کر نصفی زیور و نکالے
سرے ناتہہ جیو مین اور نصفے سادہو سیوا مین لگادو بٹہل ناتہہ جیونے جو حسب نشان کی تلاش روپیہ کی کری تو اسیقدر روپیہ
نکلے اور سب کو بہگتے کرشنداس جیو کا اعتقاد ہوا کہتا ہے गोकुलनाथ گسائین گوکل ناتہہ جیو موصوف خلف الصدق
بٹہل ناتہہ و نبیرہ بلبہہ آچارج کے بہگتے اور سب گنون کے سمدر صاحب عقل و فہم خوبصورت متحمل بُردبار کم گو اور سرے
گردہر مہاراج کے بہجن مین مستقل ہوئے بہگتے کے پرتاب سے جنکے چرنون کو سب راجا ڈنڈوت کرتے تہے ظاہر
باطن یکسان اور دل واسطی فایدہ جہانیان کے متوجہ رہتا تہا اونکی خدمت مین ایک شخص مالدار واسطی سیوک ہونیکے
آیا اور لاکہون روپیہ واسطی نذر بہیٹ کی لایا گسائین جیونی اوس شخص سی پوچہا کہ تمہارے محبت دلکی کس چیز مین ہے
اوسنے جواب دیا کہ کسے چیز مین نہین گسائین جیونی فرمایا کہ تم کسے اور گوروکی تلاش کرلو اگر تمکو محبت کیطرف ہوتے
تو ممکن تہا کہ اوسطرف سے دل کو ہٹا کر بہگوت کیطرف رجوع کیا جاتا اور جب کہ تخم ہی محبت کا نہین تو بہگوت
بہگتے کا شجر کب پیدا ہوگا فی الحقیقت جو دل کہ بلا محبت و شوق ہے مثل سنگ خارا کے ہے کانہا حلال خور
ہمیشہ ناتہہ جیو کے مندر مین واسطی جاروب کشے کی آیا کرتا تہا اور روپ انوپ بہگوت کی درشن کرکی اوسکی رس
اور پریم مین مگن رہتا تہا گسائین جیونے ہر یک کی نظر کا پڑنا سری ناتہہ جیو پر مناسب نہ جان کر پردہ کے دیوار
بنوا دے اور کانہا موصوف کو بہگوت کی درشن ہونے موقوف ہوئے بہگوت بہگت تبل کو اوسکے محروم ہونی
نہ ہوئے اور بوقت شب خواب مین کانہا ندکور کو اجازت فرمائی کہ گسائین گوکل ناتہہ جیو سی عرض کردینا کہ دیوار
جدید دور کردوین ہمارے سیر مین خلل انداز ہے کانہانی اپنی دلمین خیال کیا کہ گسائین جیو کی خدمت مین پہونچے

H. Hari Dass Sabir, Nabha (State)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

کے مجھکو کب تاب وطاقت ہے اور اگر جاتا ہون تو خوف ہی کہ دربان بہ خیال گستاخی زد و کوب کرین گے بس لاچار ہے
مہاراج ناحق مجھکو تنگ کرتی ہین یہہ سمجھہ کر خاموش ہو رہا سرے ناتھہ جیو مہاراج نے تین روز تک خواب مین وہ
ارشاد فرمایا لاچار گیا اور دربان سے عرض کیا کہ کچھہ گسائین جیو سے عرض کرنا ہے دربان نی بہ خیال گستاخی اطلاع نہ
لیکن کسے اور شخص نے برسبیل تذکرہ عرض کر دیا گسائین جیو نے اوسیوقت بلوایا اور حسب الالتماس اوسکے
تخلیہ کر کے پوکا نہانی پیغام بھگوت کا سنایا اور یہہ بہی کہا کہ تین روز سے برابر تاکید ہے گسائین جیو نی پوچہا
کہ کیا میرا نام بہی ہے ناتھہ جیو نے لیا ہے جواب دیا کہ آپکا ہی نام لیکر کہا ہے کہ دیوار مسمار کرین چونکہ گسائین
جیو کو بہی کچھہ اشارہ اسبات مین معلوم ہوا تہا قول کانہا کا مطابق اوس اشارہ کے جان کر بی اختیار ہو گئے اور کانہا
موصوف کو دوڑ کر چہاتی سے لگا لیا اور تعمیل حکم بھگوت کی کرے کہا۔

गुंजामाली

گنجامالے نام مشہور ہونے کے یہہ وجہہ ہے کہ گنجا یعنی گہونگچے جکو صراف بجای وزنہ ایک رتی کے رکہتے ہین اوسکی مالا
بہت پہنا کرتے تہے بدین سبب کہ برجہہ موہن مہاراج کو اوسکے مالا عزیز تہی اسواسطی گنجامالے نام مشہور ہوا معنے
اسکے یہہ کہ گنجا کے مالا والا لاہور کے رہنے والے تہے پسر اونکا مر گیا بہو سی کہا کہ مال دولت گہر بار سب تیرا ہے
اور گوپال جیو مہاراج مالک اور سوا آپ مین ہین جو تجکو مطلوب ہو وہ لیکر بھگوت بہجن کیا کر چونکہ بہو مذکور بھگوت بھگت
تہے اوسنے کہا کہ مجھکو کچھہ مطلوب نہین گوپال جیو مہاراج کے مورتے واسطے سیوا کی میرے حوالہ کرو اور کمال
بھگوت سیوا کے ہوئے گنجامالے جیو نے بھگوت سیوا تو اوس بہو کے سپرد کرے اور مال اسباب اسکے
کو دیکر خود برندابن مین تشریف لائے اور برج بلبہہ مہاراج کے بہجن کیرتن مین مصروف ہوئے بہو بڑبہاگی ممدوحہ
بھگوت سیوا کرنے لگے اور ایسے مستغرق ہوئے کہ کوئے وقت بہجن اور سیوا سے خالی نہ رکہا جس مقام پر بھگوت
مورتے براجمان تہے وہان دیگر اشخاص کی طفل حسب خواہش اور بہاونا بہو موصوفہ کی کہیلا کرتی تہی ایک روز
اینٹون کا کہوما اون لڑکون نے بھگوت کی اوپر ڈال دیا بہو ممدوحہ اونپر ناراض ہوئے اور آنی سی بند کر دیا جب
بہوجن تیار کر کے بھگوت کی سامنے لے گئے تو بھگوت نے بہوجن نکیا اور اُنمنے ہو کر فرمایا کہ ہمارے یارون
کو آنے سے منع کر دیا ہم تیرے روتے نہی ہین کہاتے بہو جیو نے بہت منت خوشامد کرے لیکن ایک نسنے
تب تو خفا ہو کر کہا کہ میرا کیا نقصان ہے تمہاری ہے پوشاک خراب ہوتے ہے سو مین جسقدر خاک دہول

کی مرضی ہوگے صبح کو ڈلوا دونگی اب بہوجن کرلو بہگوت بلا اپنی یارون کے ہرگز راضی نہ ہوی لاچار اون لڑکون کو
مٹہائے دینے کرکے منت وسماجت سے لاے تب بہگوت نی بہوجن کیا واہ واہ بہگوت کے کرپالتا اور دیالتا کہ
اپنے بہگتون کے پریت کا ایسا نباہ کرتے ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت کوشش بہگوت کی چرترون مین ہوجاتے
ہے بائی یعنے بہو محمد وحہ کے بہاؤنا بالتسل تہی اور بالکون کو کہیل عزیز ہوتا ہے سو وہ ہے بہاو بہگوت نی پختہ و
مضبوط کردیا کہا ۹ गदाधर گدہر جیو مہاراج خلیفہ مٹہل ناتہہ نیرہ بلبہہ اچارج جیو کے مثل کلپ برکہہ کے
ہوئے بلک کلپ برکہہ سے نہ ہے اسقدر فضیلت تہی کہ وہ تو مطلب دنیا وے کو حسب خواہش دیتا ہے
اور گدہر جیو مہاراج ارتہہ دہرم کام موکچہہ اور بہگوت بہگتی مستقل کے دینے والے بلا خواہش ہوئے
شاستر ون کا سار اور بید کا اصل مطلب جو بہگوت گیان ہے اوسکو بخوبی سمجہا اور برجراج کنور مہاراج
کے سیوا اور خدمت مین بالتسل بہاؤ سے عشق لگایا صرف اونکی درشنون سے لوگ پوتر ہوتی تہے اور جس سبہا
مین بیٹہتے تہے اوس سبہا کی یہہ سوبہا ہوتے ہے کہ گویا بہگوت پریم کا امرت برستا ہی اور کہان تک بیان کیا جاوے
کہ اپنے عہد کے لاثانی تہے کہا ۹ निपरदास تیرداس جیو قوم کا یتہہ ساکن شیر گڈہ بالتسل بہاو سے
پریم اور بہگتی کے مجسم ہوئے ہر سال موسم سرما مین یہہ نیم تہا کہ سر سے ناتہہ جیو مہاراج کیواسطے پوشاک
زر دوزی یا کسی اور عمدہ قسم کے طیار کرکے بہیجا کرتے تہے اتفاقاً راجانی تمام مال و اسباب اونکا ضبط
کرلیا اور کچہہ پاس نہ رہا فکر ہوا کہ اب کہان سے باگہا طیار کیا جاوے کچہہ تدبیر نہو سکے جب سردی زیادہ ہو
تو خیال اسباب سکے کہ اوس سکمار کو سردی لگتے ہوگے مضطرب و بیقرار ہوکر زار زار رونے لگے اور
گہر مین جا کر خوب تلاش کرے تو ایک دوات ہاتہہ آئے بازار مین اوسکا ایک روپیہ ملا اوتہا پارچہ گندہ خرید کر
سرخ رنگایا اور بہیجنے کے تدبیر مین ہوئے لیکن اوس پارچہ کو دیکہہ دیکہہ یہہ افسوس کرتے کہ
اوس پریم منوہر سو بہا یمان اور سکمار کے واسطے یہہ موٹا کپڑا بہیجنا چاہیے اور اسے خیال مین بیتاب اور
بیہوش ہوجاتے کوئے بہگوت بہگت برج کو جانے لگا اوسکو وہ پارچہ سپرد کرکے کمال منت اور زاری سی عرض
کیا کہ اب کپڑہ کے خبر گستائین جیو کو نہووے کسواسطے کہ اونکے کپڑون کے کپڑی کی لائق بہی نہین بہنڈارہ مین ڈال
دینا وہ شخص آیا اور بہنڈارے کو وہ پارچہ دیدیا بہنڈارے نے اوسکو بی قدری سے اور کپڑون کی نیچے رکہدیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سرے ناتھہ جیو کو کہ وہ سرمائی مرسلہ نند سروپ اپنی باباکی باوجود پہونچنے کے توشہ خانہ مین میسر نہوے تو بسبب سردے کے کانپنے لگے گسائین جیو نے لحاف اور رضائی زربفت اور کمخواب وغیرہ کے اوڑہائے لیکن سردی موقوف نہوئی پھر دوشالہ ورومال وغیرہ اوڑہائے تب بہی جاڑا بدستور رہا آگ کی انگیٹھی لائی اور سب دروازہ بند کردیے لیکن کیا ذکر تہا کہ سردی رفع ہو گسائین جیو نے بعد غور بہنڈارے اور کارپردازان کو کہا کہ بہائے یہہ سردی نہین کچہہ تمردی ہے بیان کرو کہ کس کس بھگت نی کیا کیا سرمائی بہیجی ہے اونہون نی جس جس راجا اور امرا و دیگر اشخاص کے مرسلہ سرمائے آئی تہے سب بیان کے اور اوڑہائے کچہہ سودمند نہوئے آخر مین بہنڈاری کو یاد ہوے اور گسائین جیو سی بیان کیا کہ نیر داس مفلس ہو گیا ہے اوسنے ایک تہان بہت موٹا بہیجا ہے وہ واسطی باندہنی دیگر پوشاک بھگوت کے بہنڈار مین ڈال دیا ہے گسائین جیو نے کہا کہ جلد لاو چنانچہ لائے اوسکا جھولنا سا طیار کرکے پہنایا کہ فی الفور سردی رفع ہو کر شوخی او رشہہ موقوف ہوئے شارح بھگت مال ہدایت فرماتا ہے کہ اس پریت او بھگت بتسلتا کی طرف خیال کرکے دل لگانا چاہیے سوفی الحقیقت اگر اس بھگوت کرپالتا کو خیال کرکی اور پڑہہ سنکر اگر دل کمبخت بھگوت مین نلگے تو بی شک سنگ خارا سی بہی ازبس سخت ہی بلکہ کوئی اور جنس سمجہنا چاہئی +

نشٹہا بست و یکم در مہما داس نشٹہا و بیان شانزدہ کتہا بہگتان آن

سری رگہنندن سوامی کے چرن کملون کے پور کہہ ریکہا کو پرنام کرکے رکہب دیو اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ اجودہیا پورے مین وہ اوتار دہارن کرکے گیان اور بیراگ کے انتہا و اخیر درجہ کو تمام جہان مین ظاہر کیا مہما داس نشٹہا کی کسنی بیان ہو سکتے ہے بی شک واسطی اودہار جگت کی اس نشٹہا سی بہتر اور کوئے وسیلہ نہین اگرچہ دیگر نشٹہا بہی واسطی حصول بھگوت کی بکثرت ہین مگر انجام و اختتام سب نشٹہاؤنکا اسی نشٹہا مین پہونچ جاتا ہے مثلاً سکہا و باتسل ہے اونمین داس بہاو بظاہر مقدم نہین لیکن جو اصلیت پر نگاہ ہوتی ہی تو حقیقت مین اصل اونکی نشٹہا کی داس بہاو سی تعلق رکہتے ہے اور سکہا و باتسل بہاو صرف بمقتضاے رغبت دل واسطے رجوع ہونے طبیعت کی چنانچہ اونکی منترون سی صریحاً معنی سرن ہونی اور داس بہاو کے نکلتے ہین پس بحالت مین

Gyaan Kosha

کہ اون دونون نشٹہا والون کا یہہ حال ہو تو باقی نشٹہا ضمیمہ اور فرع داس نشٹہا کی خود ہوگئین اور ہین بر جہہ استتے مین
بہاگوت کی مندرج ہے کہ تب ہی تک دوئے وراحت ورنج وغیرہ اس آدمی کے عقل کے سارق ہین اور تب تک
ہے خانہ دارے وغیرہ مثل محبس ہے اور تب تک ہے موہ یعنے اگیان مثل جولانہ ہے کہ جب تک بہگوت کا داس
نہین ہوتا دوسرا قول بہاگوت کا ہے کہ جس بہگوت کی صرف نام لینے اور سننے سے نرمل اور صاف ہوجاتے ہین او سکے
داس اور غلام ہونے سے تو کونسا درجہ ہے کہ ملنے سے باقی رہے وعلی ہذالقیاس صدہا ہزارہا قول ہر ایک پوران
وغیرہ مین مشہور ومعروف ہین اور یہہ نشٹہا ایسے عام ومشہور ہی کہ جس کسے سے پوچھا جاتا ہے تو اپنے آپ کو
غلام وبندہ ایشر کا اور ایشر کو سوآمین اور مالک اپنا بیان کردیتا ہے بلکہ یہہ گفتگو زبان زد ہر کہہ ومہ کے ہے
بعض اوپاشکان نی جو سرناگتے کو علحدہ داس نشٹہا سی بیان کیا تو سبب یہہ ہے کہ داس یعنی غلام تو درباب بجا آوری
خدمات غلامے مجبور ولاچار ہے کہ ہر حالت مین اوسکو خدمتگذاری اپنی آقا کے واجب اور مقدم تر ہی اور سرناگت
یعنے پناہ مین آیا ہوا گو غلام سے بہی زیادہ خدمت گذاری کرتا ہو لیکن مثل غلام کے اوسپر فرض نہین کہ خدمات غلامی
بجالاوے چنانچہ بہ ظاہر دیکہنے اور سننے مین آیا ہے کہ جو غلام کیسا ہوتا ہے اگر وہ خدمت معینہ اپنی آقا کی نہ کرے
تو منجملہ نمک حرامان شمار ہوتا ہے اور نہ آقا رضامند رہتا ہے اور جو پناہ مین آتا ہے اوسکے ذمہ کوئی خدمت نہین
لیکن اگر وہ مثل غلامان خدمت متعلقہ غلامے ہی بجالاتا ہے تو بسبب ہر وقت پیش نظر رہنے اور خدمات کے
کاربراری جلد ہوجاتی ہے قواعد داس نشٹہا کے جابجا مندرج ہین اور گسائین تلسی داس جیو نی بہی اجودہیا
رامائین مین داس نشٹہا کی بہاو اور قاعدہ خوب کچھہ بیان کئی خلاصہ جملہ قواعد کا یہہ ہے کہ طمع ہر دو جہان یعنی ارتہہ
دہرم کام موکچھہ کو صفحہ دل سے دور کرکے صرف اپنے آقا کی خدمت ورضامندے کو جملہ مقدمات پر مقدم سمجھے
اور اپنے آپ کو سب طرح مجبور وباختیار اپنے سوآمین کے جان کر ظہور اسباب راحت سی شادان اور امور رنج
سے رنجیدہ نہ ہو بلکہ راحت کو بخشیدہ اپنے سوآمین کا اور رنج کو باعث اعمال جنم ہا سابقہ سمجہتا رہے اکثر
زبان زد خلایق یہہ بات ہے کہ اگر کوئے بات رنج ونقصان کی پیش آجاتے ہے تو یہہ کہتے ہین کہ بہگوت کے مرضی
اور خوشی ایسے ہی تہی سو واضح رہے کہ ہرگز ومطلق بہگوت کے مرضی واسطی رنج ونقصان اپنی غلام کی نہین ہوتی
بہگوت ہر ساعت وہر لحظہ اپنی داس کیواسطی بہتر اور نیک کرتا ہی ورنہ غور کرنا چاہئے کہ اوس مالک کی نارضی

H. Hari Dass Sabir
Nabha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اور رنج دینے کے برداشت کرورن برہمانڈ کے برہما اور کال وجم وغیرہ نہین کر سکتے آدمی پر از گناہ کی تو کیا حقیقت ہے
درینصورت ہرگز سہو اور خواب مین بہی کسی آفت اور رنج کے نازل ہونی سی یہہ خیال نہو کہ بہگوت کی خواہش ہے
سوا خدمات متعلقہ غلامے جو ضروری اور لازم ہین نشٹھای ششم یعنی پوجا اور چاو نشٹھای ہفتم یعنے سیوا مین
مندرج ہوے اون خدمات کی بجا آوری کمال واجبات سی ہی خواہ بہ تصور یعنے مانسے بہاو سے ہون خواہ ساکہیات
یعنے بہگوت مورتی کے اور جب تک کہ خدمات مذکورہ ادا نہون تب تک نشٹہا غلامی کے نہین ہو سکتے کسواسطے
کہ غلام واسطی خدمت کے ہے نہ براے سیر و مزخرفات جسوقت اون خدمات سے فراغت ہو تب اپنے مالک کے
روبرو عجز و الحاج و فروتنے اور اپنے عیوب و گناہون کو بیان کر کے اپنے سوامین کے کرپالتا و دیالتا و بہگت بتسلتا و
الیشرتا کی مہما و استت کیا کرے اور چرتر او گن سوچ و سمجہ کر اونکے آنند مین سرور و مگن رہے اوپاشکان نی اس نشٹہا کو
منجملہ بیحبرس کے لکہا ہے سو رس بچار کے موافق بہگوت سچد آنند گہن پورن برہمہ پرماتما کر دین بندہ دین دیال بہگت
بتسل سرناگت پالک اس رس کا بشیا نہین ہے اور بہگوت بہگت جو پہلے گذرے یا اب ہین یا آیندہ ہون گے
وسے آسیبر بالنبین تلک و مالا و تلسے اور بہگوت ششترون کے نشان دہارن کرنے چرترون کا مرون
کیرتن اور شاستر ونکے موافق عمل کرنا اور بہگوت سیوا اور خدمت کے سامان جمع کرنے برت ایکادشی
وغیرہ وست سنگ و بہگوت اوتسا یہہ سب بہاو والو بہاو یعنے سامان اول و دویم کے اسباب ہین آٹھہ
ساتوک مندرجہ دیباچہ یعنے سامان سیوم سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین ومنجملہ سامان چہارم یعنے سی تو
بہچارے کے دس حالت جو باتسل نشٹہا کے تمہید مین مندرج ہوئے اس داس رس مین نہے او سیقدر ہین زیادہ
ہین بہگوت چرنون کے خدمت مین بلاتنزل محبت کا ہونا وہ استہائی بہاو یعنے مستقل درجہ ہے اور وہ
ایسے ہو کسیطرح اور کسے سبب سے کسیوقت کم نہووے جسطرح گنگا کا پرواہ شب و روز برابر جاری رہتا ہے
اسیطرح دل کی توجہ صرف بہگوت چرنون مین لگی رہے رگہنندن ہی دین بتسل ہی کرنا کرہی بیت پاون مہاراج کسے ہے
تہید اور وسیلہ سی اپنی عرض حال کی نوبت بندگان والا تک پہونچاؤن کہ سب طرح عاجز اور دین ہون
اور گناہ و نالایقے وغیرہ مزیدی بر آن اور اگر خاموش ہو رہون تو بلاعرض چارہ نہین دیکہتا کسواسطے
کہ آپ سے سواے ایسا اور کون ہی کہ جسکو تپت او راد ہم عزیز ہون اگر یہہ ارشاد ہوگا کہ دیگر دیوتا بڑی بڑی نامے

Gyaan Kosha

گرامی ہین اونکی سرن کسواسطی نہین جاتا سواول تووی بیچارہ اپنے ہی حال مین گرفتار ہین میرے واسطے کیا کرینگے دوسرے جب کہ آپکے چرن کملون کے روبرو کسی کی کچھہ حقیقت اور ہستی نہ سمجھے تو وے مجھسے راضی کیون ہونگے قطع نظر ازان سب اپنے خدمت اور سوارتھہ کے خواہان اور جویان ہین بلا سبب عاجز نوازی و دین تسلیا بندگان والاہی کے حصہ مین آئی ہے پس اون دیوتاؤن کے خدمت مین وہ شخص جاوے کہ جسکے تئین اپنے اعمال نیک اور سطوح کے خدمت گذاری کرنے کا بھروسا ہو اونکی دربار مین مجھسے گنہگار و نالایق کو کون پوچھتا ہے درینصورت مجھکو نہ کوئی جگہہ جانی کی ہے نہ کوئی سوا مین نظر آتا ہے نہ کوئے سرن ہی سرکار کے دروازہ پر پڑا ہون جب کبھی جو کچھہ ہوگا آپکے ہی سرکار سے ہوگا اور چونکہ بارگاہ والا سے کوئی پتت اور پاپی مایوس و بی نیل مرام نہین پھرا اسواسطے مجھکو بھی یقین ہے کہ اپنی مراد دلی کو پہونچ جاؤنگا اور ایک عرض یہہ ہی کہ گو حصول میرے مطلب کا میری نزدیک کمال مشکل ہے لیکن آپکے اندک توجہہ سے بآسانی ممکن ہے صرف اسقدر خواہان ہون کہ وہ سماو سماج آپکے راج ابہکیکہ کا جو برہمادک کو پرم آنند کا دینے والا ہی ہر وقت بلا تنزل میرے دلمین بسا رہے بھگوت کا باون اوتار اوس سروپ سے ہوا کہ جو بشن نارائن سنکہہ چکر گدا پدم دہارے کا دہیان شاسترون مین لکھا ہے اور سرناگتے نشٹہا مین تحریر ہوگا لیکن جسوقت راجا بل کے دروازہ پر گئے اور دان لیا اوسوقت کا سروپ ایسا بھاگوت مین لکھا ہے کہ پرم منوہر اور سوبھایمان چھوٹا سا برہمچاری کا سروپ جسکو دیکھہ کر سورج دل سرد اور چندرمان غایت خجالت سے ہمہ تن آب ہوتا تہا بنا کر ایک ہاتھہ مین جل کا کمنڈل معہ کشا اور دوسرے ہاتھہ مین ڈنڈی ہوئی مونجھ یعنے نرگ سے سوبھت چھترے واسطے سایہ کے لگائی ہوئی راجا بل کی سنمکہہ براجمان اور سنکلپ کراتے ہین

کتھا

पह्लाद जी پرہلاد جیو بھگوت داسون مین اگرنے و سرمشٹہ اور رونق دہندہ داس نشٹہا اور
अग्रणी
بھاگوت دہرم کے ہوئے چونکہ کتھا اونکی سب پرانون مین اور بالتخاص بھاگوت و بشن پوران و مہابھارتہہ مین مفصل لکھی ہے اسواسطی یہان باختصار لکھتا ہون جب ہرناچہہ برادر ہرن کشپ کو بھگوت نی باراہ روپ دہر کر مارا
हिरण्यकश्यप / हिरण्याक्ष
توہرن کشپ بارادہ انتقام واسطی تپ کے کوہستان کو چلا گیا راجہ اندر نی تمام راج اور خانمان ہرن کشپ کا تاخت و تاراج کیا اور اوسکے استری کو کہ پرہلاد جیو حمل مین تہے پکڑ کر لی چلا نارد جیو نے آکر چہوڑا دیا اور اپنے حفاظت مین رکہکر گیان اوپدیش کیا حقیقت مین وہ اوپدیش واسطی پرہلاد جیو کے کہ گربہہ مین سنتے تہے تہا جب ہرن کشپ بعد حاصل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

کرنی بر دان کمال مشکل اور سخت کی آیا تو اپنا راج و خانمان سب درست و فراہم کر لیا اور ترمیہ لوک کے راج پر متسلط ہو کر
دیوتاؤن کو قید مین ڈالدیا بعد چندے پرہلاد جیو پیدا ہوئے اور برہمنان نے ہرنکشپ کو مبارک بادیان دی کہ بسعادت
قدوم اس فرزند نونہال کی تمہارا خاندان پاک اور صاف ہوا اور تمہارے بزرگ پرم دہام کی بہاگی ہو گئی ہرن کشپ
نے پرہلاد جیو کو کمال ناز و نعمت سے پرورش کیا اور جب پانچ چار برس کے ہوئے تو سنکہہ دلکت پسران شکر جیو
کی پاس واسطے تعلیم راج نیت و پرورت شاستر کے بہیجا جب گورو نے پڑہانا شروع کیا تو پرہلاد جیو نے بہگوت
نام کا اوچارن کیا استاد نے کہا کہ ارے تو کسکا نام لیتا ہے وہ تیرے باپ کا دشمن ہے اگر تیرا باپ سن پاویگا تو سزا
دیگا پرہلاد جیو نے جواب دیا کہ سب علمون کا پڑہنا صرف واسطے جاننے بہگوت کے ہے اوسکو چہوڑ کر دیگر علوم کا پڑہنا
محض لاحاصل ہے اور اپنے والد کا ہرگز خوف مجکو نہین گورو نے پرہلاد جیو کی والدہ سے فہمایش کرائی لیکن پرہلاد
جیو اپنی لبسواس اور دہرم مین مستقل رہے ایکروز ہرن کشپ نے گود مین بٹہلا کر پوچہا کہ تم اس عرصہ مین کیا پڑہے
پرہلاد جیو نے وہے نام مبارک سنایا ہرن کشپ ناراض ہو کر بولا کہ یہہ نام میرے دشمن کا کسنے پڑہایا ہے
آیندہ ہرگز اس نام کو نہ لینا پرہلاد جیو نے کہا کہ یہی نام سب نامیون کا نام دینے والا ہے اور سب دہرمون کا پرم
دہرم اور سب بڑیاؤن کے پرم بڑیا ہے تمکو مناسب ہے کہ اسے نام کا ورد کیا کرو ہرن کشپ سنکر زیادہ تر پر غضب
ہوا اور اپنے ملازمین کو واسطے تنبیہ پرہلاد جیو کے ہدایت کی اونہون نے حسب ایما ہی اپنے آقا کی عمل کیا اور جب کچہہ
اثر نہوا تو آگ مین جلایا دریا مین ڈبوایا اور بلندی کوہ سے ڈالا لیکن چونکہ تمام زمین و زمان پیدا کردہ بہگوت کے ہین اور
بہگوت اپنے بہگتون کی قابو مین ہے اور جبکہ بہگوت قابو مین ہوا تو سب اسباب پیدا شدہ از ہر پنج عنصر بہگوت
بہگت کی فرمان بردار و خادم ہو جاتی ہین اسواسطے اون سب آفات سے کچہہ تکلیف پرہلاد جیو کو نہ ہوئے لاچار
ہرن کشپ نے پہر استاد کی سپرد کیا پرہلاد جیو نے سب طفلان مکتب کو بہ غیبت اوستاد اوپدیش شروع کیا
کہ یہہ سنسار اساری اور سب کارخانہ اوسکے ناپایدار بہگوت سار ہے اور ہمیشہ موجود و برقرار بہگوت چرنون
مین دل لگانا پرم سکہہ ہے اور بہگوت بمکہہ ہونا پرم دکہہ نر دیہہ صرف واسطے بہگوت بہجن کے ہے ورنہ وحشی و طیور
خس و خاشاک سے بہی بدتر ہے نارد جیو نے جو اوپدیس مجکو کیا تہا وہ تمکو سنایا بہتر یہہ ہے کہ بہگوت سرن
ہو کر سمرن او بہجن کرو بہگوت کو کچہہ ذات اور کل پر نظر نہین مین نہ ہے تو تمہارا ہی ہمقوم ہون دیکہو بہگوت نی کیسے

Ocean Kosha

آفات سی بچایا ہے طفلان مذکورین کو اوپدیش پرہلاد جیو کا اثر کرگیا اور سب بھگوت بھجن کرنے لگے اوستاد جب
اور یہہ حال دیکہا تو برآشفتہ ہوا اور جاکر سب حال ہرن کشپ سے کہا وہ نعل در آتش آیا اور شمشیر بکف مستعد قتل پرہلاد جیو کا
ہوکر بولا کہ اب تیرا نگہبان کون ہے پرہلاد جیو نے جواب دیا کہ وے بھگوت جو سب مین بیاپک اور توانا اور موجود
ہے ہرنکشپ نے کہا کہ اس ستون مین بہی ہے جواب دیا کہ البتہ ہے ہرن کشپ نے ایک مکّا اوس ستون پر
مارا کہ آواز سخت و مہیب اوس مین سی آئی اور پھر بھگوت بھگت رچھک راست کرنیوالے قول اپنے بھگتون کے
نرسنگھ روپ دہارن کرکے بیساکہہ سدی چتردسی وقت دوپہر بمقام ملتان کہ راجدہانی (دار السلطنت ۱۲) ہرنکشپ کے
تہے ظاہر ہوئے ہرنکشپ بہی مستعد بہ جنگ ہوا اور لڑائی ہونے لگے جب وقت شام آیا تو بھگوت نی اوسکو پکڑا
اور اپنے رانون پر ڈال کر دروازہ پر مکان کے اپنے ناخنون سی اوسکا شکم چاک کیا اور پرم پد کو بہیجدیا اور سب (بردان)
پرہانگی رعایت بخوبی بھگوت کو ملحوظ رہے برہما اور شیو اور اندر آدک دیوتا استت اور بنتے کرنے لگے
اور آسمان سے جیجیکار کے آواز اور پہولون کے برکہا ہونی لگے چونکہ بھگوت کا سروپ ہولناک اور پر غضب تہا
کسیکو یہہ تاب نہ ہوئے کہ قریب جاکر غصہ کو فرو کرے اسواسطے سب نے پرہلاد جیو کو بہیجا پرہلاد جیو نے جاکر بندوت (ڈنڈوت)
عرض کیا کہ ہے پربہت آرت بہنجن آپ کے مہما بید اور برہما نہے نہین کہہ سکتے مجہہ ادہم ہیچمدان و طفل سے
تو کیا بیان ہوسکتے ہے لیکن کرپا سندہ و دین بتسل جان کر عرض کرتا ہون کہ جناب کے پر غضب سروپ سے
سب دیوتا ہولناک اور خائف ہین کرپا کرکے اونکا خوف رفع کرو بھگوت نے خوش ہوکر فرمایا کہ بہتر اور جو
خواہش تمکو ہووے طلب کرو کہ پورن کرونگا پرہلاد جیو نے عرض کیا کہ آپکے چرن کملون کی بھگتی سے
سوائے کسی چیز کے خواہش نہین جو جسم مجکو ملے آپکے چرنون کی پریت بنی رہے بھگوت نے یہہ
بردان دیا اور راج گادی پر بٹہلا کر اپنے ہاتہہ سے راج تلک کردیا اوسوقت بھگوت روپکی سوبہا ایسے تہے
کہ اگر ہزارون آفتاب اکدفعہ روشن ہوین تو وے نہی بھگوت مکہہ کے تیج اور روشنی کے برابری کرسکین
اوس مکہہ پر جابجا خون کے بوندین (قطرہ ۱۲) لگی ہوئی بڑی بڑی آنکہین سرخ مائل بہ زردی زبان سی باربار اپنی اوٹہون کو
چاٹتے ہین موچہین بہورے گردن کے بال زرد اور سیاہ دونو ہاتہہ کمال ذی طاقت ناخن تیز چوڑی چہاتی پر آنتون
کی مالا پراجمان اور دُم کمر پر کو ہوکر سر پر بطور جنور کے لہراتی ہوئی پرہلاد جیو کو گود مین لیکر راج تلک کرتے ہین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By ...

دیوتا ہر چہار طرف نتی کر رہے ہین آسمان مین نقارہ بجتے ہین اپسرا ناچتی ہین گندہرپ بہگوت چرترون کا گیرتن
کرتے ہین پہولون کے برکہا ہوتے ہے واضح ہو کہ بہگوت سروپ ایسا نہ تہا کہ کوئے عضو شیر کا ہووی اور کوئے
آدمے کا بلکہ کل سروپ بہگوت کا کبہے مثل شیر کے معلوم ہوتا تہا اور کبہی مثل آدمی کے کہ یہہ بات شرح بہاگوت
سے ظاہر ہے الاغلبہ نظر آتی بہگوت روپ کا یہ جسم شیر کی تہا بعد از آن بہگوت تو انتر دہیان ہوگی اور پرہلاد جیو راج
کرنے لگے اونکے راجمین بہگوت بہگتی نی اسقدر رواج پایا کہ کوئی بمکہہ نرہا اور عدل اور انصاف اسقدر تہا کہ ایک دفعہ
ہمد گر بروچن پسر پرہلاد جیو وسرت و ہنوا برہمن کی ایک عورت خوبصورت پر یہہ منازعہ ہوا کہ بروچن تو اوس عورت کو
بسبب فوقیت راج سر ہونی کے خود لینا چاہتا تہا اور برہمن موصوف کہتا تہا کہ راجا وغیرہ پر براہمنون کو فوقیت ہے
اسواسطی یہہ عورت اول حق میرا ہی غرض انصاف اس منازعہ کا پرہلاد جیو پر قرار پایا اور باہم یہہ شرط ٹہرے کہ
جو خلاف گو راجا ممدوح کے نزدیک معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے پرہلاد جیو نے کچہہ لحاظ اپنی پسر کا نہ کیا اور برہمن
کو راست کہا تہا اوسکو عورت مذکورہ دلادے اور واسطے قتل اپنے پسر کے حکم نافذ کیا براہمن مذکور اس انصاف
سے کمال خوش ہوا اور بہ جلد وہے اوسکے قتل بروچن سی درگذر کرکے پرہلاد جیو کو بخش دیا اس پرہلاد چرتر سے
بہگوت کی بہگت بتسلتا پر غور کرنا چاہیئے گو ہر نکشپ ابتداے راج سے دیوتاؤن پر ظلم کرتا رہا اور دیوی ہمیشہ
نالان و فریادی رہے لیکن بہگوت نے کبہے خیال نہے طرف ہرنکشپ کے نہ کیا جب اوسنے بہگوت بہگت کو
دکہہ دیا تو بہگوت اوسکے برداشت نہ کرسکے اور بلا طلب موجود ہو کر بہگت کی سہنا کرے اور ایک ہدایت یہہ
اس چرتر سے ظاہر ہوتے ہے کہ اگر والد نے بہگوت سنکہہ ہونے کا حارج ہو تو تیاگ کے لایق ہی جسطرح پرہلاد
جیو نے تیاگ کیا * کتہا अंगदजी انگد جیو خلف الرشید بالی راجہ بانران ایسے پرم پوتر بہگوت
بہگت ہوئے کہ باوجود عمر جوانے اور موجود ہونے عیش و عشرت و راج و شجاعت و طاقت وغیرہ کی ہمیشہ جو
دل سے بہگوت چرنون مین رکہتے تہے حتی کہ سری رگہنندن سوامین نے اونکے والد کو حسب استغاثہ سگریو کے
قتل کیا لیکن ہرگز راہ بہگتی اور اپنے دہرم سے نہ پہرے بلکہ ممنون و مشکور آنجناب کے ہوئے کہ بالی اس درجہ کے
لایق کب تہا کہ جو بہگوت نی اوسکو عنایت فرمایا وقت تلاش سیتا مہارانی کے و نیز معرکہ جنگ بارادن جو محنت
و شجاعت و جان نثارے کرکے وہ حال مفصل راماین مین مندرج ہے شمہ یہہ ہے کہ جب جانب رگہنندن سوامین

Kosha

سے اتفاق جانے کا بطور سفارت راون کے ہوا اور سوال وجواب موقع ومناسب ہوکے تو اوسوقت راون کے زبان سے یہہ کلمہ گستاخی کا سرزد ہوا کہ جیسے اور آدمی ہین ویسے ہی رام چندر جی سوامین بہی ہین بفور سماعت اس لفظ نالایق کے انگد جیو آتش غضب سے بحالت غصہ مشتعل ہوگئے اور ایسا سروپ مثل کال کے ہوگیا کہ راجہس موجودہ راج سبہا خایف وہراسان ہوکر بہاگ گئے بلکہ راون ہی باوجود اوس شجاعت اور طاقت کی کہ اندر ادک دیوتاؤن کو اپنے قید مین کر لیا تہا کانپ کر گر اوسی حالت مین مکٹ اوسکے سر سے اوتر گئے کہ منجملہ اونکے چند مکٹ انگد جیو نے سری رگہنندن سوآمین کیطرف روانہ کئے بعد ازآن جو نوبت زیادہ سوال جواب کے ہوئے تو سری رگہنندن سوآمین کے پرتاپ کا سمرن کر کے راون سے کہا کہ اگر کوئے تم مین سے میرا قدم اوٹہا دیوے تو سری رگہنندن سوآمین واپس چلے جاوین اور سیتا مہارانی کو مین ہار چکا اسبات کو سنکر اندرجیت وغیرہ جو بڑی بڑی پہلوان زور آور تہے اپنے اپنے بل زور وطاقت چرن کو اوٹہانے لگے مگر اپنی جگہہ سے نہ ہٹا کہ جسطرح کامی کی باتون سے نیشٹھ پتی برتا کا دل اپنے دہرم سے نہین ہٹتا یا بسبب عاید ہونے آفات دنیاوی کے بہگت کا دل [illegible] اور انصاف سی راجہون نی انواع انواع کے تدبیرات سے چرن کو اوٹہایا لیکن قدم نے زمین کو اسطرح نہ چہوڑا کہ جسطرح بلا بہگوت بہجن سنسار کا دکہہ اور بدون بدیا کے اگیان نہین چہوٹتا لاچار سب شرمندہ وسرنگون ہوکر بیٹہہ گئے اور آخر مین خود راون للکار کر اوٹہا چاہتا تہا کہ انگد جیو کے چرن کو پکڑے اوسوقت انگد جیو نے نصیحتاً اور واسطی اوسکے تمسخر کے فرمایا کہ ای احمق میرے چرن پکڑنے سے کیا ہوتا ہے سری رگہنندن سوآمین کے چرن کسواسطی نہین پکڑتا کہ کرتارتہہ ہوجاوے اور دنیا ودین دونو حاصل ہون راون از بس شرمندہ ہوا اور اپنے سنگہاسن پر جا بیٹہا انگد جیو کو بہگوت کی ایشرتا اور کرپالتا اور اپنے غلامے وشیوکائی کا اسقدر کامل بسواس تہا کہ بروقت کرنی اقرار کی راون سی مطلق کسیطرح کا شبہہ دلمین نہین ہوا تہا کہ کوئے میرا چرن زمین سے اوٹہا دیوے گا اور فی الحقیقت جو ایشر کہ خس کو مثل کروڑون بجر کی اور کروڑون بجر کو مثل خس کے ایک لحظہ مین کر سکے پہر ایسا کون ہی کہ اوسکے دوت اور بہگت کا اقرار وعہد خلاف کر دیوے بعد فتح ہونے لنکا کے جب رگہنندن سوآمین اجودہیا کو واپس تشریف لائے اور راج ابہکیکہ ہولیا تب انگد جیو نے بہی حسب الارشاد سوآمین کے رخصت ہوکر اپنے گہر کو گئے اور ایسے سمرن بہجن مین مشغول اور محو ہوگئے کہ دوسرے طرف مطلق خیال نہوا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

کتہا ۱۳۱ پیپا جیو ایسے پرم بہاگوت گذرے ہین کہ اونکے بہگتے کے پرتاپ سے وحشی نے بہی بہگوت سرن گہی

بہگوت بہگتون کے بہگت اور سب گنون کے جاننے والے اور جگت کو سکہہ اور بہگتے کے دینے والے ہوئے

گاگرون گڈہ کے راجا اور ابتدا مین دُرگا کے سیوک تہے ایک دفعہ بہگوت بہگتون کا گذر ہوا اونکو جنس وغیرہ

حسب خواہش دلوادے اونہون نے بہگوت کے رسوئی طیار کرکے بہوگ لگایا اور بہگوت کے جناب مین

عرض کیا کہ یہہ راجا بہگت ہوجاوے بوقت شب ایک شخص نے خواب مین راجا کو ہدایت کی کہ تو کیسا بیوقوف

ہے جو بہگوت سے بمکہہ ہوکر مغفرت چاہتا ہے بعدہٗ ایک خبیثنی بہ صورت مہیب ظاہر ہوکر راجا کو چارپائی

سے زمین پر ڈال دیا راجہ ممدوح اوسیوقت سی بہگوت بہگتی کی متمنی ہوئے اور تمام کارخانہ دنیا کا بی حقیقت معلوم ہونے

لگا درگا جیو سا کہیات ہوئین اور پیپا جیو نے ڈنڈوت کرکے پوچہا کہ بہگوت بہگتے کسطرح حاصل ہو دُرگا ہمارا رامانند

جیو کو گورو کرنے کے ہدایت کرکے انتردہیان ہوئین اور پیپا جیو ایسے شایق درشن رامانند جیو کی ہوئے کہ لوگ احتمال

دیوانگے کا کرنے لگے آخر کاشی پوری مین رامانند جیو کے پاس آئے اور رامانند جیو نے بروقت حاضری جواب دیدیا

کہ یہہ خانہ فقرا ہے راجا کا یہان کیا کام ہے پیپا جیو نے اوسیوقت سب مال ومتاع وکارخانہ خیرات کیا اور پہر حاضر

ہوکر عرض کیا کہ مین بہی فقیر ہوگیا رامانند جیو نے حکم دیا کہ کوئے مین گر پڑو بلا تامل روانہ ہوئے اور جب گرنے لگے

تو چیلہ ہاے رامانند جیو نے پکڑ لیا اور اونکے خدمت مین حاضر لائے رامانند جیو نے چیلہ کیا اور بہگوت بہگتی

عطا فرماکر اجازت دے کے اپنے گہر جاؤ اور سادہو سیوا کرتی رہو جب ایکسال گذریگا اور خدمت گذاری بہگوت

بہگتون کے تمہارے جانب سے معلوم ہوگئے تب ہم بہی معہ دیگر بہگتون کے تمہارے گہر آوینگے پیپا جیو حسب الارشاد

اپنے گہر آئے اور ایسے بہجن وسادہو سیوا مین مصروف ہوئے کہ بیان نہین ہوسکتا بعد یکسال کے خط لکہا کہ حسب

وعدہ تشریف لاوین رامانند جیو معہ کبیر وریداس وغیرہ اپنے چالیس چیلون کے روانہ ہوئے جب قریب شہر

پہونچے تو پیپا جیو سوارے پالکے واسطے اپنے گورو کے لیکر آئے اور سب بہگتون کو ساشٹانگ ڈنڈوت علیحدہ

علیحدہ کرے اور اس شادیانہ مین نقد وجنس کثیر خیرات کی پہر اوس سماج کو اپنے گہر لائے اور اسقدر

سیوا اور خدمت کری کہ اوسکا ثمرہ بہت جلد حاصل ہوا بعد چندے رامانند جیو نی ارادہ درشن دوارکا جیو کا کیا

اور پیپا جیو مہاجرت گورو سے مضطرب ہونے لگے رامانند جیو نی اونکے محبت دیکہہ کر فرمایا کہ اختیار ہے

اس حرف سے کہ بہگتے ملے سکے یہہ اعتراض کسی کو پیدا نہو کہ پیپا جیو بزمانہ سابق بہگت ہوکر مرگئے اب موجود نہین گذرے کا لفظ لکہنی سے یہہ مطلب ہے کہ پیپا جیو نی اس خیال مین بطور سیر عالم بالا سے گذر فرمایا اور واضح رہے کہ سب بہگوت بہگت زندہ جاوید ہین کوئی بہگت کبہی نہین مرتا ہمیشہ بہگوت کی خدمت مین حاضر رہتے ہین ۱۲ ۱۲ ۱۲

خواہ یہان رہو یا درویشے اختیار کرکے ہمراہ چلو پیپا جیو نے اوسیوقت راج چہوڑ دیا اور ہمراہ ہوے بارہ رانیان بہی ہمراہ
چلے پیپا جیو نے اونکو بہت سمجہایا اور صعوبات سفر و جنگل وغیرہ سی ڈرایا لیکن کسی نے نہ مانا پیپا جیو نی فرمایا کہ یہہ
زیور اور لباس تو دور کرو اور گلیم لیکر ہمراہ ہولو گیارہ رانی تو اپنے گہر واپس آئین اور سب سے چہوٹے رانے
کہ نام اوسکا سیتا تہا موافق ارشاد کے عمل پہر کر ہمراہ ہوئے پیپا جیو نے فرمایا کہ اسکو بہی دور کر رانی نی وہ نہہ
دور کیا رامانند جیو کو اوسپر رحم آگیا اور پیپا جیو کے جانب مخاطب ہوکے پیپا جیو نے عرض کیا کہ اگر اوسپر نظر رحم ہے
تو کسی اور سادہو کو بخش دیوین میرے ساتہہ رہنے سے لطف نہین رامانند جیو نے پیپا جیو کو سمجہا کر اور قسم دلاکر
رانے کا ہاتہہ پکڑا دیا اور روانہ ہوے ایک براہمن نہ ہے ساتہہ ہوا اور جو اوسکو منع کیا تو زہر کہا مرا بہگوت چرن امرت
سے زندہ ہوا اور اپنے گہر واپس آیا سب سماج رامانند جیو کا دوارکا مین آیا اور بعد درشن جاترا روانہ کاشی جیو
کے ہوا لیکن پیپا جیو اجازت لیکر دوارکا مین مقیم رہے ایک روز تمنا درشن سری کرشن مہاراج کے ہوئے
سمدر مین کود پڑے بہگوت نی ایک شخص واسطی رہبری کے بہیجدیا اور پہر کر پاکر کے خود تشریف لائے
اور ملاقات کرکے محل مین لیگئے پیپا جیو کو وہان کے سہنا اور بہگوت کے درشن کا ایسا سکہہ ہوا کہ عشرات روز مثل
ایک لحظہ کے گذر گئے بعدہ بہگوت نی اجازت رخصت کی فرمائے پیپا جیو نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج آپ اپنے
پاس سے کہان رخصت کرتے ہو بہگوت نی فرمایا کہ جس مقام پر رہوگے ہمارے درشن تمکو ہوتے رہین گے
اور اگر اب رخصت نکرون تو یہہ کلنک ہوگا کہ بہگت سمدر مین ڈوب گئے سو تم جاکر شک لوگون کا رفع کرو لاچار
رخصت ہوئے اور بہگوت بہگتانکول بمقتضاے محبت واسطے پہونچانے کے آئے پیپا جیو معہ سیتا بہگوت
مہاجرت سے بیقرار و مثل ماہی سے نلے آب بیتاب کنارہ پر آئے بدن خشک تہا اور پارچہ تر لوگ دیکہہ کر متعجب
ہوئے اور بہگوت بہگتی سے معتقد ہوکر قدمون مین پڑے پیپا جیو نے چہاپ بخشیدہ بہگوت کی کہ بر وقت رخصت
عنایت فرمائی تہے وہان کے پوجاریان کو عنایت کرے اور فرمایا کہ جس کسی کی جسم پر یہہ چہاپ لگائے جاوینگی
وہ بہگوت کو پراپت ہوگا اور پہر جنم نہ پاوے گا یہہ پرتاب پیپا جیو کا جب مشہور ہوا تو لوگونکا ہجوم
ہونے لگا سیتا نے کہا کہ اب کسی اور مقام کا قیام مناسب ہے وہانسے چلے چہہ منزل طی ہوئی تہی کہ لشکر
افغانان ملا اور اونہون نی سیتا جیو کو خوبصورت دیکہہ کر چہین لیا سیتا نی بہگوت کو یاد کیا کہ بفور یاد کرنیکے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddh...

تشریف لائے اور اون بدذاتون کو سزا دیکر سیتا کو آنند سے لے آئے پیپا جیو نے سیتا سی کہا کہ اب ہی گھر چلی جاؤ
تمہارے سبب فساد برپا ہوتی ہین سیتا نی جواب دیا کہ مہاراج آپ کے تدبیر سی کونسا فساد رفع ہوا ہی کہ جسکی
سبب بھجن مین خلل ہوا ہو اور ایسا وقت کونسا ہوا ہے کہ جو بھگوت واسطی سبہا کی تشریف نہین لائے
چنانچہ آپ اور مجکو امتحان اور اعتقاد کامل اسباب مین ہوگیا ہے باوجود اسکی نصیحت فرمانا امر دیگر ہی پیپا جیو آ
استقلال سی خوش ہوئی اور دوسرے راستہ کو تشریف لیے چلے اوسطرف ایک شیر خونخوار رہتا تہا دیکہہ کر آیا پیپا جیو نے
اوسکو نزدیک بولایا اور اپنا چیلہ کرکے بھگوت بہگتے کا اوپدیش کیا اوسنے بھگوت بھجن اختیار کیا اور اتبک
وہان کا شیر سادھو برا ہمن کسو کو نہین مارتا وہا نسے چل کر ایک گانو مین آئے شیش سارے مہاراج کا وہان مندر
ڈوय साई
تہا بازار مین لاٹہی دیکہہ کر مالک سے مانگی اوسنے جواب دیا کہ جنگل مین سے کاٹ لاؤ پیپا جیو نے اون سب لاٹہیون
کو سبز کر دیا کہ جنگل ہوگیا اور ایک لاٹہی کاٹ لے پہر ایک چیندھڑ نامے بہگت کے گھر آئے وہ اور اوسکے
استری پیپا جیو کے درشن کرکے کمال خوش ہوئے گھر مین کچھہ موجود نہ تہا استری کا لہنگا فروخت
کرکے سامان رسوئی کا لائے اور استری مذکور برہنہ ایک کوٹہے مین پوشیدہ ہوگئی جب رسوئی
طیار ہوئی اور بہوگ لگا کر واسطی کہانی کی بیٹھی تو پیپا جیو نے چیندھڑ بہگت سی کہا کہ اپنی استری کو بہی لاؤ کہ
बीघड
پرشاد طیار ہے چیندھڑ بہگت نے کہا کہ آپ بہوجن کرین وہ سیت پرشاد کا بہوجن کری گے پیپا جیو نے
سیتا کو کہا کہ تم لی آؤ سیتا جیو گئین اور کوٹہے مین پوشیدہ پایا پوچہا کہ کوٹہے مین پوشیدہ کسواسطی بیٹہے ہو
جواب دیا کہ جسم پر پارچہ کا ہونا باعث پرم آنند کا نہین بہگوت روپ کا چنتون اور سادھو سیوا پرم سار ہے
اوسکا ہونا واجب ہی سیتا جیو نے عقلیہ سب حال جان لیا اور اونکے بہجن و سیوا کی روبرو اپنی بہگتی بی حقیقت
سمجھی اپنی پارچہ پوشیدنی سی نصف پارچہ دیکر باہر لائی اور باتفاق بہوجن کیا بعدہ سیتا نی یہہ سب حال پیپا جیو سے کہا اور
خدمت اونکے بہت واجبات سی سمجہہ کر یہہ تجویز کرے کہ بار مکہے یعنی طوایف کی بہیٹ سی زر کثیر جلد
दारमदंची
حاصل ہوگا سو بازار مین جا بیٹہے حسن و جمال بی مثال دیکہہ کر لوگ فراہم ہوگئے لیکن جب نزدیک آئی تو عرض
دلی اونکا جاتا رہا اور آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہہ سکے پوچہا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو جواب دیا کہ بار مکہے
ہین گہر بار کہین نہین صرف یہہ شخص مطرب ہمراہ ہے وی لوگ سنکر خاموش ہو رہے اور اپنی زبانسی نہی کے

بات نہ کہہ سکے غلہ و اشرفی و روپیہ وغیرہ نذر کیا اور پیپا جیو نے وہ سب چیندر بہگت کی گھر پہونچا دیا بہگت موصوف
ایسے بیراگوان تہے کہ فی الفور سب بہگوت بہگتون کو دیدیا اور خود جیسے تہے ویسے ہی رہے بعد وہان سے
اونسے رخصت ہوئے اور راہ کی صعوبات سیری و گرسنگی وغیرہ کی طے کرکے ٹوڈا شہر مین مقیم ہوئے
اشنان سکے تالاب پر گئے تہے اشرفیون کا گہڑا نظر پڑا کچہہ خیال نکیا اور چلے آئے رات کیوقت سیتا جیو سے ذکر
کیا اونہون نے جواب دیا کہ پہر اوس تالاب پر نہ جانا اتفاقاً چورون نے یہہ حال سنا تالاب پر گئے سبو چہ مذکور
مین اژدہا خونخوار دیکہہ کر یہہ سمجہے کہ ہمارے مارنے کیواسطے بجاے اژدہا کے اشرفے اس فقیر نے
تبلادے ہے اس اژدہا سے اوس فقیر کو ہے کٹوانا چاہیئے اسواسطے سبو چہ کو کہود کر اور پیپا جیو کے
مکان مین ڈال کر چلے گئے اوسمین سے سات سو بیس اشرفے کہ ہر یک پانچ تولہ کی تہی نکلے پیپا جیو نے
بہگوت اچہا سے تصور کرکے مابین عرصہ تین روز کے بہگوت اوتاہ اور بہنڈارہ اور سادہو سیوا مین صرف
کردے سورسین راجا اوس ملک کا تہا اوسنے نام اور بہگتی اور پرتاپ پیپا جیو کا سنا واسطے درشنون کے
آیا اور قدمون مین پڑا درخواست کی کہ مجکو منتر اوپدیش کرو اور سادہو بنا کر اپنا ساکرلو پیپا جیو نے اول تو اوسکو
فہمایش اور ممانعت کرے جب مستعد پایا تو فرمایا کہ اپنے دولت و رانے وغیرہ سب ہمارے نذر کر راجا
مذکور نے فی الفور حاضر لایا اور پیپا جیو نے بعد اس امتحان کے اوسکو منتر اوپدیش کرکے چیلہ کیا
اور رانے اوسکو واپس دیگر فرمایا کہ ہر بہگتو نسے پردہ ضرور نہین اور علے ہذا القیاس مال و منال بہی واپس
کیا اور کچہہ تہوڑا سا سبب منت و سماجت راجا کے رکہہ لیا برادران راجہ یہہ حال سنکر ناراض ہوئے اور انہ
تیرہ درونے سے پیپا جیو کے ساتہہ دشمنا کرنے لگے ایک بنجارہ آگیا اور اوسکو تلاش نرگاوان کی تہے
برادران راجہ نے اوسکو بہکا دیا کہ پیپا جیو کے پاس بیل خوب ہین بنجارہ آیا اور مزر نقد روبرو رکہہ کر بولا
کہ بیل نو عمر و جوان کا خواہان و خریدار ہون پیپا جیو شرارت و بدذاتی دشمنون کے جان گئے اور فرمایا کہ اس وقت
بیل واسطی چرائے کے گئے ہین پہر آکر لیجانا بنجارہ تو چلا گیا اور پیپا جیو نے اوس روپیہ سے بہنڈارہ و
بہوتاہ شروع کیا ہزارہا سادہو جمع تہے کہ بنجارہ آیا اور مستدعی بیلون کا ہوا پیپا جیو نے فرمایا کہ یہہ ہزارہا
بیل موجود ہین کہ پرم دہام تک کہیپ پہونچا دیتے ہین جسقدر مطلوب ہون لیجاؤ بنجارہ خوش نصیب

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta

ہر بہگتون کے درشن کرکے اوسیوقت بہگوت سرن ہوا اور بہنڈارہ پیپا جیو کے طرفسے تصور کرکے
پارچہ ہای باریک و قیمتی اپنے طرفسے ہر یک سادہو کے بہیٹ کئے ایک روز پیپا جیو گہوڑی پر سوار ہو کر واسطے
اشنان کے گئے تہے اوتر کر مطلق العنان چہوڑ دیا دشٹ لوگ گہوڑا چورالی گئے اور اپنے گہر باندہ لیا جب پیپا جیو
نے اشنان کرکے چلنے کا ارادہ کیا تو اسپ مذکورہ موجود ہو گیا گویا کوئے طیار کرکے لایا ہے ایک دفعہ
پیپا جیو ہر بہگتون کے سماج مین گئے تہے گہر پر سادہو آئے اور اوسوقت کچہہ سامان موجود نہ تہا سیتا جیو
بازار مین گئے اور ایک بقال سی بہ وعدہ رات کو آنی کے جنس لے آئے اوسیوقت پیپا جیو بہی آگئی ہر بہگتون
کے درشن اور سیتا جیو کے خدمت گذارے سے خوش ہوئے اور پوچہا کہ یہہ سامان کہانسے آیا سیتا جیو
نے سب حال راست راست بیان کر دیا جب رات ہوئے اور سیتا سرنگار کرکے برای ایفای وعدہ چلے
تو بارش شروع ہوئے پیپا جیو اپنے پشت پر سوار کرکے بقال کے دوکان پر لی گئے سیتا جیو نی اندر دوکان کے
قدم رکہا ہے تہا کہ وہ دوکان معہ بقال و اشیای موجودہ عیب سے اور گناہون سے پاک ہو گئے اور اسواسطے
اول نظر بقال کے سیتا جیو کے قدمون پر پڑے چرنون کو خشک دیکہہ کر پوچہا کہ اے ماتا کسطرح آئے سیتا
جیو نے جواب دیا کہ میرے سوآمین لائے ہین اور دروازہ پر موجود ہین بقال دوڑ کر قدمون مین پڑا اور
غایت عجز و انکسار سی ملتمس ہوا کہ کرپا کرو پیپا جیو نی فرمایا کہ شرم کچہہ ضرور نہین اپنے دوکان مین جاؤ اور
چین اوڑاؤ تم نے وہ روپیہ ہمکو دیا ہے کہ جسکے واسطے بہائے باہم گرہ مرتے ہین بقال ازبس محجوب ہوا
اور بکمال رنج اور دکہہ سے زار زار رونے لگا پیپا جیو کو اوسپر رحم آیا اور دیکہا دیکرا آواگون کی دکہہ سے چہوڑا دیا
تیرہ درونان و معاندین نے یہہ خبر راجا تک پہونچائے اور برہمنان نے راجا سے کہا کہ یہہ بڑے انیت ہے
راجا سادہ لوح اپنا ہتک عزت سمجہہ کرنے اعتقاد ہو گیا پیپا جیو کو جو حال اوسکے سنے اعتقادی کا معلوم ہوا
تو خیال فرمایا کہ سب عذاب اور گناہون سے گورو چہوڑا دیتا ہے جب کہ گورو سے بی اعتقاد ہوئے
تو پہر کیا ٹہکانا لگتا ہے درینصورت اس راجا کے دنیا اور دین دونو کا ناس ہو جاوے گا اوسکے
بی اعتقادی دور کرنے چاہئے اسواسطے راجا کے گہر تشریف لیگئے اور اطلاع کرائے راجا نے
کہلا بہیجا کہ پوجا کرتا ہون پیپا جیو نے فرمایا کہ یہہ راجا بڑا نے وقوف ہے چمار کے گہر واسطی جوتے لینے

کے گیا ہے اور نام پوچھا کا لیتا ہے راجا سنکر فی الفور پا برہنہ باہر آیا اور قدموں مین پڑ گیا پیپا جیو نے بمقتضائے
بی عقلی راجہ کے کچھ اور ضرورت معجزہ کہانی کے سمجھے اور اوسکے گھر مین ایک رانی عقیمہ تھے فرمایا کہ اوس
رانی کو لے آؤ کہ ہمارے ہیبت تو نے کرے تھے راجا بہ خیال ننگ و ناموس و پردہ در سے متفکر ہوا
چلا صحن خانہ مین شیر بیٹھا دیکھا واپس ہوا کہ یہہ بہانہ کر دونگا پیچھے نہے شیر کو دیکھا تب تو اعجاز پیپا جیو کا
سمجھا اور رانی کے پاس گیا دیکھا کہ اوسکے بغل مین ایک طفل نو تولد شدہ ہے معتقد ہوکر ساشٹانگ
ڈنڈوت کے اور دست بستہ لرزان و خائف ہوکر کہنے لگا کہ اس نالایق اور نالے اعتقاد نے جہان تمہارے تئین
جانے تھے رحم کر کے اب کرپا کرو پیپا جیو اوس طفل کے سروپ سے ظاہر ہوئے اور راجا نی پشیمان و
نادم ہوکر سب حال اپنے شکوک اور غبار سے سیہ باطنان کا بیان کیا پیپا جیو نے فرمایا کہ اے نالے وقوف
اوس روز کے اعتقاد اور محبت کو یاد کر کہ جس روز چیلا ہوا تھا بموجب قاعدہ مناسب تو یہہ تھا کہ روز بروز
محبت بھگوت و گورو مین زیادہ ہوتے نہ یہہ کہ برگشتہ ہوکر جہنمی ہو جاتا آیندہ گورو اور ہر بھگتون کو بھگوت روپ
تصور کر کے معتقد اور اونکا بھگت رہنا چاہیئے کہ دونو جہان بہ آسانی حاصل ہون اور اسی قسم کے دیگر اوپدیش
چند کئے کہ اوسکے دل مین سما گئے بدستور معتقد ہوکر بھگوت بھجن مین معروف ہوا اور پیپا جیو اپنے مقام پر
تشریف لائے ایک شخص نام کا سادھو و باطن خراب پیپا جیو کی پاس آیا اور درخواست کرے کہ ایک رات کے
واسطے سیتا کو میرے حوالہ کرو پیپا جیو نے فی الفور حوالہ کیا اوسنے اپنی دلمین سمجھا کہ اگر اس استری کو رات رات
مین بہ فاصلہ دور دراز لیجاؤنگا تو پھر واپس نہ آویگے اسواسطے تمام رات دوڑا اور سیتا کو بھی دوڑایا جب صبح
تو سیتا جیو نی چلنے سے انکار کیا کہ اجازت واسطی ایکشب کے تھے اوسنے ارادہ کیا کہ سوارے پر لیجاؤن اور
بہ تلاش سوارے گانو مین گیا وہان جملہ عورات گانو کو سیتا کا روپ دیکھا معتقد ہوکر قدمون مین پڑا اور عرض
کیا کہ چلو ماتا واپس پہونچا آؤن چنانچہ ہمراہ سیتا جیو کے واپس آیا اور عاجز ہوکر پیپا جیو کی قدم پکڑ لئے
پیپا جیو نے رحم کیا اور سیوک کر کے کام کرودھ وغیرہ سے چھوڑا دیا اسیطرح چار شخص کامی اور لٹیرے
سادھو روپ بنا کر آے اور سیتا جیو کی درخواست کی شب کو سنگار کر کے سیتا جیو جب کوٹھڑی مین گئے
تو وہی لوگ بھی گئے دیکھا کہ شیر مادہ واسطی مارنے اور پھاڑنے کے بیٹھے ہے نامبردگان پر غضب و خوف پیپا جیو کی آ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آئے اور کہنے لگے کہ تم کیسے سادھو ہو کہ بجائے استری کے شیر مادہ بٹھلا دی ہے پیپا جیو نے جواب دیا کہ وہ سیتا
ہے لیکن جیسا تمہارا دل ہی ویسے ہی نظر آتی ہی اگر صاف دل ہی جاؤ تو سیتا کے درشن ہون تا مبردگان کے
اسیقدر ہدایت سے آنکھہ دل کی کھل گئین اور سیتا جیو کو ماتا تصور کر کے درشن کئے اوسیوقت چیلہ ہوئے اور بھگوت
بھگتے وسادہنا کو پہونچ گئے ایک گوجرے کی پاس سادہان نے خیرات دیکھکر پیپا جیو سے درخواست دلادینے
کے کرے پیپا جیو نے چندروز تک سیوا سادہان کے اوس گوجری کی خیرات سے کرائے اور زر کثیر بابت
قیمت کے اوسکو دلادیا ایک براہمن درگا او پاسک کے گھر پیپا جیو نے بھگوت بھوگ لگا کر مہا پرشاد بھوجن کیا اور اوسکو
کرایا اوسیکے کرپا سے براہمن کو درگا کے درشن ہوئے اور صاف دل ہو کر بھگوت بھگت ہو گیا اور بجای درگا
مورتے کے بھگوت آرادہن شروع کیا ایک تیلن خوبصورت تیل لو تیل لو کہتے پھرتے تھے پیپا جیو نے فرمایا کہ
اس لکھہ سی رام رام کہنا زیبا ور ہوتا تیلن غصہ ہوئے اور جواب دیا کہ جب کوئی مرجاتا ہے رام نام اوسوقت کہا کرتے
ہین وہ جب اپنے گھر پہونچے تو شوہر کو مردہ پایا معتقد ہو کر پیپا جیو کے قدمون مین پڑے اور معہ خانمان رام نام
کہنے کا اقرار کیا تب پیپا جیو نے اوس شخص مردہ کو زندہ کر دیا سادہو سیوا کیواسطے ایک گاومیش کہین سے
آگئے اور چور اوسکو لی گئے پیپا جیو بچہ گاومیش لیکر پیچھی پیچھی روانہ ہوئے اور اون چورون سی کہا کہ بہیس
بلا بچہ دودہ نہ دے گے اسکو بھی لیتے جاو چور معتقد ہوئے اور بہیس مکان پر باندہ گئے کہین سی ایک گاڈے
گندم اور زر نقد لاتے تھے رہزنان نے وہ گاڈے چہین لے پیپا جیو زر نقد بھی دینے لگے کہ بلا روپیہ دیگر
سامان رسوئے نہو سکے گا رہزن معتقد ہوئے اور خود وہ گاڈے پہونچا گئے ایک مہاجن کا زر کثیر بسبب خرچ سادہو سیوا
ذمہ پیپا جیو کے ہو گیا ہر روزہ متقاضی ہوتا اور پیپا جیو امروز فردا کیا کرتے ایک روز تقاضا سخت کیا پیپا جیو منکر
ہو گئے اونے حاکم کے روبرو استغاثہ پیش کیا اور بہی حساب کی لی گیا وقت معائنہ وہ بہی سفید پائی نادم ہوا
اور حاکم نے اوسکو لائق سزا تجویز کیا پیپا جیو نے رحم کر کے فرمایا کہ اس شخص کا روپیہ ہمکو ضرور دینا ہے
لیکن بسبب تنگ طلبی کے بھگوت خواہش سے یہہ بہی سفید ہو گئی ہی یہہ کہکر حاکم سے اوس بقال کو چھوڑا دیا
وہ پیپا جیو کے قدمون مین پڑا اور بکمال تضرع وزارے درخواست بدستور ہو جانے بہی کی کرے پیپا جیو نے
اوسکے بہی بدستور سابقہ کر دے اور زر دین بہی آدا کیا بھگوت نے دیکھا کہ پیپا جیو مفلس ہو گئے نقد اور جنس

Gyaan Kosha

کبیر بہیجوا دے پیپا جیو نے وہ گھر اور اسباب خیرات کر دیا ایک شخص سے گئو ہتیا ہو گئے اور ہمقومان نے ذات
سے نکال دیا پیپا جیو نے رام نام اوسکی زبان سے کہلایا اور بہگوت پرشاد بہوجن کرا کر بہگوت بہگت کر دیا ہمقومان نے
نامبردہ کو بدستور علیحدہ رکہا تب پیپا جیو نے سب بید اور شاستروں سے رام نام کا پرتاب ظاہر کر کی فرمایا کہ
وہ نام مبارک ایکدفعہ اگر زبان سے بر آمد ہو تو کروڑون جنم کے پاپ ایک دور ہو جاتی ہین پس اوس نام کی صد بار
دفعہ لینے سے ایک گئو ہتیا کہان باقی رہے سب معقول ہوئے اور قوم مین شامل کر لیا راجہ سوسین کو تمنا ہوئے
کہ پیپا جیو کے درشن ہون پیپا جیو بہ صفائے قلب یہہ آرزو اوسکے دریافت کرکے خود تشریف لیگئی اور درد
دے ایک سادہو کو ضرورت روپیہ کے پیش آئے پیپا جیو سے سایل ہوا پیپا جیو نے اوسی جگہہ سی اسقدر روپیہ اوسکو
دیا کہ بعد رفع ضرورت بچ رہا سری رنگ نامی بہگوت بہگت تہی اونہون نے خط بہ طلب پیپا جیو کے بہیجا تشریف لے گئے
اوسوقت سری رنگ موصوف بانسے پوجن مین بہگوت کو پہولون کے مالا پہناتی تہے کہ وہ مکٹ مین اولجہہ جاتے
تہے اوسحالت مین کسی نے خبر پہونچائے کہ کوئے سادہو آیا ہے سری رنگ جیو نے کہلا بہیجا کہ پوجا کر کے
بعد فراغت حاضر ہونگا پیپا جیو نے جواب دیا کہ کیسے پوجا کرتے ہو کہ مالا پہولون کے ہمین پہنائی جاتی سری رنگ
جیو سُن کر دوڑے آئے اور باہم گر ملاقات ہوئے چند روز تک ست سنگ رہا اور سیتا جیو کی پریم اور بہگتی
کو دیکہہ کر زیادہ تر محبت بہگوت چرنون مین ہوئے ایک براہمن واسطے انصرام کار خیر شادے اپنے دختر کے پیپا جیو
سے ملتجی ہوا پیپا جیو اوسکو اپنا گورو قرار دیکر راجا کے پاس لے گئے اور بہت سا روپیہ دلایا ایکادشی کے روز جاگرن
ہوتا تہا پیپا جیو یکایک اوٹہی اور ہاتہہ ملنے لگے راجا نے پوچہا کہ مہاراج ہاتہہ ملنے کا کیا سبب ہے پیپا جیو نے فرمایا
کہ دوارکا مین بہگوت چند وہ کو آگ لگ گئی تہی اوسکو بجہایا ہے راجا نے شتر سوار بہیجکر جو تحقیق اس امر کے کی
تو قول پیپا جیو کا راست معلوم ہوا اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ پیپا جیو ہر ایکادشی کو جاگرن مین آیا کرتے ہین ایکروز
پیپا جیو واسطے اشنان کی دریا پر گئے تہے وہان ایک طفل تیلے کا بیل کو واسطے پانی پلانی کے لایا اوسوقت
ایک براہمن پیپا جیو سے بیل مانگتا تہا پیپا جیو نے وہ نرگاو طفل مذکورہ سے لیکر براہمن کے حوالہ کر دیا تیلی مذکور
پیپا جیو کے پاس آیا اور مفلسی اپنے بیان کر کے کہنے لگا کہ وہ نرگاو باعث پرورش میری عیال و اطفال
کا تہا پیپا جیو نے فرمایا کہ بیل تیری گہر موجود ہے چنانچہ جا کر دیکہا تو موجود پایا ایکدفعہ قحط سالی ہوا پیپا جیو نے اسقدر

غلہ وغیرہ سامان خورد سے ونوشید سے لوگون کو تقسیم کیا کہ گو قحط نہین ہوا تہا اور سب کا دکہہ دور کیا ایکدفعہ زر کثیر کہین سے ہاتہہ آیا دو چار روز مین صرف کر دیا ایسے چرتر میا جیو کے لا انتہا ہین کہ جن مین قیاس اور وہم کو دخل نہین ہو سکتا پس بہگوت مین اور بہگوت بہگتون مین کیا فرق ہے کہ ایسے ہی مہا بہگوت کے ہے کہتا ہ

प्रयागदास

پریاگ داس جیو اپنے گورو اگر داس جیو کے کرپا سے ایسے پرم بہگت ہوے کہ من بچن کرم سے سری رگہنندن سوامین کے چرن کملون مین پریم تہا اور بہگوت بہگتون مین اسقدر پریت اور بہاونا تہے کہ بہگوت روپ جان کر اونکی سیوا پوجا کیا کرتے تہے موضع کیارہ مین جہو تساہ بہگوت مندر کے کلس چڑہانی کا تہا اور موضع آدہ بلیہ مین بہگوت مندر کے دہجا چڑہانے کا دونو جگہہ سے ساد ہو وا سطے طلب کے آئے پریاگ داس جیو نی اپنے دلمین خیال کیا کہ اگر ایک جگہہ جاتا ہون اور دوسرے جگہہ نہین جاتا تو وہان کے سادہو ناراض ہون گے اسواسطے دو روپ بنا کر گئے اور ست سنگ و درشن و بہگوت چرترون کے کیرتن اور بہجن کا آنند اوٹہایا اور اپنے ہاتہہ سے ایکجگہہ دہجا اور دوسرے جگہہ کلس چڑہایا راس ہوتا تہا بہگوت کا مادہرے سروپ دیکہکر پریم مین مگن ہوگئے اور غلبہ پریم و استغراق سے پران بہگوت کے تصدق کر کے پرم پد کو گئے واضح ہو کہ اگر داس جیو اور راو نکے سنپراوائی مادہرج او پاسک تہے سری رگہنندن سوامین کے ہین پریاگ داس جیو نی بروقت راس لیلا مادہرج اپنے سوامین کا تصور فرمایا اور پران تصدق کئے کہتا ہ

भगवान

بہگوان نامی بہگوت بہگت قصبہ سونے پت مین ہوئے جہان کہین منکران دہرم سنتے تو طرح طرح کی اوپدیش کرتی اور بہاگوت دہرم پر قایم کر دیتے چنانچہ موضع بہدوڑی مین فرقہ جوگیان کا رہتا تہا بہگوان بہگت نی جو اونکا حال سنا تو وہان گئے اول فہمایش اور ہدایت کی اور جب ضرورت سمجہے تو معجزات اونکو دکہلاے کہ وے سب سمجہے اور چیلہ ہو کر بہگوت بہگتے مین سماد ہان ہو گئے بادشاہ عہد نے کہ مخالف مذہب تہا اور مخالفین کو حسبقدر ساتہہ ہندو دہرم کے عداوت و دلی ہی ظاہر ہے امتحانا خواہ عداوتا زہر قاتل پلوا دیا کہ بہگوت بہگت رچہک مہاراج نی مطلق اثر اوس زہر کا ہونے ندیا اور ممتحن کو زباطن کو ندامت ہوئے دانش تہا و مین بہگوان ممدوح کو محبت کمال تہے *

कहता

रामराय

رام راے جیو پرم بہگت ہوے سارسُت براہمن تہے گیان و بیراگ و جوگ مین واقفیت کامل رکہتے تہے شہوت غصہ طمع حرص اور موہ یعنی اگیان سے تارک تہے اور سادہو سیوا مین ایسی محبت

تہے کہ جب کسے سادہو کا درشن کرتے تو مثل کمل کے کہ آفتاب کے دیکہنے سے کہل جاتا ہے خوش ہوتے ایکدفعہ
سادہو سماج تہا وہان کوے دُشٹ کہ ہمیشہ سی بہگوت بہگتون کی ساتہہ عداوت دشمنون کو چلی آتی ہے خدمت
خلاف واقعہ رام راے جیو کے کرنی لگا بہگوت نی سزا ایسے بدذات اور خلاف گو کی ضرور جانی اور اوس محفل مین
کہ بمقوم و بچشم اوسکے بکثرت موجود تہے دستار اوسکے سر سی اوتروادے سب صغیر وکبیر خوب ہنسی اور وہ پاپی
شرمندہ و خجل مونہہ چہپا کر اوس محفل سے بدر ہوا کہتہا श्री २७ سری رنگ جیو موضع دیوسا علاقہ جیپور مین
سراوگی کے بیٹے تہے غلام اونکا مرکر جمدوت ہوا اور ایک بنجارہ وارد دیہہ مذکور کے قبض روح کو آیا بطرف
سابقہ سری رنگ موصوف سی ملا اور حال کہا سرے رنگ کو شوق دیکہنے اس تماشا کا ہوا اور جہان بنجارہ مقیم تہا
وہان گئے دیکہا کہ بہ ساعت معہود جمدوت مذکور نے ایک بیل کو بہڑکا دیا اور بنجارہ واسطے پکڑنی کے اوٹہا
جمدوت مذکور نے نرگاو کے سر پر بیٹہہ کر اور شاخ نرگاو سے شکم بنجارہ کا چاک کر کے بہ عذاب عظیم مار ڈالا
سرے رنگ جیو نے جو یہہ حال دیکہا تو خوفناک ہوئے اور اوس دوت سے علاج رہائے از ینچہ جہ وتان
پوچہا اوسنے جواب دیا کہ بلا بہگوت بہگتے سب کو ایسے ہی عذاب پیش آتی ہین اور جو بہگوت بہگت ہین اونکے
خواب مین بہی جمدوت نہین آتی سرے رنگ جیو کو اوسیوقت مذہب بی اصل سراوگیان سی نفرت کمال ہوئے
اور بہگوت بہگتے اختیار کر کے حسب نشان اد دوت مذکور چیلہ سرے اننتانند چیلہ راما نند جیو کی ہوئے عرصہ قلیل تک
مین بہگوت سروپ کے پراپتے ہو گئے اور خوف جنم مرن سے رہا ہوئی ایک پریت یعنی عفریت ہر روزہ سرے رنگ
جیو کو نظر آتا تہا پس مذکور اوسکے خوف سی خشک ہو گیا سری رنگ جیو نے سبب پوچہا تو بدین سبب کہ بہگتون
کے گہر پریت کا کیا کام ہے کچہہ نکہا اور جب مبالغہ ہوا تو سب حال بیان کر دیا سرے رنگ جیو رات کیوقت
چارپائے پر اونکا پس سویا کرتا تہا خود سو رہے جب عفریت مذکور آیا تو غصہ ہو کر اوسکے پیچہے دوڑے عفریت
خوفناک بہاگا اور بحالت اضطراب بیان کیا کہ مین فلان زرگر اسی گانو نکا رہنے والا ہون اور بسبب گناہہا
زنا و فسق و فجور پریت ہوا ہون واسطے مغفرت کی آپ کا دروازہ پکڑا ہے اور سرن ہون اس عذاب عظیم
سی کسیطرح رہائی بخشو سرے رنگ جیو کو اوسکے اوپر رحم آیا اور بہگوت کا چرن امرت اوسکو دیا کہ اوسکے
بدولت دیوتاون کا سروپ پا کر سدگت کو پراپت ہوا کہتہا हरी नारायण سٹی نارائن چیلہ کرشنداس جیو

ساکن ملک پنجاب بہگوت بہگت و مرتاض ہوے صبر و قناعت کے مجسم تہے ہر وقت بہگوبھجن مین رہتے تہے
بہنگ نوشی کا شوق تہا اور ہرگز اوسکا نشہ نہین ہوتا تہا بادشاہ وقت نی دہتورہ وغیرہ ملا کر پلایا تب بہی نشہ نہ ہوا
پہر بسبب تعصب مذہب کے زہر قاتل بہنگ مین بارادہ قتل دیا اور غذاے خوردنی و نوشیدنی موید ترقی زہر کے
کہلاے کچہہ اثر نہ ہوا آخر نادم ہو کر بادشاہ نی اپنی خطا معاف کرائے واضح ہو کہ کوئی شخص اس کتہا کو نظیر
اور گواہی واسطی بہنگ نوشی کی نہ سمجہہ لیوے بہنگ متروک و ممنوع سب کے نزدیک ہے شراب مین اور بہنگ مین
کچہہ فرق نہین بلکہ بہ نسبت شراب کے بہنگ مین ایک عیب یہہ زیادہ ہے کہ مقراض العقل ہے کسی بزرگ کی نظیر
سی جواز اوسکا نہین ہو سکتا جہلا شیو جیو کے نظیر دیا کرتے ہین سو اگر شیو جی کے نظیر سے بہنگ جایز ہو تو شیو جیو نے
وہ زہر نوش کیا ہے کہ جسکے حدت کو دیوتا بہی برداشت نہ کر سکے اب کوئی ایک ماشہ تو زہر کہا لیوے یا شیو جیو نسانپ
کا زیور اور منڈون کے مالا رکہتے ہین اب کوئی چہوٹا سا سانپ یا کپال مردہ کا تو ہاتہہ مین لے لیوی شنکر سوآمی مین
نی گنج کہ جسکا شیشہ نام ہے بہٹہی مین سے ہاتہہ پر رکہہ کر مثل پانی کے پی لیا اب کوئی تہوڑے سے اگ تو ہاتہہ
مین لیلیوے وعلی ہذا القیاس ہزارہا تمثیل اس قسم کے پورانون سے اور اس بہگت مال سی مل سکتے ہین لیکن رگو
کے نظیر سے کب کوئی شے ممنوع جایز ہو سکتے ہے سعر* کو نہین دوش گسائین * رب پاوک سرسرے کی نائین*
گناہ ۱۲ اس ۱۲ طاقت اور الا ۱۲ آفتاب ۱۲ آتش ۱۲ گنگا ۱۲ موافق ۱۲
اور چند پورانون کے قول برابر و متفق ہین کہ بزرگون کے نظیر و تمثیل و اعمال سی جو شخص امر ناجایز کو جایز سمجہہ لیتے ہین
جہنمی ہوتے ہین ہمی نارا ین موصوف نی بہنگ کو بعد حاصل ہونے کمالیت اور سدہتا کی نوش کیا اور شخص کامل امرو
کے قید سے باہر ہے کہ بہگوت روپ ہو جاتا ہے غرض بہنگ کا پینا مردود و متروک ہی ۹ کتہا
ریداس جیو پرم بہگت بہگوت کی ایسے ہوے کہ جنکی گفتگو اور شاعرے واسطے دور کرنی تاریکی شکوک

रैदास जी

دشبہات کے مثل آفتاب تہی بید اور شاستر کے موافق اعمال نیک کے کرتے ہین مثل ہنس کے ہوئی یعنی ہنس
جسطرح پانی کو چہوڑ کر صرف دودہ کو قبول کر لیتا ہے اسیطرح ریداس جیو نی ممنوعات کا ترک کر کے جو سار اور خلاصہ
ہے اوسکو قبول کیا بہگوت کرپا سے اسی جسم مین بہگوت دہام کو پہونچے اور جنکے چرنون کو بڑے بڑے برن آسرم
والون نی ڈنڈوت کری پہلے جنم مین برہمہ چاری اور رامانند جیو کے چیلہ تہے گدائی کر کے گورو سیوا اور تیار
بہگوت پرشاد کی کیا کرتے تہے ایک بقال بر سر راہ ہمیشہ عرض کیا کرتا کہ میرا بہی لوازمہ واسطی بہگوت پرشاد کے

بعض صاحب خانہ کوگ کہ نہین ... لیکن جہان ... کے اوپر ... ہین اور ... نا خوردنی و ... اور گنگا مین ... کا پانی ... اونکو ... ۱۲

قبول فرماؤ لیکن اوسنے کچھہ نہ لیا کرتے ایکروز بارش بہ شدت ہوتی تہے اوسے بقال سی جنس لاکر سوئی بنا
جب رامانند جیو بہگوت کو اوس سوئی کا بہوگ لگانی لگے تو بہگوت دہیان مین نہ آئے رامانند جیونی برہمچاری
موصوف سی پوچہا کہ یہہ جنس کس کے گھر سی آئی ہی برہمچارے نی اوس بقال کا نشان دیا اور بعد دریافت اوسکا
لین دین چمارون کے ساتہہ معلوم ہوا رامانند جیو نے برہمچارے کو ساپ دیا کہ تجکو بہی چمار کا جنم ملے چنانچہ برہمچاری
موصوف براہمن جسم کو چہوڑکر بخانہ چمار پیدا ہوا لیکن بہگوت نہ بہگتے اور گورو کی پرتاب سے پہلے جنم کے خبر رہے
وقت تولد سی والدہ کا دودہ پینا ترک کیا کہ بلا گورو منتر و اوپدیش کے خورو نوش متروک ہے رامانند جیو کو بہگوت نے
آکاس بانی سے فرمایا کہ برہمچارے کو تمنی سخت سزا دی اوسپر کرپا واجب ہے رامانند جیو حسب الحکم چمار کے گہر گئے
اور والدین ریداس جیو نے تشریف آوری اونکی تعجبات اور مغتنمات سے جانکر قدم پکڑ لئے رامانند جیو نے منتر اوپدیش کرکے
ریداس نام رکہا اور واسطے پینی شیر مادر کے اجازت فرمائے جب عمر ریداس جیو کی کچھہ زیادہ ہوئے تو بہگوت
بہگتون کے سیوا کرنی لگی جو کچھہ گہر سے ملتا ہر بہگتون کے نذر کر دیتے والد ناراض ہوا اور گہر کے پیچھے ایک جگہہ
واسطی رہنے کے دیدے اگرچہ دولت اور مال بہت تہا لیکن ریداس جیو کو ایک حبہ بہی نہ دیا ریداس جیو معہ استری
کے آنند سے رہنے لگے اور پاپوش دوزی سی بسر اوقات کیا کرتے جو کوئی بشنو سادہو دیکہتے اوسکو پاپوش
مفت پہنایا کرتے پھر ایک چہپر ڈال لیا اور اوسمین بہگوت مورتے براجمان کرکے سیوا کرنی لگی اور خود اوس
چہپر کے صحن اور میدان مین بلا سایہ پڑے رہتے اگرچہ بظاہر تکلیف افلاس وغیرہ کی تہی لیکن دل بہگوت کے
تصور اور دہیان مین شادان و فرحان رہتا تہا بہگوت نی وہ تکلیف افلاس بہی دور کرنی ضرور سمجہہ کر خود سادہو کا روپ
بنایا اور ریداس جیو کے گھر آئے ریداس جیو نے کمال خدمت کرکے بہوجن کرایا اور بہگوت روپ جاننا
سادہو ممدوح نے خوش ہو کر سنگ پارس ریداس جیو کو دیا اور تعریف اوسکے بیان کرکی کہا کہ احتیاط سے
رکہنا ریداس جیونی جواب دیا کہ میری کسی کام کا نہین میرا دہن و دولت رام نام ہی سادہو نی جانا کہ قدر اس پارس کے
ریداس نہین جانتا اسواسطے رانپیے کو لگا کر سونے کا کر دیا ریداس جیو نے دل مین سمجہا کہ رانپیے ہی ہاتہہ سے گئے
پھر جو سادہو مذکور نے دیکہا کہ ریداس جیو کو طمع کسی چیز کے نہین تو بہ منت کہا کہ اس سنگ پارس کو قبول کرو ریداس
جیو نے فرمایا کہ چہپر مین رکہدو چنانچہ سادہو موصوف چہپر مین رکہہ کر تشریف لیگئے بعد سیزدہ ماہ پھر آئے اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By ...

ریداس جیو کا حال بدستور دیکھا پوچھا کہ وہ سنگ پارس کیا ہوا جواب دیا کہ جہان آپ رکھہ گئی تھی وہان ہی ہوگا مجکو اوسکے ہاتھہ لگانے سے خوف آتا ہے بھگوت اوسکو لیکر روانہ ہوے ایکروز سیوا پوجا کی پٹاری سی پانچ اشرفی برآمد ہوئے ریداس جیو کو بھگوت سیوا سی ہی خوف ہونی لگا بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ اگرچہ تمکو ہرگز طمع باقی نہین رہے لیکن اب جو کچھہ ہم دیوین قبول کرو ریداس جیونی قبول کیا اور ایک دہرم سالہ پختہ طیار کرکے بھگتون کو اوسمین بسایا اور پھر ایک بھگوت مندر تعمیر کرا کے طرح طرح کے جندوہ اور جھالر اور بندر وال زردوزی و دیوار گیرے وچھت بند وغیرہ سے ایسا آراستہ کیا کہ جو درشن کرنے والے آتی تھے سو بہا مندر اور بھگوت مورتی کے دیکھہ کر گرویدہ ہوجاتی تھے پوجا پرتشٹہا راگ بھوگ وغیرہ سب براہمنون کی سپرد تھا بعد ازآن جہان ریداس خود رہتے تھے وہان ایک مکان دومنزلہ بنوایا اوکمال پریت سے بھگوت آرادہن شروع کیا اکثر براہمن بسبب عداوت وخصومت کی راجاسی نالشی ہوئی اور کلمہ سخت زبان پر لاکر کہا کہ قوم چمار کو بھگوت مورتی پوجن کا ادہکار کسی شاستر مین نہین لکھا ریداس بلاخوف وخطر بھگوت سیوا مورتی براجمان کرکی پوجن وغیرہ کرتا ہے اوسکو سزا دینی چاہئے راجانے ریداس جیو کو بولایا اور اسقدر پرتاب ریداس جیو کا راجا پر غالب ہوا کہ ایکدو بات کہکر رخصت کیا رانی راجہ چتور کا نام جھالے تھا اوسنے جو پرتاب ریداس جیو کا سنا تو سیوک ہوئے براہمنان ہمراہی رانی مذکور کے پرغضب ہوئے اور کہنے لگے کہ رانے کے عقل جاتی رہی رانا کی پاس نالشی گئے اور سب حال کہا رانا نے ریداس جیو کو بولایا اور سب براہمن جمع ہوئے براہمن تو قوم کے بزرگے بیان کرتی تھی اور ریداس جیو کا یہہ قول تہا کہ بھگوت کو بھگتے عزیز ہے قوم پر نگاہ نہین بعد مباحثہ یہہ قرار پایا کہ بھگوت مورتی جو سنگہاسن پر براجمان ہی جسکے پاس خوش ہوکر آجاوے وہ ہی مقبول ہے اسبات پر برہمنان نے تین پہر کامل بید پڑہا اور منتر جپ کیا لیکن کچھہ نہوا جب نوبت ریداس جیو پر پہونچے تو عرض کیا کہ مہاراج اپنے پترت پاون نام کو راست کیجئی اور دو ایک بشن پد کیرتن کئے ایک پد کا مقطع یہہ ہی

بلنب جہا ڈآئی کدھون بولا لیجئی اور دوسرے پد کا مطلع یہہ کہ

دیوادہ دیو آیو تم سرنا کرپا کیجئی جان آپنو جنا بھگوت بہ فور سننے پدہارے مذکور کی سنگہاسن پر سے

اوتہہ کر ریداس جیو کے گود مین آ بیٹھے اور سب معتقد ہوئے بعد ازآن رانی جہالی مذکور کانسے سے اپنے راجدہانی مین آئے اور جگ کرنے کے تجویز کرے ریداس جیو کو بہ کمال فروتنے ولجاجت لکھا کہ کرپا کرکے تشریف لاوین

Gyaan Kosha

چنانچہ ریداس جیو چتوڑ مین آئے رانے ازبس خوش ہوئے اور زر کثیر خیرات کیا برہمنان کو خیال ہوا کہ اس رانے کا گورو چمار ہے بہتر ہے کہ خشک جنس لیکر سوئے طیار کرین سو ایسا ہی کیا جب واسطے بہوجن کی بیٹھے تو ہر ایک نے دو شخص کے بیچمین ریداس کو بیٹہا دیکہا معتقد ہو کر قدمون مین پڑے اور لاکہون شخص چیلہ ہو گئی ریداس جیو نے خیال کیا کہ اگرچہ یہہ لوگ اسوقت چیلہ ہو گئے ہین لیکن پہر جب ہمارے قوم کا خیال ہوگا تو غیر معتقد ہو جاوینگے اور وہ بے اعتقادی باعث لیجانے دوزخ کا اون لوگون کو ہوگے اسواسطے اشتباہ قوم دور کر دینا چاہئی سو اوس مجمع عام مین پوست اپنے جسم کا اوتار کر جگیوپویت سب کو دیکہا دیا اور فرمایا کہ مین اصلے براہمن ہون گورو کی سا... سے یہہ دیہہ پایا تہا سب کو قوم کے جانب سے بہی اطمینان ہو گیے بعد ازان ریداس جیو دیہہ کو چہوڑ کر بسبب عنایت اپنے گورو کے اور بہگوت کے پرم پد کو گئے اور پہر جنم نہوا کہتا ॥

गोपाल भट گوپال بہٹ ایسے بہگوت بہگت ہوئے کہ تمام جہان مین اونکی ساکہی معروف و مشہور ہے بہگوت بہگتی کا پرتاپ جنکے پیشانی سے مثل آفتاب ظاہر اور روشن تہا بہگتون کے محفل کو زیبایش کے دینے والے اور سری مدبہاگوت مین اگر کسیکو شک و شبہ واقع ہوتا تو اپنے سمجہانے سے اوسکے دور کرنے والی ہوئی باگر دیس کو اپنے بہگتی اور بہجن کے پرتاپ سے بہگوت پراین کر کے کرتارتہ کر دیا اور داس بہاو سے ان بہگتی مین مستقل ہو کر چرن رج سری رادہا بلبہ لعل کی پریم مین پرپن ہے بہگوت بہگتون کے کرپا کی پاتر تہے اور اوپدیش کنندہ نودہا بہگتی کے کہتا ॥

कर्मचंद کرم چند جو مثل کتب کے تہے اونکی گہر دیواکر جیو واسطی دور کرنے تاریکی دل جہانیان کی دوسرے دیواکر یعنے آفتاب ہوئے اور بہت سے راجاؤن کو اوپدیش کر کے بہگوت بہگتی مین لگایا بہگتون کیواسطی ایسے ہوئی کہ جسطرح کسی درخت مثمر کے شاخ زمین پر آجاتے ہین اور ہر یک کو فیض عام ہوتا ہی ہو لارام تکیہ کلام تہا سب کے دوست اور سب پر برابر مہربانی کی کرنیوالے ہوئے سری رگہنندن سوآمین کے بہگتی سی سوائے اور کبہی کچہہ خواہش نہ ہوئے اور ستیاپت او وہ ہمارے مہاراج کے چرترون کا کیرتن و سمرن کیا کہتا ॥

खेम गुसाई کہیم گسائن مشہور و معروف ہین کہ رامداس اپنے گورو کی کرپا اور عنایت سی سری رگہنندن سوآمین کے انن داس ہوئے اس لوک اور پرلوک مین سوائے رگہنندن سوآمین کے اور کسے کو کچہہ نہین جانتے تہے اور نہ کچہہ تعلق دونو جہان کے دکہہ سکہہ سی تہا دہنش بان جو بہگوت کے شستر ہین اونکا نشان اپنی ہر دو بازو پر دہارن کر کی اور دیکہہ دیکہہ کر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

کمال خوش ہوا کرتے تہے اور پرم آنند مین مگن رہتے تہے کیونکہ سوامین کے چرنون سے علاقہ کی نہی اور سنو تان جیو کے موافق شجاع اور سور بیر پرم پر ہے اور بہگوت بہگتون مین بدرجہ اول تہے کہا ۱۳ कल्यानसिंह

کلیان سنگہ جیو کو بہگتی کا پچہہ اور اوداراتا درجہ غایت سے ہوئے بہگتی پچہہ کا قلیل حال یہہ ہے کہ معہ انوپ سنگہ برادر خود واسطے درشن جنم اوتسا سری نندنندن مہاراج کے شہر نونیرہ مسکن اپنی سے برندابن کو آتے تہے ایک سرا اوگے ظالم کو دیکہا کہ سادہو مفلس کو ستاتا ہے کلیان سنگہ جیو نے اوس شنو سادہو کا پچہہ کیا اور پنجہ ظلم اوس ظالم سی بچایا اور اودارتا کے یہہ معنے کہ مال و منال بخش دینا تو جزو ے امر ہے اونکو جان دینے سے نہیں دریغ نہ تہا اور بہگوت نی دونو بات مصرعہ بالا اونکے مدت العمر خوب نباہے ابتدا سے سری جگناتہہ را ے سوامین کے چرنون مین پریت ہی جب اخیر وقت آیا تو سری رگہنندن سوامین مین محبت اور پریت ہوگئے اور جناب ممدوح نے اپنا پارشد جان کر اپنے نزدیک بولا لیا جگناتہہ پوری مین رہا کرتے تہے اور رگہنندن سوامین کے محبت سے دونو جہان کی محبت مثل خس کے دور کر دی تہی دلمین روپ انوپ رہتا تہا اور زبان پر رگہنندن سوامین اور جانکی مہارانی کا نام کہتا ۱۴ राजा खेमाल راجہ کیمال قوم راجپوت راٹہور ایسے پرم بہگت ہوئے کہ اونکی خاندان مین بہگتی اٹل یعنی لاجنب ہوگئے رام رای پسر و کنور کشور نبیرہ کہ اونکا ذکر اس بہگت مال مین علیحدہ ہوا ہے پرم بہگت ہوئے کہ راجہ موصوف سے بہی سبقت لی گئی راجہ ممدوح کو بہگوت بہگتون مین اسقدر محبت تہی کہ جسطرح سمدر چندرمان کو دیکہہ کر نہایت خوشی سی بڑہتا ہی اسیطرح بہگوت بہگت کو دیکہہ کر خوش ہوتی تہی اور بہگوت کی بہجن مین اسقدر رہا اور پرم تہا کہ ہمیشہ اوسمین مصروف رہتے تہے دل مثل گنگا جل کے نرمل اور صاف تہا اور من بچن کرم سے سری رگہنندن سوامین واسطے تہے سوا چرن کمل سوامین کے اور کچہہ بہروسا تہا نہ پناہ نہ کچہہ اور اعتقاد تہا نہ چاہ کہتا ۱۵ केशव کیشو جیو بہ لقب لٹیرا مشہور تہے لٹیرا لاغر خواہ حقیر کو کہتے ہین اگرچہ کام کرودہ لوبہہ موہ وغیرہ مین حقیر و لاغر تہے لیکن بہگتی بہاو مین فربہ اور توانا سر انند جیو کے سنپردا مین پرم بہگت ہوئے اور اونکے بہگتے واسطے دور کرنے دہوپ جنم مرن کے دیگر اشخاص کو مثل سایبان ہوگئے دل مین بہگوت کے چرتر پوتر رہتے تہے اور زبان پر نام جیسا پریم داس نے بہا و بہگوت مین کیشو موصوف کا تہا ایسا اوسی صاحبزادہ کو ہوا کیونکہ ہو کہ جیسا درخت بویا تہا ویسا ہی پہل لگا جس بہاو اور بہگتے سے بہگوت سیوا کرتی تہی اوسی اعتقاد سے بہگوت بہگتون کے سیوا مین مصروفیت تہی بہگوت چرترون کے کیرتن مین یکتا تہی اور سخاوت و رحم

Gyaan Kosha

مین لائانے و نیز شاعر کتھا کتھا ١٢ سوتی جیو ہر بہگتون کے سبہا مین لائق تعریف و تعظیم مشہور و معروف

مثل آفتاب ہوئے بہجن کا پرتاب ایسا تہا کہ بہگتے اور دہرم کے دہجا تہے سری سیتاپت او دہ بہاری کے

ہروقت مگن اور آنندت رہا کرتے اور دل کو ایسا مستقل بہگوت داش بہاو مین کیا تہا کہ مطلق دوسری طرف توجہ

تہی اور نرہر جیو اونکی گورو کے پرتاپ سے ایسے ہی بہگتے اونکی پسر و نبیرگان کو بہی ہوئے

نشٹھا ابت دویم در تعریف و مہما سکہا بہاو و بیان کتھا پنج بہگت او پاشکان آن

सखाभाव

سری رگہنندن سوامین کے چرن کملون کے سرجو ریکہا کو ڈنڈوت کرکے دہرواوتار کو ڈنڈوت پرنام کرتا ہون

بہومین وہ اوتار دہارن کرکے بہگوت بہگتے ध्रुव سहज اور سرناگتے کے سروپ کو جگت مین ظاہر کیا واضح ہو کہ بعض

مین بجاے دہرواوتار کے نار دجیو کا اوتار لکہا ہے او پاشکان سکہا بہاو کا یہہ سدہانت ہی کہ الیشر اور جیو دونو باہم

یعنے دوست ہین اور ایسے دوستے و محبت مربوط و مضبوط ہے کہ الیشر کو بلا جیو الیشرتا نہین خلاصہ ١٢ اور نہ جیو بلا الیشر ہو سکتا

یعنے اگر جیو نہو تو الیشر کو کوئی نہین جانتا اور اگر صرف جیو ہو اور الیشر نہو تو یہہ بات غیر ممکن ہے کہ بلا الیشر جیو نہین ہو سکتا

اگر یہہ اعتراض ہووے کہ دوستے باہم گردو شخص برابر کے ہوتے ہے سو کہان تو جیو کہ ہزارہا عذاب جنم مرن گناہ

ثواب مین پہسا ہی اور کہان وہ الیشر کہ جسکا سروپ وہم و قیاس سی باہر اور بید جسکو نیت نیت کہتے ہین اور مایا کے

گنون سی علحدہ نت نربہہ نربکار اُجیت انت پورن برہہ پرماتما سچدانند گہن ہے اس اعتراض کا جواب تمثیل ظاہر

سے سمجہہ لینا چاہیئے کہ اول درباب دوستے برابر ہونا خاندان و لیاقت و شرافت و عقل و حسن و پوشش

لباس و غیرہ اسباب کا واجب ہوتا ہے بعد ازآن اپنی قسمت ہی کہ ایک بادشاہ ہو جاوے اور دوسرا مفلس سو یہہ

خال جیو اور الیشر کی دوستے کا ہے یعنے جیسا الیشر نت نربکار پرکاش دان گیانانند سروپ ہے ویسا ہی کمی و بیشی

دو ایک بات کی جیو ہی کچہہ فرق نہین دونو کے بیچ مین مایا کی سروپ کا پردہ حایل ہوا سو چونکہ جیوان یعنے خورد

الپکیہ یعنے کم جاننے والا تہا اسواسطی وہ تو مایا کو دیکہہ کر موہت ہو گیا اور اوسکے جال مین گرفتار ہوا اور الیشر کہ انت

وسیع نگہہ تہا وہ مایا کا پرپرگ بدستور رہا اگرچہ الیشر نے واسطے چہوٹنے اپنے دوست کی مایا کی قید سی بذریعہ بید و شاستر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddh...

اوس دوست کو اپنا اور اوسکا سروپ تبلایا اور اپنے نام اوسپر ظاہر کئے اور صدہا ہزارہا تدبیرات مثل منتر جپ وجگ ودان ودیا وکرم وگیان وبیراگ ونودہا بھگتی وغیرہ کے رواج دئے لیکن وہ جیو اوس مایا کی موہ مین ایسا گرفتار ہوا کہ مطلق ملتفت نہ ہوا اور اپنا اور اپنے دوست کا سروپ بالکل بھول گیا سو جب اپنے اور ایشر اور مایا کی سروپ کو جان کر واسطے رہائی کی تدبیر کرے تب پھر اپنے دوست کے ملاقات اور پرم آنند کو فائز ہوا اب بڑا اعتراض یہہ پیدا ہوا کہ جسحالت مین ایشر اور جیو دوست ہین اور وہ ایشر کہ جسکے مایا مین یہہ جیو پھسا ہوا ہی خواہان اوسکے چھوٹنی کا مایا سے ہے تو پھر کسواسطی یہہ جیو مایا مین گرفتار ہے خود ایشر کسواسطی نہین چھوڑا لیتا سو واضح ہو کہ یہہ اعتراض جدید نہین بلکہ وہ ہے بات ہے کہ جو شاستروں مین ایشر کی دیالتا و کرپالتا نسبت جیو کی بیان کری ہی اور واسطی منسلک رہنے سلسلہ آفرینش دنیا کے کرم کے تقدیم ظاہر کرکے ہونا مکتی کا بروقت دور ہونے نیک وبدکرم کے بیان کیا ہے جو جواب اس اعتراض کا بموجب سدہانت شاستروں کی وہان تنقیح ہوا ہے وہی یہان سمجھ لینا چاہئے اور اگر قاعدہ سکھا ہوا کے جواب مطلوب ہے تو یہہ ہے کہ قاعدہ دانی جملہ امور دنیا ودین کے ایشر پر ختم ہے درینصورت دوستی کا قاعدہ بھی بھگوت سے بہتر کوئی نہین جانتا اور قواعد دوستی مین دونو دوست برابر عمل کرتی ہین اگر ایک دوست نے ضیافت کرے تو اوسکے جواب مین دوسرا دوست اوسی بہتر ضیافت کر دیتا ہے اور اگر بیاہ شادے وغیرہ مین ایک دوست نی سو روپیہ خرچ کئے تو دوسرا دوست بھی اوسکے شادے مین اوسیقدر خرچ کرتا ہے سو اس قاعدہ برابر ہے کے موافق اگر ایشر بلا رجوعات طبیعت جیو کی مایا کو دور کرکے واسطے ملاقات کی آوے تو قاعدہ اور اصول دوستی کا خلاف ہوجاوے اگر اوسمین یہہ گفتگو ہووے کہ جیو کے رجوعات پر کیا حصر تھا خود ایشر نے مبادرت واسطی ملاقات اپنے دوست کے کسواسطی نہ کے کہ دوستی مین دوست کا اپنے گھر آنا یا خود اوسکے گھر جانا دونو برابر ہین سو واضح ہو کہ بھگوت کے جانب سے پیشقدمی ومبادرت بخوبی ہوئے اور ہرگز کسے قاعدہ مین قصور واقع نہین ہوا یعنے اپنا اور اوس دوست کا سروپ بیان کرکے اور بید اور شاستروں کو بطور پیغامبر بھیجکر پیغام ملاقات کا بھیجا اور اپنے نام ونشان ظاہر کئے بعد ازان تدبیرات ملنے کے تبلائی اور اتک ہر جگہہ اور ہروقت واسطی ملاقات کی حاضر اور موجود ہے پس ایشر کی جانب سے کیا قصور ہے سب قصورات اس جیو کے ہین کہ ہرگز اوسے ملنا نہین چاہتا اور نہ توجہ کرتا ہے غرض بلا اعتراض کسیطرح کے ثابت ہے کہ ایشر اور جیو

واضح ہو کہ غرض تو اس بات کا بیرے کہ ایشر اپنے دوست کو مایا سے کیون نہین چھوڑا تا اور جواب مین ایشر کے ملنے کا حال لکھا درینصورت بظاہر جواب خلاف سوال کے یعنے اعتراض سے سو واضح ہو کہ مایا کا چھوٹنا مراد ملنے ایشر سے ہے اور ایشر کا ملنا مراد چھوٹنے مایا سے یعنے ایشر کا ملنی اور مایا کا چھوٹنا ایک بات ہے صرف بات کے کہنے کا پھیر ہے ١٢

قدیمی دوست ہین چنانچہ بیدسُرتی مین صاف یہہ ہے بات لکہے ہے اور سری مدبہاگوت کی چہارم اسکندپرنجن کتہا
مین مفصل و بدلایل لکہا ہے کہ جیو اور ایشر دونو باہمدگر دوست ہین قطع نظر ازان جہان تو دیا ہہگتے کا بید اور شاسترنی
بیان کیا ہے تو وہان سکہا بہاو کے نہہ ہہگتے لکہے ہے پس اگر جیو اور ایشر باہمدگر دوست نہ ہوتے تو سکہا بہاو کے
ہہگتے اور اوسکے قاعدہ بید اور شاستر مین کیون مندرج ہوتے قواعد آرادہن اور سیوا سکہا بہاو کے موافق قواعد دیگر
نشٹہاؤن کے ہین صرف اسقدر فرق ہے کہ دیگر نشٹہاؤن مین سوآمین وغیرہ تصور کرکے سیوا پوجا کرتے
ہین اور اس نشٹہا مین دوست اور برابر سمجہہ کر سیوا ہوتی ہے اور چونکہ بہگوت نے چہارم اسکند پرنجن کتہا مین
فرمایا ہے کہ دیگر بہگتے تو گوروکے اوپدیش سے حاصل ہوتے ہین اور سکہا بہاو اور آتم نویدن کو مین خود اوپدیش
وتعلیم کرتا ہون درینصورت سکہا بہاو مین جسوقت طبیعت سالک کے رجوع ہوتے ہے اوسوقت خود بہگوت اوسکے
دل مین نزول اور ظہور فرماتا ہے یہہ رس جس کسے نے نوش کیا فوراً مست اور مدہوش ہوگیا رجوعات طبع
ہریک سکہا بہاو والے کے بہگوت چرترون مین موافق رغبت اپنی طبیعت کی ہی مثلاً بدرکاسرم مین نرناراین سکہا بہاو
اونکے رغبت تپ اور گیان کے چرترون مین ہے ارجن اور سری کرشن مہاراج کی محبت مثل دوستے راجگان کے
اور برج گوپ کمارون کے کہیل اور ہنسے مثل گوپ کمارون کے اور اجودہیا کے راج کمارون کے محبت بہگوت
چرترون مین مثل کہیل وہنسے وغیرہ شاہزادگان کے ہوئے اور اسیطرح ہریک کے بہاو جدا جدا ہین جسطرف
جس کسے کو رغبت ہے اوسے قسم کے سامان سے سیوا اور بہگوت آرادہن کیا کرتا ہے وہ آرادہن وسیوا پوجا
اگر نہہ یا ہفت بار ہرروزہ نہ ہوسکے تو تین دفعہ سے کم نہ ہو استوتر پاتہہ اور نام ومنتر جپ علیحدہ رہا ہروقت کا تصور
دلی اوسطرف رہنا پوجا سیوا معمولے سے علیحدہ بات ہے کہ سب اوپاشنا اوسے کی واسطہ ہین اور واجب
مقدم تر ہے درینولا اوپاشنا اس سکہا بہاو کے بہ تصور مادہرج وسرنگار بیشتر رایج ہے خواہ رام
اوپاشک ہون خواہ کرشن اوپاشک اور فی الحقیقت جسقدر ترقی محبت کی مادہرج بہاو مین جلد ہوتے ہے اور
کسے بہاو مین اسقدر جلد نہین ہوتے عرصہ قریب گذرا کہ اجودہیا جیو مین رام سکہے مہاراج اور اونکی چیلہ پریم سکہے
جیو سکہا بہاو کے رسیا اور اس بہگتے کے ملک مین بادشاہ ہوئے رام سکہے جیو کا ایک گرنتہہ اصول
اس بہاو کا دیکہنے مین آیا اوسمین مادہرج کو مقدم رکہا ہے اور برج مین جو تنقیح اس امر کے کرے گئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

تو وہان خصوصیت مادہرج کے بہرحال واجب اور لازم معلوم ہوئے کہ برج مین جر تر بہگوت کے سب سرنگار اور مادہرج کے
مجسم ہین وہ حدایت بہگوت کی اور یہہ بات کہ اوپاسک کو بہول کرنے کے واسطے اپنے رہائی کی دوسرے دیوتا کا خیال
نہ ہووے جسطرح سب نشٹہاو اوپاسنا جملہ دیوتاؤن مین مقدم ہے اسیطرح اس نشٹہا مین نہے بدستور ہی جہما اس
نشٹہا اور اوپاشکان اس نشٹہا کے ہرگز کسے سی بیان نہین ہو سکتے کسواسطی کہ اس نشٹہا اور اوپاشکان وہ بہگوت مین سو نفاوت
نہین سب ایک ہین بہگوت اوپاشکان ہے نے اس سکہا نشٹہا کو منجملہ پنجرس کی بیان کیا سو اوس قاعدہ کی موافق بہگوت
رام خواہ کرشن خواہ کشن عاقلی و لطیفہ گوئے و زودفہمی و خوش خلقی اور جلد جواب دینے مین ہوشیار و طرار نوجوان پرم
سوبہامان کہ جسکے چہرہ کے روبرو سب خوبصورتے اور حسن گروہین زیورات و لباس حسب مناسب ہر یک عضو کے
پہنے ہوئے لشیا القبین ہے ارجن و سداان و سرے داماں وغیرہ برج گوال و دگر و دیگر بہگت سکہاو کے اشر بالبین بوازمہ
سرنگار مادہرج و بنسے دقیقہ و بہد گر کہیلنا ساتہہ کہانا ساتہہ سونا ساتہہ بیٹہنا ساتہہ رہنا ساتہہ ہے سیر کو جانا باہم گر
سرنگار و آرایش کرنا و علی ہذا القیاس ہزار ہا بہاو سامان اول و دویم یعنے بہاو و انوبہاو کے اسباب ہین سامان
سیوم یعنی آٹہون ساتوک سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور چونکہ یہہ سکہارس قریب بالک مخلوط و مشترک
سرنگار رس کے ہے اسواسطی جملہ سے وسہ بہجارے یعنے سامان چہارم اس رس مین عمل درآمد ہوتے
ہین استہائی بہاو اس رس کا وہ ہے کہ اوس پرم سترکے دوستے مین اسقدر استقلال و پختگی ہووی کہ ہرگز
ومطلق خواب و خیال مین دل کی توجہہ دوسرے طرف نہ جاے اور بلا تنزل اوس دوست سراپا مغز بی پوست کے
محبت مین محو و مستغرق رہے ہی رگہنندن ہی دین سبل ہے پرنتارت ہنیجن مہاراج مین سنا ہے کہ آپکے عدل و انصاف
سے کوئے زبردست کسے زبردست پر ظلم نہین کر سکتا اور دادخواہ فوراً انصاف کو پہونچتا ہے سو کرپاسندہ
مہاراج نہ معلوم میرے واسطے وہ عدل و انصاف کہان گیا کہ یہہ مہاموہ دن رات طرح طرح کے ظلم کرتا ہی اور ہمیشہ
جنمون سے حیران و پریشان کر رکہا ہے اگرچہ جناب والا کی اوس عدل و انصاف مین کچہہ شک و شبہہ نہین لیکن میرے
ہی قسمت کی کمی ہے کہ پنجہ ظلم اوس ظالم سے نہین چہوٹتا اب در دولت پر مستغاثی ہون کہ ایک دفعہ کسیطرح اوس
جبر تعدے سے چہوڑا کر میرے دل کو اپنی روپ انوپ کے چنتون مین لگا دیجی کہ جو ست بید اور شاسترون کا سار ہے
اور رنج بہگتون کا جیون و آدہار

Gyaan Kosha

کبت

کر کنجن منج سبنے پہونچے دہنے سر پنکج پان لئے

ہاتہہ کملون زیبا نام زیور جہوٹی کمان تیر کمل ہاتہہ

لڑکا سنگ کہیلت ڈولت ہین سر جوٹ چوہٹ ہار سئے

پہرنا نزدیک چوراہا سینہ پر

تلسے ایسے بالک سون نہین نیہہ کہا جپ جوگ سمادہ لئے

نرسو گہر سو کر سوان سمان کہو جگ مین پہل کون جئے

نرہا خوک سگ برابر ثمرہ

करकंजनमंजुबनेपहुँचेधनुसरपंकजपाणिलिये १

लरिकासंगखेलतडोलतहैंसरचौहटहाटहियेरहिये ॥२॥

तुलसीऐसेबालकसोंनहींनेहजाकेजपयोगसमाधिलये ३

नरसोखरसूकरश्वानसमानकहोजगमेंफलकौनजिये ४

اگرچہ کبت آیندہ کنہیا جی کا ہی لیکن چونکہ ہر ایک لفظ اوسکا پریم اور رس اور برجراج مہاراج کی دہیان اور حسن و ہمادہرج کو ظاہر کرتا ہی اسواسطی اوسکا لکہنا ضرور

बिनगुनमालवारेचलनमरालवारेअधरनलालवारेशोभासरसारेहैं १

तिलकनमालवारेजलजनमालवारेमूरतिविशालवारेदृगअनियारेहैं २

کبت

بن گن مال واری جلن مرال واری ادہرن لعل واری سوبہاسد بہارے ہین

رشتہ مالا والی ہنس لب اوجل بسیار

تلکن بہال واری جلج تمال واری سورت بشال واری درگ انیارے ہین

قشقہ پیشانی کمل نام درخت کلان آنکہین نے رحم

ہیت پٹ واری لٹ واری نٹ واری لوکہی کاری تٹ واری مین تو موہ من داری ہین

نام شاعر جمنا گنارہ

چوپر واری چت چور پرواری سُن مور پرواری تیرے مور پرواری ہین

पीतपरवारेलटवारेनटवारेपुषीकारीतटवारेतैंतोमोहमनडारेहैं ३

चौरपरवारेचितचोरपरवारेसुनमोरपरवारेतेरेमोरपरवारेहैं ४

کتہا अर्जुन ارجن مہاراج کے سکہا بہاو کا بیان کئے ہوسکتا ہے جنکے بہاونا اور نہ بہگتے کے بس ہوکر وہ پورن برہم سچدانند گہن جو وہم و قیاس سے باہر ہے رہتہ بان اونکا ہوا اگرچہ ارجن مہاراج برادر پہوپہی زاد سری کرشن سوآمین کی تہے لیکن سکہا بہاو مقدم تہا نشست و برخاست و خورونوش و سیر تماشا و گفتگو و ملاقات دوستانہ تہے نہ مثل جدہشٹر و بہیم سین وغیرہ کی برادرانہ جو جو بہگوت نے کرپا اور رہاے کرین مفصل وے کتہا مہابہارتہہ مین مندرج ہین اونکا ذکر اس کتہا مین ضرور نہ سمجہا کہ عالم دوستے مین جس کسے سے جو کچہہ سلوک باہمد گر ہوا سب مساوات ہی ایک حال بی تکلفی کا تحریر ہوتا ہے ارجن مہاراج جب حسن بی انتہا و جمال دلربا سبہدرا ہمشیرہ سری کرشن مہاراج کا دیکہہ کر ہزار جان سی عاشق ہوگئے تب بمقتضای صدق دوستے کچہہ تکلف اور خیال رضے یا نا راضے کا نکرکے اپنے عشق اور بیقراری کا حال راست راست سری کرشن سوآمین سے بیان کر دیا سو آمین ممدوح کو خاطر داری اور دلداری اپنے دوست کی اسقدر منظور ہوئے کہ ننگ و ناموس و بدنامی پر نگاہ نہ کرکی یہہ صلاح ارجن کو دے کہ اگر واسطی شادی کردینے کے لبد یوجیو اور بلدیوجیو سے کہتا ہون تو نہ معلوم قبول کرین یا نہ کرین پس بلباس فقیر دوارکا مین جاکر زبردستے سے لی آو بعد از آن لبدیوجیو اور بلدیوجیو کو راضی کرلیا جای گا چنانچہ ارجن نے ایسا ہی کیا اور جب کہ بلدیوجیو واسطے قتل ارجن کے تیار ہوئے تو خود بدولت نے سمجہا کر اونکا غصہ دور کردیا ایکدفعہ

Gyaan Kosha

ارجن مہاراج سُبھدرا جیو سے عیش وعشرت مین مشغول تہی سری کرشن سوامین نے اونکو مکان نشست گاہ مین نہ دیکہا
تو مضطرب ہوگئے اور تاب جدائی کے نہ لاکر بے حجاب سُبھدرا جیو کی محل مین چلے گئے دوستانہ ہنسی قہقہہ مین مصروف
ہوئے اور غایت درجہ محبت کا ثابت کیا بہگوت کی کرپا اور دین بتلانا پر غور کرنے چاہئے کہ خود دوست و دشمن رنج
راحت نیک و بد وغیرہ اسباب مایا سے کہ جہان تک ظاہر و باطن کے نظر پہونچی منزّا اور پاک ہے باوجود اسکے
جو ایسے چرتر کئے تو بہگتون کو تعلیم و دیگر اشخاص کو ترغیب واسطے بہگتی کے دیتا ہے کہ جو کوئی جس بہاو سے میرا بہجن
کرتا ہے مین اوسے بہاو سے ظاہر ہوکر بہگت کے بہاو نا پورن کرتا ہون کہ گیتا جیو مین اسبات کا وعدہ واثق کیا ہے
کہا۔ کتہا سُدامان جیو (सुदामा) کے بہاگوت وبشن پوران مین مفصل مندرج ہی اور بہاکہا مین اکثر شاعرون
نے سُدامان چرتر تصنیف کئی اسواسطی باختصار لکہتا ہون ساندیپن (सांदीपन) گورو کے خدمت مین جب سری کرشن سوامین نے
بید اور دیگر علم پڑہے اوسوقت کے دوستے سُدامان جیو سے تہی بعد تحصیل علم جدائی ظاہرے ظہور مین آے سُدامان
جیو مفلس اسقدر تہے کہ نہ گہر مین کہانی کو تہا نہ جسم پر کپڑا ایک روز سوسیلا اونکی استری نی کہا کہ کمال تعجب ہے جنکے
محب صادق اور یار وفادار سری کرشن سی مہاراجا لچھمی کے پت ہووین وہ ایسا مفلوک و مفلس ہووے اب تم اونکے
پاس جاؤ سُدامان جیو نے عذرات چند در چند کئے لیکن سوسیلا نی ایسے جواب معقول دئے کہ بہ لاچارے ارادہ
روانگی کا کیا سوسیلا کچہہ برنج ساٹہے کے کہین سے مانگ لائی اور سُدامان جیو کے سپرد کرکے کہا کہ بہگوت کی بہینٹ
کرنا سُدامان جیو بہگوت درشنون کے شوقمین بہرے ہوئے چلے اور رات کو کسی گانو مین ٹہرے یہان بہگوت کو
شوق ملنے کے اپنے یار کا دامنگیر ہوا اور شباشب سُدامان جیو کو دوارکا کی قریب بولا لیا صبح کو سُدامان جیو جب تہوڑے
دور چلے تو ایک شہر نظر آیا اور جو نام پوچہا تو دوارکا سنکر خوش ہوئے اشنان پوجا کرکی پرسان پرسان سری کرشن
مہاراج کے راجدہانے پر آئے چوبدار نے ڈنڈوت کرکے سری کرشن سوآمین کو اطلاع دی کہ ایک براہمن جہوٹے
دہوتے پہٹے چادر پہنے ننگے پانو دردری سا آپ کا استہان پوچہتا ہے اور سُدامان نام ہے سنتے ہے اوس
نام کے بے تحاشا دوڑے اور اول قدم پکڑ کر چہاتے سے لگا لیا اور چونکہ دونو بعد مدت ملی تہی اسواسطے
نادیر ایسے ملے کہ گویا دونو ایک جسم ہوگئے بعد ملاقات کے بہگوت ہاتہہ مین ہاتہہ لیکر خاص رنگ محل مین لائے
اور پلنگ مکلف پر بٹہلا کر گفتگو شروع کی اس عرصہ مین رکمنی جیو سامان پوجا کا لی آئین اور خود بہگوت و رکمنی جیو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

چرن دہونے لگے اوسوقت کا ایک کبت مصنفہ نروتم کب لکھتا ہون

سویا صاف اور سب

ایسی سنلے حال بواین سون ہہی کنٹک جال گڈہی پگ جوئے

(کانٹا ۱۲ پانو ۱۲ دیکھے ۱۲)

ہای سکہا دکہہ پاے جہا تم آئے اتے نہ کتنے دن کہوئے

(یہان ۱۲ کہان ۱۲)

دیکہہ سداماں کے دین دسا کرنا کرکے کرنا مے روئے

(عاجزی ۱۲ حالت ۱۲ مجسم ۱۲ مجسم رحم ۱۲)

پانی پرات کو ہاتہہ چہنو تہین نینن کے جل سون پگ دہوئے

(آنکھون ۱۲ پانی ۱۲ پانو ۱۲)

ऐसेबेहालबिवाइनसोंपगकंटकजालगड़ेपगजोये

हायमहादुखपायेसखातुमआयेइतैनकितैदिनखोये

देखिसुदामाकीदीनदसाकरुनाकरिकैकरुनानिधिरोये

पानीपरातकोहाथछुयोनहिंनैननकेजलसोंपगधोये

بعد ہونے کے بہگوت نے اپنے خاص پیتامبر سے پونچہہ کر حسب قاعدہ پوجا کرے جب اوسے بہی فراغت ہو تو بہگوت نے پوچہا کہ ہمارے بہابہی نے کچہہ ہمارے واسطے بہی دیا ہے اور تمکو قدیمی عادات دیگر قسم کے ہے ایسا نہو کہ تم ہے ہضم کر جاؤ اور ہم دیکہتے ہے رہین سداماں جیو برنج ساتہی کو جو بغل مین تہی چہپانی لگے بہگوت نے جانا کہ کچہہ تحفہ بغل مین ہے ادہر تو بہگوت اوسکے لینے کے داوگہات مین ہوئے اور اودہر سداماں جیو بسبب شرم چہپانے کے خیال مین اسے عرصہ مین پارچہ کہنہ پہٹ گیا اور چاول زمین مین گرگئی بہگوت نے اونمین سی ایک موٹہے لیکر فوراً اور جلدے سے موہنہ مین ڈالے اور دوسرے موٹہے کیواسطے بہی وہ ہے جلدی تہی کہ رکمنی جیو نے ہاتہہ پکڑ لیا اگرچہ بعض بہگتان و شارحان نے مطلب ہاتہہ پکڑ لینے کا یہہ لکہا ہے کہ ایک موٹہے چاولون سے تو ہر دو جہان کے دولت سداماں کو بخش دے دوسرے موٹہی سی کیا بخشو گے اور بعض نے یہہ لکہا کہ رکمنی جیو کو یہہ خوف ہوا

وجہہ جلدی کے یہہ کہ انسان نہ ہو کوئی اسم نعمت عظمی در تحفہ تر شریک ہو جاوے ۱۲

کرین پیچھے کا سروپ ہون ایسا نہو کہ بہگوت دوسری ماہی کی عوض مجکو بخش دیوین اور بعض کا یہہ قول ہے
کہ رکمنی جیو کو خیال نازکی و کم خورے وعادات کہانی غذای لطیف بہگوت کا ہو کر یہہ خوف ہوا کہ کہین جاولون کے
کہانی سی درد ہونے لگے لیکن اصل مطلب رکمنی جیو کا ہاتہہ پکڑنے سے یہہ ہے کہ مہاراج یہہ تحفہ تمہاری یار کے
گہر کا ہے تنہا خورے مناسب نہین ہمارا بہی حصہ ہے اور اگر یہہ کہو گے کہ ہمارے یار کے لائے ہوئی تحفہ مین
تیرا کیا واسطہ ہے تو آپ کی یار ہو کہی بنگالی وفاقہ مست ہوتی ہین اونکو کسی تحفہ کے ہمرسانی کی کیا طاقت ہی یہہ تحفہ
میرے جٹہانی کے بدولت تمکو میسر ہوا ہے بہرحال حصہ دار ہون بعد اس چرتر کے خدمتگاران نی رسوئی طیار
ہونی کی خبر پہنچائے دونو متروں نے باتفاق بہوجن کیا غرض اسیطرح سات روز بکمال خوشی اور فرحت سے گذر گئے
بعدازان سُدامان جیو نے درخواست رخصت کی کرے اور بعد مبالغہ رخصت ہوئے بہگوت تادور واسطے پہونچانی کی گئے
اور وقت رخصت کچہہ سُدامان جیو کو نہ دیا سُدامان جیو اپنے دلمین کہنے لگے کہ آخر تو گوالیون کے گھر پرورش پایا
ہے کیا ہوا کہ اب راج وغیرہ حاصل ہو گیا اگر کچہہ مجکو دیتے تو کیا خزانہ کم ہوجاتا تہا اور خوب ہوا کہ کچہہ نہ دیا اب اوس
عورت سی کہ جسنے زبردستی بہیجا تہا کہونگا کہ دولت کو خوب احتیاط سے رکہہ کہ بہت سا خزانہ ملا ہے اور پہر دلمین
کہنے لگے کہ شاید بہگوت نی اسواسطی کچہہ نہین دیا کہ بسبب دولت کی بہجن مین خلل نہ پڑجاوے غرض ایسے ایسے
خیالات کرتے ہوئے اپنی گانو کے نزدیک آئے دیکہا کہ دوارکا سی بہی ہزار گونہ بہتر طلا و جواہرات کی عمارتے
ایسے کہے دیکہے تہے نہ سنے تہے لوگون سے پوچہا کہ کسکا شہر ہے اور کیا نام ہے جواب دیا کہ آپ کا ہے
شہر ہی اور سُدامان پور نام ہے اس گفتگو مین تہے کہ غلام اور کنیز دوڑے اور دست بدست سُدامان جیو کو محل
لے گئے سو سیلا آکر قدمون مین پڑے اور سُدامان جیو اس بہگوت کرپا کو دیکہہ کر جو طعنہ کہ بہگوت کو دئی تہے
اونکا افسوس کرنے لگے دولت وغیرہ کے سکہہ سے ہرگز بہجن اور آرادہن کو نہ بہولے بلکہ
زیادہ تر مصروفیت ہوئے بہگوت کے ایشرتا کہ اچت وانت وسچدانند گہن پرماتما پورن برہمہ ہے خیال
کرکے پہر اس کرپاتا و دیالتا و بہگت بتسلتا اور متر بہاو کے نباہ کو دیکہہ سن کر جو نر پرآنند مین مگن نہین ہوتا اوسے
ناحق پیدا ہو کر اپنے والدہ کے حسن کو ضائع کیا اور جسکے آنکہون مین پریم کا جل نہین آتا تو وے آنکہین کورہ ہے

کنہا برج گوال بالون کے

نند نندن مہاراج کے سنگے شمار گوال بال سکہا ہین اونمین

سری داماں ومدھو श्रीदामा مدھو ومنگل मंगल وسوبل सुबल وسوباہو सुबाहु وبہوج भोज
ارجن ومنڈل अर्जुन منڈل मंडल آٹھہ سکہا پرم متر اور ہروقت پاس رہنے والی سرمنشہ دیگر سکہاون کے ہین جیسے
رادہکا جیو کے ساتھہ للتا بشاکہا وتسیا ملا وغیرہ آٹھہ سکہے ہین علاوہ از بی شمار سکہا نندگورہ کی رکتک रक्तक وپترک
पत्रक وپتری पत्री ومدھوکنٹھ मधुकंठ ومدھوبرت मधुव्रत ورسال रसाल وبسال विशाल وپریم کد
प्रेमकंद ومکرند मकरन्द وانند आनन्द وچندرہاس चन्द्रहास وپید पयद وبکل बकुल ورسدان रसदान
وسارداہدہ सारदाबुद्धि وغیرہ اگرچہ سکہا بہاو رکہتے ہین لیکن خدمتگذار رہے اور فرمان بردار رہے ہین
درخانہ وجہ دربن ہروقت حاضر رہتے ہین سکہا بہاو والون کے جسقدر بہاو متفرق ہین اون سب مین اول رجہ برج کے
گوال بال سکہاؤن کو ہے کسواسطی کہ اونکو اوس درجہ سی کمی وبیشی نہین ہوتے بہگوت کی نت بہار مین شامل
رہتے ہین اور سب گولوک باشندے ہین جب بہگوت کا اوتار ہوتا ہے وی بہی ہمراہ آتی ہین اگر کوئی شخص مہما بہگوت
یا بہگوت چرترون کی لکہہ سکے تو اونکی مہما لکہنے کا بہی دعوے کرے ورنہ جیسے اپار مہما بہگوت کی ہے ایسی ہے
اونکی ہے قطع نظر اونکی مہما کے اونکے چرتر اور کتہا پرم پوتر کا یہہ مہاتم ہے کہ جو کوئی وہو کہہ سے نہے اونکے
کہیل وتماشا وہنسے وٹہٹہ وٹلے ٹہلکلفے وغیرہ بال چرترون کو سنتا ہے یا گان کرتا ہے تو بہگوت زبردستی سی اپنے
بہگتے اوسکو عطا فرما کر اوسکے قابو مین ہوجاتے ہین سکہا بہاو کے چرتر اسقدر رنلے شمار ولا انتہا ہین کہ شیش اور سارد ا
بہی نہین بیان کرسکتے واسطے پوتر ہونے اس ترجمہ کے ایک دو چرتر مختصر لکہتا ہون جب بن مین واسطی گئو چرانے
کے جایا کرتے تو دو فریق ہو کر کہیل شروع کیا کرتے ایک روز فریق بلدیو جیو کا جیتا اور خود بدولت کا فریق ہارا
بموجب شرط کے ایک ایک سکہا ہاری ہوے نے ایک ایک سکہا جیتے ہوئے کو اپنے چڑہی چڑہایا سری
داماں جیو کے حصہ مین خود بدولت آئے جہاں پہونچانی کی شرط تہے جگہہ دور تہی تہوڑی دور چلکر بسبب نازک بدنی
اور کم زوری کے نند نندن مہاراج کو عرق آگیا اور ہار گئے تب اول تو سری داماں کے خوشامد کری کہ
دور تک لیجاؤنگا جب نمانا تو دہمکایا کہ کل کو مین تیرے خوب خبر لونگا جب اوسپر بہی سری داماں جیونی کچہہ خیال کیا
تو شرارت شروع کی لیکن سری داماں جیو ایسے استاد تہے کہ ایک قدم بہی معاف نکیا اور جہاں تک شرط
قرار پائے تہے وہاں ہی تک لے گئے جب سری نند نندن مہاراج متہرا مین حسب الطلب راجہ کنس تشریف

لے گئے تو مشاک وجانور وغیرہ پہلوانان پرزور اور فیل مست کو بلا محنت و تکلیف ایک لحظہ مین قتل کر ڈالا اور آو
اکہاڑہ مین جب نوبت کشتی کے ساتہہ چرج گوال بالون کے پہونچی تو کبہی خود بدولت اونکو زمین پر ڈال دیتے
تہے اور کبہی وے ایسے خبر لیتے تہے کہ زمین سے اوٹہنے کے تاب وطاقت نہین رہتے تہے واہ واہ بہگت
بتسلتا اور پریت کے پورنا جب سورج گرہن مین گورو چہتر پر بہگوت دوارکا سے آئے تو سب برجباسی بہی آئے تہے
باہم گربعد مدت ملاقات ہوئے اور ون نے تو حسب اپنی اپنی محبت اور بہاو کے ملاقات کی اور بہگوت سکہا اون
اپنے رنگ مین رنگے ہوئے مستعد اپنے داو اور پوت لینے کے ہوئے اور وہ رنگ بہگوت گنانت ربکا
کو نہ ہے ایسا چڑہا اور اسقدر محبت کے دریا مین غرق کر دیا کہ پریم کا جل آنکہون سے جاری ہو کر چرنون تک پہونچا
کہتا ہے गोविदस्वामी کوبند سوامین مہاراج کے سکہا بہاو کا چرتر بہگوت بہگتون کو تو پریم آنند کا
دینے والا ہے اور جو شخص بہگت نہین اونکو بہگتی کا دینے والا سوامین ممدوح اوس بہاو کے آرادہنا سی ہو رہے
ہے عرصہ مین اوس درجہ کو پہونچے کہ گوردہن ناتہہ جیو کے ساتہہ ہمیشہ کہیل اور بازے مین مصروف رہ کر آنند لیتے
پرم ستر کے روپ انوپ مین مگن رہا کرتے تہے ایک روز گلی ڈنڈہ کہیل رہے تہے جب داو گوبند سوامین کا آیا
تو نٹ ناگر مہاراج بہاگ کر مندر مین آگئے گوبند سوامین پیچہے دوڑے آئے اور لگے بہگوت کے مور ستے
پرمارے اودہر سے بہگوت کے حمایتی یعنی پوجاریان مندر دوڑے اور کمال گستاخی از جانب گوبند سوامین
سمجہہ کر دکہی دیکر مندر سی باہر نکال دیا ملک بہگوت سی ملکہہ جانا گوبند سوامین تالاب کی کنارہ رستہ پر آکر بیٹہہ رہے
اور گالیان دیکر کہنے لگے کہ اب تو حمایت مین جا بیٹہا بہلا کبہی تو نکلے گا ایسے خبر لونگا کہ یاد رکہے گا نند کنور مہاراج
کو فکر ہوا کہ اب یہہ بی طور میرے تلاش مین ہے اور مجہہ سے بلا ین ہار اور کہیل رہا نہین جاتا جب باہر جاؤنگا نہ معلوم
کیا کریگا سو اس فکر مین کچہہ نہ کہایا اور گسائین ٹہل ناتہہ جیو سی کہ پرم بہگت تہے کہا کہ مجہہ سے بسبب خوف
گوبند سوامین کے کچہہ کہایا نہین جاتا اگر مجکو کچہہ کہلانا منظور ہے تو گوبند سوامین کو راضی کرو اگرچہ داو گوبند
سوامین کا تہا لیکن بسبب بے خبری کے مین مندر مین چلا آیا اب وہ ناحق مجکو گالی دیتا ہے اور جب باہر جاونگا
نہ معلوم کیا کریگا سو جب اوسکا غصہ دور ہوگا تب مجکو کچہہ کہانا پینا سوہاے گا ٹہل ناتہہ جیو دوڑے گئے خوشامد
کر کے اور زبردستی سے گوبند سوامین کو منا کر لائے اور مندر مین بہگوت کے پاس بہیجدیا وہان جب سلوک دونون کا ہو گیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta ...

اور باہر گرد و نواح سے گلے لگ کر لی تب نند لعل مہاراج نے بہوگ لگایا ایک دفعہ گوبند سوامین واسطی رفع حاجت بشری کے
جنگل مین گئے تہے جب بیٹہے تو خود بدولت نے جاکر اور دور کہڑے ہو کر آکہہ کے پہل مارنے شروع کیے اور اسی قسم کی
اور کچہہ شرارت کرے گوبند سوامین نے اوسحالت مین اوٹہکر ایسے آکہہ پہل مارے کہ جمونہہ مہاراج تنگ ہو کر بہاگ گئے
کے مستعی ہوئے اتفاق سے گوبند سوامین کے والدہ تلاش کنان آگئین تب گوبند سوامین پردہ کرکے گہر کو گئے اور
ڑاے رفع ہوئے ایک دفعہ بہگوت مندر کو بہوگ کے واسطے تہال جاتا تہا گوبند سوامین کہ راستہ مین بامید پرشاد بیٹہے
تہے پوجارے سے مستدعی ہوئے کہ اول ہمکو بہوجن دو بعد ازان بہگوت نند نندن کیواسطی لیجانا پوجارے نے
انکار کیا گوبند سوامین اوسکے ہاتہہ سے تہال چہین کر تمام سامگرے تہال کے کہاگئی اور روانہ ہوئے پوجاری غصہ ہوتا
ہوا گسائین جیو کے پاس آیا اور کہا کہ مین پوجا وغیرہ سے باز آیا گوبند سوامین بہوگ کا تہال لوٹ لے گیا گسائین جیو نے
گوبند سوامین کو بولا کر پوچہا کہ یہہ کیا زیادتی ہے گوبند سوامین نے جواب دیا کہ تم اپنے لالا کو اچہے اچہے بہوجن
کرا کر مستعد سیر اور کہیل اور لڑاے کا کر دیتے ہو اور وہ پہلے جیت چالاک ہو کر بن کو چلا جاتا ہے مجکو جو بہوجن نہیں
ملتا ہے تو اوسکے تلاش کرتا ہوا تمام جنگل مین حیران و پریشان پہرتا ہون پس اوسے پہلے کس واسطے مستعد ہو
رہون گسائین جیو نے سنکر پرتاپ اور بہگتے اور سکہا ہاو گوبند سوامین کا پوجارے سے بیان کیا اور
برے آیندہ تاکید کردے کہ اونکے رضامندے سے بہگوت کے رضامندے تصور کری تصنیفات گوبند
سوامین کے بہگوت مین ایسا جلد دل لگا دیتے ہین کہ گویا مول منتر ہین واضح ہو کہ نند داس جیو کے کتہا مندر جہ کیرتن ششہا
[illegible]
مین اشٹ چہاپ کے نام جو تحریر ہوے تو اوسمین دو نام کے غلطے ہے صحیح نام حسب نوشتہ تلسی شبدا رتہہ پرکاش
گرنتہہ مصنفہ گوپال سنگہ جیو کے یہہ ہین سور داس کرشن داس پرمانند کنبہے داس اور یہہ چارون بہگت
بلبہہ آچارج کے چیلہ تہے چتربہوج داس چہیت سوامین نند داس گوبند سوامین یہہ چارون شہل ناتہہ
خلف الرشید بلبہہ آچارج جیو کے چیلہ تہے غرض آٹہون بہگت موصوف بلبہہ کل سے فیضیاب ہوئے اور اونکے
گرنتہہ گوکل اور بلبہہ آچارج جیو کے سمپردامین ملتے ہین درینصورت یہہ گوبند سوامین نہے اشٹ چہاپ مین ہین

کتہاه गंगग्वाल گنگ گوال چیلہ برجنا تہہ جیو سکہا بہاو کے پرم بہگت اور کسے سکہی کا

اوتار ہوئے جنہون نے برج کے چرتر اور سب سکہے اور بہگوت سکہاونکا مفصل حال بیان کیا نند نندن مہاراج کے

تہہ کہیل کا جو پریم آنند اوسکے رس مین ہر وقت مگن رہتے تہے برج بہوم جان سے زیادہ عزیز تہے اور بہگوت چرنون مین نہایت پریم اور محبت رکہتے تہے بہگوت کیرتن یعنے علم موسقے مین ایسے ہوے کہ اوس عصر مین ثانی کوئی نہ تہا ایک دفعہ بادشاہ کا گذر برندابن مین ہوا اور تعریف اونکی گانی کی سنکر بولایا زبردستی آبے اور بہہ آجارج ہہے اوسوقت ہمراہ تہے بسبب ہونے وقت دوپہر کے راگ سارنگ گایا کہ بادشاہ اور حاضرین سب ازخود رفتہ ہوگئے اور ہر یک بہگوت کی پریم مین محو بادشاہ یہہ پرتاب دیکہہ کر دست بستہ کہڑا ہوا اور کمال آرزو سے درخواست کرے کہ میرے ساتہہ چلو جواب دیا کہ برج بہوم کو چہوڑ کر نہین جا سکتا جب مبالغہ از جانب دنیا زیادہ ہوا تو بادشاہ قید کرکے دلّے مین لی آیا اور نظر بند رکہا راجہ ہرداس قوم راجپوت تو ورنی خبر پائی او سفارش کرکے چہوڑا دیا فی الفور برج مین آے اور اپنے پریم ستر کو دیکہہ کر جان تازہ پائی   لقب گوال بسبب کہابہا اوکی مشہور ہوا

نشہا بست و سیوم در بیان تعریف سرناگتی و آتم نویدن محتوی بر کتہا دہ بہگت

आत्मानि विदन   शरणागति

सन्वन्तर

سری رگہنندن سوامین کے چرن کملون کے چہتر اور چنور رکہا کو ڈنڈوت کرکے منونتر اوتار کو بندنا کرتا ہون کہ تہہور مین وہ اوتار دہارن کرکے سب دہرمون کا ایجاد کیا قبل از تحریر بیان سرناگتے و آتم نویدن کے ایک بات لایق تحریر ہے کہ جو بندن نشہا کی اوپاسنا مین وہ بہی اسی نشہا مین تحریر ہون گے وجہہ یہہ ہے کہ حقیقت مین بندن سے مراد تصدق ہونے کے ہے اور بندن و سرناگتے مین صرف اسقدر فرق ہے کہ بندن تو ظاہری رسم تصدق اور ارپن ہونے کو کہتے ہین اور سرناگتے ظاہر و باطن دونو کو ارپن اور بہینٹ کرنے کا نام ہی جسطرح کیرتن و سمرن کہ کیرتن تو اوسکو کہتے ہین کہ جو بہگوت کا نام اور جس صرف زبان سے ادا ہووی اور سمرن اوسکا نام ہے کہ جو دل سے یاد ہو حقیقت مین دونو بات کا مطلب یاد کرنی سی ہی خواہ زبان سے ہو خواہ دلسی اور اسیواسطی کیرتن نشہا مین سمرن کو نہے شامل کرکے لکہا گیا ہے اسیطرح بندن نشہا کو بہی شامل سرناگتے کی کیا گیا اور یہہ بہی واضح رہے کہ سرناگتے اور آتم نویدن ایکبات ہے کہ اسکا بیان اسی نشہا مین مفصل ہوگا بعض اوپاسک اور بالخاص سنپردا والی واسطی حصول بہگوت کے سرناگتے کو مختار مانتے ہین اور کہتے ہین کہ بہگوت دو طرح سی ملتا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

ایک تو بھگتے سے اور دوسرے سرناگتے سو بھگتے کے لائق تو وے شخص ہین کہ جنکو اپنے تدبیرات کا بھروسا کامل ایسا ہو کہ اس جنم خواہ دس خواہ پچاس جنم مین اپنی پُرشارتھہ یعنے بھگوت آرادہن وغیرہ سی ضرور بھگوت کو پراپت ہونگی اور بھجن کے اعتقاد اور بھروسہ سی جمراج وغیرہ کا کُچھہ خوف نہین رکھتے اور اگر اس جنم مین اونکا مطلب حاصل نہو تو جنم ہا آئندہ سی یہہ خوف نہین کہ ہمکو بھگوت بھگتے نہو گے بموجب قول بھگوت گیتا کی کہ ابتک جنمون مین سدّہی کو پراپت ہو کر پرم گتّے کو جاتا ہے دوسرا قول کہ اے ارجن میرے بھگت کا ناس کبھی نہین ہوتا او رعلی ہذالقیاس صدہا قول بھاگوت و گیتا و دیگر پورانون کے ہین سرناگتے وہ جنہر ہے کہ جسوقت بھگوت مین اعتقاد کامل کر کے سرن ہوا اور اس لوک اور پرلوک کا بوجھہ بھار بھگوت کی اوپر ڈال دیا اوسیوقت سی اوس شخص کو نہ کسی تدبیر کی ضرورت ہے نہ پُرشارتھہ کے اور اگر کچھہ تدبیرات اور پُرشارتھہ کا بھروسا اس شخص کو باقی رہا تو اوسکے سرن ہونی مین خامی ہی بلکہ اوسکا نام سرناگتی نہین اور نہ سرناگتے اپنا ثمرہ بخشتے ہی جسطرح ہنومان جیو کو اندرجیت لیسر راون نے برہمہ پہانس مین کہ ایک رسی باریک تہی باندہ لیا تو اور کچھہ تدبیر نہ کی اور اوسکو یقین کامل رہا کہ اس برہمہ پہانس سی کبھی نہ چھوٹے گا چنانچہ حسب اعتقاد اوسکے ہنومان جیو بندہی ہی جب وہ یقین جاتا رہا یعنی مضبوط رسون سی ہنومان جیو کو باندہا تو ہنومان جیو اوس برہمہ پہانس اور رسون کو توڑ کر نکل گئے اسیطرح بھگوت سرن ہو کر کچھہ اور نہ ہے اعتقاد واسطی رہائے کے سمجھا تو سرناگتے کا سروپ کہان باقے رہا سالکان بھگتے مارگ کا یہہ سدّہانت ہے کہ سروَن کیرتن وغیرہ جو بھگوت بھگتے ہین اونمین پریم اور عشق کا ہونا ضرور ہے جب وہ عشق کمالیت اور مستقل درجہ کو پہونچ جاے گا وہی ثمرہ ہی اوسی آئندہ کُچھہ عمل باقی نہین رہتا اسیطرح سرناگتی والی سرناگتے کو کہتے ہین کہ جب سرناگتے کا عشق کمالیت کو پہونچ جائگا وہی ثمرہ ہے اوسکے بعد حاجت کسی سادہن اور عمل کے نہین اب تنقیح اسباب کی واجب ہوئے کہ سرناگتے اور آتم نویدن مین کیا فرق ہی اگر کچھہ فرق نہین تو گفتگو باہم کر سرناگتی اور بھگتے مارگ والون کے کیا ہی سو واضح ہو کہ سرناگتی و آتم نویدن ایک بات ہی اور اوسی کو پرپتّی اور نیاس اور تیاگ کہتی ہین جسطرح سبو جیہ کے چند نام کلس و کمبہ و گھٹ ہین اسیطرح اوس سرناگتے کے چند نام مصرحہ بالا ہین صرف ایک گفتگو کا فرق باہم گر یہہ ہے کہ سالکان طریق بھگتے نے تو سرناگتے کو ایک جُزو بھگتے کا سمجھا یعنے یہہ کہتے ہین کہ بھگوت سرن ہو کر یا تسل یا سرنگار یا سروَن یا کیرتن وغیرہ بھگتے

त्याग न्यास प्रपत्ति

کا کرنا واجبات سے ہے کہ اوس بھگتی سے مغفرت ہوگے اور سرناگتی کے اوپاشکان نے سرناگتی کو ہے واسطے معفرت کے
کے مقدم سمجھا اور کہتے ہین کہ بعد سرناگتی ضرورت کسی اور بات کے نہین سرناگتی ہے سب کام دونو جہان کا کردیتی
ہے واضح ہو کہ یہہ سدہانت دونو فریق کے اعتقاد کا مندرج ہوا لیکن جسحالت مین کہ اوپاشکان سرناگتی کو بلا سیوا پوجا رودان
کیرتن وغیرہ گزیر نہین اور نہ اوپاشکان سروں کیرتن وغیرہ کو بلا سرناگتی کچھہ چارہ ہے لہذا گفتگو و فرق مصرح
بالا براے نام وبراے ترقی اعتقاد متصور ہے جہا و تعریف سرناگتی شتھا کے کستی لکھے جاتے ہیں کہ
ماحصل و انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی ہے بھگوت نے اسکند چہارم پرپنجن کتھا مین فرمایا ہے کہ سکھا دا آتم نویدن
کو مین خود تعلیم کرتا ہون اسسے ثابت ہوا کہ مآل اور انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی ہے یعنی آتم نویدن ہے
جہان تک جو منتر دیکھنے مین آتے ہین سب مین سرناگتی کو مقدم رکھا ہے تصریح اوسکے یہہ ہی کہ بعض منتروں مین تو لفظ
سرناگتی کا صاف مندرج ہے کہ مین سری کرشن یا لچھمی نارائن یا رام چندر کے سرن ہوں اور بعض منتروں مین نمہ لفظ
لکھا ہے اور نمہ کے معنے ڈنڈوت اور بندن کرنے کے ہین اور بندنا کی مُراد ارپن خواہ بھینٹ خواہ نویدن کرنی جسم کی ہے
کہ جسکو قربان اور تصدق ہونا کہتے ہین پس جسحالت مین کہ ڈنڈوت اور سرناگتی و آتم نویدن ایک ہی بات
ہے اور ایک ہی اونکا انجام ہے تو ثابت ہوگیا کہ سب منتر بھگوت سرناگتی کو بیان کرتی ہین اور سرناگتی
سب جگہہ مقدم رکھی گئی ہے اور چونکہ حصر سب اقسام بھگتی اور اوپاشنا کا صرف اوپر منتر کے ہی اور منتروں مین
سرناگتی کے تقدم ثابت ہوے تو کوئی شک نہ رہا کہ سرناگتی سب اوپاشنا اور سب طریق بھگتی مین مقدم تر
اور تقدم سرناگتی اوپاشنا اور شاستروں مین ایسی ہی ثابت ہے کہ بھگوت نے گیتا جیو مین فرمایا ہی کہ جو میری سرن
ہوتے ہین سے میری مایا کو اوترتے ہین جب بھگوت سری کرشن مہاراج اوپدیش گیان اور بھگتی و بیراگ و جوگ
و کرم کا ارجن کو کرچکے تو فرمایا کہ جو سب دہرموں مین پوشیدہ رکھنے کے بات ہے وہ تجھہ سے کہتا ہوں
کہ میرا عزیز ہے اور ذی عقل ہے سب دہرموں کو چھوڑ کر مجھہ ایک کے سرن ہو مین تجھکو سب پاپوں سے
فی الفور چھوڑا دونگا اور اس سرناگتی اوپدیش کے بعد کوئی اور اوپدیش نہین کیا تو معلوم ہوگیا کہ سب دہرموں کا
اخیر درجہ اور انجام سرناگتی ہے اوسکے بعد کوئی اور بھاگوت دہرم نہین اور سب بھگتی خود بخود سرناگتی
سے حاصل ہو جاتی ہین خواہ اوسکا ضمیمہ ہین جب بھکن بھگوت سرن آیا تو سنگرہو وغیرہ فی صلاح اوسکی قید

کرنے کے کہ بہگوت نے فرمایا کہ جو شخص میرے سرن ہو کر یہہ کہتا ہے کہ تیرا ہون اوسکو تمام مخلوقات سے ہر دو
جہان نسے اوسوقت بی خوف کر دیتا ہون یہہ عہد میرا ہے اور یہہ ترجمہ سلوک بالمیک راماین کا ہے و نیز واضح رہے
کہ یہہ دو نو سلوک یعنی اخیر گیتا جیو و بالمیک راماین کا منتر ہے شمار ہوتے ہین درینصورت بموجب بہگوت بچنون کے خوب
ثابت ہوگیا کہ سرنا گتی ہے واسطے مغفرت کے وافی اور کافی ہے قطع نظر ازان از روی شاستروں کے ثابت ہی کہ
گجیج اور بہکن نے کسیطرح کا کوئی سادہن نہین کیا صرف بہگوت سرن ہوئے تہے کہ اوسکی بدولت مراد ہر دو جہان پر فایز
ہوئے عام رواج ہے کہ کیسا ہی گنہگار اور نالایق کسے کے سرن جاتا ہے تو اوسکے عیوب پر ہرگز نگاہ نہین ہوتے
سب سے اول اوسکے کاربرارے پر نگاہ ہوتی ہے اسیطرح یہہ جیو سب بہروسہ کو چہوڑکر اگر بہگوت سرن ہوگا تو وہ
پرماتما کہ سب قاعدون کا جاننے والا ہے کیون نہ مراد دو نو جہان کے بخشدیوےگا درینصورت با وجہ از روی قیاس و وجہ از روی
تمثیل و وجہ از روی رواج و وجہ از روی منقول یعنے ہر چہار پرمان سے خوب یقین ہوگیا کہ بہگوت سرنا گتی خود مختار و مطلق
العنان و مالک واسطے مغفرت کی ہے کچہہ ضرورت کسے اور سادہن کے نہین سو اوس سرنا گتی کا حقیقت مین تو
سروپ یہہ ہے کہ ہر دو جہان کے حصول کا فکر اپنے ذات سی دور کرکے اور بہگوت کی اوپر سب بوجہہ بہار اپنا ڈالکر
اپنے آپکے یعنے خود ے کو بہگوت کے شرن یعنی بہیٹ کر دینا اور مستقل یہہ اعتقاد ہر وقت بنا رہنا کہ بہگوت سرنا گتی
سی اس لوک اور پرلوک کے سب کام خود بخود ہو جاوینگے مجکو کوئی تدبیر کرنی نہین چاہیئے میرا فکر خود بہگوت کو ہے
اور جسوقت جیو بہگوت سرن ہوتا ہے بی شمار جنم ہای گذشتہ کی گناہ اوسیوقت دور ہو جاتے ہین لیکن بعض سرنا گتی
یہہ فرق کے تفصیل کرتے ہین اول یہہ کہ وقت سرنا گتی سے جو بہاگوت دہرم شاستروں مین لکہے ہین اونکا عمل کرنا دوم
جو بہاگوت دہرم سی خلاف دہرم ہین اور شاستروں نے اونکے ممانعت لکہی ہے اونکا ترک کرنا اور بہگوت بہگتو
محبت اور سیوا کا ہونا سیوم یہہ یقین واثق رکہنا کہ مین جو بہگوت کے سرن ہون بہگوت میرے سب گناہون پر نظر
نہ کرکے ضرور رچہا کرینگے چہارم سوائے بہگوت کی ہر دو جہان مین کسی کو رچہا اور حفاظت اور بہتری کیواسطے
خواب و خیال مین قبول نکرنا اور نہ سمجہنا پنجم بہگوت کے مورتے مثل سالگرام وغیرہ یا تصویر یہ سروپ بہگوت کے سامہنے
کہڑا ہوکر اپنے عاجزے اور گناہ بیان کرنے کہ ہی بہگوت مین گنہگار اور عاجز ہون سوائے اپکے میرا کچہہ ٹہکانا
اور آسرہ نہین اور چونکہ آپ پتت پاون اور دین بتسل ہین تو یہہ ایک تعلق ہی آپسے رکہتا ہون کہ مجہہ سی زیادہ

پت اور دین کوے نہین سیراا و دہار آپ سے ہے ہوگا ششم اپنے آتما یعنے خودی یا ہستیے یا ظاہر باطن کو بالکل
بہگوت سمرپن یعنی نذر کردینا سو اس قسم کے سرناگتی بی شک بلا دیگر کسی سادہن وغیرہ کے اس سنسار سمدر سے ایک
لحظہ مین اوتار دیوی گی ہی رگہنندن سو آمین ہی ین تبل ہی پت پاون ہے ادہم اودہارن مہاراج جیسا ہون آپکا ہون
میرے اوپر بہی نظر رحم کی ہو کہ آپ کا جنتون دنرات کرتا رہون جو سروپ بیکنٹہ کا دہام نشٹہا مین مندرج ہوا اوسکے
بتدہ مین خاص مکان اور سخدہام بہگوت کی بہار کا ہے کہ ہزار اوسکے کہنبہ ہین اور ہر درو دیوار اوسکی دبے یعنی روشنی اور
نور کی جواہرات سی صبح اور منقش ہے اوسکی بیچ مین سہنسر دل کمل اور ہر یک دل مین یعنی برگ منتر روپ ہے یعنی ہر یک دل
تو چند چند منتر مین یہی بجای دل کی ہین خواہ ہر یک دل پر وہی منتر منقش اور لکہی ہوئی ہین اوسکے اوپر ششش جیو ہماراج
بجائے مسند کی اور ششش جیو کی اوپر سری لچہمین نراین پرم سوبہا اور رادہرج کے دہام براجمان ہین بہگوت کی سروپ اور
روشنے اور نور کے روبرو کروڑون برہمانڈ کی سورج اور چند رمان ایکدفعہ روشن ہوکر روشنے کرین تو کروڑسی کروڑ ہین
حصہ کو ہی نہ پہونچین چرن کملون کے نکہ یعنی ناخن کہ جنکا شیو اور برہما دہیان کرکے کرتارتہہ ہوتی ہین اور ونکی کا
مقام شاستروں نے اونکو لکہا ہی ایسی روشنے بخش ہین کہ گویا واسطی روشنے قلوب بہگتون کے کوٹان کوٹ ہمارمن
یعنی جواہرات جمع ہین نچی سی اون چرنون کو ایسے سرخی ہے کہ جسقدر روشنے اور آبہا سب برہمانڈون مین ہی
سی ظاہر ہوی ہی اور اوپر سے وہ منوہر سوبہا اون چرنون کی ہے کہ سب بہا اوسکی متعلق ہین کرٹی اور رکہو وبراجمان
پیتامبر وہان کسی ہوئے اوسپر چندر گہٹا جگیو پویت سوبہت جواہرات اور تلسی پتر اور پہولون کی مالا کوستبہ مین
कौस्तुभ
कुंडल
کہنہ مین ہر چہار ہاتہون مین کرے پہونچے بازوبند وغیرہ زیورات وسنکہ چکر گدا پدم سوبہایان چہرہ تابندہ اور درخشان
تلک مزین براکرت کنڈل کانون مین سرپر کریٹ مکٹ پیتامبر وغیرہ کی پوشش من بہاون سر نقش کا نشان
मकराकृत
श्रीवत्स
سینہ پر ملک حور لچہمین جیو بائون طرف ویسی ہی سوبہا سے چرن سیوا مین براجمان لسوک سیفن وغیرہ پارکھد
خدمت گذاری مین حاضر کہتا اکرور جیو کو شاستروں نے بندن نشٹہا کی اوپاشکان
अक्रूर
مین لکہا ہے سپہلک جدونس کی بتر پوتر تہی اگرچہ اتفاق اونکے رہنے کا مہا کو سنگ یعنی کنس کے راج کاج مین
تہا لیکن چونکہ بہگوت چرنون مین اعتقاد کامل رکہتے تہے اسواسطی وہ صحبت ناقص کچہ نقصان نہین کرسکتے تہی
بلکہ اون لوسنگیون کو اکرور جیو کے قدم باعث برکت وحیات تہے جب کنس نے واسطی لانی سری برج چند مہاراج

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta ...

کے اکرور جیو کو بہیجا تو کمال خوشی سی جسم مین نہ سمای بدین امید کہ اسی بہانہ سی اون چرن کملون کو دیکہونگا کہ جو شیو
اور برہما دک کے سوآمین اور رمالک ہین اور اوس چندر مکہہ کو دیکہہ کر میرے آنکہین سوپہل ہونگی کہ جسکے واسطے
سب برج سندرے مثل چکور ہو کر انوپ روپ کے پان سی تریپت نہین ہوتے اور جب ڈنڈوت کرونگا تو اون ہست کملون
سی مجکو اوٹہا کر ہردے سی لگاوینگے کہ جنکا سایہ مثل کلپ برکچہہ کے ہمیشہ بہگتون کے سر پر رہا ہے ایسے منورتہہ کرتے
ہوئے جب برندابن کے نزدیک پہونچی تو نشان قدوم بر جبہو گہن مہاراج کا پہچان کر نہایت جذبہ محبت دپریم سے
بیتاب ہو گئے اور اپنا سوآمین اِشٹ دیو اون نشانات کو جان کر ساشٹانگ ڈنڈوت کری غرض پریم اور اومنگ
مین بہرے ہوئی جہان جہان نشان دیکہا وہان ہی ڈنڈوت کری اور نشہ محبت مین مست و مدہوش نند جیو کی گہر پہونچی سرے
بہگت تبل مہاراج فی دلی محبت جانکر خواہش اونکی پورن کے اور نہایت شوق سی معہ بلدیو جیو کی اونسی ملی جب صبح
کو معہ نند جیو مہاراج اور بال گوپالون کے روانہ ہو کر جمنا جیو پر پہونچی تو اکرور جیو محبت کے یہہ شبہ ہوا کہ سری کرشن مہاراج
اور بلدیو جیو پرم سکمار اور سوبہاییمان بالک ہین کیا نادانی کرتا ہون کہ مجمع پہلوانان بی رحم و جوانان تیز و رکنس مین لئے
جاتا ہون سری جان راے مہاراج کو رفع کرنا اس اشتباہ کا ضرور ہوا اور بروقت اشنان اکرور جیو کو یہہ چرتر دکہایا
کہ چند دفعہ بہگوت کو معہ بلدیو اور تمام سماج کے جمنا مین اور رتہہ پر ہر دو جگہہ دیکہا اور پہر یہہ دیکہا کہ خود بدولت شش بہجایا
پر پیام سندر سروپ کریٹ مکٹ مکراکرت کنڈل و دیگر زیورات مناسب ہر یک جسم کی اور کوستبہ مین اور پیت امبر
پہنے ہوئے سنکہ چکر گدا پدم ہاتہون مین لئے براجمان ہین برہما شیو جم کال چہہ راجہس گندہرپ وغیرہ خلایق
وبراسان ہر چہار طرف کہڑے استت کرتی ہین اور وہ دیکہا کہ جو کبہی نہ سنا تہا اکرور جیو کا شبہ فوراً رفع ہو گیا
اور جمنا جیو سی باہر آکر نہایت پریم سی ڈنڈوت کری اور روانہ طرف متہرا کی ہوی بعد قتل کنس کے خود بدولت نے
اپنے قدوم سے اونکے گہر کو مشرف کیا اور بہگتی کا بر دیگر معہ خاندان کر تارتہہ کر دیا جب بہگوت متہرا جیو کو چہوڑ کر دوارکا
مین تشریف لی گئی تو جادوان کو بہ سبب معلوم ہونی پرتاب اور بہگتی اکرور جیو کے نئی اعتقادی اور دشمنی ہو گئے
اور مقدمہ سمنتک من جب اپار بہگوت کی اکرور جیو کا نشی کی طرف چلی گئی اوسیوقت دوارکا مین ایسی آفات
स्यमंतक
نازل ہوئین اور قحط پڑا کہ سب عاجز ہو گئے اور جب اکرور جیو تشریف لائی تب آفات رفع ہوئین ایک اور
پرتاب بہگوت بہگتی کا لایق تحریر اور غور ہے کہ سمنتک من ندکور ایسے ہے کہ جہان رہتے تہے آٹہہ بہار طلا ہر روز

خود بخود موجود ہوتے تہے اور مفلس وغیرہ نزدیک نہین آتی تہے لیکن بخس ہے اس شدت سی تہی کہ جہان رہی اوسے
کا نقصان کیا یعنی اولا ستراجت مارا گیا جب اوسکا بہائی لیکر بہاگ گیا تو وہ نہ ہے کام آیا جب جاموںت کے پاس گئے
تو وہان اگرچہ بسبب بہگوت بہگت ہونی جاموںت کے زیادہ خلل نہ کرسکے الا جاموںت کو ہزیمت تب بہی نصیب ہوئے
پہر خود بہگوت کی پاس گئی تو بلدیو جیو کو شک بہگوت کے جانب سے ہو گیا الا جب اکرور جیو کی پاس گئی تو سب نحوست رفع ہو گئے
اور پورن پہل نیک ہوا ایسے چرتر ونسی بہگوت اپنی بہگتی کا پرتاپ ظاہر کرتی ہین ورنہ سب کو معلوم ہے کہ بہگوت ایک لحظہ مین کو ٹان کو
برہمانڈ کو ظاہر کرکے پہر ناس کرسکتا ہے اوسکو نحوست اور غیر نحوست سے کیا واسطہ کتہا विंध्यावली بندہاولی پٹرانی راجہ
بل پرم بہگت اور پتی برتا ہوئے جسوقت راجہ بل سی بہگوت نی درخواست تین قدم زمین کے کرے اور شکر جیو نی راجا کو سمجہایا
کہ یہہ بشن ہار این ہین اوسوقت یہہ رانی نربہر پریم مین پورن ہو گئے اور اپنے اور راجا کے بہاگ کی بڑائی کرتی ہوئے
نو ٹا جل کا لیکر بار بار راجا پر تقاضے ہوئے کہ سنکلپ کرو اور سبب اس جلدی اور تقاضا کا یہہ تہا کہ
ایسا نہو شکر جیو کے کہنے سے طبیعت راجا کے دان سی پہر جاوے بعد سنکلپ جب بہگوت نی دو قدم سے
دونو جہان کو ناپ لیا تو تیسرے قدم کیواسطی راجا ممدوح کو باندہا رانے ممدوحہ کو اوسوقت غم گرفتاری اور رنج راجہ
کا مطلق نہوا بلکہ یہہ خوشی ہوے کہ راجا بڑا صاحب قسمت ہی کہ اوسکو بہگوت چرنون اور ہاتہون کا سپرس ہوا اور
بہگوت کی جناب مین عرض کرنے لگے کہ ہی ناتہہ ہے کرپا سندہ آپنے کرپالتا اور دیالتا جو کچہہ اس راجا پر کرے
وہ کسطرح اور کس زبان سی بیان ہو سکے کہ ایک متکبر ملک و مال کو خود تشریف لا کر درشن دئی اور معہ خاندان تربار تہہ
کر دیا بعدازان رانے کے سمجہہ مین آیا کہ راجا کا ملک و مال تو بہگوت نذر ہو کر سپہل ہو گیا لیکن مجکو اور راجا کو دیہہ ابہمان
یعنے خودی باقی ہے سو اگر یہہ نہے بہگوت تو یدن ہو جاوے تو یہ آیندہ دیہہ کے ہونے کا بکہیڑہ رفع ہو
اسواسطے راجا نی جب واسطی ناپ لینے اپنی جسم کے بجاے ایکقدم باقیماندہ کے کہا تو رانی نے بہی عرض کیا
کہ مہاراج میرا جسم حسب قاعدہ شاستر کے نصف جسم راجا کا ہے سو راجا کا اور میرا جسم بعوض ایکقدم کے پیمائش
کرین بہگوت نے جب یہہ پریم رانے کا آتم نویدن مین دیکہا اور راجا کے دڑہ بسواس پر نگاہ کے تو وہ کرپا
کرے کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا اور شمہ اوسکا کتہا راجہ بل مین لکہا گیا اور حقیقت مین وہ کرپا بہگوت کی بسبب پرم بہگت
اور پرم ستے اور بہاو آتم نویدن رانے ممدوحہ کے ہوے کتہا विभीषण بہکہن جیو پسر بسروا

نبیرہ پولست ایسے پرم بھگت ہوئے کہ شاستروں مین پرم بہاگوت لکھی گئے اور صبح ہی اونکی نام لینی سی خیروبرکت
ہوتے ہے خوردسالی سے ہی بھگوت چرنون مین پریت تہی جب ہمراہی اون اور کنبہہ کرن اپنے بہائی کے
تپ کیا تو وقت بردان کے برہما اور شیو جیو سے بھگوت بھگتی کے درخواست کی جن کی قدم لنکا مین باعث
دولت وحیات راون وغیرہ راچہان کے تہے چنانچہ راون کو جب بہبہکہن جیو نے تیاگ کیا تب ہی لنکا پر بنانے
آئے اور راون وغیرہ سب راچہس لقمہ ملک الموت کے ہوئے مختصر حال یہہ ہی کہ جب سری رگہنند سوامین فوج کے سمندر
کی کنارہ پر پہونچے تو راون نے سب اپنے صلاح کارون سی صلاح پوچہی بہبہکہن جیو نے کہ دہرم اور نیت کی جاننے والے
تہے فرمایا کہ بہتر یہہ ہی سیتا جیو کو بھگوت کے حوالہ کرو اور عجز انکسار سی قدم پکڑ کر صلح کرلو ورنہ لنکا کے اور تمہارے اور سب راچہسان
کے خیر نہین اون کو یہہ صلاح اچہی معلوم ہوئی اور ناراض ہوکر بہبہکہن جیو سی شتبہہ ہوگیا راج سبہا مین ایک لات مارے
اور کہا کہ جسکے جانبداری کرتا ہے اوسیکے پاس روانہ ہو بہبہکہن جیو نے اوسوقت ہی بمقتضای سادہتا اور دہرم کے
اوسکے فائدہ اور کلیان کے ہدایت کی لیکن جب بالکل بھگوت سی بلکہہ یقین کرلیا تب اوسکا ترک ضرور جانا اور
بھگوت چرنون کے سرن کو راج سرپہہ لوک برفایق ترسمجہہ کر اوسیوقت روانہ ہوئے راستہ مین یہہ منوربہہ کرتی
آتی تہی کہ آج اون چرن کملون کو ڈنڈوت کرونگا کہ جو شیو اور برہما دک کی بہی اشٹ دیو ہین اور اوس روپ انوپ
کو دیکہونگا کہ جسکو جوگے جن سمادہے لگا کر دہیان کرتے ہین اور آج اون ہاتہونکا سایہ میرے اوپر ہوگا کہ جو سرناگتون
کے سر پر ہزار ہا کلپ برکچہہ سی زیادہ سایہ بخش ہوکر ہر دو جہان کے دہوپ کو دور کرتا ہے اور وہی بات بھگوت
کے مکہہ کے سنونگا کہ جو بیدون کا سار اور منترونکا پرم منتر ہے جب سمدر کے اسطرف آئی تو سری رگہنندن سوامین
کو اطلاع پہونچے اور حکم واسطے آنے کے دیا سگریونی عرض کیا کہ دشمن کا بہائے حقیقی ہے نہ معلوم کیا اوسکے
دلمین ہے بہتر ہے کہ قید کرلیا جاوے رگہنندن سوامین نے ہنس کر فرمایا کہ اگرچہ تمنے راج نیت کے بات
کہی لیکن میرا عہدہ پناہ آمدہ کی خوف دور کرنے کا ہے جو کوئے ہر دو جہان کے سب گناہون مین گرفتار ہے
اور خوفناک میرے سرن آکر ایک دفعہ یہہ کہتا ہے کہ مین تمہارا ہون اوسیوقت دونو جہان کے خوف سے نجوت
کردیتا ہون درنصورت اگر سرن آیا ہوا اور قید کرلیا جاوے تو اوس عہد مین فرق آویگا اور اگر براہ فریب
ایسا ہے تو اوس حالت مین بہی کچہہ نقصان نہین کہ لچہمن جیو ایک لحظہ مین تمام جہان کے راچہسان کا قتل کر سکتے ہین

Kosha

پس بہر دو صورت اوسکا آنا مناسب ہے یہہ سنکر ہنومان و انگد و جاموونت وغیرہ دوڑی اور بکمال تعظیم و اعزاز
سی لائی ببہیکہن جیو نی دو سی ہی ہاتہہ پر زور دہنش بان دہاری اور سوبہایمان کہہ کے درشن کرکی دونو جہان کے رنج
وعذاب کو رخصت کیا اور ساشٹانگ ڈنڈوت کرکی بکمال عجز و الحاج دل سی پکار کر یہہ لفظ کہا کہ ہی سرناگت بتسل
سرن ہون سرن پال کرپال مہاراج لفور سُننے اوس لفظ کے اوٹہے اور چہاتی سی لگالیا بعد گفتگو اگرچہ سب طرح سے
استغناے ببہیکہن جیو کے امور دنیا سے لسبب حاصل ہوجانی پرم آنند بہگوت درشنون کے معلوم ہوئی لیکن
چونکہ قبل از درشن کرنے کے جوکچہہ آرزو اونکی دلمین تہے اوسکا پورن کرنا بہگوت نی ضرور سمجہا اسواسطی وہ راج لنکا
کا کہ جسکو راون نے ہزارہا دفعہ اپنے سر بہینٹ کرکے شیوجی سے پایا تہا اوسیوقت ببہیکہن کو عنایت فرمایا اور سمدر کا جل
منگا کر راج تلک کردیا بعد قتل ہونی راون کی جب ببہیکہن جیو راج لنکا کا کرنے لگے تو وہ ہے لنکا جو پہلے گناہ
اور عذابون کے مخزن اور مجسّم تہے دہرم اور بہگتے کا روپ ہوگئی ببہیکہن جیو کو رام نام مین اسقدر اعتقاد تہا
کرشمہ اوسکا یہہ ہے ایک جہاز کسی سوداگر کا سمدر مین چلنے سے رہ گیا مالک جہاز نے بہ صلاح اپنے مشیرون
کے ایک شخص کو لطور بل دان یعنے صدقے کے دریا مین ڈال دیا وہ بیچارہ غوطہ کہاتا ہوا لنکا کی کنارہ پر جالگا
اور وہان کے باشندہ اوسکو ببہیکہن جیو کے پاس لیگئے ببہیکہن جیو نے بدین اعتقاد کہ ایسے ہی عضو و علامات
سوآمین کے ہین اوسکو بہگوت روپ جانا اور سیوا پوجا کرے پریم سے سنگہاسن پر بٹہلایا اور بہ تعظیم تمام رکہا وہ
شخص لسبب صحبت غیر جنس کے ہمیشہ ملول و متردد رہ کر ہر روزہ درخواست رخصت کے کیا کرتا ببہیکہن جیو نی اوسکو جواہرات بی شمار
دیکر رخصت کیا اور واسطی سمدر سے پار ہونے کے اوسکے پیشانی پر رام نام لکہہ دیا وہ شخص اوسے رام نام
کنتے کے بدولت سمدر مین اس آرام سے روانہ ہوا کہ جہاز مین بہی وہ آرام نہ تہا اتفاقًا اوسے بہار سے کے
نزدیک پہونچا اور جہاز والون نے سوار کرلیا اوسنے مفصل سرگذشت اور بہگتے ببہیکہن جیو کے اور مہارام نام
جہاز والون سی بیان کرے وے لوگ معتقد ہوئے اور اوس نام نامی کو جپ کرکرتا رتہہ ہوگئے فی الحقیقت
یہہ نام مبارک میرے سوآمین کا وہ ہے کہ جسکے بدولت بہر سمدر سے ترگئے گنہگار اور پرم پاتکی جسقدر اس سنسار
سمدر سے اوترے ہین اونکی تو کچہہ شمار ہے نہین اور ببہیکہن جیو نے بہی بروقت لکہنی رام نام کی اوسکی پیشانی
پر یہہ بات سمجہے تہے کہ جسحالت مین کروڑون مہاپاپی سنسار سمدر سی پار ہوگئی تو ایک شخص کا چہوٹی سی سمدر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سے پار ہو جانا کیا بات ہی کتہا ہ

गज مہابہارتہہ وبہاگوت اور دیگر پوران مین کتہا مفصل تحریر ہی گج اور
گراہ پہلے جنم مین دونو براہمن بہگوت بہگت تہی رکہیشر کی ساپ سے ایک نے جنم گج یعنی فیل کا پایا اور دوسرے
نی گراہ یعنی نہنگ کا بسبب خصومت جنم سابقہ کے اس جنم مین بہی باہم گر نوبت لڑائی کی پہونچی یعنی ایکروز گج موصوف
واسطی آبنوشی کے دریای گنڈک کے پر کہ جہان گراہ رہتا تہا گیا اور گراہ نی پانو گج کا پکڑ لیا گراہ تو اپنی طرف کہنچتا تہا اور
گج اپنی طرف ایک ہزار سال تک باہم گر لڑائی رہے آخر گراہ غالب آیا اور گج کو دریا مین لے چلا صرف تہوڑی سی سونڈ
ڈوبنی سی رہ گئی تہی کہ گج نی بہگوت سرن لے یعنے ایک کمل دریا مین سے اوپاڑ کر اور اپنی سونڈ مین لیکر بہگوت ہیٹ کیا اور
پکارا کہ ہی ہر تمہارے سرن ہون سرناگت بتسل دین دکہہ بہنجک مہاراج سنتے ہی آواز دکہہ سی بہر ہوی کی بیقرار ہو کر
بہ سواری گڑر بکنٹہہ سے چکر پہراتی ہوئے دوڑے اور اسقدر اضطراب جلد پہونچنی کا ہوا کہ گڑر کو بہی جو دل کے برابر چلتا ہی کمزور
سمجہہ کر چہوڑ دیا اور پیادہ پا چلے ہنوز گج کے اوسیقدر سونڈ پانی سی باہر تہی کہ آ پہونچے اور گراہ کی کے مونہہ پر چکر مارا کہ مونہہ
اوسکا کٹ گیا اور گج اوسکے پہانسے سی رہا ہوا ایک اعتراض یہہ ہے کہ بہگوت سب جگہہ بیاپک ہے کیا سبب ہے کہ بکنٹہہ
سی اوتار دہارن کرکے تشریف لائی اوسی جگہہ سی کیون نہ ظاہر ہو گئے سو واضح ہو کہ اسوقت گج بکنٹہہ ناتہہ مہاراج کا دلمین تصور
کرکے پکارا تہا اسواسطی حسب قاعدہ مقررہ موافق خواہش بہگت بکنٹہہ سی آگئی علاوہ ازان یہہ جبر ترا اپنی بیقراری کا واسطے
چہوڑا نے اپنی سرناگت کی برای رغبت دیگران مشہور کرنا ضرور تصور فرمایا اسواسطی بکنٹہہ سی آئی جلد رسے کے تعریف
مین ہزار ہا اسلوک وکبت شاعران نی تصنیف کئی منجملہ اونکی دو چار کا مضمون مختصر یہہ ہے جہائین نہ مٹن پائین آئے
ہراتر ہوئے یعنی ہنوز آواز کے جہائین موجود تہی کہ بیقرار آ پہونچی हा دیگر रा اکہو رودن ناتہہ ناکہو مگن مین یعنی
جب گج رام پکارا تو اسقدر جلد آئے اور رچہا کرے کہ حرف را تو بحالت رودن یعنی گریہ وزارے اوسکی زبان سے
بر آمد ہوا تہا اور حرف م بحالت مگن یعنی خوشی نکلا म دیگر پانی مین پر گہو کدہون پانی مین گیند کے معنی صاف ہین
دیگر ایو چڈہ واہی کی منور تہہ مہارتہی یعنی اسقدر جلد مہارتہی مہاراج پہونچے کہ گویا اوسکی خواہش پر سوار ہو آئے
بعدہ گج موصوف نی بہگوت کی استت کری کہ گجیندر موکہہ استوتر مین مندرج ہی اور جو کوئی اوسکو پڑہتا ہے بہگوت
دہام کو جاتا ہے بہگوت نی خوش ہو کر اپنا پرم پد عنایت فرمایا اور چونکہ گراہ کو بہگوت چکر کا سپرس ہو گیا تہا اور پہر بہگوت
درشن ہوئے اسواسطی اوسکو بہی پرم پد نصیب ہوا کتہاہ ध्रुव دہرو جیو کے کتہا اکثر پورانون مین مندرج

ورزبان زدِ ہر یک کے ہے اسواسطی باختصار لکہتا ہون جنم اونکا راجہ اونان پاد اور رانی سونیتی سے ہوا ایک روز راجہ ہو
उत्तानपाद
اوتم پسر رانی کلان کو گود مین لے رہا تہا دہرو جیو نے ارادہ گود مین بیٹہنے کا کیا رانی کلان نے کہا کہ تو اگر میرے
بطن سے پیدا ہوا ہوتا تب راجا کے گود مین بیٹہنے کے لائق ہوتا اور یہہ کہکر نہ بیٹہنے دیا دہرو جیو غیرت سی اوسیوقت بہگو
سرن ہوئے کہ بجز بہگوت سرناگتے کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئے اور والدہ سے اجازت لیکر بارادہ بہگوت بہجن کے
گہر سی چلے نارد جیو نے سمجہایا اور پہر بہگوت بہگتے کا پاتر یعنی ظرف سمجہہ کر دوادش اکہری منتر کا اوپدیش کیا دہرو جیو مہرا مین
آئے اور منتر جپ کرکے بہگوت کو خوشنود کیا چنانچہ سرناگت بتسل دین بندہ مہاراج تشریف لائی اور اپنا ہاتہہ دہرو جیو کے
سر پر رکہہ کر بہگتے بر دیا اور فرمایا کہ چہتیس ۳۶ ہزار سال سلطنت اس جہان مین کرکے پہر اٹل لوک کا راج کروگے اب تم
گہر کو جاؤ دہرو جیو اپنے وطن کو آئے اور والد اونکا حسب فہمایش نارد جیو کے استقبال کرکے اعزاز واکرام سی اجدہیا
کو لیگیا اور راج تلک دہرو جیو کو دیکر واسطے بہگوت بہجن کے بن کو چلا گیا دہرو جیو نے چہتیس ۳۶ ہزار سال بکمال عدل و
انصاف سے راج کیا اور بہگوت بہگتے کو تمام ملک مین پہیلایا او تم برادر دہرو جیو کو ملاذمان کبیر نی قتل کردیا دہرو جیو
کبیر پر چڑہ گئے اور ایک لاکہہ اسی ہزار توابعین کبیر کے قتل کئے سوانبہو منُ آئے اور خطا کبیر کی معاف کرائے
स्वायन्नमनु
بعد ازان دہرو جیو معہ ہردو اپنے والدہ کے دہرو لوک کو گئے او مہاپرلے جب ہوگئے تب بہگوت کی پرم پد کو جاوین گے
کتہا سب رامائنون مین کتہا مفصل مندرج ہے کہ جٹایو راجہ پرندگان پرم بہگت بہگوت کی ہوئے جटायु
اور اپنی آتما کو نہے بہگوت کے تصدق کیا جب سری رگہنندن سوامین ڈنڈک بن مین آئے اور پنچ بٹی سے راون
والے لنکا کا سیتا جگت جننی کو چورا کر لی گیا تو سیتا جیو بہگوت برہ سے مضطرب وبیقرار ہوکر مہا بلاپ کرتی ہوئے
جاتی تہی جٹایو موصوف نے کہ پہلے درشن سری رگہنندن سوامین اور مہارانی جیو کے کئیے تہی شناخت کرلیا کچہہ خوف
راون کے پرتاپ اور زور وغیرہ کا نہ کرکے بی تحاشا دوڑا اور اپنے چونچ اور پنجون سی راون کو مار گرا دیا سیتا مہارانی نے
اوسی چہوڑا لے اور ایک جگہہ ٹہلا کر مستعد بجنگ راون ہوا ایسا لڑا کہ جس راون نے تمام دیوتا و راجا وغیرہ بلا محنت
فتح کرلئی تہے اوسکو قریب المرگ دبی حواس کردیا راون متعجب وپرغضب ہوا تلوار سے پر کاٹ دی اگرچہ
اوس حالت مین بہی کوشش اور ہمت کری لیکن چونکہ پرند بلا پر مثل مردہ ہے وہ محبت کچہہ کارگر نہ ہوئی اور راون
دو چار زخم کارے لگاکر روانہ ہوا سیتا جیو کے تلاش مین سری رگہنندن سوامین اور لچہمن مہاراج پہرتی تہی جٹایو کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta

پاس پہونچے اوسوقت تک جان باقی تہے سرے رگہنندن سوامین کے درشن کرکی سب دکہہ شکہہ نیک و بد دوست دشمن دل سے دور ہوئے اور سوامی روپ انوپ بہگوت کی اور کچہہ چشم ہای ظاہر و باطن مین نہ رہا بعدہٗ رگہنندن سوامین سے سب حال کہہ کر رخصت جان کے چاہے سرے کرنا کر نگیہ نے جٹایو کو اپنے گود مین رکہہ کر ہاتہہ جسم پر پہیرا اس موقع کے حیز تحریر مین ایک کبت مصنفہ والد مرحوم اور مغفور کا لکہتا ہون

کبت

دین ملین او ہین ہین انگ بہنگ پر وہت ہین دکہارے
راگہو دین دیال کرپال کو دیکہہ دُکہے کرنا ہے بہارے
گیدہ کو گو دین راکہہ کر باندہ مین سروجن مین ہر بارے
ار ہین باسند ہارت بنکہہ جٹایو کے دہور جٹان سون جہارے

दीनमलीन ओहो ही नहीं अंग विहंग पर रोहि
तछीन दुखारी १ राघव दीन दयाल कूं देख
दुखी करुणा नद भारी २ कृपाल

गीधकूं गोद मैं राखकृपानिधि नैंन सरोजन मैं भरवारी ३
बार ही बार सुधारत पंख जटायु की धूर जटान सों झारी ४

اور شدت غم سے بیقرار ہو کر بچشم گریان فرمایا کہ جسم کا چہوڑنا کیا ضرور ہے اٹل اور نشچل کر سکتا ہون جٹایو نے جواب دیا کہ جسکا نام کروڑون جنم کے پاپ اور گناہون کو دور کرکے پرم آنند کو پہونچا دیتا ہے وہ پورن برہہ سچدانند مجکو اپنے گود مین لیکر میرے سر پر ہاتہہ پہیرتا ہے اور میرے دلدارے کرتا ہے اور مین اوس سروپ کو جو شیوجی کے دہیان مین کبہی بمشکل آتا ہے دیکہہ کر پرم آنند مین مگن ہون پس اسوقت سے سوا اور وقت کونسا بہتر ہوگا کہ اس جسم ناپائدار کو چہوڑونگا یہہ کہا بہگوت چرنون کو ڈنڈوت کرتا ہوا دیہہ کو چہوڑ کر ساروپ مکتی کو پراپت ہوا بہگوت کے استت کری اور پرم سوبہا بمان پر سوار ہو کر پرم دہام کو گیا بہگوت نے اوسکے جسم کے واہ کریا خود کرے

اور جسطرح دسرتہہ مہاراج کو تل انجلی دی تہی اوسیطرح جٹایو کو دے واہ واہ کر پالتا اور دین تبلنا بہگوت کی کیسی کیسی
نے حقیقت کس درجہ کو پہونچتے ہین کہ جہان وہم و قیاس کا بہی دخل نہین मामू-भानजा کہتا ہے ماموں بہانجہ دونو
ایسے پرم بہگت ہوے کہ بہگوت کو اپنی سیوا سی خوشنود کیا اور جان تک بہگوت کی تصدق کری اولا جب بہگوت سرن
ہوئے تو گہربار کو ترک کر کی تیرتہہ جاترا کرتے ہوئے پہرنے لگے پنڈت اور گیان وان تہی بر وقت جاترا کسی جنگل مین دیکہا
کہ پرم سوبہا مان بہگوت کی مورتی ہی لیکن مندر اوسکے واسطی نہین ارادہ مندر بنانی کا کر کے براہی تلاش زر پہرنے
لگے کہین سے کچہہ نہ ملا کسی شہر مین پرتما پرستش سرپوڑون کا حال سنا کہ سنگ پارس کے ہے خوش ہوئی کہ اب مندر
حسب دلخواہ طیار ہو گا لیکن وہم یہہ ہوا کہ بموجب حکم شاسترون کی چوتالہ سرپوڑون و سراوگی مین جانا ممنوع و متروک
ہے کسطرح جاوین آخر بعد تنقیح و بچار اس بات پر طبیعت مستقل ہوئی کہ یہہ جسم بہگوت سرن ہی بہگوت جسن بات مین رضامند
ہون وہ بات کرنی چاہیئی اور بہگوت سرناگتون نی اگر دوزخ وغیرہ کا خوف کیا تو استقلال سرناگتی مین فرق ہی غرض
مندر مین جا کر سرپوڑون کی چیلہ ہو گئے اور ایسے خدمت اوس بندرا ور سرپوڑون کی کری کہ سب نے بی شعور ہو کر تمام کارخانہ
اور اختیار مندر کا اونکی سپرد کر دیا جب دیکہا کہ اب سب کام قابو مین آگیا تو مورت کی لیجانی کا فکر کیا لیکن راہ نکالنی کا
نہ ملا کہ دروازہ تنگ تہا معماران تعمیر کنندگان سے بہ حکمت عملی دریافت کیا کہ گنبد کے اوپر جو کلس ہے پیچ لگا کر مضبوط
کیا گیا ہے اور وہ پیچ کہل سکتا ہے وہی واسطی درآمد برآمد مورتی کی راستہ ہی رات کو دونو نی صلاح کر کی اول
اوس کلس کو اوتارا اور پہر ہمشیرہ زادہ اوسکے راہ کو نکل کر گنبد پر چڑہ گیا ماموں نی مکان مین بیٹہہ کر اوس مورتی کو خوب
مضبوط رسے سے باندہا کہ بہانجہ نے اوپر کہیچ لے جب بہانجے مورتی مذکورہ سی خاطر جمع ہو گئی تو ماموں نی بہی اوسی راہ
کو نکلنا چاہا لیکن بسبب کمال شادمانی اور خوشی کی جسم الیسا فربہ ہو گیا کہ اوس راہ سی نہ نکل سکا بلکہ پہنس گیا ہر چند
تدبیرات کرے لیکن پیش رفت نہ ہوئے ماموں نے اپنے بہانجہ کو کہا کہ اگر میرا جسم یہان رہا تو کچہہ مضائقہ نہین
اور نہ کوئے بات رنج کی ہی مقصود دلی حاصل ہو گیا مناسب یہہ ہے کہ تم جا کر بہگوت مندر حسب دلخواہ بنواؤ اور میرا سر
کاٹ کر کہین ڈال دو تا کہ میرے کان سنتے دہو ہینکہ کہ حقیقت مین بہگوت بہکہہ ہے ہجو اور غیبت پوڑون کی زبان سی
نہ پاوین ہمشیرہ زادہ نی غمگین ہو کر موافق فرمودہ اپنی ماموں کے عمل کیا یعنی اپنے ماموں کا سر کاٹ لیا اور مورتی کو
لیکر روانہ ہوا اگرچہ بمقتضائے گیان و استقلال بہگوت سرناگتی کے کچہہ جائی غم مرجانی اپنی ماموں کے نہین سمجہتا تہا لیکن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

بمقتضای ست سنگ و مہاجرت پرم بہاگوت کی اسقدر غم والم مین مبتلا ہوا کہ ہرگز تسلے نہین ہوتی تہی غرض کبہے تو ماموں
کے مہاجرت سی غمگین اور کبہے حاصل ہونی مراد سی شادان ہوتا ہوا جہان مندر بنوانا منظور تہا وہان پہونچا دور سی دیکہا کہ
کہ کوئی شخص تیاری مندر کے سامان مین سرگرم ہی اپنی دلمین جانا کہ کسے اور شخص نے بنوانا مندر کا شروع کر دیا یہہ رنج
از بس ہوا اور نزدیک اوس جگہہ کے پہونچا دیکہا کہ ماموں موجود ہی اور تیاری سامان مندر مین مصروف و سرگرم ہو رہا ہے
کمال خوش ہوا اور دونو ماموں بہانجہ بغلگیر ہوکر ملے اور بہگوت مندر رنگناتہہ سوآمین کا اوس زیب و زینت کی ساتہہ
بنوایا کہ جسکے ثانی جہان مین نہین کتہا ۸ राघवनंद راگہوانند جیو رامانج سوآمین کے سنپردا مین پرم بہگت
اور بہگتون کو آنند کے دینے والے ہوئے جس ملک مین بستے تہی اوسکو مثل کانشی جیو کے کر دیا چارون برن یعنے
براہمن چہتری بیس سودر اور چارون آسرم یعنے برہمچرج گرہستہ بان پرستہ سنیستہ کو بہگوبہگتی مین مستقل کر دیا
رامانند جیو کو موت کے پنجہ سی نکال کر ساڑہی سات سو برس کی عمر عطا فرمائی کہ یہہ حال رامانند جیو کے کتہا مین مذکور ہوا اس قسم کے
معجزات اونکے کثیر ہین اور مہما اونکی احاطہ تحریر سی باہر ہے کتہا ۹ जगन्नाथ جگنّاتہہ بسرامداس جیو پاریک براہمن
کا تہراکل مین دہرم اور بہگتی کے مرجاد ہوے سرے رامانج سنپردا کی موافق بہگوت سرن ہوکر دل لگایا اور اوسنے
شاستر بخوبی پڑہ کر اصول و اصلیت اوپاشنا کو بخوبی سمجہا سار اور اسار کو ایسا علیحدہ علیحدہ کر دیا کہ جسطرح ہنس دودہ اور پانی
کو جدا جدا کر دیتا ہی سنیشرون کی موافق آچار اور دہرم کرتے تہے اور اننیہ سرناگتی اور دس قسم بہگتی کی عامل کامل ہوئے پرشوتم اپنے
گورو کے پرتاپ سے دونو انگ یعنے ہر دو عضو مین کوچ یعنی بکتر پہنا تہا اسکی معنی چند مین اول یہہ کہ یہہ مہاراج پرووت
راجا کی تہی اور شجاعت مین مشہور معروف ایک عضو یعنی ظاہر مین تو بکتر پہنا کرتی تہی کہ جیسا سپاہی لوگ پہنتی ہین اور عضو ثانی
یعنے دل کو حلم اور بردشت کا بکتر پہنایا تہا کہ کسی کے درشت گوئی کا حربہ دل کو نہ لگی دویم یہہ کہ دونو عضو یعنی ہر دو دست پر علامت
سنکہہ اور چکر کی دہارن کرکے کلجگ کے پاپ جو مثل تیر و تلوار کے ہین اونسی جسم کو بچایا تہا سیوم یہہ کہ ظاہری جسم مین تو بہگوت سیوا کا
ایسا کوچ پہنا تہا کہ دیگر کام دنیاوی کے تلوار سی بہی زیادہ تیز ہین ہرگز کارگر نہین ہوتی تہی اور باطنی عضو یعنی دلمین بہگوت دہیان اور تصور کا
کوچ پہنا تہا کہ جسکے سبب سے دیگر خیالات کا حربہ نزدیک نہین آسکتا تہا کتہا ۱۰ लक्ष्मणानन्द لچہمن بہٹ جیو رامانج سنپردا
مین پرم بہگت سرناگتی طریق کی ہوئی بہگتی کے آچار موافق سنیشرون کے کرتی تہی اور مہا وبہاگوت دہرم اور بہگوت
بہگتون کے سیوا اور دس قسم کے بہگتی مین مشہور و معروف ہوئی اور صبر و حلم اور اخلاق بدرجہ غایت تہا اور دل کبہی خوب مین اب

نہے مطالب دنیاوی پر توجہ نہین کرتا تہا پرم پرم جو سرنا گتے ہے اوسکا پرت پالن کرکے زمانہ کو اوپدیش کیا اور سری
مد بہاگوت کو بچار کر سار اور اسار کو علیحدہ علیحدہ کردیا بہاگوت کی کیرتن مین یکتای زمانہ تہی اور بہجن مین لاثانی *

نشٹہا بست چہارم در تعریف پریم و بیان کہتا شانزدہ بہگت

प्रेम

سری رگہنندن سوامین کے چرن کملون کے نکٹ ریکہیا کو ڈنڈوت کرکی سوامین کے رام اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ واسطے اودہار جگت کی اجودہیا پوری مین دہارن کری اور راون وغیرہ راچہسان کو قتل کیا اور دہرم کے مرجاد قایم کرکے پوتر چرتر جگت مین پہیلائے یہہ پریم نشٹہا بہگوت روپ ہے اور جسقدر نشٹہا اسکے پہلی بیان ہو چکی اونکا خلاصہ اور انجام یہہ نشٹہا ہے اگی کوئی اور درجہ نہین کہ اوسکو طی کرنا پڑے جیون مکت جو مشہور ہے وہ اسے پریم کے مستقل ہونی کو کہتی ہین اور بعض شخص جو کیول مکت کہتی ہین وہ نہے اسی پریم اور اوسکے مستقل ہونے کو کہتے ہین اب کچہہ الکشرح اوس پریم کے لکہی جاتی ہی ساندل رکہیشر نے اول تمہید مین اپنی سوترون کے یہہ سوتر لکہا ہے अथातो भक्तिजिज्ञासा معنی مختصر اس سوتر کے بموجب شرح شارح کے یہہ ہین کہ بہگوت بہگتی چارون ارتہ یعنی ارتہ دہرم کام موکچہہ کے دینی والی ہی اسواسطے اوس بہگتے کو جاننا چاہئے سوتر دوم सा परानुरक्तिरीश्वरे معنی اسکے یہہ کہ پرم انرکتے ایشر مین ہونے اوسکا نام بہگتے ہے اور انرکتے خواہ راگ خواہ پریت خواہ رت خواہ پریم خواہ عشق خواہ محبت خواہ الفت سب ایک معنے رکہتے ہین اور چونکہ بہگتے کو انرکتے یعنے عشق لکہا تو بہگتے کے معنے نہے عشق ثابت ہوگئی اور اسصورت مین پریم اور بہگتے ایک ہی بات ہوئی چنانچہ نارد پنج راتر مین لکہا ہے کہ انن یعنی بلاشرکت جو ممتا یعنے محبت بہگوت مین ہے اوسکو پریم کہتے ہین اور اوسی کا نام بہگتے ہے اب دو اعتراض لازم آئے اول یہہ کہ اگر پریم اور بہگتے ایکبات ہے تو بہگتے کا حال دیباچہ مین مندرج ہو چکا یہان دوبارہ کسواسطی بیان ہوتا ہے دوم یہہ کہ اگر اخیر درجہ سب نشٹہا ونکا پریم نشٹہا ہی تو جو دیگر نشٹہا اور اونکی تعریف پہلے لکہہ آئے وے کسواسطی لکہی صرف یہہ پریم نشٹہا کافی تہی سو جواب اعتراض اول کا یہہ ہے کہ دیباچہ مین جو حال بہگتے کا لکہا گیا وہ مہان بہگتے کے اور سروپ اوسکا اور قسم بہگتے کے تحریر ہوا اور نشٹہا مین وہ حال مندرج ہوتا ہے کہ بعد حاصل ہونے اوس بہگتے کے جو حالت اس شخص پر گذرتی ہین جنکو اب اظہار اس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

دیم کا یہہ ہے کہ جو بیان اور تعریف ہر ایک نشٹھا کی لکھی گئے وہ سب صحیح اور درست ہی یہہ پریم نشٹھا جو تجویز ہوئی تو حالت
اخیر جملہ نشٹھا گذشتہ کی ہی اگر وی سب نشٹھا تجویز نہ ہوتے تو اس حالت اخیر کے نوبت تحریر کب پہونچتے علاوہ ازان
اگرچہ نشٹھا کثیر مین لیکن حالت اخیر سب کے یکسان ہی مثلاً داس نشٹھا والا اپنی اوپاشنا پر مستقل ہو کر اوس درجہ کو پہونچ
گیا ہے کہ کبھی گاتا ہے کبھی ناچتا ہی کبھی ہنستا ہی کبھی روتا ہی اور کچھہ خبر اپنی بیگانہ کے نہین رکھتا جب سکھا یا ماتسل
یا سروں یا پوجا وغیرہ نشٹھا والا اخیر درجہ کو پہونچے گا تو اوسکے نہے ایسی ہی حالت ہونگے دریں صورت سب نشٹھاؤن کے
اخیر حالت واحد ہوئے اور اوس اخیر حالت کا بیان اگر ہر ایک نشٹھا مین لکھا جاتا تو قطع نظر طوالت کی ایکطرح کا حال سب نشٹھاؤ
مین لکھنا پڑتا اسواسطی یہہ پریم نشٹھا مقرر ہوئے سوائے ازان ہر ایک شے کے ابتدا و انتہا معین ہے اگر پریم نشٹھا مقرر نہوتی
تو درجہ انتہا معلوم نہوتا اور واضح ہو کہ سکتے ثمرہ اس نشٹھا اور جملہ نشٹھاؤن کا ہے اور درجہ اخیر سب نشٹھاؤنکا پریم ہے
اور یہہ نہے معلوم رہے کہ اگرچہ پران بھگتی اور پریم ایک معنی اور ایک بات مین لیکن سب شاستروں مین اوسحالت معینہ
کو بھی پریم لفظ سے نامزد کیا ہے کہ جو عشق کے شدت مین عاشق یعنے بھگت پر گذرتی ہے پریم دو طرح سی پیدا ہوتا ہی ایک ایشر
کے کرپا سے کہ بھگوت نے ایکادش مین فرمایا ہے ہی اودہو گوپی نہ گورو سے پڑھے ہے نہ تپ کیا نہ جپ وغیرہ کری صرف
میرے ہی کرپا سے مجکو پہونچ گئے یا مثل میران بائے وکرمتی کے کہ خود بخود عشق بھگوت کرپا سی ہوا دوسرا بہاو سے ہوتا ہے
یعنے بھگوت کا جو سچدانند سروپ اوسکی گن سنکر محبت پیدا ہوا اور اوس محبت سے نرم ہو کر تداکار اور محو ہو جاوے
بہ قول لشن پوران کہ بھگوت انترجامی کے جو گن اونکی سننے سے توجہہ دل بہ جانب بھگوت کے لگانے کے لایق ہے
اور وہ ایسے ہو کہ جسطرح گنگا کا پرواہ دن رات جارے رہتا ہے وہ بہاو دو قسم کا ہی ایک تو بھگوت بھگتون کے پرتاپ
سے ہوتا ہے جسطرح نارد جیو نے پرہلاد و دھرو پرجاپت کے لپسران کو و وتاتریہ نی راجا سوباہو کو وبھرت نے رگہو گن کو
کو اوپدیش کیا اور فی الفور بھگوت سروپ حاصل ہوا اور اب بھی مشہور معروف ہی کہ ایسا کوئی کال کہ بیکول گیا کہ بیکنٹھ
مین منزل کو پہونچا دیا دوسرا عمل سی ظاہر ہوتا ہے جسطرح نارد جیو نے بھگوت چرترون کو سنا اوسپر عمل کیا بھگو
اور پریم ہو گئے اس بہاو کے چار تفصیل نتر شاستر مین لکھی ہین ایک وہ جو ہمیشہ بھگوت مین طبیعت لگی رہے
ذکر ہے دو درجہ ہین اول وہ کہ جنکو کبھی لذائذ دنیاوی کے خواہش نہین ہوتے مثل پرہلاد سنکادک وغیرہ ثانی وہ
جنکو نعمات دنیا کے خواہش ہو جاتے ہے مثل ارجن وغیرہ دوسرے وہ کہ حالت پریم کی وقت سمادہی کی ہوتی ہے

مثل شکدیو وغیرہ تیسری وہ کہ بڑی کشش کرکی دل کو لگاتی ہین تب پریم کے حالت پیدا ہوتی ہی مثل اکرور وغیرہ چوتی
وہ کہ افسوس کرتی ہین کہ ہمارا دل مثل گوپکاؤن کے بہگوت کی پریم سی پورن ہوا مثل اودہو وجدہشتر وغیرہ اب قبل اظہار
اقسام حالت پریم کی تصریح اسبابات کی ضرور ہوئی کہ عشق کی دو حالت ہین ایک سنبہوگ یعنی وصل دوم بیوگ یعنی ہجر سنبہوگ
عشق مین ہی حالت ہجر ہوتی ہی یا نہین اور اگر ہوتی ہی تو اوسکے کیا صورت ہی سو واضح ہو کہ ضرور بیوگ ہوتا ہی مگر مثل
عشق مجازی شہوت پرستان و ابستگان لذائذ دنیا کے دکہہ کا دینی والا نہین ہوتا بلکہ بہگوت کے عشق اور تصور کا زیادہ کرنی والا
ہوتا ہے جسطرح گوپکاؤن کو بروقت تشریف بری برج چند مہاراج کی برہ ہوا لیکن وہ ایسی پریم کا بڑہانی والا ہو گیا کہ محو ہو کر بہگوت
کی وصل دایمی کو پراپت ہوئی اسمین اگر یہہ استفسار ہی کہ یہہ صورت تو اون بہگتون کے برہ کی ہی کہ بروقت موجود ہونے رام کرشن
وغیرہ کی جنکو برہ ہوا لیکن جن لوگون کو کہ دہیان یعنی تصور سی بساعت روپ اور گن بہگوت کی عشق پیدا ہوا یا ہوتا ہے
اونکو بہی برہ ہوتا ہے یا نہین سو واضح ہو کہ اونکو بہی برہ ہوتا ہے اور اوسکی چند صورت ہین ایک یہہ کہ بروقت دہیان بہگوت
کے کسی وقت تصور گوپکاؤن یا دسرتہہ مہاراج یا کوشلیا مہارانی یا نند یا جسودہا یا دیگر بہگتون کے ہجر کا آگیا یا کتہا اونکی بیوگ
وغیرہ کی سنی تو جو حالت اون پر بحالت بیوگ گذری تہی وہ ہی اس بہگت پر گذرتے ہین اور ذرا فرق نہین رہتا چنانچہ
بروقت کتہا اور سننے کسی چرتر ہجر کے اکثر تجربہ ہر ایک کو ہوتا ہے علاوہ ازان جسوقت تصور کی پختگی ہونی لگتی ہے
اوسوقت جذبہ کثرت تصور اور شوق سی تصور پر حسن کا جو برہ ہوتا ہے وہ حالت بہی بعینہ حالت ہجر معشوق کی ہوا کرتی ہی
اوسی سوای جب بہگوت کا دہیان و تصور ہر وقت رہنی لگا تو بہگوت کی ساکہات درشن اس بہگت کو ہوتی ہین یا وہ تصور روپ
اور حسن مثل ساکہات روپ کے ہو جاتا ہی اوسوقت ہمیشہ اور ہر روز حالت وصل اور ہجر کے گذرا کرتے ہین غرض حالت
ابتدا سی تا حالت انتہا وصل اور ہجر دونو ہوتی ہین اب یہہ تحریر واجب ہوی کہ بعض اشخاص نے ہجر کا درجہ بہ نسبت درجہ وصل
زیادہ لکہا اور حقیقت مین جو کچہہ لطف ہجر مین ہے وصل مین اسقدر نہین سو دونو مین درجہ کلان کسکو ہی سو واضح ہو کہ اگر
بدلایل لکہا جاوی اور ثبوت ترجیح ایک کا دوسری پر کیا جاوے تو صدہا کتابون مطول مین گنجایش تحریر نہ ہو کسواسطے
کہ انجام کو تنازعہ و مناظرہ تا بید سرتی اور نیای ویاتانجل وکرم شاستر و بیدانت پہونچ جاتا ہی اور فیصلہ نہین ہوتا سواسطے
اوس طوالت سی درگذر کرکے جو خلاصہ سب تقریرات کا پایا گیا وہ لکہا جاتا ہی کہ عشق مین ہجر اور وصل دونو لازم ملزوم ہین
کسواسطی کہ اگر ہمیشہ ہجر بنا رہی اور توقع وصل یا وصل تصور پر خواہ ظاہر کی نہ ہووے تو عشق کبہی نہو اور علی ہذا القیاس اگر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہمیشہ وصل کی حالت رہے اور ہجر یا خوف ہجر نہ ہووے تب ہے عشق ہرگز نہو بس عشق نام اوسیکا ہی کہ ہجر کی بعد وصل
اور وصل کے بعد ہجر ہوتا ہو درنصورت وصل اور ہجر دونو لازم ملزوم ہین الا چونکہ ہجر مین لطف زیادہ تر ہی اور پختگی عشق
کے بذریعہ ہجر ہوتے ہے اور مراد اصلے نہے کہ وصل دایمی یعنے رکتے ہے ہجر کے بدولت جلد حاصل ہوتی ہی اسواسطے
بعض اشخاص نی اوسکو ترجیح لکھے ہے اور اگر اصول پر نگاہ ہوتی ہی تو سب شاستر اور سب سادہن اور بھگتے گیان براگ وغیرہ
صرف برای وصل ہین اب حالت و اقسام پریم کے لکھے جاتے ہین تمثیلات ہر یک حالت کی جو تحریر ہوینگے تو اونکی بدد
سی یہہ شبہ نہو کہ وہی حالت بہ زمانہ سابق گذرتے ہونگے بلکہ وے سب حالت سب بھگتون پر ہمیشہ اب گذرتی ہین اور
جب تصور بھگت کو جسوقت ہوتا ہے ویسی ہی سماج کا تدروپ اور مجسّم ہوجاتا ہی وہی حالت بارہ ہین اور بعض نے
اونمین سے باریکی نکالکر تین حالت ایزاد کرے کہ سب پندرہ ہوگئے سو سب کے شرح کی جاتی ہے اول حالت اوت
उद جب محبوب کے خوبصورتی اور اوصاف کو سُننا اور از بس تمنا اوسکے ملنے کے ہوئے اور پھر کسیطرح وہ نظر پڑا
تو سوای اوس محبوب کے اور کسی پیاری چیز کا اور کسی کے دیدہ یا شنیدہ حسن کا آنکھون مین سمانا اور یہہ رغبت اور چاہ ہونے
کہ یہہ پیارا ہمیشہ آنکھون سی لحظہ بھی جدا نہو اون اوقات مین جو حالت عاشق صادق پر گذرتے ہے اوسکا نام اوت
ہے مثل جانکی جی کی کہ جب رگھنند سوامین جنک پور مین پہونچی یا رکمنے جیو کی یا گوپکاؤن کے یا اکرور کی یا شنوجی
کے دویم دوت کوئی بہانہ کرکے دوت یعنی قاصد سی اپنی محبوب کا حال پوچھنا اور اوس استفسار کے
وقت دل بیقرار اور مضطر عاشق پر جو حالت گذرتی ہی یا محبوب کا حال سنکر جو حالت اور خوشی ہوتے ہے یا محبوب آیا ہی اور حالت
لسبب عدم تعرف سابقہ کے ملاقات و گفتگو نہین ہوئے اور اوسکا ذکر ہونا کہ یہہ کون ہے اور کہان سی آیا ہی اوسوقت جو
ہوتی ہے یا محبوب کے جانب سے پیغام بر آیا ہے اوسکے ساتہہ گفتگو ہونی کیوقت جو نوبت ہوتی ہی ان سب حالتون مین عاشق کو
سے حالت ہو اوسکا نام دوت ہی اور واضح رہے کہ اسکے دس درجہ ہین جلپ و پرجلپ وغیرہ اور ہر یک مین نئی نئی
بات ہی لسبب طوالت نہین لکھی تمثیل اس دوت حالت کی یہہ ہی کہ جسوقت اودہو جیو برج مین سر برج کشور مہاراج کا
پیغام لیکر آئے اوسوقت جو گفتگو ہوئے یا بہ بہانہ بہنور کے گوپیون نی برج چند مہاراج کے بیوفائی وغیرہ کو بیان کیا
کہ بہنور گیت مین مفصل لکھا ہی یا جسوقت رگھنندن سوامین جنک پور مین پہونچی اور وہان استریون نے روپ سنبھر دیکھہ کر باہمدگر
گفتگو کری سیوم ललित للت کا سروپ یہہ ہے کہ محبوب کے دیکھنے کا شوق اور اوسکی غلبہ سی بزرگون کے

n Kosha

نصحت وسرزنش کو نہ خیال کرنا اور بار بار واسطی دیکھنی کے تمنا ہونے اور شرم کو دور کرکے واسطی دیکھنی کی بیچینی ہو لینا
اور جب آنکھ بھر کر دیکھہ لیا اوسوقت بزرگون سے اور اپنے ساتھہ محبت کرنی والون سے شرم ہونی جسطرح گوپکا کہ جب کرشن
स्वयंदूत
مہاراج بن سے آتے تھے تو برج گوپکا شرم اور لحاظ کو چھوڑ کر بلا خوف ساس سسر وغیرہ کے دیکھنے کو جاتی تھی یا سوتر کی
قبل توڑنی دہنس سے جو حالت جانکی مہارانی پر گذرے **چہارم** दलित دلت محبوب کیسے باعث سے انکھون کے سامنی نہین او
رنگ کا متغیر ہونا اور بیخوابی و کمخوری ولاغری وبیقرار ہوجانے اور کسیے چیز کا نہ سوہانا اور گریہ وزاری بیحواس
ہوجانا اور محبوب کا دل مین تصور کرکے اوسکے تن مین ہونا اور اوسوقت دل نرم ہو کر جو کچھہ گذرتا ہے اوسکو دلت کہتے ہین
جسطرح گوپکاؤن سے شروع راس مین برج کشور مہاراج انتردہیان ہوگئے اور اوسوقت طرح طرح کے بلاپ گوپکاؤن نے
اور جب بعد تلاش منموہن نہ ملے تو چرنون کا گان کرکے تن می ہوگئی یا سرے جانکی مہارانی پر بروقت جانی لنکا کی اور رہنی
باغ لنکا مین جو حالت گذرے **پنجم** मिलित ملت عرصہ دراز سی جو معشوق سی جدا ئے تھے اور شدت درد ہجر سی دل
مضطرب وبیقرار ہو کر طرح طرح کی تمنا و آرزو کیا کرتا تھا وہ محبوب مطلوب بعد مدت ملا اوسوقت جو دل کی حالت ہوتی
ہے اوسکا نام ملت ہی جسطرح سرے برج چند نٹ ناگر مہاراج راس لیلا مین انتردہیان ہوگئے تھے اور پہر گوپکاؤن کو
سی پہر ملے یا سرے رگہنندن سوامی اجودہیا مین بعد فتح لنکا آئے اور بہرت وغیرہ مہجوران کو جان تازہ عنایت فرمائے
ششم कलित کلت جسوقت دل سنہوگ یعنی وصل کے خوشی سی نرم ہو کر محبوب کے محبت مین غرق ہوتا ہی اوسکو کلت
کہتی ہین وہ دو قسم کا ہی ایک یہہ کہ معشوق سی ظاہری وصل ہو کر اوسکے دیکھنے یا گفتگو و ناز و ادا یا ملنے سے جو آنند ہوے
دوسرا یہہ کہ خیال اور تصور مین وصل ہو کر جو تمنا تھے وی اوس تصور مین بعینہ میسر ہون اور اوسے آنند ہو
دونو طرح کا وصل یعنی سنہوگ پرم آنند سکھہ کا دینے والا ہے جسطرح کسی گوپی کو سرے برج چند مہاراج نے
بن مین اکیلا پاکر اپنی گفتگو محبت ولطیفہ امیز اور رہد گر کے ناز اور نغمہ سے اور جو چیز لینے دینے دشوار ہووے اسے
رہد گر کے مانگنے سے اور ہنسے اور چھیڑ چھاڑ اور کشاکشی وغیرہ سی پرم آنند کے انتہا کو پہونچایا اور محو اوس لطف کا
کیا یا بروقت راس لیلا ایسے حالات مفصل پنج ادہیاے مین لکھی ہین **ہفتم** छुलित چھولت محبوب پر بسبب
غایت محبت کے غصہ آجانا اور محبوب کے عیب بیان کرنے اور کثرت محبت کی غصہ سی لبون کا پھرکنا اور جسم کا کانپنا
اور دیگر حالات غصہ سی محبوب کا تند اکار ہوجانا اوسکو چھولت کہتی ہین جسطرح گوپکا ہنو رگیت مین کمال غصہ سے کہتے ہین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرائی ہنوز تو اوسے کرشن کے تعریف کرتا ہے کہ جسنے رام اوتار مین باپے کو مثل شکاری کے ہو کر مارا کہ جسکا گوشت بہی
کار آمد نہ تہا اور محبت سی جو راون کے ہمشیرہ آئے اوسکے حسن کو خراب کر کے نہ خود رکہا اور نہ اور کے لائق رہنے
دیا باون اوتار مین راجا بلے کے جگ کو خراب کر دیا جسطرح لچھمن جیو کو بروقت بن باس ہونی کی رگہنندن سے مین
پر غصہ آیا اور کہا کہ آپ کیا براہمنون کیسی بات کہتے ہین کہ بن مین جا کر گہیشرون کے درشن اور تپ کرین گی مین آپکا
غلام ہون اجازت ہووے کہ دشمنون کو واصل جہنم کر دون اور اسیطرح چترکوٹ پر جب بہرت جیو گئے تب غصہ آیا

ہشتم चापल جلپت بروقت دہہ تیاگ یعنی مرگ کی اپنی معشوق کا تصور کر کے یہہ درخواست بحالت شدت
عشق کر نیکے کہ دوسرے جنم مین بہی مجکو اوسکا عشق ہووی اور وہہی ملی اسکا نام جلپت ہی جسطرح پاربتی جیو نی جہہ
پرجاپت کے جگ مین بروقت چہوڑنے جسم کے درخواست کری یا بابی یار اجا دسرتہہ وسر بہنگ وغیرہ نی نہم

क्लांत [9] تصور محبوب سے جو صورت دل مین ظاہر ہووے حسب خواہش دل و رغبت طبع سر نگار وغیرہ کرنا
اور ہنسنا کہیلنا بولنا بیٹہا اور اپنے دل کی آرزو پورے کرنے اور سوائے محبوب کے اور کسے کا حال نہ سننا نہ اور
کو دیکہنا نہ اور کسی سی بولنا ایسے جو حالت ہی اوسکو کرانت کہتی ہین جسطرح کو سے گوپے بہگوت کے تصور سے
ظاہر کے سب بات بہول گئے اور تصور مین جو پرم آنند حاصل ہوا او سمین مثل بجو گے جہون کے جیون تیون رہ گئے
اور ہجر کا جو دکہہ تہا نہ دیکہ نہ رہا اور مثل دیوانہ کبہی آنکہہ کہولتے ہے اور کبہی بند کر لیتے ہے واضح ہو کہ عاشق
مہجور کو اگر راحت تصور معشوق کے نہ ہووے تو شدت غم سے زندگی نہ ہو اور اگر ہر وقت تصور مین غرق رہی تب ہی
زیست چند روزہ ہوتی ہی विकांत [10] بکرانت ایک فرع حالت نہم کے ہے اسیواسطی شمار مین داخل نہین کیا جسوقت
عاشق یعنے بہگت بسبب حاصل ہونی عشق بہگوت کے اپنی قسمت کے بڑائے کرتا ہے یا اپنی اشٹ دیو یعنی بہگو
کے بزرگے اور اوسکے ملنے کا آنند اور اوس آنند کے بزرگے اور مشکلات اوسکی ملنے کے بیان کرتا ہے یا
یا اپنی اشٹ دیوسے جو اوروں کے محبت ہے اونکے تعریف اور توصیف کہتا سنتا ہی یا اپنی محبوب کے نہ ملنی اور دیکہنے کا
नरकाज افسوس کرتا ہے ان حالات مین سے ایک حالت ظاہر ہو یا چند اوسکا نام بکرانت ہی جسطرح بہردواج اور اتری
बाल्मीक اور بالمیک وغیرہ رکہیشرون نے بروقت دیکہنے سرے رگہنندن سے مین کے اپنی قسمت کو سراہا یا برہما و شیو اور دیگر
رکہیشران نے بہگوت کی مہابیان کے یا برہما جیو نے برہہ سی استتی مین بڑائی برج اور گوپکاؤن اور مشکلات حصول بہگوت

Kosha

ہم کے بیان سے یا گوپکاؤن نے بیان کیا کہ وے آنکھین اون گوپکاؤن کے درشن ہین حسن نند نندن سوبہادہام کو دیکھتے
संक्रा سنکرانت ضمیمہ کرانت اور بکرانت کا ہی شرح ضرور نہین دہم विहृत بہرت اسس حالت
صورت موافق سلوک تمثیل کے ہے کوئے گوپی کہتے ہے کہ دیکھو پہلے جنم مین مجکو سری کرشن مہاراج کا پریم نہوا
سطے یہہ دیہہ پائے اور جگت کے دکھہ دیکھنے پڑے اور کیول کہتے مین جو سری کرشن کے پریم کے تقدیم نہین وہ
نہین گویا موت ہی مطلب یہہ ہے کہ اگر بر وقت موت بھگوت کا پریم ہو جاوے تو موت مثل ہزار زندگی کے ہے اور
ہکتے مین کہ بھگوت کا پریم نہین وہ مکتے ہزار موت سی بدتر ہے کوئی گوپی تلے سری کرشن مہاراج سے مان کرکے
بہ و مناونے کے راضی نہوئے جب سری کرشن مہاراج چلے گئے تب افسوس کرکے بحالت ہجر بیتاب ہوئے
اپنی جسم کو اور مان کو نفرین کرکے شدت غم اور ہجر سے تصور مین محو ہو گئے सहृत سنہرت ضمیمہ بہرت کا
ہے شرح ضرور نہ سمجھے یازدہم गलित محبوب کے خوبصورتی وغیرہ کا تصور کرکے یا اوسکے صورت
دیکھہ کر مثل گلائے ہوئے چاندی سونے کے دل کا نرم ہو جانا اوسکو گلت کہتے ہین جسطرح کوئی گوپکا
ہے سکھی کو دیکھہ کر کہتے ہے کہ دیکھو اس گوپکا نے ایک دفعہ سری برج کشور کے خوبصورتی اور زیبایش اور
گفتگو و ادا وغیرہ کو کسی سی سنا ہی اس سبب سے اسکا یہہ حال ہے کہ مثل جوگیون کے خاموش ہو گئے ہے اور حس و حرکت
ہی نہین رہے ہے کبھے روتی ہے کبھے جسم پر بال کھڑے ہو جاتے ہین کبھے بکتے ہے اور کبھی ناچتے ہے اور کبھے
گاتے ہے اور کہتے ہے کہ کب مین اوس پیارے کو دیکھون گے جب کہ سماعت حسن نند نندن سی یہہ حال
ہے تو نہ معلوم کہ بعد دیکھہ لینے نموہن کے کیا حال ہوگا دوازدہم संहत سمپدہ آنند گہن پورن برہم
پرماتما جب سمدرسو بہادہام مین ایسا جسکا دل لگا ہے کہ جہان تہان اوسیکو دیکھتا ہے اور ایسا محو اور مستغرق
اوس روپ انوپ مین ہے کہ مطلق دوسرے طرف دل کے توجہہ رجوع نہین کرتے در و دیوار مین وہ محبوب
نظر آتا ہے کہ انیک جنم مین طرح طرح کی جوگ اور ابھیاس اور شبھہ کرم جسکے واسطے کئے تھے اسحالت کا نام ستنر
ہے اور تمال و انجام سب اوپاسناؤن و نشٹھاؤن کا یہہ حالت ہی اسیکے تعریف مین بھگوت گیتا مین یہہ لکھا ہے
کہ جو باسدیو روپ سب جگہہ دیکھتا ہے سو مہاتما درلبھہ ہے اسے درجہ اور حالت کے تعریف
مین سب تعریفات مندرجہ بھگوت گیتا اور بہاگوت کے ہین اسی درجہ کو ساندل سوتر مین پیرا انرکتی یعنی پیرا بھگتی کہنے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

کے نام سے مندرج کیا ہے کہ وہ سوتر اوپر لکہا گیا مستقل ہونا اس درجہ کا جیون مکت ہے اور ثمرہ اوسکا مکتے اور پریم بیدا اور
واضح ہو کہ جو حالتین ساتوک و بہچارے یعنے سامان سیوم وچہارم کے رس بہید کی بیان مین مندرج دیباچہ ہوئے
विभचारी : सात्विक
وہی بہی پریم نشٹہا کی متعلق ہین سو بعد شمول جملہ حالتون مندرجہ دیباچہ اور اس نشٹہا کی اگر کسی عاشق کے کوئے حالت
جدید سننے یا دیکہنے مین آوے تو وہ فرع اون حالتون کے سمجہ لینے چاہئے یا میرے کوتہ قلمے ورنہ ایسے بات
کوئے نہین کہ شاستر نے جسکا اصول نہ لکہا ہو ہے رگہنندن سو آمین ہے دین تبل ہی تیت یاون مہاراج جسطرح
पोथी
سیسے بہا و آپ پر ختم ہوا ہے اوسیطرح پتت پاون اور ادہم اودہارن نام ہے آپ پر ختم ہے اور جسطرح ششناگ
پر شیش بہا و ختم ہوا ہے اوسیطرح ادہم اور پتت ہونے کا درجہ میری اوپر ختم ہے لیکن عجب میری کم قسمتی
ہے کہ شیش جیو کو تو ہر وقت کا قرب حاصل ہوا ور مین اتبک اس جگت کی بکہیڑہ مین ہارے ہارے کرتا رہون اور
وصف یہہ ہے کہ مین تو اپنی کام مین ہوشیار اور چست چالاک ہون یعنے کوئی گناہ اور عذاب ایسا نہین جو مینے
نکیا ہو یا نہ کرتا ہون اور آپ کو کبہے اپنے نام کا خیال ہی نہین ہوتا سو کچہہ پرواہ نہین اب مینی کتابون مین لکہنا
شروع کردیا ہے کبہے تو خیال ہوگا اگرچہ ایسے لفظ عرض کرنے قاعدہ سے بعید تہے لیکن جناب کے توقف اور
تساہل نی کہلائے اور لکہائی گستاخی معاف ہو و مزید بران یہہ ہے کہ جناب کا وعدہ مستقل چند جگہہ پر ہے
کہ جو سرن آتا ہے اوسکو ابہی کر دیتا ہون سو مدت ہوئے کہ در دولت پر پڑا ہون اگرچہ ایسا پختہ اور مستقل نہین کہ
دعوے کرکے ثبوت کردون لیکن یہہ جناب کو خوب معلوم ہے کہ آپ کے دروازہ سے سوای اور کسی سی کچہہ
تعلق ہے نہین کہتا جب جو کچہہ میری واسطی ہوگا آپ سے ہوگا مختصر عرض یہہ ہے کہ کسیطرح اوس روپ انوپ کے
چنتون مین دن رات لگا رہون کہ جو دیباچہ کے اخیر مین لکہہ آیا میری واسطی وہی سب کچہہ ہے کہتا ا
راجہ انبرشن کے کتہا مین تحریر ہوا کہ ذکر رانے کا پریم نشٹہا مین مندرج ہوگا سواوسے
रानी अंबरीष की
رانی کا ذکر تحریر ہوتا ہے کہ جب یہہ رانی بواہی آئے اور راجا سی اوپدیش علحدہ سیوا پوجا کرنے کا پایا تو نہایت
پریم اور اعتقاد سے بہگوت مورتے براجمان کرکے سیوا پوجا کرنے لگے اور اسقدر پریم بہگوت مین ہوا کہ کسیوقت
سوای بہگوت بہجن اور آرادہن کے کسے کام مین مصروف نہین ہوتی تہی راجا کو بہی اسحال کے خبر پہونچی محلسرائے
رانی موصوف مین آیا دیکہا کہ رانے کو اسقدر بہگوت مین پریم ہی کہ درجہائے اولین سے گذر کر قریب درجہ اخیر

یعنے تدروپتا کے پہونچ گئے ہین یعنے کبھی نہایت شوقسی گاتی ہے اور کبھی ناچتی ہی اور کبھی ہنستی ہی اور کبھی روتی
ہے اور کبھی بھگوت تصور مین مثل نقش دیوار کے ہو جاتی ہے راجا یہہ حالت دیکھہ کر کمال خوش ہوا اور اپنی خوش
نصیبی بیان کرتا ہوا رانی کے پاس پہونچا رانی کہ محو دیدار بھگوت کے ہوکر از خود رفتہ تہی اوسکو کچھہ ملتفت نہوئی اور بعد دیر جب
کچھہ ہوش مین آئے تو راجا کو دیکھہ کر کمال تعظیم وغیرہ سی پیش آئی بدین سبب کہ اول تو شوہر ہے دویم راجا سیوم
گورو کہ اوسکے سے ہے اوپدیش سے بھگوت سیو النصب ہوئے بعد گفتگو ست سنگ اور بھگوت آرادہن کے راجا نی فرمایا
کیرتن بھگوت چرترون ہے کرے چنانچہ رانی نے بھگوت کیرتن اور نرت شروع کیا اور ایسی پریم مین مگن ہو گئے کہ
خویش وبیگانہ کے نرہے راجا بہ سبب لذت پریم کی کہ کبھی وہ مذاق اور لطف پہلے نصیب نہین ہوا تہا خوش نصیبی
اپنے سمجھہ کر ہمیشہ اور ہر وقت رانی ممدوحہ کے ست سنگ مین رہنے لگا اور انجام رانی کی پریم کا یہہ ہوا کہ تمام شہر
اور ملک راجا کا بھگوت بھگت ہو گیا وہ مفصل حال راجا ممدوح کے کتہا مین تحریر ہوا کتہا۔ सती-चरग

سو تیچہن رگہبنشہ چیلہ اگست جیو رام اوپاسک از بس پریمی ہوئے جب شری رگہنندن سوامین ونڈک بن کو تشریف لیگئے
اور قریب آسرم سوتیچہن موصوف کی پہونچے تو سوتیچہن جیو خبر تشریف آوری اپنی سوامین کے سنکر واسطے استقبال
کے روانہ ہوئے لیکن پریم آنند بھگوت کے آنے کا اور شوق درشنون کا اسقدر رہا کہ سب خبر اپنی اور بیگانے کی بہول
گئے سوائے اوس روپ انوپ تصوریہ کے چشم ظاہر اور باطن کو کچھہ نظر نہین آتا تہا اور نہ یہہ کچھہ ہوش تہے
کہ مین کون ہون اور کہان ہون اور کسطرف جاتا ہون جب کبھی ہوش مین آتی تہی تو یہہ خیال ہوتا تہا کہ آج کونسے
ساعت سعید اور کیا روز مبارک ہے کہ درشن اوس سوامین کے ہونگے اور برجہاد کون کونہے نصیب نہین کرونگا
اور کبھی اسبات پر خوش ہوتے تہے کہ میرے برابر اور کون خوش نصیب ہے کہ جسکو درشن پورن برہمہ سچدانند گہن
کے ہون گے غرض ایسے خیالات اور خوشی مین ایک قدم بہی نہ چلا گیا اور از خود رفتہ ہوکر راہ مین بیٹہہ گئے اسقدر
اوس تصوریہ روپ مین مگن ہوئے کہ جب رگہنندن سوامین معہ جانکی جہارانی اور لچھمن جیو کے تشریف لائے
تو کچھہ خبر نہ ہوئے اور جو آواز دے تو کچھہ نہ سنا تب تو رگہنندن سوامی نے وہ اپنا روپ تصوریہ انتردہیان کر لیا
اور چترہبج روپ اونکے دلمین ظاہر کیا جب رگہبنشہ نے وہ منوہر روپ اپنی مطلوب کا نہ دیکہا تو بسبب اضطراب
اور بیقرارے کے آنکہین کہول دے اور اپنے مطلوب مرغوب کو روبرو موجود دیکہہ کر اور نہایت پریم سی از خود رفتہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By ...

ہوکر قدم پکڑ لئے اور نہ چھوڑے بھگوت نے زبردستے اوٹھا کر اپنی چھاتی سی لگایا اور آسرم مین جا کر قیام کیا رکہیشر نی حسب قاعدہ پوجا وغیرہ کر کے بھگوت استتے شروع کے لیکن کیا ذکر تھا کہ بسبب غلبہ پریم کے ایکحرف بھی زبان سے ادا ہوسکے کبھے تو جل کا پرواہ آنکھو نسے جارے ہوجاتا تھا اور کبھے کنٹھہ رک جاتا تھا جب بھگوت نی یہہ پریم لاتا تھا دیکھا تو فرمایا کہ جو خواہش ہو وہ بر مانگو کہ سب تمنا تمہارے پورن ہون گے رکہیشر نی عرض کیا کہ کس چیز کے درخواست کرون کہ مجھکو نیک و بد کی خبر نہین جو آپ کو بہتر معلوم ہو وہ عنایت کرو اور اگر میری ہی عرض پر حصر ہے تو یہہ درخواست ہی کہ آپ کا روپ انوپ معہ جانکی مہارانے اور لچھمن جیو مہاراج کے میرے دلمین ہمیشہ بلا تزلزل بسا رہے چنانچہ بھگوت نے یہہ بر دان دیا صبح جب رگھنند سوامین روانہ آیندہ کی ہونے لگے تو رکہیشر ممدوح تاب مہاجرت کی نہوئی اور بہ بہانہ درشن اگست جیو اپنی گورو کے ہمراہ روانہ ہوئے اور اوسی پرم آنند کی مین مگن رہے

کتھا ۲ शवरी شورے بھیلنے کے ہما کس زبان سی بیان ہوسکے کہ بڑے بڑے رکہیشر جسکی بھگتی کے معتقد ہوئے ابتدا مین جب شورے موصوفہ کو بھگوت بھگتی دلمین پیدا ہوئے تو سادھو سیوا اختیار کرے یعنے دنڈک بن (दंडकवन) مین پنپاسر (पंपासर) کے قریب متنگ (मतंग) وغیرہ رکہیشرون کے آسرم مین رات کی وقت خفیہ لکڑیون کے بہار ڈال جایا کرتے اور رات سی اوتہہ کر راہ آمد و رفت کہ جس راستہ کو رکہیشر واسطی اشنان کی جایا کرتے تھے درست اور صاف کر دیتے متنگ رکہیشر اپنے دلمین کہا کرتے کہ ایسا کون نیکبخت ہی کہ اسقدر خدمت کرتا ہے اور ہمارے تپ اور بھجن کا حصہ دار ہوتا ہے رات کو دس بیس رکہیشر خفیہ واسطی تلاش کے بیٹھہ گئے اور جب شورے آئے تو پکڑ کر متنگ رکہیشر کے روبرو لے گئے شورے خوف سی رکہیشر کے کانپنی لگے اور جب روبرو گئے تو ندامت گذارے اور خوف سی کچھہ عرض نہ کر سکے دیگر رکہیشرون کو تو یہہ خیال ہوا کہ یہہ شوری نیچ قوم ہے اوسکے لائے ہوئے لکڑے جو ہم کام مین لائے نہ معلوم کس عقوبت مین گرفتار ہون گے اور متنگ رکہیشر کہ بھگتی بہاو سے واقف تھے اپنے دلمین کہنے لگے کہ یہہ شورے ایسے پرم پوتر اور سُدھ ہی کہ جسکے اوپر کو کرورون برہمنون کے دہرم کرم تصدق کرنے واجب ہین متنگ رکہیشر اوسکو اپنے آسرم مین لے آئے اور بھگوت منتر کا اوپدیس کیا جب رکہیشر موصوف پرم دہام کو جانے لگے تو شورے کو ہدایت فرمائی کہ سرے رگھنندن سوامی مین پورن برجہہ یہان تشریف لاوین گے اور تجکو اونکی درشن ہونگے تو اسی آسرم مین رہا کر اگرچہ شوری کو مہاجرت گورو سے

کمال غم ہوالیکن سری رگہنندن سوامین کے درشنون کی توقع سی خوشنود ہوکر بھجن اور دہیان مین رہنے لگی جس گہاٹ پر
رگہبیشر واسطی اشنان کی جایا کرتے تہے شوری راہ صاف کیا کرتے تہے ایک روز وقت معینہ مین دیر ہوگئی
اور رگہبیشر شوری کو دیکہہ کر ناراض ہوے اور اوسحالت ناراضی مین ایک رگہبیشر کا پارچہ جو شوری سی مس ہوگیا
زیادہ تر موجب ناراضی اور غصہ رگہبیشران کا ہوا اور شوری کو کلمات سخت وسست کہہ کر پہر واسطی اشنان کی گئی تالاب مین
بجاے جل کے خون دیکہا اور کرم بڑے بڑے پاے اسباب کو اپنی خوش عقلی سی یہہ سمجہے کہ شوری کی ناپاکی کے
سبب پانی تالاب کا خراب ہوگیا ہے اور واپس آئی شوری بخوف رگہبیشران اپنی مکان پر چلی آئی اور خیال کیا کہ
رگہنندن سوآمین کے واسطی تلاش پرشاد کی کرنی چاہئی اسواسطی بن مین واسطی تلاش ثمر درختان کے جانا شروع کیا
اچھی اچھی بیر یعنی کُنار صحرائی توڑ کر اول خود چکہا کرتے کہ آیا شیرین ہین یا ترش اگر شیرین ہوتی تو رکہہ لیا کرتے اور ترش
کو ڈال دیتے اور پہر بر سر راہ جاکر جسطرف سی سری رگہنندن سوآمین تشریف لاوینگے اوسطرف کو دیکہا کرتے
اور اپنی دل اور آنکہون کو فرش راہ بنایا کرتے جب اپنے بدصورتی اور کم قومی کا خیال ہوتا تو کسی جگہہ جاکر پوشیدہ
ہوجاتے اور جب اپنی گورو کے قول اور بہگوت کی کرپالتا وپت پاونتا پر نگاہ ہوتے تو بارادہ استقبال نزدیک ہوا
کرتے غرض بہگوت کی پریم اور تصور مین ذرات گذرتا اسیطرح جب عرصہ گذرا تو اودہیم او دہارن اور بہگت بتسل مہاراج تشریف
لائے اور لوگون سی بہ کمال شوق استفسار کیا کہ شوری پرم بہگت کا مکان کہان ہے جب مکان کے نزدیک آئے
تو شوری نی ساشٹانگ ڈنڈوت کری رگہنندن سوآمین نی لپک کر زمین سے اوٹھا لیا اور سب رنج والم مٹا
کی دور کیئے شوری کی یہہ حالت ہوئی کہ چکور بہگوت مکہہ چندرمان کے ہوگئے اور محو دیدار ہوکر نیر پریمانند کا جل آنکہون سے
ایسا جاری کیا کہ جسکا وار پار نہ رہا پہر رگہنندن سوآمین کو اپنی آسرم مین لی گئی اور بیر جو جنگل سی لایا کرتی تہی واسطے
کہانی کے پیش کئے بہگت بہاون مہاراج تو اون بیرون کو کہانی لگی اور برہما و شیو وغیرہ اوس بہگت بتسل داد
کرپالتا کے پریم مین مگن ہوا شوری کے بہاگ کی بڑائی بیان کرنی لگی بہگوت ایک بیر اوٹہاوین اور مکہہ مین ڈالکر
تعریف اوسکی شیرینی کے کرین کہ ایسا پہل شیرین ہم نی کبہی نہین کہایا پہر دوسرا اوٹہاوین اور اوسے تعریف توصیف
سے اوسکو تناول فرماوین غرض جب تناول طعام سے فراغت ہوئی تو سب رگہبیشر بدریافت خبر تشریف آوری
خود بدولت بمکان شوری متعجب ہوکر واسطے درشن سری رگہنندن کے آئی سب غرور قوم اور اپنی دہرم کرم کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رخصت کیا اور بہگوت درشنون سی کرتارتہہ ہوکر پرم آنند کو فایز ہوئے بعد گفتگو بر سبیل تذکرہ جمال خرابی تالاب کا بیان

کیا اور بہگوت سی ستفسر واسطی پاک اور صاف ہونے اوس تالاب کے ہوئے بہگوت نی فرمایا کہ شورے کی قدم پرم

پوتر جب اوس تالاب مین پڑین گے اوسیوقت پاک اور صاف ہو جاے گا رگہیشر شورے کے منت سماجت

کرکے تالاب پر لی گئے اور بفور پڑنے قدم اوس پرم بہگت کی تالاب مثل دل بہگوت بہگتون کے پاک او صاف

ہو گیا بعد ازآن رگہنندن سوآمین نی رخصت روانگی آیندہ کی شوری سی چاہی اور فرمایا کہ جو اوپدیش بہگتی کا ہم نی کیا ہے

اوسیطرح بہ آیندہ عمل کرتے رہنا شورے بدین سبب کہ چشمہاے ظاہر و باطن مین وہ روپ منوہر اور پرم انوپ سماگیا

تہا مہاجرت گوارا نہ کر سکے اور بفور درخواست رخصت کے اپنے پران تصدق کرکے پرم دہام کو گئے بہگوت نی داہ کرم

جلایا ۱۲

اوسکا خود فرمایا اور اس چرتر سے خواہندگان رہائے آواگون کو ہدایت واسطی بہگتی کے عطا فرمائی فی التحقیق پریم کا

انتہا درجہ یہہ ہے کہ از بس خوشی وصل محبوب یا از بس غم مہاجرت مین فوراً جان عاشق کی جاتی ہے

کتھا

بدر جیو اور اونکے دہرم پتنی پرم بہگت ہوئی بدر جیو دہرم اوتار تہے بسبب پاندو ور کہیتر

विदुरस्त्रीरतनकीस्त्री

माडव ۱۲ بہ عار

نزدیہہ پائے کتہا اونکے مفصل مہابہارتہہ مین مندرج ہی جسقدر محبت بہگوت مین بدر جیو کو تہی اوسی زیادہ اونکے

دہرم پتنی کو تہی جب بہگوت سری کرشن مہاراج واسطی رفع نزاع ہمدگر کوروان و پانڈوان کے ہستناپور مین پہونچی درجو دہن

نے بسبب غرور فوج اور مال کے صلح قبول نہ کے لیکن واسطی ضیافت کی گذارش کیا بہگوت نی فرمایا کہ کہانا بخانہ غیر

تین حالت مین ہوتا ہے یکی بحالت مفلسی دویم بسبب رشتہ محبت و خویشی سیوم ہر بہگت یا گورو چیلہ بخانہ ہمدگر جاتے ہین

سو یہان ان باتون مین سے کوے بات نہین یہہ فرماکر بخانہ بدر جیو تشریف لے گئے اوسوقت بدر جیو گہر پر موجود نہ تہے

اور اونکے استری اشنان کرتے تہے اوسنے جو آنا بہگت بتسل مہاراج کا سنا تو کمال خوشی سی تن مین نسمائے

सद्वृत

اور اسقدر پریم اور آنند مین مگن ہوگئے کہ بی محابا اوسے حالت برہنگی مین اوٹہہ دوڑے سبرت مہاراج نی یہہ حالت

پردہ پوش ۱۲

اوسکے پریم کے دیکہہ کر پیت آنبر خاص اپنا اوڑہا دیا شاید بہگوت کو اوسوقت یہہ خیال ہوگا کہ یہہ میری تدروپتا کو پہونچ

گئے ہے صرف پیت انبر نہین ہے اسواسطی پیت انبر ہی اوڑہا دینا چاہئے یا یہہ بات ہو کہ جب راجا کسی اپنے

خدمتگار عزیز پر خوش ہوتا ہے تو اپنا خلعت خاص عنایت کرتا ہے سو بہگوت راجن نی اسکے پریم سی خوش ہوکر

پیت انبر بطور خلعت کی عنایت فرمایا ہو یا ایسا دلمین سمایا ہو کہ جب کوئی راجا کبخدمت مین جاتا ہی تو کچہہ نذر اور بہیٹ

جگا نسو پہونچ گئے ہونا ۱۲

नङ्गपना

دیا کرتا ہے سو بہگوت نی بدر پتنی کو اپنے پرمیون مین مثل راجا کے تصور کر کے بہیت انبر بہت کیا ہو بعد از آن بہگوت کو
اپنی گہر مین لے آئے اور پریم پریت سی سنگہاسن پر بٹہلا کر پا سُندہ مہاراج نے جو اوسکو نہایت پریم اور آنند مین محو
دیکہا تو واسطے رجوع کرنے طبیعت کے بجانب اپنی گفتگو کے ارشاد فرمایا کہ کچہہ کہانا طیار ہو تو لاؤ وہ ڈہہا گا کیلہ کے
پہل لے آئے پاس بیٹہہ کر کہلانے لگے چونکہ پریم آنند مین پورن تہے مغز تو زمین پر ڈال دیا اور پوست واسطی کہانے
کے حوالہ کیا لیسو نہر مہاراج کہ صرف پریم کے بہوکہی ہین چہلکون کو سراہ سراہ کر کہانے لگے اوسی حالت مین بدر جیو آگئے
اور بہگوت کے چرن کملون کو ڈنڈوت کر کے استری کو طعن تشنیع کرنی لگی کہ ای بی وقوف بجای گرے کی چہلکے
کہلاتے ہے اور خود بہگوت کی پاس بیٹہہ کر بڑے بہگت اور بہاو سے گری نکال نکال کر کہلانے لگے بہگت
من رچہک مہاراج نے فرمایا کہ بدر جیو یہہ مغز کیلون کا بڑا لذیذ اور مزہ دار ہے لیکن اون چہلکون کے حلاوت کو
نہین پہونچتا اس فرمانے سے بہگوت اپنی بہگتون کو ہدایت فرماتی ہین کہ جس قدر جسکو میرے چرنون مین پریت اور
بہگتی ہے اوسیقدر کہانا وغیرہ جو کچہہ میرے بہیٹ اور ارپن کرتے ہین مجکو مقبول ہوتا ہے یہہ بات ثابت کرتے
ہین کہ میرے دربار مین چترائے وغیرہ کو کچہہ دخل نہین صرف پریم اور محبت پر نگاہ ہے اور ایک یہہ مطلب ہے
حاصل ہوگیا کہ جو بدر جیو اور اونکے استری کو لسبب کہلانے چہلکون کے شرمندگی اور رنج ہوا تہا وہ سب رفع ہوگیا
اور دونو پرم پریت سے بہگوت کے سیوا اور خدمت مین حاضر رہے کہتاہ راجہ بہگت
ملقب بہ کل شیکہر بہگوت بہگت پرمی ہوئے کہ اوسکے پریم اور بہگتی کے برتانت امرت مین مفصل لکہی ہی یہان بقدر
نوشتہ اصل بہگت مال کے تحریر ہوتے ہے یہہ راجا سری رگہنندن سوامین کے اوپاسک تہی ہمیشہ چرتر اور کتہا
رگہنندن سوامین کے سنا کرتے اور بکمال پریم اور محبت سی لیتا اور اوتساہ بہگوت کے نت نئی بہا و سی کیا کرتے
براہمن کتہا سنانی والا حال پریم راجہ سے بخوبی واقف تہا جب وہ پن مین کتہا سیتا ہرن کے آیا کرتے اوسکو چہوڑ
دیا کرتا ایک دفعہ بیمار ہوگیا اور اوسکا بیٹا واسطی کتہا سنانی کے آیا ہے کتہا سنائی کہ راون آیا اور جانکے
مہارانے کو چورا کرلے گیا راجا بفور استماع اس لفظ کے کہ راون جانکے مہارانے کو لیگیا تلوار علم کر کی ہار بار کرتا ہوا
دوڑا اور گہوڑے پر سوار ہو کر تیز و تند طرف لنکا کے روانہ ہوا بدین ارادہ کہ اسیوقت راون کا قتل کر کی اپنی ماتا
کے درشن کرونگا اور راون مہاپاپی کا یہہ مقدور کہ بجالت میری زندگی کے سری جانکی مہارانی میرے ماتا کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لیجاوے جب راہ مین سُمدر حایل دیکہا تو گہوڑا سُمدر مین ڈال دیا اور کسیطرح کا کچہہ خوف نہ کیا بہگت بہادون اور بہگت مین نجابت
مہاراج معہ جانکی مہارانی اور لچہمن جیو کے ظاہر ہوئی اور فرمایا کہ کل شکر کہان جاتی ہو راون کو تو مینی قتل کیا اور معہ خبک بندنے
اجودہیا کو جاتا ہون راجا قدمون مین پڑا اور جگل سروپ انوپ کے درشن کرکی ازسر نو جان تازہ پائی اور اپنی راجدہانی مین آکر پریم
بہگتے مین مشغول اور مخمور رہا کتہا ॥ विठ्ठलदास ٹہل داس جیو ماتہر چوبی بی غرور اور دیگران کو تعظیم اور بزرگی دینی والے
سب سے صاف صابر پراوپکاری ہر ایک کسی کی عیب پر نگاہ نہ تہی جو ہنر جس شخص مین ہوتا تہا اوسکا بیان کرتے تہے مالا اور
تلک اور بہگوت بہگتون کے جہا او محبت مثل بہگوت کی ذہن مین سمائی ہوئی تہی اور ہر گوبند ہر گوبند لفظ ہر وقت بر زبان
پر رہتا تہا اونکے والد دوبہائے حقیقی پروہت رانا کی تہی بابہد گزرا کربا بایام خوردسالی ٹہل داس جیو کی دونو ماری گئے
جب ٹہل داس جیو بالغ ہوئے تو بہگوت بہگتی اختیار کے اور رانا کی پاس آنا جانا ترک کیا ایک روز رانا نی لوگو سے پوچہا
کہ ہمارے پروہت کا لڑکا نہین آتا وہ کہان ہے جلد لاؤ ٹہل داس جیو نہ گئے جب دوبارہ یاد کیا تو مخالفین نے عرض کیا
کہ مہاراج وہ تو دن رات راگ رنگ اور بیراگیون کے صحبت مین رہتا ہے اور اپنی آپ کو بہگت شمار کرتا ہے رانانے
ٹہل داس جیو کو کہلا بہیجا کہ آج جاگرن ہماری مکان پر کرنا ٹہل داس جیو معہ سماج ہر بہگتون کے تشریف لیگئے
اور رانانے سب کے تعظیم وغیرہ کرکے واسطی سماج جاگرن کے سہ منزلہ مکان پر فرش کرایا جسوقت بہگوت چرترون
کا کیرتن اور بہجن شروع ہوا ٹہل داس جیو کے حالت اون چرترون کے لطف و مذاق مین محو اور بیہوش کے ہوگئے
اور خویش و بیگانہ کو بہول کر خود کیرتن کرنے لگے اور بحالت نرت اور گان کے کہ کچہہ خبر اپنی اور اوس مکان کے نہ تہے
سہ منزلہ مکان سی نیچی گرے راجا وہ حالت پریم کے دیکہہ کر کمال مغموم و متردد ہوا اور دشت لوگون کو زجر و توبیخ
و لعنت ملامت سی پیش آیا سادہو لوگ ٹہل داس جیو کو اوٹہا کر گہر پر لائے اور رانانی نقدی اور جنس بہیجی ٹہل داس
جیو کو تین روز بعد اوس حالت باطن سی ظاہر کے خبر ہوئے اور اونکی والدہ نے سب حال اغوا مخالفین اور واسطی امتحان
کے مقرر ہونا محفل جاگرن کا سہ منزل پر بیان کیا ٹہل داس جیو تو بوقت شب اپنی مسکن سی روانہ ہوئی اور موضع جہنی کرا مین
جہان جسو دہا جیو نے رسم جہٹی سرے نندنندن مہاراج کے کرے ہے آکر سرے گڑر گوبند کے سیوا پوجا مین مصروف
ہوئے رانا کی ملازم جا بجا تلاش کرائے اور جواب دیدیا کہ کہین نہین ملتا لیکن والدہ اور استری نی بعد تلاش اونکو پایا
واسطی واپس چلنی کی ہرچند تدبیرات کی اور خوشامد کرکی سمجہایا لیکن چونکہ دل ٹہل داس جیو کا گرویدہ سیوا اور سروپ سرے

گرگوبند مہاراج کے ہوگیا تہا اسواسطی کوئی تدبیر سودمند نہ ہوئے لاچار استری اور والدہ نی اوسی گانون مین رہنا شروع کیا
کچہہ روز گذرے تہے کہ بیمارے سخت عاید ہوئے بہگوت نی خواب مین فرمایا کہ تُم متہرا جیمین قیام کرو ٹہل داس جیو کو
مہاجرت گرگوبند مہاراج کے گوارا نہ ہوئے جب بہگوت نی تین روز تک برابر ارشاد فرمایا لاچار متہرا مین آئی اور اپنے
ہمقومان کو دیکہا کہ بہگوت بہگتی کے خلاف ہین اسواسطی ایک دُرود گر ساد ہو سیوی کی گہر مقیم ہوئے اونکی استری
پرم ستبی حاملہ تہے اوسکو خرچ اخراجات کا خیال ہوا بہگوت نی مٹی کہودتی ہوئی ایک اپنے امورتی معہ مال کثیر کے ظاہر کردی
ٹہل داس جیو وہ مورتی اور زرنقد دُرود گر کو دینی لگے لیکن اوسنے دست بستہ قدم پکڑ کر عرض کیا کہ آپ ہی بہگوت کی
سیوا کرین اور یہہ روپیہ نہے خرچ مین لگاوین ٹہل داس جیونی اس محبت اور پریم کی ساتہہ سیوا شروع کی کہ سوا
سیوا پوجا کے اور کسی کام سے تعلق نہ رکہا اور چند روز مین شہرت اونکی بہگتی اور بہاو کی اسقدر ہوئی کہ مردم کثیر
چیلہ ہوگئے سماج بہگوت اوتساہ اور کیرتن کا ایسا رہنی لگا کہ گویا بہگوت پارشدونکا سماج ہے اتفاقاً ایک نٹنی آگئی
اور اوسنے بہگوت کی روبرو نرت اور گیت کیا ٹہل داس جیو بہگوت پریم مین ایسے محو و ازخود رفتہ ہوگئے کہ جو
اسباب اور زیور تہا سب اوسکو بخش دیا اور جب کہ وہ بہی کم جانا تو رنگے راے اپنے صاحبزادہ کو بہگوت
تصدق کرکے حوالہ کیا رنگی راے موصوف کے چیلے رانا کے لڑکی تہی اوسنے نٹنی مذکور سے کہلا بہیجا کہ جو زر اور زیور
مطلوب ہے وہ مجہسے لے اور رنگے راے میرے گورو کو میرے حوالہ کر نٹنی نے جواب دیا کہ دولت کی تو کچہہ پرواہ نہین لیکن
ریچہہ کرتن من دہن سب دے سکتے ہون دختر رانانی ٹہل داس جیو کے خدمت مین عرض معروض کرکے پہر سماج کرایا اور
جو صاحب ہنر اور بہگت جن آئی تہے اونکی نذر بہیٹ زر کثیر کیا اور خود بہگوت کے سامنے نرت کرنی لگی کہ وہ نٹنی بہی
متعجب ہوگئی اور رنگی راے جیو کا سنگار کرکے اور ڈولہ مین بٹہلا کر بہگوت کی روبرو لائے رنگی رای جیونی جب کہنے
اوس نٹنی کے نرت شروع کیا کہ سب سماج بہگوت پریم مین بے ہوش ہوگیا اور نٹنی نے سب دولت و مال معہ
رنگی رای جیو کے بہگوت بہیٹ کیا رنگی رای جیونی ٹہل داس جیو سی کہا کہ آپ مجکو بہگوت نوچہاور کر چکے ہین مناسب
نہین کہ پہر لیوین اسواسطی رنگی رای جیو کو ٹہل داس نے تو نہ لیا لیکن دختر رانانی لی لیا رنگی رای جیونی سمجہا کہ اگرچہ ظاہرے
جسم تو بہگوت نوچہاور ہوچکا لیکن پران ابتک نوچہاور نہین ہوئی اسواسطی قالب خاکی چہوڑ کر بہگوت کی پرم دہام
کو پراپت ہوئی یہہ چرتر پوتر بہگوت کی رسک و پریمیون کا کہ بہگوت بہگتی کا دینی والا ہے لایق غور کی ہی*

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

کتہا کرشنداس جیو پرم بہگت بہگوت کے ہوئے کہ سری نند نندن مہاراج نی خاص اپنی چرن کملون کا نوپر
اونکو عنایت فرمایا بہگوت کیرتن کے قاعدون سے خوب واقف تہی سُر اور تال اور گرام اور مور چہنا وغیرہ جو کچہہ سانگیت رتناکر
مین مندرج ہین اونکو ایسا جانا کہ اوس زمانہ مین اونکے ثانی کوئی نہ تہا اور کمال اونکا یہان تک ہوا کہ رادہکا بلبہ مہاراج
کونہی اپنے پریم اور گُن سے راضی اور خوشنود کرلیا قوم کے زرگر تہے اور رکہرک سین اونکی والد کا نام تہا ایکروز سری
رادہا کرشن مہاراج کے سیوا پو جاکر کے نرت اور کیرتن بہگوت کے روبرو کرنے لگے اور بہگوت کے روپ اور چرتر کے
تصور اور رس مین ایسی مگن اور محو ہوے کہ کچہہ ہوش نہ رہے اوسیحالت مین ایک پانو کا گہونگہرو کہل کر گر پڑا اور تان بہنگ
ہونے لگا سری شنک بہاری پرم رچہوار اوس تال بہنگ کو باعث خلل سمجہہ کر اوٹہی اور اپنی چرن کمل کا نوپر ہاتہہ مبارک
سی کرشنداس جیو کے چرن مین پہنا دیا کرشنداس جیو کو بعد نرت اور کیرتن جب یہہ حال معلوم ہوا تو بہگوت کر پا اور اپنے
خوش نصیبی کے آنند مین پہر مگن ہوگئے اور اسقدر بہگوت بہجن مین مصروفیت کی کہ دن رات اوسی حالت پریم مین محو رہنے
لگے سادہو سیوا ایسے تہے کہ ہر بہگتون کو بہی بہگوت سے کم نہ جانا اگر کسی کو یہہ اعتراض ہو کہ بہگوت نی اپنا گہونگرو کیون
پہنایا وہ ہے گہونگرو کیون نہ درست کردیا سو واضح ہو کہ اگر وہ گہونگرو درست کرکے پہناتے تو دیر ہوتے اسواسطے اپنا
گہونگرو پہنا دیا اور بہگت کے دلمین اپنے رچہوار تا اور شوقینی ثابت کردے علاوہ ازآن یہہ بہی ظاہر ہوتا ہی کہ بہگوت
نے رچہہ کر یہہ گہونگرو انعام فرمایا کتہا کात्यायनी کاتیاینی جیو کے پریم اور بہگتی کے کتہا کسقدر
کہی جاے جسقدر برج گوپکاؤن کو پریم اور عشق سری برجہنوکہن مہاراج مین تہا اوسیقدر کاتیاینی جیو کو ہوا بات
کہتے کہتے بہگوت کے روپ اور تصور مین محو ہو جایا کرتے تہے اور کچہہ خبر یا ہوش نہین رہا کرتی تہی جگت جہگڑہ قصہ جسقدر نظر
آتے ہین اونسے علحدہ تہے اور بہگوت کے پریم اور محبت کے مجسم ہوگئے سب بہگوت بہگتون کا اتفاق ہے اسبات پر کہ بہگوت
کا عشق کاتیاینی جیو پر ختم ہوا یہہ حال تہا کہ راہ چلتے ہین بہگوت چرترون کے تن می ہو جاتے تہی اور کبہی گاتی تہی
کبہی روتی تہی کبہی ہنستے تہی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بہگوت چرترون کے کیرتن مین محو اور مگن تہے لبب تند چلنے
ہوا کے درختون سے آواز آنی لگی کاتیاینی جیو یہہ سمجہے کہ یہہ لوگ کوئی تال مردنگ وغیرہ بجانے والی ہین بہگوت
کے روبرو جو مین گاتی ہون تو یہہ تال بجاتی ہین اسواسطی کچہہ انعام اونکو دینا چاہیے چنانچہ سب پارچہ اپنی اونکو بخش
دئے اور پریا پریتم کے پریم مین محو اور مستغرق ہوگئے کتہا ۹ माधोदास مادہوداس موصوف

ساکن کدھا گدہ ایسے پریمی بہگت بہگوت کی ہوئے کہ جب بہگوت چرترون کا گان یا کیرتن سنتے یا خود کیرتن کیا کرتے
تو محو تصور روپ مادہرے بہگوت کے ہوکر لوٹنے لگتے اور ہوش حواس باقی نہ رہتی اور علی ہذا القیاس پسر و نبرگان وغیرہ
کا پریم تہا بہگوت بہگتون سی نہایت پریم اور اعتقاد رکہتے تہے اور بجان و دل اونکی خدمت کیا کرتی تہی والی شہر بہگوت
سے بمکہہ تہا دشمنت لوگون نے اوسکو ترغیب کیا کہ مادہو داس واسطی اپنی نشو نما کی باظہار بہگوت پریم کے ناحق زمین
پر لوٹا کرتا ہے راجہ سادہ لوح نے واسطی امتحان کے سماج اپنی مکان پر ٹہرایا اور سہ منزلہ پر محفل سماج کے تجویز ہوئے
وقت سماج کے مادہو داس جیو نے نو پر باندہ کر ایسا کیرتن کیا کہ بی حواس ہوکر لوٹنے لگے اور بحالت بیخودی
چہت مکان سے ایک کڑاہہ روغن زرد گرم مین کہ واسطی اوتساہ کی پکوان طیار ہوتا تہا گرے بہگوت نی اپنے بہگت
کی ایسے رچہا کرے کہ کچہہ گزند کسی عضو کو نہ پہونچی اس چرتر سے راجا کے آنکہہ دلی کہل گئی کمال خائف اور نادم ہوکر
بہگوت بہگتے اور بہگتون کا معتقد ہوا اور بہگت ہوگیا کہتا ۱۰ **नारायण दास** نارایندا اس جیو نرتک یعنی
نٹوہ بہگوت پریم کے مجسم ہوئے اگرچہ دنیا مین ہزار ہا رقاص گذرے اور ہین لیکن جو بہگوت پریم کو اونہون نے
نباہا اور کسی سی ہو سکتا ہی حروف لبشن پد کے مطلب سے بہگوت روپ مین محو ہوکر بہگوت کی نت بہار مین جا ملتے
اونکا یہہ نیم اور عہد تہا کہ سوائے بہگوت کی اور کسی کے سامنے نرت اور کیرتن نہین کرتی تہی تیرتہہ اور بہگوت مندرون
کے جاترا کرتے ہوئے ہندیا سرای مین کہ الہ آباد سی چہہ کوس ہی پہونچے اور اونکے نرت اور کیرتن کی دہوم شہر مین
ہوئے حاکم وہان کا مسلمان تہا اوسنے لوگون کو واسطی طلب کے بہیجا نارایندا اس جیو نی بہگوت سنگہاسن کا لیجانا روبرو
مسلمان کی مناسب نہ سمجہا اور نہ کج اخلاقی گوارا ہوئے لاچار ایک تجویز اپنی دلمین کرکے تشریف لیگئی اور اونچی سنگہاسن
پر تلسی کے مالا کہ حسب قول شاستر کے بہگوت اور تلسی مین کچہہ فرق نہین براجمان کرکے نرت اور کیرتن کرنی لگے
لیکن اوس حاکم مسلمان کیطرف کہ علیحدہ بیٹہا تہا بہول کرنہی نہ دیکہا جب یہہ لبشن پد میرا بائے جیو کا **مطلع**
سانچو پریت ہی کو ناتو + کی جانی رادہکا ناگرے کی مدموہن رنگ راتو + کیرتن کیا تو اوسکے مطلب اور معنی کو سمجہہ کر
بر پایر پیتم کے تصور مین محو ہوگئے اور اوسے حالت محویت مین موافق مضمون لبشن پد مذکور کے وہ سماج چشمہا ہی ظاہر
و باطن مین سمایا کہ برجموہن مہاراج اور بر کہبہان نند نی ہمد گر کے محبت اور عشق مین مسرور ہوکر کہیل اور بہار اور نرت
اور کیرتن مین مصروف ہین اور بحالت نرت ترچہا دیکہنا اور ترنہنگے روپ برج کشور مہاراج نی اور پریم سوبہاو سر نگار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

برج ناگرے جیونے اپنے بازو کا ظہور کر اگنارایں داس جیو کو نہایت شوق سی کچھہ تصدق ادر نوچہاور کرنا واجب اور ضرور ہوا اوسوقت اپنی جان سی بہتر اور کوئی چیز نزدیک نپائی اور فی الفور جگل سروپ کے نوچہاور کرکی نت بہار اور پرم آنند مین شامل ہوئے کہا"

लीलानुकरी

ایک براہمن پرشوتم پورے مین ایسے پریمی بہگت ہوئے کہ محو بہگوت روپ کی ہوکرتن می ہوجاتی تہی ایک دفعہ نرسنگہہ جیو کے لیلا پرم پوتر بروز نرسنگہہ چترد سی لوگون نے بہت دہوم دہام سی تیار کے اور براہمن موصوف کو بہگوت بہگت اور پریمی جانکر نرسنگہہ جیو کا روپ بنایا جب اوس چرتر کا کیرتن ہونے لگا کہ نرسنگہہ جیو نی ہرنکشپ کا اپنی ناخنون سی شکم چیر کر مار ڈالا تو براہمن ممدوح کو انوکرن کا خیال غیر رہا اور جو نرسنگہہ جیو کو کرنا چاہیئے تہا وہ ہے کیا یعنی جو شخص ہرنکشپ کا روپ بنا تہا اوسکا شکم اپنی ناخنون سے چیر کر مار ڈالا اور پرہلاد کو راج دیا لوگون نے اوسکا قتل بسبب عداوت کی سمجہا اور بہگوت بہگتون نی یہہ کہا کہ عداوت نہین بلکہ نرسنگہہ جیو کا انس اس براہمن مین آگیا تہا آخر بعد رد وقدح یہہ تجویز ہوے کہ بروقت رام لیلا کی اس براہمن کو دسرتہہ مہاراج کا انوکرن بنانا چاہیئے اوسوقت حال پریم یا عداوت کا معلوم ہو جاویگا چنانچہ رام لیلا مین ایسا ہے کیا جسوقت وہ چرتر آیا کہ رگہنندن سوامین معہ جنک نندنی اور لچہمن مہاراج کی بن کو تشریف لیگئے اور سومنت وزیر نے آکر راجا دسرتہہ کو پیغام رگہنندن سوامین کا سنایا اور راجا نے سنتے ہی پیغام کے پران تیاگ کی تو براہمن موصوف نی کہ حقیقت مین دسرتہہ ہی ہو گیا تہا سنتے ہی پیغام رگہنندن سوامین کے زبانی سومنت کی اوسیوقت پران اپنی بہگوت کی نوچہاور کئے اور دسرتہہ مہاراج سی بڈہکر درجہ پایا حقیقت مین پریم کو یہہ ہی پرتاپ ہے کہتا

मुरारिदास

مرار داس جیو پریمی بہگت سری رگہنندن سوامین کے بلونڈا شہر مین جو ملک مارواڑ مشہور ہے ہوئے بہگوت کی اوپاسنا اور ہر بہگتون کی سیوا اور بہنڈارہ کرنے مین یکتا و بی مثال تہی کیرتن کرنے کے وقت سری رگہنندن سوامین کے چرترون مین لوہین ہو کر انتہا درجہ پریم کا ہر بہگتون کو ہدایت فرمایا ایک چمار بہگوت سیوا پوجا کمال اعتقاد سی کرکے باواز بلند کہا کرتا تہا کہ جو بہگوت چرن امرت کا ادہکاری ہو سو لیجاوے مرار داس جیو نے وہ آواز بر سر راہ سنتے اوسکے گہر گئے وہ شخص خوف سی کانپ اوٹہا مرار داس جیو نے اوسکے تسلی تشفی کرے اور فرمایا کہ خوف کسواسطی کرتا ہے صرف واسطی چرن امرت کے آیا ہون چمار نے عرض کیا کہ مہاراج مین قوم کا چمار ہو آپ کو کب دے سکتا ہون مرار داس جیو نے جواب دیا کہ تو ہمسے بہی بہتر ہے اور اگر تجہکو کچہہ خوف ہی تو ہم کسی

ف ۱ اس لفظ کی ... بہ مطابق ... مہاراج کو ... درشنون ... اسواسطی ... [illegible]

نہین گئے یہہ کہہ کر پریم سے بیہل ہوگئے اور رہانے انکہونسے جاری ہوا چمارنی پوچھا کہ مہاراج تم کسواسطی روتے ہو مرار داس
جیونے جواب دیا کہ ہمارے آنکہین دکہتے ہین پہر چمار نے کمال منت اور الحاج سی گذارش کیا کہ مہاراج آپ کو چرن امرت
مجھہ نیچ سے لینا نہ چاہئے مرار داس جیونے نہ مانا اور استبداد کرکے چرن امرت لیا بہگوت نے بہگتی مقدم سمجھے
اور ذات کرم وغیرہ پر خاک ڈالی واضح ہو کہ مرار داس جیو اس چرتر سے ہر سہ قسم کے لوگون کو علی قدر مراتب ہدایت
فرماتے ہین یعنے جو شخص بہگوت پریم اور بہگتی کے انتہا درجہ کو پہونچ گئے ہین اونکو تو یہہ ہدایت ہے کہ ذات وغیرہ کا
بند ہین اون لوگون کے واسطے ہے کہ بہگوت پریم مین مستقل نہین ہوئے سو تم اوس استقلال پر قایم رہنا اور شک
لوگون کو تاکید ہے کہ بہگوت بہگتی مین اور عشق مین وہ درجہ حاصل کرنا چاہئے کہ تجاوز اور دوئے دور ہو جاوے اور جو
بہگوت سے بمکہہ ہین اونکو یہہ طعنہ ہے کہ تمسے چمار بہتر ہین جو بہگوت سیوا کرتے ہین بہاگوت کے ایکادس کا قول ہی کہ جو
श्वपच
ہر یعنے قوم اعلے بارہ کرم یعنے شش ظاہری و شش باطنی کا عامل ہے الا بہگوت بہگتی نہین کہتا اوسی سوپچ یعنے
خاکروب بہتر ہے کانسی کہنڈ مین لکہا ہے کہ براہمن خواہ چہتری خواہ بیس خواہ سودر ملک کمینہ اور نیچ جو بہگوت بہگت
ہے وہ سب اوتم لوگون مین اوتم ہے وعلی ہذا القیاس صدہا حکم اسجاب مین ہین ایک یہہ اوپدیش ہے اس
چرتر سے واضح ہوتا ہے کہ بموجب قول آگم یعنے تنتر ساستر کے برہم زن بہگتی کے پانچ غرور مین غرور قوم
غرور علم غرور بزرگی و دولت وغیرہ غرور حسن غرور طاقت سو جس شخص نے ہر پنج قسم دانکو کو فتح کرلیا وہ ہے
ملک بہگتی کا متسلط ہوا وہ خبر مرار داس جیو کے تمام شہر مین مشہور ہوئے اور لوگ بر ملا طعنہ دینے لگے یہانتک راجا تک خبر
پہونچائی راجا کو بہی یہہ بات ناپسند ہوئے اور غیر معتقد ہو گیا ایک دفعہ مرار داس جیو راجا کے دیکہنے کو آئے تو اعتقاد
سابقہ راجا مین نہ دیکہا چونکہ بیراگوان تہے سب کارخانہ ترک کر کے کسی اور جگہہ جا رہے اونکے جانے سے ہر بہگتون
کا آنا بالکل موقوف ہو گیا اور راجا جو ہر سال اوتساہ کیا کرتا تہا اور دیس دیس کے سادہو بہگوت بہگت جمع ہوا
کرتے تہے کوئے نہ آیا ملک مفسدہ اور خرابی و آثار بد مثل قحط وغیرہ ملک مین ظاہر ہونے لگے تب تو راجا متفکر
اور مغموم ہو کر واسطی واپس لانے کے روانہ ہوا اور جا کر کمال عجز اور فروتنی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کرے
مرار داس جیونے اوسطرف سے مونہہ پہیر لیا کہ ایسے شخص بہگوت بمکہہ کے صورت دیکہنے نہین چاہئے بہگوت
بمکہہ سے گورو کے بدنامی ہوتے ہے راجا دست بستہ وینتی اور عاجزے سے ندامت اور خجالت کے دریا مین غرق

दीनता

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہو کر کہڑا رہا اور پہر ڈنڈوت کرکے ملتجی ہوا کہ آپ میرے حال پر رحم و دیا فرما کر جو سزا تجویز فرماوین اوسکے لایق ہون اور
یہہ لطیفہ بہی گذارش کیا کہ میرے خوش قسمتی مین ہرگز شک نہین کہ آپ سے گورو مجکو ملے لیکن آپ کے کرپا و عنایت
کی البتہ کمی ہے کہ آپکے قدمون مین اعتقاد نرہا مُرار داس جیو اس لطیفہ سے خوش ہوئے اور پرسنگ بالمیک
خاکروب کا کہ سری کرشن مہاراج نی جدہشٹر کی جگ مین سب سے اونچے درجہ پر بٹہلا کر دروپدی جیو کے ہاتہہ سے
بہوجن کرایا اور شوری کا کہ رکہیشرون نے جسکے قدم پکڑے اور تالاب جسکے چرنون کے برکت سے پاک ہوا
اور رگہو راجہ بہیلان کا کہ بشسٹ جیو اور بہرت جیو نے اپنی برابر بٹہلایا اور ہنومان و سگریو و بہبکہن و گج و گنگا یعنی طواف
وغیرہ کا اوپدیش کیا اوسکے دل کی سیاہی رفع کردے اور بہگوت بہگتے اور بہگتون کا اعتقاد عطا فرمایا بعدہٗ راجا
کے شہر مین تشریف لائی اور ویساہی سماج بہگوت بہگتون کا اور ست سنگ رہنے لگا سب مفسد اور حادثہ رفع ہوئے
اور لوگون نے بہگوت بہگتے اختیار کی ایک دفعہ سماج ہوا اور جو شخص کیرتن اور بہجن مین واقف اور مشاق تہی جمع ہوئے
وقت بہجن اور کیرتن کے بہگوت بہگتون نے مُرار داس جیو کو کہا کہ کچہہ آپ بہی بہجن کرین حسب فرمایش اونکے اوٹہے اور
گہونگرو باندہ کر نرت کرنے لگے چونکہ بہگوت بہگت تہی سب راگ راگنی اور ساتون سُر اور تینون گرام اور اکیس
مورچہنا حاضر ہوئے اور ایسا سماج ہوا کہ کسے نے دیکہا تہا نہ سنا تہا جب سری رگہنندن سوامین کے بن کو جانی کا
بہگوت بہگتون نی کیرتن کیا تو مُرار داس جیو بہگوت برہ کے تن می ہو گئے اور مثل تصویر کے جیون کے تیون رہ گئے
یا یہہ بات سمجہی کہ اوس جنگل اور بن مین پرم سُکمار رگہنندن سوامین اور جانکی مہارانے اور لچہمن جیو کی خدمت کون کرے
اسواسطی یہہ پران ہمراہ بہیجنی واجب ہین یہہ حالت دیکہہ کر وہ سماج ازبس مغموم اور دُکہی ہوا اور مرار داس جیو پرم دام
سری رگہنندن سوامین کو پہونچی

کتہا ۱۴۳ **गदाधरभट्ट ॥** گدادہر بہٹ جیو پرم بہگتے کے سُمدر نیک ذات
نیک نیت خوش خلق شیرین گفتار بی حرص ہمیشہ بہگوت بہجن لاشرک مین آنند اور لوگون کو بہگوت بہگتی مین مستقل
کرنے والی ہوئے کسے سے کچہہ خواہش نہین رکہتے تہے سب پر کرپا و دیا برابر تہے اور بہگوت بہگتون کی خدمت سے
اسقدر محبت رکہتی تہی کہ گویا اسیواسطی اونکا جنم ہوا تہا اونکا یہہ کشن پد مطلع سکہے ہون سیام رنگ رنگے
دیکہہ بکائی گئے وہ صورت مورت ماہنہ لگے جیو گسائین جیو نی سُنا اور ایک خط لکہہ کر دو شخص سادہو کی ہاتہہ بہیجا
مضمون خط یہہ تہا کہ تم کو بدون رہینے رنگ کسطرح چڑہ گیا ہمکو فکر ہے مطلب اول اس تحریر کا یہہ کہ بدون براگ

یعنی ترک بھگتی کا رنگ چڑھنا مشکل ہے سو تم نے ابتک ترک تعلقات نہین کیا ہر رنگ مین کسطرح رنگین ہوسکے
دویم یہہ کہ سری برندابن بھگونت سروپ کی رنگ سے رینی ہی سو بلا برندابن مین باس رنگ کسطرح چڑہ گیا ہو
موصوف وہ خط پریم کا بھرا ہوا لیکر وطن بہٹ جیو مین پہونچی اور اتفاقاً بہٹ جیو بیرون از شہر کسی جاہ پر بیٹھے تھے
اونسے ہی پوچھا کہ گدا دہر جیو کہان اور کسطرف رہتے ہین بہٹ جیو نے کہا کہ تم کہانسے آئی اور کہان رہتی ہو سادہان
نے جواب دیا کہ سب دہامون کا پرم دہام برندابن ہے وہان رہتی ہین اور وہان سی ہی آئی ہین بہٹ جیو سنتے ہی
اوس نام پرم ابہرام کے پریم سے بیہوش ہو کر گر گئے اور بعد دیر جو ہوش مین آئے تو پریم آنند مین مگن و خاموش ہو کر
مثل صورت تصویر بھگوت روپ کے تصور مین بیٹھ گئے اس شخص نے سادہان موصوف سی کہا کہ گدا دہر جیو یہی ہین مہاراج
سادہان نی وہ خط اونکو دیا بہٹ جیو نے سر پر چڑہا کر جو پڑہا تو برندابن اور برندابن بہاری کے روپ مین آنند ہو کر
اوسیوقت برندابن کو روانہ ہوئے اور جیو گسائین جیو سی ملے دونو کو ایسا پریم کا دریا جوش مین آیا کہ اوسمین غرق ہو گئے
اور بعد گرکے ست سنگ سے موجب خوشفہمی اور بھگوت کرپا کا سمجھا بہٹ جیو نے گسائین موصوف سے سب گرنتہ
بھگوت چرتر اور رس راس اور پرپار پریتم کے کنج بہار کے پڑہے سنے اور بھگوت کی روپ رنگ مین رنگین ہو گئے بہٹ
جیو ہر روز کتہا سری مدبہاگوت کے کہا کرتے تھے کلیان سنگہہ نامی راجپوت ساکن دریرہ کہ نزدیک برندابن کے
ہے کتہا سنکر بھگوت کیطرف رجوع ہوا اور آمد رفت اپنی گھر کی ترک کرکے بھگوت بھجن مین رہنے لگا اوسکے
عورت نی سمجھا کہ بہٹ جیو کی ست سنگ سی خیچ اسکی گھر کی اور کام کے باسنا جاتی رہی ہی سو واسطے اپنی اعتقاد کرنی اپنی شوہر
ایک چالاک عورت کو کہ گدا گری کرتی پھرا کرتی تھی بولایا اور بیس روپیہ دینی کر کے سکھایا کہ جسوقت بہٹ جیو کتہا کہین
اوسوقت جو مین سکھاتی ہون بہ آواز بلند کہدینا اور کنیز اپنی ہمراہ دیکر گدا دہر جیو کا مکان اوسکو بتلادیا عورت مذکورہ
طمع مین گرفتار ہو کر جہان بہٹ جیو کتہا کہتے تھے آئے اور بہ آواز بلند کہا کہ یا تو میرے ساتھہ تجکو وہ اختلاط تھا کہ حمل
رہ گیا یا اب وہ نامہربانی ہی کہ خرچ کا دینا بہی موقوف کر دیا بہٹ جیو نے اوسی حالت کتہا مین جواب دیا کہ درست ہی لیکن
میرا اسمین کیا قصور ہے تم نے سنے ہے درشن دیئی موجودین کہا کو اسباب کا یقین نہ آیا اور کہنے لگے کہ محض غلط ہی بلکہ یہہ
بات لائق واجب العقوبت ہی گسائین رادھکا بلبہ لعل جیو کو اس حال کی خبر پہنچی اور کمال رنج ہوا اوس عورت کو بولاکر خوب
دہمکایا کہ سچ بیان کر ورنہ زندہ نہ چہوڑونگا اوسنے جو حال راست تہا بیان کر دیا کلیان سنگہہ مذکور نی اپنی عورت کے ترباچن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کے خبر پائے اور تلوار لیکر مستعد تقتل ہوا بہت جیو نے ازراہ رحم فرمایا کہ خبردار ہرگز عورت کو کچھہ کہنا چاہے یہہ ہے
سزا کافی ہے کہ ترک اوسکا ہوگیا دیس کا ایک مہنت کتہا مین آیا اور بہت جیو نے سب سے آگی اوسکو بٹھایا مہنت
مذکور نے دیکھا کہ سب سروتا پریم مین بھرے ہوئے بھگوت چرترون کو سنتے ہین اور پریم کا جل انکھونسی جاری ہی لیکن
میرے آنکھونسی ایک قطرہ بہی نہین نکلتا دیگر اشخاص میرے بزرگے پر ضرور طعن کرین گے اگلی روز مرچ سُرخ چادر کے
گوشہ مین باندہ کر کتہا مین جا بیٹھا اور آنکھو مین مرچ ڈال ڈال کر خوب پانی بہایا ایک سادہو اس حال سی واقف ہوگیا اور بہت
جیو سی سب حال بیان کر دیا بہت جیو نے لیبب تبنے اصاف دکے یہہ سمجھا کہ اوس مہنت نی اسواسطی مرچ اپنے
انکھون مین ڈالے ہین کہ جن آنکھونسی پریم کا جل جاری نہو اونمین مرچ بہتر ہین جب کتہا ہوچکی بہت جیو کمال خوش
ہوکر اوس مہنت سی ملے اور یہہ ملنا اونکا اوسکے واسطے ایسا اکسیر ہوا کہ چند روز مین دیگر پریمیون پر فایق ہوگیا ایک
دفعہ گدادہر جیو کے مکانمین چور آیا اور اسباب کے مضبوط گٹھڑ باندہے لیکن بسبب گرانی کے اوٹھا نہ سکا بہت جیو خود تشریف
لائے اور وہ گٹھرے اسباب کی اوٹھوا دے چور نے فکر کیا کہ یہہ شخص کون ہی کہ بجاے گرفتار کرنے کے مال اوٹھا
دیتا ہے پوچھا کہ تم کون ہو بہت جیو نے نام اپنا بتایا چور اسباب کو چھوڑ کر قدمون مین پڑا اور عجز الحاج کرنی لگا بہت
جیو نے فرمایا کہ بلا فکر و اندیشہ لیجاؤ بلکہ حقیقۃً اور مطلوب ہو موجود ہے اور جلد چلے جاؤ کہ صبح ہوگئے چور نے دست بستہ
گذارش کیا کہ اب تو وہ دولت لازوال مجکو عنایت ہو کہ دونو جہان کے فکر سی مستغنی اور بے پرواہ ہوجاؤن یہہ کہکر
گریہ کنان پھر قدم پکڑ لئے بہت جیو نے بمقتضاے رحم اوسکو منتر اوپدیش کیا اور اس چور نے چوری چھوڑ کر ماکہن چور سے
دستگیری کرادے بہت جیو موصوف کا دستور تہا کہ بھگوت رسوئے کے خدمت سب اپنی ہاتہہ سی کیا کرتی تہے
حالانکہ سیوک اور نوکر بہت تہے لیکن بھگوت سیوا مین کسی کو دخل نہ تہا ایک روز بھگوت رسوئے کا چوکہ دیتے تہے
کوئے ساہوکار یا راجا واسطی درشنون کے آیا اور زر کثیر بہیٹ کی واسطے لایا ایک سیوک نے بہت جیو سی عرض کیا
کہ چوکا چھوڑ کر اور ہاتہہ دہوکر جلد مسند پر تشریف لاوین کہ کلان سیوک آتا ہی بہت جیو اوس شخص سے بہت ناراض ہوئے
اور فرمایا کہ بھگوت سیوا سی مقدم کام کونسا ہی کہ اوسکے واسطے سیوا کو چھوڑا جاوے ایسے چرتر گدادہر بہت جیو کے بکثرت
اور آنند کے دینے والے ہین کتہا رتنوتی رت ونتے بائے پرم بھگت باتسل او پاشک ہوے بھگوت
بھجن اور طیارے لوازمات بھوگ وغیرہ مین ہمیشہ اور ہروقت مصروف رہا کرتے تہے کتہا سری بھاگوت کی کسی جگہہ ہوتے

تہے ہر روزہ وہان جانی کا نیم تہا ایک روز بہگوت کی رسوی طیار کرتے تہے اوسکو چہوڑ کر کتہا مین جانا بدین سبب کہ

ہے مناسب نہ سمجہا اور اپنے پسر کو بہیجدیا اوس روز کتہا مین وہ پرسنگ تہا کہ نند نندن برج چند مہاراج ماگہن کو چورا کر

یارون اور بندرون کو کہلا رہے تہے اور اوس کہیل و تماشہ مین مصروف تہی کہ جسودہا جیو نے یہہ حال بچشم خود دیکہا

اوسے روز چند شکایت اسی قسم کے از جانب برج سندریون کے نہے ہو چکے تہے اسواسطی نندرانی جیو نی برجہو

مہاراج کو اوکہل سے باندہ دیا پسر رت ونتی جیو نے وہ سب کتہا آکر بیان کر دی جسوقت یہہ لفظ اوس پسر کے زبان سے

کہ رسی سی باندہ دیا تو بیتاب ہوگئے اور یہہ زبان پر آیا کہ جسودہا بڑے کٹھور ہے اوس سکمار و نازک اندام پرم سندر کو

کسطرح برداشت باندہی جانے کے رسے ہائے مضبوط سے ہوئے ہوگے ہائے وہ میرا منوہر بالک تو اوکہل سے بندہا

ہوا اور مین آرام سے بیٹہے رہون یہہ کہکر اوسیوقت اپنی جان تصدق کے اور نت پرم آنند کو پہونچکر اوس اپنے

कथा ४२ نور چشم لخت جگر کو اوکہل سی چہوڑا یا کہ جسکے یا کے پہانسے مین کروڑون برہمانڈ بندہ رہے ہین کہا ۱۵

دیوداس نبس مین جسو دہر جیو کے گہر اسے بہگت مستقل ہوکہ پتر اور استری وغیرہ سب بہگوت پراین تہے

اور جس بہاو اور بہگتے سے بہگوت مین پریم اور راشنیہ تہا اوسے بہاو سی بہگتون کے خدمت کرتے تہے سرے رگہنندن

سوامین کے چرترون مین اسقدر پریت تہی کہ چرترون کو سنکر محو بہگوت روپ مین ہو جاتے تہے یہہ چرتر جو رامائن مین مندرج

ہے کہ بسوامتر رکہیشہ آئے اور دسرتہہ مہاراج سے درخواست سر رگہنندن سوامین اور لچہمن مہاراج کے کرے اور

بہگت بتسل مہاراج ہمراہ رکہیشہ موصوف چلنی کو طیار ہوئے تو اس چرتر کے بیان کرتی وقت اوسی سماج کے مدروب

ہوگئے یعنے کہنے لگے کہ مہاراج مین بہی ساتہہ چلتا ہون بہگوت نی ساکہات ہوکر فرمایا کہ تم یہان ہی ہو ہم چند روز مین

رکہیشہ کا جگ پورن کرکے آتی ہین چونکہ جسودہر جیو نے اوس روپ دہرے کو روبرو دیکہہ لیا تہا کہ جسکے ذرہ سوبہا سے

بدولت کوٹان کوٹ برہمانڈون کے سوبہا اور خوبصورتے موسوم بہ سوبہا و خوبصورتے ہوتے ہے بس کہان تاب مفارقت

کے ہو سکتے تہے سنتے ہے اجازت قیام کے اپنے پران بہگوت سو بہادہام کے نوچہاور کرکے نت پرم آنند کو فایز ہوئے

कथा ४३ کرشنداس کہ یہہ چار چیلہ سناتن جیو کے ہوئے جب سری مدنموہن جیو مہاراج کا مندر طیار ہوا اور کہا ۱۶

مورتے بہگوت کے اوسمین براجمان ہوئے تو سناتن جیو نے کرشنداس موصوف کو بہگوت سیوا مین از بس لایق

جان کر بہگوت سیوا اونکی سپرد کے سوا ایسے بہاو اور بہگتے سے سیوا پوجا مین مصروف ہوکر باعث خوشنودی بہگوت

H. Hari Dass Sabir, Nabha (State).

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور گورو کا ہوا بعد ازآن کرشنداس جیو نے نارائن بہٹ کو بہگت اور پریمی جان کر اپنا چیلا کیا ایک روز کرشنداس
جیو نے بہگوت کا سرنگار کیا اور بہگوت چہب کو دیکہنے لگے دیکہتے دیکہتے بہگوت کے روپ مین محو اور مستغرق ہو گئے
اور اسقدر غلبہ پریم اور عشق کا ہوا کہ باوجود تدبیرات کے دیر تک خبر خویش و بیگانہ کے نہوئے جس محبت اور بہگتی سی سرنگار
کرتے تہے اوسکا بیان توکب ہوسکتا ہے

خاتمہ ترجمہ اور بیان بعض حالات ضروری وماحصل

قربان اور تصدق چرن کملون سرے سیتاپت اودہ بہاری کی کہ جو مجہسے ادہم اور مت مندون کو بمقتضاے
کرپالتا و دیالتا اپنے سرن مین رکہہ کر دونو جہان کے دُکہون سی ایک لحظہ مین نڈر (گنہگار[۱۲]) خوف وخطر کر دیتے ہین غور کرنا چاہیے
کہ جسکے مایا لا انتہا برہمانڈون کو بنا کر پہر ناس کر دیتے ہے جسکو کوی بہت سی سر اور پانو اور آنکہہ اور ناک والا اور کوی
سب عضو سے علیحدہ اور سب علامات سے برے نرگن نراکار اور کوئے لسبوروپ اور کوئی جوگ کے انتہا اور
کوئے سب پرمانون[۱] کا پرمان اور کوئے سب تتون[۲] کا پرم تت[۳] اور کوئے کال کا بہی کال (وقت یا موت[۱۲]) اور کوئی سب کرمون کے
پہل کا پرم پہل بتلاتا ہے جسکے چرن کمل محدوحہ برہما کے نہے برہما ہین اور سب دیوتاؤن کے دیوتا جسکا روپ انکو
شیو جیو کے من بانس کا بنس ہے اور بہگتون کا آدہار نام مبارک جسکا سب نامیون کے نام کا دینے والا ہے اور سب
بید وشاسترون کا سار جسکے جہا کے بیان مین سارداگنگ (مان سرد درا[۱۲]) ہے اور شیش نے زبان بید نیت نیت کہتی ہین اور عقل وقیاس
بیرون از احاطہ گمان و اُمان سو کہان تو وہ سوا مین اور کہان مین سرمنشہ گنہگاران کہ جسکا نام سننے سے دوزخ بہی مخزن و
مجسم صعوبات اور دُکہون کا ہو گیا ورنہ دیوتا تہا میرے اوپر ہے وہ کرنا و دیالتا فرمائے کہ جسکا حد وحساب نہین
یعنے جس بہگت مال کا سننا اور پڑہنا ہزار ہا در ہزار ثمرہ ثواب و اعمال نیک سابقہ سی نصیب ہوتا ہے اوسکے ایک ایک
حرف کی غور اور لفظ لفظ کے معنے کا سمجہنا اور پہر اوسکو ترجمہ کرنا اور اوسکے رس مین آنند ہونا میرے نصیب فرمایا اور خود
جابجا سے سامان کثیر تحریر غوامض او پاشتاؤن کا اسقدر جمع کر دیا کہ بخوف طوالت عشر عشیر بہی نہ لکہہ سکا اور مزید برآن
یہہ کہ حسب مندرجہ دیباچہ کے کسی سی امداد بہی نہ لینے دے اور میرے ہی مصروفیت وقلم سی ختم کرا دیا سو اسس

عنایت اور خاوندے ودین سبلتا وینت پاونا بر بخوبی غور او خیال کرکے اگر میرا دل کمبخت جناب ممدوح کی چرن کملون مین نہ لگے تو اوسے زیادہ تر مرتد ومتکبر وکم نصیب و نالایق اور کون ہوگا بلکہ دوسرہ سمجھہ مور کر توت کل پر یہہ جہاں جگ جو نہ ہے رگھو بیر پد جاپ پد پنجاب سو ظاہر ہی کہ یہہ چرتر بھکتون کا خود سرے رگھنندن سوآمین کو شل جانکے مہارانی اور اپنے بھگتے کے عزیز ہے اور بلاخاص کرپا جناب ممدوح کے کسی کو نصیب ہوتا ہر دو جہان کی مطالب یعنی ارتھہ دہرم کام موکچھہ کا بخشنی والا ہے اور سرے رگھنندن سوآمین کے سروپ کو صفحہ دل پر ظاہر اور منقوش کر دینے والا درینصورت مناسب نتہا کہ اوسکے اختتام سے باعث مشکور سے اور بھگوت کرپا کا لکھنا کسواسطی کہ معلوم یہہ بر ہانند پہر میرے نصیب ہو یا نہ ہو لیکن بروقت اوس تحریر کے یہہ یقین کامل دل کو ہوا کہ جس کرپا و دیالتا خاص سے جناب ممدوح نے یہہ ست سنگ میرے نصیب فرمایا تہا اور مدت تک مجکو اوسمین مصروف رکھا اور حسب دلخواہ انجام کو پہنچایا اور میرے گناہون پر خیال نکیا وہ کرپا وعنایت آئیندہ مبذول رہے گے بلکہ بالضرور رہے گی اور کیا ہمیشہ کا ست سنگ میرے نصیب نہ ہوگا بلکہ ضرور ہوگا اور ایک سبب سے امیدوار زیادہ تر عنایت وصلہ کا ہون کہ جناب والا کے دوستون اور رشتہ دارون کا چرتر دل سی بیان کیا ہے اگر اپنے چرترون کے تصنیف کا صلہ بخشش نفرما ہے مگر یہہ ہرگز ممکن نہین کہ اونکے چرترونکا صلہ نملے کسواسطی کہ قاعدہ مستمرہ جناب ممدوح مین فرق آوے گا اور خوف طعنہ ہاے اپنے دوستون اور رشتہ دارونکا ہے فرماوین گے درینصورت یقین واثق اور بسواس کامل ہے کہ بالضرور مستقل تصور روپ انوپ اور بہجن کا زر نقد مجکو ملیگا اگر یہہ شبہ وشک میرے دل کو ہووے کہ عبارت اس ترجمہ کے سب قواعد شاعری سی خالی ہی بلکہ بالکل بی محاورہ ناموزون اور نہ دہن ہے نہ نبگ ہے برا ور نہ کوئے نثر معلوم ہوتا ہے پس ایسے تصنیف سے خود بدولت کیا خوش ہون گے اور ہم نشینان جناب ممدوح کے کیا تیری سفارش کرین گے اگر تجھہ مین بھگوت چرنون کا پریم ہوتا تو سفارش وغیرہ کے کچھہ ضرورت نہ تہی بدین سبب کہ سجنت سنیہہ نسوتے سوہ بہول کر ہی تیرے نزدیک نہین آیا پھر کیا توقع صلہ کے ہے واضح ہو کہ ایسا شبہ خواب و خیال مین نہے میرے دل کو ہونا نہ چاہیئے کسواسطی کہ جسطرح دیگر امور کا انتہا و اخیر درجہ میری سوا پر ختم ہے اسیطرح ہنسے وکہیل اور تماشا دکہانے ہے جناب ممدوح پر ختم ہوا ہے سوجب یہہ عبارت کہ مثل گفتگو کج مج زبان کے ہے سنین گے تو بہت ہنسین گے جہان عبارت غلط وناقص ہوگے اوسکو واسطی ہنسی کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چند بار پڑہوا وین گے اور خوش ہوکر حسب دلخواہ انعام عطا کرین گے بلک فرماوینگے کہ یہہ ہی سنانا اور بہگوت بہگتون کا
دستور ہے کہ جس عبارت اور تصنیف مین بہگوت اور بہگتونکے چرتر اور نام ہین اوسی کو پرم منتر اور سب تصانیف سی بہتر و اعلی جانتے ہین
گو وہ کیسے ہی ناقص و گنہگار شاعر کے مصنفہ اور جملہ قواعد شاعرے سی خالی ہو درینصورت ہم نشینان بہگوت کے کہ بہگت ہین
اس ترجمہ کو کہ مجسم بہگوت اور بہگتون کے چرترون کا ہے نہایت پریم سی سنکر اور خوش ہوکر بالضرور میرے سفارش بہگوت
سی کرین گے اور مطلب دلی کو پہنچا دیوین گے یعنے بہگوت کے روپ انوپ کا جنتون اور بہجن مجکو نصیب ہوگا علاوہ ازان
یہہ بہگت مال مثل ایک درخت کی ہے کہ بہگوت بہگتی تو اوسکے اصل یعنی بیخ ہے اور چوبیس اوتار جو بیان ہوئے وہی شاخ
ہین بہگوت بہگتون کے کتہا بجاے برگ کے ہین اور معنے عبارت اور سلسلہ الفاظ سی نئی بات پیدا ہونی بجای پہول
کے ہین اور بہگوت سروپ کا جنتون و بہجن مستقل ہوجانا یہہ بجای ثمر کے ہے سو جس حالت مین کہ مین اوس کلپ برچہہ لازوال
اور ابدپایدار کو سیون کیا ہے تو وہ ثمرہ مجکو کیون نہ ملے گا اور اگر کوے اعمال قبیحہ میری ایسی پیش آئی کہ ادہر تو است
ست سنگ سے علیحدہ ہوئے اور ادہر بہگوت بہجن اور تصور مین دل نہ لگا تو بالضرور یہہ بات ثابت ہوجاے گی کہ یہہ جسم
میرا سگ اور خوک و خر و عقرب و مار وغیرہ سی بہی بدتر و نجس ہے کسواسطی کہ سب ذی روح اور جسم والون کو اشتہا و
تشنگی و شہوت وغیرہ برابر ہین جسم انسانی کو بزرگے اور بڑاے بسبب بہگوت بہجن کے دیجاتی ہی پس جس جسم سے بہگوت
ارادہن نہین ہوتا وہ جملہ جسمہا ناقصہ و بدسی بدتر اور نجس ہے جو سر کہ بہگوت اور بہگتون کے چرنون مین خم نہین ہوتا وہ سر
بازی گر کے شوم کا یا تلخ کدو ہے اور زبان بلا بہگوت کیرتن مثل زبان غوک کی گوش کو بلا سماعت بہگوت چرترونکی مثل
خانہ مار جاننا چاہئے اور آنکہین بلا درشن بہگوت کے مثل نقش پر طاوس یا ستارہ پاپوش کے ہاتہہ بلا بہگوت پوجن کے
مثل چوب نیم سوختہ کے ہین اور پانو جو بہگوت تیرتہون اور استہان کے جاترا نہین کرتے وہی مثل بیخ درخت خشک کے
غرض بہگوت بہجن ہے آدمی کہانا چاہئے ورنہ سوانس یعنی دم لینا مثل دہونکنی لوہار کے ہے اور اوسنی حق پیدا ہوکر والد کے طاقت کو
ضایع کیا دونو جہان کے نعمات سے محروم رہکر ناحق مرجاتا ہے اور واضح رہی کہ اگرچہ نسکام بہجن کا درجہ اعلے و برتر ہی لیکن جن
لوگون نے واسطی کامیابی دنیا کے بہگوت کی سرن لی ہی اونکو حسب دلخواہ نعمات دنیا کے حاصل ہوئے اور ہوتی ہین
اور انجام کو سلسلہ آواگون سی رہائی ہوئی اور ہوجاتے ہین کہ بید سرتی اور گیتا و بہاگوت اور سب پوران بآواز بلند یہہ بات
پوکارتے ہین اور دہرو دسگر یو دہبکن وجد ہشتر واو گرسین وسدامان وغیرہ ہزار ہا در ہزار بہگتون کے گواہی کامل دیتے ہین

اور یہہ ہے فہمایش عام فرماتے ہین کہ بہگوت سے مبکہہ ہوکر کسی نے سکھہ نہین پایا نہ کسی کے دولت قایم رہی کہ جراسندہ
وہین و درجودہن راون وکنس وسسپال وانسال وغیرہ کے کتہا کافی ہی اور صرف دولت کا ہی زوال نہین ہوتا ملک اوس خاندان کا
نام ونشان جہانسی اوٹہہ جاتا ہے یا بہ قطع نسل ناپیدا ہونے اولاد از حرام ونطفہ اقوام نیچ سے غرض * رام ملکہہ سنیہ
بہتائی جای ہے گئین پائے *

بہ ضمیمہ مہابہگوت بہجن کی بیان حالات اشخاص زمانہ حال و ہارجان بہگوت بہجن کا

چند دفعہ ہمدگرا چہی لوگون کی اسباب کا تکرار ہوا کہ ملک ہندوستان عرصہ قریب ایکہزار سال سی برابر آفات عظیمہ کسواسطے
نازل ہین اسکی جواب مین کسی نے تو حرام کارے کا رواج ہوجانا اور اوسکے عذاب سے طرح طرحکے عقوبت کا ہونا بیان کیا
کسی نے کہا کہ دیانت نہ رہے اور اکل حلال اوٹہہ گیا کہ ہریک پیشہ ور اپنی مال نیک مین تہوڑا سا مال حرام ملا کر سب کو ناقص
اور نجس کرلیتا ہے کسی نے رواج پانا جہوٹہہ و فریب ومیخواری و دغل و قماربازی و خیانت وغیرہ اعمال قبیحہ کا ظاہر کیا کوئی
بولا کہ عداوت اور پہوٹ اسقدر اس ملک مین ہوگئے کہ حقیقی بہائی ہمدگرکے بدخواہ ہین اسواسطی غیر شخص غالب آگئے اور
طرح طرحکے عذاب دائے ایک شخص فی کہا کہ علم شاستر اس ملک مین کم ہوگیا بیشتر ناواقف وجاہل اپنی مذہب اور دیگر
علوم سے ہین قوم بزرگ وبالاترمین جو اندکے رواج ہی تو اسیقدر کہ جسمین دنیا حاصل ہو پرلوک کا مطلق خیال نہین اور
دیگر اقوام فی وجہہ کفاف کی علم اور زبان بیگانہ سی سمجہہ لے اوسیکو پڑہتے ہین سہوا ورخواب مین اپنی علم کی طرف رغبت نہین
جیسے علم کو پڑہتے ہین ویسا ہی اثر ہوتا ہے اسواسطی رانده درگاہ ہوگئے اور ہو جاتے ہین اور طرح طرح کے عذاب از دست
دیگران پائے اور پاتی ہین کسی نے بیان کیا کہ راجگان اپنے دہرم سے جاتی رہے یعنی راجا بموجب دہرم شاستر کی نجیب الطرفین
عقیل دہرماتما عالم فاضل شاستر کا بیدار مغز باریک فہم بروقت انصاف دوست و دشمن کو برابر جاننی والا اٹہارہ عیب شراب
بازی شکار شہوت پرستی ظلم دشنام دہی بسیارگوئی خون بیگناہ دشمنی با رعایا لہو لعب وغیرہ سنی پرہیز رکہنے والا یعنی
نورو مروت وزیر قلعہ خزانہ کارندہ فوج دوست درست رکہنی والا سام دام بہید دنڈ کی قاعدون کا واقف وعامل ہو
اپنی رعایا کو از دست دیگر راجگان وٹہگ واچکہ و رہزن وسارق وقلب ساز وجاہل ومیخوار وفاسق فاجر وقاتل ودیگر مجرمان بحفاظت تمام شل اپنے

جان کے رکہہ کر ہر ایک کو اپنے اپنے دہرم پر قایم و مستقل رکہی اور کارندگان و زنان فاحشہ کی ہاتہہ سی زیادہ تر حفاظت رعایا کی کرے کہ یہہ دو نو بلاے عظیم راجا کو سبز باغ دکہا کر اپنے قابو مین کر لیتے ہین اور اسیواسطی رکہنا اہلکار عقیل و دیانت دار و فہم و ذی علم کا شاستروں نے لکہا ہے غرض ایسے راجا اپنے رعایا کے حفاظت کر کے دہرم پر قایم رکہتی تہی اب کے راجگان کا وہ حال ہی کہ ناگفتہ بہہ مختصر اُسبر عکس دہرم ہا مندرجہ شاستر کے ہین بجاے حفاظت و پرورش رعایا کے ظلم اور لوٹنا ہے اور بجاے دہرم کے ادہرم بجاے علم کی جہالت ہی اور بجای ہوشیاری و چالاکی کے نادانی و غفلت کارندہ بخشی وزیر وغیرہ ایسے ہین کہ قطع نظر از دانستگی علوم و رواج دہرم و پرورش رعایا خود درپے تخریب ہر سہ امور کے ہین اور خیر خواہی و دیانت کا یہہ حال ہے کہ راجا کا راج جاتا ہے تو پاپوش سے لیکن کسیطرح اونکو روپیہ حاصل ہو بعض راجگان کیواسطی یہہ تمثیل کافی ہے کہ کسے جنگل مین جانوروں کا بادشاہ بندر تہا گربہ و موش واسطی تقسیم کرانی ایک روٹی کے اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ سلامت نے اوس روٹی کے دو ٹکرہ کر دئے لیکن ایک بڑا ہو گیا تہا اوسکا کہانا شروع کیا مستغیثان نے کہنے کا سبب پوچہا فرمایا کہ دوسری کی برابر کرتا ہون کہاتی کہاتی جب وہ چہوٹا ہو گیا تو دوسری کا کہانا شروع کیا اور اسیطرح وہ روٹے بالکل چٹ کر گئے القصہ جب حال راجگان کا یہہ ہووے تو رعایا بیچارہ مفلوک و مفلس کیون نہ بلای عظیم مین گرفتار ہو اور جسحالت مین کہ ایک مظلوم کی آہ واسطی خاک سیاہ کرنے ملک عظیم کے کافی ہے تو وہ راج کہ جسمین لکہوکہا مظلوم ہون کیون نہ جاتا رہے اور کسواسطی اوس ملک پر تباہی نہ آوے بعد اوسکے ایک شخص نے بیان کیا کہ دہرم کے چار پانو اول ست دوئم شوچ سیوم دان چہارم دیا مخزن اور اصل دیگر دہرمون مندرجہ شاستر و مروجہ دنیا کی تہی بسبب زمانہ کلجگ کے اون چارون جزون مین خلل عظیم واقعہ ہوا او لوگ پاپی اور گنہگار ہو گئے اسواسطی دیگر اشخاص کے ہاتہہ سی اون گناہون کے سزا ہوئے اور ہوتی ہے قصہ کوتاہ اس قسم کے اکثر اشخاص نی اپنی عقل اور فہم کے موافق وجوہ بیان کئے سب سے پیچہے ایک شخص عقیل و ہمہ دان و بہگوت بہگت نی فرمایا کہ اصل سبب جاتی رہنی راج راجگان اور اوٹہہ جانی جملہ دہرم ہاے مندرجہ شاستر اور اجراے ممنوعات اور عاید ہونی صعوبات عظیم کا یہہ ہے کہ بہگوت کا بہجن و آرادہن جاتا رہا اگر وہ قایم رہتا تو ممکن نہین تہا کہ کسی طرحکے خرابی کسی بات مین ہوتی یا کلجگ اپنا زور کرتا اور وجہہ کم ہونے بلکہ مثل معدوم ہو جانی بہجن اور آرادہن کے یہہ ہے کہ بعض طریق تو لوگون نی ایسے جاری کئے کہ بید و شاستر سی بالکل خلاف ہین اور بعض ایسے اجرا پائے کہ گو اصل اونکی شاستر سی جا ملتے ہے لیکن فروع مین ایسے غلطے و فروگذاشت از جانب موجد

اول یا مجتہدان اخیر اون طریقون سے واقع ہوئے کہ پیروان اونکے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کی بلکہ بدکاری نابکار
مین یکتا ہین اور بعض اشخاص نی کلجگ اور اعمال ناقصہ کے تحریک سے واسطی پر ہونے دوزخ کی مطلب شاستر کا بالعکس سمجہہ لیا اور یہہ ایک
طریق کی کہانی ہنسی اشیار ممنوعہ و متروک کا و نیز شہوات نفسانی کا خوب مزا اوڑانی لگی واہ طریق اور واہ سمجہہ زیادہ تر افسوس
کا مقام یہہ ہی کہ ان لوگون نی مو برابر ہی مطلب اور سدہانت شاستر کا نہ سمجہا علاوہ ازان ہمارے بیشیر و مجتہد رنگریز بریش خود در ماندہ
ہو گئے اور کمتر جو کچہہ باقی ہین تو موافق عمل اور اثر اونکے زبان کے کم و بیش سلسلہ بہجن کا جاری ہے سوائے اوسکی ایک بڑی حیرانی
یہہ واقع ہوئی کہ بعض لوگ حالانکہ غار عمیق تاریک و تنگ دنیا مین لیے دست و پا پڑے ہین لیکن کسی ایسی شخص سے کہ وہ بہی
غار مین اوسی زیادہ تر در ماندہ ہے تعریف ایسی بادشاہ کی کہ بعد طی بالا خانہ چار منزلہ کے شاید ملے یا نہ ملی اور ایک ایک منزل کا طی
ہونا ہزار ہزار جنم مین بہی مشکل ہی بلکہ بعد طی ہونی کی احتمال گرنیکا ہر وقت دامنگیر رہتا ہی سنکر ارادہ پہونچ جانی کا بالا
نردبان وطی ہونی ہر چہار منزل کے رکہتے ہین وصف یہہ کہ توقع اونکی نکلنی کی اوس غار سی بہی نہین بالا خانہ کا پہونچنا تو دور رہا
اور اوسپر بہی لطف یہہ ہی کہ باوجود ایسی عقل سلیم کے دیگران کو اپنا ہمراہی بنالینی سی دریغ نہین رکہتے لشن پوران مین اون لوگون کے
واسطی جو کچہہ لکہا ہے سب صحیح ہے اشخاص مصرحہ بالاسی سوائے ایک اور فریق ایسا ہی ہی کہ جسکی سبب سے بالکل بربہمنی بلکہ
بیخ کنی بہجن اور دہرم کے ہو گئے اور اسقدر عالمگیر ہے کہ جسقدر ست جگ مین بہگوت بہگتون کا فریق تہا نام اونکا دشت و مسکر
و مرتد بلکہہ و کہل ہے اوصاف حمیدہ اونکے بہگوت بہگتون کے چرتر سی دو چند سہ چند طویل ہین مختصراً اونکی اوپاشنا یہہ ہے
کہ برخلاف شاسترون کے عمل کرنا یہہ ہی کرم اور بہاگوت دہرم ہے عیوب دیگران اور دشت کتہا اور دشٹون کے چرتر سننی یہہ اونکے
سرون ستہا ہی دروغ و بدگوئی و غمازی و دشنام دہی کل شب و روز کیرتن کرتے ہین جیسی پوشاک اور صورت سی سند و ہونا ثابت
نہ ہو ایسی پوشاک اور صورت بنانی یہہ بہیکہہ نشٹہا ہی مئیفروش و قمارباز اور جو زیادہ مکار و فریب و دروغگوئی و نا ہنجاری مین مہارت
رکہتا ہووے سب گورو اونکی ہین طوائفان و زنان بیگانہ و طفلان کا بہگوت مورتی سے بہی زیادہ سیون کرتے ہین بلا سبب کسیکا
نقصان کردینا و جان آزاری و کج خلقی و لڑائی و غصہ یہہ اونکی دیا ہے نشہ پینا اور اشیائے ممنوعہ کا کہانا بجای چرن امرت
و مہا پرشاد کے جانتے ہین و نرات ناچ راگ رنگ فحش قصہ خوانی لہو لعب کہیل تماشہ سیر حیلہ کوچہ گردی و دیگر ایسی ہی ہو رہد
رہنا بجائے ست سنگ کی ہی بہگوت بہگتون اور سادہو اور سنیاسی وغیرہ کی مذمت کرنی یہہ ہے اونکی سادہو سیوا ارا ست
بات کو نہی ہے خلاف سمجہہ لینا اور مشتبہہ رہنا اور نیک امور و احکام سمرتی مین طبعی وجہہ پیدا کرکی اوسکی موافق نہ خود عمل کرنا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہ دوسرے کو عمل کرنے دینا یہہ اونکا گیان ہے بہگوت اور بہگتون کے چرترون سے اسقدر بیراگ ہی کہ کبہی خواب مین
خیال نہین ہوتا حرص اور بغض و طمع و شہوت و غرور و نار اسنی سی دوستی ہی اور جو اونکی موافق کام کرے وہ ہے اونکا رشتہ دار
و عزیز مطلب کے غلام ہین اور جسی کچہہ ملی اوسکے سر ناگت میخانہ و قمار خانہ و بہنگیر خانہ اور مکان طوایفان و کوسنگیون کا یہہ جنکا
تیرتہہ اور دہام ہی چندبار یا زیادہ خوری کا اوباش کرتے ہین اعمال افعال مصرحہ بالا کو سنکر اور بہ توجہ دل غور کرکی دن رات اوسمین
خوش رہنا اور دوسرے طرف رغبت نہ ہونی یہہ مستقل پریم اون لوگون کا ہے پرم دہام یعنے بکتے اونکے وہ دوزخ ہی کہ پہر جسکے
نہ نکلے لا انتہاد کہون کا کہ جنکو سنکر دل کانپ جاوے نصیب ہونا یہہ ہی اوس مکتی کا سکہہ ہی کام کردہ تو یہہ ہوہ تد متسر اوسکے
اول رواج دہندہ ۱۲
آداچارج ہین مجتہد و پیش رو و رواج دہندہ دی صاحب دولت یا صاحب حکومت یا رئیس خاندان یا رئیس شہر و گانو کے
ہین کہ جنکو بہگوت بہجن مین محبت نہین کسواسطی کہ جیسے عمل اونکی دیگر اشخاص نے دیکہے ویسا عمل کیا بہگوت نے گیتا مین فرمایا ہے
کہ اگرچہ مین کرم ہا نیک و بد بری ہون لیکن واسطی لوک سنگرہ یعنی مروج رہنے اون دہرمون کے سب کرم خود کرتا ہون اگر مین
लोकसंग्रह
کرمون کو چہوڑ دون تو دیگر اشخاص ہی موافق میرے عمل کرین اور سب کا ناس ہو جاوے در نصورت ثابت ہوگیا کہ اون چہار
اشخاص مصرحہ بالا سی رواج اون سب اعمال قبیحہ کا ہوا اس مقام پر ایک فریق کا کچہہ حال لکہنا تجویز کیا تہا لیکن بہ ہدایت
ایک براہمن کے خاموش رہا صرف ہدایت سمرتی اور شاستر کی لکہہ دینی مین کچہہ ہرج نہ جانا ایکادش اسکند کی شرح مین
سرے دہرسواسین نی درجہ بدرجہ انتخاب اشخاص ناقص و نیچ کا کرکے خاتمہ او پر بلاد مین راجگان کے لکہا اور سمرتی کا قول
بہی مطابق پایا اور ایک قول زبان زد خلایق کے یہہ ہی کہ زراعت کا پیشہ نیک ہے اور تجارت کا متوسط اور سب
ناقص نوکرنے کا وجہ ناقص ہے پیشہ کی یہہ ہی کہ سب شاستر اور ہر ایک ملت و مذہب کے طریق واسطی یکسو ہونی دل کی ہین
کہ اوسی کو صفائی قلب کہتی ہین اور جب دل صاف ہوا تب بہگوت حاصل ہوتا ہی اور واسطی یکسو ہونی دل کی رحم کا ہونا
سب ضروریات سی ضرور تر اور سادہن کلان ہی سواس پیشہ نوکری مین دو نوبات مفقود ہین یعنی بی اطمینانی جانب آقاو
دیگران سی اسقدر ہے کہ ہرگز طبعیت جمع نہین ہوتی اور بی رحمی اس کثرت سی ہی کہ دکہہ اور درد ہاے عظیمہ کو بلاد مین
راجہ ایکبات معمولی مساوات بلک ضابطہ سرکاری سمجہتے ہین پس جب کہ وے اصل دونوبات بامبانی حصول
بہگوت کے اس پیشہ کی بدولت جاتے رہتے ہین تو کسواسطی یہہ پیشہ سب پیشون مین ناقص و بدتر شمار نہ کیا جاوے اور کیون شاستر و
سمرتی مین اوسکے مذمت مندرج ہو مطلب اس تحریر سی یہہ ہی کہ ایک تو یہہ پیشہ ناقص دوئم اگر اس پیشہ والے بہگوت بہجن کرین

Gyaan Kosha

تو اپنی انجام اور مآل پر بخوبی غور کرلین کہ کیا شدنی ہے اور اگر باوجود میسر ہونی اس ہیئت سراپا مذموم کے بھگوت بھجن اگر کرین
تو اوسکا انجام بھی دیکھہ لین کہ سب سے بلند اور فایق درجہ اونکو کیون نہ نصیب ہوگا آدم بر اصل مطلب یعنی جب کہ ایسی برکات
واقع ہون کہ ہر ایک بھگوت بھجن چند رمان کو مثل چتر دستی تاریک کے ہے تو کسواسطی اوس بھگوا اوس بھجن مین خلل نہ آوے
اور کیون نہ سلسلہ اوس پریم کا ٹوٹ جاوی اور کیون نہ دیگر اشخاص کے ہاتھہ سے طرح طرح کے عذاب نصیب ہون قصہ کوتاہ
بھگوت بھجن سار و خلاصہ سب شاسترون اور بید کا ہے جسطرح ہوسکے بھجن مین دل لگانا واجب ہے اور بلا بھگوت بھجن کے کوئی
باوجود اوس بزرگی کے اس سنسار سمدر سے نہین اوتر سکتا *

حال سروپ مکتی کا

صورت ۱۲ मुक्ति

جا بجا اس ترجمہ مین ذکر آیا کہ انجام بھگوت آرادہن اور سب طریقون کا مکتی ہے اوسیکے واسطے سب محنت کرتی ہین بیان کرنا
چاہئے کہ مکتی کسکو کہتے ہین اور وہ کیا چیز ہے سو واضح ہو کہ جیسا گیان لفظ کے بیان مین ہر ایک طریق اور شاستر کی جدا
شرح و تنقیح ہے اسی طرح مکتی کے شرح مین لفظی اختلاف ہی اگرچہ مطلب سب کا واحد نکل آتا ہے کیا معنے کہ کسی نے
سنسار یعنی آواگون کا نہ ہونا مکتی کا سروپ بیان کیا اور کسی نے کہا کہ سب دکھہ دور ہو کر نت سکھہ ہونے کو مکتی کہتی ہین
اور کسی نی مایا کے گنون سی علیحدہ ہونا اور کسی نے سکھہ دکھہ دونو کا نہ رہنا اور کسے نے دوسرے کے اختیار سی نکل کر
خود مختار ہو جانا اور کسے نے جسم و روح دونو کا نہ رہنا اور کسی نے محسوسات و عناصر کا ملجانا الیشر مین اور کسی نی مایا کا
ناس ہو جانا مکتی کا روپ ظاہر کیا لیکن اصلی بات جو بموجب سدہانت شاستروں کے معلوم ہوئے وہ یہہ ہے کہ برہہ سروپ
ہو جانے کا نام مکتی ہے اگرچہ لفظے معنے مکتی کے رہائے اور چھوٹنا ہے لیکن جب تک برہہ سروپ ہوگا نب تک
رہائے کب ممکن ہے اسواسطی برہہ سروپ ہونا سدہانت اور سار رہا اور برہہ سروپ وہ ہوتا ہے کہ جو بھگوت کرپا کے
سبب سے مایا کے پہانسے سے چھوٹ جاتا ہی اب یہہ اعتراض پیدا ہوا کہ شاستروں مین مکتی کی چار نام لکھی ہین اور تحریر بالا
صرف ایک مکتی یعنے برہہ سروپ ہو جانا معلوم ہوتا ہے تو سب اختلاف کیا ہی سو واضح ہو کہ حقیقت مین تو مکتی
صرف برہہ سروپ ہونے کا نام ہے لیکن شاستروں نے جو چار نام سنی مقرر کیا ہی تو سبب یہہ ہی کہ بھگوت کو سب حالتون مین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنے بہگت کی خواہش دلی پر لحاظ رہتا ہے اور وہی بہگت وہان نہے اوسے اپنے بہاوکے درخواست کرتے ہین کہ
جس بہاو اور کینکرج کے بدولت درجہ برہمہ سروپ ہونے کا اونکو حاصل ہوا اسواسطی اوس ایک مکتی یعنی برہمہ سروپ
ہونے کے چار تفصیل شاستروں نی لکہی ہین اول سالوک یعنی اوس پرماتما کے لوک مین رہنا دوئم ساروپ یعنی موافق
روپ اوس پرماتما کے روپ دہارن کرکے وہان رہنا سیوم سامیپ یعنی بہگوت کے قریب رہنا چہارم سایوج
یعنے بہگوت مین ملجانا اور اسکا نام سارشٹے نہے ہے اسمین بعض کا تو یہہ اعتقاد ہے کہ بہگوت مین وصل ہوجانا اور بہر
نشان اوس جیو کا اوس لوگ مین نرہنا اوسکا نام سایوج ہے اور بعض کا قول ہے کہ اگرچہ بہگوت مین جیو ملجاتا ہے مگر
اوس جیو کو اپنا بہگوت مین ملجانا معلوم رہتا ہے جسطرح کوی شخص دریا مین غوطہ لگاتا ہے اگرچہ کسی کو معلوم نہین ہوتا
کہ دریا سے وہ شخص علحدہ ہی لیکن اوس غوطہ لگانے والے کو اپنا غوطہ لگانے کا حال معلوم رہتا ہے جسوقت
کہ اوپاسک کے اوپاسنا کمال اور پختگی کو پہونچتے ہے اوسوقت جیون مکت کہلاتا ہے اور بروقت ارادہ جانے
پرم دہام کے اس دیہہ کو چہوڑکر لنگ شریر کو دہارن کرتا ہے پہر ہمراہی بہگوت پارشدون کے اوس راہ سے
کہ کوستکی اوپنشد اور آٹہوین ادہیاے گیتا مین اگنے اور سورج اور شکل پچہہ اور شش ماہ اوتراین کے دیوتاؤنکا
ذکر مندرج ہے روانہ ہوکر جو مایا کے گن مثل خاک و آب و آتش و ہوا و آسمان یعنے آکاش و اہنکار و جہہ تت وغیرہ
ہین اونکو ہریک کے کرہ مین چہوڑتا ہوا یعنے خاک کا کرہ جب طے کرچکا تو خاک کے تتو کو وہین چہوڑ دیا آب کے کرہ مین جاملا اور
اسیطرح دیگر کرون کو طے کرتا ہوا اندر و دہرو و برہما وغیرہ دیوتاؤن و رکہیشرون سی پوجا اور تعظیم کو حاصل کرکے اس
برہمانڈ سے باہر ہوتا ہے واضح رہے کہ زمین کے ریزہ اور ذرہ اور پانی کے قطرہ اگر شمار ہوجاوین تو ہوجاوین
لیکن برہمانڈون کے شمار نہین ہوسکتے غرض بعد طے جملہ کرہ ہاے کے برجا ندی پر کہ وہ نور اور روشنے پورن
برہمہ پرماتما سچدانند کے ہے پہونچتا ہے اور اوسمین اشنان کرکے لنگ شریر کو چہوڑ دیتا ہے اور دب شریر
نربکار پرکاش وان گیانانند سروپ کو دہارن کرکے مایا کے جو گن ہین اونسے برے ہوتا ہے اور پہر اون گنون
سے تعلق نہین رہتا دہا نسے آیندہ جو دیگر استہان نت مکت وغیرہ بہگوت بہگتون اور پارشدون کے ہین اونکے
اور وہان کے باشندگان کے درشن کرتا ہوا اور اونسے پوجا اور تعظیم کو پاتا ہوا خاص مقام قیام اپنے
سوامین کے دروازہ پر پہونچتا ہے کہ کسی کے اعتقاد مین وہ بیکنٹہ ہے اور کسی کے گولوک اور کسی کے اجودہیا

بعض نے سارشٹے کو پانچوان مرتبہ قرار دیا ہے اور بعض نے بجاے سایوج کے بیان کیا ہے ۱۲ सायोज्य

جسم نورانی دیوتاؤن کا ۱۲ दिव्यशरीर

अहंकार

महत्तत्व

بعد از نقش ارکان

Gyaan Kosha

پارشدان و دربانان بعد کرانے ڈنڈوت اور تعظیم کے اندر لیجاتے ہین وہان کی تجلی نور اور روشنی پورن برہمہ پرماتما کی کہ
اوسی سی سب مکانات و باغیچہ و نہر و چاہ و راہ وغیرہ جو کچہہ دل اور قیاس کے عقل کو نظر آوین تیار رہین سیر کرتا ہوا اونہی سوا مجد
روبرو پہونچتا ہے اور وہان سب مدارج لطف و عنایت و محبت و کرپا و نوازش و رحم کے جانب بہگوت پورن برہمہ پرماتما
سچدانندگہن سوامین اور اوسکے پرم پریا اور اوسکے نکٹ نواسی سی اس شخص پر مرعی اور مبذول ہوتی ہین اور بعد مکالمہ و گفتگو
اوسوقت یہہ شخص کہتا ہے کہ مین نت نربکار گیان انند سروپ پرکاش وان برہمہ ہون اب تک مایا کی جال مین پہنسا ہوا
تہا اب آپ کی کرپا سے چہوٹا اور اپنے سروپ کو پراپت ہوا بعد ازان خواہ تو بہگوت مین وصل ہوجاتا ہی یا وہ
ادہکار دو کیونکہ جو اوسکو ملتا ہے کہ جسطرف رغبت اوسکی ہے اور پرم انند مین مشتغل اور مگن ہو کر اوس پرم پد مین
کرتا ہے اگرچہ خود اسقدر طاقت اور قدرت رکہتا ہے کہ کوٹان کوٹ ملک لئے انتہا برہمانڈون کو پیدا کر کے پالن اور
ناس کردیوے لیکن اوس برہمانند کے لطف مین ایسا مگن ہتا ہے کہ دوسرے طرف رغبت نہین ہوتی جو کچہہ ہو
سدہانت بید و شاستر اور سنپرداوالون کے معلوم ہوا لکہا گیا اور بعض امر کے زیادہ شرح اسواسطی نہ کی کہ کسی ایک
سنپردا کے متعلق وہ تحریر ہوجاتے اور منظور یہہ تہا کہ ہر ایک سنپرداوالا موافق اپنے اعتقاد کے اپنا مطلب حاصل
کرلیوے سو ایسے ہے الفاظ سے یہہ مقام تحریر ہوا +

بیان اسبات کا کہ نرگن طریق او بہگتی مارگ مین ترجیح کسکو ہی

اب ایک یہہ شک ہوا کہ اکثر اشخاص بہگتی مارگ پر گیان مارگ کی بزرگی بیان کرکی بحوالہ قول سُرتی اور شاستر و نکے
مکتی کا ہونا اور گیان نرگن برہمہ کے بیان کرتے ہین اور اس بہگت مال مین اول سی آخر تک بزرگی اور جما بہگوت بہگتی
اور سگن برہمہ کے بیان ہوکر اوسی کے بدولت مغفرت کا ہونا بیان ہوا سو ان دونو طریق مین نفس الامر بزرگی
کس طریق کو ہے اور کس سے مکتی نصیب ہوتی ہے سو قبل از تحریر جواب کے واضح ہووے کہ حقیقت مین اصلی
معنے گیان لفظ کے الیشر یا جیو کا سروپ جاننی کے ہین اور نرگن برہمہ کے معنے یہہ ہین کہ مایا کے گُنون سی وہ پرماتما
علحدہ اور پرے ہے لیکن بعض اشخاص گیان لفظ کے مراد واحد ہونے جیو اور الیشر سی سمجہتی ہین اور الیشر کو ایک مانتی ہین

سروپ والا نہین مانتی اور اوسکو نرگن برہم سی نامزد کرتے ہین سو اس موقع پر بحث مین موافق اعتقاد اون اشخاص یعنے نرگن
طریق والون کے معنے ہر دو لفظ مذکورہ کو سمجھنا چاہئی اور سگن لفظ کے مراد از اشٹ دیو او پاشکان و بھگتان و اصلی معنے
سگن سروپ کے آئندہ لکھے جاوینگے اشتباہ مذکورہ بالا کا جواب پہلی ہی بھگوت سری کرشن مہاراج نی ارجن سی گیتا مین بیان
کیا ہے یعنے ارجن نے بھگوت سی پوچھا کہ دونو طریق مین سی کونسا طریق و فرت کی فایق تر ہی بھگوت نے فرمایا کہ جو
مین دل لگا کر اعتقاد سی میرے اوپاشنا یعنے بھگتی کرتے ہین وہی جگت مین بہت اچھی ہین اور جو نرگن یعنی ابیکت جان کر
اوپاشنا کرتی ہین اگرچہ وہی بھی مجھکو پراپت ہونگے لیکن کلیس یعنی دکھ ہی ہے کسو اسطی کہ ابیکت یعنی غیر سروپ کے
پراپتی مین رنج اور سخت ازبس ہے پھر برہما استتی مین برہما جیو کا قول ہی کہ ہی مہاراج جو شخص اپنی آپ کو مکت ہونیکا
متکبر مان کر آپ کی بھگتی نہین کرتے اور بحث ناحقہ مین عقیل ہین اگر وہی کمال مشکلات سے کسی درجہ بلند کو پہونچ بھی جاوین
تو پھر گر پڑتے ہین کسو اسطی کہ آپ کے چرن کملون سے بمکہہ ہین اور جن لوگون نے آپ کے چرن کملون مین دل لگایا ہے
وے دیوتہ ہا ہے کلان کے اوپر ہو کر وہان پہونچتے ہین کہ جہان سے پھر نہین پھرتے تیسرے اسکند مین کپل دیو جیو نی اپنی
ماتا کو اوپدیش کیا کہ بھگوت نہ بھگتے سدہی یعنی نرگن گیان سے ادہک ہے جو نسکام ہو پھر کیسے ہو کہ اندرئے اور اونکی دیوتا
من سب بھگوت مین لگ جاوین پدم پوران مین لکھا ہے کہ گیان اور جوگ وغیرہ سی کیا ہے صرف بھگوت بھگتی ہے
مکت کے دینے والے ہے بھاگوت کا قول ہے کہ ہی مہاراج جو تمہارے بھگتی کو چھوڑ کر صرف واسطی حصول نرگن
گیان کے دکھہ او محنت اوٹھاتے ہین اونکو صرف دکھہ باقی رہتا ہے جسطرح ہو کے کوٹنی سے بجز رنج کے اور کچھہ حاصل نہین
ہوتا اور جن لوگون نے تمامی اپنے اعمال آپکے نذر کئے ہین اور تمہارے چرتر سنتے ہین وے تمہارے بھگتی کو پا کر مکت ہو جاتے ہین
اگرچہ ان قولون سے گیان مارگ پر بھگتی مارگ کو فضیلت اور ترجیح ثابت ہو گئی لیکن دل کو یہہ اومنگ ہوئی کہ کچھہ مختصر حال
اور بھی لکھا جاوے سو چند سطر لکھتا ہون اور چونکہ سب پورانو مین سرے مد بھاگوت کو فضیلت ہی اسواسطی برائے اشتہاد
چند قول اوسکے لکھے جاوینگے دیگر پورانون کے قول لکھنے ضرور نہ سمجھے اور واضح ہو کہ چارون بید کا سار اوپنشد اور
سب اوپنشدون کا سار گیتا اوپنشد ہی اور سب اوپاشکان جملہ طریق نرگن و سگن نے اوسکے احکام کو سند کامل قبول کیا ہے
کہ جیسا بید بھگوت کے مکھہ سی پیدا ہوا ایسے ہی یہہ گیتا ہے سو اوسکے اصلی سدہانت کو بہ ترجمہ بعض قول مندرجہ اوسکے
لکھونگا بھاگوت مین بھگوت کا قول ہے کہ بھگت جوگ جو مشہور ہے اور مین نے بیان کیا ہے اوسکے مدولت ہر گز یعنی

Gyaan Kosha

مایا سے بری ہو کر جیو میرے بہاو کو پراپت ہوتا ہے قول دویم میرے بھگت ساروپ وغیرہ مکتی کو باوجود میرے دینے کے نہین چاہتی صرف میری بھگتے کے مستعد رہتی ہین قول سیوم میرے بھگت سرگ اور روے زمین کی سب سکھہ ہرگز نہین چاہتے الا میرے بھگتے قول چہارم میرے بھگت کیول مکتے کو بھی نہین چاہتی حالانکہ مین دیتا ہون قول پنجم موافق قول دویم کے ہہ کمی و بیشے چند لفظ کے ہے۔ قول ششم بھگوت نے گوپیون سی فرمایا کہ خوب ہوا تمہارے محبت مجھہ مین ہونے کسواسطے کہ میرے بھگتے بالضرور مکتے کے دینے والے ہے قول ہفتم بید کرکے کیا ہے اور بڑے شاسترون سے کیا ہے اور تیرتھہ سیون سی کیا ہے میرے بھگتے ہے ارتھہ دہرم کام موکچھہ کے دینے والے ہے قول ہشتم نیک کرم اور جوگ وغیرہ کا یہہ پہل ہے کہ بھگوت مین بھگتے ہو اور وہ بھگتے مکتے وغیرہ سب پدارتھون کو دیتے ہے گیتا جیو کے اول ادھیای مین عث بیان گیتا شاستر کا ہے دوسرے ادھیاے مین جیو کے سروپ اور سانکھہ جوگ کا بیان ہی تیسری ادھیای کرم جوگ کو بیان کرتے ہی چوتھی ادھیاے مین برھہ جگ کی تعریف ہے پانچوین ادھیاے مین سنیاس جوگ لکھا ہی چھٹی ادھیاے مین دل اور دیگر محسوسات اور آتما کو جمع کرنے کا جوگ ہی بعد بیان کرنے جوگ ادھیای ہای مذکورہ بالا کے آخر مین ششم ادھیاے کے بھگوت نی فرمایا کہ جس شخص کا دل مجھہ مین لگا ہے اور بہ صدق دل میرا بھجن کرتا ہی وہ شخص سب جوگیون مین جگت تم یعنے از ہمہ بہتر ہے اسی ثابت ہو گیا کہ سب طریقون مندرجہ ہر شش ادھیاے پر بھگوت بھگتی کو شرف ہی ساتوین ادھیاے مین مندرج ہی کہ بہت جنمون کے بعد گیاوان ہو کر تب میری سرن ہوتا ہے اسی یہہ بات ثابت ہوئی کہ گیان ایک ضمیمہ بھگتے کا ہے پھر اوسے ادھیاے مین لکھا ہے کہ مکتے کے واسطی جو میرے سرن ہو کر سیون کرتے ہین وے ہے برھہ اور وے ہے اوسکے دانندہ اور وے ہے ادھیاتم گیانی اور وہی سب کرمون کے جاننے والی ہین پہر لکھا ہے کہ جو شخص مجکو اننیہ یعنی لاشریک جان کر میرا بھجن کرتے ہین اون جوگیون کو بآسانی حاصل ہوتا ہون آٹھوین ادھیاے مین بھگوت نی فرمایا ہے کہ وہ پرم پرکھہ یعنی بھگوت اننیہ بھگتی سے جانا جاتا ہے نوین ادھیای کے شروع مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ گیان اور رگیان سب تجھہ سے کہتا ہون اور اوس تمام ادھیاے مین اپنا سروپ الیشرتا کا بیان کرکے حاصل ہونا اپنا اپنے بھگتے سے بیان کیا اور قاعدی اپنی حصول کے بیان کرکے اخیر مین لکھا کہ میرے سرن ہونی سے استری سود ربیش وغیرہ بھے تر جاتے ہین براہمنون کا تو کچھہ کہنا ہی نہین اسواسطی ای ارجن مجھہ مین سے دل لگا اور میرا ہی بھگت ہو اور میرے ہے واسطی جگ یعنے جپ کر اور مجکو ہے ڈنڈوت کر کہ مجکو ہی پراپت ہوگا یہہ راست کہتا ہون

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس ادھیاے سے خوب ثابت ہوگیا کہ گیان اور بگیان صرف بھگوت بھگتی ہے دسوین ادھیای مین بھگوت نے اپنا بھوتے
سروپ بیان کرکے گیارہوین ادھیای مین اپنا سروپ ارجن کو دکھایا اور فرمایا کہ مین بیدون سی نہ تپ سی نہ دان سی نہ جگ
سی دیکھا جاتا ہون کہ جیسا ای ارجن تونی دیکھا اور یہہ بہی کہا کہ بھگتے انیہ سی حاصل ہوتا ہون جیسا مین ہون اِس
ادھیاے سے بہی یہہ ہے حاصل ہوا کہ بھگوت صرف بھگتی سی جانا جاتا ہے بارہوین ادھیای مین بالکل بھگتی کا بیان ہوا دوسرا
ذکر اور کچھہ نہین اور اوسکا اصل مطلب ابتداے اس بحث مین بیان کرچکا ہون تیرہوین ادھیاے مین اگرچہ بھگوت بھگتے کا
ایک جگھہ ذکر آیا ہے لیکن وہ ادھیاے از ابتدا تا انتہا ایشر مایا جیو و دیگر محسوسات کو بیان کرتی ہی چودھوین ادھیاے
مین بھگوت نی مایا کے تینون گن بیان کرکے اخیر مین فرمایا کہ جو مجکو مستقل بھگتے سے سیون کرتے ہین وی اون تینون
گنون سی علیحدہ اور برے ہوکر برہمہ سروپ ہونے کی لائق تصور کئی جاتے ہین پندرہوین ادھیاے مین بھگوت نے ارجن کو سرنا گتے
منتر اوپدیش کیا اور جیو و تنہہ سے اپنے آپ کو جدا بنام زد پرشوتم بیان کرکے فرمایا کہ جو مجکو پرشوتم جانتا ہے سو سب طرح سے
میرا بھجن کرتا ہے یہہ کمال پوشیدہ بات بیان کرے جسکو جان کر ای ارجن کرت کرتیہ ہو جاوے اس قول پر بھگوت کے
بخوبی غور کرنا چاہیے کہ نرگن مارگ کب قایم رہا یعنے بھگوت نی جیو کو پرشوتم سے علیحدہ بیان کیا اور حصر کرت کرتیہ ہونیکا اوپر
جاننے پرشوتم کے رکھا تو بلا تکلف اور بلا اشتباہ ظاہر اور ثابت ہوگیا کہ ایشر سگن سروپ ہے اور بھگتے سے جانا جاتا ہے
سولہوین ادھیاے مین منکران اور مرتدان کا بیان ہے سترہوین اور اٹھارہوین ادھیای مین سب قسم کی کرم دہرم بیان
کرکے آخیر مین بھگوت نی فرمایا کہ جسطرح برہمہ کو پراپت ہوتا ہے وہ گیان نشٹھا باختصار کہتا ہون عقل سی دل کو یکسو کرکے
اور لذاید محسوسات و دوئی یعنی دکھہ سکھہ دوستی دشمنے وغیرہ کا تارک ہوکر گوشہ مین بیٹھہ کر غرور و تمنا وغیرہ سی جدا ہوا
برہمہ ہونے کے لائق تصور کیا جاتا ہے بعد ازان برہمہ مین رجوع ہوکر نہ فکر ہے نہ کچھہ تمنا اور سب ہی ذوی الارواح کو برابر دیکھتا ہے
وہ میرے پرا بھگتے کو پہونچتا ہے بھگتے ہے سی جانا جاتا ہون حقیقت مین جیسا ہون اوسی بھگتی سی مجکو جانکر وہ شخص مجھہ
مین باس کرتا ہے یعنے مجکو پراپت ہوتا ہے بعد ازان سب سے اخیر مین فرمایا کہ سب سے زیادہ پوشیدہ پرم بچن یعنے
شدھانت اور خلاصہ سن چونکہ تو میرا عزیز ہے اور عقل بہی تیرے سلیم ہے اسواسطی تیری کلیان ہونی کیواسطی وہ
سدھانت کہتا ہون میری ہی مین دل لگا و میرا ہے بھگت ہو میرا ہے جگ یعنے جپ کر اور مجکو ہی ڈنڈوٹ کر مجکو
ہی پراپت ہوگا سچ کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہے سب دہرمون کو چھوڑ کر مجھہ ایک کے سرن مین تجکو سب پاپون سے

چہوڑا او دلگا فکر مت کر بعد اس اوپدیش کے پہر کچہہ اوپدیش بہگوت نے نہین کیا اس ادہیاے سے بہگوت بہگتی ہی
اصل خلاصہ اور سدہانت ثابت ہوا اور یہہ اسلوک کہ مجہہ مین دل لگا اور میرا بہگت ہو جو بہگوت نے دو جگہہ یعنے
اولاً ادہیاے نہم اور ثانیاً ادہیاے ہیجدہم کی اخیر مین فرمایا تو اوسکے دو وجہہ ہین اول یہہ کہ جو امر تاکیدی اور ضروری
ہوتا ہے وہ بار بار کہنے مین آتا ہے سو دو دفعہ کہنے سے بہگوت اپنی تاکید واسطی بہگتی کے ثابت کرتے ہین دوم یہہ کہ
بہگوت کو گیان اور بگیان نوین ادہیاے مین کہنا منظور تہا سو چونکہ بہگوت بہگتے سی سواے گیان اور بگیان اور کچہہ نہین
اسواسطی ایکدفعہ تو وہان اوس اشلوک کو کہا اور اٹہارہوین ادہیاے مین بہگوت کو خلاصہ اور سدہانت تمام گیتا کا کہنا منظور
ہوا چونکہ بہگوت بہگتی سب شاستر اور بید اور اوپنشد وغیرہ کا سدہانت اور تال کار ہے اسواسطی وہان بہی وہ
اسلوک کہ جو واسطے ثبوت گیان بگیان کے نوین ادہیاے مین کہا تہا بیان کیا اور اسسے یہہ بات ثابت کری کہ گیان
اور بگیان نہی بہگوت بہگتے ہے اور تال و سدہانت بہی بہگوت بہگتے غرض مطلب تمام گیتا شاستر کا از اول تا آخر یہہ ہے
کہ بہگوت بہگتے سار اور خلاصہ ہے پس جسحالت مین کہ بہگوت کے قولون کی موافق سدہانت سب شاسترون کا بہگوت بہگتے
ثابت ہوا اور دیگر پوران بہی بہگوت بہگتی ہی کو تال و انجام سب طریق اور دہرم کرم وغیرہ کا بیان کرتے ہون اور بہگوت
کا حصول بہی کہ اوسے کا نام مکتے ہے صرف بہگتے سے بہت جلد ہوتا ہو تو بہگتے سے سوای اور کس طریق کو بہتر سمجہا جاوے
اور کونسا راہ ایسا ہے کہ جسکو ترجیح دیجاوے بہگتی ہے واسطے ملنے بہگوت کی مالک و مختار و سار و خلاصہ و سدہانت
سب بید و شاسترون کا ہے بلا بہگتے کسیطرح بہگوت کسی کو نہ پہلے ملا نہ آیند ملیگا گیان لفظ کے معنے ابتداے تحریر
اس بحث مین تحریر ہوے کہ الیشر یا جیو کے جاننے کو کہتے ہین اگر نرگن او پاسکان کا یہہ استبداد اور اعتقاد ہے
کہ یہہ لفظ وحدانیت کو کہتا ہے تو اوسمین بہی بہگتے کے تائید ہے کسواسطے کہ جب تک الیشر کی واحد اور لاشریک ہونیکا
तत्वमसि
گیان نہ ہو گا تب تک بکتی کب شدنی ہی چنانچہ انیہہ بہگتے کا جابجا ذکر ہوا ہے نرگن او پاسک تتو مسی اور سوہم وغیرہ
सोऽहं
مہاباک کو سوید اپنی طریق کا سمجہتے ہین حالانکہ اون مہاباکون کے معنے سگن او پاسنا کو ظاہر کرتے ہین کہ سو لفظ سی ہم
सो
لفظ خود معنے علیحدگے کے دیتا ہے وعلی ہذا القیاس تو م ک لفظ تت لفظ سی اور اگر یہہ سب مہاباک و نیز گیان لفظ جیو و الیشر
तत्　त्वं
کی ایک ہونی کو حسب قول نرگن او پاسکان کے سمجہے جاوین تب بہی سدہانت سگن او پاسکان کو فضیلت ہے کسواسطی کہ
بعض او پاسکان نی جیو الیشر کا ایک ہو جانا قبول کیا ہے اور سایوج مکتے اونکا اصول ہی اب یہہ اعتراض پیدا ہوتا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شاستر بید کا انگ ہے اور اوس شاستر کے بڑے طول طویل گرنتھہ دیکہنے مین آتی ہین اوسمین طریق نرگن اوپاشکان کا مندرج ہے
(عضو یا جزو ۱۲)
اسکا کیا حال ہی سوا واضح ہو کہ بیدانت حصہ اخیر بید یعنی اوپنشدون کو کہتے ہین اور جو اوپنشدون مین بیان ہوا وہ گیتا جیو اور
شاریرک سوتر مین لکہا ہے اصل بیدانت شاستر یہہ ہر سہ احکام یا گرنتھہ ممدوحہ بالا ہین نرگن او پاشکان نے اونکی شرح حسب طریق خود کر
اور اوسکے تائید کیواسطی علیحدہ گرنتھہ طول طویل بنائے اوسکا نام بیدانت رکہہ لیا حالانکہ حقیقت مین اوپنشد اور گیتا اور سوترونکا
کا سدہانت و انجام بہگوت بہگتی ہے اور بہگوت بہگتی کی متعلق جو شرح اور بہاشی و گرنتھہ ہین وے اصل بیدانت ہین اور بہگوت
اوپاشکان مین رایج و مشہور حاصل کلام کا یہہ ہے کہ بلا کسی اعتراض اور کوترک کے بہگوت بہگتے ہے افسر و تاج و سرشتہ و بادشاہ طریقو
ہی یہہ سدہانت سب شاستروں کا بلا تعصب تحریر ہوا اگر اسی قطع نظر کرکے قول نرگن اوپاشکان کو قبول کیا جاوے تب بہی
بہگتے کو ہے بزرگی حاصل ہوتی ہی یعنی اونکا قول ہی کہ وہ ہی نرگن برہم سگن سروپ ہو جاتا ہی اب اسمین یہہ استفسار ہے
کہ وہ سگن سروپ جو نرگن برہم نے ظاہر کر لیا الیشر ہی یا سلسلہ آواگون مین گرفتار ہے اگر پیدا ہونا اور مرنا اوسکو ہی تو الیشر کہنا
نہ چاہی اور اگر الیشر ہی تو اوسکے سیون سی مکت کیون ہو گے علاوہ اس دلیل کے اور ایک بات ہے کہ نرگن طریق کی موافق بید ہوتے
نی فرمایا ہے کہ نرگن پرماتما اپنی بہگتون پر کرپا کرکے سگن روپ ہو جاتا ہی اسمین یہہ گفتگو ہی کہ اگر اوس سگن روپ کی بہگتے
اور سیون سی مکتی نہ ہوئے تو اوس نرگن برہم نے کیا ہے کیا کرے بلک وہ کرپا ایک عذاب جان ہو گئی کیا معنی کہ
ہزارون جنمون تک ایک جیو بیچارہ نے محنت کری اور انجام کار وہ الیشر اصل کا ربراری سی درماندہ نکلا بس وہ نرگن برہم
ایک دہوکہہ باز اور ٹہگ ہوا کہ لوگون کو سبزباغ گفتگو کا دکہلاتا ہے اور اوسی سرتی کی موافق دوسرا اعتراض یہہ ہے کہ اگر وہ بید
سرتی صحیح ہے اور یہہ نہ ہے اونکا کلام درست ہے کہ نرگن طریق سی ہی مکت ہوتی ہی تو اس بہگوت قول کی کیا معنے کئی جاوین
گے ای ارجن جنم اور کرم میری جو شخص جانتا ہے یعنی میرے چرترون مین دل لگاتا ہے تو جسم کو چہوڑکر پہر جنم نہین لیتا اور مجکو
پراپت ہوتا ہے مطلب اس تحریر سے یہہ ہے کہ اگر مکت ہونا بہگوت بہگتے سے تسلیم ہی تو اس سدہانت مین غلطی آتے
ہے کہ بلا نرگن طریق کی مکتی نہین اور اگر یہہ سدہانت صحیح ہے تو اوس بید سرتی اور بہگوت کی قول کا جواب دینا واجب ہے
کہ راست ہین یا دروغ علاوہ ازان اصول کے بات ہی کہ جو جس کسے کا تصور کرتا ہے وہ وہ ہو جاتا ہے اس سدہانت کے
موافق جس کسی نی بہگوت کو پورن برہم پرماتما سچدانند گہن بیاپک یا دیش بی شمار برہمانڈون کا مالک جان کر
(माया धीश्च)
اوسکے روپ انوپ کا چنتون کیا وہ کہان جائیگا اگر یہہ کہوگی کہ اپنی سوامین کا روپ ہو جائے گا تو یہہ بہی بیان کر چکا ہے

کر اوسکے سوا مین جو ہے صفات کہ جیسا جان کر اوسنے تصور کیا ہے ہین یا نہین اگر ہین تو بمجرد حال وہ شخص سند ہوگیا
کہ سدہانت یہی ہے اور اگر وے صفات نہین تو کوئے شخص اون صفات والا تجویز کر دینا چاہئے ورنہ سدہانت مین خلل
عظیم واقع ہوگا اگرچہ دلایل مصرحہ بالا کو نرگن طریق والے قبول کرکے یہہ بات بناتی ہین کہ فی الحقیقت جو بہگتی کرکی اپنی سوا مین کو
پہونچ گیا ہے اوسکو آواگون نہین ہوگا لیکن اصل مکتی یعنے نرگن برہم کا حصول اوسیوقت ہوگا کہ جب اوسکے سوامین کے ساتھہ نزدیک دربیان
ہوکر نرگن برہم مین ملجاوے گا مطلب اونکا یہہ کہ بہگتی ایک ذریعہ اور سادہن حاصل ہونے نرگن برہم کا ہی اسکا جواب
اگرچہ مجہہ سے کم عقل اور ناقص اعتقادون کا تو یہہ ہے کہ ہم کو آنب کہانے یا درخت شمار کرنے مطلب ہمارا واسطی رہائی آواگون کے
تہا سو تمہارے ایجاب اقبال سی خود حاصل ہوگیا لیکن کیا ضرورت زیادہ بحث کی ہے اور کسواسطے ہم سوای اپنی سوامین کے
اور کسی کو ایشر قبول کرین لیکن جو اصلیت اور حقیقت حال اور بید و ساشترونکی سدہانت کو جانتے ہین وے اوس بیان
نرگن طریق والون کو بی اصل و بی بنیاد فرما کر جواب دیتے ہین کہ وہ قول اونکا اوس حالت مین لایق ایجاب کے ہوتا کہ جو
سگن برہم فرع نرگن برہم کے ہوتا اور جسحالت مین کہ نرگن برہم ایک فرع سگن برہم کے ہے تو وہ سدہانت اونکا
قابل پذیرائے ہے بلکہ خلاف ہی چنانچہ مختصر حال اوسکا یہہ ہے کہ اشلوک ہای پانزدہم مین موجب سدہانت شاسترون
کے جہان ایشر کا بیان ہوا ہے وہان پانچ تفصیل لکہی گئی ہین اور منجملہ اونکے چہارم تفصیل مین یہہ مندرج ہوا کہ وہ سترون
اوس چہارم سگن برہم کا انترجامی ابیکت یعنی غیر مجسم گیا نند الکہہ انبا سے نرنجن نرگن برہم سرب بیاپک ہے پس ظاہر ہوگیا
کہ نرگن فرع سگن برہم کے ہے اور نرگن طریق والے اوسے چہارم سروپ کے او پاسک ہین علاوہ ازآن بارہ اسکندہ مین
لکہا ہے کہ نرگن برہم سایہ سگن برہم کا ہے اور اصلی بہگوت کا روپ سگن برہم ہے تو اس تحریر سے مطابقت تفصیل
چہارم مندرجہ اشلوک ہا پانزدہم کے ہوتے ہے غرض لاریب و بلا شک نرگن برہم ایک فرع سگن برہم کے ہے برای رفع اعتراض
کسیطرح کے نرگن برہم کے معنے ابتدا اس بحث مین لکہہ آیا ہون کہ جو ایشر مایا کی گنون سے جدا اور بے پروا ہوا وسکو نرگن
برہم کہتے ہین نہ ابیکت یعنی غیر جسم کو اور علی ہذالقیاس گیان لفظ کے معنے تحریر ہو چکی کہ ایشر یا مایا جیو کے جاننے کا نام
گیان ہے اور وہ ایک سادہن بہگوت بہگتی کا ہے کہ ثبوت اسکا ترجمہ اشلوک ہاے گیتا جو مترجمہ بالا سے بخوبی ہوتا ہے
اور یہان یہہ ایک وقول لکہتا ہون گیتا مین فرمایا ہے کہ جو مکتی کیواسطے میرے سرن ہوتے ہین وے ہی برہم
جاننی والے ہین اور وے ہی ادہیاتم گیان و کرمون کے سانڈل سوتر ہے کہ برہم کانڈ یعنے گیان بہگوت بہگتی جاننی کیواسطے ہے

غرض گیان ایک سادہن بہگتے کا ہے اور بہگوت بہگتے مین مستقل ہونا گیان ہے اب اگر یہہ اعتراض ہو کہ جس حالت مین نرگن لفظ
کے معنے اشٹ دیو اوپاشکان سے متعلق ہوئے تو سگن سروپ کے کیا معنے کئی جاوین کے سو ظاہر ہے کہ جب نرگن
برہہ کے معنے مایا سے علیحدہ کے ہوئے تو سگن لفظ کے معنے اوس بہگوت سروپ کے ثابت ہو گئے کہ جو اپنی مایا کے آسرہ ہو کر
واسطی کار آپنی بہگتون کے ظاہر ہوتا ہے اور جسکے چرتر سنسار سمدر کے واسطی مستقل پل مین جو کوئی سنسار سمدر سی ترا اون ترو چرتر بہلے
ہی کرپا و عنایت ہے اون چرترون سے سوائے اور کو سبیل نہ پہلے ہوئے نہ اب ہے نہ آیندہ ہوگے بید اور شاستر اسبات کو بآواز بلند کار
ہین القصہ بعد رفع جملہ اعتراضات کے بہگوت بہگتی ہے مقدم ہے اوسی سوائی کوئی طریق نیک اور سیدہا نہین اور الشیر کا سروپ
مقبولہ نرگن طریق والونکا ایک فرع البشر پر یا تما مقبولہ بہگوت بہگتان کے ہے اس تحریر مین یہہ اعتراض لازم آیا کہ اگر وہ
نرگن برہہ منجملہ روپ ہای بہگوت کی انتر جامی اور بیاپک خواہ سایہ ہے تو اوسکے اوپاشنا مین کیا عذر ہے کسواسطی کہ بموجب
سدہانت بہگوت اوپاشکان کے کسی روپ بہگوت کے خواہ دہام خواہ نام خواہ چرتر کے اوپاشنا کا ٹل ہو جانے سے بالضرور
مغفرت ہو گے جواب اسکا یہہ ہی کہ ابتدائے تحریر اس بحث سے تا حال یہہ کہین نہین لکہا کہ اونکا طریق غلط ہی صرف ترجیح
بہگوت بہگتی اور سگن سروپ کو بیان کرتے گئے ہے اگر وہی لوگ راست امر کو سمجہہ کر آرادہن نرگن برہہ کا کرین تو بالضرور کبہی نہ کبہی بہگوت
سجدانند گہن پورن برہہ کا اصلے سروپ اونکی دل پر ظاہر ہو اور مغفرت کو پہونچ جاوین لیکن غور بہی تو واجب ہے کہ وہ طریق
کسقدر مشکل ہے اول تو بہگوت نی خود گیتا جیو مین فرمایا ہے کہ ابکیت یعنی غیر جسم کا حصول کمال مشکل ہی علاوہ از آن اوسکا بیان
کرنا مشکل اور اگر کسی نے بیان نہے کیا تو سمجہنا اوسی زیادہ مشکل اور اگر کسطرح سمجہہ ہی لیا تو عمل اوسکا کیا صعب اور سخت مشکل
کہ شاید پہلے زمانہ مین کوئی حامل اوسکا ہوا ہو گا کسواسطی کہ جو چیز عقل اور قیاس سی باہر ہی اوسمین کسطرح دل لگے اور چونکہ بلا یکسوئی
دل کی حصول اوسکا غیر ممکن ہے اسواسطی منزل مقصود پر پہنچنا معلوم اور اگر بر تقدیر بی شمار جنمون مین کمال مشکلات سی کسی
ایک کو کوئی درجہ حاصل بہی ہوا تو پہر قایم رہنا از بس مشکل ہی اور گرنا بہت آسان کسواسطی کہ اندریون کے زبردستی سب کو معلوم ہے
غرض از سر تا پا مشکلات سے سوا ہی اور کوئی بات نظر نہین آتی بہگوت بہگتی کے آسانی اور جلد حاصل ہونی بہگوت کا حال یہہ ہے کہ کسطرح
سی تہوڑی سی محبت بہگوت چرترون مین ہو جانے سے وی چرتر ہی بہجن اور کیرتن مین لگا کر بہگوت سروپ کو صفحہ دل پر ظاہر
کر دیتے ہین اوس سروپ کا یہہ پرتاپ ہے کہ روز بروز اپنی اصلیت کے ترقی سالک کے دلمین بخشتا ہو اور اعتقاد یقین کامل عنایت فرما کر
آئینہ دل سی خواہش لذائذ دنیا کے دور کرتا ہو اور گیان براگ کا ظہور فرماتا ہو اور نام کیرتن و بہجن کے امداد سی اولا کر ناچہا نچہا

Gyaan Kosha

وغیرہ بھگت کی دلمین پیدا کردیتا ہے بعد ازان اپنا جہتار تہہ حسن و جمال بی مثال چشم ہای دلکو دکھا کر اپنا فریفتہ کرلیتا ہی کہ
سوای اوس روپ انوپ اور چھب ہادہری کی دوسری کی طرف وہ دل نہین جاتا پہر وہ شخص کرت کرتبہ اور کرتارتہہ ہوکر اوس
روپ مین مستقل و بلا تزلزل ہو جاتا ہی کہ اوسی کا نام جیون مکت ہی پس ازان مکت غرض از اول تا آخر بجز آسانی اور سہولیت کے
مشکل ہی کوئی بات نظر نہین آتے جنم مرن کے عذابون سی خوف کرکے اوسطرف رجوع ہونی کی دیر ہے بھگوت کو اپنی
کرنا اور دیا لینا اور دین تبلنا مین مطلق دیر نہین سب سامان و اسباب اپنی حاصل ہونی کی خود کردیتا ہے ظاہر مین بہت جگہہ سنا
اور بعض جگہہ دیکہنے مین آیا کہ جذبہ دلی عاشق فاسق و گنہگار کا عورات بی وقوف مخزن گناہ اور عذابون کے دل پر اثر کرکے
اون عورات کی جانب اونکے طالبان کے رجوع کردیتا ہے پس وہ پرماتما کہ سدہ سچدانند گہن واقف و پیدا کنندہ جملہ قواعد عقاید
و مدارج عاشقے و معشوقی کا ہی اپنی عاشق صادق پر رحم فرما کر کسواسطی جلد تر نہ ملیگا اور کیون نہ مراد کو پہونچاویگا ورنہ اوسکے
ہے اصول پیدا کردہ اور معینہ مین غلطی واقع ہوگی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ جو شخص ایسے آسان اور اصل طریق کو چہوڑکر واسطے
حصول بھگوت کے طرف مشکلات و فروع کے توجہہ کرتے ہین وہی بیوقوف بلاشک و شبہہ کم قسمت و بی نصیب ہین جو
کو ہاتہہ سے ڈالکر سنگریزون کو اوٹہاتی ہین گا مدہین کو چہوڑکر واسطی تلاش دودہ کی اکہ کا درخت تلاش کرتی ہین اور
ایک لطیفہ بہی یاد آیا کہ نرگن شوہر کو عورت بہی قبول نہین کرتی مرد فہیم اور عقیل تو نرگن کو اپنا مالک کیون قبول کری جنانچہ
گوپکا بھگوت کی پرم پریا اودہو سے کہتے ہین سور جہا ڈگن دہام سانورو کو نرگن نربا ہی اور ایک بات لائق غور و
انصاف کی ہی کہ عشق بلا حسن نہین ہوتا اور جب تک عشق نہین تب تک حصول بھگوت کا غیر ممکن ہے اوس طریق والونکا
سدہانت ہی کہ جب تک برن آسرم کے دہرمون کو کرکے صفائی قلب حاصل نہ ہو تب تک وہ شخص گیان اوپدیش کا اوتکاری
نہین اب وہ برہمہ گیان گلی اور کوچہ مین ایسا بہا بہا پہرتا ہی کہ اگر اندکے بہی تشریح کرتا ہون تو طوالت کثیر ہوتی ہے
اور تہمت تعصب کے علاوہ رہی اسواسطی وہ ذکر ہے قلم انداز کیا اور خوب سمجہہ لیا کہ وشنو پوران و بہاگوت وغیرہ
مین جو حالات مذموم کلجگ کی لکہی ہین اور یہہ بہی بیان ہوا ہی کہ کلجگ مین عورت مرد ایسی ہونگے کہ سوای برہمہ گیان کے
اور کچہہ نہ کہینگے اور اعمال اونکی ایسی ہونگی کہ تہوڑے سی طمع مین آکر ایسے کرم کرینگے کہ جن سے چانڈال کا بہی
دل کانپ جاوی سو وہ زمانہ اب آگیا قصہ کوتاہ اور بحث ختم کرکے کمال عجز و انکسار سی عرض کرتا ہون کہ اگر آفتاب طرف
پشچم سی طلوع ہونا شروع ہوا اور خرگوش کی سر پر شاخ پیدا ہوجاوین اور آسمان مین پہلواری کا باغیچہ نمودار ہوجاوے اور بانجہ نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...نا کام دیوے تو ممکن ہے لیکن یہہ ہرگز ہرگز نہین ہو سکتا کہ بلا بہگوت بہجن پورن برہہ پرماتما بیرے سوامین کے سنسار سمدر سے پار ہو جاوے یہہ پرتاپ بہگوت کی سیون بہجن کو ہے کہ وہ سمدر مثل گوید جل کے ہو جاتا ہے یہہ سدہانت وسار بید اور شاستروں کا ہے*

مختصر حال تفاوت سرچہار سنپردا کا اور حقیقت مین واحد ہونا انجام اونکا

اب یہہ تحریر لازم ہوے کہ ہر یک سنپردا والا اپنے سنپردا کو فایق دوسرے سنپردا پر جان کر واسطی مغفرت کی اوسیکو راست درست سمجہتا ہے اور اوسے کو ترجیح دیتا ہے سو حقیقت مین ان چاروں سنپردا مین بہتر اور فایق کونسے سنپردا ہی سو واضح ہو کہ چارون سنپردا واسطی اوتار دینی کی سنسار سمدر سے یکسان و برابر ہین کسی کو کچہہ کمی و بیشی نہین سب سنپردا والون نی وحدانیت بہگوت کی یکسان اور برابر لکہی ہی اور سرتے وغیرہ قول شہادت کے سب سنپرداؤن مین ایک ہین اور متفق ہین کہ سواے بہگوت کے نہ کوئی مغفرت کا دینی والا ہے نہ اوسکے سواے اور کسے دیوتا کا سادہن چاہیے وعلی ہذا القیاس بہگوت کے نام دہام و دیگرہ مین سب کا برابر اتفاق ہے صرف گفتگو قلیل پر جہگڑتے ہین یعنے ایک تو مایا اور جیو کے باب مین ہمدگر کے اعتقاد کا فرق ہی دوم تلک اور مدرا دہارن کرنے اور اوسکے صورت بنانی مین اختلاف ہی سیوم ہر یک سنپردا والا اپنی اشٹ دیو کو اوتاری و اصل اور دیگران کو اوتار و بہوتے والس اپنی سوامین کا جانتا ہے سوان اختلافات کا حال بہیکہہ و دہام نشٹہا اور کتہا ہر چہار اچارجان ہر چہار نشٹہا سی ثابت ہو سکتا ہے رامانج سوامین کے کتہا مین اسقدر بات تحریر نہین ہوئی کہ اونکا طریق سرنا گتے کا ہے جسکا ذکر نشٹہا لسب سوم مین ہوا ہے اور الیشر کو جدا جدا نشٹہا و دیت مانتی ہین یعنی مایا اور جیو بہی اوسی لاشریک سے ملی ہوے ہین اور نت ہین مادہو آچارج کے سنپردا والے اگرچہ الیشر پرماتما کو نگرہ اور دہام والا حسب قول دیگر اونکا کے مانتے ہین لیکن مایا کو انادی ساتت کہتے ہین اور جیو الیشر کا ابہید قرار دیتے ہین اختلافات مصرحہ بالا پر جو غور ہوے اور تو حقیقت مین کسو واسطی کہ تال اور انجام سب نشٹہاؤن کا یکسان ہے جو کچہہ تنازعہ اور بحث باہمدگر ہی وہ برای افزایش محبت اور اعتقاد اپنی طریق کی ہے اصول مین کچہہ فرق نہین*

अनन्य स्मार्तिक
بہ حیلہ طریق سمارتکان کی اننیہ لفظ کی شرح و دیگر امر ضروری کا بیان

اب یہہ بیان ضرور رہا کہ سمارت سنپردا کا بہی ذکر اس بہگت مال مین ہوا ہے اوس سنپرداوالون کا کیا طریق ہے
اور آرادہن کس دیوتا کا کرتے ہین اور مآل و انجام اوس طریق کا کیا ہے سو واضح ہو کہ سمرتے یعنی دہرم شاستر کے
موافق چلنا شانزدہ کرم از ابتدای حمل تا وفات کو مقدم جاننا اونکا طریق ہے جنہے اول جگیو پویت دیا یا جسے علم پڑہایا
اوسے کو گورو جانتے ہین گہیشران یعنی منو وجاگ بلک وغیرہ کو آداچارج سمجہتے ہین اور چونکہ رگہیشر کثیر گذری اسواسطے
کوی ایک شخص موجد ورواج دہندہ اوس طریق کا نہین کہا جاتا لیکن آخیر مین بعد قتل سربوڑون کی شنکر سوامین سی زیادہ تر
رواج اوس طریق کا ہوا اور وی لوگ مآل و انجام اپنی دہرم کرم کا حصول نرگن برہہ کو سمجہتے ہین اسواسطی شنکر سوامین کو
آچارج اخیر سمجہنا چاہیے سمرتے کو واسطی پرستش وغیرہ کے کتاب قاعدہ اور دستور العمل کے جانتے ہین پنچانگ
پوجا کرتے ہین یعنے گنیش شیو لشن درگا سورج کے مورتے ایک سنگہاسن پر اجمان کرکے سب کو پوجتے ہین اور
جس دیوتا پر اعتقاد اور رغبت زیادہ ہوا اوسکو درمیان ہین اور باقی کو چہار طرف چارون گوشون پر بٹہلاتے ہین چارون
سنپرداے شنوی مین سی کسی کے چیلہ نہین ہوتے اونین سے بعض ایسے بہی ہین کہ خاص کسے ایک دیوتا کا پوجن کرتے ہین
پाठ स्तोत्र पद्धती
اور اپنے آپ کو سمارت کہتی ہین پدہتی پرستش دیوتا کے اور استوتر پاٹہہ وغیرہ البتہ موجود رکہتے ہین لیکن اونکا بانی
دستور العمل
گرنتہہ جسطرح ہر چہار سنپردا مین ہین کوئے نہین اور فی الحقیقت ہونا بہی فضول ہے کسواسطی کہ وے لوگ
پوجا دیوتاؤن کے مثل دیگر کرم کے سمجہتے ہین اور بیدانت شاستر نرگن طریق کا پڑہتے ہین اس بہگت مال مین جو بعض
جگہہ سمارت سنپردا کا ذکر ہوا ہی تو وجہہ یہہ ہے کہ اون لوگون مین کسی کسی کو بہگوت آرادہک ایسا دیکہا کہ بہول کر
आराधक
دوسری طرف توجہہ نہین ہوتے ظاہر ہے کہ بہگوت کو اپنا اننیہ داس عزیز ہے جو کوی ہو وہ ہی بہگوت کا بہگت ہی بہگوت
کو قوم ہنر علم بزرگے دولت طریق وغیرہ پر کچہہ نظر نہین صرف اننیہ بہگتے درکار ہے بالمیک سوپچ شوری گج گنکا
ہنومان بہکن پرہلاد وغیرہ ہزارہا بہگتون کے کتہا برای شہادت کافی ہے اور گیتا مین فرمایا ہے کہ اننیہ چت سے بہجن
کرنے والی کو سُلبہہ ہون دوسرا قول ہے کہ اننیہ ہمیشہ کیرتن کرنے والون کو مکت دیتا ہون اننیہ لفظ کی معنی بحالت
ابتدای تو یہہ ہین کہ اپنے سوآمین سے سوای چیلہ و صریحاً کسی بات کا کسیطرح اور کسی سی تعلق نہ ہو و بحالت اخیر یہہ ہین کہ سوا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنی سوا مین روپ راس کے اور کوئی دیدۂ ظاہر و باطن کو نظر نہ آوے بہر دو حالت ایک سے سوای دوسرا مقبول اور واجب الاعتقاد نہین اور اصول کے بات ہی کہ دو صورت مرغوب او رحسین پر ایک شخص کا عشق نہین ہو سکتا چنانچہ ایک تمثیل بہی یاد آی یعنی کسی فاسق فاجر نی ایک عورت خوبصورت کو کہا کہ مین تیرا عاشق ہون اوسنی جواب دیا کہ فلان عورت از بس خوبصورت ہی اوسپر عاشق ہو وہ شخص اوس عورت کی تلاش مین گیا اور پہر آکر کہا کہ کوئی عورت نہ ملی اوس عورت نے جواب دیا کہ تیرا امتحان کرتے تہے اگر تو حقیقت مین میرا عاشق تہا تو دوسرے عورت کی تلاش مین کسواسطی گیا تہا در نصورت نہ معلوم کہ جنکے اعتقاد چند طرف ہین اور اصلی مراد کا دینے والا سوای اوسکے کہ جسکے پوجا پترے کرتے ہین کسے اور کو جانتے ہین تو اونکو عشق کسمین اور کسطرح ہوگا اور کیونکر منزل مقصود کو پہونچین گے باوجود ایسے اعتقاد کی تماشہ یہہ ہے کہ جو شخص حسب قاعدہ شاستروں کے ایکطرف لگئے ہین اونکو مقتضاے خوش عقلی اتہام تعصب اور بی اعتقادے کا لگاتے ہین حالانکہ وے ہرگز و مطلق کسی سی تعصب نہین رکہتے اور جتہار یہہ ہے کہ جس دیوتا کا درجہ اور قرینہ ہے باعتقاد دل اوسکو ویسا ہے مانتے ہین ہان مثل اون لوگون کے ہر ایک کو ایشر نہین مانتی بدین سبب کہ ایشر حسب قول شاستر کے ایک ہے دو چہار نہین مطلب اس طوالت سی یہہ ہے کہ یک در بگیر و محکم بگیر جو سگ خانہ بخانہ پہرتا ہے ہرگز شکم سیر نہین ہوتا اور جو سگ ایک دروازہ پر قناعت کرتا ہے باوجود نجاست و دونا پاکے کی مالک خانہ کو ایسا غور ہو جاتا ہے کہ خود خبر گیرے کرتا ہے اور یہہ بہی لایق غور ہی کہ پسر زن فاحشہ والد کسکو کہے +

بہگوت کی اوتار لینی اور موافق خواہش بہگتون کے چرتر کرنیکی وجوہات

اب یہہ سوال ہے کہ اس ترجمہ و نیز سب شاسترون مین بہگوت کی مہما یہہ لکہے گئے کہ وہ اُجت انت ہیا پک سچدانند کہین پورن برہم پرماتما ہے کہ بید جسکو نیت نیت کہتے ہین اور اوسی کا یہہ بیان ہوا کہ کسے بہگت کی واسطے سوامین کہین بہلوا اور کہین چرواہہ کہین مشعلچے کہین سُنار کہین چور کہین ساہوکار کہین بیٹا کہین باپ کہین عاشق کہین معشوق کہین یار کہین رشتہ دار ہوا پس اوس مہما کے طرف خیال کرکے اگر ایسے چرترون پر نگاہ ہوتے ہے تو کمال در کمال تعجب ہوتا ہے اسکا کیا حال ہے سو واضح ہو کہ اون لوگونکا تو یہہ اعتراض نہین اُمدہ نہ اونکو کچہہ جواب مطلوب ہے کہ جو بہگوت

Gyaan Kosha

اور شاستر کے جاننی والے ہین کسواسطی کہ اونکو یہہ چرترپرم آنند کے دینے والی و دافع جملہ شبہات اور بخشندہ بہگوت بہگتی اور پرم
کے ہین بلک اونکو بہگوت چرترون سے سوا اصلاً مطلقاً اور کسی کتہا پر رغبت نہین ہوتے کسواسطی کہ اون چرترون کو یہہ
طاقت اور پرتاپ ہے کہ روپ انوپ اور چہب با دہرے بہگوت کے صفحہ دل پر ظاہر کرکے بہگوت پرائن کر دیتی ہین باقی رہے
اشخاص نا واقف سو اونکے خدمت مین عرض ہے کہ اس سوال کا جواب صریحاً بالفاظ مختصر اور ضمناً بہ حیلہ خواہش بہگتان کرنا و دیا
بہگوت کے اکثر جگہہ تحریر ہو چکا ہے اور یہان بہی مختصر لکہتا ہون بیدشرتے فرماتے ہے کہ بہگوت پورن برہہ پرماتما اپنی بہگتون
کرنا اور رحم کیسے اور پہا و ہوتا ہے ساندل سوتر مین لکہا ہے کہ بہگوت کے سروپ دہارن کرنے مین صرف کرنا اور رحم اور
بہگتون کے باعث ہی بہگوت نی گیتا مین فرمایا ہے کہ بہگتون کے رچہیا کرنیکو اور دہرم کے قایم کرنے کو ہر ایک جگ
مین اوتار لیتا ہون اون میرے جنم اور کرمون کے جاننے سے پہر جنم نہین ہوتا اس موجب اون قولون کے جب کہ بہگوت اپنے
پرم دہام کو چہوڑ کر ظاہر ہوتا ہے تو جو چرتر کرتا ہے وہ باعث رحم اور کرنا کا اوپر بہگتون کے ہے بدین وجہہ کہ وے
بہگت اون چرترون کو کیرتن کرکے اور اپنی سوآمین کے کرنا و دیالتا کو دیکہہ کر اوسطرف لگی رہتی ہین دوسرے طرف جو
نہین ہوتے اور دیگران کو بہی بدولت اون چرترون کے نجات ہو جاتی ہی علاوہ ازآن بہگوت بہگتون کو ہر وقت
تصور و خیال اپنی سوآمین کا رہتا ہے اور جو بات ضرورتاً پیش آتی ہی تو سوائے بہگوت کے اوسطرف رجوع نہین لاتے
بس بموجب قاعدہ اور اصول کے بروقت ضرورت بہگت کی اوسے کا آنا واجب اور لازم آتا ہے کہ جبکہ اوس بہگت کو تصور
رہتا ہے اور اوسمین اگر یہہ گفتگو ہو کہ بہگوت کو سب کچہہ سمرتہہ اور طاقت ہی کیا اور کسی طرح وہ کاربراری نہین ہو سکتے خود
آنے کی کیا ضرورت ہی واضح ہو کہ اس اعتراض سے اول تو قاعدہ اصول مین فرق آتا ہے یعنے تصور تو کرے
کسی جہال کا اور کاربرارے ہو کسے اور طرح یہہ کب ممکن ہے دوئم اون قولون مصرحہ بالا کے بموجب رحم اور کرنا مین
بہگوت کی خلل پڑتا ہی کیا معنے کہ جب بہگتون کو ضرورت ہوئی اور خود نہ آیا اور دیگر کسے طرح سی کاربراری ہو گئے
تو وہ ارشاد بہگوت کا اور رحم کہان راست رہا کسواسطے کہ اون قولون مین یہہ بات لکہے ہے کہ خود آتا ہون
یہہ بات نہین لکہی کہ کاربرارے کر دیتا ہون اور اسے اعتراض کے جواب مین ایک حکایت بہی یاد آئے
یعنی داراشکوہ پاس کسے اور عمدہ سنئے بابا لال پاس کسے اور صاحب کمال سی پوچہا کہ الشیر کو سب کچہہ طاقت ہی اوتار
لینے کی کیا ضرورت تہی کسی اور طرح بہگتون کے کارروائے کیون نہ کر دے صاحب کمال موصوف اوس روز خاموش

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رہا اور ایک تصویر اوسکے پسر خورد سال کے ایسے بنوائی کہ مطلق کچہہ فرق اوسکے پسر کی صورت سی تہا اور خدمتگار
کو سمجہا دیا کہ جسوقت ہم اور عمدہ مذکور جمنا کے سیر کو کشتی پر سوار ہون اوسوقت وہ تصویر نے آنا چنانچہ خدمتگار
وقت معہود پر لے گیا اور صاحب کمال موصوف اوس طفل تصویر کو لیکر عمدہ کو دینے لگا لیکن وہ تصویر ہاتہہ سے چہوٹکے
جمنا مین گر پڑے عمدہ مذکور کہ اوس تصویر کو اپنا پسر سمجہتا تہا بیتاب ہوکر فوراً جمنا مین کود پڑا اور کچہہ فکر اپنے جان
اور ڈوبنے کا نہ کیا صاحب کمال نے نکلوایا اور پوچہا کہ تمہارے نوکر اور ملاح صدہا موجود تہی تم کسواسطی جمنا مین کود پڑی عمدہ
نی جواب دیا کہ مجکو بسبب اور الفت اوس طفل کے یہہ تاب اور ہوش نرہے کہ کسی سے کچہہ کہون اسواسطے خود
کود پڑا صاحب کمال نے جواب دیا کہ یہہ ہے حال اوس بہگوت کا ہے کہ جب اپنی بہگت کو تکلیف دیکہتا ہے
تو بمقتضای رحم اور دیا اوسکے بیتاب ہوکر خود چلا آتا ہے علاوہ از دلایل مصرحہ بالا بہگوت کا وعدہ مستقل ہی کہ اپنی بہگتونکے
کے خواہش پورن کرتا ہون اور اون اشلوکون کے ترجمہ چند جگہہ اس کتاب مین مندرج ہوئے پس اوس وعدہ
موافق جیسے خواہش بہگت کی ہوئے وہ ہے اگر خود بہگوت نی پورن کرے اسی سوائے بہگوت اور اوسکی چرتر مثل
स्वयंवर
کلپ برچہہ کے ہین جیسا جسکو اعتقاد ہے اوسکو ویسا ہی پہل دیتے ہین چنانچہ سریرام چندر سوامین سوئمبر مین جانکے
रंगभूमि
جہاراتے کے اور بہگوت سری کرشن سوامین رنگ بہوم مین متہرا کے راجگان کو راجا اور راجہسان کو کال روپ اور عورتون
کو حسین جوان وعلی ہذالقیاس موافق طبع ہریک کے معلوم ہوئے پس ثابت ہوگیا کہ جس بہگت نی جس بہاو سی تصور
کیا اوسکو اوسی بہاو سے نظر آئے اور ویسا ہی پہل دیا اور ویسے ہے چرتر کئے ایک حال بندہ نی بچشم خود دیکہا یعنی
وقت برج جاترا کے جب برسانہ مولد سری رادہکا مہارانی مین جانے کا اتفاق ہوا تو وہان کے عورات جاترویون سے
پیسا کوڑے مانگنے لگے کسی نے کہا کہ جب یہہ بات کہوگے کہ نند نندن برج کشور ہمارا بہنوی ہی تب کچہہ دیوینگے
عورات ممدوحہ مفتخر علیہم نے بمقتضای اپنے رشتہ اور بہاو کے اوس رادہکا بلبہ اور اوسکی جانب داران کو سو صلوات
سنائے اور بہگوت بہگتون اور رشکون کے دلمین ایک سماج روپ انوپ پریا پریتم کا ظاہر کردیا اوسوقت ایکدو کا
تو یہہ حال دیکہا کہ پریم کا پرواہ انکہون سے جاری تہا بہگوت کے چہب دہرے کے تصور مین محو و مدہوش تہی اور اون
عورات کو بہگوت کی سکہی جان کر پرنام کرتے تہے اور بعض نالایقون کو دیکہا کہ اون عورات سے بدشنام دہیش آکر
منظر کاذب دیکہتی تہی اور ہنسے اور قہقہہ اونکے ساتہہ کرتے تہے اب غور کرنا چاہئے کہ ایک فریق کو تو گالیون لگے کا

پہل دیا اور دوسرے فریق کو وے عورات اور اونکی گفتگو باعث جہنم اور دوزخ کا ہوگئی غرض جس سے کو بھگوت اور اوسکی
چرتروں مین جیسا بہاوہی اوسکو ویساہی ظہور مین آتاہی اور شاستروں مین صاف لکھاہی کہ بھگوت کی چرتر بھگتوں کو آنند
کے دینے والے اور دُشت اور بمکھوں کو جہنم کے دینے والے ہین جسطرح آفتاب کہ کمل کو دیکھکر شگفتہ ہوجاتا ہے
اور کمودنی پژمردہ یا تمام جہان کو تو بصارت حاصل ہوتی ہی اور چغد و شپّر کے بینائے جاتے رہتے ہیں درینصورت
کوئی مقام شک و شبہ کا نہین کہ بھگوت سمرتہہ اور مالک اور اپنی وعدہ کا مستقل اور اپنی قولوں کو راست کرنی والا اور
اپنی بھگتوں پر ازبس راحم و دیال ہی جو چرتر اوسنے کئے اور آئندہ کریگا سب راست و درست ہین اعتراض و کو ترک کو مرگز
گنجایش و دخل نہین معتقد اور برہمیوں کو تو وے چرتر بالضرور و لاریب پرم آنند اور برہم سکھ کے دینے والے ہین اور بمکھہ و نامعتقد
و مرتدون کو نا معتقدے کا اعتقاد بڑہاکر جہنم کے دینے والے کسواسطی کہ کلپ پرکچہہ سے خواستگار راحت کو راحت ملتی
اور خواستگار رنج کو رنج کہ یہہ ذکر پہلے بہی لیلا نو کرن نشتہا مین ہواہی مجکو اعتراض کرنے والوں کے سوال پر بے
کمال تعجب ہوا کہ انہوں نے بلا سمجھے اور سوچے کی کسواسطی ایسا سوال جہول اور نامعقول کیا کسواسطی کہ جن بھگتوں کے
جنکے دل کو سوای بھگوت کی اور کوئی نظر نہین آتا اور نہ ظاہر مین سوای اوسکے اور کسی کو جانتے ہین تو خواہ نخواہ
خواہش کسطرح کی ہو اوسکا انجام دینے والا سوای بھگت بتسل کرپا سندہ کی اور کون تجویز کیا جاوی اور اون بھگتوں کے
جنکے ظاہر و باطن کو سوای اوسکے اور کون نظر آوے

بیان نقصان کوسنگ و فائدہ سوسنگ

صحبت بد ۱۲ — صحبت نیک ۱۲

اب یہہ تحریر ضرور ہوئے کہ فی الفور کونسے چیز لایق ترک کے ہے اور کونسی چیز لایق اختیار کرنے کی سو معلوم ہووے
کہ دُشت اور کہل اور بمکھوں کے صحبت کا ترک بلا توقف ازبس ضروریات اور واجبات سی ہے اونکی تعریف و توصیف
تو لکھنی کچہہ ضرور نہین کہ قلیل از کثیر بعض نشٹہا اور بالخصاص اس خاتمہ مین لکھہ آیا ہوں اونکی صحبت کو سجرہ تصور کرنا چاہئے
جدا جدا صورت سی لوگوں کو پیش آتی ہے یعنی بعض کو تو مثل عقرب اور زنبور سیاہ کے ہے اور بعض کو مثل سگ
دیوانہ کے بعض کو شراب کے رنگت دکہاتی ہے اور بعض کے واسطی زہر قاتل ہوجاتا ہے گسائین تلسی داس جیو نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

واسطی ترک صحبت ان لوگون کے جو چوپای اوتر کانڈ مین فرمائی ہے وہ یہہ ہے * اوداسین نت رہئی گشامین * کہل بر
ہرہئی سوان کے نائین * اگرچہ ہینے اس چوپائی کے مشرح و مبسوط تعلق بہ طوالت ہین لیکن کمال اختصار سی یہہ ہین
کہ کہل یعنی دشٹ سی بدرجہ اوسط رہنا چاہئی اور مثل سوان یعنے سگ کے ترک اوسکا واجب ہے مطلب بدرجہ
اوسط رہنی سے یہہ ہے کہ سگ سے اگر محبت اور پیار کیا جاوے تو وہ جسم کو لگ کر اور چاٹ کر ناپاک کر دیوے
اور اگر اوسکو مار کر نکال دیا جاوے تو عف عف کری اور کاٹ کہای ہر دو صورت مین نقصان ہی اور بدرجہ اوسط رہتے
ہین کچہہ نقصان نہین بلکہ ٹکڑہ ڈال دینے مین بہی کچہہ ہرج نہین ہوتا یعنے چوپائی و تمثیل سے ممانعت احسان اور سلوک
کردینے کی نہین ممانعت واسطی دوستے اور دشمنے اون اشخاص کے ہے اور بدرجہ اوسط رہنے کے اجازت ہے کسی
نسبت ایکدو شخص کے التزام کے ساتہہ جو عمل اوس چوپائی پر کیا تو سب طرح خوش رہا غرض ترک کرنا صحبت ملیکہہ
اور دشٹون کا ازبس ضروریات سی ہے بہول کربہی نزدیک نہ جاے اور جیسا ترک کرنا ملیکہہ اور دشٹون کا اور اونکے
صحبت کا کمال ضروریات سی ہی ایساہی اختیار کرنا ست سنگ اور صحبت بہگتون کا ازبس واجب اور
ضرورتر ہے ست سنگ وہ چیز ہے کہ جن مدارجات کا ملنا وہم اور قیاس سے باہر ہووے بآسانی ملجاتی ہین اندر
جہان اور بہشت کے سکہہ تو خفیف ہین برہم آنند کا سکہہ بہی ست سنگ کے برابری نہین کرسکتا ملک وے سب سکہہ
خادم ست سنگ کے ہین سب دست لبتہ حاضر ہو جاتے ہین اور جسحالت مین کہ پورن برہم پرماتما ست سنگ
کے بدولت سہولیت اور آسانے سے ملجاتا ہے اور جہان ست سنگ ہی وہان خود معہ دیوتاؤن کے حاضر و موجود
رہتا ہے پس اگر دیگر مدارج اور سکہہ حاصل ہو جاوین تو کیا بعید ہی ست سنگ کو وہ پرتاب ہے کہ اجامیل سا گنہگار
جم دوتون کو مار پیٹ کر اوس مقام پر پہنچا کہ جو جوگیون کو مشکل ہے طوائفان مجسم گناہان کو وے مدارج ملے
کہ رنگ ناتہہ سوامین اور ناتہہ جیو مہاراج فریفتہ ہو گئے اور اپنے قرب اور رتت بہار مین اونکو جگہہ دے بالمیک
اور نارد جیو کے حال پر نگاہ کرنے چاہیئے کہ پہلے وے کیا تہے اور اب بدولت ست سنگ کے کیا ہین
غرض کسکے نام کے خصوصیت کی جاوی جو کوئی جس مرتبہ اور درجہ کو پہنچا ہے وہ ست سنگ کی عنایت ہے
جس کسیکو سنسار سمندر سے اوترنا ہے ست سنگ کرے بلاست سنگ کے نام کیرتن حاصل ہوتا ہی نہ بہگتے
نہ بہگوت *

Gyaan Kosha

وجہہ مقرر ہونی نشٹہا کثیر کی اور بضمیمہ اوسکی مہاتم نام کیرتن کا

اس بھگت مال پر دین مین چوبیس نشٹہا مندرج ہوئے اور ہریک نشٹہا کی تعریف مین یہہ لکھا گیا کہ اسی نشٹہا سے بھگوت حاصل ہوتا ہے اب طبعت تزلزل مین ہے کہ اونمین سی کسکے موافق عمل کرنا چاہئے اور اگر کسی ایک نشٹہا سی بھگوت حاصل ہوتا ہے تو اسقدر نشٹہا کی لکہنے کے کیا ضرورت تہی صرف ایک نشٹہا لکھہ دینے کافی تہی اور اگر یوچہی چوبیسون نشٹہا درست ہین تو یہہ نہ ہے بیان کرنا چاہئے کہ اونمین کونسے نشٹہا ایسی ہے کہ جس سے مطلب جلد تر حاصل ہو جواب یہہ ہے کہ سب نشٹہاؤن کے جو کچھہ مہاتم تحریر ہوئے ہے سب راست و درست ہے وعی ونہجی جاے شک وشبہ کے نہین ہے اونمین سے کسی ایک نشٹہا پر طبعت مستقل ہو جانی چاہئے وہ ہے ایک نشٹہا اس سنسار سمدر سے پار اوتار دیویگے دوسرے نشٹہا کے ضرورت نہ ہوگے اور اوسی ایک نشٹہا کی اعتقاد و استقلال کو یہہ پرتاپ ہے کہ باقبی دیگر نشٹہاؤن مین کمالیت خود بخود ہو جاویگے جسطرح ایک چراغ کے روشن ہونے سے سب چیز موجودہ خانہ نظر آجاتے ہین اور جس نشٹہا پر اس شخص کے طبیعت رجوع ہو اوس نشٹہا سی سواے واسطے حصول بھگوت کی دیگر سادہن ضرور نہین ابتداے مین وہ نشٹہا سادہن روپ ہے روز بروز محبت کے ترقی کرکے کمالیت کو پہونچا دیتی ہے وجہہ مقرر ہونی نشٹہاؤن کثیر کے یہہ ہے کہ جملہ اشخاص با ہمدگر مختلف المزاج ہین کسے کے طبیعت تو طرف بال چرترون کے رغبت ہے اور کسی کے طرف مادہرج وسرنگار کے کوسے سنہے سکہا بہاو کے چرترون پر دل لگاتا ہے اور کوئے ایشر ور بان کے چرترون پر مایل ہے وعلی ہذا القیاس ہر ایک اوپاسک حسب رغبت طبع خود بھگوت کی حسن و تصور مین رجوع ہوتا ہی پس اگر شاسترون مین اونکے ہر ایک بہاو کے نشٹہا مندرج نہ ہوتے تو بلا مقرر ہونی قاعدہ آرادہن اور نشٹہا ہرج کمال بھگوت کی حصول مین ہو جاتا تصدیق اس تحریر کے خود بھگوت کے چرترون سے ہوتی ہی کہ بھگوت نے نی سب نشٹہاؤن کے متعلق اپنی چرتر کے تاکہ جیسے چرترون پر جس کیکو رغبت ہووے ویسی ہی چرترون مین دل لگاکر بھگوت پراپن ہو جاوے درینصورت چوبیس نشٹہا جو تجویز ہوئے مناسب اور ضرور تہی بلکہ جسقدر زیادہ لکہی جاتی

H. Hari Dass Sabit,
Nabha (State).

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوسیقدر زیادہ تر صراحت ہوتے یہہ ہے بات دیباچہ مین جہان بھگتے کی اختلافات کا جواب کہا گیا ہی اول ہی وجہہ
مین نام زد قاعدہ کے مندرج ہوئے یہان اوسے کو تصریح درج کر دیا اگرچہ یہہ نہین کہا جاتا کہ اون تیرتہاؤن مین فلان تیرتہا سے
بھگوت جلد حاصل ہوتا ہی اور فلان سے بدیر کسواسطی کہ یہہ جو بس تیرتہا آواگون کے سمدر سی پار ہونے کو مثل جو میں کشتی کی مین
جس کشتی پر سوار ہوگا بی شک پار ہو جاگا کشتے پر بیٹہنے یعنے اعتقاد و عمل کامل کے دیر ہے ملاح کو بمقتضا اپنی رحم کی سطلق پار اوتار
دینے مین دیر نہین لیکن زمانہ حال یعنے کلجگ کیواسطی جو کچھہ شاستروں مین لکہا ہے وہ لکہتا ہون پار اسر سمرتی کہ واسطی زمانہ
کلجگ کے مختص ہے اوسمین لکہا ہے کہ ست جگ مین بھگوت کا گیان دہیان اور تریتا مین جگ اور دواپر مین بھگوت کے پوجا
کرنے سے اودہار ہوتا تہا اور کلجگ مین صرف بھگوت کا نام مقدم ہے اور اس قول کے موید بہاگوت و اسکند اور پدم پوران
وغیرہ ہین اور تاپنے مین بید پرسرتے فرماتے ہے کہ نام کے بدولت پورن برہہ پرماتما حاصل ہوتا ہے نام مہاتم کو مدے کے
گرنتہہ مین ستوتر و سمرتے و پوران و بید وغیرہ سے و نیز دلایل معقولے سے ثبوت کامل حصول مکتے کا صرف بھگوت نام سے
ایسا کچھہ لکہا ہے کہ وہ گرنتہہ پڑہنے یا سننے سے تعلق رکہتا ہے ترجمہ اوسکا باعث طوالت ضرور نہ جانا جسقدر مذہب اور
طریق دیکہے اور صفحہ دنیا پر سنے اونکے پیروان نے اپنے طریق کو ترجیح دیکر باہم گرارتے جہگڑتے ہین لیکن بھگوت نام کے
جپنا اور بزرگے مین سب متفق اللفظ اور برابر ہین کہ یہہ نام سب کام ہر دو جہان کے کر دیتا ہے تجربہ کی بات ہے کہ ایک
مکان مین دس آدمی سوتے ہین اور سب کو غفلت خواب کے برابر ہے اونمین کسے ایک کا نام لیکر کسی نے آواز دے تو وہ
شخص جاگتا ہے جسکا نام لیکر پوکارا گیا دیگر اشخاص کو کچھہ خبر نہین ہوتے اس دلیل سی دو بات بزرگے نام کی ثابت
ہوئے ایک یہہ کہ جس حالتمین شخص غافل نام کے پکارنے سے ہوشیار ہوکر موجود ہو جاتا ہے تو وہ بھگوت کہ جو قدرت سب
ہوشیار و خبردار موجود و بیباک ہے کسواسطی روبرو نہ ہو جاے گا دویم یہہ کہ اوس دلیل سی نام اور نامی کو ابہید ثابت ہے
یعنے جو نام ہے وہی نام والا ہے پس جب کہ نام بھگوت کا کہ حقیقت مین بھگوت ہی ہر وقت زبان پر رہے گا تو وہ
شخص جاپک کیون نہ برہہ روپ ہو جایگا شاستروں کا جو یہہ قول ہے کہ نام کے لینے سے تمام گناہ زمانہ سابق و حال کے
جاتے رہتے ہین اوسکے تنقیح نام مہاتم کو مدے مین خوب لکہی ہے یعنے معترض نے اعتراض کیا کہ اگر دسو کہہ اور بہول
مین ایک دفعہ نام لینے سے سب گناہ جمع شدہ سابق و حال کے زایل ہو جاتے ہین تو وے لوگ دنیا و آخرت مین کسواسطے
رنج و ملال اوٹھاتی ہین جواب یہہ ہے کہ بعد اوس ایکدفعہ نام لینے کے جو نام نہین لیتے اسواسطے نہ لینی نام کی گناہ مین

ناخوش ہو کر طرح طرح کے عذابون مین گرفتار ہوتے ہین اگر بلا فرق نام لیتے رہین تو کوئی گناہ نہ ہوا اور برہم سروپ ہو جاوین اور چونکہ پارچہ صاف اور سفید پر سیاہی بہت جلد اثر کرتے ہے تو جنکی زبان سے ایک دفعہ نام بر آمد ہوا اور وے پھر نام نہین لیتے تو اونکو گناہ نہ لینے نام کا زیادہ تر ہوتا ہے مطلب یہہ نکلا کہ بھگوت کا نام ہر دم اور ہر لحظہ زبان سے بر آمد ہوتا رہے تاکہ پھر کوئی گناہ نزدیک آوے اور جن لوگون نے ایک دفعہ نہ ہے کسیطرح وہ نام لی لیا ہی اونکو تو کمال ہی ضرور ہے یہہ سدہانت ایسا ہی کہ کوئی شبہ یا اعتراض لازم نہین آتا اور اگر کسے کو شبہ ہو تو اجامیل کے مکت ہونی کا کہ مدت العمر گناہ کئے تھے اور پھر کے نارائن نام لینے ہی مکت ہوا اصول اور قاعدہ پیدا کرکے دلایل معقولی یا منقولی سے ثابت کردیوے غرض اس زمانہ کلجگ مین سواے نام مبارک میرے سوامین کے کوئی تدبیر فایق اور بہتر ایسے نہین کہ جو جلدتر منزل مقصود کو پہنچا دیوے اور نہ اوسکے عمل مین کسیطرح کی مشکلات ہین نہ کچھہ خرچ ہوتا ہے صرف زبان سے کہنا چاہئے جن لوگون نے انہہ ہو کر اوس نام نامے کے پناہ اور سرن لی ہی وہی ہی بھگت ہین اور وہی ہے جن آنند سے ہی سادہو ہین اور وہی ہی بیشنو *

عرض مولف کی بخدمت بھگوت بھگتان وگذارش بجناب سی ستاپت سوبہادہام

اب بھگوت بھگتون اور اوپاسکون کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکی عرض کرتا ہون کہ یہہ چرتر بھگوت اور بھگتون کا سب پاپ اور دکھون کو دور کرنے والا اور بھگوت چرنون مین پریت کا بڑہانی والا اور سب سکھہ دونو جہان کی بخشنے والا اور برہمانند کو دینے والا جیسا موافق عقل ناقص اور فہم نادرست کی مجھہ سے ہو سکا تیار کرکے پیش کیا چونکہ تمہارے پرم پریتم کے چرترون سی مجسم ہے اسواسطے بلا لحاظ میرے اعمال ناقصہ کے بی شک لایق ایجاب و منظوری کی ہے اور سب سنپرداوالون کو پرم آنند کا دینے والا ہے کسواسطی کہ سب سنپرداون کی آچارج اور قواعد و عقاید کا حال لاکلام و کاست بہ تعظیم و فضیلت تمام مندرج کیا ہے ناواقفیت و نادانی میرے امر دیگر ہے ابتدا ترجمہ سے تا انتہا ایک اس سدہانت پر نظر رہے کہ جسطرح ہو سکے کسی نشٹھا کی ذریعہ سی یا چرتر سی یا نام سی یا سنپرداسی بھگوت پورن برہمہ سچدانند چھب سمدر سوبہا دہام کے چرترون اور انوپ مین نا واقفون کو محبت اور واقفون کو ترقی و استقلال حاصل ہوا البتہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وتصور دیدہ و دانستہ ہوے ایک یہہ کہ اکثر جگہہ اشخاص زمانہ حال کا حال کہ حقیقت مین وہ میرا حال ہے مندرج ہوا ہے سو وجہہ اوسکے صاف ظاہر ہے کہ سنگرہ اور تیاگ بلا جاننے امر نیک اور بد کے نہین ہو سکتا دویم یہہ کہ بعض جگہہ وہی مطلب اور غوامض اور بہاو مندرج ہوئی ہین کہ جو اشخاص بلکہہ اور نامعتقدان سنپرداون سے پوشیدہ رکہنے کے لایق تہی سو اسباب مین اطمینان یہہ ہے کہ اون لوگون کو نوبت پڑہنے اور سننے اون مطالب اور غوامض کے نہ پہنچیگے اور اگر ہزار دو ہزار مین سے ایک نے پڑہ سن لئے تو اوسکے لطف اور بہاو اور اصلے مطلب سے بالضرور ناواقف رہینگی ملک بطور قصص و حکایات کی سمجہینگے کسواسطی کہ اوس رس کے وہی ہی حصہ دار ہین کہ جنکے بہگوت کی چرنون مین محبت ہے اور اونکے ہی واسطی وے بہاو اور مطالب تحریر ہوئے ہین * ہی دسرتہہ نندن سیتاپت اودہ بہاری چہب دہام ہی سرناگت تسل پرتارت بہنجن دین بندہ ہی کرناکر سچدانند گہن پورن برہہ نت نربکاری کوشلیا کے کنور پرم منوہر سکمار ہے پت پاون ہے ادہم اودہارن ہے کرناکرہی ہان جیسا میرا حال پر اختلال ہے کسطرح کس زبان سے گذارش کرون کہ آپکو بنا میرے عرض کی بخوبی معلوم ہے میرے برابر پت دادہم وگنہہ گار دست مند واسطی تمثیل کے ہے کوئی نہین اور نہ اس بات پر مجکو غرور و استقلال ہے کہ چہوٹے سے راجا کا غلام اپنے آقا اور رعایا کے ہزار ہا گناہ کرکے سزا و غیرہ سے بری رہتا ہی بلکہ سب پر حکومت کرتا ہے جسحالت مین کہ مین درم ناخرید و غلام ملک خانہ زاد نسلا بعد نسل آتم سے پورن برہہ کا ہون کہ جسکے مایا ایک ادنی اور ناچیز کوبی اونہا برہمانڈون کا مالک بنا دیتی ہے پس مجکو کیا جاے خوف و خطر کی کسی سے ہے لیکن کیا سر مارون اور اس بدبختی کو کیا کرون کہ کسیطرح نہین مانتا اور نہ آپکے طرف رجوع ہوتا ہے قطع نظر از اعتقاد مصرحہ بالا جسقدر کہ بہا بلکہہ اور سنکر لوگون کے اندر کے رضامند ہے سے رضامند اور تہوڑے سی ناخوشی سی ناخوش ہوکر اونکے سیوا کو مقدم تر جہاں مقدمات پر سمجہتا ہون اگر اوسنے کرودہ ان حصہ نہ ہے خائف و ہراسان کہ کہہ در دہا آواگون و دوزخ کا ہوکر آپکے چرن کملون کیطرف رجوع ہون تو فی الفور بیڑا پار ہے لیکن کیا ممکن ہے کہ کبہی بہول کر بہی آپکے طرف خیال ہو بلکہ یہہ حال ہے * بہجن بن جیوت جیو برت * دیگر * بہجن بن بہتا جنم گنوایو * دیگر * دوسے مین انکو تو نہ ہے * ناہر بہجے نہ گرہ سکہہ پایو بیچ بہارے گئے * دیگر * سب دن گئے پشے کے بیت * دیگر جنم گیو بادو نہہ پر بیت * اے ایسے اپنی اعمال افعال قبیحہ پر نظر کرکے جو

نیک زندگانی ناحق گذر گئے ۱۲

خواہش و حظوظ نفس ۱۲

Gyaan Kosha

تان مین انجام کو سوچتا ہون تو کچھ ٹہکانا اپنا نہین دیکہتا اور نہ کوئے سہارا نظر آتا ہے الا ایک قول کا اور وہ یہہ ہے
کہ جناب والا نے خاص زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئے ایک دفعہ میرے سرن ہو کر اور یہہ بات کہکے
کہ تمہارا ہون مجہہ سے مانگتا ہے تو میرا یہہ عہد ہے کہ اوسکو سب سے بیخوفی بخشتا ہون اور اس قول مین یہہ شرط نہین ہے
کہ وہ شخص نیک ہو یا بد یا دل سے سرن ہووے یا بظاہر سو اوس قول کے موافق از راستے یا دروغ یا برا
تما یشن یا از فریب خواہ از دل خواہ بظاہر آپکے سرن ہو اور تمہارا ہون با آواز بلند پکار کر یہہ گدائی کرتا ہون کہ
کسی جسم مین جاؤن کسی لوک مین کہین ہون یہہ تصور اور چنتون آپ کا شب و روز بلا تزلزل بنا رہے کہ سرجو
پرم پوتر کے کنارہ پر اجودہیا پورے کہ جسکے رج کو مہادیو اپنی مستک کا تلک کرکے سدہنا اور سدہنا کو
ہوپہنچتے ہین اور ایک دفعہ درشن جسکا لاانتہا جنموں کے پاپ اور گناہون کو دور کرکے سریرام پرائن کر دیتا ہے
سو بہت ہی اوسکے بیچمین راجدہانے اور راجدہانے کے بیچ مین خود مہ دولت کا بہار استہان اور بہار استہان کے
بیچمین راج سبہا ہے اور راج سبہا کی پانچ درجہ تو بصورت کمل ہے اور درجہ ششم شش گوشیہ ہے اوسپر سہ گوشہ
سنگہاسن براجمان ہونے خود مہ دولت کا ہے اوسکے صفت و ثنا کسی بیان ہو سکتے ہے سو کڑور چندرمان اور
سورجون کے روشنی جسکے روبروگرد ہے جواہرات کی جا بجا نقش و نگار ایسے تجلی اور زیبائش کے ساتہہ ہین
کہ گویا سب دیوتاؤن کے منتر اپنی اپنی اصلی نورانی رنگ سبز سرخ زرد سیاہ وغیرہ کے بیشمار روپ بناکر ہر یک
موقع مناسب پر واسطے سیوا کی سنگہاسن پر ثبت ہو گئے ہین اوس سنگہاسن پر بتان یعنی چندوہ چہایا ہے
کہ جسکے جگمگاہت اور جہلک سے دیدہ دل کے نظر خیرہ ہوتے ہے منقش اور موتی اور جواہرات کی لڑیون جہالر
لگی ہوئے ہین اور زمین و در و دیوار وہانکے طلائے اور مرصع اوسی زیبائش و آرایش کی ساتہہ ہی جو سنگہاسن
کے ہے اوس سنگہاسن پر سری وسرتہہ نندن ستیا پت اودہ بہارے دہنش پان ہمارے مہاراج اوس سوبہا
و سر نگار کے ساتہہ براجمان ہین کہ جسکا بیان بید اور برہما سے بہی نہین ہو سکتا اور جو کچہہ شاسترون نے اور بیدون
نے بیان کیا ہے تو آخر مین معترف ہوئے ہین کہ بیان سی باہر ہے روشنی ناخن چرن کملون کے برہما شیو وغیرہ
ہو گیشرون کو برہانند کی روشنی بخشتے ہے چرن منوہر بخشندہ چارون پدارتہہ کی اوپر سی سیام اور نیچی سی سرخ ایسی سوبہا
پاتے ہین کہ تمثیل سرخ اور سیام کمل کی اور روشنی جواہرات ہر دو رنگ کی از بس پہیکی معلوم ہوتے ہے اور مزید بر آن یہہ کہ جہالر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جیو نے اپنی ہاتھ سے کہین رنگ حنا اور کہین مہاور کا لگا کر بخوف چنچلتا خود بدولت کی اپنی نظر مبارک کو محافظ کر رکھا ہے
اون چرنون کی انگھوٹھون مین چھلی جڑاو سپر کڑے اور گھونگھرو مرصع کار پہنا ہے دہوتی برق چمک کو شرمندہ کرنی والی جو
ناف منوہر کے اوپر تربلی جانب چپ نشان سری بتس کا جوڑے چہاتی اوپر دگدگی اور مالا اور موتیون کا یا گہار زر بفت

श्रीवत्स त्रिवली

دہانی و باریک جسم منوہر و نازک پر دوپٹہ پہنا ہے مغرق زری ٹہیہ سی کسی ہوئی ہیکل طلائی سبزون وغیرہ جواہرات سے
جڑے ہوئے ہر دو شانہ اور سینہ پر آگرتا کمر آویزان کنٹھی دو ہر چھوٹی چھوٹی دانہ موتیون وغیرہ کے گلی مین ہاتھون مین انگوٹھی
چھلہ کنگن پہونچی بازوبند نورتن پہنی ہوئے چہرہ ایسا دلفریب منوہر کہ پورن چندرمان جسکی سیتلتا و منوہرتا کو آفتاب و برق
روشنی وچکاہٹ کو نیلم و گھنشیام ملاحت اور نمکینی کو کمل و گلاب وغیرہ شگفتگی و خوبصورتی کو دیکھ کر الہی بی حقیقت و
بی رونق ہین جسطرح آفتاب کے روبرو ذرہ کریٹ مکٹ پانچ کلغی کا سر پر اور ہر یک کلغی مین موتی و چُنّی و سبزون کے لٹکی اویزان
اور جابجا پھول گتھے ہوئے پیشانی پر تلک جھلک کانون مین کنڈل اور جھومکہ اونمین رنگارنگ پھولون کی جھمک جہان
جیو نے اپنے ہاتھ سے بنا کر پہنائے ہین آنکھون سیلے والسیلے مین سرمہ لگا ہوا رخسارہ تابندہ سوبہا مان بر لطف بڑھانے والے
آئی ہوئے لبون پر پانون کے سرخی اور مہارانی جیو کے کسی دلی رمز و کنایہ سے تبسم نمودار اوس چھب بہار سرنگار پر جہان
تہانی نظر گذر کے اگنت لیے شمار کامدیو اور رتب مہانڈون کے سوبہا اور سندرتا اور آرائش و مادہرج و ملاحت وغیرہ کو قربان
جاوے تو وہ تمثیل لازم آتی ہے کہ کسی چکرورتی راجا پر کوئے شخص کانی کوڑے یا خاک کا ذرہ قربان کرے بانوس طرف
سری سیتا مہارانی جیو براجمان ہین اونکو اگر سری رگھنندن سوامین سی علحدہ کہا جاوے تو رام تاپنی وغیرہ اوپنشد و دیگر شاستر
سی خلاف ہی بلکہ بموجب نارد پنچراتر وغیرہ شاسترون کے برہمہتیا کا پاپ عاید ہوتا ہے اور اگر ایکروپ سری رگھنندن
سوامین کا بیان کیا جاوے تو مادہرج اور سرنگار کی اوپاسنا کا ناس ہو جاوے اور حسن و زیبایش و سوبہا و سندرتا وغیرہ کا نام
و اصول باقی نہ رہی بس یہہ بات لازم آتی ہی کہ جو رگھنندن سوامین ہین وہ ہے سیتا مہارانی اور جو سیتا مہارانی ہین وہ رگھنندن
سوامین ہین جسطرح بھگوت بمقتضاے اپنے کرپالتا اور دیالتا کے اوتار لیکر اور بھگتون کو اپنی چرترونمین لگا کر اودہار کرتا ہے
اسیطرح واسطی جاری کرنے اوپاسنا مادہرج و سرنگار کے بھگوت نی اپنی دو روپ ظاہر کئی ہین اور اسیواسطی مادہرج و سرنگار
اوپاسنا مقدم ہے کہ اوسکے بدولت جلدتر بھگوت حاصل ہوتا ہے اور ایک دلیل سری رگھنندن
سب سے اوّل برابر نشستگاہ ہے کہ اوس سنگہاسن پر جو دونو براجمان ہین جب
مہارانی کی واحد ہونی کی اوس لطف اور محو کر دینی والی بہار پر بتم کے سماج مین یہہ ہے

Gyan Kosha

ہمنشاہی حسن اور لباس وزیورات زرق وبرق کی عکس چہرہ ولباس ہمدگر کا چہرہ ولباس ہمدگر پر پڑتاہی اوسوقت یہہ
نہین معلوم ہوتاکہ کونسے سیتا مہارانی ہی اور کونسی رگہنندن سوآمین اس تنقیح مین شیواور سارداکی بہی عقل دنگ ہے اور
مشغول بدیدار ہین دیگر کسی شخص سے توکب امتیاز ہوسکتے ہے اور پریا پریتم کے عشق کاحال یہہ ہے کہ مہارانی جیو اور رگہنندن
مہاراج کے دلمین اور رگہنندن مہاراج مہارانی جیو کی دلمین ہروقت اور ہر لحظہ بلافرق لبی ستی ہین پس جب کہ ظاہر وباطن
دونوکا یہہ حال ہی توکسطرح کہاجاے کہ رگہنندن مہاراج اور سیتا مہارانی دوہین بیشک ایک ہین جسطرح جل اور ترنگ یا لفظ اور معنی
غرض اوس جنک نندنی دسرتہہ مہاراج کی پریہ پترہ ہوسوئنیا اور کوشلیاکی لاڈلے رگہنند سوامین کے پریا جیہہ سی کپوت کمبخت نالائق
کواپنی اور اپنی سوامین کی اولش سی پالن کرنی والی کی سوبہا اور سرنگار کابیان کسی اور کسطرح ہوسکتاہی تمثیلات تو عورات زمانہ
سی متمثل ہوکر لائق مہارانی جیو کی نہ رہی اور سندرتا ومنوہرتا وسوبہا وسرنگار وغیرہ کی اصل وبنیاد مہارانی جیو ہین وجہ مین اصل کے
ساتہہ فرع کی تمثیل کب ہوسکتی ہی پس اسقدر لکہنا کافی ہی کہ اوس سوبہا وسندرتا کی ساتہہ سری رگہنندن سوامین کے بام انگ براجمان ہی
کہ جسکی سوبہا اور سندرتا کی سبب سے رگہنندن سوآمین کے سوبہا اور سندرتا کو بہا اور سندرتا حاصل ہوتی ہی لچہمن اور سترگہن مہاراج چنور
لئے ہوئے اپنی اپنی موقع پر سیوا مین کہڑی ہین بہرت مہاراج پنکہا کرتی ہین ہنومان جیو دست بستہ پرم انند مین مگن سامنے
موجود ہین برہما شو وغیرہ دیوتا اور بہرگ سنکادک برنج وغیرہ رکہیشر اور سب پر حاضر ہین سگریو بہبہکن انگد وغیرہ ڈہال تلوار
ودیگر اسلحہ لئی ہوئی کہڑی ہین چاروں بید براہمن روپ سے استت کرتی ہین راجادیس دیس کے نذر بہیٹ لئی منتظر وقت ہین گندہرب
گاتی ہین اپسرا ناچتی ہین دیوتا پہولون کی بر کہا کر رہے ہین اور وہ سماج سوبہا وآرایش کا جو بہگتون کی دلونمین سمایا ہوا ہی سب موجود ہے
بششٹ مہاراج بیدسرتی کو اوچارن کرکے راج تلک کرتی ہین اور یہہ خانہ زاد بہی شادان وفرحان اپنی عہدہ کفش برداری
چہپہ مہاراج بلجاؤن رام سبکے سکہدایک + مہاراج بلجاؤن رام سب تین سب لایک + مہاراج بلجاؤن رام سب سنکٹ موچن
مہاراج بلجاؤن رام راجیو بلوچن + بلجاؤن رام کرنا تین پرنت پال پاتک ہرن + بلجاؤن رام کل ہی بکل تلسی داس کیہہ سرن
دوہرہ جانکی من جم گہن لبی جم چکور جیون + تم تلسی کے من بسو سیارام چہب پنج +

श्रीजानकीवल्लभोजयति श्रीमन्नारायणहरिप्रियेसहशितामन्तः सरस्सम्भवं नक्काख्यानकपुं
डरीकनिचयं हंसपात्रे स्फुटम् धृत्वास्वप्रतिभागुणेन रचितायानक्कमालाशुभा कण्ठाल
ङ्कृतयेसदास्तु तुलसीरामस्यसाख्येष्टदा १ आलानंकिलकञ्जलवि मनोमातङ्गतुङ्गस्य
किं ग्रन्थोयंकलिकलावोधतमसश्चण्डांशुरालंबनं गेहान्धुपतपन्नरस्यपुलिनं संसा
रवारांनिधेः मनसानां

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

विरतिप्रदं नवनिधे हैतु हरेः सन्निधेः २ आरम्भोस्य धरेंदुनन्द्ध रणीसंख्याकसम्वत्सरे मार्गकाशिसितेप्रजापतितिथौ चन्द्रात्मजे सल्लग्ने वंन्हिक्ष्मानवनन्दमितेहरितिथौ सोमे (१९२३) सितेचैत्रके पूर्तिः पूर्णकलाहृपारघुपतेरम्यालयेम्वाजये ३

اتی سری بہگت مال پر دیپن سنپورن سماپت بہگوت جیب دہام کے چرن کملون مین محبت کا دینے والا ہو فقط

تاریخ شروع ترجمہ وختم وطبع زاد

شروع اور ختم اور طبع کی تاریخ جو تیار ہوئے تہی اونمین سے تہوڑے سی لکہے جاتی ہین لیکن سوائے تاریخ شروع کی بت جدید مین جنکا ذکر مندرج دیباجہ ہوا وی سمت ۱۹۲۱ کی تہی اور یہہ ترجمہ سمت ۱۹۱۳ مین ختم اور مطبوع ہوا اسواسطی سمت ۱۹۱۳ کی تاریخ لکہے اکید وقطعے مین جو تصرف از جانب مولف ہوا اس قصور کو مصنف قطعات کے ازراہ عنایت معاف فرماوینگے کسواسطی کہ تعریف کی لائق میرے سوا ہین سو ہماہم اُن مین ناچیز*

تاریخ شروع ترجمہ ازمولف

ہبرن جب ہوا آرنبہہ بہگت مالا کا	جو مینون تا بہرنی کو ہی ششٹ سرد	کہا کرپال نی سار دکو کہہ نسی	بہگت مال پر دیپن بہگت ہرد ۱۹۱۱

تاریخ وختم وطبع ازفکر سا منشی جہنی لعل صاحب کایتہہ فرخ آبادی متخلص بایل

विवरण जवनकुम्भा रजनक्रमानाका

بعنایات جانکے بکبہہ	سعدن حسن ومخزن افضال	نسخہ بہگت مال نابہاجیو	حسن تالیف یافت ازکمال
شہرہ شد بہگت مال پر دیپن	نام این نسخہ ہمایون فال	بایل از بہر سال وتاریخش	سرفروشد مرا عجیب خیال
صبحتم دادہ رو بہ پیر خرد	گفتم ای نو بہار باغ جلال	حاصل یادگار چیست بدہر	گفت چندی بذکر خیر مقال
	گفتمش سال ختم برخوان گفت	ذکر خیر ہمہ ز اہل کمال ۱۹۱۳	

دیگر

بفضلہ ہوا یوں اجو ترجمہ تو خرد	یہہ سمجہی ہی سراہ یقین وتلقین شمع	یہہ ختم وطبع کی سمت لکہی ہین بایل نے	کہ بہگت مال پردیپن بنجانہ دین شمع ۱۹۱۳

नक्तमाल = प्रदीपन नक्तपद्म दीपक कहिये

دیگر در آریا چہند بہاشا

संतनको नक्तिवरदचारपदारथकोदानीकहिये

سنتن کون بہگتی بر دچار پدارتہہ کو دانے لئے	بہگت مال پر دیپن بہگت پتہہ دیپک کہے ۱۹۱۳

Gyaan Kosha

از فہم رسا منشی اجودھیا پرشاد صاحب متخلص افسر ساکن بلگرام ضلع فرخ آباد

ہوئی یہہ بھگت مال ختم بالخیر	مہ اُمید آیا بر لبِ بام	لکھی افسر نے وقت فکر اے دل	صحیفہ مغفرت تاریخ انجام ۱۹۱۳

قطعہ نتیجہ طبع زاد عزیز سری رام داس متخلص خندان برادرزادہ مولف

کہیں میں بھگت یہہ اہل جناں طغرۂ زبان
وہاں ہوا خنک ہی تو آہ سرد یہاں
اوترکی چرخ سی چرخ زن بحالت وجد
ہی فیض نذر کردگار شان گریہ یہہ سکی
شفیع ہیں سری ہی تصنیف وضا حب تصنیف

کہ رشک روضہ رضوان ہوا ہی ہر جہان
جو عندلیب وہان ہے یہاں ہی نالان
میان گلشن بزم جہان گل ہیں اوان
ضمیر روشن عارف ہی نخچہ شگفتہ دوران
تجہی ہی لطف الٰہی نتیجہ عصیان
زروی الفت خندان ہے یونہی گل تاریخ

وصال حور ہی حظ نفس بہتر ہا ہے
یہہ شوق زاہد غالب کہ طوق گردن ہے
سوای از گل تسبیح بلبل شیدا
کہوں میں ترجمہ بھگت مال کیونکر سکھ
جو یہہ ہے بحر حقیقت تو وہ ہی چشمہ فیض
یہہ بھگت مال ہے وہیں نسخہ عرفان ۱۹۱۳

کہ الفت غم عشق جدا سر دو جہان
گلی میں رکہتی ہی تسبیح قمری بستان
گل چمن سے تعشق کہ ہی کیا امکان
یہہ آفتاب ہدایت زمین ہی تابان
اگر یہہ کعبہ دل ہے تو وہ ہی قبلہ جان

از مولف

گسائیں تلسی داس جیو نے چوپائی اجودھیا کانڈ کے اخیر میں فرمایا ہے اوسے ہی بنگے بیٹھے ایک لفظ کی تاریخ حاصل ہو گئی
اسواسطے مولف نے دیگر اپنی تاریخ مصنف پر خط نسخ کہنچا اوسکا ہے لکہنا بہتر اور باعث سعادت سمجہا ــــ ٭٭ ــــ

سورٹھا

[illegible]	[illegible]
یہہ شبہہ جت پونیت سنے سپریم گاوہہ سُنہہ	سیارام پد پریت اوس ہوسے جگ رس برتے ۱۹۱۳

[illegible]

سمپورن سمایت سرے جانکی بلبہہ رگہا ئی

[illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سری جانکی بلبھانیمہ

سری جانکی بلبھہ کرپا سندہ کی چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے فرہنگ الفاظ سنسکرت اور بہاشا کی جو مندرج نسخہ بھگت مال پردیپن کے ہوے بہ سلسلہ حروف تہجی کے لکھتا ہون اور بعض لفظ جو مندرج ہین گئے تو محاورہ روزمرہ کے سمجھے یا حاشیہ کتاب پر معنے لکھہ دئے ہین یا زیر لفظ متن مین

باب الف

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسی	معنے لفظ
अवधविहारी	اودہ بہارے	اجودہیا کا سیر انے یا کہلارے
अविनाशी	اناسی	لایزال
अभ्यागत	ابہیاگت	مہمان
अभिषक	ابہکیکہہ	معنی مُرادے از نشستن یا نشانیدن
आभूषण	آبہوکہن	زیور
अभिराम	ابہرام	خوش نما
अपार	اپار	ناپیداکنار
अभिमान	ابہمان	غرور
अपकार	اپکار	نیش زنے اصطلاح ہرج کار و نقصان

Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
अपराध	اپرادہ	خطا یا گناہ
अति	اِت	بسیار
आत्मा	آتما	روح یعنے جیو
इतिहास	اِتہاس	جس کتاب میں حال سلف کا مندرج ہو مثل بالمیک راماین و مہابھارت [illegible]
आत्मनिवेदन	آتم نویدن	بھگوت کو اپنے خود دے نذر کر دینے
अटल	اٹل	لاجنب
अज	اج	جو کسی سی پیدا نہ ہوا ہو
आचार्य	آچارج	بید و شاستر کا خلاصہ سمجھہ کر خود عمل کری اور دیگران میں رواج دیکر عمل کراوے
आचार	آچار	عمل کرنا موافق حکم شاستر کے
इच्छा	اِچّھا	خواہش
अच्युत	اچُت	جو کبھی گرے
आदि	آدِ	تنہا یہہ کلمہ معنے ابتدا کی دیتا ہی اور دوسرے کلمہ کی اخیر میں ملکر معنی [illegible]
आदिक	آدِک	بجاے وغیرہ کی یہہ لفظ آتا ہے
अद्वैत	اودیت	نہیں دوسرا یعنی وحدانیت
अधम	ادہم	گنہگار یا نیچ یا کمینہ
आधार	آدہار	سہارا یعنے تکیہ
अधमोद्धारण	ادہم اوّدہارن	گنہہ گار کو مغفرت کا دینے والا یعنے ناجی کمینہ
अधिकार	اِدہکار	مرتبہ یا خواہش یا درجہ
अधिकारी	اِدہکارے	خواستگار یا درجہ والا یا مرتبہ والا
अर्थ	ارتہہ	معنے لفظ کے یا دولت یا مطلب
आर्या	آریا	نام بحر منجملہ بحور شعر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ کے
अर्चा	ارچا	چندن پھول وغیرہ سے پرستش کرنا
अर्चामूर्ति	ارچا مورتے	پرستش کے تصویر
आराधन आराधना	آرادھن یا آرادھنا	سیوا یعنی خدمت دور وظیفہ
अर्पण	ارپن	نظر کرنا
आरती	آرتے	(नीराजन) سنسکرت مین نیراجن کہتے ہین یعنی چراغ کی روشنی سے بھگوتکی پرستش
असुर	اسُر	راچھس دیت خلاف از دیوتا
स्तोत्र	استوتر	اسماے ذاتی وصفاتی اور تعریفات بزرگی بھگوت کا جسمین بیان ہو
स्त्र	استر	جو افسون واسطے قتل دشمن کے سلاح کا کام کرے
स्त्री	استری	عورت
असार	اسار	خلاف ناپایدار یا بے حقیقت
स्थाई भाव	استھائی بھاو	مستقل عادت یا حالت
स्तुति	استُت	تعریف یا ثنا
इष्ट	اِشٹ	عزیز دلی اور مراد اوس دیوتا سے کہ جسکے سیوا مین رغبت ہو
आश्रम	آسرم	مکان و نیز گرستہ برہمچرج بان پرستہ سنیاس
स्नेह	اشنیہہ	محبت مرادی معنی ہین اور اصل معنی ذہنیت یعنی چکنائی کے
आशीर्वाद	اشرباد	دعا
अक्षय	اچھی	جو کبھی نابود نہ ہو
अखिल	اکھل	بالکل یعنے سب
अखिलब्रह्मांडेश्वरी	اکھل برہمانڈیشری	سب برہمانڈون کے مالک
अज्ञान	اگیان	نادانستگی از اصلیت
आगम	آگم	بیدو نیز منترون کا ساشتر

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
अगमापाई	اگماپائے	انی جانی والا یعنی پیدا ہونا او مرنا
अगिन	اگن	آتش
अलौकिक	الوکک	جو دیکھنے مین نہ آوے یعنے نادر
अलंकार	النکار	زیور و لباس و نیز صنایع بدایع شعر کو بھی کہتے ہین
अलख	الکھ	جو دکھانہ جاے یا جو نظر نہ آوے
अलंकृत	النکرت	آراستہ بہ زیورات و لباس
आलाप	آلاپ	بولنا یا گانا
अमृत	امرت	جسکے نوش کرنے سے نہ مرے یعنی آب حیات
अंग	انگ	عضو یا حصہ
इंद्री	اندرے	پنج سامعہ باصرہ وغیرہ و پنج دست و پا وغیرہ و یک من یعنی دل جملہ یازدہ محسوسات
अंगी	انگی	مجسم بہ عضوہا
इंद्र	اندر	راجہ دیوتہ ہا
आनंद	آنند	خوشی و راحت
अनुकरण	انوکرن	نقل
अंत	انت	آخر
अनेक	انیک	بہت
अनंत	اننت	بی شمار یعنے لاتعد و لاتحصی یا نام شیش جیو
अनुभाव	انوبھاو	رس بھید کے سامان دویم کا نام ہے کہ تفصیل اسکی دیباچہ مین مندرج ہے
अनन्य	اننیہ	نہین دوسرا یعنے لاشریک ولاثانی
अनित्य	انت	جو ہمیشہ نہو یعنے ناپایدار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
अंश	انس	حصہ جو شمار مین آ سکے
अंतर्यामी	انترجامے	اندرونہ مین رہنے والا یا اندرونہ کے جاننے والا
अणिमादिक	انمادک	اٹھہ سدہی مشہورہ انما مہما گرما لگہما پراپتی پراکام ایشت بشت
अंगसंग	انگ سنگ	دو جسم کا ملنا
अंतर्धान	انتردہیان	غایب ہو جانا
अनति	انیت	بی انصاف
अनुकूल	انکول	موافق مرضے
उपकार	اوپکار	بہروے برائے فائدہ دیگرے
उपासिक	اوپاسک	خدمت کنندہ مراد از سالک
उपासना	اوپاسنا	بہگوت سیوا کا راہ
उपदेश	اوپدیش	تلقین و ہدایت
उपनिषद्	اوپ نشد	اخیر حصہ بید کا نام ہے
उखल उलूखल	اوکہل و الوکہل	اوکہلی یعنے ہاون
उत्तम	اوتم	اعلی نیک
उपाय	اوپاے	تدبیر
उत्साह	اوتساہ	خوشی یا ایک یوم معینہ کو جلسہ نیک ہونا یا برہمہ بہوج وغیرہ کرانا
आवेश	آویش	داخل ہونا کسے جسم مین اور قسم اوتار کے ہے
आवागवन	اواگون	آنا جانا یعنے پیدا ہونا او مرنا
उत्तर	اوتر	جواب یا سمت شمال

अणिमामहिमाचैवगरिमालघिमातथा प्राप्तिप्राकाम्यमीशित्वंवशित्वंचाष्टसिद्धयः १

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अवतार	اوتار	حلول یعنے اوترنا
अहंकार	اہنکار	غرور یا منجملہ کرہ ہای اتش آب وغیرہ کے کرہ ہفتمین کا نام ہے
अहिंसा	اہنسا	نہ مارنا جاندار کا یعنی بی آزاری
ईश्वर	ایشر	مختار یا ذی طاقت یا مالک
ईश्वरता	ایشرتا	ذی اختیارے یا مالکی

व

باب ب

वासना	باسنا	خواہش و آرزو یا تمنا
वाणी	بانی	گویائی یا گویائی کا دیوتا یعنی سرستی
वात्सल्य	باتسلّ	فرزند و خوردان پر از بس رحم
वामङ्ग	بامانگ	جانب چپ
वाण	بان	تیر یا عادت
वाल	بال	موی جسم یا طفل
वालक	بالک	طفل
वागीश	باگیش	گویائی کا مالک یعنی بھگوت
वावडी	باوڑے	چاہ زینہ دار
वाई	بائے	کلمہ تعظیم برای ہمشیرہ وغیرہ
वास	باس	قیام

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ کے
विभचारी	بہچارے	سااہان چہارم رس بہید کا ہی کہ شرح اسکی دیباچہ مین مندرج ہی ہہ حالت مین
विभाव	بہاو	سااہان اول رس بہید کا نام ہے کہ دیباچہ مین مفصل تحریر ہے
विभूती	بہوتے	دولت یا خاکستر یا قسم بہگوت کی اوتارون کے
विप्र	بپر	براہمن
वत्सल	بتسل	پیار کرنے والا یعنے عزیز رکہتے والا
वज्र	بجر	اسلحہ اندر کہ جسکو غلط العام صاعقہ کہتے ہین
वचन	بچن	قول
विद्या	بدیا	علم یا گیان
विदेह	بدیہہ	باوجود موجود ہونے جسم کے غرور جسم کا جاتا رہا ہو
व्रत	برت	عہد کرنا کسی کام کیواسطے
वर्णसंकर	بران شنکر	عورت غیر قوم یا غیر منکوحہ سے جو اولاد ہو
व्रज व्रजभूमि	برج و برج بہوم	چوراسی کوس کا برج منڈل ہی کہ اندکی تصریح مقامات و بن وغیرہ موقوعہ وہان کی روپ سناتن جیو کی کتہا مین مندرج ہوئے
विरह	برہ	ہجر
विराजमान	براجمان	زیبا لیش و اولاد مزا دار نشستن و قیام
वर	بر	دعا یا شوہر یا نیک
वरदान	بردان	دعا
विरद	برد	بانا یا لباس
वर्ण	برن	قوم یا حرف
व्रजकिशोर	برج کشور	برج کا نوجوان یعنی بہگوت

H. Hari Dass Sabir,
Nabha (State).

Gyaan Kosha

معنے لفظ	بحروف فارسے	لفظ بحروف دیوناگرے
برج کا عقلمند یعنے بھگوت	برج ناگر	ब्रजनागर
رادہکا جیو	برج کشوری	ब्रजकिशोरी
رادہکا جیو یا گوپی	برج ناگری	ब्रजनागरी
رادہکا ۔ جیو یعنے راجہ برکبھان برسانہ والے کی دختر عزیزہ	برکبھان نندنی	वृषभानुनंदिनी
توجہہ دل	برتے	वृत्ती
جہان تک برہما کی آفرینش ہی اوسکا نام برہمانڈ ہے	برہمانڈ	ब्रह्मांड
برج کا زیور یعنے بھگوت	برجبھوکھن	ब्रजभूषण
برج کو روشنی دینے والا یا برج کا چندرمان یعنی بھگوت	برج چند	ब्रजचंद्र
برندابن کا روشنے دینے والا یا چندرمان یعنے بھگوت	برندابن چند	वृंदावनचंद्र
رادہکا جیو	برکبھان کشوری	वृषभानुकिशोरी
مایا کی گنون سے مبرا او جدا ہے جسکے برابر کوئی نہو	برہمہ	ब्रह्म
والد مخلوقات کا نام ہے	برہما	ब्रह्मा
برہما کے استری	برہمانی	ब्रह्माणी
تمام جہان کا پرورش کنندہ یعنی بھگوت	بسوبھر	विश्वंभर
جہان کا مالک یعنے بھگوت	بسویشر	विश्वेश्वर
یقین	بسواس	विश्वास
قابو	بس	वस
غیر کے قابو مین ہونا	بسے بھوت	वशीभूत
آرام	بسرام	विश्राम

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
विश्ववास	بسوباس	تمام جہان مین جسکا قیام ہو یعنی بہگوت
विश्वविमोहन	بسوموہن	تمام جہانکا فریفتہ کر لینے والا
विषई	بشئی	مہوّس شہوات دنیا
विष्णुपद	بشن پد	جس شعر و شاعری مین بہگوت کا بیان ہوا
विष्णु	بشن	ہمہ جا موجود یعنی بیاپک
विग्रह	بگرہ	جسم یا تصویر یا دشمنی
वल	بل	زور یا نام بلدیو جیو
विलास	بلاس	آرام یا بازی یا خوشی
विमान विवान	بمان بوان	خانہ تکلف کہ حسب خواہش دل ہوا پر پرواز کرے
विमुख	بمکہہ	منکر از بہگوت یا مرتد یا گنہگار یا بر خلاف
वन	بن	جنگل
वनमाला	بن مالا	تلسی اور جنگل کے پہولون کے مالا
वंश	بنس	خاندان
वंदन	بندن	برائے تعظیم دست بستہ سر جہوکانا
वंधन	بندہن	پابندی کسی امر کے یا کسی امر کا عہد کرنا یا اوس عہد کا مقلد رہنا
विहार	بہار	سیر یا کہیل یا تماشہ دیکہنا
विहारस्थान	بہار استہان	سیر یا کہیل کے جگہہ
विहारी	بہارے	سیرانی یا کہلاڑے یا تماشہ کا شوقین یعنے بہگوت
वैराग्यवान	براگوان	تارک

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
		الفاظ برآمدہ از زبان بہگوت
वेद	بید	
व्यापक	بیاپک	سب مین اور سب جگہہ موجود
वैराग्य	بیراگ	ترک
वेदांत	بیدانت	شاستر وحدانیت
विराट्	براٹ	اوس بہگوت کی سروپ کا نام ہی کہ جسکی ایک ایک روم یعنی بال مین بے شمار برہمانڈ لٹکے ہی مین
वैशेषक	بشیکہ	ترک شاستر یعنی منطق کا ایک ضمیمہ ہے بسبب تجاوز فضیل کے جدا شاستر قرار پایا
वीणा	بینا	نام ساز جو نارد مُن اور سرستی رکہتی ہین اور مُرلی کو بہی کہتے ہین
बीज	بیج	تخم
वेडा	بیڑا	کشتے
वैजयंती	بیجینتی	خوشبودار پہولون کے مالا کہ اوسمین تلسی بہی ہو
वैकुण्ठ	بیکنٹہہ	وہ مقام کہ جسمین کبہی کمی و ہستی نہو یعنی بہگوت دہام عرش اعلی
भवन	بہون	خانہ
भक्ति	بہگتے	خدمت یا محبت یا عشق
मुक्ति	بہگتے	نعمات دنیا
भाव भावना	بہاو بہاونا	مطلب دلی منتخب شدہ یا کمال خوشی یا بہگتے
भाषा भाषा	بہاشا بہاکہا	اگرچہ عموماً گفتگو کو کہتے ہین لیکن باصطلاح شاعران کبت دوہرہ وغیرہ کی بہاشا ہی کہ برج کی روزمرہ مین بعض لفظ سنسکرت اور ضرورتاً کوئی حرف مشہور فارسی کا ہو
भागवतधर्म्म	بہاگوت دہرم	بہگوت بہگتی کے متعلق جو کچہہ کیا جاوے
भागवत	بہاگوت	پوران کا نام اور بہگوت بہگت کو بہی کہتے ہین یا جو بہگوت سی تعلق رکہتا ہو
भेष	بہیکہ	لباس
भार	بہار	نام وزن کہ قریب اکمین کے ہے یا بوجہہ یعنی بار
भागवत	بہگوت	ہر شش مراتب اعلی والا یعنے الیشر یا نام پوران پرمہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
भाग	بہاگ	قسمت یا حصہ یا طرف یعنی سمت
भागी	بہاگے	قسمت والا یا حصہ دار
भोजन	بہوجن	کہانا یا کہلانا
भोग	بہوگ	بہگتنا یا اشیای خوردنی یا تناول کرنا یا تناول کرانا یا پس خوردہ یا مقطع مین شاعر کا نام
भिखारी	بہکہارے	دریوزہ گر
भीख	بہیکہ	دریوزہ گرے
भू	بہو	زمین
भूमंडल	بہومنڈل	زمین کا احاطہ یعنے تمام زمین
भाष्य	بہاش	مجتہد و آچارج کی شرح جو گیتا یا سوتر وغیرہ پر ہو اور اوسکی پیروی سب پیروان اوس سب کو ہووے
भंडार	بہنڈار	براہمن یا سادہان کثیر کو بہوجن کرانا یا مکان جمع رہنی اسباب خوردنی دو غیرہ کا یا بہگوت کے بہوگ کرنیکا مقام
भूत	بہوت	جسم ہوائے یعنے خبیث ایام قلیلہ
भूमि	بہوم	زمین
भव	بہو	پیدا شدہ یعنی دنیا یا شیو جیو کا نام
भेद	بہید	فرق و تجاوز یا دشمنے یا فریب یا راز یا کانٹا
भोला	بہولا	سادہ یا سادہ لوح
भक्तानुकूल	بہگتانکول	بہگتون کے موافق مرضی یا بہگتون کی بس یعنے بہگوت
भक्तभावन	بہگت بہاون	بہگتون کو آنند دینی والا یعنے بہگوت
भक्तवत्सल	بہگت بتسل	بہگت ہین از بس عزیز جسکو یعنی بہگوت
भक्तमनोरंजन	بہگت من رنجن	بہگتون کو آنند دینی والا یا بہگتون کے دلمین قیام کرنے والا

معنے لفظ	بحروف فارسے	لفظ بحروف دیوناگری
بھجن کرنے والا یا خدمت کرنیوالا	بھکت	भक्त
نیکی	بھلائے	भलाई
پیکان تیر یا پیشانی	بھال	भाल
سہو	بھول	भूल
معنی بھگوت ہر شش مدارج و مراتب اعلی کا مالک	بھگوان	भगवान
بی طاقت	بہل	विकल

باب پ

P

معنے لفظ	بحروف فارسے	لفظ بحروف دیوناگری
پختن طعام	پاک	पाक
دریا کا دوسرا کنارہ	پار	पार
بھگوت کی سیوا کرنی والا یا بھگوت پوجا کی سامان میں کھٹا وغیرہ	پارشد	पारषद
مکتب خانہ	پاٹھ سالا	पाठशाला
منجملہ شش شاستر کی ٹھہ جوگ یعنی حبس دم و راج جوگ یعنی پرستش بھگوت کا شاستر ہے	پاتانجل	पातंजल
شرب یعنی پینا یا برگ تنبول	پان	पान
بھگوت چرتر و نکا پڑھنا یا کیرتن کرنا یا خاتمہ	پارائن	पारायण
پاک	پاون	पावन
ظاہر نیک کی نمائش یعنی فریب	پاکھنڈ	पाखंड
سنگ یعنی پتھر	پاکھان	पाषाण

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
पापपुञ्ज	پاپ پنج	مخزن گناہان
पाप	پاپ	گناہ
पापी "पापात्मा	پاپی پاپ آتما	گنہگار
पारस	پارس	سنگ پارس یا طعمہ بقدر خوراک یک آدم
पालना	پالنا	پرورش یا جھولا طفل خورد سالہ کا جسکو مہد کہتے ہین
पारना	پارنا	افطار روزہ
पारवती	پاربتے	شیوجیو مہاراج کے پرم پریا
पातकी	پاتکے	گنہگار
पातक	پاتک	گناہ
पतित	پتت	گراہوا یعنی افتادہ از دہرم و ایمان مراد از گنہگار
पतितपावन	پتت پاون	گنہگارون کو پاک کرنے والا یعنے بھگوت
पुत्र	پتر	پسر
पत्नी	پتنی	بواہی عورت
पत्र	پتر	خط یا برگ
पिता	پتا	والد
पतिव्रता	پت برتا	وہ عورت جو شوہر سے سوا اور کسیکو مالک نہ جانتے ہو
प्रतिज्ञा	پرتگیا	عہد
पति	پت	مالک
पटरानी	پٹ رانی	سرمنشٔ رانی یا یعنے مہارانی

Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
पक्ष	پچھہ	جانب داری یا پرندہ کا پر یا پانزدہ روزہ یکماہ کا
पद	پد	چرن یعنی پاوں یا مرتبہ یا مقام
पद्म	پدم	کمل
पदार्थ	پدارتھ	نعمت یا دولت دینی یا دنیوے
पर परम	پر + پرم	جسکے بالاتر کوئی ہنو یا جسکی روبرو کوئی کچھہ حقیقت نہ رکھتا ہو اور معنی لفظ پر کے بازو پرندہ یا غیر کے بہی ہین +
प्रताप	پرتاب	اقبال
प्रभु	پربہو	سب سے بڑا یا سب کا مالک یعنے بھگوت
प्रेम	پریم	عشق اور عشق سے کے جالتون کو نہے پریم کہتے ہین
प्रीति	پریت	محبت
प्रवाह	پرواہ	دریا کے دہار
प्राप्ति	پراپت	حاصل ہونا یا پہونچنا
प्राकृत	پراکرت	متوسط یا بھگوت کے مایا سے جو پیدا ہوا ہو
प्रतमा	پرتما	تصور
प्रसङ्ग	پرسنگ	حال یا حکایت
परलोक	پرلوک	اونچا یا سب سے زیادہ تر مقام مراد از عاقبت وعقبیٰ
परमधाम परमपद	پرم دہام + پرم پد	جسکے زیادہ تر مقام نہ ہووے اور رب کبہی جسکا زوال نہو
परिणाम	پرنام	انجام
प्रचार	پرچار	رواج
प्रचारक	پرچارک	رواج دہندہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ
प्रिया	پریا	پیاری یعنی پھجی یا سیتا مہارانی یا رادھکا جیو یا رکمنی یا گوپکا وغیرہ
प्रीतम	پریتم	پیار یعنی بھگوت
पुरुषोत्तमपुरी	پرشوتم	جگناتھ جیو کے پورے
परश	پرس	چھونا یعنی لمس
प्रभुता	پربھتا	بزرگی یا بڑائی
प्राण	پران	جان یعنی روح
प्रमाण	پرمان	بعد تحقیقات جو بات قائم ہو یا گواہ ہے قول شاستر و بید کے
प्रसाद	پرشاد	عنایت و مہربانی یا بھگوت کا پس خوردہ یا بھگوت کو بھوگ لگانا یا نذر دینا کرنا و یا کرانا
प्रेरक	پریرک	حرکت دہندہ
प्रेरना	پریرنا	تحریک
परकीया	پرکییا	غیر کے منکوحہ عورت
प्रकाश	پرکاش	روشنی
परिक्रमा	پرکرمان	طواف یعنی گرد گردیدن
परमानंद	پرم آنند	بھگوت پورن برہم کا حاصل ہو جانا یا کمال خوشی
प्रणत	پرنت	عاجز
परमगुरू	پرم گورو	گورو کا گورو یا اول گورو کہ جس سے وہ مشرب جاری ہوا
प्रारब्ध	پراربدھ	قسمت
परायण	پراین	ملنا
पर्व	پرب	ساعت نیک و متبرک جسکو عوام پربی کہتے ہیں و نیز جنم اشٹمی و رام نومی وغیرہ و کسوف و خسوف

معنے لفظ	بحروف فارسی	لفظ بحروف دیوناگری
سوال یعنے پوچھنا	پرشن	प्रश्न
خوش	پرسّن	प्रसन्न
بسیار محبت کنندہ	پرم سنہی	परमसनेही
دنیا کے معاملات کا شاستر مثل راج نیت وغیرہ	پرورت شاستر	प्रवृत्ति शास्त्र
تدبیر یا کوشش	پرشارتھہ	पुरुषार्थ
عاجز کے دکھہ دور کرنے والا بھگوت	پرنتارت بہنجن	प्रणतार्तिभंजन
از ہمہ بالاتر و بزرگ کہ جسّی زیادہ کوئے نہو	پرماتما	परमात्मा
جسم ہوائی یعنے خبیث جوایام کثیر کا ہو	پشاچ	पिशाच
چارپایہ	پشُ	पशु
نیک و بد عاقبت کی فہم مین جسکے عقل تیز ہو	پنڈت	पंडित
برگ درختان کا ظرف مثل تنبّل ہو وغیرہ	پنواڑہ	पनवाड़ा
لنگڑا لولا یعنے بی دست و پا یا عروض قافیہ کا شاستر	پنگل	पिंगल
پاک	پوتر	पवित्र
چندن پھول وغیرہ سی پرستش کرنے	پوجا	पूजा
لبریز یا سیر	پورن	पूर्ण
پوجا کنندہ	پوجارے	पुजारी
بوجھہ یعنے بار جسکو پورب زبان مین موٹ کہتی ہین	پوٹ	पोट
لبریز از وحدانیت یا مالکیت یا آنند روپ.	پورن برہم	पूर्णब्रह्म
بید کے معنے کے شرح کرنے والے بھاگوت وغیرہ اٹھارہ پوران اور دیرینہ یعنی پورانی کو بھی کہتے ہین+	پوران	पुराण

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
पीतांबर	پیتانبر	زر د پارچہ ریشمی برای دہوتی یا چادر یا دوپٹہ
फूल	پہول	گُل
फल	پہل	ثمر یا ثمرہ کار

باب ت

ताल तार	تال + تار	پکہاوج ستار وغیرہ مضامیر با نام درخت اور تار رشتہ سوت وغیرہ کو نہے کہتے ہین
तारण	تارن	اوتار دینے والا + یا کشتے
तामस तम तमोगुण	تامس + تم + تموگن	منجملہ سہ صفت یعنی گُن مدار آفرینش خلقت کی ایک کا نام ہے کہ جان آزاری وغصہ وشہوت وغیرہ ونادانی از صلب یعنی اگیان تعلق او سکے ہے اور مال اوسکا دوزخ وتحت السرا
तप	تپ	واسطی حصول بہگوت کے محنت ہا شاقہ مین جسم کا خشک کرنا یا بیمار ہے
तत्व	تتو	خلاصہ یا سار یا لُبّ پنج محسوسات
तितीक्षा	تیتیچہا	برداشت گرم وسرد زمانہ
तटस्थ	تتستہ	نزدیک رہنے والا جسکا تصور ہو شل اوسکے ہو جانا یعنی مطلق خیال دوسرے طرف نہ ہونا
तद्रूप	تدروپ	بہ شرح تدروپ
तदाकार	تداکار	خود پار ہو جاوے
तरण	ترن	خود پار ہو جاوے اور دیگران کو اوتار دے
तारण	ترن تارن	بحث کا شاستر جسکو بہاشا شاستر بولتی ہین یعنی منطق کا علم
तर्कशास्त्र	ترک شاستر	ہر سہ جہان یعنی عالم بالا وعالم پائین وعالم درمیانہ جسمین انسان وغیرہ ہین
त्रयलोक	تریہ لوک	

Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
तृप्ति	ترپت	آسودگی یا سیری
त्राहि त्राहि	تراہ تراہ	رچھا کرو رچھا کرو یعنی حفاظت کن حفاظت کن
तिलक	تِلک	قشقہ یا شرح کتاب یا سرمنڈ
तमाल	تمال	درخت کا نام ہے
तंत्र	تنتر	منتر شاستر یا مختار مثلاً سوتنتر یعنی باختیار خود
तन्मय	تن می	اوسکے موافق یا اوسمین ملجانا جسکا تصور ہو
त्याग	تیاگ	ترک

باب ج

यादवराय	جادون راے	جدوکل کا راجا سری کرشن سوامین
जानराय	جان راے	جاننی والون مین راجا یعنے بھگوت
जानकी	جانکی	سیتا مہارانی یعنی جنک راجا کے دختر عزیزہ
जप	جپ	بار بار کہنا
यात्रा	جاترا	گشت کرنا تیرتہون کا یا درشن کرنا یا سفر
यति	جتی	محسوسات کا قابو مین کرنے والا یا سنیاسی
यथार्थ	جتہارتہ	راست راست یا بعینہ
जटित जड़ाऊ	جٹت + جڑاو	مرصع
जड़	جڈ	غیر حس یعنے بلا حرکت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
यश	جس	خوبی ونیکنامے
युक्त	جُگت	شامل یاساتهہ یا ملاہوا اور بعض جگہ بمقام بہ وبہتر بهی آتا ہے
युक्ति	جُگت	مضمون تازہ شاعر یکا یا لطیفہ
युग	جگ	دو
यज्ञोपवित	جگیو پویت	جنیئو یعنی زنار
जगतजननी	جگت جننی	جہان کے والدہ یعنے بهگوت کے پریا
जगत जग	جگت + جگ	چلنے والا یعنے عالم فانے مراد از جہان
यज्ञ	جگ	عمل خاص کا نام ہے کہ باجتماع لوازمہ مندرجہ شاستر کی کیا جاوے
युगल	جگل	دو
युगलस्वरूप	جگل سروپ	دوسروپ
यम	جم	دہرمراج وملک الموت ومحاسب آخرت
जन्म	جنم	پیدا ہونا
जननी	جننی	والدہ
यंत्र	جنتر	پانزدہ وغیرہ کا نقش یا کلدار چیز مثل گاڈے وغیرہ
जन्मान्तर	جنمانتر	دیگر جنم خواہ سابق کے ہون یا آئندہ کے
जनकनंदनी	جنک نندنے	سیتا مہارانے
जिवनार	جونار	ضیافت یعنی بہت لوگون کو کہانا کہلانا
योगमाया	جوگ مایا	قدرت کاملہ
जोति	جوتِ	روشنے

Gangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
जय	جی	فتح یا بسیار خوشی
जीव	جیو	ذی روح
जयति	جیت	فتح
जीवनमुक्ति	جیون مُکت	جس کو بحالت زندگی مغفرت کا پرم آنند حاصل ہو گیا ہو
झगा	جھگا	کرتہ یا انگرکھہ یا جامہ

باب چ

चारपदारथ	چار پدارتھہ	ارتھہ دھرم کام موکچھہ
चांद्रायण	چاندراین	ایک مہینے کا برت بہ کمی و بیشی لقمہ ہائے طعام موافق کمی و بیشی ماہتاب
चांडाल	چاندال	پر غضب مُراد از نیچ یعنے کمینہ و کم ظرف
चित्त	چت	دل
चित्त	چتون	دیکھنا
चतुर	چُتر	عقل مند
चतुराई	چُترائے	عقلمندے
चतुर्भुज	چتربھج	چار ہاتھہ والا یعنے بھگوت
चित्तचोर	چت چور	دل کا سارق یعنی بھگوت
चटोरा	چٹورا	طامع طعام لذیذ
चरित्र	چرتر	کتھا یعنی حال یا کھیل و بازی وغیرہ دل پسند و مرغوب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
चरचा	چرچا	بحث یا گفتگو یا ذکر
चरणामृत	چرن امرت	بھگوت بھگتون کی یا بھگوت کے پاؤن کا دھوون یا بھوگ لگایا ہوا وشن یعنی پس خوردہ
चरण	چرن	پانو یعنے پاے
चक्र	چکر	سلاح معروف بھگوت کا مدور ہوتا ہے نام اوسکا سودرشن ہے
चंपू	چمپو	ایکقسم کی شاعرے کی کتاب مثل رامائن وغیرہ
चंद्‌ चंदर चंद्रमा	چند + چندر + چندرمان	روشنی بخش و منور مراد از ماہتاب
चंदनी चांदनी	چندنی + چاندنی	ماہتاب کا عکس
चंवर	چنور	مشہور چیز ہے ناد گاو کی دم کی بالون کا ہوتا ہے
चंदोआ	چندویہ	شامیانہ و سایبان
चिंतवन	چنتون	یاد کرنا یا دل سی تصور
चंचल	چنچل	جو ایک جگھہ قائم نرہے یعنی طناز
चौताला	چوتالہ	مکان سراوگی کے دیوتا کا
चोर	چور	سارق
चैतन्य	چیتن	باحس اور گیان والا
चेला	چیلا	مرید
छंद	چھند	شعر یا بید
छकना	چھکنا	سیر ہونا
छाया	چھایا	سایہ
छत्र	چھتر	مشہور ہی فارسی مین چتر کہتے ہین

Gangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسے	معنے لفظ
छाप	چہاپ	سنکہ چکر وغیرہ بہگوت اسلحہ کے علامت نقری وغیرہ یا اونکے علامت جسم پر لگانی یا انگوٹھی یا مقطع مین شاعر کا نام +
छूछक	چہوچہک	دختر سے جب اول پسر پیدا ہوا وسوقت جو رسمیات جہیزدا ہون
छुद्रघण्टिका	چہدر گہنگا	کمر مین پہرنی کا زیور یعنے تگڑے گہونگرودار

باب د

दास	داس	غلام
दायक	دایک	دینے والا
दाह	داہ	جلانا سوزانیدن
दिव्य	دبیہ	پرازنور یاروشن
दर्शन	درشن	دیکہنا
द्रोह	دروہ	دشمنی
दशरथनन्दन	دسرتہ نندن	سریرام چندر سوامین
दुष्ट	دُشٹ	گنہگار وپاپے وبدکار یا دکہہ دینے والا
दिगविजय	دگ بجی	سب اطراف کو فتح کرنا لڑائے مین یا مباحثہ مین
दल	دل	برگ یا فوج
दम	دم	اندری یعنی محسوسات کو روکنا اندیسی یعنی کشتن نفس
दण्डवत	ڈنڈوت	مثل چوبدستے کے زمین پر گرکر سجدہ کرنا
दण्ड	ڈنڈ	سزا یا چوبدستے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
दण्डी	ڈنڈے	جو چوب ہاتھہ مین رکھتا ہو مراد از ڈنڈو ہارے سنیاسے
दूत	دوت	ہرکارہ یا وکیل یا سپاہی
दया	دیا	رحم
दैत्य	دیت	ایک قسم انسان کی از بس سخت مزاج دیوتاؤن سی مخالف رہیہو نسی بہتر ہے
दीनवत्सल	دین بتسل	عاجز کے اوپر عنایت کرنی والا یعنے بھگوت
देह	دیہہ	جسم
दीक्षा दीच्छा	دیکچھا + دیچھا	گورو سے سنسکار یعنی منتر وغیرہ کا اوپدیش ہونا اور لفظی معنی آموختن
दीप	دیپ	چراغ یا حصہ از زمین مثل جنبو دیپ و سپت دیپ وغیرہ
दीपमालिका	دیپ مالکا	چراغون کے قطار یا دیوالے
देश	دیس	حصہ از ملک مثل پورب دیس وغیرہ
दीनदयाल	دین دیال	عاجز کے اوپر رحم کرنے والا یعنے بھگوت
दीनानाथ	دینا ناتھہ	عاجز کا مالک یعنے بھگوت
दीन	دین	عاجز
दीनबन्धु	دین بندھ	عاجز نواز
धर्म्म	دہرم	جو موافق فرمودہ بید و ساستر کے عمل ہو
ध्यान	دہیان	تصور
धाम	دہام	مکان
धनुष	دہنش	کمان
धर्मात्मा	دہرماتما	دہرم والا

Gangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
धन	دہن	دولت
धन्य	دہنّ	کلمہ آفرین و مرحبا
धारण	دہارن	اختیار کرنا یا دل کا ٹہرانا
धूप	دہوپ	خوشبودار بخورات + یا عکس آفتاب
धरना	دہرنا	ایک امر کی استبداد سی دوسری کو تنگ کرنا
धुजा	دُہجا	بیرق
ध्येय	دہییہ	دہیان یعنی تصور کے لایق

र
باب ر

राजा	راجا	روشن یا مشہور مراد از حاکم مملکت و بادشاہ
राजधानी	راجدہانی	دار السلطنت
राजसूय यज्ञ	راجسوی جگیہ	سب راجگان کو فتح کرکے جو جگ کیا جاوے
राजर्षि	راج رشی	راجگان کا سرشتہ یعنی بہگوت
राधिका	رادہکا	نام بہگوت ہریا کا جو مشہور و معروف ہے
राक्षस	راچہس	ایک قسم کی انسان سخت مزاج جان آزار قوی الجسم دیوتا ؤن کے مخالف
राजस'रज'रजोगुन	راجس + رج + رجوگن	منجملہ سہ صفت یعنی گن مدار پیدایش کی ایک یہہ گن ہی مدار پیدایش دنیا وجاہ وحشم وغیرہ کا اوسی تعلق ہی اور اس گن سی درجہ اعلی یعنی بہگوت بہگتی ہی مل سکتی ہی اور درجہ ادنی یعنی اگیان بہی ہوسکتا ہی +
राग	راگ	سرود یا محبت
राग भोग	راگ بہوگ	مراد از سرنگار و آرائش وغیرہ بہگوت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ
रास	راس	بسیار یا راس لیلا بھگوت کی
राजतिलक	راج تلک	تخت سلطنت پر بٹھلاکر راج تلک کرنا
राज्याभिषेक	راجابھکیکھہ	مراد بٹھلانے کے تخت سلطنت پر
रवि	رب	آفتاب
रथयात्रा	رتھہ جاترا	جگناتھہ پورے مین ماہ اساڑھ ہوتے ہے
रज	رج	خاک
रिझवार	رجھوار	ریجھنے والا مراد از داد دہندہ
रक्षक	رچھک	محافظ
रस	رس	شیرین ترش وغیرہ کو کہتے ہین اور اصل رس وہ ہی کہ جسکے مزہ اور لطف سی محو ہو جاوے کہ شرح رس بھید کی دیباچہ مین ہوئے
रसोई	رسوے	مطبخ
रसिक	رسک	رسیا یعنی شوقین
ऋषीकेश	رکھی کیش	اندری یعنی محسوسات کا مالک
ऋषीऋषऋषीश्वर	رکھی + رکھہ + رکھیشر	بھگوت کی حاصل ہونی کا بچار کرنے والا اور پرستش اوسکی کرنیوالا
रौरव	رورو	نام دوزخ
रूप	روپ	حسن
रूपरासि	روپ راس	بسیار حسین
रघुनंदन	رگھنندن	سری رام چند رسوامین
रघुनाथ	رگھناتھہ	ایضاً
रंग	رنگ سو	شوق یا نشہ عشق یا رنگ نیلا پیلا وغیرہ

Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

باب س و ش

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
साधु	سادہو	بہگوت بہگت یا مغفرت کی تدبیر کرنی والا یا دیگران کو آراستہ کردینے والا
साधुता	سادہتا	نیکی و خوش اخلاقی و بہگوت بہگتی وغیرہ
साहित्य	ساہت	شاعرے و عشق بازے کا شاستر
सारी	سارے	پارچہ دہوتے و دوپٹہ زنانہ
शारदा	ساردا	پرہما کے استری بالک گوائے
साधक	سادہک	تدبیر کنندہ مغفرت یعنی سالک
सार	سار	اصل خلاصہ بید و شاستر کا یا حقیقت یا راست
सांख्य	سانکہ	فلسفہ یعنی محسوسات کی تنقیح کا جو کپل رشی کی ایجاد ہین
साष्टांग	ساشٹانگ	سر کو بہ تصور بہگوت قدمون کے زمین پر لگا کر دست و پا بہ زمین گر سجدہ کرنا
सांप	سانپ	جانور گزندہ یعنے مار
साप शाप	ساپ ، سراپ	بد دعا
शान्ति	شانت	سب طرف سے طبیعت کو روک کر یکسو کرنا
सामुद्रिक	سامُدرک	علم قیافہ
साधन	سادہن	تدبیر یا کوشش یا عمل
सालोक्य	سالوک	نام اوس مکتی کا جو بہگوت کے دہام مین ہے
सारूप्य	ساروپ	اوس مکتی کا نام ہی کہ جو بہگوت روپ ہو کر بہگوت دہام مین رہے
सामीप्य	سامیپ	اوسکو کہتے مین کہ بہگوت کی قریب رہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
सायोज्य साष्टी	سایوجّ سارشٹے	وہ مکتی ہے کہ بھگوت مین ملجاوے
सागर	ساگر	سمُدر یعنے دریاے محیط
सात्विक	ساتوک	رس بھید مین بیان سوم کا نام ہے دیباچہ مین شرح مفصل ہی آٹھہ حالت مین
शारीरक सूत्र	شاریرک سوتر	برہمہ بدیا کی سوتر ہین مصنفہ بیاس جیع برہمہ سوترو بیاس سوتر بھی کہتی ہین
०सभा०	سبھا	مجلس
स्पर्श	سپرس	چھونا یعنے لمس
सप्त	سپت	ہفت
शत्रुसूदन	شُترشودن	دشمنون کو مارنے والا یعنے بھگوت
सत्य	ست	راست
सतोगुण सत	ستوگن + ست	منجملہ سہ صفت یعنی گن مدار اونہین کے ایک یہہ ہے کہ مدار پرورش دنیا و مغفرت و نیک کرداری اوسپر ہے +
सती	ستے	نام شیوجی کی پریا کا اور پتی برتا عورت کو بھی کہتے ہین
सतसङ्ग	ست سنگ	بھگوت بھگتون کے صحبت یا نیک صحبت یا راست صحبت
सच्चिदानंदघन	سچدانندگہن	راستی و ہمہ دانی اور پرم آنند سے بھرپور یا گنجان یہہ تین یعنی پورن بر
सद्गति	سدگت	نیک یا بالاتر مقام پر پہونچا
सिद्ध	سِدّہ	جسکو کچھہ کرنا باقی نہ رہے اور انتہا کو پہونچ جاے
शुद्ध	شُدّہ	پاک و صحیح
सिद्धि	سدّہی	حالت انتہا کو پہونچ جانا یا انما دک آٹھہ سدہی مشہور ہو بھی کہتی ہین
सिद्धांत	سدّہانت	درجہ انتہا تحقیق شدہ
श्रीवत्स	سری بتس	پچھے کا نشان بھگوت سینہ پر جانب چپ

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ
शिर	سر	عضو معروف ہے بالائے از گلو
सुर	سُر	دیوتا یا گانی کے سات سُر س رگ م پ د نی
श्री	سری	بہمین کا نام یا دولت یا خوبصورتی
श्रुति	سُرت سُرتی	منجملہ بید کے کوئی فقرہ
श्रवण	شروں	سُننا بہگوت چرتروں کا یا گوش
श्रद्धा	سردہا	یقین
श्रृंगार	سرنگار	حسن یا آرایش
शरणागत	سرناگت	در پناہ آمدہ
श्रोता	سروتا	سامع یعنی سننے والا
सर्वस	سربس	بالکل جو کچھ پاس ہو
श्राद्ध	سرادہ	واسطے بزرگان کے ایک رسم معمولے
शरण शरणागति	سرن + دسرناگتے	پناہ
स्वर्ग	سُرگ	بہشت
शिरोमणि	سرومنی	سرمنشہ
सर	سَر	تیر یا تالاب
शिरमौर	سرمور	سرمنشہ
स्वरूप	سروپ	حسن یا چہرہ یا مورتی بہگوت کی مثل سالگرام وغیرہ
श्रेवड़ा	سریوڑہ	سراوگی کا گورو
शस्त्र	شستر	سلاح

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسی	معنے لفظ
सकाम	سکام	خواستگار مطلب
सख्य	سکھیہ	دوستی
सखा	سکھا	از قسم مردم کہ ہمدگر دوست باشند
शिष्य	سکھّہ	مُرید
सखी	سکھی	عورت دوست بھگوت کی یا عورات جو باہمدگر دوست ہون
सुख	سُکھہ	راحت
सुखसमाज	سکھہ سماج	مراد از راحت قرب بھگوت یا راحت کا سامان
सकल	سکل	سب
शुक्ल	شُکل	سفید خواہ منجملہ لقب برہمنان کی ایک لقب یا سرِ رنگار رس
सुकुमार	سُکمار	نازک
सघन	سگھن	گنجان
सम	سم	برابر
समाधान सावधान	سمادہان + ساودہان	خبردار
समा	سما	ایک حالت مرغوب کا نمودار ہونا
स्मार्त	سمارت	سمرتے کے طریق پر چلنے والا
स्मृति	سمرتے	اٹھارہ سمرتے کہ رکھیشران نی موافق بید کے احکام شرعی بیان کئے
स्मरण	سمرن	یاد کرنا
समाज	سماج	جمع ہونا اسباب فرحت یا سرود یا دیگر قسم کا
समुद्र	سمدر	دریاے کلان یعنے بحر محیط

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

معنے لفظ	بحروف فارسے	لفظ بحروف دیوناگرے
دل اور حواس کو یکسو کرکے بہگوت کا تصور کرنا	سمادہے	समाधी
ذی طاقت	سمرتہ	समर्थ
جمع شدہ سالقہ	سنچت	संचित
رشتہ دارے	سنبندہ	सन्बंध
جانی والا یعنی دنیا ناپایدار	سنسار	संसार
دیوتاؤن کی گفتگو یا آراستہ کرے ہوئے چیز	سنسکرت	संस्कृत
تخت یا چوکی وغیرہ بہگوت نشست کے چیز	سنگہاسن	सिंहासन
خواہش یا عہد کرنا کسے بات کا	سنکلپ	संकल्प
دو وقت کا ملنا مثلاً صبح و شام اور اوسوقت جو کرم کرتی ہین موافق حکم بید کی اوسکا نام بہی سندہیا ہے یا دو چیز کا ملنا	سندہیا	सन्ध्या
مقابل یا روبرو	سنمکہ	सन्मुख
دنیادار	سنساری	संसारी
شک و شبہ	سنسے	संसय
بہگوت بہگت یا نیک	سنت	सन्त
جمع کرنا	سنگرہ	संग्रह
خوبصورت	سندر	सुंदर
دل کا روکنا یا پاک رہنا یا فرمودہ شاستر کا عمل	سنجم	संयम
آراستگی مراد از مرید شدن	سنسکار	संस्कार
پردہ پوش یعنی ستار	سنبرت	संवृत्त
ناقوس اور بہگوت کے سنکہہ کا نام پنچ جن کے	سنکہہ	शंख

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
शिव	شیو	کلیان یعنی حابہ سکھہ کا دینے والا
सुहागन	سوہاگن	عورت شوہردار
सोहागा	سوبھاگا	بڑی قسمت والی یا شوہردار عورت
सोहन	سوہن	خوبصورت
स्वयम्बर	سونمبر	وہ مجلس کہ جسمین دختر اپنے واسطے شوہر پسند کرے
सुसील	سوسیل	صاحب اخلاق
स्वारथ	سوارتھہ	اپنا مطلب
शोभाधाम	سوبھا دہام	خوبصورتی کا مجسّم یعنی بسیار خوبصورت مُراد از بھگوت
स्वामी	سوامین	مالک
शोभा	سوبھا	خوبصورتی
सूत्र	سوتر	جس مختصر عبارت مین مطلب کثیر ہو یعنی احکام متفرق بید کو سلسل بعبارت مختصر رکھیشرون نی تالیف کیا ہو یا رشتہ یعنی سوت دھاگا
स्वामिधर्म	سوامین دہرم	اپنے مالک کا دہرم
स्वकीया	سوکیا	اپنی منکوحہ عورت
स्वांस	سوانس	دم
शून्य	سونیہ	خالی یا نقطہ یعنے صفر
सहायक	سہایک	حفاظت کرنے والا
सहाय	سہاے	حفاظت
सहित	سہت	ساتھہ
सौहार्द	سوہارد	رشتہ داری

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسی	معنے لفظ
स्याम	شیام	سنبل جسکے ابر کے ساتھہ ہو یعنی ملیح یا سبزہ رنگ
सेवा	سیوا	خدمت
शेष	شیش	باقی یا شیش ناگ
शेषी	شیشے	جسکا اور سب ضمیمہ ہون یعنی بھگوت یا جسکی واسطی سب چیز ہون
सीत प्रशाद	سیت پرشاد	اولش یعنی پس خوردہ بھگوت کا یا بھگتون کا
सेया	سیجا	تو شک یا چارپائے
सीतारमण	سیتارمن	سریرام چندر سوامین
सीतापति	سیتاپت	ایضاً
सेवक	سیوک	غلام یا خدمتگار
सेवकाई	سیوکائے	غلامی خدمتگارے

باب که

काम	کام	خواہش یا شہوت یا دیوتا اونکا کہ خوبصورتے اوسپر ختم ہے
कामधेन	کامدہین	خواستہ دل کے دینی والے مادگان دیوتاؤن کے
कारण	کارن	باعث یا پیدا کرنے والا یا تخم
कारणी	کارنے	حسب شرح بالا بھگوت کی پرم پریا یا اوسکے قدرت کاملہ
काव्य	کابیہ	شاعرے
काल	کال	وقت یا موت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
काली	کالی	درگا جیو
कांड	کانڈ	فصل
कामी	کامی	شہوت پرست
कवि	کب	شاعر
कवित्त	کبت	شعر
कपटी	کپٹی	فریبی
कथा	کتھا	حال و حکایت
कठोर	کٹھور	سخت
कठला	کٹھلا	ہیکل خورد جسکو بعض دیس مین کنڈلا کہتے ہین
करुणा	کرنا	رحم
कर्म	کرم	جو کام یا عمل نیک روزمرہ کئی جاتے ہین یا قسمت
कृतार्थ	کرتارتھ	جس نے سب مطلب اپنا حاصل کر لیا
कृपा	کرپا	عنایت و مہربانی
किरीटमुकुट	کریٹ مکٹ	تاج کلغی دار
कृच्छ	کرچھ	واسطے کفارہ کے ایک برت معین ہے
क्रोधी	کرودہی	پرغضب
क्रोध	کرودہ	غصہ
करवा	کروہ	لوٹہ برنجی یا گلی
क्रियमाण	کریمان	جو کرم بہ زمان حال کئے جاوین

By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

معنے لفظ	بحروف فارسی	لفظ بحروف دیوناگرے
کئے ہوئے کو ماننیوالا یعنی احسان مند جسکو احسان یاد ہے	کرتگ	कृतज्ञ
رحم کرنیوالا یا رحم کی کہان یعنی بھگوت	کرناکر	करुणाकर
جسم مُردہ دیرینہ	کرنک	करङ्क
رحم کا دریا یعنی بھگوت	کرناسندہ	करुणासिंधु
عنایت کرنیوالا یا عنایت کے کہان یعنی بھگوت	کرپاکر	कृपाकर
عنایت کا دریا یعنی بھگوت	کرپاسندہ	कृपासिंधु
عنایت کرنیوالا یعنے بھگوت	کرپال	कृपालु
نوجوان شانزدہ سالہ یعنی بھگوت	کشور	किशोर
عورت شانزدہ سالہ نوجوان رادہکا مہارانی	کشورے	किशोरी
برہما کا ایک روز یا تمام عمر برہما کے یا بدلنا	کلپ	कल्प
خاندان	کُل	कुल
سکھہ یعنے راحت	کلیان	कल्याण
درخت دیوتاؤن کے باغ کا کہ اوسکے نیچے خواہش دلی حاصل ہوتی ہے	کلپ برکچھہ	कल्पवृक्ष
سلاح اندر جسکو غلط العام صاعقہ کہتے ہین	کُلش	कुलिश
ظرف آب یعنی سبوچہ یا قبہ بھگوت مندر کا	کلش	कलश
حصہ شانزدہم	کلا	कला
بدنامی یا بدے کا نشان اصلی معنی سیاہی کی ہین	کلنک	कलङ्क
نیلوفر آفتابی کہ بنام کنول مشہور ہے	کمل	कमल
لوٹہ برنجے یا گلے یا چونے	کمنڈل	कमण्डल

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
कमठ	کمٹھہ	کچھوا یعنی سنگ پشت
कुंडल	کُنڈل	حلقہ گوش
कण्ठ	کنٹھ	گلو
कुंज	کُنج	اگرچہ عموماً حویلی کو یا حویلی مین جو علحدہ مکان بنا ہو اوسکو کہتی ہین لیکن یہان مُراد اوس کنج سی ہی کہ جو درخت اور لتا وغیرہ سی ایک گوشہ بنا ہو
कोटानुकोट	کوٹان کوٹ	بی شمار
कोमल	کومل	نازک
कोपीन	کوپین	لنگوٹی
कोप	کوپ	غصہ
कूप	کُوپ	چاہ
कोक	کوک	شاستر عیاشی بازنان
कौतकी	کوتکی	کہلارے یا تماشہ کا دیکھنے والا یا دنگئے
कुसङ्ग	کوسنگ	صحبت بد
कौस्तुभ	کوستبھہ	نام اوس جواہر کا ہے جو بھگوت کی گلو مبارک مین ہے
कीर्तन	کیرتن	گانا یا گفتگو کرنے یا نام لینا یا کتھا کہنے یا تصنیف کرنا بھگوت چرترون کا
कैलास	کیلاس	شیوجیو کے قیام گاہ
खेल	کھیل	بازی
खल	کھل	دشمن یعنی مرتد و منکر

باب گ ग

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ	ہنن
गायत्री	گائترے	نام ایک بحر شعر کا ہی لیکن مخصوص اوس بحر کی ساتہہ ہی کہ جو اول منتر مذہب ہنود کا ہی اور بلا او سکی سمند	
गादी	گادے	مسند	
गान	گان	سرود	
गदा	گدا	گرز بہگوت کے جسکا نام کومودکی ہی	कौमोदकी
गुदड़ी	گُدڑے	خرقہ تو بتو دوختہ و پارہ پارہ اندوختہ	
ग्रहस्थ	گرہستہ	خانہ دارے	
ग्रन्थ	گرنتہ	کتاب یا گرہ یعنے عقد	
गुशांई	گسائین	بزرگ	
गुण	گُن	ہنر و نیز مراد از ہر سہ گن مدار پیدائش دنیا	
गण	گَن	بسیار	
गुणकारणी	گُن کارنے	ہر سہ گن یعنی ست رج تم کے باعث بہگوت کی پرم پریا	
गंधर्व	گندہرب	ایک قسم دیوتاؤن کی ہی کہ سرودو گان دیگر دیوتاؤن کی روبرو کرتی ہین	
ग्वाल	گوال	محافظ مادگاوان یا بہگوت کی سکہا	
गोप	گوپ	قوم بیس یعنے بیہہ کہ نند مہاراج اوسی قوم مین تہی	
गोपी गोपका	گوپی + گوپکا	مشہور اور معروف مثل آفتاب کے ہین بہگوت کی پیاری لفظی معنی گوپ قوم مین پیداشدہ یا گوپ کے دختر یا گوپ کے زوجہ	
गोपदजल	گوپدجل	مادگاو کی پانو کا نقش جو زمین پر ہوتا ہے اوسمین جسقدر پانی آوے	
गुफा	گپہا	پہاڑ کے کندرا جسکو فارسے زبان مین دری یا دَرّ کہتے ہین	
गोपाल	گوپال	محسوسات یا مادگاوان یا بید یا زمین کا محافظ اور پرورش کرنی والا	
गोविंद	گوبند	بشرح لفظ گوپال	

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
गोविंदचंद	گوبندچند	بشرح لفظ گوپال اور لفظ چند برای تعظیم ہے یا روشنے دہندہ
गहन	گہن	گنجان یا جنگل
ज्ञान	گیان	جاننا اصل بات کا یعنے الیشر یا جیو کو جان لینا
घन	گہن	ابر یا گنجان

باب ل ल

लाभ	لابہہ	فلاح
लालची लोभी लोभायमान	لالچی + لوبہی + لوبہایمان	طامع جس شے کا ہو
लाल	لال	عزیز
लालजी	لالجی	برج چند مہاراج
लता	لتّا	بیل یعنے شاخ پیچان بر درخت
लोक	لوک	جہان
लोग	لوگ	انسان
लीला	لیلا	کہیل یا بازے یا کتہا
लीलानुकरण	لیلانوکرن	چرتروں کی نقل مثل راس و رام لیلا وغیرہ
लीन लवलीन	لین + لولین	ملجانا اوسمین جسکا تصور ہو

باب م म

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
माया	مایا	قدرت کاملہ بہگوت کی یا جو خیال مین نہ آوے اوسکا نمودار ہوجانا
मानसरोवर	مان سرور	دیوتاؤن کا تالاب اور اس نام سے برج وغیرہ مین اکثر تالاب ہین
माधुर्य	مادہرج	اصلی معنی شیرینے کے اور مراد از حسن وخوبصورتی دلفریب ودلچسپ
माधुरी	مادہرے	حسین وخوبصورت وفریبندہ دل
माखन	ماکہن	روغن زرد و نو بر آمدہ یعنے مسکہ
मार्ग	مارگ	راہ
माखनचोर	ماکہن چور	سیر کرشن سوآمین
माला	مالا	تسبیح
मति	مت	عقل
मतिमंद	مت مند	کم عقل
मित्र	متر	دوست
मुद्रा	مدرا	انگشتری یا حلقہ گوش جوگیان یا علامت سنکہہ چکر بہگوت شستر ونکی
मद	مد	شراب یا غرور
मदनमोहन	مدنموہن	کامدیو کو فریفتہ کرلینے والا یعنے بہگوت
मरजाद	مرجاد	حد مقررہ اعمال دینے ودنیوے
मृत्तिका	مرتکا	مٹی یعنے گِل
मुरली	مرلے	نَے
मुरलीधर	مرلیدہر	بہگوت سری کرشن سوآمن
मुक्त	مکت	رہا شدہ از مرگ و تولد یعنے برہمہ سروپ شدہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگرے	بحروف فارسے	معنے لفظ
मुक्ति मोक्ष	مُکتی + موکچھہ	رہائی از مرگ و تولد یعنی برہمہ سروپ ہونا
मुकट	مکت	تاج
मुकन्द	مُکند	مکتی کا دینے والا
मग	مگ	راستہ یعنی راہ
मगन	مگن	غرق ہونا ونیز مراد از راحت بسیار
मघ	مگہ	کانسے کے گنگاپار کا ملک
मलेच्छ	ملیچھہ	جن کے دین مین جان کشی اور طعام گوشت شایع ہے اور ممنوعات کا پرہیز نہین اور شاستر سے مختلف عمل کرتے ہین
मलीन	ملین	میلا
ममता	ممتا	خودے و دل بستگی از امورات دنیا
मंडल	منڈل	احاطہ
मंदर	مندر	گہر
मनोहर	منوہر	فریبندہ دل
मंडप	منڈپ	سایبان یا جای مقررہ برائے جگ و مجلس وغیرہ امور نیک
मन्वन्तर	منونتر	ایک روز برہما مین چودہ اندر اور چودہ منونتر ہوجاتے ہین
मंदमुसकान	مند مُسکان	تبسم
मन	من	دل
मङ्गल	منگل	سکہہ یا خوشی اور اوسکے لوازمات یا مریخ ستارہ
मणि	من	عام نام جواہر
मंगलाचरण	منگلاچرن	بہگوت کو یاد کرکے جو ابتدا کسے چیز کے کیجاوے بالخاص تصنیفات مین

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ
मुनि	مُن	بچار یعنی حقیقت وغیر حقیقت کا فکر کرنے والا
मंत्र	منتر	پوشیدہ رکہنی کی لائق کہ جسکے جپنی سی بہگوت اور سب مراد دلی حاصل ہون
मनमोहन	منموہن	فریبندہ دل یعنے بہگوت
मनभावन	من بہاون	دل کو جو اچہا معلوم ہو
मोह	موہ	نہ جاننا اصل مطلب کا یعنی اگیان
मोही	موہے	اگیانے
मोहित	موہت	فریفتہ یا بہولا ہوا
मूर्ति	مورتے	تصویر
मोहन	موہن	فریفتہ کر لینے والا
महिमा	مہما	بزرگی و تعریف
महेश	مہیش	شیوجی مہاراج
महत्तत्त्व	مہہ تتو	یہہ تتو بعد مایا کے اول ہے
महोत्साह	مہوتساہ + مہوچہا	خوشی لبیا و مراد ضیافت کرنی برہمن سادہو وغیرہ کے
महामाया	مہامایا	قدرت کاملہ
महंत	مہنت	بزرگ و سرشتہ
मीमांसा	میمانسا	کرم شاستر یعنی شریعت کا شاستر جسکے اول آچارج جیمنی (जैमनी) رکہیشر ہوئے

न

باب ن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
नाथ	ناتھہ	مالک
नारायण	نارائن	جو جل یعنی آب یا سب مین یا انسانون مین بیاپک خواہ مقیم ہو یعنی بھگوت
नारी	نارے	عورت
नास	ناس	زوال یا نیست نابود
नायक	نایک	سرشتہ
नागर	ناگر	باشندہ شہر مراد از عقلمند سو بھگوت
नागरी	ناگرے	رہنے والے شہر کے بہت عقل والے مراد ادہکا یا گو پکا ونسے
नास्तिक	ناستک	منکر از شاستر و بید و براہمن خواہ از بھگوت
निबाह	نباہ	اول سی آخر تک ایکطور پر کسی بات کا انجام کردینا
नित्य	نت	ہمیشہ
नित्यविहार	نت بہار	ہمیشہ کا قایم کہیل یعنے قریب بھگوت
नटनागर	نٹ ناگر	سب کلا جاننے والون اور کہلاریون مین ہوشیار و چالاک یعنی برج چند [سوامی]
निज	نج	اپنا
निजधाम	نجدہام	اپنا دہام مراد از مقام بھگوت
निधान	ندہان	جامع یا مقام یا بزرگ
निधि	ندہ	سمندر یا دولت اور نو ندہ بہی مشہور ہے
नद	ند	سمندر یا دریا مثل سون بہدر وغیرہ
नदी	ندے	چشمہ جارے یعنی دریا خورد
निर्गुण	نرگن	مایا کے گنون سی مبرا یعنے بھگوت سو بہادہام و بہ قول بعضی گنون سے جدا یعنے غیر جسم

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

معنی لفظ	بحروف فارسی	لفظ بحروف دیوناگری
بی نشان بھگوت	نراکار	निराकार
بلاخلل	نربکار	निर्विकार
شیوجیو کا پس خوردہ یا باقیماندہ از پوجا	نرمالیہ + نرمایل	निर्माल्य निर्मायल
رقص کنندہ	نرتک	नृत्यक
رقص	نرت	नृत्य
صاف	نرمل	निर्मल
انسان و عام اصطلاح از ذکور	نر	नर
بلاخلل	نرنجن	निरंजन
کیول مکتی کا نام ہے	نربان	निर्वाण
تحقیق شدہ یا تحقیق کردن	نردہار	निरधार
جسکو کسی ایک شے خاص سے قیاس نہ کیا جاوے یعنی بھگوت	نریہہ	निरीह
بلاخواہش	نسکام	निस्काम
جسکے پاس کچھہ نہ ہو	نسکنچن	निस्कञ्चन
بلاثمرہ	نسپہل	निस्फल
اعتقاد	نشٹہا	निष्ठा
نزدیک	نکٹ	निकट
خانہ	نکیت	निकेत
شہر	نگر	नगर
پسر و نام باغیچہ دیوتہ ہا	نندن	नन्दन

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسے	معنے لفظ
नंदनी	نندنی	دختر ونام ماد گاو اندر
नंदकिशोर	نندکشور	نندجیو کا نوجوان یعنے بہگوت
नन्द नन्दन	نندنندن	نندجیو کا پسر یعنے بہگوت
नन्दलाल	نندلال	نندجیو کا پسر یعنے بہگوت
निवासी	نواسی	رہنے والا
निवास	نواس	رہنا
नौधा	نودہا	نہہ قسم بہگتے سرون کیرتن وغیرہ مندرجہ دیباچہ
निवेदन	نویدن	نذر کرنا
नूपर	نوپر	زیور پاے گھونگہرو دار
नवलकिशोर	نول کشور	نوجوان
नवलकिशोरी	نول کشورے	رادہکا جیو پرم سندرے و نوخیز
नेम	نیم	عہد واثق برای بجا آوری اعمال فرمودہ
नीति	نیت	انصاف
नेतिनेति	نیت نیت	بید اول صفت و ثنا بہگوت کی کرکے آخر مین کلمہ مذکور زبان پر لاتی ہین کہ تو ایسا نہین مطلب یہہ کہ بیان سی باہر ہے اور سب اوصاف سی زیادہ
नीलांबर	نیلامبر	اودہ پارچہ ریشمی پوشش خاص رادہکا جیو و بلدیو جیو و لچہمن جیو کا
नीलाचल	نیلاچل	پہاڑ کا نام ہے جہان جگناتہہ رائے جیو کے پوری ہے اوسکے قریب ہے

ह باب ه

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنے لفظ
हंस	ہنس	برہمہ سی مراد ہی اور بہگوت اوتار کا نام ہی یا برہما جیو کی سواریکا پرند یا آفتاب

باب ی य

यम	یم	اندر سے یعنی محسوسات کو یکسو کرنا

پڑہنے کو رگنا ہے لکھنے کو رگہہ گنہ ۔ سمجہب کو بیتار من سب ارتہن کو چہند
پڑہ لکہہ سن بیتار من گہہ کل کو سرمور ۔ یہہ ارتہن کو ارتہہ ہی بہا کام سب اور

قطعہ تاریخ طبع کتاب بہگت مال تصنیف مرزا قربان علی بیگ صاحب مخلص سالک

دنیا ہی محبت محل شہر سنگرو
نہان ہی شام عیش اوسکی شب قدر
شہر پروری دور گہر سنگرہو
یہہ اوسکا ہی شاہ ہی کہ گردن
محبت اوسکی شیرین کا ریکہ ہی
جہی فرمان سے اوسکی بہگت مال

ہہری ہی یہہ ہوا مدت سی سر مین
عیان ہی طور کا جلوہ سحر مین
یہہ شہرت جسکی ہی اہل ہنر مین
نہین ساعی خلایق کی حضر مین
حلاوت دی ہی جو اتنی شکر مین
جگہہ ہو کیون نہ چشم حق نگر مین

نہین سنگرو گری عشرت آباد
اگر فرمان روا ہی کون حاتم
درم بخشش اگر ہو گنج قارون
نہ کام آسکے اگر اوسکی کلکین
ضرر اوس سینہ اعدا سے ہے منظور
لکہی سالک نے یہہ تاریخ سمت

کہ ہی سارا خوشی سے ہرا ایک گہر مین
کہ زر بکہرا ہوا ہی رہگذر مین
سماتا ہی نہین اوسکی نظر مین
نہ دیتی آب یہہ لعل و گہر مین
خلش رکہی خدائی نیشتر مین
جہان معرفت ہی شاستر مین

۱۹ ۲۵

تمام شد

H. Hari Dass Sabir, Nabha (State).

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نند گوپال

مناجات

ہے کرشن گوپال دین بندھو + کرنا ندھ چیت ادار کوپال + گوبند مکند رادھکا بر - گردھر دامودر ہے گجادھر

بندہ یہ نیت ہے اور ادھم ہے - پاپی کوئی مجھ سا ادھم ہے + تن کا جو ہر ایک رونگٹا ہے - لاکھوں ہی پاپ سے بھرا ہے

ہر کام ہے بال بال میرا - پاپ تمہیں ہوا ہے بس لکھیرا + کرنی پہ میری نظر نہ کرنا - اوگن میرے چیت پہ کچھ نہ دھرنا

تجھ بن سنے کون ٹیر میری - ہے ناتھ شرن گہی ہے تیری + انصاف سے ہے نہیں گزارہ - مرحم سے اسطرف نظارہ

ایراده مد معاف کر دے - دل میرا لطف سے صاف کر دے + ہے کام کرودھ نے ستایا - دکھ دیتی ہے بہت موہ مایا

ان دشمنوں سے مجھے بچانا - تیرے سوا کوئی نہیں ٹھکانا + فریاد کا میرے سننے والا - بن تیرے ہے کون نند لالا

سدھ میری شتاب لو بہاری + ہو مجھ پہ کہیں نہ بات بھاری + رہنے کا ہے مجھ کو دھیان ہر دم - کھانے میں پشو سے کچھ نہیں کم

جس کام کو اس جہاں میں آیا - اسطرف ذرا نہ جی لگایا + ایسا نہیں اپنا کوئی اعمال - سو جس کا مجھے بھروسہ

نہ ورت نہ گیان نہ بدھ نہ بل - ہوں مورکھ نادان سست کاہل + حامی نہ کوئی نہ اپنا والی + ہر وصف سے ہے یہ

کچھ سنا نہ ادھم نیت نہ کامی - مت مند مثل نمک حرامی + ہر طرح تمہیں نبھاؤ سا ناتھ + سب بگڑی بنی ہے آپ کے ہاتھ

گجراج کو تیئے چھڑایا - سدبراہ کا چکر سے اڑایا + جب ٹیر سنی دروپدی کی + پہلے پرہلاد کی بانہہ تھا کی

جب بپر سداما کی سنی ٹیر - کر دے میں نہال کچھ نہ کی دیر + اور راج اٹل دھرو کو دے کر - نرکھ کیا چھن میں پار

رکمن کی بپت کو سن بندھا دے - اور سب کا کاج سب سنوارے + کائی کا چھینٹوں پہ نظر کینا - نرکھ کیا دہ کے کاٹ

ناماں چھیپی کی چھان چھائی - بھٹے میں بھگت کا کاج نالی + اور جاٹ دھنا کا کھیت کو بایا - کیسے کیسوں کا سوچ کھو

رہا کو کبیر بپادہ تارے - بھگت جلب میں جس سن پائے + گنگا تیری جو طے ہا نے - کون آپ کا ایسے گن بکھان

بازوں بدیر کا ساگ کھایا - مہراج کا مان سب گنوایا + سب کاج سنوارے پانڈوں کے - کھنڈے کئے نان دشمنوں

جس سیس کو کبھی تیاری + سب کاج سنوارے + بنہے جیسے کو آسرا تمہارا - کر یا جو کرو تو ہے گذارا

بڑی اوس کی بہت مراری

بگڑی اسکی سبھی سنواری

بقلم بندہ جیرا لعل خلف دیوان امر داس صاحب مرحوم بھاگن ۱۹۷۷ بکرمی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مناجات ۲

کاج آج مہاراج لاج گئی میری – دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری

شن ہنسی کنٹھی ہسان دکھ دائی – کرکرپا ہے ہرو چیر لاج نہیں آئی

اب بھیا دھرم کا ناش پاپ رہیا چھائی – نکھی ادھرم سبھا کی اور ناز بلکھائی

کنی دریودھن ہرن کھوٹ کھل کھیری – دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری

دیشن کو [illegible] نندن – مہا انت تکبر نت بھگت دکھ بھنجن

لیا سیا دکھ دور شنبھو دھن کھنڈی – آتی آرتی ہرن کو پال منی ان من رنجن

ناندھان بھبھیان تری کیا دیری – دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری

سنی گجیندر کی ٹیر لشو اینا شی – آن گراہ چھڑائی بندی کاٹ یک بھانسی

مین دھوون تجھتا را دھیان دوارکا باسی – اب کا ہے کو راج سماج کراوت ہانسی

اب کرپا کرو جدوناتھ ہاں ای جتی چیری – دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری

نت رکھو ہر پلاد دنیا دکھ ٹارو – بھیئے ہر کھٹ کھنب نرسنگھ اسر سنگھارو

ہرج کھیلت [illegible] دیو کا سر بھارو – تہہ راشٹنک [illegible] کنس کو مارو

مات پتا کی جھٹ [illegible] بیڑی – دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری

بھنجن ست اوتار لیا تم نے – نل کو ہر کی جڑھ [illegible] چھڑائی تم نے

[illegible] سبھا [illegible] دکھائی تم نے – نکھ پر گری دھر برج [illegible] بچائی تم نے

[illegible] سماری بیری – دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری

سب راج سماج نیتی جن کھوئی – نہیں کہت سو دھرم کی بات سبھا میں کوئی

سمجھے توں کون گت ہوئی – نے نند نندن کا نام دروپدی روئی

سبھا میں ٹیری – دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری

CC-O. Gurukul Kàngri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لے

۱ بجھو بجھے بھنجن جن میں رنجن کا نکلندن بھوراں + شرموں نایک جگت پیا یک سکھدا یک دھن پیر بھو بائی
۲ کیرونا ساگر سب گن آگر لن اننت گوبندہری + گھٹ گھٹ باسی پیر بھو ابناسی سکھ دای دکھ ناشن کری
۳ نیانی گیانا وتو بدھاتا شرب جنوں پتہ ماتا + کرنا دھونا نینہ نا شنا مکتی بھگتی کا نج داتا
۴ پرم سیانی وید بکھانی رشن منن حالی جھو رائی + دین دیالا لیہج کر پالا وار پار نہیں پائی
۵ چرن سرن دے اپنا کیجے بھگتی بھاؤ سوامی دیجے + میں اتی نیچ نکام اناری پد سروج میں ...

معدنمہ پنج ساون ۷۹ نقم خاکسار جیا رام

کام آتے جو تمہیں بھگت کی دشواری میں +
۱ سخت مجبور ہوں میں حالت لاچاری میں + کس لئے دیر ہے اے کرشن مددگاری میں
۲ خلق پرور آپ کی رسم ہے ہمیشہ کیرپا + کنس کم بخت کا تھا نام جفاکاری میں
۳ نرک کا ڈر ہے واتے اور نہ ... کی اچھا + جو تہ دل سے رہے آپ کی درباری میں
۴ واقعی وانتہ درگاہ حقیقت ہے وہ + شبہ دشک جو کرے آپکی کرتاری میں
۵ تجھ میں میں نور حقیقت کا کلدشن کامل + تیرے سر سہرا اوتار دہ کی اوتاری میں
۶ دمدمہ ... جاتی ہے مصیبت سے + کام آتا ہو تمہیں بھگت کی دشواری میں
۷ وقت پر جو پڑھا گروہ دکھا یا عالم + شک نہ کچھ حضرت سے رہی تیری سرانکاری میں
۸ بجرن ... مجھے دیں ... بجر کرم + جو نکالا لبھگ سدا ان کی مددگاری میں
۹ خفتگی بخت کی یہ دور ہو ہی کب ہوگی + خواب غفلت کا ہے عالم میری بیداری میں
۱۰ نور ... دا نانک پہ سیاہ بخمی گی + اب تو کچھ کام کرو میری وفاداری میں
... میرے ... بنش دالے + ہوں گنہگار مگر قیدہوں ناچاری میں
... نظر آتی ہیں بیہود ... گی + عالم یاس میں ہوں عالم دشواری میں
... ہے مصیبت میں نہیں ... + دیر کیجے نہ ذرا آپ تو مددگاری میں
... کی حالت پہ دیا اور کرم ... + ہے گرفتار عجب حالت ناچاری میں

Gangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوشے کا رہنا اور کہنا نہیں کا ہوبے کسی پروا ہے

مست ہوں صراحی پیر ہم ہوں پیالہ فرقہ خوشحال کا ہے پیدا حیست حالت

عاشقوں کی گود دیں ہیں پیوند پریت لاین ہیت برکشید

الم الم الم الم نہر باندہ دفعہ دیگر بے توقیر ہے واہ واہ

سنہ ۱۳۳۳ ملی اجمعہ ۴۲

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Entered in Database
Signature ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha